

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

ہمارے لئے انتہائی مسرت کا مقام ہے کہ ہم آپ کے سامنے:

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

پیش کر رہے ہیں۔ بریلویوں کے نام نہاد صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی صاحب نے تقویۃ الایمان پر اعتراضات پر مشتمل ایک کتاب ”اطیب البیان“ شائع کی جس میں اپنے پیرومرشد مولانا احمد رضا خان بریلوی سے سیکھے ہوئے دجل و فریب، کترو بیونت، کے تمام گروں کا استعمال کیا گیا۔ مولانا حافظ عزیز الدین مراد آبادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو نعیم الدین صاحب ہی کے ہم وطن تھے نے قصہ زمین برسر زمین کے مصداق اطیب البیان کا جواب لکھا جو ۸۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ تقویۃ الایمان کے دفاع میں اتنی مبسوط کتاب نہ اس سے پہلے لکھی گئی تھی اور نہ اب تک لکھی جاسکی ہے۔ مولانا عزیز الدین مراد آبادی صاحب کا تعلق اگرچہ مسلک اہلحدیث سے تھا مگر اکابر علمائے اہل السنۃ والجماعۃ احناف دیوبند سے انتہائی عقیدت واحترام رکھتے تھے۔ جیسا کہ آپ کتاب میں جگہ جگہ ملاحظہ فرمائیں گے۔

ہم ہمیشہ کی طرح اس بار بھی قاطع رضا خانیت ویزیدیت محترم مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی مدظلہ العالی (نائب مدیر دو ماہی نور سنت وناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیتہ اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان) کے بے حد ممنون و مشکور ہیں جنہوں نے ہماری درخواست پر اس کتاب کی ایک عدد فوٹو کاپی سکین کیلئے فراہم کی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مولانا ساجد صاحب نے جوانی اور کم عمری ہی میں اس فتنہ کا جس طرح تعاقب کیا اور جتنا مواد اس فتنے پر کام کرنے والوں کیلئے مہیا کیا وہ صدیوں تک اس راہ پر چلنے والوں کیلئے مشعل راہ اور مولانا کیلئے صدقہ جاریہ رہے گا۔ اللہ پاک ان کی عمر و عمل میں برکت فرمائے اور حاسدین کے شر و حسد سے بچائے۔ آمین۔

خام العلماء

سیف اللہ حنفی

www.RazaKhaniMazhab.com

www.BarelviMazhab.tk

www.Facebook.com/RazaKhaniFitna

2649

مکتبہ اسلامیہ کراچی

12

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَحْکَامُ النَّبِیَّاتِ فی تَأْیِیدِ تَحْقِیقِ اَوَّلِیِّ عِلْمِ

بجواب

اطمینان البیان

مؤلف

مولانا قاسم نواز الدین مراد آبادی، متولد ۱۳۰۴ھ / ۱۹۲۸ء

تمت

حضور مولانا شفاء اللہ فاضل اسماعیلیہ کراچی، مؤلف و مکتوب

مستند

جناب الحاج محمد اہل صاحب اسٹیفن امیر مرکزی جمعیۃ اہل حدیث

ناشر

المکتبۃ السلفیہ

شیراز، سندھ



سلسلہ مطہرات غبر ۴۰

- طابع : عبدالرحمن گورکھی
- مطبع : اشرف پریس - لاہور
- ناشر : المکتبہ المسلمیہ - لاہور
- قیمت : اٹھارہ روپے چھ ماہ

جو مرقی مسطور

اِنَّ لِلّٰهِ عِنْدَ كُلِّ يَدْعَةٍ كَيْدٌ بِمَا لَا تُلَاحِظُ
وَاَهْلًا وَلِيًّا قَدِ ابْتِغَاهُ

حضرت علامہ شہید کی خصوصیت گہری

حضرت شاعری ان کا مقام ہر رنگ میں کس درجہ جامع و کامل ہے وہاں ہمیں پہلے
جو کچھ نوا تجوید و تفسیر علوم و معارف اور تعلیم قرابت اصحاب استقامت و عزم و
اس سے آگے نہ بڑھ سکا تھا عمل و عبادت اور انجور و شیوخ کا پورا کام تو کسی دوسرے
مرد میدان کا منتظر تھا اور معلوم ہے کہ توفیق الہی سے یہ معاملہ صرف حضرت علامہ
مجتہد شہید کے لئے مخصوص کر دیا تھا اور حضرت شاہ صاحب کا بھی اس میں حصہ نہ تھا
جیسا کہ مستحق و عالم ہر اور
آئی باقیان کو تربیت الہی نہال کر

اگر شاہ صاحب بھی اس وقت ہوتے تو انہی کے جھٹکے کے نیچے نظر آتے
شاہ صاحب نے مزاج و وقت کے عدم عمل و استعداد و شعور پر جو کر عکس

ہر رنگتہ اوائے گنہ کہ غلو تیاں

مرتبہ گشت وند و در فردا پشند

..... و عورت و اصلاح امت کے جو بیہ بنائی و ملی کے کھٹکے وہی اور کھٹکے
کے تجروں میں دفن کر دئے تھے۔ اب اس سلطان و اسکندر عزم کے بدولت شاہ خان
آباد کے بازاروں اور جامع مسجد کی سیر و جیوں پر ان کا ہنگامہ ہی کیا اور ہر درستان
کے کھروں سے بھی گزرتے تھے معلوم کہاں کہاں تک چرتے اور افسانے پھیل گئے ہیں
باقی کے کہنے کی بڑوں بڑوں کو بند تجروں کے اندر بھی تاب نہ تھی۔ وہ اب ہر سیر
بازار کی جارہی اور ہر سیر میں اور نواح شہادت کے پچھلے عرصہ و حکایات کو انوش
و صواب کر صوفی عالم پر رشتہ کر رہے تھے

آخر تو انہیں گے کوئی آفت نکال سے ہم

محبت تمام کرتے ہیں آج آسمان سے ہم

۲۵۴	روایات متعلقہ زیارت قبر نبوی	۱۲۰	خان صاحب بریلوی کے مسئلہ کا فتوہ
۲۵۵	اہل حدیث کا اقرار و وصف	۱۲۷	مولانا گل محمد خاں مراد آبادی کی تائید
۲۵۷	زیارت قبر نبوی کا طریقہ	۱۳۳	صراط مستقیم اور مسئلہ افعال ثواب
۲۵۸	حقیقت مذہب متوہ کو حرم نہیں مانتے	۱۳۷	نذر و نیاز شاہ عبدالعزیز
۲۶۰	اکثر مفتی کا مذہب کہ مکہ مدینہ سے الگ	۱۵۷	استدواء غیر اشد و شاہ عبدالعزیز
۲۶۵	تبرک بقرام ابوینفہ کی کوہانی مجموعہ	۱۵۵	قوی شاہ عبدالعزیز دہلوی کا استدواء
۲۶۷	نماز کعبہ کے ساتھ فرض کام تہوں کیساتھ	۱۶۰	شرک کن باتوں سے تحقیق ہو جائے
۲۶۸	تبرکات کی شرعی حیثیت	۱۶۳	غیر اشد کے لئے مسجد
۲۷۹	محبوب وغریبہ مقابلے	۱۶۱	غیر اشد کے نام کا ذبح وغیرہ مسائل
۲۸۶	قبر پر نماز جنازہ کا ثبوت	۱۷۷	غیر اشد کی نذر
۲۹۱	میراث متعلقہ عادات میں شرک	۱۷۸	مشکل کے وقت غیر اشد کو بکارنا
۲۹۹	بعض مقابلے اور ان کے جواب	۱۸۰	غیب دانی اور حاضر الزم کی بحث
۳۰۳	کسی شخص کو شہادت دینے کی ممانعت	۱۸۷	ایثار و شہداء کی برتری زندگی
۳۵۱	بحث علم غیب	۱۸۷	ازام گستانی اور اس کی حقیقت
۳۶۳	بہلہ علم غیب مقابلوں کا ادارہ	۱۸۷	فانی اور عطار کی بنیہ تقسیم
۳۶۵	تعداد دہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۸۷	بریلوی اور شیعہ
۳۶۶	اس حدیث کی تشریح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا	۲۰۶	مسئلہ تعریف و قدرت میں چند مقابلے
۳۸۲	علم غیب کے خاصہ کہی ہونے کے خلاف	۲۱۳	دیارہ اشراک فی التصرف و احادیث کا غلط استعمال
۳۸۳	تفسیرات مولانا شبید دیارہ فضائل و	۲۲۷	مسئلہ تعریف و قدرت میں اختیار میں نہیں ہوتا
۳۸۵	محمد محمدیہ	۲۳۰	مسئلہ تعریف و قدرت میں محدثی مقابلوں کی حقیقت
۳۸۵	ترجمہ و تفسیر و عندہ مضامین الغیبیہ	۲۳۲	ایمال اہل روایت بہت کم رویت دعا شہ
۳۹۲	صراط مستقیم کی ایک جہاز کے مقابلے کی حقیقت	۲۳۹	عبادات میں شرک کی بحث
۳۹۷	تقویۃ الایمان کی ایک عبارت کے مقابلے	۲۴۶	حصول فیض کے لئے کسی شیعہ کے سفر کا بحث

۳۰۵	واقعہ انک اور علم غیب	۳۰۵	مسئلہ شریعت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)
۳۱۱	آیت محل لا یعلم من فی السموات و الارض	۳۱۱	مسئلہ حیات شہداء و انبیاء اور تہذیب قریشی
۳۱۲	آیت ان اللہ عہد علم الناس و انکیرہ	۳۱۲	شیعی میں لفظی تحقیق
۳۱۷	استحارہ مسنونہ و وجہ	۳۱۷	مسئلہ عبادت البی علی اللہ علیہ وسلم
۳۲۵	مرویا استحارہ دعا شہ	۳۲۵	روایت ان اللہ عہد علم الناس و انکیرہ
۳۲۶	شہداء باتوں کے چند نمونے	۳۲۶	علمی تحقیق دعا شہ
۳۲۷	مؤلف العیب اور مسئلہ دفع یدین	۳۲۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات مستقبل
۳۲۷	فتاویٰ شاہی تفسیرات و رد و با توہمین	۳۲۷	علوم تہمیں
۳۲۷	فتح المبین اور مسئلہ تعلیل	۳۲۷	تحقیق حدیث واللہ لا ادری العیب
۳۲۷	تواضع و ادب دفع الیدین	۳۲۷	مسئلہ افتخار و تکریم کا بیان
۳۲۸	آیت و من اصل من یدعون ربہ	۳۲۸	بے علمی کی بات
۳۳۷	مسئلہ صلح و سق و متفق اور افتخار و تکریم	۳۳۷	برخلاف بڑا ہو جو علم کی تحقیق
۳۳۷	آیت و تکریم اعلم العیب	۳۳۷	ایمان متعلقہ بریلی سے تائید تقویۃ الایمان
۳۳۷	برزخانی و حدیثی و افتخار و تکریم	۳۳۷	موت و دولت کا مفہوم
۳۳۷	اہل اجماع کی بحث	۳۳۷	عبادت نواہد الفتوہ پر بحث
۳۳۷	مسئلہ علم غیب میں علمی تاریخ کی سند و تقریر	۳۳۷	مؤلف کا مولانا شبید بریلی اور تفسیر
۳۳۷	علم غیب میں حدیث کی تفسیرات	۳۳۷	امام غزالی کی شہادت
۳۳۷	صراط مستقیم کی عبارت کا جواب	۳۳۷	امام ابو حنیفہ اور دوسرے ائمہ کا بڑا شہادت
۳۳۷	ایک بات سے مصافحہ کے ذریعہ	۳۳۷	خلاصہ اقوال علماء و مشائخ و دیارہ عظمت
۳۳۷	شہادت کا بیان اور اس کی حقیقت	۳۳۷	شان حق تعالیٰ
۳۳۷	الزناات و تہنات کی حقیقت	۳۳۷	بحث بدامین خلاصہ اقوال حضرات بریلوی
۳۳۷	مسئلہ ایمان کی بحث	۳۳۷	مولانا شاہ محمد سحاق کے علم و فضل پر
۳۳۷	خیر امتیاز و ایمان پر فاسد بنا	۳۳۷	مسئلہ شہادت
۳۳۷	باد و جو سرچا و کر کے	۳۳۷	مولانا شبید بریلی میں حدیث و دعویٰ کی
۳۳۷	حدیث اگر موانع کم بحث	۳۳۷	مسئلہ حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصدیق

الحمد للہ جس نے میرے غلطیوں کو معاف کیا + ان کے لئے مردہ تصدیق پدید ل
 آنا اور وہی الہی کے بل سرسید مولانا محمد اسماعیل شہید قادس اللہ ورحمہ وعلوہ وفضوہ
 کی پروردگار پر شہرہ سرا یا خلاص ایمان پروردگار آفرین اور مقبول خاص و عام تالیف کتاب
 "تقویۃ ایمان" جب تیرہویں صدی ہجری کے پانچویں عشرے میں (۱۲۴۰ تا ۱۲۵۰ھ) میں منعقد
 شہرہ پر جلو گر اس وقت کے احوال و ظرف کے مطابق تالیف ہوئی، تو بمصدقہ
 دل سے جرات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔ پڑھنے میں طاقت پرواز ملتی ہے
 اس کی وسعت تاثیر کا یہ عالم تھا کہ سب ارشاد مولانا شہید احمد گلو می مرحوم:-
 "اس تقویۃ ایمان سے بہت ہی لمحہ بڑا اپنا حق مولوی اسماعیل صاحب کی حیات ہی میں
 دیکھائی دے کر آوی درست ہو گئے تھے اور ان کے بعد جو کچھ فتح ہوا اس کا کوئی اثر نہ رہا
 ہو سکتا" (امیر الزیارات بطور درجہ مکاتبات اویداد ۹۲ طبع ۱۳۶۰ھ)
 اور حقیقت یہ ہے کہ تقویۃ ایمان جو شخص بھی صاف ذہن سے پڑھے گا وہ محسوس کرے گا
 دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس سے کہتا ہے میں نے یہ ماننا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے
 شہادت میں مثلاً شاہ عبدالعزیز کے ایک شاگرد کا بیان ملاحظہ ہو:-
 "میں اب تک دنیا کی حالت دیکھتا رہا اور جو کچھ لوگ کہہ رہے تھے اور کر رہے تھے ان کی
 باتیں بالکل میرے ہی گونہ گشتی تھیں اور میں سمجھتا تھا کہ دنیا اس وقت گرا رہی ہے جتنا ہے اور
 میرا ہی ان باتوں کو ڈھونڈنا تھا مگر کون میں پہانگ پڑی ہوئی تھی نہ کسی کو دین کا
 خبر تھی نہ کوئی تفلان والا تھا مولوی اسماعیل کا احسان ہے کہ انہوں نے اپنی اور ہانگ
 کو الگ کر دیا اور سید عاراستہ بتلادیا: (امیر الزیارات بحوالہ بالا ص ۹۳)
 پھر سمجھے تقویۃ ایمان کی انبیائی دعوت توحید نے کلکتہ سے پشاور اور شالی بند سے
 جنوبی ہند کے اوانہلے دعوت میں ترنم لپی اکر دیا تھا اور جب مشرکان رسوم و رواج کے
 صدیوں پورے قلوب میں شکاف پڑے شروع ہو گئے تو مطلق یونانی کی نظریاتی بحثوں میں گمن

۸۰۹	مولانا فضل حق اور مولانا شہید	۸۰۹
۸۱۱	دیگر علمائے ہند اور فضلاء اہل اہل	۸۱۱
۸۱۲	اہل حدیث و طعن اہل بدعت کی علامت	۸۱۲
۸۱۳	امام ابن تیمیہ اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ	۸۱۳
۸۱۴	کی فکر عنایت	۸۱۴
۸۱۵	گھر کا تصدیق	۸۱۵
۸۱۶	قوی شیخ یا بونی و جواز حجت علیہ السلام	۸۱۶
۸۱۷	مولانا گلو می اور ترویج الایمان	۸۱۷
۸۱۸	مولانا شہید پر ہوس ملک حیرت کا ہستان	۸۱۸
۸۱۹	مکتبہ کیفیت مہدونی سیلا	۸۱۹
۸۲۰	سید صاحب کا ایک اہم مکتوب	۸۲۰
۸۲۱	منصب امامت و قریبین اقتباسات	۸۲۱
۸۲۲	مفتی عبداللہ صاحب مرحوم	۸۲۲
۸۲۳	مفتی عبداللہ صاحب مرحوم	۸۲۳
۸۲۴	نصیر الدین شاہ عبدالعزیز کی پسندیدہ	۸۲۴
۸۲۵	کتاب ہے	۸۲۵
۸۲۶	مولانا شیخ محمد قاضی مرحوم	۸۲۶
۸۲۷	صاحب ایضاً فی الحق	۸۲۷
۸۲۸	مولوی ارشاد حسین مرحوم	۸۲۸
۸۲۹	مولانا فرید الدین صاحب مرحوم	۸۲۹
۸۳۰	شاہ عبدالعزیز کے بعد طوفان مخالفت	۸۳۰
۸۳۱	مولانا کے خلاف پہلا ہنگامہ	۸۳۱
۸۳۲	مولانا شہید اور مولانا شہید الدین مرحوم	۸۳۲
۸۳۳	مولانا شہید کا خلاصہ تصدیق کے نام	۸۳۳
۸۳۴	رسالہ ایک روز کی تحقیق	۸۳۴
۸۳۵	اکابر دیوبند اور مولانا شہید	۸۳۵

خانقاہی تصوف کے اجماع دار اور عقیدہ جلد میں سرشار اصحاب حجت و مشاوران مودلانہ اثرات و نتائج عرس سے تعلق رکھتے اور ایک طوفان بدتمیزی پر پا کر دیا۔ غلامی بہتر جانتا ہے کہ یہ حضرات توفیق الایمان کے بیان اور توحید خالص کو یا تو سمجھ نہ سکے یا پھر کسی اندرون نفس کی مخفی شرارت یا کسی سازش کا شکار ہو گئے۔ حالانکہ مولانا نے تقویت الایمان :-

”کھٹے کے بعد پتے خاص خاص لوگوں کو بھی کیا ہیں میں شید صاحب مولوی عبدالحی صاحب، شاد اسحاق صاحب، مولانا محمد تقی صاحب، مولوی فرید الدین صاحب مراد آبادی، موسیٰ خان، عبداللہ خان، طویں بھی تھے لوہان کے ساتھ تقویت الایمان پیش کی اور فرمایا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جاننا ہوں کہ اس میں بعض جگہ خدایتہ الفاظ بھی لکھے ہیں اور بعض جگہ تہذیب بھی ہو گیا ہے شفا ان امور کو جو شرک تعلق تھے شرک جلی گھدیا گیا ہے ان وجوہ سے نہ لکھا ہے کہ اس کی اشاعت سے شور شرار ہوگی اگر میں یہاں رہتا تو ان مضامین کو میں نے دس برس میں تہذیب کی بیان کرتا لیکن اس وقت میرا دودھ بچ کا ہے اور وہاں سے واپسی پر عزم ہوا ہے اس لئے میں اس کام سے منہ دوڑا ہوا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ دوسرا اس بار کو اٹھائے گا نہیں اس نے میں نے یہ کتاب لکھی ہے گو اس سے شور شرار ہوگی مگر توقع ہے کہ وہ ضرور کھٹک جو عالمی ہے یہ یہ خیال ہے کہ اگر یہ حضرات کی رائے اشاعت کی ہو تو اشاعت کی جاوے۔ ورنہ اسے جاگ کر دیا جائے۔ اسے ایک شخص نے کہا کہ اشاعت تو ضرور ہونی چاہئے مگر ظاہر مقدم پر ترمیم ہونی چاہئے اس پر مولوی عبدالحی صاحب، شاد اسحاق صاحب اور عبداللہ خان طویں اور موسیٰ خان نے مخالفت کی۔ اور کہا کہ ترمیم کی ضرورت نہیں اس پر آپس میں گفتگو ہوئی اور گفتگو کے بعد اتفاق پے پایا کہ ترمیم کی ضرورت نہیں اور اسی طرح شائع ہونی چاہئے چنانچہ اسی طرح اس کی اشاعت ہو گئی۔ (امیداریات ص ۹۲)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ تقویت الایمان کے متعدد رجعات اس خانقاہ کے اہل علم و تحقیق کے شفق حلقہ میں اور یہ ہے بھی اور واحد شاد ولی اللہ کی اہم تصانیف حمید اللہ، الباقی، الباقی، الباقی اور متحدہ الموحدين وغیرہ کتابوں پر جس کی نظر ہے اس پر بھی نہیں۔ یہی نہیں بلکہ وہی کپڑا کھانسا مقتدر طبقہ بھی مولانا کی تحریک اصلاح سے بہت متاثر اور ان کی اصلاحات کو بظاہر استعسان و محبت اور دل سے پسند کرتا تھا۔ صدر الصدور مولوی عبدالقادر خاں

رام پور کی دستوری (۱۳۲۹ھ) اپنے احوال و واقعات پر مشتمل کتاب وقائع عبدالقادر خانی میں بسلسلہ واقعات ۱۳۳۵ھ لکھتے ہیں :-

”مولوی میں مولوی محمد اسماعیل خلیف مولوی عبدالغنی خلیف شاد ولی اللہ محدث دہلوی نے جو حسین بیان اخوت استیلا اور تیرہ ذہن میں اس زمانہ میں اپنے دادا اور چچا کی یاد دلا کر تھے مخلوق کو ان بدعات سے روکنے پر جو مستحبات و بدوہیات میں محمود و مہوی میں بہت فائدہ رکھی تھی جو کہ کے دن جامع مسجد میں اور دوسرے دنوں میں اس قسم کے معمول میں بیان کرتے تھے اہام ان کے وفادار بندہ بہت تھے اشاعت تھے اور جو لوگ بدعات پر عمل کرتے ہیں وہ آقا و اصناف کو ایسا و دل کے سنوالات کا ناخ مجھے ہیں اگرچہ اس میں کچھ تھکاتے۔ بزرگ ہیں لیکن بدعت جسک پر میں کہہ میں کہ اس کی بات اسراف کے نمونہ ہے انسا سوچنا چاہئے کہ جو کوئی باقی شریعت کی مخالفت پر جا کر کہہ تو کیا اس بنا پر کہ بعض فرقہ پرستوں اور اصحاب و دستار کی راہ و رسم کے خلاف ہے طوائفہ اور سرزنش کا مشین بھجوائے گا اور جن مشائخ و علماء نے سنی ایما و اسلاف و علماء کے مقابلہ میں بدعات جاری کی ہیں ان سے قیامت میرا پیر نہیں کیوں نہ ہوگی وہ زمانہ نبوت کے قریب بعد کی وجہ سے بدعت اسلام کی وجہ سے سخت نہیں ہو جاتی۔“

وقائع عبدالقادر خانی کا اردو ترجمہ ”علم و عمل“ ص ۲۵۲-۲۵۳ از انوار کورایہ صاحبہ کلامی

مولانا شیعہ کا اندازہ صحیح نکلا۔ شورش ہوئی اور خوب ہوئی جس نے بعض دفعہ رشوں اور مشاقشوں کی صورت اختیار کر لی چنانچہ ۱۳۳۵ھ میں :-

”نواب محمد میر تقی کی ترمیم سے مولوی محمد تقی صاحب اور مولوی محمد تقی صاحب اور مولوی رشید الدین صاحب نے جامع مسجد میں بعد نماز بعد نماز مولانا محمد اسماعیل صاحب مولانا عبدالحی صاحب کے سامنے چند تحریری سوالات پیش کئے۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب

”مولوی عبدالقادر خانی نے اپنی کتاب میں طوائفہ میں مرتبہ کوئی ترمیم کی تھی معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کی سوقت آباد ہو چکی تھی۔ شاد نظام الدین قادری نقشبندی دیکھو وقائع عبدالقادر خانی کا ترجمہ علم و عمل ص ۲۵۸ طبع کراچی۔
میں شاد رفیع الدین صاحب متوفی ۱۳۳۵ھ (تذکرہ علمائے ہند دار و ص ۳۹)
میں شاد رفیع الدین صاحب دہلوی متوفی ۱۳۳۵ھ (تذکرہ علمائے ہند اردو ص ۱۹)

نے تو ان کو فوراً ایک نظر سے دیکھ کر یہ کہہ دیا کہ یہ میرا چچ کی دستور میان کے سوا کت میں
 پھر مولانا عبدالحی صاحب نے ملاحظہ کر کے فرمایا کہ ان کے جوابات میں دو جگہ میں آج
 وطن مالوف کا عزم رکھنا ہوں وہاں جا کر ان کے جوابات لکھ بیٹھوں گا مولوی جنسہ علی شاہ
 صاحب نے فرمایا کہ آپ وطن پر مائل ہیں یہ ان کے جوابات تحریر فرمائیے مولوی عبدالحی
 صاحب نے اسی جگہ میں نظم و ادب لکھ کر جواب تحریر کیا اور فرمایا کہ اس پر کچھ اور
 شے شکر کہ تم تو ان کو فریق ثانی سے مدافعت کیا کہیں یہ جنت قدس میں منکر ہے
 ختم ہوا۔ وہ سوالات ہیں جو مع جواب نکل گئے جلتے ہیں۔

سوال اول۔ جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ واد فضل وکرم پر اعتقاد واریہ؟

سوال دوم۔ جناب میرورہو مدظلہ العالی وادہ وریہ ایساں پر میگید؟

سوال سوم۔ اذان بعد وفات میت عند القبر جائز است یا نہ؟

سوال چہارم۔ مذہب شافعی است یا نہ؟

سوال پنجم۔ بدعت منقسم بسوئے مستند و مستند است یا نہ؟

جواب از طرف مولوی عبدالحی صاحب

جواب سوال اول۔ ایک علم و فضل مولانا مدوح مغفور از عبادہ و ذکر شی زیادہ تر بل ہم جناب
 صاحبین در فقہ و در عمارت و تبحر حدیث و تفسیر از صاحبین پیش تر یا عطا خود میدانیم واللہ
 اعلم بالصواب۔ بارگشتہ کہ مولانا موصوف در حق من چہ فرمودند؟ میدانید یا دارید یا نہ؟
 مولوی جنسہ علی شاہ وغیرہ گفتند میدانم کہ مولانا در حق شہ فرمودند کہ نصف علم من مولوی عبدالحی
 است و در دیگر نصف بہ شاعران من شریک اند۔ مولوی عبدالحی بارگشتہ کہ ہر شاگردان
 مولانا قابل مناظرہ نیستند آری عبادت تو اند کہ تھنقا

جواب سوال دوم۔ ایک علما کے سابقین نوشتہ اند کہ بوسہ دادن قبر یا عادت یہ بود و
 نصاری است و تحریرات ملا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ ملاحظہ نمایند۔ از
 بعض متاخرین گفتند کہ مولانا مدوح بوسہ والدہ ماجدہ خود سے دادند۔ مولوی عبدالحی گفتند
 آن صاحبان را یاد است یا نہ؟ روزے مولانا رائے زیارت قبر والدہ خود در قبرستان رفتہ بود
 و بوسہ دادند حافظ محفوظ با وازند گفت کہ اس صاحبان حاضرین یہ بیزید کہ شیخ وقت خود بوسہ
 قبر والدہ پس مولانا سخن حافظ شفیقہ فرمودند کہ بوسہ قبر یا ریب عادت یہ بود و نصاری است

و عامل من ایست کہ دفعہ نزدیک قبر والدہ آیم از بس متغیر حال و بدحواس سے شوم و حالات
 بدحواسی و اضطرابی ہیں اس سادہ سے شود و فعل متغیر الحال و بدحواس و در شرع معتبر
 و مقبول نیست حاشا کلہو سر قبر و نیست۔!

جواب سوال سوم۔ ایک اذان دادن بعد وفات میت و دباسہ قیمت پس مکروہ
 خواهد بود بنا بریں و نظر ہر اوائیہ و دیگر کتب متداولہ معتبرہ و حنفیہ اثر ہے یہ بدعت مولوی
 جنسہ علی شاہ صاحب گفتند بر بعضین قیاس یکم مولوی عبدالحی گفتند بنا قاسد علی القاسد
 ست زیرا کہ حنفیہ وغیرہ حدیث کہیں را ضعیف گفتند و قابل احتیاج نہ است۔ واللہ اعلم
 بالصواب۔

جواب سوال چہارم۔ ایک من بر مذہب حنفی مثل محمدی و کریمی ام با ستاد صبیح کار شائے
 شومہ مثل طالب اللیل باندہم۔

جواب سوال پنجم۔ بدعت شرعی منقسم نیست۔ کل بدعت ضلالہ کما رواہ مسلم
 شہاب الزائق وغیرہ۔ حضرت مجدد الف ثانی در دوسرے مکتوبات خود ایں را تصریح کردہ
 و در فتح ایاری بحث حدیث شہ الامور و محدثاتھا ملاحظہ بکنید آری بدعت لغویہ منقسم
 است کما لا یخفی علی الماخر بالشریعۃ واللہ اعلم بالصواب۔

ملکہ جلالہ شاہ استانبول (الہجور) ص ۷۱۔ ترجمہ علامہ امجدی علیہ السلام پر علمی و تحقیقی مادہ و مکتوبات
 مولانا محمد حسین شاہ کی ادارت میں ساہیوالی تک شائع ہوتا رہا۔ یہ ترجمہ مولانا غلام رسول مسک
 ترجمہ ہوا۔ کی رعایت سے طبع میں آئے ہیں ان کا بہت ہی ممنون ہوں۔

اس سلسلہ کا اجمالی تذکرہ اگلے ایوان کے صفحہ ۱۰۰ پر بھی آیا ہے وہاں جناب مولف نے لکھا ہے کہ اس سلسلہ
 کی رد و اکتب فائزہ سید حسن شاہ رامپور ہندوستانی علمی موجود ہے۔ مولانا قاضی بشیر الدین قزوینی نے ان افکار میں
 اس کا خلاصہ ذکر کیا ہے۔ خلاصہ بحث ایں است کہ اہل بدعت فتویٰ ہیں مسائل فتناء فریبہا مثل بوسہ قبر
 وغیرہ بلا حکم مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ بیان کر دیا تھا کہ وقت مولانا جواب یا صواب دادند و فرمودند کہ
 ہر کہ یہ غلط ہے و از دو طریق مذکور بالا دست نہ دے و بالفرض اگر دیتے فتویٰ معارض قول یا نہیں فرماید
 و ایک کان دعایت و دعایت غلبہ طبعی حنیفہ و محمد والی بوسہ رحمہم اللہ تعالیٰ و دادون ایشان تا محمدی
 و کریمی و صاحب ہدایہ و اشہارہم تا شراصلہ قابل قبول ہو و دعایت فقہائے طبعہ ساین تا آنکہ یہ حکم کتاب
 سنت و امتحان ثانیہ و جوانی اصول و قواعد شرعیہ نہایت مقبول نہ گرد و باقی حاشیہ منقولہ کے نیچے
 بحث ششم ص ۱۱۱۔ حتم سوم و فریق اول مکتوب ۱۸۹۷ و ۱۸۹۸

تقویۃ الایمان پر اعتراضات مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی مرحوم کو بھی تھے مثلاً وہ جو بعد میں مسئلہ امکان و اعتدال نظیر عنوان پایا گیا جس کا جواب خود مولانا شہید ہی نے قلم برداشت کیا تھا جو ایک روزی کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ غالباً اس کے بعد مولانا خیر آبادی موصوف نے تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی جس کا جواب مولانا جید علی ڈرامووی لکھ کر (متوفی ۱۸۵۵ھ) نے تحریر فرمایا۔ (صواعق ص ۱۲۰) اس مسئلہ میں مولانا شہید کی قوت و دلیل کو شاید متنبہ نہ کیا کہ مولانا فضل حق کے بعض شاگردوں نے بھی دلائل کی تائید کی مثلاً مولانا صلاح الدین لکھنوی جنہوں نے استاد کے رد اور مولانا کے حق میں ایک رسالہ لکھا (ترجمۃ النواظر ص ۱۶۷) بلکہ حضرت مفتی صدر الدین آزاد و وغیرہ نے بھی مولانا کی تائید میں تحریریں شائع کرائیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ شورش یا رد و قدح بمصدق الناس اعداء لما جھلوا غلط مفروضوں پر مبنی اور زیادہ تر علمی یا معاصرانہ چشملک قسم کی لڑائی تھیں و تہدید کے فتوؤں تک اس کی قوت نہیں پہنچی تھی اور نہ ہی مولانا کو باہت کا لقب لگایا گیا تھا۔ اور جو ان غلط فہمیوں کے بادل چھٹے گئے وہ مخالفت بتدریج کم ہوتی ہوئی تقریباً ختم ہی ہو گئی تھی۔ مولانا رشید الدین بھی آخر میں مائد پر گئے۔ مولانا فضل حق نے تو غلطی کا اعتراف ہی فرمایا تھا برایت مولانا مفتی عنایت احمد صاحب مصنف علم الصیغہ وغیرہ (کہ)۔
 ”مولوی فضل حق صاحب بہت نام نہ تھے اور دوتے تھے اور فیراتے تھے کہ مجھے سخت غلطی ہوئی کہ میں نے مولوی اسماعیل صاحب کی مخالفت کی۔ وہ بے شک حق پر تھے اور میں غلطی پر تھا۔“ (اکمل الایمان ص ۸۱) (توالد امیر الروایات)

لیکن بندگان اقرض اور دلدادگان بدعات و ہوا میں جیسے تقویۃ الایمان کے تبلیغی اثرات پھیلتے دیکھتے دیکھتے ان کی جھینٹا ہٹا لیں اضافہ ہوتا گیا اور دیگر تبدیلی کی گور

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰) وہ دین وقت زبان جمالی ہم از حق اللہ بہت مجرور و غافل ہاں گویہ نہیں برکاء از جہت یہودہ صراحتی پہلے بمقتضائے بیجا آئی و بجا آئی و معنیات و معانی قوت شرف و ابرہہ حضرت مولانا قیصر مودتہ بقصد دفع ارجحہ مرن بدیں دستخط رائدہ کہ قیاس و اعتدال و در قیاسات و اجتہادات مستند تر بہ جنتی ام ائسی و الصواعق العریدہ ص ۱۲۸ و مطلع احمدی

باری تیز سے تر تر ہوئی گئی۔ اگرچہ علامہ نے توحید اور اصحاب علم و تحقیق نے بھی اقبام و تقصیر سے رفع شکوک و ادعا میں باطل کے سامان دیکھا کرنے میں کوئی دقت نہ اٹھا نہیں رکھا۔

جہاں تک تائید باری ربانی کرتی ہے تقویۃ الایمان کی مخالفت برائے مخالفت مولانا کو مست و شتم کا سلسلہ تیرہویں صدی ہجری کی تیسری چوتھائی میں شروع ہوا ہے۔ یہ مولانا شہید کی جہاد کی ہوئی تحریک جہاد کمل کر انگریزی ایسا لڑکا یا بیادری سے مقابلہ کر رہی تھی جس کا سپر ایڈیٹور کے ایک صاحب مولوی فضل رسول صاحب کے سرستھانہ پر مولوی فضل رسول صاحب بدایونی کون بزرگ تھے وہ ان کی سوانح عمری اکمل التاریخ طبع ۱۳۳۸ھ مرتبہ مفتی محمد یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی جلد دوم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ سرکار انگریزی کے ملازم اور بعض دینی رہنماؤں کے دلیقہ خوار تھے۔ (ملاحظہ ہو صفحات ۳۷-۳۸۰) وغیرہ۔ نیز دیکھئے تذکرہ علامہ ہند اردو ص ۸۱ طبع کراچی اور آپ کے شجرت قلم دین کا ذکر آگے آ رہا ہے، انگریزی سرکار کے پریس میں چھپتے رہے۔

مولوی فضل رسول صاحب کو حکومت ترکیہ جو اس وقت عربی حاکمات کی تحریک اچیلے توحید و سنت کو ہم خود کھیل رہی تھی لیکن اس کے دے ہوئے شراروں سے خائف تھا، کی سیاست بھی کرائی گئی تھی و اکمل التاریخ ص ۱۰ جلد دوم، تذکرہ علامہ ہند اردو ص ۸۱ اس سیاست کرنے میں مقصد غالباً یہ تھا کہ وہ باہت کا لقب ادا ہاں سے دور آد کر کے ہندوئی تحریک ایمانے توحید و سنت کے باہرین پر چسپاں کیا جاسکے۔ ان مولوی بدایونی صاحب نے نہ صرف کہ تقویۃ الایمان میں محبوب پیدا کئے اور مولانا شہید کو اسلام بد کرنے کی مہم چلائی بلکہ شاہ عبدالعزیز شاہ رفیع الدین، شاہ اسماعیل، مفتی کر شاہ ولی اللہ محدث کو بھی اپنے رد و قدح کا ہدف بنایا۔ اور اس دل پسند موضوع پر متعدد کتابیں لکھیں جن کے ناموں سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ان کے اندر کیا کچھ ہو گا۔ نتیجہ المسائل و تردید مسائل تجدید اراذل۔ ابو ارق محمد یحییٰ رحمہ اللہ الشیخین التجدید مقلب بہ سوط الرحمان علی قرآن الشیطان سیف الایمان المسلمان علی الاعلاء للابارہ۔ انصاف الحق و ابطال الباطل۔ مقولات و مشغولہ وغیرہ۔ پہلی کتاب مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب متوفی ۱۲۷۰ھ کے دور سالوں (۱۲۷۰-۱۲۸۰ھ) و ماثر مسائل کے رد میں لکھو فتاویٰ کی شکل میں مطبوع ہیں، دوسری کا موضوع گو تقویۃ الایمان اور اس کے

معتق کار اور حسب عادت زبان کی تیزی ہے۔ لیکن لیسٹ میں مذکورہ بالا سب چیزوں کو
لے لیا گیا ہے۔ اسی کتاب میں شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کی تہات تحقیقی اور علمی کتابوں
(ازالۃ الغلظ من خلافہ، تفسیر اور قرۃ العینین وغیرہ) کو الی اللہ العالیٰ کے خلاف بتایا ہے۔
ملاحظہ ہو البوارق ۷۶-۷۷ (۱۲۰) دوسری کتابوں میں بھی کم و بیش تقویۃ الایمان وغیرہ پر اپنی اعتراضات
پر انداز تکفیر و تبلیغ کی تکرار ہے۔

ایک خاص تحقیق یہ جان صاحب کو حکم اذلی نے پہنچائی تھی وہ تقریباً تمام کتابوں
میں مشترک ہے بلکہ ہر کتاب کی زبان ہی اسی پر مرکوز تھی ہے یعنی ترکوں اور انگریزوں کی بیوقوفی
و بابت سے اس تحریک کا تعلق جوڑنا اور مجاہدین ہند پر دہشت کا مظہر لگانا تاکہ ہندوستان
کے ناواقف مسلم عوام کے جذبات سے کھیل کر انگریز کے خلاف تحریک ہند کو ناکام بنادیا
جائے۔

جہاں تک ان کتابوں کے اعتراضات و انکسارات کا تعلق ہے علامہ اہل حدیث نے
ان میں سے تقریباً ہر کتاب کے جواب میں بلند پایہ کتابیں لکھیں لیصلح من جلالہ عن بیئہ و
یحیی عن اسی عن بیئہ۔ چنانچہ مولانا قاضی بشیر الدین قزوینی مصنف کشف المہجہ
شرح مسلم النبوت وغیرہ نے بوارق کے جواب میں الصواعق الالہیہ لکھ کر اشیاء طہیر
اللہابیہ جیسے صحیفے کی کتاب لکھی جو قابل دید ہے۔ تبصر المسائل کا جواب بھی تبصر المسائل کے
نام سے مولانا قاضی محمد بشیر الدین صاحب موصوف نے تحریر فرمایا۔ مقولات عشر کا جواب
مولانا محمد تقی خاں صاحب دہلوی نے حضرت میاں صاحب شیخ الہل مولانا سید محمد زبیر حسین صاحب
حدیث دہلوی کے ایما سے ۱۳۵۶ھ میں الشریعہ کے نام سے لکھا۔ مولانا سراج احمد دہسوانی متوفی
۱۳۶۹ھ نے سراج الایمان اور مولانا سید رحیم الرحمن نے بھی بدایونی صاحب کے رسائل کے
رد میں متعدد رسائل تحریر فرمائے (مثلاً میلا، الاناس عن ویرستہ الخناس وغیرہ) ان محقق علماء

اہل سنت و حدیث نے بدایونی صاحب کے مخالفوں سے سب پردے ہٹا دیے تھے۔ اگر یہ
حضرت نیک نیست اور کسی علمی کم نہیں کا شکار ہوتے تو حقیقت حال کی وضاحت مدد رفع شکوک و
شبهات کے بعد خاموش ہو جاتے۔ جیسا کہ مخالفت کے پہلے معاصرانہ دودھ میں ہوا تھا مگر جن
ارباب اغراض و ہوا کو خاموش ہونا ہی نہ تھا وہ کیسے چپ ہو جاتے۔ چنانچہ نت نے وہ اعلا و
منفی آتے رہے اور ان بدایونی صاحب کی لکھی ہوئی باتوں کو کم و بیش دہراتے رہے۔ ان کے انکس

مولوی عبدالقادر اور پوتے عبدالقادر صاحب کے بعد یہ خدمت بالاس بری منقل ہو آئی۔
جس کا نظم مولوی احمد رضا خان نے منجھال لیا اور انہوں نے مرتبہ قسم کی کتابوں پر مشتق دودھین سے
زائد مستقل تالیفات فرمائیں۔ انہوں نے اپنے حنفی بھائیوں کو بھی نہیں بخشا۔ حضرت مولانا رشید احمد
نگاروی، مولانا محمد قاسم ناٹوٹی، مولانا اشرف علی تھانوی وغیرہ۔ چنانچہ قاریس کرام سے محض نہ
مولانا سید محمد طہر صاحب نے بھی خاص باقاعدہ نہیں فرمایا۔ اس دہریہ بدایونی تھانوی کے
مصرعہ پر طبع یافتہ مولوی اوسامی پر تاسیہ دیا گیا ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس سارے قبیلے
کے دماغوں پر مولانا شہید کا موزا سوار اور ان کو تقویۃ الایمان غویا کامرض لاحق رہا۔ شاید
اس میں بالکل جواز نہ ہو کہ وہ دہریہ میں میلنگدوں کناہیں، رسالے اور اشتہار لکھے گئے
جو ان کے گروہی جیسے پتہ اعتراضات کے لئے الزام اور دہریہ شکالی کلاہیں و مگر یہ حضرات تھے کہ
شاید ان کو کوئی اور کام نہیں تھا کہ وہ درکار ان کو تقویۃ الایمان کا ہی ہوا اشتہار کیا۔

مراد آباد میں ایک مولوی مفتی نعیم الدین صاحب تھے۔ ان حضرت کو بھی کام۔ دہریہ تھانوی
بھی رقتویۃ الایمان کا رو لکھا جائے۔ اور جس طرح مشرکین مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
معاذ اللہ مذکورہ کبریا کی شرافت کا ثبوت دیتے تھے ایسے ہی مراد آباد میں مفتی صاحب تقویۃ الایمان
کو تقویۃ الایمان (ایمان کو ضائع کر دینے والی کتاب) و معاذ اللہ فرماتے تھے۔ لطف یہ کہ اپنے
اس کارنامے کا نام انہوں نے۔ برعکس نوبہ نام تو لگی کا فور۔ "لیسب لیان" تجویز
فرمایا اور تھا اس تالیف لطیف میں بھی کم و بیش دہریہ کچھ بڑا بدایونی اور بالاس بری دہریہ لکھ کر
میں تھا۔ جب اس کا بھی مراد آباد کے ماحول میں چرچا ہوا۔ تو مولانا ثناء اللہ صاحب مرحوم مفتی
کے ایراد سے مولانا حافظ عزیز الدین صاحب مراد آبادی نے "تقویۃ الایمان" کی تائید میں
"اکمل البیان" لکھی شروع کی جس کو ساتھ ساتھ اخبار المحدث (مرحوم) امرتسر میں طبع کرائے
گئے۔ لیکن افسوس کہ سلسلہ طباعت جاری نہ رہ سکا تھا۔

مولوی احمد رضا خان صاحب (متوفی ۱۳۷۹ھ) نے تقویۃ الایمان اول اس کے حامیوں کی مخالفت
یعنی بدعت کی تبلیغ و اشاعت کو گویا اور شہابیہ و بنیالہ اور اطراف و اکناف پاک و ہند میں اس میں کو خوب
پھیلایا جس کی وجہ سے بریلوی نے مستقل فرقہ کی شکل اختیار کر لی۔ اور رضا خانی حضرت خود کو بریلوی قرار دینے
لگے۔ خوش قسمتی سے یہاں صاحب بھی سرکاری و رہبری شخصیت رکھتے تھے۔ جن کے تنوع خاص موقعوں پر
آخری مکتبہ کے کام آتے تھے۔ ولے تفصیل مقام آخر۔

قیام پاکستان کے بعد جماعت المحدثین اور دوسرے اہل توحید تو وقت کے دوسرے ضروری اور اہم دینی فرائض کی ادائیگی میں شریعت و جہد ہو گئے۔ اور بدایونی بریلوی ذہین اپنے نوآئید ملک کی مذہبی فضا میں اشتغال پیدا کرنے میں لگ گیا کہ فکر بریں جہد ہستی و پناہ پس باض بریلی کے خان صاحب کی شاہکار تالیفات کے ساتھ ہی المصیب البیان کے بھی ایڈیشن پرائیڈیشن شائع ہونے لگے۔

یہ صورت حال دیکھ کر قدس اکمل البیان کی یاد تازہ ہو گئی۔ احقر راقم نے اس کے مسودہ کی نوہ لکائی شروع کر دی۔ ہر آن کو شش بیکار ہوتی جا رہی تھی۔ مراد آباد سے رابطہ پیدا کرنے کی کوئی صورت نہیں بن پاتی تھی نہ ہی وہاں کوئی شناسائی تھی۔ لیکن اذا اراد اللہ شئینا حبیباً اسبابہ، اللہ تعالیٰ چاہے تو اس اب پیدا ہو جاتے ہیں، جو بندہ یا بندہ غائب شہید میں پہلے جانے کا اتفاق ہوا۔ ان دونوں اہل حدیث کا نفوس و دین اور اس کے اگر کسی اخبار ترجمان کے دفاتر مسجد المحدثین کشن گنج میں تھے۔ محترم مجاز صاحب ترجمان کے کدو پڑھتے۔ ان کی ملاقات کے لئے جانا ہوا تو وہاں غیر متوقع طور پر ایک بزرگ سے ملاقات ہو گئی۔ باہمی تعارف اور ملکہ سید کے بعد پتہ چلا کہ آپ حافظ محمود بن خاں صاحب ہیں، مراد آباد کے رہتے والے۔ اب راقم کا پہلا سوال ان سے اکمل البیان سے متعلق تحدہ موصوف نے فرمایا کہ اکمل کا مسودہ کامل حافظ ابن عربین الدین صاحب کے لڑکے جناب جلیل الدین احمد صاحب کے پاس موجود ہے میں نے عرض کیا کہ اگر کتاب حاصل ہو سکے تو اس کو شائع کرنے کی کوشش کی جائے۔ موصوف یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ میں واپس لاہور آ گیا چند ماہ بعد حافظ صاحب مدد و ح نے اکمل البیان کا مسودہ جو دو ضخیم جلدوں میں تھا راقم نے نام ارسال فرما دیا۔ اس کی طباعت ہماری طاقت سے تو باہر تھی۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ العالی خطیب جامع المحدثین گوجرانوہ کی خدمت میں اس کی ضرورت طباعت اور اشاعت کے بارہ میں عرض کیا گیا۔ حضرت مدد و ح بھی اخبار میں مطبوعہ اجزاء کے چند حصے ملاحظہ فرمائے ہوئے تھے حضرت نے مجھ سے اتفاق فرمایا کہ واقعی اسے طبع کیا جانا چاہیے۔

اکمل البیان کا یہ مسودہ ۲۹۳۳ء میں پراکٹس میں صفات پر مشتمل تھا۔ ہر صفحہ میں ۲۹ سطریں، تحریر گنجان اور غالباً اس پر نظر ثانی نہیں ہو پاتی تھی۔ اور عنوان مناسب سے تقریباً عاری۔ بنا بریں احقر راقم نے جس قدر کہ وقت اور فرصت نے مساعادت کی مسودہ پر نظر

ذاتی شروع کر دی۔ راقم جب تک سواد کے لئے کام خاتمہ شکل تھا لیکن توفیق الہی کی یاوری سے اس کی ترتیب و ترمیم کر دی گئی۔ جو کتابیں مل سکیں ان کے حوالوں میں مقبول علم کی طرف مراجعت کی گئی۔ کام کرتے وقت معلوم ہوا کہ مولف کی نظر ثانی نہ ہونے کی وجہ سے بعض جگہ مراجعت ضروری تھی۔ البتہ چونکہ میں دنیا نہیں ہو سکیں ان کے لئے مجبور ہی تھی۔ جہاں شدید ضرورت کسی وجہ سے محسوس کی گئی وہاں عبارت کو بھی درست کر دیا گیا۔ لیکن اس طرح کہ مولف مرحوم کا مقصد اور جذبہ انطلاص قائم رہے۔ بعض اہم مقامات پر تلبیق و حاشیہ کی بھی ضرورت معلوم ہوئی۔ بہر کیف حق تعالیٰ کی توفیق خاص اور دو سال سے زائد جس کی شبانہ روز محنت کے بعد احقر راقم شائقین و قارئین اہل توحید کی خدمت میں بذیل توحید خالص پیش کر کے مسرت محسوس کر رہا ہے۔ اس لئے کہ جذبہ صادق سے لکھوائی اور خلص و اخلاص سے تالیف شدہ ایک بہتر و خیر و جو کسیری کی حالتیں پڑا ہوا تھا اس کے مندرجہ شہود میں آنے کا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس تالائق کو بنایا۔ آپ دیکھیں گے کہ ضمیمہ کتاب صرف مناظرانہ قسم کی جنس بلکہ مضامین توحید اور رد شرک و بدعت کے لئے ایک طرح کی گویا دائرۃ المعارف ہے۔ اپنے انداز کی مدخل اور مباحث متعلقہ کی کافی حد تک مشتمل ہے۔ اس سے قبل کی کتابوں کا بہت سا علمی مواد اس میں آیا ہے۔ انداز بیان البتہ قدیم ہے مگر تازہ اور متلاشیان تحقیق حق کے لئے شکل گمانی کی حیثیت رکھے۔

اس امر کا بیان مناسب ہو گا کہ مولف کے طریقی تحقیق و بحث میں لہجہ کی تیزی بعض جگہ گئی ہے۔ لیکن اس میں ان کو اس لئے معذور کرنا چاہئے کہ مولف اردو تقویت الایمان کے دشنام طرازانہ انداز تحریر کے جواب کے طور پر ہے۔ اور اس سے بہت کم ہے چنانچہ مراد آبادی مفتی صاحب کے ان شرفیاد الفاظ کی مجمل فہرست سے ظاہر ہو گئے گا جسے حافظ ابن عربین الدین صاحب نے شروع کتاب میں ذکر فرمایا ہے۔

ابتداء میں مولف مرحوم کا مختصر تعارف بھی دے دیا گیا ہے جس کو تراجم علمائے حدیث ہند اور مولانا حکیم عبدالغفار صاحب مسعودی حال مراد آباد کی ایک تحریر سے مرتب کیا گیا ہے۔ جو موصوف نے حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ العالی کے منتخب گرامی کے جواب میں لکھی تھی جس کے لئے ہم مولانا عبدالغفار صاحب موصوف کے ممنون ہیں۔

اس کتاب کو شائع کرتے ہوئے میں مخالفین مولانا شہید سے نہایت درودوں سے درخواست کروں گا کہ وہ اس سلسلہ بحث کو بالکل ختم کر دیں۔ دنیائے اسلام اور خصوصاً پاکستان میں عیسائی علوم، افکار اور تہذیب و ثقافت کا جو ریا آگیا ہے اور جس قسم کے نئے نئے سیاسی، معاشی اور تمدنی مسائل پیش آ رہے ہیں۔ ان کے لئے ہم سب مل کر مشترکہ جدوجہد کریں۔ تقویۃ الایمان کے مادہ و مایہ پر مگر ابھی تک غور و فکر کی ضرورت ہے۔ تو اس کے لئے بڑا دن منوعات پر مشتمل مواد لکھا جاتا ہے جو سب کے لئے کافی ہے۔ خدا کے لئے زمانہ وقت ضائع فرمائیے نہ دوسروں کے لئے ایسے حالات پیدا کیجئے کہ وہ دفاع پر اپنی طاقت و مال صرف پر۔ جذبات کے ہاتھوں۔ مجبور ہو جائیں پھر آپ حضرات کے موعظ و مباحث کے نتیجے میں جو تلقینی پیدا ہو جاتی ہے اس سے مابین البرتری خلیج و سیلج ہی نہیں بلکہ کشیدہ پر بھی منہج ہوتی ہے کہ! ہم سب اپنی طاقت و مال اپنے مابین تقسیم کرنے کی بجائے متفقہ و مشترکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور عصر حاضر کے پیش آمدہ مسائل کے حل اور اپنے نوزائیدہ ملک کے استحکام پر صرف کریں۔ اور اپنی تمام تر توجہات اس طرف مرکوز کر دیں۔

آئندہ میں مجھے حافظ محمود حسن خاں صاحب مراد آبادی مظلّم (حال کراچی) میاں عیسیٰ الدین احمد صاحب مراد آبادی خطف الصدوق مولانا حافظ علیہ الرحمہ رحمہ اللہ و مغفور کا تہ دل سے شکر بجالانا ہے جنہوں نے ایک اجنبی اور گم نام ناک راہِ خلافتی پر اعتماد فرماتے ہوئے نہ صرف کہ اکل البیان، احادیثی مسودہ سندہ پیشانی سے مرمت فرمایا، بلکہ مؤلف مرحوم کے ذاتی کتب خانہ سے مزید چند کتابیں بھی عاریتہ عنایت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں بزرگوں کو اس صدقہ جاریہ کا اجر جزیل عنایت فرمائے۔

پہلی بات یہ ہے کہ اس ساری سعی و محنت کے نتیجہ خیز و شہر برکات ہوئے کا شرف حضور و منا حضرت مولانا ابو الفیہ محمد اسماعیل المحترم ادام اللہ قبوضہ و صبح المسلمین بطول بقاؤنا غلیب جامعہ مجددیہ گوجرانوالہ و امیر مرکزی جمعیت

اہل حدیث مغربی پاکستان کو حاصل ہے۔ کہ حضرت نے نہ صرف احقر کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ہر طرح کا تعاون فرمایا، بلکہ اپنے وقت کی قربانی کر کے پُر مغر، مقلدہ بھی تحسیر فرمایا۔ اور ناقابل انکار حقیقت تو یہ ہے کہ جہاں تک جماعت اہل حدیث اس کی جماعتی تبلیغ، جماعتی زندگی اور اس کے اچھائے مآثر کا تعلق ہے آپ کو اس سے وابہانہ محبت اور دیوانگی کی حد تک عشق و شغف لگتی ہے۔ اور حق یہ ہے کہ اس معاملہ میں حضرت مولانا شہداء اللہ صاحب مرحوم و مغفور امرتسری کی واحد جانشین آپ کی ذات گرامی ہے۔ وہی جذبہ اور وہی ولولہ حضرت میں موجزن ہے۔ اس لئے یہ حق بھی اپنی کا تھا کہ مولانا امرتسری کے لگائے ہوئے اس پودے کو پتہ سوکھ رہا تھا۔ اس کی آبیاری فرما کر ہر ہجر کروں۔ جس کے سایہ سے سب اہل توحید مستحج ہوں۔ اور بہت بہت مبارکباد کے مستحق ہیں حضرت مددِ روح کے گویہ اقبال کے احباب جماعت جو حضرت مددِ روح کی صبح و طاقت سے رازی حسناں جاریہ میں شریک ہونے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ و اسأل اللہ تعالیٰ ان یجزی کل فضلہ الامارین و ان ینزلہ و اجوا جزیلہ۔

ایک سعادت کے ساتھ یہ سطور ختم کی جاتی ہیں۔

موجودہ دور کی جماعتی مشغلات کا جن کو تجربہ یا علم ہے وہ جانی سکتے ہیں کہ کم توڑ گرائی اور معاشی اہلوس میں مبتلا زندگی کے اس دور میں کسی بڑی کتاب کو معیاری بن کر شائع کرنا جوئے شیر لانے سے کسی طرح کم نہیں۔

الکلیت اسلئے لاہور نامساعد حالات کے باوجود جو توفیقہ تعالیٰ معیاری کتابیں شائع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض ناگزیر وجوہ اور پیش آمدہ جبری حالات کے باعث اکل البیان کی کتابت اور بھیج کے سلسلہ میں مالی معیار قائم نہیں رہ سکا۔ اگرچہ کاپیاں اور بروف دونوں راقم آئٹم آئٹم خود دیدہ و برزی سے پڑھے ہیں۔ مگر غلط پھر بھی باقی رہ گئے ہیں۔ اور بعض جگہ خصوصاً چند جگہ حاشیوں کی جماعت بھی حسب منشا نہیں آسکی۔ اس کے لئے میں ندامت کے ساتھ معذرت خواہ ہوں۔

آئندہ اصحاب ذوق و رگدذر فرمائیں گے اور چشم پوشی سے کام لیتے ہوئے

مخبر مشوروں سے نوازیں گے۔ تاکہ دوسری طبع میں اگر اس کا موقع مل سکا تو مشورہ کی روشنی میں کتاب کو بہتر بنایا جاسکے۔ واللہ الموفق ولعم المعین۔

دعا ہے اللہ جل شانہ اس کتاب کو اپنے بندوں کے لئے زیادہ سے زیادہ نافع بنائے اور ہم سب کو اخلاص کی دولت اور توحید خالص کی اشاعت و تبلیغ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليماً كثيراً

احقر: محمد عطاء اللہ حنیف

شوال المکرم ۱۳۸۲ھ

بحوالہ فی معارف اللہ عن ماجناہ

فروری ۱۹۶۵ء

مدیر المکتبہ السلفیہ لاہور

مقدمہ

لازم فیض رقم حضرت مولانا ابوالخیر محمد اسماعیل صاحب دہلوی اعلیٰ امیر مرکزی جمعیت اہل بیت مغربی پاکستان

قدرت اہلیہ کی میرٹگیوں پر تعجب ہوتا ہے۔ انسان کو سوچتا ہے۔ اس کی بصیرت مستقبل کے متعلق اپنی صوابدید سے فیصلہ کرتی ہے۔ لیکن قدرت کا بے نیاز ہاتھ انہیں بدل کر رکھ دیتا ہے۔

آج سے قریباً ڈیڑھ سو سال پہلے (۱۸۵۷ء) ہندوستان سے ایک تحریک اٹھی جس کی قیادت حضرت سید احمد شہید (۱۸۲۳ء) اور مولانا محمد اسماعیل شہید (۱۸۳۳ء) نے فرمائی۔ ان کے سامنے دو مقصد تھے۔ ہندوستان میں ایسے نظام کا قیام و نفاذ جس کی اساس قرآن و حدیث پر ہو۔ اور قرآن و سنت کے غم میں جمود اور توحید خالص کے راستہ میں حائل بدعات و رسوم کو مٹا کر اس کی تعلیمات کو شائع کرنا۔ پہلا مسئلہ دین کے ساتھ سیاسی بھی تھا۔ اس لئے اس کے پورے ماحول پر سیاست محیط ہو گئی۔ انگریز، سکھ، افغان اور ہندوستان کے اہل بدعت سب ہی اس سے مخالف تھے اور اس کے عواقب کے منظر پر اور بعد میں صراحتاً ہم دیگر بعض شدید اختلافات کے باوجود اس تحریک کو ناکام کرنے کے لئے متفق تھے۔ انگریز اور سکھ تو کھلے میدان جنگ میں نمودار آئے تھے۔ افغان قداروں میں مشغول اور شرک پسند اور غورگراں بدعت ہندوستانی حضرات کفر کے فتوؤں کی بھرمار کرتے میں مصروف تھے۔

معمر کلاکوٹ (۱۸۳۱ء) کے ساتھ جان گداز کے بعد یہ تحریک مختلف صورتوں اور قیادتوں کے تحت ایک صدی سے زائد عرصہ تک چلتی رہی اور پاکستان بننے تک شمال مشرقی سرحد پر انگریز کو ہمیشہ پریشان رکھا۔ مگر افسوس کہ اندرونی پریشانیوں اور بیرونی سازشوں کی وجہ سے اس مقدس تحریک کا یہ پہلو عملی طور پر کافی کمزور رہا۔

دوسرے مقصد کے لئے مولانا محمد اسماعیل شہید قدس اللہ روحہ نے کتاب فقہ تالیف ایمان اور تذکرہ الانحوائن لکھیں اور شائع فرمائیں۔ تذکرہ الانحوائن گو دوسرے کے نام سے شائع ہوئی مگر تحریک

معنویت کو سمجھنے والے جلتے ہیں کہ تذکیر، تقویٰ الایمان کا ہی دوسرا حصہ ہے۔ دونوں کتابیں کلمہ توحید کی وضاحت ہیں۔ پہلا حصہ لا اِلهَ اِلاَّ اللہ کی تشریح اور دوسرا محمد رسول اللہ کی توضیح۔ دونوں کتابوں کی بڑی کثرت سے اشاعت ہوئی ان کی روشنی نے لاکھوں دلوں کو متور کیا۔ اور کروڑوں مردہ رحوں کو ان سے اللہ تعالیٰ نے زندگی بخشی تحریک کا یہ پہلو کافی کامیاب رہا۔ سمجھنا چاہئے کہ توحید و سنت کی اشاعت اور جمود کے خلاف ہزاروں زبانیں چور خور رہیں انہیں کی بدولت میں تقویٰ الایمان کی زبان اللہ ازبیاں پھر نسو سے قرآن و حدیث کے مضامین کی دلنوازشی نے فضا کو ایسا سمور اور اذبان کو اتنا متاثر کیا کہ ہزار دلوں نے اس کی تعلیمات کو قبول کیا۔ چنانچہ لاکھوں کی تعداد میں یہ کتاب ہر سال شائع ہوتی اور گھروں میں پڑھی جاتی ہے۔

اس کو کیا کامزاج ویسا ہے کہ نہ منی عناد و محی سے اچھی چیز کی مخالفت نہ بھی آمادہ ہوجاتے ہیں تقویٰ الایمان کی مخالفت میں بدایوں اور بریل تمام طور پر قابل ذکر ہیں۔ اسی کیپ کے ایک مراد آبادی بزرگ مولوی نعیم الدین نے جن کا انتقال علیہ السلام میں ہوا تقویٰ الایمان کی ترویج میں پھر ایک کتاب لکھی جس کو مخالف کہتے ہیں اچھا لاشیاء اس نے کہ یہ تالیف لطیف سب و شتم کے مسائل سے چٹ پٹی اور مغالطوں سے بھر پور تھی مولوی نعیم الدین نے اپنے زعم میں مدلل کرنے کا اپنا حق خوب سے تعالیٰ فرمایا ہے جس سے تقویٰ الایمان اور عقیدہ توحید کی قرآنی اور نبوی تشریح میں شکوک اور شبہات خام مغلوں اور ناواقفوں کے لئے بھر سکتے تھے الدین ؑ حضرت مولانا شاد اللہ صاحب مرحوم و متوفی علیہ السلام نے شریعت موسوی قرآنی کو اس کے اغلاط کو رفع اور مغالطات کا پرہیز کیا کیا جانا چاہئے۔ چنانچہ مرحوم کی مرہم شناس لکھا دے مرہمادی کے ایک صاحب علم بزرگ جناب مولانا عزیز الدین صاحب مرحوم کا جواب کے لئے انتخاب فرمایا۔ مولانا جواب لکھ کر اخبار اہل حدیث میں شائع کرائے۔ جس کا سلسلہ کئی سال جاری رہا۔ بعدہ کافی عرصہ تک اخبار میں سلسلہ جاعت بند رہا لیکن معلوم ہوتا ہے مولانا عزیز الدین نے جواب کی تکمیل کر دی تھی مگر خدا جانے کیا مواقع پیش آئے کہ کتاب طبع نہ ہو سکی۔ تاکہ پاکستان میں گیا مولانا مرحوم امر قمر سے مرگو دھا پہنچ گئے۔ اور بریشانیوں میں شام و امین اللہ کو سارے ہو گئے۔ وحمدہ اللہ تعالیٰ ممکن ہے ان کو پتہ ہو کہ جو کام آپہنچے شروع کر لیا تھا وہ کہاں تک پہنچا۔ قیام پاکستان کے بعد دونوں منظموں کے ارباب اقتدار

میں کشیدگیوں پیدا ہو گئیں۔ دونوں کے سیاسیات الگ ہو گئے۔ آنا جانا بند ہو گیا انہی سلسلہ کے ایام میں مؤلف مرحوم بھی انتقال فرما گئے۔ قصد اللہ بوجہت یہ ہیں جس نے شروع میں کہا ہے قدرت الہیہ کی سیرنگیں کہ دونوں بزرگ رخصت ہو گئے اور کتاب طبع نہ ہو سکی! ماحکی یشحیہ المریدین لکھا کہ ۛ تجری الريح بعد الاقشقی السقن برادر مولانا محمد عطاء اللہ صلیف بھوجیانی کا ووقی تلاش و جستجو قابل داد ہے معلوم نہیں کس طرح وہ مولانا عزیز الدین مرحوم کے اعتراف سے کتاب کا مسودہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے چند سال پہلے مسودہ مجھے دکھایا۔ اور اس کی بیاعت و اشاعت کی ضرورت و اہمیت کی وضاحت کی۔ مجھے ان کی توجیز پسند آئی۔ مگر بوشرباگئی کے اس دور میں ایسی خیر کتاب کی بیاعت کے لئے ہزاروں روپے درکار ہوتے ہیں۔ بہر حال میں نے اپنے اجاب سے ذکر کیا تو انہوں نے بہترین تعاون میں فرمایا چنانچہ اس سلسلے میں عزیز محترم میاں مہر محمد فضل صاحب آراستی دگر برائوالہ نے مصارف میں سب سے زیادہ حصہ لیا۔ میاں محمد فضل صاحب کا روپا ہی ہونے کے باوجود علم و دست توحید و سنت کے شیدائی اور ان کی تبلیغ و اشاعت سے شغف رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں انہیں انہیں کی دولت اور توحید و سنت کی محبت سے مزید بہرہ ور فرمائے۔ دوسرے معاون اس میں میاں عبدالعزیز صاحب انصاری اچا چوہانان گورکھپور میں میاں عبدالعزیز بھی جماعتی اشاعت کے کاموں سے خاصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ جزاء اللہ تعالیٰ۔

ۛ مکمل ایمان سب مراحل شکر کے بتوفیق، تعالیٰ شائقین کے ہاتھوں پنجہ رہی ہے۔ مؤلف مرحوم نے محنت فرمائی۔ مولانا امر قمر سی مرحوم نے ان کو توبہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو کورٹ کر دے اپنی رحمت سے قوازے۔ بھی مہر محمد فضل اور میاں عبدالعزیز نے اس کی طبع و اشاعت میں ہاتھ بٹایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے مال و کاروبار میں مزید برکت اور انخاص کے ساتھ خدمت دین کی توفیق مرحمت فرمائے میں دونوں دوستوں کا شکر گزار ہوں۔

آخر میں مجھے برادر محترم مولانا محمد عطاء اللہ صلیف بھوجیانی مدیر المکتبہ السلفیہ لاہور کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ جنہوں نے نہایت تک و دو سے اپنے موضوع پر ایک بہترین کتاب لکھی۔ پھر باریک خط کے آخر تصویفات پر دیدہ و ریزہ سے نظر غائر ڈالی، اس کی ممکن اور مناسب تصحیح و تصویب فرمائی، ضروری حوالہات کی طرف مراجعت پر وقت صرف کیا۔

مواضع مہر پر منتظر علی و تحقیق حواشی لکھے اور اسکا فی حد تک اس کو معنون و مرتب بھی کر دیا کیونکہ ساری کتاب میں غالباً عنوان نہیں تھے جس سے استفادہ میں دقت ہوتی۔ جو کچھ اشادب نہیں رہے گی۔ یہ سب عرق ریزی محرم رفیق موصوف کی توحید و سنت سے محبت اور مسلک اہل حدیث سے وابہانہ شغف کا نتیجہ ہے کہ کتاب بہتر طباعت اور ممکن تصحیح کے ساتھ ساطین توحید کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ درحقیقت مولانا محمد عطاء اللہ عظیمی کا بھی جماعت اہل حدیث بلکہ جملہ اہل توحید پر ایک گونا گونا احسان ہے۔

جزا اللہ تعالیٰ احسن الجزا۔
ناپاسی ہوگی اگر مولوی حافظ عبدالرحمن گوہر دہلوی منظم المکتب السلفیہ کا شکریہ ادا نہ کیا جائے کہ طباعتی معاملات میں ان کی مساعی مولانا کے ہم رکاب رہیں۔ اور ان کی دلچسپی سے بعض مشکلات کے حل میں مدد ملی۔ ان کی ترقی درجات دینی و دنیاوی کے لئے میری دعا ہے!

اللہ تعالیٰ قابل مؤلف اور باقی تمام معاونین کو ان کے اعمال خیر کا بہتر بدلہ دے۔ اور ہم سب کو توحید و سنت کی اشاعت کے لئے مزید توفیق عنایت فرماتا رہے۔
والسلام

محمد اسماعیل کان اللہ لنا

خطیب جماعت اہل حدیث گوہر انوار

شعبان ۱۳۸۵ھ

دسمبر ۱۹۶۶ء

مختصر سوانح حیات

مؤلف کتاب ہذا مولانا حافظ عزیز الدین صاحب مراد آبادی

دخود نوشت و روایت مولانا عظیم محمد عبدالغفار صاحب سعودی بستونی مدین مدرس عزیز محمد زہرا ہتمام انجمن اہل حدیث مراد آباد،

خود نوشت

مراد آباد میں جماعت اہل حدیث کا مرکز رہ چکا ہے۔ ڈیڑھ اداو العلی صاحب مرحوم ٹوٹی لکھنؤ مراد آباد کی سرپرستی میں بڑے بڑے مشائیر طراذیم پذیر رہے ہیں۔ اس دور کے بعد جناب قاضی مولانا احتشام الدین صاحب مرحوم بڑے جید عالم صاحب تصانیف کثیرہ مثل اختیار الحق جواب استصار الحق تھے۔ اور مولانا عظیم ہدایت اعلیٰ صاحب ایک فاضل جید نامور طبیب حاذق چند سال ہوئے جو گذر چکے۔ یہ وہ لوگ عالم حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی کے تلامذہ تھے۔ مؤخر الذکر اہل حدیث مراد آباد کے صدر بھی تھے۔ علاوہ بریں چند موحیدین خاص بزرگ ہستیایں مراد آباد میں تھیں۔ جن کے فیوض و برکات تا حال نمایاں ہیں۔ مثلاً مولانا سید عبدالرشید صاحب مرحوم بہتر مدرس شاہی مسجد اور عہدہ الادب مولانا حافظ محمد حسین صاحب مرحوم اور میرزا امام الموحیدین صرا و مفسرین مولانا حفیظ اللہ صاحب مرحوم اور جناب حاجی محمد اکبر صاحب مرحوم اور مولانا عبدالعزیز صاحب جو انجمن اہل حدیث کے بہتر مددگار بھی تھے حضرت میاں صاحب کے شاگرد بھی تھے۔

یہ احقر ناچیز بندہ عزیز علی عظیم چاروں حضرات بابرکات کی خدمات سے مستفید رہا اور یہ حضرات دلی توجہ کے ساتھ متوجہ رہے۔ چنانچہ سب سے پہلی کتاب تقویۃ الایمان آٹھ تو سال کے سن میں بنور دہلی پڑھ کر بحمد اللہ تعالیٰ گوہر مقصود لکھا گیا اور اس فیض عقل کی نسبت تمام اور لذت تائیں دم حاصل ہے۔ والحمد للہ علی ذلک حمد اکثرا۔

پھر حضرات علمائے دیوبند میں مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ سے بحسن عقیدت رہی۔ آپ نے مسائل اہل حدیث کے مسلک کی تائیدات فرمائیں۔ اور مولانا اشرف علی تھانوی سے بھی بحسن عقیدت ہے۔ اور چند مسائل عقیدہ ہی جو تفصیل ضروری کے خلاف ہیں بسندہ کو ان سے خلاف رہا۔ اور اسی بنا پر مجھ سے ناراض ہیں۔

مراد آباد میں انہیں اہل حدیث و مدرسہ محمدیہ کا مسئلہ ۱۱۱ میں بشورہ مولانا حمید اللہ صاحب مرحوم سراوی کے قیام پر اپنے دارالین و عہدہ داران تجویز ہوئے۔ اکثر تحریرات و اشتہارات بحمدہ نالچیز کے نام سے شائع ہوئیں۔ یہ بنا و مخالفت حضرت مولانا تھانوی کو پیدا ہوئی۔ مگر آپ کو مقتدر و بزرگ مانتا ہوں۔

ہمارے محلہ کی مسجد جس کی سرپرستی و متولیہ خدمات ہمارے خانہ داری خانہ صاحب اور والد صاحب مرحومین کی سپردگی میں تھیں ان کی حیات ہی میں بڑے ناچیز کی سپردگی میں رہی۔ اور اب تک ہے۔ بحمدہ اللہ تعالیٰ جس کو عرصہ ۵۴ سال کا ہوتا ہے۔ مسئلہ سے تسلط اہل حدیث ہوا۔ جو انہیں و مدرسہ محمدیہ کا اقتصادی سال ہے۔ پھر اس کی توسیع یتام و کمال ہوئی۔ مدرسہ کا اجراء مسئلہ تک رہا۔ مگر پھر مدرسہ سترنل میں آگیا۔ بحمدہ اللہ... چند مصلحتیں کی سعی سے کچھ کم ایک سال ہوتا ہے کہ ایک مدرسہ قیام ہے۔

انہیں میں بعد ضرورت کافی مقدار میں کتب و شیعہ بھی ہیں۔ جو وقف ہیں جس سے تمام ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ فی الحال انہیں کے صدر جناب منشی انعام رسول صاحب سلمہ مراد آبادی ہیں۔ انہیں سے مقامی ضروریات کے متعلق رسائل و تحریرات کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ جو مجھ ناچیز کی سپردگی میں رہا ہے۔ اب تقریباً پانچ سال سے سلسلہ مضمون اکمل البیان فی تائید قوتیہ الایمان مستقل طور پر حسب تجویز انہیں انہیں بازو جناب مولانا ابوالوفاء شاد اللہ صاحب امرتسری جاری ہے۔ اور حضرت خواص و عوام میں قبولیت کا درجہ رکھتا ہے۔

کاش حضرات اہل حدیث جماعت اس کی طرف مگرانی صورت میں اشاعت کے لئے مہنت ہوں۔ تاکہ اس کا قیام عام حاصل ہو۔

و ملقط از تراجم علمائے حدیث ہند ص ۵۶۳-۵۶۵

از مولانا ملک ابوبکر امام خان صاحب ندوۃ العالیہ میوہ ۱۳۵۹ھ

بروایت مولانا حکیم محمد عبدالغفار صاحب مسعودیؒ

حافظ مولانا مولوی عزیز الدین بن سراج الدین احمد
وفات ۱۲۹۵ھ۔ ۸ ذی قعدہ ۱۳۵۹ھ

چاندی کے برتنوں کا کاروبار تھا۔ شاید اسی وجہ سے آپ کا گھر چاند والے کے نام سے مشہور تھا۔ مدرسہ شاہی و مدرسہ امدادیہ مراد آباد میں قرآن پڑھ چکے ہیں اور اس حسب ضرورت علوم عربیہ کی تعلیم حاصل کی تفصیلات نہیں معلوم ہو سکیں آپ کے اساتذہ میں مولانا محمد خان پشاوروی حنفی بیت مشہور عالم گذرے ہیں۔

عربی۔ فارسی اور اردو دونوں پر حافظ صاحب کو اچھا عبور تھا۔ مطالعہ کافی معلومات لبریز تھا۔ اپنے مامول میں مسائل مختلفہ پر بناؤں فرماتے۔ اور تبلیغی رسائل و اشتہارات شائع کرتے رہتے تھے۔ اس قسم کے بہت سے مسودات مرحوم کے کتب خانے میں اب تک موجود ہیں۔ ذوق علمی اور علم رکھتے تھے۔ اہل علم سے مکاتبات کا سلسلہ بھی جاری رہتا تھا۔ چنانچہ ان کے نام لکھے ہوئے اصحاب علم کے عربی و اردو مکتوبات کا خاص ذخیرہ اب تک موجود ہے۔ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی کے ذمہ دار علمی اور تبلیغی امور میں مرحوم سے مشورے لیتے رہتے تھے۔ مرحوم کو توحید و سنت سے بے پناہ شغف تھا۔

مراد آباد مسجد غفلت میں ان کے مامول وزیر الدین صاحب امام مسجد تھے۔ وہی متولی و منظم بھی تھے۔ حافظ عزیز الدین جب ملکہ مجبوش و موت قویہ و سنت ہو گئے۔ اور مختلف قیسہ مسائل میں۔ پوری بصیرت سے گفتگو کرتے لگ گئے اور حدیث پر غلطی عمل بالحدیث شروع کر دیا۔ تو نہ کوئی مامول صاحب نے مسجد کی قبولیت سے دست برداری اور امامت سے علیحدگی اختیار کر لی۔ تو حافظ صاحب مرحوم نے امامت قبولیت اور انتظام کی ساری کی ساری ذمہ داریاں خود ہی سنبھال لیں۔

مولانا عبدالغفار صاحب ضلع بستی دہلی ہندوستان کے رہنے والے ہیں مختلف مدارس الحدیث بدین مدرسہ کی خدمات سر انجام دیتے ہیں اور ایک کچھ مدت سے بکرا الحدیث سبزی دہلی مراد آباد کے امام و طبیب اور مدرسہ عزیز محمدیہ رزاق العلوم کے مدرسہ کے منصب عظیم پر فائز ہیں۔ (محمد عطاء اللہ صلیق)

مسجد مغلاں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، مغل بادشاہوں کی تعمیر کردہ ہے۔ اس کے ساتھ کافی جائداد وقت تھی لیکن مغلوں کی بربادی کے بعد انگریزوں نے جب سارے اوقاف فروخت کر دیئے تو اس میں یہ جائداد بھی فروخت کر دی گئی۔ اب مسجد کے کل اخراجات کی کفالت مراد آباد کی جماعت اہل حدیث ہی کر رہی ہے۔

حافظ صاحب مرحوم کے تعلقات اہل حدیث ہونے کے باوجود مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم و مغفور سے بہت زیادہ تھے اور مولانا نے بذریعہ سوالات و استفسارات استفادہ کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ میں بہت سے فتاویٰ مرحوم ہی کی کاوش کے رو بہ منت ہیں۔ بلکہ اس فتاویٰ کو مرحوم ہی نے خود مرتب کیا۔ اور سب مواقع میں تحقیقی حواشی کے ساتھ سنہ ۱۳۲۲ھ و ۱۳۲۳ھ و ۱۳۲۸ھ میں تین حصوں میں۔ فتاویٰ شائع کئے۔ یہ تفصیل ذیل :-

- ۱۔ حصہ اول ۸۰ صفحات۔ ساڈھوہ پریس مراد آباد۔
 - ۲۔ حصہ دوم۔ تقریباً دو سو صفحات (چھ سو مسائل پر مشتمل)
 - ۳۔ تیسرا حصہ ۸۰ صفحات۔ چار سو مسائل پر مشتمل، افضل المطابع پریس مراد آباد
- حافظ صاحب نماز باجماعت ٹیک اول وقت، سنت کے مطابق نہایت خشوع و خضوع اور ارکان کو خوب ذوق و شوق سے ادا فرماتے تھے۔ آپ کا رکوع و سجود تکرار و حلیات بالکل سنت کے موافق ہوتے تھے۔
- ۸۔ مرقوری حنفیہ (۱۳۶۵ھ) کو تہتر سال کی عمر میں یہ سرور مجاہد اور عاشق توحید و سنت و برگزیدے عالم جاودانی ہوا۔ تصدق اللہ بغفر اذہ و ادخلہ جہنم بجنة۔
- نزیہ اولاد میں اس وقت جناب محمد عیسیٰ الدین نقیب حیات اور شاد اللہ بہت صالح آدمی ہیں۔ اور وہی مسجد کے اب متولی بھی ہیں۔

تالیفات

جیسا کہ اوپر لکھا گیا آپ نے جماعت توحید و سنت اور ترویج شرک و بدعات میں بہت کچھ لکھا ہے۔ ہمیشہ کچھ نہ کچھ لکھتے اور شائع کرتے رہا کرتے تھے۔ چھوٹے موٹے رسالجات اور اشتہاراً مع حسب ضرورت بکثرت طبع اور تقسیم کرتے تھے۔ جن کی تفصیلات دینا نہیں چاہیں

اب بھی کافی حصہ غیر مطبوعہ ان کے کتب خانے میں موجود ہے۔ جو افسوس ہے دوسرے قیمتی اور نایاب دناور ذخیرے کے ساتھ کس مہربانی کی حالت میں پڑا ضائع اور ویرانہ کی نذر ہو رہا ہے۔!

اکمل البیان و مطلق الحدید

البتہ اس سلسلہ میں آپ کی دو کتابیں بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ ایک تو یہی اکمل البیان جسے آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اور دوسری مطلق الحدید علی صاحب التحقیق الحدید شافی الذکر میں ایک دیوبندی حنفی کی اس تحقیق جدیدہ کا فاضلانہ اور عقائد جائزہ لیا گیا ہے۔ کہ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب ید رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں تقویۃ الایمان و ایضاح الحق وغیرہ معاذ اللہ بحرف ہیں۔ اور دلائل سے مذکورہ کج کا ابطال فرمایا ہے۔ یہ رسالہ ۱۳۲۵ھ میں ۱۲۰ صفحات پر مدلی سے شائع ہو کر اب نایاب ہو چکا ہے۔ ضرورت ہے کہ اسے دوبارہ منظر عام پر لایا جائے۔ (ع ۱۲)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تمہید

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

بجواب

الطیب البیان

و ترجمہ میں رقم مولانا والفضل اولنا ابوالوفا شہداء اللہ صاحب ہر دم لہر سہری

حدیث شریف میں آیا ہے: بَعْدَ الْأَشْفَاءِ نَحْنُ نَبَا وَنَسْتَعُوذُ كَمَا بَدَأَ الْخَلْقَ
یَوْمَ بَدَأَ اللَّهُ نَبَا وَنَسْتَعُوذُ كَمَا بَدَأَ الْخَلْقَ یَوْمَ بَدَأَ اللَّهُ نَبَا وَنَسْتَعُوذُ كَمَا بَدَأَ الْخَلْقَ
الشرع شروع مسالہ روزی میں چلا ہے۔ ترقی کے بعد ہر مسالہ صورت میں ہو جائے گا تو پھر ہی ہوں
اس فرق کو میری سنت میں لوگوں نے جو دیکھا کر کیا ہو گا۔ اس کی وہ اصلاح کریں گے۔ اس حدیث شریف
میں اسلام کی زندگی کے چار مرتبہ (مرتبے) ہیں: پہلی حالت یہ کہ کسی کی حق جو حجت سے قبل کہ معطل لگدی۔ (۱۶)
دوسرے مرتبہ میں اسلام کی ترقی کی طرف اشارہ ہے۔ دسویں مرتبہ میں پھر اصل اسلام کی پس میں ہی کا ذکر ہے
یعنی اصل مسلم خود اعلیٰ اسلام میں نسیا منسیا ہو کر توحید و سنت کی جگہ شرک و کفر لے لیں گے۔ اور نہ ہی بدعت
قابل آجائیں گی۔ اصل اسلام بتائے والدین کو ان طریقوں کے ساتھ ہے۔ جس طرح پہلے لہجے کے مسلمانوں
کو دیکھا جاتا تھا۔ (۱۷) چوتھے درجے میں ان مصلحین کی طرف اشارہ ہے جو اسی مرتبہ سے پہلے ہیں پیدا ہو کر
مفسدین کے فساد کی اصلاح کریں گے۔

اس حدیث کی واقعات سے تصدیق ہوتی ہے پہلے درجے کی صحت تو مکہ معظمہ کے ایام میں
ہوئی۔ دوسرے درجے کا معائنہ حدیث شریف میں امداد مائے خلافت اور اس کے بعد میں کچھ حدت تک ہوتا
ہے۔ تیسرے درجے کو پھر ہندوستان میں شاہین نامہ میں کمال کو پہنچ گیا۔ ہر قسم کی رستش شروع ہو گئی۔
ہر طرح بدعت و بائیس۔ یہاں تک کہ اولیاء اللہ کی پہچان نہ ہوئی کہ شراب کی سستی سے ان کی
آنکھیں مست ہوں۔ بائیس میں لمبی مضر ہوں جس راستہ سے چلیں راستہ ٹھیک جائے۔ عام طور پر آواز سے

کے جانے لگے۔

اگر باب اجابت بند ہو جائے تو کیا ڈر ہے کھلا رہتا ہے دعوہ مسیح الدین بخشی کا یہ بھی کیا جاتا ہے۔

اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا کیا ہے جو کچھ ہمیں لینا ہے لے لیں گے محمد سے جب یہ حالت اپنے کمال کو پہنچ گئی تو حسب عیش گوئی رسالت پناہی علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی کے تاجدارانِ علمی میں ایک روشن چراغ اعلانا اخیس شہید قدس اللہ سرہ ایسا ہوئے جنہوں نے کڑا کڑا وار کو اس سے مسلمانوں کو اصل دین اسلام پناہ اس کے جواب میں مسلمانوں نے کیا کیا اور کیا بڑا کیا اس کی تفصیل شہید مرحوم کی سوانح عمری حیاتِ حبیب میں دیکھئے۔

اسی تحریک میں ممدوح نے کتاب تقویۃ الایمان لکھی جس میں محض قرآن وحدیث کے آئینہ میں اسلام کی تصویر دکھائی۔ اس کتاب اور آپ کے موافقا اہل دینی بگاڑیں بند پرست اچھا اثر پڑا۔ مولانا علی مرحوم نے اصلاحِ عرب کے متعلق مسدس میں ایک بند لکھا ہے جو ایک لفظ کی تبدیلی سے تحریکِ اسماعیل شہید پر پورا اصادق آتا ہے۔

وہ بجلی کا کڑا تھا یا صوتِ بادی
نئی اک گھن سب کھل میں لگا دی
اک تار سے سوتلی بستی جگا دی
بڑا بڑا غلغلہ پہنچا مٹی سے

لقدائے فضل سے کتاب تقویۃ الایمان اتنی قبول ہوئی کہ آج اسلامی کتب میں بعد کتاب اللہ کے یہی کثیر الاشاعت ہے اس کے بار کوئی کتاب اتنی کثیر الاشاعت نہیں۔ ذالکذا فی فضل اللہ کی تجدید علماء نے اس کو بہت پسند کیا جماعت اہل حدیث کے علاوہ سرکردہ علماء و اہل مولا نادر شہید احمد گنگوہی رحمہ اللہ باجد علی گھنوی جو علماء دیوبند اس کی بڑی تحسین فرماتے رہے۔ چنانچہ مولانا گنگوہی کے الفاظ ہیں۔

کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ اور عجیب کتاب اور موجبِ قوت و اصلاحِ ایمان کا ہے۔ اس قرآن وحدیث کا مطلب پورا اس میں ہے اس کا مزاج ایک مقبول بندہ تھا۔ (محدث)

مذہبی اسماعیل صاحب بیت ائمہ عالم و حق پرست کے تھا اٹھنے والے اور ملت کے ہماری کرنے والے اسقرآن وحدیث پر پورا عمل کرنے والے اور محقق اللہ کو ہدایت کرنے والے تھے اور تمام عمر اس حال میں رہے اور انوکھائی میں اللہ جبار میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ پس

جس کا ظاہر حال ایسا ہوئے وہ دل اندر اور شہید ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَاقُلْ لَکُم مِّنْکُمْ اَکْثَرُونَ ۚ اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور نہ شرک و بدعتوں کا ہوا ہے۔ استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے جس کا ممکن اور پختہ صحت اور عمل کرنا میں اسلام ہے اور موجبِ اجر کا ہے اس کے دیکھنے کو جو ہر اکابر ہے وہ قاضی احمد رحمتی ہے اگر اپنے قول سے کوئی اس کتاب کی حقانیت کو نہ سمجھے تو اس کا تصور یہ ہے کہ کتاب اللہ سورت تک بعد کی کیا قصیر و شہرہ نام اہل اناس کو یہ کہتے تھے کہ چار در گتھے تھے۔ اگر کسی گراہے اس کو پڑھا تو خود غواں و غلاں و غلاں ہے فقط واللہ تعالیٰ اعظم بحسب ارادتی صحت شہید احمد گنگوہی علی غرہ مولانا دیوبند و مدظلہ العالی

مولانا گنگوہی نے تقویۃ الایمان کو جس پر جانتے دانوں کا جملہ ذکر کیا ہے۔ ان میں ایک مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی ہیں آپ نے حال میں ایک کتاب موسومہ طبیب الایمان بتروہ۔ تقویۃ الایمان شائع کی ہے مجھے یہ کتاب فی توجہ خیال پڑا کہ شہید مرحوم کے ساتھ جو کر مجاہدین کے گھڑوں کی پیدا خانے کا موقع تو نہیں ملا۔ ان کی کتاب کی تائید کر کے انبغوا قصیر و مختصر میں شامل ہو جاؤں۔

فی الجملہ نیستے تو کافی بود مرا
سبیل ہمیں کہ قافیہ گلِ شادیں است

اس باب میں جس نے اپنے مخلص دیوبند حافظ عز الدین صاحب مراد آبادی سے مشورہ کیا کہ یہ تحریر صرف کو مراد آبادی کی حیثیت سے اور تحریر کا رہنے کی وجہ سے اس امر کا اثر جانتا تھا کہ ان سے مشورہ لوں، موصوف نے فتنا کی کہ جواب کی خدمت مجھے سپرد کی جائے تاکہ یہ بھی شہید مرحوم کے گھڑے کے پیچھے چلنے کے لائق ہو جاؤں۔ اگرچہ میں اس لائق نہیں سمجھتا۔ پہنچ سکتا ہے کہ ہم سے ناواقف کو خبر تیر جاتی ہے بہت ان کی سوانح اہل لوں

میں نے اس نیت سے موصوف کی درخواست کو قبول کیا کہ آپ لکھیں گے اور میں پندیر اخبار شائع کروں گا۔ تو دونوں شہید قدس سرہ کے مجاہدین گھڑے کے ساتھ اس طرح دانیں و تین جلیں گے جس طرح شہید خود اور مولوی عبدالحی مرحوم دیوبند حضرت سید احمد صاحب رائے دیوبند و حضرت ائمہ علیہ کے گھڑے کے دونوں طرف چلا کرتے تھے۔

ان دونوں حضرات کا ذکر کرتے ہوئے میدانِ جہاد میں ان کی کمک و دوکا تصور اور نورش بدقتی سے اس میدان میں اپنی فیہ عاشری کا خیال کر کے میں زار زار رو دوں

ہری دولہ انگلیں سنوں سے ڈبڈبا رہی ہیں۔ خدا کرے یہ پانی بخش دوں گے مجھ پر سرور کرنے میں کام آئے

عالم کے جانے والوں پر ہمارا ہر لمحہ گواہ رہے۔ ہمیں بھی یاد رکھنا کہ اگر وہاں سے آئے
آجیز ابو الوفاء

اخبار اہل حدیث جلد ۲۲، نمبر ۱۸، ذوالحجہ ۱۳۵۱ھ
اشفاق مہ اپریل ۱۹۳۲ء

ازمنا جیز بندہ عزیز علی غنہ المراد آبادی۔ میں باوجود احراف اپنی ناقابلیت کے بلحاظ
الکاموقدق الکادیب۔ بحیثیت توحید و سنت اس خدمت کے لئے کمر بستہ تیار ہو گیا۔
چونکہ طبیب البیان کے دوستوں نے کتب کلمات ہیں۔ علاوہ سب و شتم مغلطات کے جو پیش
ہتہ میں ہے۔ بطور معالطہ دہی جن حضرات اکابر و مہدیین علماء کرام کے ہوا محاجات پیش کر کے اپنے
حجت گردانے لگے ہیں۔ جو خود انہیں حضرات کے مستند اقوال و مزید برآں کثرت کتب و رسائل
موجودی احمد رضا خان صاحب بریلوی سے تقریر الایمان کی تائیدات منقول ہوئی ہیں۔ جن سے باطل
کی گمانیں بھٹ کر کل کتاب رہا کتاب کے اہل یقین و انصاف کے غلبہ انشاء اللہ العزیز منور
ہوں گے۔ اس میں ہرگز کوئی ایسا قول نہیں ہے جس میں انکار و لب کشائی کا محالفت کو موقع مل سکے
المحدث نے کتاب بنائے تقویٰ کو جو کثرت و دلائل و محاجات مسلمات کے خصوصاً مخالفین
کے اقوال کا خنجر ہے جو ہرگز کسی تالیف میں اس قدر دشمن و فرام نہیں ہے۔

اس لئے بفضلہ تعالیٰ اس کتاب اہل البیان کا جرم نہ ہو کہ اس میں صفحات پر دہی و تحریف ہو۔
انتقام کو پہونچا۔ و ما توفیق الا باللہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي ارسل رسولہ باہدی بدين الحق ليظهره على الدين
وہیچ کلمہ و کوہ کلمہ کوہ النین بیدون لیطفوا و اولیہ بافواہم و اللہ مستور
نورہ و لو کوہ انکافوت و الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین و علی محمد و آلہ و علی
لہم السلام و اللہ من معوا اعداء کلمہ اللہ التوحید و اشاعة دینہ و جزاء و امریک
و لواءہ و صند و عن سبیل اللہ و یبقوہا عوجا و لک فی حلال مبین و علی
الہ الظاہرین و محاسبہ انکاملین رضوان اللہ علیہم و علی العلماء الصالحین النین
جاہد و یا موالہم و انفسہم فی سبیل اللہ و رسولہ و انوارہ و ابناہ و ابناہ و ابناہ و ابناہ
تحریت فی حقہم و تحسین النین قتلوا فی سبیل اللہ و ما تابل و حیلہ عند ربہم
وین فون قرحین ہما انما ہما اللہ من فضلہ اولک حزب اللہ الا ان حزب
اللہ ہم الغالبون۔ فمن سب العلماء و الراغبین فکما سب الانبیاء
ومن سب الانبیاء فدخل فی حزب اعداء اللہ و رسولہ اولک حزب الشیطان
الا ان حزب اللہ یظہم الخاسرون۔ اما بعد!

حق تعالیٰ ایک ایک بنشاہ عالم پر مجرہ نے محض اپنے فضل و کرم و حکمت ہالذ کی بنا پر
زمان کو اشراف و محفوت کا خطاب عطا فرمایا یعنی معرفت توحید کے لئے منتخب کیا اور اسی کی تاکید
اور تنبیہ کے لئے تمام انبیاء مرسلین علیہم السلام کو بھیجا جن کو مشرکوں ظالموں نافرمانوں سے طرح
بطرح نکال دیا یعنی ہمارے ساتھ رہو و کتاب تک کہا جی کہ جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ
وسلم نے سب سے زائد دعوتیں اٹھا کر طرح طرح سے مشرکین زمانہ کو ٹولا یا سمجھا یا اور اپنی امت
کو بھی یوں شایطت صحابہ نے فرمایا۔

لا تشرك بالله وان قتلت الوحوش
اور اگر گاہ باری تعالیٰ میں دعا کی۔

الموت لا یجوز فی قوی و شایع
میں ہے اللہ نہ توحید اور شرک کے شے میں مصائب جمیل
کریاں و مال سے سب پر رہے۔ اور مخالفین کے طعن و تشنیع کی مغلطائے پرواہ نہ کی اور اپنے اپنے اعمال

شہید کیا گیا ہے۔ بلکہ چند ہجری احمدی حضرت اس نے جو تک ہے کہ جس کی کوئی تفریق
 یا تخیل نہیں کی جا سکتی اور اشد علم "وہ خوارزمیہ دارالہدیہ" ۱۲۹۵ھ
 مولانا شیعہ الحسن دیوبند سے لکھتے ہیں۔

مولانا حسین احمد صاحب کا یہ اعلان اور یہ ارشاد بے شرعیہ صحیح اظہار حقیقت اور صریح ہدایت
 و نصیحت ہے۔ لیکن واقعہ ہادیوں کے عقائد وہی ہیں جو حضرات صحابہ و تابعین و ائمہ چہرہ
 امام اعظم محبوب بہائی، مجدد ملت ثانی، اور مجدد ملت صالحین رضی اللہ عنہم انجمن کے نزدیک
 سب و سنت تھے۔ بلکہ یہ ہے کہ مولانا عقائد کے متعلق ہماری ہی ہیں جیسا کہ اسی ہفتہ
 ملت میں انہوں نے کہا کہ ہمارے عقائد ہی ہیں جو مدرسہ عالیہ دینیہ کی دینی کتب میں
 میں درج فرمائے جاتے ہیں اور دیندار ۱۲۹۵ھ

پس ان شہادات سے واضح طور پر روشن ہو گیا کہ موجودہ سلطان علی علیہ السلام کے علم و کرامت
 ان کے نزدیک وہی عقیدہ ہے جو تمام اہل توحید و سنت کا ہے نہ پیر مولوی نعیم الدین کے خیال میں کیا
 ہے سب اہل علم و تحقیق اہل سنت سے خارج ہوں گے بمعاذ اللہ منہ پیر حضرت شہید مرحوم کو جو
 کچھ کہیں ان کے نزدیک کم ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں ان کا یہ عقیدہ توحید و تہجد و تہجد میں پیشتر علی
 فارغ تھا۔ پیر مولوی نعیم الدین اپنے رسالہ مسودہ اعظم بنا جلد میں حضرت شیخ الاسلام
 امام ابن تیمیہ داماد ابن تیمیہ پر محدود ہے دینی وغیرہ عقائد و عقائد کا استعمال کرتے ہیں حالانکہ علامہ شامی
 ان کی تفسیر کی بنا پر شامی کی تفسیر اپنے رسالہ فیضان رحمت میں اور فرقہ اندازہ و شامی لکھتے ہیں کہ
 "شامی جو اہل سنت و جماعت کی بہت معتبر کتاب ہے اور علامہ منہ وغیرہ کا اس کی تفسیر
 پر عمل ہے۔ مولانا دیندار کا سب سے نفیس ترجمہ ہے فقہ کی کمال معتبر کتاب علامہ
 ابن عابدین شامی کی تصنیف ہے۔"

پس مولوی نعیم الدین اگر دیندار کو انصاف کی بینک لگا کر دیکھیں تو دعویٰ توحید کی روشنی معلوم
 ہو۔ ورنہ

گرد بند برادر شہید چشم چشم آفتاب را چہ گستا
 ہذا ناظرین کرام کی خدمت میں اس کے چند حوالہ حسب ذیل ہیں جن سے مولوی نعیم الدین کی غلط
 بیانی واضح ہے۔ رد المحتار جلد اول صفحہ ۱۲۹ میں مرقوم ہے۔

ابن الحنفیہ یغفر اللہ تعالیٰ وصفاتہ
 یعنی مولانا ہمدانی صاحب کے مرقوم ہیں کہ

عز وجل مکر وہ کہ صاحب برائت
 فی شرح صحیح مسلم علی الظاہرین
 کلام مرثا غنا انہ کفر ہے
 اور علامہ رد المحتار میں مرقوم ہے۔

اصل عبادۃ الہ تعالیٰ غنا قبول
 اصحابین مسلحہ
 یعنی دہر توں کے پورے جانے کے صالحین کی تائید
 کو سجدہ بنا لینا ہے

نیز رد المحتار جلد اول صفحہ ۱۲۹ میں مرقوم ہے قال: حافظ ابن تیمیہ اور جلد ۱۲۹ میں امام ابن
 تیمیہ رحمہ اللہ کی نسبت مرقوم ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ۔ شیخ الاسلام توفیق الدین صاحب تہذیب
 المحتجب میں خود مولوی نعیم الدین کے مسلمات سے مسلمانوں کے اضافی کفر اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا شیخ
 ان تمام ہوتا ثابت ہو کر شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی دعوہ نا شہید ہوں مرقوم ہیں پر انکارات یہ ہوا
 لگانے کا سرود ہوتا ثابت ہو گیا۔ اگر ایسی صورت میں اہل نجد نے اپنے عقائد صحیحہ توحید کی بنا پر عقائد ناقصہ
 مخالف توحید و شرک سے تعبیر کیا تو کون سا ظلم کیا۔ چنانچہ سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے سوال کیا گیا۔
 ذیل للشیخ الجیلانی حل علی من لدہ
 آیا امام الدین علیہ السلام کے عقائد کے عقائد
 دینی علی غیر اعتقاد احمد بن حنبل
 عقائد ملحدان کا کفر ہے۔ عقائد احمد بن حنبل
 عقائد ملحدان کا کفر ہے۔ عقائد احمد بن حنبل

تو جو کیا ہے یہی عقائد نہ جانتا بلکہ اہل سنت ہیں۔ ان کی مخالفت کرے گا۔ وہ کس طرح ولی
 ہو سکتا ہے جس طرح توحید و سنت میں ان کی مخالفت کرے کہ کیونکہ مکر وہ ہو گا۔ یہی علامہ شامی نے
 فرمایا کہ مسلمات کی ہدایت، صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لینا ہے۔ تو جو قبر کے ساتھ افعال شرک
 کرے گا اس پر عذاب کا ٹیکہ ہو گا اور یہی تقویٰ الایمان کا نشانہ ہے۔ چنانچہ اس نشانہ کی تفصیل
 حسب تعویض قرآن و احادیث اور اس پر کابرا نجدی کی تائیدات خصوصاً علامہ شامی کے اقوال سے
 بظہر اہل انصاف کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔

قولہ مستحکم صاحب تقویٰ الایمان نے باب توحید و شرک کے شروع کر کے
 تقلید کا مبحث اسے قبل رد اصول لکھے ہیں۔ اگر وہ اصول نہ بناتے تو انہیں مسلمانوں کو ہدایت

سے منحرف کرنے میں بہت زیادہ دشواریاں پیش آتیں۔ اصول جیسے وہاں کے لئے ضروری ہیں۔ اسی
 لئے جس کا کچھ بعض مسلمات کے بابت کتاب میں آئے گا، اشارہ دیا جا

تقدیر جنگ اس سے زیادہ مسلمانوں کے لئے خطرناک ہیں ان سے گزریوں کی بے انتہا شائیں پیدا ہوتی ہیں و اسلاف کرام اور بزرگوں کا اتباع نہ کرنا۔ علماء دین اور ائمہ مجتہدین کی برہانہ نہ کرنا چاہیے۔ برقع قرآن و حدیث سمجھتا ہے اس کے لئے بڑا ظلم نہکار نہیں۔ الفاظ و اصولوں کے تقویۃ الایمان حاصل ہیں۔

اس زمانہ میں دین کی بات میں لوگ کتنی راہیں چلتے ہیں۔ کتنے پہلوں کی رسموں کو پکڑتے ہیں۔ کتنے قصے بزرگوں کے دیکھتے ہیں۔ اور کتنے مولویوں کی باتوں کو جو انہوں نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالی ہیں۔ سمجھ کر لے لیتے ہیں اور کتنے اپنی عقل کو دلیل دیتے ہیں آہی یہ وہابیہ کا پہلا اصول ہے۔ جس میں متقدمین کے طریق بزرگوں کے حالات علماء کے ارشادات اور عقل کے فیصلے سب سے روکا جاتا ہے۔ پہلوں بزرگوں عامل میں ائمہ علماء صلحاء اولیاء و اولیاء طوط طلب تہج تابعین تابعین صحابہ خلفاء را بشدرین جنی اللہ تم سب ہی اگئے ظالم نے دین کا سارا نظام درہم برہم کر ڈالا۔ اسی اصول کی بدولت غیر تقلید پیدا ہوئے۔ مولوی محمود جس صاحب دیوبندی کے قصیدہ کے دو شعر پڑھتے ہیں انہوں نے مولوی رشید احمد صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب کی تعریف میں لکھا ہے۔ اور خود کہتے ہیں کہ تقویۃ الایمان کے حکم سے مولوی محمود جن صاحب کا کفر خارج از اسلام مگر قرآن پر مبنی ہے۔ مگر قرآن و حدیث کے سمجھنے کے لئے عالم کو ضروری سمجھا لکھتے ہیں۔

پیش ہوں سابق وقائد جو رشید قاسم

کون سمجھائے میں مطلب اللہ و رسول

مولوی انیسل صاحب کا فتویٰ مگر میں ہی کلام کیا اور مولوی محمود جن صاحب دیوبندی ان کی جھری سے زور ہو گئے۔ اس کتاب میں کسی تعبیر کا حدیث کی شرح کا فقہ اصول عقائد وغیرہ کسی کتاب کا کہیں حوالہ نہیں مگر ان کا راز تو یہی ہے کہ علماء سے قطع تعلیق کرانے، انحصار بلفظ۔

اقول و بادشہ التوفیق۔ فی الواقع ان دنوں اصولوں کی اصل بنا کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ہاں سب فرعون اس کے ماتحت ہیں۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترکت ذی کھڑوین لن تضلوا ما

تسکتہ بھماکت لب اللہ

وسنتہ نبیہ درودا مالک فی

المسئلہ (۱۳)

۱۲
فیصلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
اس میں مولوی نعیم الدین نے حواص کو غلطی میں ڈالتے کی ناکام کوشش کی حالانکہ خود تقویۃ الایمان میں اس کی ملحق صاف عبارت یوں مرقوم ہے۔

وہاں سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ اللہ و رسول کے کلام کو اصل رکھیں۔ اور اس کی سند پکڑیں۔ اور اپنی

عقل کو کہہ دھیں اور جبکہ اور فقہ بزرگوں کا کلام مولویوں کا اس کے برائے ہو سکتا ہے۔ اور جو

موافق نہ ہو اس کی سند پکڑیں۔ اور جو دسم اس کے موافق نہ ہو اس کو چھوڑ دیجیئے۔

پس صریح کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کسی کے قول و فعل پر چلنے کو تقلید کہتے ہیں جس کی تمام بزرگوں اور علماء نے دین ائمہ مجتہدین نے ممانعت فرمائی ہے۔ و نہ در صورت موافقت کے تو خود کلام تقویۃ الایمان اس کی قبولیت کے لئے شاہد ہے۔ اور اسی تقلید کی منوعیت سے تمام کتب تفسیر و شرح احادیث فقہ و اصول عقائد تصوف لبر بڑ ہیں جس کی کتاب و دستی مذمت اور بہائی تقلید سے مخالفت نہیں۔ تقویۃ الایمان پر کیا موقوف ہے۔ اگرچہ تقویۃ الایمان میں ان کتب کا حوالہ نہ ہو۔ یعنی جہالت یا غنا و اور غریب و ہی پر مبنی ہے۔

اقوال شاہ عبدالعزیز صاحب در تقلید
چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تعبیر
فتح العزیز اس کو خود مولوی نعیم الدین مستند
کہاتے ہیں۔ جلد ۱۵۴ مشہور مطبعہ علمیہ علیہ السلام میں فرماتے ہیں۔

چنانچہ عبادت غیر خدا مطلقاً شرک و کفر

است اطاعت غیر او تمنا فی غیرہ لا استقلال

کفر است و معنی اطاعت غیرہ بالاعتماد

آست کما در مبلغ احکام مذکور است

وہاں کی عبارت کا انا اپنے ذمہ لازم سمجھا

جائے یعنی اس کی تقلید ضروری یا نہی طے اور

بلکہ وہ کتاب اللہ کی مخالفت کے ہیں اس کی

تقلید نہ چھوڑی جاتی ہے۔ یہی خدا کے ساتھ اس کو

شریک کرنا ہے جو بیت فلا یصلوا فیہا من احدا

فی داخل چھوڑیں کی مذمت است و لا یصلوا

و لا یصلوا فیہا من احدا

مخبر میں آں فرمودہ اند۔

میں فرمائی گئی ہے۔

اور صفحہ ۱۱ میں فرماتے ہیں۔

ویرجائی فرض است کہ یہ تقلید وطن است
گندہ بکہ تحصیل یقین را قصد نماید۔

یعنی ماحی ان پڑھ کہ وہ فرض ہے کہ اگر تقلید وطن
پر عادت دیکھے بلکہ یقین کے حاصل کرنے کا قصد کرے۔

اور صفحہ ۱۱ میں فرماتے ہیں۔

حاصلش اگر باعث تصدیق کلام ہو
از غیر در عالم یکے از سر چیزے باشد

یعنی حاصل ہے کہ غیر کے کلام کو سننے والا
سے تصدیق کرتا ہے اور سننے والا اس کلام کا

اولیٰ آنکہ سامع آن کلام مقلد مشرب
است آنچہ بزرگان او گفته و رفتہ اند

مقلد مشرب ہے کہ جو کہ اس کے بزرگان کے
جی شدت سے اس کے ساتھ افتاد و رفتہ ہے

آن را بہ شدت معتقدے باشد اگر
کے موافق گفته بزرگان او نے گویدنی انکو

اگر کوئی شخص موافق کلام اس کے بزرگان کے
کے نورانیین کرے اور کوئی مخالفت ان کے

بادرکیند آنچہ نما لاش سے باشد ہر چند
دلیل عقلی برآں قائم باشد در ذہن او

ہر چند دلیل عقلی میں اس پر قائم ہو اس
کے ذہن میں نہیں جیتی ہے یا مستعدا اس

نے نشیند۔ دوم آنکہ سامع آن کلام
محقق و طالب دلیل است پس اگر

کلام کا محقق و طالب دلیل ہے۔ پس اگر
دلیل قوی اس کے اوپر پادے کا قبول کریگا

دلیل قوی برآں خواہد یافت قبول
خواہد کرد والا انکار خواہد نمود موسم آنکہ

ورنہ انکار کرے گا۔ ثانیاً سننے والا اس
کلام کا دہی اور خیالات میں مدبرش ہے

سامع آن کلام مغلوب الوهم و الخیال
است خیل حبیبان و زنان پس نزد او

جیسے کہ وہ خود تہی ہیں اس کے
نزدیک جو چیز بھی معلوم ہو کسی مطلب کے

ہر چیز کا خوش کہ دلالت بر حصول مطلب
یٰ نفع بلا کے میکند ہے قائل ہر دلیل

حاصل ہونے یا دوسرے جہاں بلا قائل کرنے
دلیل میں دس کو مان لیتا قبول کر لیتا

واجب اتصاف حق میگرد و دہر چیز
تا خوش کہ از امر خوف سے ترسانند

ہے اور جو چیز اس کو تا خوش ہو کہ
دعوت امر خوف ناک پر کہے اس کو

آن را با دہر نلارد۔

باور نہ کرے گا۔

اور صفحہ ۱۱ میں فرماتے ہیں۔

ان میں آیت معلوم شد کہ بعد از وضو

دلائل و سطوح برآین تقلید باطل

است۔

اور صفحہ ۱۱ میں فرماتے ہیں۔

اطاعت امام مشروط و مقید است
بہمان چیز آنکہ محصیت بودن آنہا

یعنی اطاعت امام کی مشروط اور مقید ہے ساتھ
ان چیزوں کے کہ محصیت ہوں ان کا شرع

از شرع معلوم نہ باشد و الاطاعت
امام فرض ہے مائد و رجوع با حکام

سے معلوم نہ ہو۔ ورنہ اطاعت امام کی فرض
نہ ہوگی۔ اور رجوع ساتھ احکام قرآن اور

قرآن و اولیٰ الامر لہیٰ معیرہ باید نمود
بدلیل یا آنکہ اللہ یحب المتطوعین

امام اور اولیٰ الامر ہیں معیرہ علیٰ اللہ علیہ وسلم کے
چاہیے بدلیل آیت است یا ایہا الذین امنوا

اللہ واپس تعالٰیٰ واولیٰ
الامر منکم وکلّ قسّار عظم فی شیعہ

کہ اللہ کی اور اطاعت کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کی جو تم میں

تو خود کہ فی اللہ واولیٰ الامر منکم
مستحق تقدیر متعون یا اللہ و

اختیار داسے میں چہر آئندہ کہ تم کسی امر
میں تم کو کہہ دو اللہ کی طرف اور رسول کی

انتخوہر الا شیوہ۔

ظن کر لیں کہ کھنڈہ پر اور کثرت کے
دلان پڑے۔

اور صفحہ ۱۱ میں فرماتے ہیں۔

تقلید آنست کہ بے دلیل اتباع کے
نماید و لا دہی انبیاء و دلائل صدق

یعنی بے دلیل کتاب و سنت کسی پیروی کرنے
کو تقلید کہتے ہیں۔ ورنہ انبیاء علیہم السلام کا

ایشان از معجزات و خوارق و سداد
و ادوار و اخلاق و اجتناب از خطا

اتباع کہ بدلائل تصدیق معجزات و غیرہ
اوصاف کمال کے ان کا خطا و کذب سے

و کذب الظہر من الشمس سے باشد اتباع
فرض است و از باب تقلید

برابر ہوتا آندہ آداب کے دشمن ہے اتباع
فرض ہے۔ اس کو تقلید نہیں

نیست۔

کہتے۔

اور صفحہ ۱۱ میں فرماتے ہیں۔

یا وجود یا قتی نصوص کب بطلان
آن تقلید ایشان رائے گذارید۔
در مصلحت میں فرماتے ہیں۔

و طرہ است کہ اندک مردم قسم در دام
شیطان گرفتار شد بر التزام رسوم آبا
و بعد از خود در حرم چیز بائے حلال اصرار دارند
کہ از شر خدا زیاد تر میدانند کہ
کہ و قد قاتل قاتلکم و قاتلکم قاتلکم
اللہ قالوا بک تسمیہ ما لقیتم عکسہ
انما کانما یخافونہم منہم و رزقہم
از جلال و کاستہ در اجوت و غیر ہم
از دواج و رسم خود برنے گردند بعضی از
جہال مسلمین نیز بآمرتوس از ایشان در
ترک نکاح بیوہ و دیگر رسوم باطلہ
جہنم قسم اٹھا بیان سے نمایند

در مصلحت میں فرماتے ہیں

یا ایہ الناس خطب علیکم کتاب
و کان فیہ آیت اشارہ است باطلان
تقلید بد و طریق اولیٰ اگر از تقلید باید
پرسید کہ ہر کرا تقلید کنی خود تو حقیت
پس اگر حق بودی و اللہ شہیدی بر تو
مطلوب بودی و اگر از تقلید کنی مگر حق
بودی و اللہ شہیدی بر تو کہ حق شہیدی بر تو
چرا کہ از تقلید گمراہی کنی و اللہ شہیدی
تسلیم از تو خواہد و اگر بطلان سے شناسی

یعنی وجود یا قتی نصوص کب بطلان
تقلید ان کی نہیں چھوڑتے۔

یعنی تجسس ہے کہ آدمی دامن شیطان میں اس قدر
گرفتار ہو کہ بسبب رسوم آبا و اجداد کے حلال چیز
کو حرام جانتے ہیں اس قدر اصرار کرتے ہیں۔ کہ
شریعت خدا سے زیادہ جانتے ہیں اور جس وقت
کہہ دیا کہ کپڑے پہن کر اس چیز کی جواز شد سے
عادل فرمایا ہے اور دوسرے شیطان اور طریقہ
دادا کہ چھوڑ کر چھوڑیں ہم پر ہی حکم خدا کی خبر کرنے
میں ہے کہ ہم میں اس قدر یقین کیا کہ حقیت حکم
اللہ کی کو دیکھتے ہیں کہ ہم کو کس طرح چھوڑ کر چھوڑیں
حکم اللہ کی ہے کہ ہم کو کس طرح چھوڑیں ہم پر ہی
باید دادا کہ پابھی ہے کہ چھوڑیں ہمیں خدا کے حکم
چھوڑیں خدا جلال کا کہ نہ جہت و غیرہ راہ رسم

یا ایہ الناس خطب علیکم کتاب
لا ذکر۔ اس آیت میں دو طریق سے داخل ہوئے
تقلید کا اشارہ ہے۔ تو اگر یہ کہ عقل سے
دیانہت کرنا یا یہ کہ ہم کی تقلید کرنا ہے حدیث
و یک حق ہے یا نہیں مگر تو اس کے حق پر ہے
کہ جس جہان تو وجود احترام داخل ہوئے سے تقلید
کیوں کرتے ہے اور اگر اس کو حق چاہے تو کس
دلیل سے کہہ دے کہ تقلید تو اسی طرح کی
تقلید ہی کام پر خدا تسلیں لایم کہ کھوڑ کر

صرف حق حرف نے کئی دھار تقلید پر
خود سے داری طریق دوم اگر کہے تاکہ
تقلید سے کئی سالوں میں مسئلہ اور ہم تقلید
دائستہ است پس توں و از بار شدید
اور اچھے ترجیح ماند کہ تقلید او کی و اگر بدیل
دائستہ است پس تقلید حقے قرآنے شود
کہ تو ہم آں مسئلہ ایمان دلیل بدانی والا
حق و باطلی نہ معلوم و چون تو ہم آں مسئلہ
را بدیل دائستہ تقلید ضائع شد۔
حق سنا ہے تو عقل جن کی سوتلہ کی کہ نہیں
موت کا تصور تقلید اپنے اور پر کر لیا تاکہ ہے
نمایا ہے کہ ہم کی تقلید تو کرتے ہیں سالوں میں
اس نے ہی تقلید سے جانا ہے تو کو کو عقل
ہو سنا ہے کو حق ہے اور ہر کہ ترجیح ہے کہ کوس کی
تقلید کرنا ہے۔ اور اگر اس نے بدیل جانا ہے
تو تقلید اس وقت ہم پر کی تو ہی دلیل سے اس
مسئلہ کو ان کے ساتھ کہ کاف ہو گا و مسئلہ وجہ
مجھے ہی دلیل سے معلوم ہو تو تقلید ضائع ہو گئی ہے

اسی طرح شاہ عبدالعزیز۔ چہ وجوہ فتاویٰ عزیزی کہ مستند مولوی نعیم الدین ا جلد اول صفحہ ۱۱۱ میں فرماتے ہیں۔

دلی الحقیقت اگر عقل ان مذہب
نقص کنند یا بند کراں ملانے تقلید
ایشان را بعد سے کشیدہ کہ قول ہر کے لازم
اجل تھا اور مقابل حدیث سے اگر کہ ترجیح
سے وہند و ان از ان قبیل است کہ علماء
را پیغمبری رسانیدہ شود بلکہ خدا کی پیغمبر
و حق ترندی آمدہ است کعدی ابن
حاتم از جناب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم در
تغیر آیت و حدیث و احادیث و احادیث
و حدیث و احادیث و احادیث و احادیث
عرض کرد یا رسول اللہ یا ایشان را
بخندائے سے پرستیدند و خدا سے
دائستہ فرمودند کہ گفت ایشان حلال
و حرام میدانستند گفت اگر سے فرمودند

یعنی تقلید کی لئے عقل کو بطرح پاک
دیا ہے کہ ایک طبقہ کے قول کو اور دوسرا لغت
حدیث کے مقابل میں ترجیح دیتے اور دیگر کے علماء
تھا کہ پیغمبری کا وہ جبکہ خدا کے دیکھنے پہنچاتے
ہی کہ کہ حدیث صحیح ترندی میں دایستہ ہے۔ کہ
حدیث ہی حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے تغیر آیت و حدیث و احادیث و احادیث
انہ کے ہاں سے عرض کیا کہ کیا رسول اللہ
علماء کو خدا کی طرح بدلتے تھے یا نہ بدلتے
جاتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ان
لوگوں کے کہنے سے حلال و حرام جاتے
تھے۔ تو حدیث ہی حاتم نے عرض کیا
کہ ہاں اسی طرح کرتے تھے۔ تو آپ
فرمایا اسی مطلب رب شہیدانے کا ہے

ہمیں است و اب گرتن و ظاہر است
 کہ منصب شریعت تکلیف و نصب شرعی است
 مخصوص بہذا است و جبہ نص تالیف کے
 دار ای منصب دادن شرک محض است
 لغو و باطل و نہا
 کہ اس سے

پس مولوی نعیم الدین کا اپنی اصول شریعت سے نادانی یا بر بنا تعصب و متاد کے تصور الایمان
 کے ہے اصول قرآن و حدیث کو گمراہی کی شاخ اور غیر تقلیدی کی اجدار قرار دینا اور ائمہ مجتہدین
 علی و صلحا و بزرگوں کے اتباع نہ کرنے اور ان سے بے پرواہ ہونے کا نتیجہ نکالتا سر اسلم نہیں
 ہے۔ تو کیسے۔ حالانکہ خود تقویۃ الایمان کے مسئلہ میں مرقوم ہو چکا۔

تو نہ اندر دل کے کام کو من مان کہ اس کی سند پر کسے عقل کو مل دے اور قصہ ہر گون کا
 اس کے موافق بہر قول کرے دے اس کی سند پر کسے عقل کو مل دے اور قصہ ہر گون کا

پہنچا جس اصول تقویۃ الایمان کی تائید میں صرف ایک ہی تفسیر فتح العزیز مسند مولوی نعیم الدین
 سے سب تصریح اقوال قرآن و حدیث کے محقق ہو کر تقلید کی کاتھہ جو کٹ گئی اور اس کا بے اصل ہونا
 پر غلاف قرآن و حدیث کے ثابت ہو چکا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی کے ارشادات و تقلید
 علی ہذا اشار میں احادیث چنانچہ حافظ

ابواری بن کو مولوی نعیم الدین اپنی انکلتہ الدلیلا میں شیخ الشارح تاجی افشاۃ اوجہ الحقائق
 والرواۃ لکھتے ہیں: "پہنچے تفسیر ابوری شرح صحیح بخاری انصاری دینی پارہ ۶ ص ۶۷ میں تقلید کو کانت بشرح
 اشار کیا ہے اور پارہ ۲ ص ۶۷ میں فرماتے ہیں۔

وفی غلہ رد علو مقلد
 اس حدیث میں سلسلہ کا ہے۔

اور پارہ ۲ ص ۶۷ میں اس بحث کے دوران کہ عقاید میں تقلید کا حکم کیسے سلسلہ بحث میں
 ایک جگہ فرماتے ہیں۔

لا تقلید فی الاحکام الشرعیۃ
 یعنی حکم شریعت میں کسی کی تقلید نہیں ہوتی۔

لیزای سلسلہ میں یہ تقریر فرمائی ہے۔

الملاہ بالتقلید اخذ قول الفقہ
 یعنی مولوی نے تقلید سے اعتبار کیا ہے غیر عقل

بغیر حجتہ بشیوت استیوۃ حقی
 اصل لہر القطع جہاں ہر اسعدہ
 من البی علی اللہ علیہ وسلم کان
 مقلوفا عندہ بصدقہ فاقا
 اعتقدہ لہو لکن معتد لکاتہ لہر
 یاخذ بقولہ غورہ بغیر حجتہ
 و ہذا مستند اسات قاجاتہ
 فی الاخذ بما ثبت عندہم من
 آیات القرآن و احادیث الرسول
 صلی اللہ علیہ وسلم و بما تعلق
 بہذا الباب ان اللہ موعود من
 التقلید اخذ قول الفقہ بغیر
 حجتہ و ہذا لیس من حکم رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان
 اللہ واجب اتباعہ فی کل
 ما یقول و لیس العمل فیما امر بہ
 او محی عنہ داخل تحت التقلید
 المذمومہ و اقتدارا من خودہ من
 اتبعہ فی قول قالہ و اعتقدہ انہ یولیہ
 یقلہ لہ یعمل عوہ و یقول المقلد
 غلاف مالو اعتقدہ ذلک فی خلوہ

اور کس میں فرماتے ہیں۔

فوجب تصدیقہ فی کل شئی
 ثبت عندہ بطریق انہم ولا یكون

ذلک تقلید ابل ہوا اتباع

کا پیروی کے لئے اس میں قولہ و لیس جہاں ہر اسعدہ
 قائم ہوئے حکم نبوت کے ہر ایک کے حامل ہو
 فقہی میں کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے قول کا صدق پر دلالت کرتے ہیں اس کے
 نزدیک پس اس کے مقتدا کرنے سے عقیدہ ہے گا
 کیونکہ اس نے نہیں اختیار کیا کہ کسی چیز کا بغیر
 دلیل کے اس کے طریقہ نہ سلف سے مستند ہے
 اختیار کرتے ہیں ان کے نزدیک آیات قرآن و
 احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس
 باب کے حجتوں کی تقلید نہت کے قابل اختیار کرنا
 قولہ کی جہاں کہ پیروی کے ہے اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تقلید کی جہاں سے نہیں
 ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے واجب فرمایا ہے
 آپ کے اتباع کو جو کہ آپ خدا میں اللہ میں
 ہے کوئی امر آپ کا اور میں نے آپ کا تقلید
 مذموم میں ہوا تھا اور کسی سوائے آپ کے میں
 کسی کا اتباع کی جائے اس کے کہنے میں اور عقدا
 یہ ہو کہ جب تک یہ نہ کہے گا قابل مانے کے نہ
 ہوگا پس یہ تقلید قابل مذمت کے ہے بلکہ ان
 اس عقدا کے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کا
 حکم نہ تو تسلیم ہے۔

یعنی اس واجب ہے تصدیق ہر شے کو کہ

ثبت عندہ بطریق انہم ولا یكون

ذلک تقلید ابل ہوا اتباع

دلیل اعلیٰ

ہے۔ ماہر علم

اقوال امام غزالی در رد تقلید میں امام غزالی رحمہ اللہ نے جو اصولی تعلیم الدین ص ۳۲ میں

کے نقصانات جلتے ہیں چنانچہ میں فرماتے ہیں۔

کے کزیرک بود باطن ادا آفتاب
تقصیب و تقلید پاک بود این راہ باز
یاد دہ کا ر اثرت در دل او ثابت
و حکم شود

اور ص ۳۳ میں فرماتے ہیں۔

وہ عالم کہ کار با تقلید و صورت
فرار گزشت باشد ناقص بود و یوں نزدیک
باشد

خبر مودات رومی و سعدی
ہاتے ہیں اکثر مواقع شنیوی میں رد تقلید رقم فرماتے ہیں چنانچہ

و خبر دوم مسئلہ میں لکھا ہے۔

زاکہ تقلید آفت ہر شکوی است
کاہ بود تقلید اگر کوہ قوی است
نور گر باشد مقلد در حدیث
جز طبع بنود مراد آں حدیث
منبع گفتار این سوز کے بود
و آں کہنہ آموئے بود
بشنو این قصہ پئے تہدید
تا بدانی آفت تقلید را

یضا ص ۱۱ میں مرقوم ہے

مرمر تقلید شان برباد داد

کہ دو حدیث پر آں تقلید
خاصہ تقلید چیں بے حاصل
کا بود را رنشد از بہر ناں

ایضا ص ۳۳ میں مرقوم ہے

آں مقلد ہست چون طفل میل
گرچہ دارد بحث مارکت دین

ایضا ص ۳۳ میں مرقوم ہے

بلکہ تقلید است آں ایمان او
روئے ایمان را ندیدہ جان او
بسی خطر باشد مقلد را حکیم

از نام و ہزن شیطان دہیم
عدد حیل آورد مقلد در بیان
از حیا کی گوید آوا نیز حیاں
آں مقلد حد دلیل و حد بیان

بر زبان آورد نداد طرح حیاں

ایضا ص ۳۳ میں مرقوم ہے

خود در وقت بود بہر مقلد
چون مقلد بد فریب او خورد

ایضا ص ۳۳ میں مرقوم ہے

ماگر چہ تقلید است استوں میں
ہست و سوا ہر مقلد را حیل

اور حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ میں اور وفات ۷۹۳ھ میں آپ نے مشہور
حدیث علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ سے حدیث نظامیہ بغداد میں علم حاصل کیا اور شیخ شہاب الدین
سہروردی رحمتہ اللہ علیہ میں رہے آپ اپنی مشہور مقبول کتاب یوسان ص ۱۱ میں فرماتے ہیں
عبادت تقلید گمراہی است

خاک و ہر دی را کہ آگاہی است

تصویحات علامہ کشامی اعلیٰ ہذا کتب قد حقیقہ کی مسطورہ المختار میں کی توصیف و مدح مولوی

در تحت ایسی تقلید ہر دی
خاص کر ایسے نادانوں کی تقلید نہیں ہے
روانی کے لئے کہ وہ بھی گھوڑی

مقلد کی حالت۔ بیمار کی سی ہے۔ اگرچہ
محبت اور ہمارے دلیلیں دیکھا

تقلید میں کامیاب ہے کی تو یہ ہے اس
کی جان کے بھی ایمان کا مہر نہیں دیکھا
مقلد کے لئے جسے اسے خطر ہے
راہ سے راہ، مارنے والے شیطان مراد ہے

اگرچہ مقلد سو سو دلیلیں پیش کرے۔
قیامی باقی کہہ کر ان کو حیاں مانا ہے کہ
سو سو دلیلیں اور سو سو بیان ظاہر کرتا ہے مگر
کی ہے کہ اس میں حیاں نہیں ہوگی

گھسے نے درج و منزلت پر مقلد کو مقلد کر
مقلد کا مقلد کہہ کر مقلد کو مقلد کرنا

اگرچہ تقلید و مقلد کے لئے لکھی ہوئی ہے
مگر حیاں کے لئے مقلد کو رسائی دیکھا

راہ ہر ہے جس کی آگاہی ہے

نیم الدین فیضانِ رحمت ص ۲۵ اور فرائد النور ص ۱۸ میں لکھ چکے ہیں جو قریب ہی گند چکا ہے اس کی جلد اول ص ۲۵ میں تقلید شخصی کی مذمت مرقوم ہے۔

لو ان الترمذیون سباً معیناً کا بخیر
والشافعی فقیل یلزم وجیل
لا وہو الا صحاح واداکا صح
استہ یستخیر فقیل ای
شا۔

یضا ص ۱۸ میں مرقوم ہے۔

طحاوی ص ۱۸ میں مرقوم ہے۔
ان یسلی یوما آخر علی غیرہ فلا
ینعم منہ انہ لیس علی کانتا الزلزل
منہ مبعین۔

یضا ص ۲۸ میں مرقوم ہے۔

لان ما صح فیہ الخیر ولا معارض
فقر منہ لب الخیر وان لو یمن
علیہ لما قد مناه فی الخطیہ من
الحافظ ابن عبد البر والعارف
الشعرانی عن کل من الاثمة
اکار دعة ان قال اذا حکم الحدیث
فہو منہ ہی۔

یضا ص ۳۳ میں مرقوم ہے۔

فالعمل ما علیہ جمہور العلماء لا
جمہور العوام فاخیر فضلت من
طلحة التعلید وحوثہ کا وہا ترقی
بصیام الخفی فی حدائق المقامات من

مفہم الملک العزیز ص ۲۸
در مدار سلطی امایہ شرح ج ۲ ص ۱۸ میں فرماتے ہیں۔

ان کان الضلال مامراً بالتقلید
امہ فلا جرم ان الجاہل
یوقہ۔

یضا ص ۲۸ میں مرقوم ہے۔

ان اخذنا با قول امامت اللیس
تقلیدنا شرعیاً لکونہ عن حدیث
شرعی انما هو تقلید امر فی العدم
معروفتنا بالدلیل التفصیلی اما
التقلید والتحقیق فلا یساع لہ فی
الشرح وهو المراد فی کل ما ورد
فی ذمہ التقلید۔

یضا ص ۳۸ میں لکھتے ہیں۔

قال المدقق البہاری فی مسلو
اللبوت التعلید العمل بقول
القیوم فی وجہ کاخذ العالی
الخیر من مثله فالجوع لی البی
صلی علیہ وسلم والی الامام علی
منہ وکن العالی علی المقوق والقاضی
الی العادل کا یجاب النص ذلک

یضا ص ۳۸ میں لکھتے ہیں۔

اذا حکم الحدیث فہو منہ ہی

مفہم الملک العزیز ص ۲۸
در مدار سلطی امایہ شرح ج ۲ ص ۱۸ میں فرماتے ہیں۔

ان کان الضلال مامراً بالتقلید
امہ فلا جرم ان الجاہل
یوقہ۔

یضا ص ۲۸ میں مرقوم ہے۔

یعنی تقلید کرنا ہے امام کے اقوال کا نام تقلید
شرعی نہیں ہے کیونکہ ان کا اتنا دلیل شرعی کے
احد ہے جو اس کے نہیں کردہ تقلید
شرعی ہے جو نہ ماننے والے تفصیلی کے تقلید
حققی ہیں اس کی شرح میں بھی لکھ گند نہیں ہے
اور ہاں تقلید کی خدمت واد ہے اس سے
بھی مراد ہے۔

یضا ص ۳۸ میں لکھتے ہیں۔

تین دوا حق بہاری نے مسلم الثبوت میں تقلید
عمل کے بغیر کے قول پر دلیل کا نام ہے جس طرح
تقلید کرنا ہے کہ وہ جہد کا آپ جیسے
ہیں جو سارا ہی علی الاطلاق و سلم کی طرف
اجماع کی طرف نہیں ہے۔ تھیں لاسی طرح ہے
کا حق کی نسبت وہ کافی کام نہیں کی طرف
ثابت ہونے لے ان دونوں میں۔

یضا ص ۳۸ میں لکھتے ہیں۔

اذا حکم الحدیث فہو منہ ہی

فقہ شرم الہدیۃ الیہ کا بین الشیخۃ
ثم شرم الاشیاء ثم ردا اعتذارا خاصا
المحدث وکلان علی خلاف المذهب
عمل بالمحدث ویکون خلک منہ ضعیفہ
لیز نوٹوی صاحب بریلوی حاشیہ حیات الموات عقش میں لکھے ہیں

معلومہ تاخیری مرقعات شرح مشکوٰۃ کتاب العنود باب الخطب میں فرماتے ہیں بقول الصحافی
حجتہ بلیب تحلیلہا عندنا ما لم یبقہ شیء من اللہ انتہی اقول وہذا کا
مختص بقول الصحافی خان علی دلیل یہ کہ لدلیل اقویٰ منہ میں قول صحافی
حجت ہے وجوب عقیدہ میں ہمارے نزدیک جب تک کسی ملت کے خلاف دعوہ میں جو حدیث مذکور
کہا ہو اور اسے قول صحافی کے ساتھ فاضل نہیں ہے بلکہ ہر دلیل چھوڑ دی جاوے گی زیادہ قوی ہوگی کہ حدیث
ایسی طرح رد الحاکم صفحہ ۱۰۲ کی شرح فیض المعصی میں مرقوم ہے اینتر مولوی صاحب بریلوی
حیات الحیات مشاغل میں لکھتے ہیں۔

تجروہ خصوصاً مریخو امارت محمودیہ المسلمین علیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حمایت کسی مشکل کی تکلیف ہے مہنت سے کیا، انٹر نل ہو سکے۔
ایضاً مسئلہ میں لکھتے ہیں۔

اب عا دوت صحرى جلیله جزایکے تمام قاهر باہر زار ظاہر نصرت سب شہا کرماتی
 لسان پر گونجی صحابہ و تابعین و ائمہ دین سلف صالحین و خلف کا میں سب کے ارشادات
 جلیلیہ سے آنکھیں بند کر لیں،

ایضاً ص ۳۱ میں کہتے ہیں۔

اب لاکھ پکارا کہ مجھے تعالو الی الرسول (آؤ رسول کی طرف) کوں مستجاب ہے جسے قبول
خوبی ہے کہ سب کو سمجھ کر کہیں کا دامن پکڑاں ان کے کام میں بھی دم مارنے پر جس بات میں میں نے شک کیا
ایضاً ۱۵۲ میں لکھتے ہیں۔

شدت نصیب سے صبح بخاری و صبح مسلم کی احادیث جلیلہ کو شاید دیکھتے ہو وہاں
ایضاً ص ۱۵۱ میں لکھتے ہیں۔

مصلح جلیلہ شہیدہ بخاری و مسلم کے مقابلہ سے شہداء غریبہ و نوائید پھول اجڑائے خالی ذکر کرتے

فرموده آن ملک که هر کس در راه و مروج و محفل و مجلس بیخاک برود و سرری جگر
استلال و لغو و غش و تخلف و تخریب و هوان بین فرق کی گزیند بانی

(بدرگاه)

صحبت و ضعف حدیث میں تحقیقات اس حدیث کی طرف بھی مسئلہ خود سے نہیں آئے ذہنی غلبے سے جو ارق سرائیہ کا گروہ بحث کرے وہاں ہے یا غافل و ذلیل۔
 (۳۰-۳۱)۔ میں قرآن نے جس۔

”بلکہ علی و کرام کو اس میں اختلاف ہے کہ ان کا حق فی کلّیہ منقول بھی ہے! انہیں اشد کو ایک رسول کو سچا جنت دار کو موقوف سوال و جواب و فہم و درک حق جاننے میں اس مکان کو فی عمل نہیں کہ عمل ان فلاح مشائخ و ائمہ افراتے تھے بعض ان کے اقباب پر ان لیا ہے۔“

مطلقاً قیاس دلیل شرعی ہے۔ مگر فرض کے آگے ناقبول۔
 نیز مولوی صاحب بریلوی احکام شریعت حصہ اول مثلاً میں لکھتے ہیں۔
 "حدیث صحاح سرفوعہ نمک کے مقابل بعض فقہ یا عقل و افق یا متشابہ چیز کرتے ہیں انہیں اتنی
 عقل نہیں یا قصبے عقل بنتے ہیں کہ صحیح کے سامنے حدیث حسین کے آگے عقل حکم کے
 حضور متشابہ و واجب التکرار ہے۔"

ان صاحب بیوی کے بقول فقہ ہائے حنفیہ کی تعلیمات و فرائض

مولانا علی اعلیٰ علیہ وسلم کے مقابل مولوی صاحب بریلوی فقہا جعفریہ کی تقلیدی لغزشوں کی طرف متوجہ ہوئے ہیں جن میں سے بعض نمونہ حسب ذیل ہیں۔
حیات الموت ص ۱۸۷ میں لکھتے ہیں۔

”مذہبِ حنفی میں غمزدگی کثرت پیدا ہوئے ہیں۔“
۵ حیاتِ الموات ۱۹۱ میں لکھے ہیں۔

تو خدا ہی اہم! ابن ہمام نے فتح القدیر باب کلام الرقیق میں ایک مسئلہ نمبر ۱۷ سے نقل کیا ہے پھر فرمایا:

شارحین کے بعد میرے بوجہ نبی گئے ہیں۔ چائے چہ پھر فرمایا یہاں متضاد کلام ہے تو اس کے خلاف ہے پھر

اسے بیان کر کے فرمایا: *ما من لعل الوجه* وکبر ما یقلو السہون اب احسن یعنی

اور سہ نقویہ الایمان میں یہ فرمایا کہ :

ہاں سب سے پہلے یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے کلام کو مل گئے اور اس کی سند پڑھے اور اسی
حق کو عقل نہ دیکھے اور جو قصہ پڑھو گا یا کلام مولوی کا اس کے موافق ہو سو قبول کیجئے اور جو
موافق نہ ہو اس کی سند نہ پڑھو اور جو ہم اس کے موافق نہ ہو اس کو چھوڑ دیجئے
خدا را انصاف کرو کہ مولانا شہید مرتضیٰ نے کیا ناحق فرمایا تمام اکابر ائمہ دین یہی فرما چکے
مولوی احمد رضا خان صاحب بھی یہی کہہ چکے

دہا مولانا محمود حسن صاحب مرتضیٰ دہلوی بندہ کی تصنیف
قصیدہ مولانا محمود الحسن کا مطلب میں مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولانا محمد قاسم
صاحب مرتضیٰ کی نسبت ہو گیا ہے تو وہ اسرار شریعت اور حقیقت کے متعلق ہے نہ مخصوص
عقائد و احکام میں چنانچہ وہ خود ان دو شعروں کے ملحق اول اور آخر فرماتے ہیں

جب ہوئی رحمت باری تو جسے سر منزل اہل ایمان کے لئے احمد و قرآن دونوں
رحمت حق کے لئے ہیں یہی دو اصول اور ہدایت کے ہیں یہی ارکان دونوں
کون بتلائے ہیں علم دین کی گھاتیں کون دکھلائے رہے ہیں ایمان دونوں
ساک راہ یقین عارف بڑا دل دونوں
عارف و تازل و محبوب و محب دو اصل قطب ارشاد ہیں اور مرکز عرفان دونوں
مظہر فیض انتم جمیع اخلاق و شیم سعدن لطف و کرم مخزن حسان دونوں
جو کلمات و معارف ہیں خلاف سنت ان کے نزدیک ہیں و حق من لادیشان دونوں
ان کے اصحاب رہیں تکیہ زن مسند دین خصم بدخواہ رہیں خواہ پریشان دونوں
عاقبت ان کے محبوب کی ہو یا رب محمود اور مخالف کو سدا ذلت و خسران دونوں
پس یہ قصیدہ نقویہ الایمان کی روح اور دین پرستوں اور متبعین مخالفان سنت کے حق میں ذلت
و خسران کا باعث ہے جس کے فائد میں مولانا شہید مرتضیٰ نے جو کلام فرمایا اس اسلام
منکر قرآن بنا رہے ہیں معاذ اللہ منہ علی بنیاد ویرا کہہ کے اقوال ہیں چنانچہ دیکھو مولوی صاحب
ریاضی کا مفہور حیات الموات ص ۱۰۷ سے کہ

دہا میں کسی کی تکیہ نہیں ہوتی
پس جیسا ہے اصحاب عرض برکھو میں شریعت کے مقابل میں اقوال و افعال علماء بزرگان فرمایا سند بنا

کروام کو دروغ ہے اس اور مولانا شہید مرتضیٰ کو ظلم اور دین کا سامنا نظام و دین پریم کرنے والا جانتے ہیں
اور دل کو بھی اسی طرح دیکھئے خصوصاً اپنے ربوئی صاحب کو تو یہ زیادہ ظالم اپنے رفیقوں میں پیدا ہوا ہے
ان قبور کے چھوڑنے کا جو کہ کباروں سے روڑی گئی اعلیٰ کا سلسلہ منور و دین پریم ہو گیا جس کا ان کو بہت
حق ہے چنانچہ مولوی نعیم الدین نے ص ۱۰۷ میں خود لکھا ہے کہ

مذہب قویہ الایمان بہت معتبر ہے اور اس کی کثرت اشاعت کی گئی ہے یہ کہوں کی تعداد میں چپ کر
ہندستان کے گوش گوش میں پہنچ چکی

حقیقت میں یہ اس کی قبولیت کی بڑی دلیل ہے۔ دلو کو اللہ عزوجل
توحید و شرک کا معجز شاہ عبدالعزیز وغیرہ علماء کے اقوال کی روشنی میں اس پر ایمان لے کے بعد

عنوان یہ ہے پہلا باب توحید و شرک کے بیان میں۔ اول مننا چاہیے کہ شرک لوگوں میں بہت
پھیل رہا ہے اور اصل توحید نایاب ہے۔ لیکن اکثر لوگ شرک و توحید کے معنی نہیں سمجھتے اور ایمان کا
دعویٰ دیکھتے ہیں۔ حالانکہ شرک میں گرتا رہیں رقعہ الایمان ص ۱۰۷ اسنا چاہیے کہ اکثر لوگ بیروں کو اور
پیغمبروں کو اور اماموں کو اور سیدوں کو اور فرشتوں کو اور پرہیزوں کو مشکل کے تحت پکارتے ہیں اور ان
سے مرادیں مانگتے ہیں اور ان سے منتیں مانتے ہیں اور حاجت برائی کے نشان کی نذریں ملتے ہیں اور
چمکے منے کے لئے اپنے بیٹوں کو ان کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ کوئی اپنے بیٹے کا نام عبداللہ رکھتا ہے
کوئی علی بن علی رکھتا ہے کوئی پیغمبر کوئی سید کوئی سلاطین کوئی غلام غمی الدین کوئی غلام عین الدین یا داران کے
بیٹے کے لئے کوئی کسی کے نام کی پوتی رکھتا ہے کوئی کسی کے نام کی بیوی پہناتا ہے کوئی کسی کے نام
کے کپڑے پہناتا ہے کوئی کسی کے نام کی بیوی ڈالتا ہے کوئی کسی کے نام کے جانور کرتا ہے۔ کوئی شکل کے
پرست دہائی دیتا ہے۔ کوئی اپنی باتوں میں کسی کے نام کی قسم کھاتا ہے۔ غرض کہ جو کچھ بندہ اپنے تئوں سے
کرتے ہیں۔ سو وہ سب جھوٹے مسلمان یا جبار ادا داریا رہے اور اماموں اور سیدوں سے اور فرشتوں
اور پرہیزوں سے کر گزرتے ہیں۔ اور دعویٰ مسلمان کی گئے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ منہ اور یہ دعویٰ
رقعہ الایمان ص ۱۰۷ یعنی اللہ کو بڑا مالک سمجھتے ہیں اور اس سے جھوٹے اور مالک سمجھتے ہیں مولوی
اور دودیشوں کو تو اس بات کا ان کو حکم نہیں ہوا۔ اور اس سے ان پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ رقعہ الایمان
ص ۱۰۷ تو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے۔ سو اس کو جہل اور وہ شرک میں
جبار ہے۔ رقعہ الایمان ص ۱۰۷ ہم خواہ یوں سمجھ کرے یا نہ ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے

سے فرق میں عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہو تا ہے تقویہ ایمان مثلاً پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کا عمل
کی حالت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک
ثابت ہو تا ہے تقویہ ایمان سلام و معایذ من اکثر ہوا اللہ اکابر مشرکوں
ترک اور نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ کو شرک کرتے ہیں یعنی اکثر لوگ دعویٰ ایمان کا کرتے ہیں سب سے شرک
میں گرفتار ہیں پھر اگر کوئی سمجھائے والا ان لوگوں سے کہے کہ تم دعویٰ ایمان کا کرتے ہو اور انحال شرک
کے کرتے ہو یہ دونوں مایوس ملائے دیتے ہو اس کا جواب دیتے ہیں کہ ہر شرک نہیں کرتے بلکہ اپنا عقیدہ
ایمان والا دیکھ کر جناب میں ظاہر کرتے ہیں شرک جب بڑا ہے کہ ہم ان انبیاء و اولیاء کو ہمیں شہیدوں کو
اللہ کے برابر سمجھتے سو یوں تو ہم نہیں سمجھتے بلکہ ہم ان کو اللہ ہی کا بندہ جانتے ہیں اور اسی کا مخلوق اور یہ
قدرت تعالیٰ اسی نے ان کو بخشی ہے اس کی مرضی سے ہم میں تصرف کرتے ہیں اور ان کا پکارنا میں اللہ
ہی کا پکارنا ہے اور ان سے دعا کرتے ہیں اسی سے دعا کرتے ہیں اور وہ لوگ اللہ کے پیارے ہیں۔ جو
چاروں سو کر اور اس کی جناب میں ہمارے سفارشی ہیں اور وکیل۔ ان کے شے سے غذا حاصل ہے۔ اور
ان کے پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور جتنا ہم ان کو ملتے ہیں اتنا اللہ سے ہم نزدیک ہوتے
ہیں اور اسی طرح کی عبادتیں سمجھتے ہیں و تقویہ ایمان ۶۵۔

اس علم و شہادت کی کچھ بنائیت ہے کہ ہر دوں پیروں اماموں شہیدوں اور شہوتوں کو مشکل کے وقت
پکارا ان کے ایصال ثواب کی عظیمی یا حق حاجت روائی کے لئے ان کی روح کو ایصال ثواب کرنا برکت
کے لئے بنی اولاد کے نام ان کے ناموں پر کھانا سب شرک قرار دے دیا اور لاکھوں مسلمانوں کو بیگوشی
کے ساتھ اسلام سے خارج کر دیا پھر افسوس کہ اس دعویٰ پر نہ دلیل ہے نہ برہان نہ حدیث نہ قرآن
نہ نبوت نہ شہادت نہ کوئی حوالہ نہ کسی کتاب کی عبارت نہ شریعت بنی اللہ اور مسلمانوں کو بے وقوف
مشرک کہہ دینا کوئی اس ظلم سے بوجہ شریعت کے معاملہ میں اپنی رائے کو دخل دینا اور جس امر کو چاہنا
شرک کہہ جانا یا کس سے سکھا ہے۔ یہ نئی شریعت بنانا کیا عدالتی کا دعویٰ نہیں ہے اور جو لوگ
قرآن و حدیث کو چھوڑ کر ان بے اصل باتوں کو مانتے ہیں۔ اور تقویہ ایمان کے کلمہ کلمہ و ایمان
لائے ہیں وہ خود اس تقویہ ایمان کے حکم سے شرک ہیں جتنا اور کوئی عند نہیں سنتے سب کو
خرافات بتاتے ہیں اور ان کی اس بات کو بھی نہیں مانتے کہ شرک جب ہوتا کہ ہم ان انبیاء و اولیاء
کو ہر دوں شہیدوں کو اللہ کے برابر سمجھتے تو یوں تو ہم نہیں سمجھتے بلکہ ہم ان کو اللہ ہی کا بندہ جانتے
ہیں اور اسی کو مملکت یعنی یہ اعتقاد بھی انہیں شرک سے نہیں بچاتا وہ ہر طرح منووی اسطیل کے

نزدیک شرک میں اور ان کے مذکورہ بالا تمام اعتقاد شرک معاذ اللہ انصاف سمجھنے کو مسلمان یہ کہہ دیا
ہے کہ ہم انبیاء و اولیاء کو ہر دوں شہیدوں کو اللہ کے برابر نہیں سمجھتے بلکہ اس کا بندہ اور اسی کا مخلوق
جانتے ہیں وہ کیسے شرک ہو گیا اس کا یہ اعتقاد تو بالکل قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔ و شرک
کا یہ بہتر طریقہ ہے اپنی (حقوق عبارت) تلخیص ۶۵۔

اول و بالذات تعالیٰ۔ انحال شرک یہ نہ رہے تقویہ ایمان انبیاء و غیر ہم کو مشکل کے وقت پکارنے
مراویں نہیں وغیرہ ملتے کو شرک ہونے سے خارج کرنا محض فریب کا۔ یہی سے مسلمانوں کو شرک
میں مبتلا کرنا ہے۔ کیونکہ نصیحت قطعی الثبوت قطعی الدلائل سے واضح ہے

ایسا کہ تعجب و حیرت

یعنی اللہ ہی ہی و اہل بیت کے کسی ہمارے

نہیں سمجھتا ہے

اور صحیح حدیث ترمذی میں میں عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

و قال اللہ فاستل اللہ و اذنا

اور جب اللہ تو اللہ ہی سے امر اور جب اللہ

استغذت فاستغذت باللہ

پھر تو اللہ ہی سے دعا پڑھو

اور پھر اس پر تفسیر فتح العزیز سے اپنی تائید پیش کیا صریح بہتان ہندی اور دھوکہ دہی ہے۔ کیونکہ وہ
عبادت غیر ملکی میں اقامت کر کے کھانا کھاتے شرک کا تہمت لگاتے ہیں اس لئے اس میں تہذیب سے کہ
مشرکین انحال عادی اپنی مثل عطا فرزند اور فراموشی رفتی شفا میں بغیر ہم کو جنوں کی طرف نسبت کر
کے کہ فریاد اور اہل توحید کے ایمان میں چاہیں اسما۔ آہیں اور اس کی مخلوقات اور یہ وغیرہ کی غاصبت
بانیک بندوں کے جناب آہیں میں دعا کرنے کی تاثیر سے خلل نہیں آتا چنانچہ اس عبارت تفسیر عزیزی کے
حق اعتقاد میں ملتا ہے میں ہر قوم میں۔

فرق آن است کہ اولیاء و دو حیات

یعنی فرق ہے کہ اولیاء اللہ اور دو حیات

و عزائم و افعال ان نسبت

اسما کرتے والے نسبت طرف غیر خدا کے

بغیر خدا کے۔ بلکہ یہ قدرت اول تعالیٰ

نہیں کرتے بلکہ قدرت حق تعالیٰ یا خواص ہما

یعنی خواص ہما اور تعالیٰ نسبت نمایند

تو تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہیں جس شرک

پس شرک کے لازم ہے آید و سحران آن

اللہ نہیں آتا اور جلد و غیر خدا مخلوق خدا و خبیثہ

انحال و نسبت بغیر خدا و اولیاء و خبیثہ

اور پیروں اور خواص توحیدات و غیرہ

دوران و خواص مسلمان ہوا سائل خدا

اور جنوں کے ناموں کی طرف نسبت

سے نمایندگان

کرتے ہیں

پھر حضرت میں جو اہل حق و عدل و انصاف و انصاف کے اقسام صحری اصلاح کی ہے اس کے آخر میں مرقوم ہے جس کو مولوی نعیم الدین نے غیاث مجتہد کے حقوق کو کفر و کفر میں موازنہ مبتلا کر لیا ہے چنانچہ ص ۲۵۵ فتح العزیز میں مرقوم ہے۔

پس مرزا ایمان را کہ مقتدر تائیر واحد
است از هیچ چیز غیر از خدا نیاید رسید
کہ سرکلادہ عالم اسباب و مسببات
بدست او دست یابد و حقیقت صاف
تائیر او تائیر نیست افعال او تعالیٰ
است کہ دست یکدیگر شدہ میروند
ارباب و برہم خیال سے پندارند لکھن
موجب فلان فعل شدہ... و عاقل را
سے باید کہ چیز سے کہ خود را ضرر و ہدم
نفع کنند فلان احتراز نمایند

پس ان عبارات میں استعانت و تداویر اللہ کے لئے ڈوبنے کو شک کے سپہا را میں نہیں ہے بلکہ ممنوع ہونا واضح ہے۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ جس طرح تقویٰ الایمان میں ہے کہ جو کچھ بند دل نے جمل سے کرتے ہیں وہ سب کچھ جوئے مسلمان انبیاء و غیر ہم سے کہ گزرتے ہیں۔ اسی طرح شاہ صاحب ترجمہ تفسیر فتح العزیز میں افعال شرک کے مندرجہ تقویٰ الایمان کی تائید فرماتے ہیں۔ چنانچہ جلد اول ص ۱۷ میں مرقوم ہے۔

لوازم الوہیت از علم غیب و شہیدان
فریاد ہر کس در ہر جا و تعدد ہر جنس مقدسات
ثابت کنند و لایک و اواراح انبیاء و انبیاء
و پردہ صورت و تائیل و تہوہ و تہوہ و تہوہ
ساز و در ذوق فرزند و عورت منسوب از
ایشان بالا استقلال بد خواست کند

یعنی لازم الوہیت جس طرح علم غیب اور شہیدان
سنتے ہر کس کی جہیں اور تعدد ہر جنس مقدسات
ثابت کنند و لایک و اواراح انبیاء و انبیاء
صورتوں جمل اور تہوہ و تہوہ و تہوہ و تہوہ
السنق و فرزند اور عورت و منسوب کی اس سے
اس سے بالا استقلال بد خواست کرتے ہیں

ایضاً ص ۱۷ میں مرقوم ہے۔

چند مہرستان کو بندہ جوں مرد ہونے
کہ بسبب کمال ریاضت و مجاہدہ و تہاب
الدعوات و مقبول الشقاقت عند اللہ
شدہ یو داریں جہاں میگزد روح اور
قوت عظیم دہستے ہیں خیمہ ہم میر مدبر کہ
صورت اویا بندہ سازد یا در مکان شست
و ریاضت اویا پر گوراد و نمود و تذلل تعلیم لیلہ
روح کو بسبب وسعت و طلاق بر آں
مطیع شود و دنیا و آخرت در حق او
شقاقت نماید... از انجملہ کسانیکہ در ذکر
دیگران را با خدا ہمسے کنند نام دیگران
را مانند نام خدا بطریق تقرب ذکر کرتے نمایند
و انانجملہ اندک کسانیکہ در ذریعہ و نذر و قربانی
پا با خدا و دیگران را ہمسے کنند... و انانجملہ
اندک کسانیکہ در نام نہاد و خود را بندہ فلان
و بند فلان می گویند و ایں شرک و کفر سمیع
است... و انانجملہ اندک کسانیکہ در دفع بلا یا
دیگران را سے خوانند۔

ایضاً ص ۱۷ میں مرقوم ہے۔

و از جنین جا معلوم شد کہ سجد و سجود اللہ را
ملاحت کفر ساختہ اند۔

ایضاً ص ۱۷ میں مرقوم ہے۔

اہل حق گفتند کہ ہر قوم را کمال الہیت
کہ ہر پستش و شغول اندک و بظاہر خود را

یعنی کسی جگہ سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کے لئے سجدہ کرنے
کو ملاحت کفر قرار دیا گئی

یعنی اہل حق فرماتے ہیں کہ ہر قوم کا ایک گوسائے ہے
کہ اس کی پٹائی شغول ہیں گویا ہر پتے پتے کو سلا

خدا کے کہنا ہے:

الانسان

ایضاً پارہ ۱ ص ۲۶ میں ہے۔

قال الطبری انما قال ذلك لان
الانسان كاذب خادع يفتن جهدا عبادة
الا صنم يخشى عمران يقطن الجبال
ان استلام الحجر من باب تعظيم
بعض الامم كما كانت العرب تفعل
في الجاهلية فادخلوا يعلو الناس ان
استلام ما لم يفعل رسول الله صلى
الله عليه وسلم الا ان الحجر يقع ويهبط
من قدرته كانت الجاهلية تفعله في الجبال

ایضاً پارہ ۱ ص ۲۶ میں مرقوم ہے۔

ظلال باطلی الکفرین فاعلموا فعل
شديد ما فعل اهل الکفر و فیه جوار الطلوع
الکفر علی الماعی فیصل الزجر کا اثر زیادہ

ایضاً پارہ ۱ ص ۲۶ میں ہے

فقال عمر السید هو الله

ایضاً پارہ ۱ ص ۲۶ میں ہے

بیت الرضوان فلو بقیة لسان
تضمیم بعض الجبال للاحقی دریمما
مضی البصر الی اعتقاد ان دھانوة نفع
لا ضرر كما في الاثر من الله في الجبال

ایضاً پارہ ۱ ص ۲۶ میں ہے

ثم وجدت عند ابن سعد باسناد صحيح
من نافع ابن عمر بلغه ان قوما لما اتوا

الشجرة فبصلوات من دعا بها فبصلوات

ثم امر بقطعها فقطعت انتهى قال

الکروانی قالوا سب حقا تعان لا

يفتن فتناس بها الما جری تحتها

من الخیر و تروى الرضوان فلو بقیة

ظلاله معلومة تخيف تعظیرو

البحر مال اياها و عباد تهم

لها فاختارها راحة من الله تعالی

وحاشیہ فتح الباری ص ۲۶

ایضاً پارہ ۱ ص ۲۶ میں ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تخفي

الامم يوم القيمة عند الله رجل تسمى

ملك الامم و رجل تسمى

مشرق و رجل تسمى

عن ملك الامم و الرجل عليه يقضى

ایضاً پارہ ۱ ص ۲۶ میں ہے

قوله والله لا سمع الحسنى

فادعوه بها فان امر بال دعاء

بها و تسمى عن الدعاء

بغير دعاء

ایضاً پارہ ۱ ص ۲۶ میں ہے

عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى

الله عليه وسلم يقول من حلف بغير

الله فقد كفر او اشر لك قال الترمذی

حسن و محمد بن الحاکم قال الامام السمر

عنه وقت کے اس کا بار پڑے جس کا نام کو دیا گیا

گیا اور کہتے کہ اس وقت کو کہتے ہیں کہ اس نے کہا

کچھ اس وقت کے کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے کہا

فی الشی من الحلف بغير الله
تعالى ان الحلف بشی یتضمن
تظہیر العظمت فی الحقیقۃ تامل
الله وحده *

ایضاً صفحہ ۲۶ میں ہے

ان من حلف بغير الله مطلقاً یتعقد
بغيره سرادکان الحلوۃ بغيره تعظیم
لہ فی ذلک المبالغۃ کا لا بیاروا ولا فکرو
العلماء ولا علماء ولا لولاء ولا یاروا ولا فکرو
او کانت لا یتحقق التعظیم کا احاد
لو یتحقق التخصیص و الا ذلک
کالتیاطین و الا صنام و سائرین
عبد من دون الله *

ایضاً صفحہ ۲۶ میں ہے۔

فی حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان یحلفوا بالشیء صلی اللہ علیہ وسلم
ما شاء الله و شئت فقال لہ
اجبت فی حدک لا یل معاشا لله
وحدک قولہ ما شاء الله و شئت
فقرین فی مشیتہ الله تعالی *

اور خود مولوی نعیم الدین فیضانِ رحمت صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں کہ

تحریر میں یہ ہے کہ رسول اکرم نے صحابہ کو کہہ کر استعمالِ حلف سے ایسے موقع میں منع فرمایا ہے کہ اس میں
استعمالِ ادا کو ہم نہ کر سکیں اور نہ ان کے ہاتھ ہمارے ہاتھ پر ہو جائے۔ یہاں تک کہ حدیثِ علیہ السلام سے یہ ہے کہ رسول
اکرم نے فرمایا کہ تم کو کہہ کر حلف نہ کرو کہ وہ ہو گا۔ اور حلف تو شے ہے جس میں اس کی وجہ بھی ہے
کس میں خواتم ہا کے ساتھ مشیت میں بندہ کو برا کر دے اس کے کھڑے ہو کر خدا کے لئے ہے۔

چنانچہ فتح الباری پارہ ۲۹ ص ۵۶۳ میں مرقوم ہے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
ناس من امتی الی الکوثان یعبدونہ
من دون الله و کان ما حبر من
حدیث یحدث بقرۃ رضی اللہ عنہ و
یقلی طوائف من الناس الشیخ اکبر
والعجیز یقولون احذک انک انا اهل
ہذہ العظمت لا الذکر لا الله فتنحن
نقول لہا ولسلوا واحد من
حدیث طوائف من رضی اللہ عنہ
ولا تقوم الساعۃ سقی نلحق
قبائل من امتی بالشکرین
و حق تعالی قبائل من امتی
الکوثان *

اور اس نے خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ سے اپنے لئے دعا کی۔
اللہم لا تجعل قبری و شایعہ
اکمادواہ فی المویط صفحہ ۱۱

چنانچہ فتح الباری ص ۵۶۳ میں مرقوم ہے کہ بعد وفات جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر بدھوشی دہن ہوئی اور بار بار کہتے کہ آپ کی وفات نہیں ہوئی میرے ہاتھ
لوگ بھڑکتے ہیں کہ آپ کا قصہ ادب بھرتا اور کہتے کہ تم لوگ جھوٹے ہو جتنی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
سہیلہ مگر اپنے غرض و خیال سے باز نہ آئے تب آپ نے لوگوں کو جس قدر مخاطب فرمایا جس کے الفاظ یہ
ہیں من کان عبد محمد اذعان لحدیث اقامت ومن عبد الله فان الله حلی لا یسوت
تومنا ان الشیخ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتے تھے۔ انہوں نے اس کے کہ منیٰ کہ جو محمد
کی عبادت کرتا ہو تو محمد تو فوت ہو چکا اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے واللہ اس کو کسی موت
نہیں ہے۔ علی ہذا کتب محمد بن عبد بنہ کے مستندات چنانچہ علامہ قادی حرن کو خود مولوی نعیم الدین

یعنی عبادت ہے اللہ پر ہی اللہ سے کہ نہیں
قام ہوئی کی نسبت یہ کہ جس کو میری بیعت
میں سے کہنے لوگ تھا ان کی طرف جھک پڑیں گے
کہ سوا اللہ کے ان کی عبادت کریں گے اور میں ہجرت
کی حدیث میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی عبادت میں
بھڑکے اور باقی رہ جائیں گے کہ لوگ بڑے مرد اور
عزیز ہیں گے یا انہیں نہایت باپ اور اول کو
اس کے لا الہ الا اللہ پر ہیں یہ بھی دیکھ لیتے ہیں *
و کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت میں حضرت
نویں رضی اللہ عنہ کی عبادت میں ہے کہ نہیں تاہم یہی
قیامت گراس حال کہ شالہ و مائیں گے کہ غلطی
میری امت میں سے نہ کریں اور یہ کہ کہتے
قبائل میری امت کے ہیں گے قائلین قائلین

یعنی ہر اسے اللہ پر ایمان نہ ہو کہ
یہی ہمارے ہے

چنانچہ فتح الباری ص ۵۶۳ میں مرقوم ہے کہ بعد وفات جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر بدھوشی دہن ہوئی اور بار بار کہتے کہ آپ کی وفات نہیں ہوئی میرے ہاتھ
لوگ بھڑکتے ہیں کہ آپ کا قصہ ادب بھرتا اور کہتے کہ تم لوگ جھوٹے ہو جتنی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
سہیلہ مگر اپنے غرض و خیال سے باز نہ آئے تب آپ نے لوگوں کو جس قدر مخاطب فرمایا جس کے الفاظ یہ
ہیں من کان عبد محمد اذعان لحدیث اقامت ومن عبد الله فان الله حلی لا یسوت
تومنا ان الشیخ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتے تھے۔ انہوں نے اس کے کہ منیٰ کہ جو محمد
کی عبادت کرتا ہو تو محمد تو فوت ہو چکا اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے واللہ اس کو کسی موت
نہیں ہے۔ علی ہذا کتب محمد بن عبد بنہ کے مستندات چنانچہ علامہ قادی حرن کو خود مولوی نعیم الدین

المكتبة العلوية من مستند جاتہ : ۱۔ فوائد النور ۲۲۰ میں علامہ فاضل فیہامہ کا علی بن سلطان محمد القاری
چراغ الدہلوی سے ملقب کرتے ہیں، آپ شرح فقہ اکبر امام ابو حنیفہ رحمہ ۲۲۳ میں فرماتے ہیں۔

و اما استهرا من التحيه بعبده لشي
نظا لم يكتفر الا ان اراد بالعبء المملوك +

نیز قافۃ شرح مشکوٰۃ بشرح حدیث احباب اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ و عبد الرحمن کے قلم سے ہیں۔

و لا يجوز غزو عمن الحارث ولا عبد الله
و لا عمة بها اسم بن النسي

اور درمختار — ۳۹۹ میں روم ہے۔

وكن اما بعد ان من تقبلت كذا الارض
بنو يدي العلماء و اعطاهم خراجا و
للقائل والراعي بدرا ثمان كاشه
بشيء عبادة الوثن .

الغناؤ و غناؤ سے ۳۹۹ ملین رقم ہے۔

[illegible]

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔

بیت پرستان اگرچہ بے ایمانند و مخالف
 اوتوالی نمیدانند لیکن انہیں پرستند و تعظیم
 مے کنند گو یہ بخل و انداد میدانند و اعتقاد
 دارند کہ ایشان را از عذاب خدا صدمہ نماند
 اتہی (ص ۱۷۸)

یعنی بہت پرستند و اگرچہ جن کو اند و مخالف
 اندانی جانتے ہیں لیکن چنان کہ پرستے ہیں اور
 تعظیم کرتے ہیں مگر وہ بخل و انداد کے ہاتھ میں
 اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہم کو عذاب خدا سے
 روک دیں گے۔

اور ملا علی قاری ہم شریح مناسک میں فرماتے ہیں:-

ام. حسو، المخطوط، بغداد -

کامیاب و ای لا بد در حواله بقعة
یعنی در طواف کریمه و در اثر این که کبریا و طواف

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لا یسای القعدی وکانیوت ولا الحیدار
 فی الحوض المذبح المذبح المذبح المذبح

السلام کیف یقینور ساواک انامو لاجیل

فاندره و باغچه فی اسس امور و فی معینین
فخص بالحق کلاحت و بایادی کلا نیام

والعلماء والصلحاء

اندر کربانهای صغیر منادی می شود که
 کایس انقباض و کای قبضه فانه عاده
 یعنی تپه چسبیده تپه که در نزدیکی است که اگر کسی به

لفنصاری اھ۔
انصاری لی علوت ہے۔

اور مضمرات میں مرقوم ہے۔
لا قبیل عقیدہ کا نہ علاقہ تصاریح

اور تاکار غانیہ میں مرقوم ہے۔

ولا یقبل القبر الا من عاده
النصارى اء

حتی کہ معراج الدردایہ میں مرقوم ہے۔

لو طواف حول مسجد سوی انکعبہ الشریفة
یعنی اگر طواف ہو کہ کوئی پہلے گنبد شریف کے گزرتے
یعنی طواف حول مسجد سوی انکعبہ الشریفة
یعنی طواف حول مسجد سوی انکعبہ الشریفة

اردو: فارسی ما لکیری ج ۱ ص ۱۹ میں مرقوم ہے

ولا يضع عبده على جملته القربة اه

اور نقادی عالمگیری ج ۱۲ صفحہ ۹۱ میں مرقوم ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 من صلى على نبي مات بقتله
 من صلى على نبي مات بقتله

اسی طرح فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۲ ص ۲۱۵ میں روایت ہے یہ بعد از وفات جناب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے صیغہ خطاب کو جو ہم سب کو یاد ہے فاراد حق و توام
 کے بدل دیا تھا چنانچہ صحیح بخاری پارہ ۲۵ کے آخری باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 سے روایت ہے کہ ہم سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی حیات میں نماز کے اندر اتمحیث میں
 سلام و عدیلہ علیہ السلام علی نبیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اپنا شعار کرتے تھے

فلما فتن قتالہ السلام علی نبیہ علی
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فتح الباری مشطلاح ۵ شرح صحیح بخاری مسلم مولوی نعیم الدین ابن مرقوم ہے
 فقط ما زادہ من قولہ و السلام علیہ
 علیہ السلام علی نبیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی نبیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 ترکہ و خطابہ و تکررہ بلفظ العبدیت و السلام علیہ
 البشا پارہ ۱ ص ۲۱۵ میں مرقوم ہے

دل علی ان الخطاب فی السلام بعد اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم غیر واجب فقال
 السلام علی اللہ و علیہ و علیہ و علیہ
 و قد وجدت لہ ما یجوز فی حال
 عبد اللہ بن ابی بنی ہاشم اخذ فی
 خطا ابن اللہ بنی ہاشم یقولون واللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی السلام حدیث لہما
 اللہ و لہما مات قالو السلام علی اللہ
 و لہما لا یجوز صحیح ابنی و قال قبل

هذا فی حدیث فان مثل کیف عمر
 حدیث فقط و مر خطاب بشرم کونہ
 منہا عن فی الصلوۃ قال یجاب ان ذلك
 من خطابہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور مولیٰ امام مالک رحمہ اللہ میں بعد از حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

عن ساقون عبد اللہ بن عمر کان
 یتشد فی قولہ السلام علی اللہ و علیہ
 اللہ و برکاتہ فاذا قضی تشہد و اراد
 ان یسأل عن السلام علی اللہ و علیہ
 ورحمۃ اللہ و برکاتہ راہ مختصا

اور مولیٰ امام قاضی جیامی در مستند مولوی نعیم الدین ابن مرقوم میں ہے۔

وفی تشہد علی رضی اللہ عنہ و السلام
 علی نبی اللہ و علی نبیہ و علیہ و علیہ
 و السلام علی رسول اللہ و علیہ و علیہ
 علی محمد بن عبد اللہ

اور مولیٰ عبد القادر محدث دہلوی رحمہ اللہ در ہیۃ النبوة جلد اول ص ۱۱۱ میں اس کی تشریح فرماتے ہیں۔

و خطاب اسلام علیک یا اللہ و سوال
 کہ اللہ کیلئے کہ خطاب کروں یا اللہ نہ کہ
 عناست و سفید است جواب اودہ اند کہ
 از خصائص است صلی اللہ علیہ وسلم و در
 حقیقتہ اس دعا سے مت و نماز اگرچہ اقصیٰ
 خطاب است و چون در اصل کہ تہم معراج است
 ایک جنس واقع است ہم جنس لگا بلا شدہ شد
 و اس تقریر حاصل شد جواب از سوال دیگر
 کہ کیونکہ حیثیت حکمت در عدل از طبیعت

تجلیاں استدل کے لئے تو لم کو فریب دینا اور گواہ کرنا ہے نہ

کار کا کان را تیس اس از خود مگیر گر چه ماند در نوشتن شیر و شیر
پھر جبکہ لفظ خطاب کو خود حضرات صحابہ ہی ترک فرما چکے تو پھر محض کسی غیر صحابی کا کلام صحابہ کے
اقوال و افعال پر کیونکر مقدم ہو سکتا ہے کیا مولوی نعیم الدین کو خود اپنا گواہ شریکیت کے نشہ میں
نرموش ہو گیا چنانچہ فوائد النور کے صفحہ ۱۱ میں خود لکھ چکے ہیں کہ اصول فقہ میں مقرر ہو چکا ہے کہ تاویل
صحابی تمام تاویلات پر مرجع ہے۔

پس یہ ہے حقیقت خطاب التحیات کی اصل دوزخ میں جس پر فریبناہ ظلمات و شرکات کا
غلبہ ڈال کر بات علماء کو کاٹ چھانٹ کر خلق اللہ کو گمراہ کیا جاتا ہے۔

عبارت "صراط مستقیم" کی بحث

قرآن مجید مولوی اسماعیل صاحب دہلوی لوان مہارتوں
سے چٹک جاتے ہیں، انہیں تو تمام دنیا میں شرک ہی
نظر آتا ہے۔ ان کے مخالف قرآن و حدیث عقیدہ پر تو نمازی بھی شرک اور سارے نمازی شرک اس
عقیدہ ناپاک پرست، اسی ملین میں تو مولوی اسماعیل صاحب نے صراط مستقیم میں وہ کفری قول لکھا
جس سے مومن کا عدل عدال کا پھانسا ہے۔ اس کی عبارت یہ ہے، "وہ صرف ہمت بسوئے شیخ
عامثال ان از متظہیں گویا صاحب رسالت آب باشند چہ نہیں رجب بد تو انما استفراق در صورت گاہ و غیر
خود است کہ خیال ان با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان سے چسپد بخلاف خیال گاہ و غیر
لا حول ولا قوۃ الا باللہ صراط مستقیم ۹۹ مطبوعہ عثمانی۔ نماز میں حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی طرف خیال سے جانے کو اس ناپاکے گدے اور بکڑ کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر بتایا
ہے اس سے دین کو نہ سوجھا کر خیال کیسے دے گئے گو تشہید میں تو حضور پر عرض سلام کی تعلیم ہے عظمت
مصلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے قسمی ہے تو یہ دین نماز چھوڑے اور نماز کیا اس سے دین ہی ترک کیا دین
اور بد دین میں یہ فرق ہے جو مولوی اسماعیل صاحب کی عبارت اور امام بیہ الاسلام غزالی اور حضرت شیخ
محمد ابنی محدث رحمۃ اللہ علیہ کی عبارتوں میں ظاہر ہے۔ آپ کو صاحب تقویٰ الایمان کی شہادت
دوسرے باطنی کا تو یہ چلا۔ آخر مختصراً۔

اقول۔ الحمد للہ مولانا شہید مرحوم اور امام غزالی و شیخ محمد ابنی وغیرہم اکابر رحمہم اللہ کے اقوال
و عبارہ و حور شرکہندہ غیر اللہ کے حاضر و ناظر جاننے کا اتحاد و موافق ہو نا قابل انصاف و بد واضح ہو چکا اس
پر جو علی اللہ کو خود پرست بنانا خود مبتلا ہے۔ نیز صراط مستقیم کے حتم میں کو اتنی ہی تمیز اور خبر نہ ہو

اگر کس قدر صبر مولانا شہید مرحوم کا اور کس قدر دوسرے مولف رحمہم اللہ کا ہے اور انہیں ہم پر کمر باندھنے
کس درجہ غلبہ و غماخت ہے تا ظہرین اہل دیانت پر واضح ہو کہ مولانا شہید مرحوم خطیب صراط مستقیم
میں فرماتے ہیں کہ اس کتاب کا نام ثانی اور ثالث و رابع ہے۔ مولانا عبدالحی امام اللہ پر کلام
در جوابی کا تحریر کرنے سے اور مقدمہ مع فصول و بدایات و تجدیدات و از مہ ۱۰۰۰۰ اور باب چہارم
و خاتمہ از مہ ۱۰۰۰۰۔ ملاحظہ فرمائیے کہ اس کتاب میں از شہید مرحوم کا مرتب کیا ہوا ہے، "اب خدا را انصاف کن
کہ یہ عبارت ۱۰۰۰ کی نسبت کردہ مولانا شہید مرحوم کی طرف کس قدر انتہا اور بہتان بندی ہے جس کا
ایک حرف بھی قطعاً و یقیناً بر گزیر کر جمع نہیں ہے۔ کیا اس کا نام دیانت ہے کہ کسی کو کلام اور کسی کے
ذمہ لگا دیا جائے۔ پس یہ سراسر بددیانتی و بدگوئی و بی شرم کاری اور صریح خیانت ہے جس کے بال
درجہ میں مولانا شہید مرحوم کا معاند و لعنت کنندہ مبتلا نام نہاد و دنیا و آخرت پر بدگو گارہم در صورت
تسلیم محنت مضمون کے جواب یہ ہے کہ نماز کا جزو عظیم حقیر قلب حسب مرتبہ کا صلوات الا
بجنود القلوب الحق ثلث اور ماسوائے الی اللہ تعالیٰ سے قطع ہو جانا جو حضور والی اللہ تعالیٰ ہے جس
کے قلب میں کس قدر سراسر و خیالات بر خلاف حضور کی حق تعالیٰ عامل ہوں گے خواہ ان کو قلب
میں جگہ سے یا نہ سے اسی قدر تفاوت سے نماز میں نقصان ہوگا خواہ درجہ شرک کا ہو خواہ گناہ کا
پس اس عبارت کا اول اثر چھوڑ کر عوام کو بدگوئی میں ڈالنا صریح خیانت ہے چنانچہ صراط مستقیم
سے اسو غفلت اندازی نماز سے اس کے علاج کے مطلق مرتوم ہیں ترجمہ نفس و شیطان کے حضور صلی اس
رحیم کا انکار اور کفر کر دینا ہے۔ اگر فضلہ تعالیٰ اس میں وہ کامیاب نہ ہو تو آجستہ آجستہ خیال کا ذکر
میں مبتلا کر دیتا ہے حسب بقول شہنوی مولانا دمد محمد اللہ۔ بر زبان تسبیح و درود لگاؤ خورہ گاؤں
تو تمہیں ہے جو کچھ سوائے حق کے ہے سب مانند گاؤں خورہ کے ہے بلکہ زیادہ تر گاؤں خورہ کے خیال سے
غلل انداز ہے۔ یہ نہیں کہ ظاہر ہو جائے اس کا نماز میں اور کشف احوال اور ملائکہ کا تعین اور برائے
بلکہ اپنے قصور اور پوری بہت سے اس طرف متوجہ ہو جانا غلوں کے مخالف ہے۔ مگر کشف ہو جانا
باعت عملت فاعرہ کا ہے کہ خلف ان مستغرق حق کو سبب و قورا یعنی عبادت کے نواز جاتا ہے کہ
اپنے لوگوں کے حق میں باعث کمال کا ہے کہ اس کی نماز اس درجہ عبادت کو پہنچی ہے جس کا شرعاً نہ وقت
ہو گیا وجود عا و حاجات ذات محمدیت کے حضور میں بسبب انحصار اتفاق کے ایسے نمازی یا کمال سے عین
نماز میں صادر ہوتی ہے باعث کمال نماز کا ہے۔ اور جو دوسرے نفس کے شوق سے جوتے ہیں وہ شیخ کا
انصاف نماز نہ پڑھتے ہیں چنانچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں تدبیر ان اشکر کا اور حضرت علیہ السلام کا

من صلوات العبد و قال علیہ السلام
لا یزال الله معبدا علی العبد و
هو فی الصلوة مالم یلقث فاذا التفت
اعرض عن ذواته الجا و ذوالنسانی
و عن ابن رضی الله عن قال
رسول الله صلی الله علیہ وسلم یا بنی
ایاکم لا تنفث فی الصلوة فلا یلتفت
فی الصلوة هلکة اء

خبر ملازم میں مرقوم ہے۔

لو انفتحت مناجیہ حال مناجاتہ الی
الغیر لا شد غضب علیہ و قد روی
ان الله تبارک و تعالیٰ یومئذ یومئذ علی المساک
یا موسیٰ اذا ذکر تقی فاذا کوفی و انت
تتغنض بمضاد لیسو کن متذکر
خاشع لطمثنا اذا ذکر تقی فاجعل
لسانک من عذایہ و قلبک و اذا اقبلت بین
یدی یختم قیام العبد الذلیل و
تاجی قلب و جلی و لسان صادق
قل الامام الغزالی لا تسجد ولا تکریم
اکا و قلبک خاشع و متواضع علی
مواظقة ظاهر لک ذلک انما راد خضوع
القلب لا خضوع البدن ولا قتل الله
اکم و فی قلبک شفی اکبر من الله تعالی
ولا قتل و سحت و جی اکا و قلبک
متحیر لرجالی الله تعالی و عرض غفر

ولا قتل الخ لیس الله اکا و قلبک طامع بک
نفت علیک خرم متعبر لک و لا قتل
ایک تعبر لک لیس تعبر لک و انت
متعبر بک و غیر لک و لیس
ایک و لا الی غیر لک من الامور شفی و
کن لک فی جمیع کاد کاد کا اعمال
اتھی و للجملة فانت ذکر فی الصلوة غفر
ما یعلق بها الخ لک ان کان دنیویا
فجب محکوم ان الله انکر اهل بل مقصد
بجند اهل الحقيقة الخ لک ان کان اصلی
بل مقصد و بالذات و لک ان کان اخروی و قد
خا۔ الا و فی حال الاستغفار فی الصلوة
جالی من الاستغفار جلی و ما من امور
الاخوة فانه قد ساحت ذلک العبد فی
کو خا من امور الاخوة و قد ترجعت بان

خبر ملازم میں مرقوم ہے۔

معلوم ہوا کہ امور اخوت اور اس کی ثوابی میں عبادت کے اندر مشغول ہونا اندیشہ شرک کی وجہ سے
برسبت امور غریبی کے زیادہ مشہور ہے اور صباح الہدایہ ترجمہ جوارف حقا اس مرقوم ہے۔
از قبلہ ادب حضرت الویت آنست کا نظر
از شبہ جمال ربوبیت کما حفظ غیر سے
مشغول و لغت نذر اند و ذرا است کچھ
بندہ بنماہ فرماست بحقیقت حاضر حضرت
ابو شمس پس اگر بدیہ سے گھر بدو دگار عالم
گوشت بندہ بکے مگر کی کہ او تراز من بہتر
بندہ سے پس آدمی کے ہیں اگر کہ تراز بہتر از
چیز کے تو بہتر سے گزائی تھی ایضا صحت بچوں

دیں چہ سے اپنی حاجت کا طلب گار ہوں کہ میری حاجت آپ کی شفاعت سے قبول فرما پس اس دعا کے جائز ہونے میں کیا کام ہو سکتا ہے کہ وہ بالینا خود حضور میں حاضر تھا اور آپ کے ارشاد کے مطابق دعا جناب ابی میں مانگ رہا تھا اور بشرط وصحت سند کسی اور روایت میں لفظ نہ یا محمود واقع ہو تو آپ کی موجودگی میں آپ کے شفاعت کے لئے متوجہ کرنے پر اس لفظ کا استعمال کیا مانا متیقن ہو گا چنانچہ لفظ الحمد و شفعہ اس پر دلالت کو ہے کہ آپ نے اس کے لئے شفاعت فرمائی اور اس نے آپ کی شفاعت کی قبولیت کی مدعا است جناب ابی میں کی ورنہ غیبت کا یہ حقیقتہ نہ کا غائب کو کس لئے کائنات کرنا لازم ہو گا اور جبکہ خود ایک برصاحب شفی اشہر عنہم سے بسند صحیح بخاری و غیرہم کے انتہیات میں بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ خطاب لیوہ اللہ فی الدنیا و الدنیا ثابت ہو چکا ہے کہ وہ غائب کو نہ کرنا ایک ناگزیر ضرورت کی کے ماحول نظر جاننے کی حاجت میں انوار شکر سے کس طرح نہ ہو گا اور کیونکر صحیح بخاری کے مسافر قبول کیا جا سکے گا اسی طرح شفا دعا کا ماحول ہی حق اللہ سے حضرت ابی موسیٰ اللہ و نہ کا یا محمود پاؤں سو مانے میں کہنا بشرط وصحت کے غائب بل حال کے بعد و حقوق محبت پر محمول ہے چنانچہ شفا دعا کسی باب ادعاء النبوۃ جلد اول صفحہ ۱۸۱ میں مرقوم ہے اس سے نااہل مشرق و قیاس ہو سکے نہ حجت چنانچہ اسی کے مطلق مدافع النبوۃ میں حضرت زید بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”وہ اپنے بارگاہ قدرت میں مشغول تھکا کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر دی تو انہوں نے حق اللہ کی جانب میں گھر و نداری دعا کی کہ مجھے اللہ کا حصہ دے کہ بعد اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو نہ دیکھوں پس ان کی آنکھیں جاتی رہیں“

پس بعد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا تو اتباع سنت میں وہ مرتبہ غلیظ مشق میں تھا گو انہوں نے چنانچہ میں مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غریب پیشاب کے لئے بیٹھے تھے اور بعد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بھی اتباع سنت میں وہاں گدھے پر تانوا حاضر و مدت بھی وہاں بغرض اتباع غلیظ مشق بیٹھ لیتے تھے

گاہ پاؤں را قیاس از خود نگیر گرچہ مانند از نوشتن شیر و شیر

یعنی ان کا قصد لفظ خطاب یا محمود سے مافا شد غائبانہ حاضر و ناظر اور سن لینے کا ہرگز نہ تھا کہ یہ کلمہ انصوح قرآن و حدیث ممنوع اور شکر ہے و یکتبہ موطا امام مالک صحیحہ و میں خود عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انتہیات بلا لفظ خطاب کے پیشے کی صحیح روایت ہے۔

عن ناہمان جبلہ بن عمر یکن یشہد
فیقول السلام علی النبی و آلہ و یرکع و یسجد
پس حضرت تابعی کہیں کو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے

اسی طرح کے احوال زنجری حضرت علی زمام مالک کے مکتب کے اور گزر چکے ہیں پس جبکہ خود عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ابی طالب و غیرہم جو جلیل القدر حضرات و منہم خطاب ابیہ ابی بنی کی بجائے علی ابی بنی خصوصاً زنجری میں مبتلا ہیں مبتلا کرتے تھے حالانکہ لفظ خطاب صلوة و سلام کا بدلہ فرشتوں کے پیچھا یا جا تا ثابت ہو چکا ہے تو پھر کیونکر مطلق ہو سکتا ہے کہ وہ لفظ یا محمود کو حقیقتہ میں کائنات کے لئے کائنات کے لئے جس طرح سولف کا خیال باطل جو ہم کو شرک میں مبتلا کرنے کا ہے۔ علی ہذا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قبر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح السلام ملے گا یا رسول اللہ کہ ثابت ہے اسی طرح بلا لفظ خطاب بھی ثابت ہے کیونکہ بدلہ فرشتوں کے سلام میں کیا جاتا ہے جیسا کہ شفا دعا ماحول کے ماحول کے ماحول میں گزرا ہے۔ اور مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی ریاضتہ سند مولوی یحیٰی الدین احیاء الموات مکتبہ میں لکھتے ہیں۔

مولوی نے سند اللہ بن عمر سے سند صحیح بخاری میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ بعد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتے کو ہر دو سبب ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک فرشتہ کو یہ ہے جب کوئی ماحول میں لکھتا ہے

یہ کہ ہر دو سبب ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک فرشتہ کو یہ ہے جب کوئی ماحول میں لکھتا ہے

اور مشغول میں لکھتے ہیں۔

”وہ مری حدیث میں ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ ہر دو سبب ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک فرشتہ کو یہ ہے جب کوئی ماحول میں لکھتا ہے

مالک کہ جب رحمت کے فرشتے اللہ حاضر ہوتے ہیں اور ہر دو سبب ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک فرشتہ کو یہ ہے جب کوئی ماحول میں لکھتا ہے

اس حدیث کے تحت میں مولوی صاحب بریلوی لکھتے ہیں۔

”ہر گاہ کہ میں ہونے کے معنی جتھے مگر اطلاع دی جان“

پس ہادیث اور مولوی احمد رضا خاں صاحب کے کلام سے معلوم ہوا کہ صلوة و سلام اگرچہ انصوح خطاب ہو آپ تو قرب و بعد سے پیچھا یا جاتا اور اطلاع دی جاتی ہے نہ کہ غائبانہ دعا کے لئے خود سن لینے کا مقصد کرنا جس طرح مولوی یحیٰی الدین کا ترجمہ باطل ہے چنانچہ خود شفا دعا ماحول ماحول میں خود عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے صلوة و سلام بلا خطاب کی روایت ہے

قال ناہمان جبلہ بن عمر یکن یشہد
فیقول السلام علی النبی و آلہ و یرکع و یسجد
یعنی حضور کا پیش لفظ یا رسول اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے

پس اس روایت سے واضح ہوا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ لفظ خطاب کو مستحب ہونے کی وجہ سے قبر مبارک پر کسی ترک فرماتے تھے تا فریقین برابرت کو مولوی یحیٰی الدین کی جالان انہما کو غائبانہ دعا کرنے کی کہے

ذوالحجۃ طہار است

طہار کا ہے

پس جبکہ علماء اور فقہار امت نے جو مجموعہ مذہب محترم کے حق تعالیٰ کی شان میں ادا کیا اس لفظ کے استعمال کو مطلقاً ممنوع قرار دیا جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا مستقام میں آپ کے توسل کے لئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے توسل سے دعا مانگی۔ پس مولانا شہید رحمہ اللہ کا پاک عقیدہ حسبِ حدیث و اکابر علماء و فقہار و مفسرین اور محدثین کے واضح اور آپ کی تعلیم لغویۃ الایمان میں جو حد و سنت کی خاطر ہدایت کی تلقین ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔

قرآن ۴۸-۴۹ حصہ حصین میں یہ حدیث مذکور ہے
روایت دراعلمونی یا عبد اللہ! پر بحث

گرد میری اسے بند۔ خدا کے فضل کی یہ بزار نے۔ فہرارد بندوں خدا سے زوال الیغیب میں۔ یعنی ابدال یا مانگنا یا مسلمان جنات۔ ابن مسعود نے روایت کی ہے کہ جب بھاگ جاوے الخ ظفر میل ۱۴ و ۱۵۔ دیکھئے یہاں تداویج ہے احمد و علی مشکل کے وقت اللہ کے مقبول بندوں کو پکارنا بھی کہا تاکہ وہ اپنی انکار کریں گے اور اپنی بندہ رہے دلیل غلطیات پر چرے جس کے حصہ حصین میں اس کے بعد ایک اور حدیث مذکور ہے اور جو چاہے مدد یعنی اللہ تعالیٰ کی جانب سے کسی امر میں پس چاہیے کہ کہے اسے بند خدا کے مدد گرد میری اسے بند خدا کے مدد گرد میری ۱۴ بند خدا کے مدد گرد میری۔ نقل کی طرانی نے فہراردی راوی کا ہے برک شاہ نے بعض ملائے ثقافت سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اب دیکھئے کہ شرح محققین اور محدثین تو اس حدیث کو صحیح کہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اس حدیث کی صحت پر اجماع ہے جملہ ملاحظہ۔

اقول اولاً یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ قسب بن عزوان الرقاشی کو تقریباً ۱۰۰ سال میں مہجول الحال کہتا ہے۔ اور اگر یہ معانی مہاجر بدری ہیں تو ان کی وفات ۱۰۰ سال میں ہے اور زید بن علی کی ولادت ۱۰۰ سال میں ہے کمالی تقریباً ۱۰۰ سال تو یہ ان سے کس طرح روایت کر سکتے ہیں بالآخر منقطع ہوئی اور عبد اللہ بن عیسیٰ جو زید بن علی سے راوی ہے چنانچہ علامہ بیہقی جمع الزوائد ۱۰۰ ج ۱۰ میں فرماتے ہیں واللہ علی ضعف فیہ ۱۰۰ مضمون کا ان پر زید بن علی لحدیث معتبرہ پھر ایک راوی معروف بن حسان اس میں ضعیف ہے چنانچہ فیض القدر ۱۰۰ ج ۱۰ میں مرقوم ہے رواہ ابن السنی و الطبرانی من حدیث الحسن بن عمر بن معروف بن حسان بن سعید بن ابی عمرو بن جرم بن قتادہ بن ابی یزید بن عتبہ بن سعد بن ابی حجاز بن حذیفہ بن خرباب

معروف خالوتہ الحدیث وقد مر بہ فیہ الفطام بن ابی ہریرۃ بن عوف بن مسعود
وقال بالہیثمی فیہ معروف بن حسان ضعیف قال زحل فی معناه خبر اخریہ بطبرانی
بسنی منقطع عن عقبہ بن خزوان مرفوعا

اور خود مولوی ایم الدین طاعی قاری سے بقول بعض ملّا حسن ہونا نقل کر کے بڑی تسلی سے لکھتے ہیں کہ شرح محققین اور علماء محدثین اسی حدیث کو صحیح کہتے ہیں۔ پس جس کو حسن اور صحیح میں ہی تیز نہ ہو وہ کیونکر ضعیف و قوی کو پہچان سکتا ہے۔ یہ سراسر حرام کو نہ ہو کہ میں ڈال کر انبیاء اور اولیائے کے پکارنے اور اولیائے سے شرک میں مبتلا کرنا ہے حالانکہ اس میں ہرگز انبیاء اور اولیاء اہل قبول کو پکارنا نہیں ہے۔ بلکہ ملائکہ و جنات جو امور نظام عالم کے لئے مقرر فرمائے گئے ہیں کہ وہ جنگوں میں حاضر رہتے ہیں وہ لوگوں کو راستے پر لگا دیتے ہیں اور گم شدہ کی راہ پائی کر دیتے ہیں۔ سراسر ہے چنانچہ مولوی نعم الدین ظفر میل کے فائدہ سے نقل کرتے ہیں کہ مراد بندوں خدا سے زوال الیغیب میں یعنی ابدال یا ملائکہ یا مسلمان جنات۔ اور طاعی قاری شرح فقہ کبیر ۱۵ میں فرماتے ہیں۔

وان رجاء الیغیب ہر الجن کاذا لا ش
کا کیونکہ وانما تعقبہا من ابصار کاذا لا ش
وانما تعقبہا من ابصار کاذا لا ش
کاذا لا ش من غلطہ و جملہ اھ

اور شیخ عبدالحی بن مبارک النبوقہ اشک میں فرماتے ہیں۔

دورہ عار و حیرت و حیرت کہ مذکور ہے ازہر جانب
بر تاختہ کتاب حق کاوردہ و حمد و شکر است
مرید و مکرر و انبات کمال مراد و اسرہا و شرف
و توحید و طہارت و تہجد و تضرع و تذل و
استغاثہ و استغاثہ و اس معانی ہر خاصہ
عبادت و زہد و آنست و ازہر جانب
وار و شہد است کہ الدعا علی العبادۃ
آہیں۔

پھر دوسری حدیث طرانی و ابن شیبہ کی جو خود صحیح حصین میں مرقوم ہے حارثہ اصنام لہ شفی و ابن ابی اللہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ کہانہ
الموتی کا یسعون بلا شک نکلن
اور یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے اپنے گھر میں ایک کتا دیکھا جس کا نام یسعون تھا۔

اور پارہ ۱۶ میں فرماتے ہیں خلافت خلافت بنی امیہ کا عاقبت تھا اشیاء ابن عمر کے ساتھ
تو شیخہ فی الجناحہ جو کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ مقتولین بدر پر نمازی صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم نے فرمایا تھا انھوں نے یسعون مائے اولیہم یعنی یہ لوگ اس وقت جو میں ان سے کہتا ہوں
تھے ہیں اس حدیث کو سن کر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حیران ہوا اور فرمایا کہ حق تعالیٰ تو فرما کہ یہ اسوہ
نمل میں اسلک کا قطعہ الموتی یعنی تو اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بنا سکتے سرور کو، پس اس
اختلاف کے دونوں شعبوں درست ہیں اور کوئی اختلاف نہیں کیونکہ حق تعالیٰ نے اسوہ فاطمہ میں فرمایا ہے
ان اللہ یسعون من یشاء یعنی وہ اللہ کے ساتھ ہیں جو چاہے تو جو امر مذمت مستقر سے ثابت ہے
جس طرح بخلاف فتح القدر پر شرح ہدایہ مولوی صاحب بریلوی سے مذکور ہوا کہ ثابت نہیں ہے مگر حق تعالیٰ نے یسعون
اور سلام دعا اس پر بھی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات، کرمہ حق، لیکن اس لفظ خطاب اور اختلاف
حضرات صحابہ و ائمہ کرام سے ہے ہاں فقیر اللہ کر سوائے اسامی کے بخلاف شرح الصدوق ملک شام کے تین
شخصوں کے یا محمدہ کہنے سے اور رد المحتار سے یا سیدی یا احمد یا ابن علوان لکھنے کا قصدا وہ اس
پر طرہ یہ کہ اگر مراد برہانی تو بہر نام و قدر اولیا سے گشت اولی کا۔

معاذ اللہ کیسے محکم سید ندوی ہے حالانکہ اولیا مابل قبور کو فائزہ مشکلات و مرادات میں مشغول
جان کر پکارتا اگرچہ اس تعریف کی قدرت حق تعالیٰ کی طرف سے کچھ کمزور محض قیاس باطل اور بلا دلیل محض
ہے ہرگز کسی آیت اور حدیث سے ثابت نہیں کہ حق تعالیٰ نے انبیاء و اولیا کو عالم میں تصرف
کرنے کا کوئی اختیار یا ابدان کی وفات کے دے دیا ہے جس کو وہ چاہا پس بغیر و ضرر پہنچا دیں پس محض
بلا دلیل قطعی کے مسلمانوں کو شرک میں مبتلا کر کے حنلو ا خاضلو کا مصداق ہوتا ہے چنانچہ خود
علامہ شامی صاحب رد المحتار جلد ۱ ص ۱۱۱ سے مولوی تیمار الدین کے حوالہ سے کہتے ہیں کہ میں نے یہاں
خلان ان دعا حاجی ان کا کفر ہوتا مقتول ہو چکا ہے تو ایسے ہنس قصوں سے کار بر لاتی کفر و
شرک عقائد کے مسائل میں غایت بددیانتی اور فحش و حدیث کا مقابلہ کرنا ہے اسی طرح بستان
الحدیث ص ۱۱۱ سے اشعار شیخ احمد زروق صوفی دم کے جو اپنی حیات میں تربیت مرید کے لئے لکھے ہیں
چنانچہ بستان الحدیث میں ان کو منجملہ اہمال کے نویں صدی میں لکھا ہے اور مولوی احمد رضا خان

صاحب بریلوی نے بھی حیات الموات ص ۱۱۱ میں نقل کیا ہے۔ مذکر بعد وفات فائزہ حاضر و ناظر جان کران
کو پکارتا چر جب کہ حیات مجاہدہ القیام کے الفاظ خطاب اور صلوة و سلام زبانت مزار مبارک پر لفظ
خداوند کا ذکر ہر اس ثابت و محقق ہو چکا ہے تو کب کسی کا کلام حجت ہو سکے گا اسی طرح شفا کا حقیقی معانی
میں ہر نے نہ کہ ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو قبول دینا اور درخت اور پہاڑ اسلام ایک
یا صلہ لکھنا اور فتح العزیز سے کہہ مگر کا محشر میں جانے کے وقت اشارہ مدینہ طیبہ میں قبر مبارک پر السلام
علیک یا محمد کہنا۔ سب میں خطاب بخشوری ہے اس سے فائزہ خطابات اور پکارتے پر
ماہر و ناظر جان کر استدلال کرتا کہ درجہ عقل اور بے عقلی پر دلیل ہے، استغفر اللہ پھر اعرابی کا قبر مبارک
پر عرض شفاعت کا واقعہ کاس کے راوی کذاب اور مجاہل ہیں جتنی کہ حدیث کے موضوع تک نہ پہنچے، چنانچہ
مطالعہ اسلام ص ۱۱۱ میں مرقوم ہے، پھر کوئی گھڑ تھانہ ہو سکتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جلیلہ العزیز کو راستہ
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل نہ چاہیں اور اعرابی کا فعل حجت بنایا جاوے، معاذ اللہ نہ اسی طرح
حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے عقیدہ احتیج کے اشعار جو صلوة و اسلام پر مشتمل ہیں چنانچہ وحی
علیک اللہ یا خیر خلیفہ اس میں مرقوم ہے اور شیخ سعدی و مولانا امجد علی و مولانا محمد قاسم صاحب
کے شعراء میں خداوند کو یہ حال مراد ہے۔ مذکر اند الحقیقی فائزہ حاضر و ناظر جان کر۔ چنانچہ خود مولانا محمد قاسم
صاحب مرقوم فیوض قاسمہ حصہ اول صفحہ ۱۱۱ میں فرماتے ہیں

اللہ صلوة و السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائرہ ناظر و ناظرین کا

دورہ سلام کا ہوگا کرمیگا بندہ نہ سمجھتا کہ یہ پیام فرشتہ پہنچا دے والسلام
نیز ندایا شیخ عبد القادر جیلانی میں جس طرح فتویٰ مولانا گلوپی رح میں اس کی مختلف صورتوں میں حکم
شرک اور عدم شرک کیا گیا ہے اس کی تصریحات آپ کے دیگر قائلوں میں مرقوم ہے چنانچہ فتاویٰ
رشیدیہ حصہ اول ص ۱۱۱ میں مفصل مرقوم ہے۔

اس کا دورہ بندہ جائز نہیں جوتا اگرچہ شرک نہیں لیکن شرک ہے اس کلام کا پڑنا کسی وجہ سے
جائز نہیں مگر شیخ اندس سرور کو ناخواب و حضرت مستقل جان کر کہتا ہے تو خود شرک محض ہے اور خود عقیدہ
نہیں توہم ہے۔ پس ایسے دین میں حال یا شرک ہی یا کفر یا لغو شہادت شرک ہو کر حرام و ناجائز ہو گئی
کسی وجہ سے مجاز کا شائبہ اس میں نہیں ہو سکتا پس جو فتویٰ خلاف نصوص و روایات صحیحہ کے ہو وہ
قطعا مردود ہوگا و اللہ اعلم بالصواب

اسی طرح رسالہ فتویٰ عدم جواز شیخ عبد القادر جیلانی مطبوعہ فیہ عن غفر مراد آباد صفحہ ۱۱۱ پر فتویٰ

اعلم ان لو تکلف الله تعالى احدا من عباده ان يكون خفيا او شافعا
 او ملكا او حنيدا
 بل هو انكر ان يثبت له شيء من صفات
 ودمه ان ياتي به من بعد من منعه من
 حق باث نبي يات في ارضه

اور صلا میں کہتے ہیں۔

مداوری الاله والغات اللہ جل شانہ نے حق و غیرہ ہونے کا امر نہیں فرمایا چنانچہ اس مضمون کو فتح محمد اعظم
 ابن طایر صغریٰ نے نقل فرمایا ہے۔ اور میں نے اس میں تصدیق کی ہے کہ جو کہ تم نے تنقید میں کو کتب
 امکان ایمان سے قرار دیا ہے مگر ہم کہیں ایمان کہتے تو سب پر مگر فریضہ برابر کرتے۔ اور اس میں غیر جہلہ میں
 ایمان ترک تعلق کیوں دیتے۔

علی ہذا صریحاً، فاروقی، عثمانی، الصمدی وغیرہ سب میں نفس قدرت میں اتنا چہ ارشاد حق تعالیٰ
 قرآن پاک سورہ حجرات میں مذکور ہے۔

وَجَعَلْنَا كُتُوبًا وَتَحْفَافًا لِّشُعَارِكُمْ
 ان کو مکر سے خدا تعالیٰ انکسار
 یعنی وہ کہیں نہ کہیں تفسیر میں مذکور ہے کہ اس میں کتب
 بطور حجت اللہ کے ہیں اس کو بھی جو یہ کہہ رہے ہیں

اور فرمایا سورہ مؤمنون میں

فَلَا تَسْبُحْهُ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ بِمَا تُشَآوَن
 یعنی سبوح و تعالیٰ میں ہی اس کو سبوح و تعالیٰ میں ہی

حدیث شریف صحیح مسلم میں وارد ہے
 من اعطاك الله دينه لم يزل يرضاه
 میں جس کے لئے دین کی اس کا سبب ملے

مطلب یہ کہ جو نیک عمل میں پہچے وہ کیا وہ جو سب کے آگے نہیں چڑھ سکتا۔

چنانچہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے والد مولوی محمد تقی علی خاں صاحب سرور القلوب رحمۃ اللہ
 میں لکھتے ہیں

وہ سبوح و تعالیٰ میں وہی ہے جس کو مال کے کف و غلظ میں ایک و حرم ہے اب کہاں ہی جو توہ قدیر
 ان کے ہر باب و سبوح و تعالیٰ میں کی قدرت کا بیان میں ایک شریعت کے کد پر گئے جو توہ جہاں میں وقت
 ان کے کتب میں کہہ رہے ہیں کہ ان کے ہر باب و سبوح و تعالیٰ میں کی قدرت کا بیان میں ایک شریعت کے کد پر گئے جو توہ جہاں میں وقت
 ہے ان کے ہر باب و سبوح و تعالیٰ میں کی قدرت کا بیان میں ایک شریعت کے کد پر گئے جو توہ جہاں میں وقت
 ہے ان کے ہر باب و سبوح و تعالیٰ میں کی قدرت کا بیان میں ایک شریعت کے کد پر گئے جو توہ جہاں میں وقت

جسے کہہ رہے ہیں کہ ان کے ہر باب و سبوح و تعالیٰ میں کی قدرت کا بیان میں ایک شریعت کے کد پر گئے جو توہ جہاں میں وقت
 ہونے ہی اس لئے کہ ان کے ہر باب و سبوح و تعالیٰ میں کی قدرت کا بیان میں ایک شریعت کے کد پر گئے جو توہ جہاں میں وقت
 قاتل جہاد میں ان کے ہر باب و سبوح و تعالیٰ میں کی قدرت کا بیان میں ایک شریعت کے کد پر گئے جو توہ جہاں میں وقت
 گئیں اور اس سبب فرمودہ کی کہ ان کے ہر باب و سبوح و تعالیٰ میں کی قدرت کا بیان میں ایک شریعت کے کد پر گئے جو توہ جہاں میں وقت
 وقایہ کا لفظ اشتیاق کا سوار ہے

فجرت و قدرت رب و وہ ہے
 عظمت سے نور سے عظمت نور ہے
 ایضا صلا میں کہتے ہیں۔

سبوح و تعالیٰ قدرت و ان کے لئے آپ کو عبادت فرمایا

وانہ لما قام عبد الله يد عونه كادوا
 یكفون علیه ليداء قل انما
 ادعوا ربی و لا اشرک به

احدا

اس طرح اس عظمت میں قدرت سے کہ ان صفت برتر نہیں نقطہ خاک کے سرحد سے اس مقام پر پہنچا کر کہ ان
 دارا علی کا نہیں کہیں سکتا فی اعلموا لا تملكون اسی عید کی طرف اشارہ ہے اسی لئے کہ میں انسانیت
 بندگی کو مستلزم ہے ایضا صلا میں ہے۔

نور ان کے حق میں کوئی مرتبہ بندگی سے بڑھ کر نہیں سوسائے و تعلق کر کے کہ ان کی عظمت
 اور حال میں مستغرق ہو جائے اور ان کے اس کا یہ ہے کہ سب سے بڑھ کر ان کے خاص ہے کہ وہ شیے عالم
 کو خلق عزت کر دیا و ان کے مقابلہ میں اس طرح دوسرے سبب نہیں دیتا

پس مولوی نعیم الدین پرنسپس نے کہا قیام جو ہم شرک کے دروازے کا بنیاد بنی مسلمانوں پر معمول
 کو خود اپنی حاجت تیار و برپا کرتے ہیں۔

قرآن ۱۶ اسی مسئلہ میں کسی کے نام کا جانور کرنا بھی شرک میں
 بحث نا اہل غیر اللہ اور نذر غیر اللہ داخل کیا ہے کوئی مسلمان فرج کے وقت سوائے اسم اللہ

اللہ کے کہہ کر اور کچھ نہیں کہتا۔ اور کسی کا نام نہیں لیتا جب میں شرک ہے۔ تو یہ حکم شرک لفظ و افعال ہے
 غیر احمدی میں ہے جو کہ گائے اولیا کے لئے نذر کی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں کم ہے وہ مسلمان
 طیب ہے کیونکہ اس پر قدرت فرج غیر خدا کا نام نہ لیا گیا۔ الخ لفظ لفظ

افل بیشک کسی کے نام کا تقرر ہوا اور تدریس کے لئے مانا حرام اور شرک میں داخل ہے اگرچہ وقت
 ذبح کے اس پر مطابق معمول اسم اللہ کا کبریٰ کہا جاوے جیسے جیسے ہی رہے گا چنانچہ در مختار ص ۶۸
 میں مرقوم ہے۔

ذبح بعد از اقامت و نحوہ کو احد
 من العظام یحرم لانه اهل
 به دفع بواسطہ ولو ذککوا سم
 الله تعالى ام
 یعنی ذبح کے بعد اقامت کے بعد اگرچہ کسی نے ذبح کر دیا تو اس کے ذبح کے لئے منہ
 کے استعمال پر حرام ہے کیونکہ غیر اس کے نام پر ذبح
 کرنے کے حکم میں ہے اگرچہ اس پر اسم اللہ کا ذکر ہے
 وقت نہ ہو دے۔

اور اس کا شاہ عبدالعزیز صاحب کشمکش بلوی نے تفسیر الخیر مجلد ۱ ص ۱۱۱ میں جو بلوی نے اسم اللہ کے کلمات سے ہے فرمایا
 یعنی دیگر آں جانور کا آواز آدھ شد شہرت
 دادہ شد حق آں جانور کے غیر اسم اللہ یعنی برائے
 غیر خلاصت خواہ آن غیر است باشد یا ر دے
 غیثت کے بطریق جو کہ بنام او بدیند خواہ
 جی سلطانہ فغان یا سرائے کہ بدل و لائق جانور
 اذیل لے سکے آقا دست بعد از شد یا تو ب
 واد آن کون بدید و خواہ پیر سے و غیر را بائی
 وضع جانور سے نہ مقرر کرد و نہ کہ آں بہر
 حرام است و در حدیث صحیح وارد است کہ
 مملو من ذبح بغير الله یعنی ہر کہ بذر ذبح
 جانور کے غیر اسم اللہ یا نہ لکھن است و خواہ
 دلوت ذبح نام خود کہ ورنے زوا کہ چھوٹا بہر
 داد کہ آں جانور کے خاں است ذکر نام خدا
 وقت ذبح قائم نہ کر دے آں جانور شوب
 بآن غیر گشت و نجس لم وید گشت کہ زیادہ
 لکھ جو طرح مقرر الایمان ملت میں لکھا ہے اور نشان اور آپ جس کو کہ پڑا ہے جس کی

لکھ جو طرح مقرر الایمان ملت میں لکھا ہے اور نشان اور آپ جس کو کہ پڑا ہے جس کی
 ملے تقویٰ الایمان ملت میں ہے اگرچہ مسلم

اور حیث مراد است ذبح کر مارنے ذکر نام
 خدا جان دادہ است و جان آں جانور لکھ
 غیر از خود جانور گشتہ انسان میں شرک است
 وہم گاہ آں غشت دوسے سرائے کر و دیگر نہ کہ
 نام خدا لکھ لے خود ماند سنگ و توک کہ اگر
 بنام خدا لکھ لے خود ماند لکھ لے گرد نہ اسو
 زیادہ ہے کیونکہ کمر دہنے ہے ذکر نام خدا لکھ
 دی ہے اسد جانور کے ذبح کے نام پر قرار دیا گیا
 اور میں میں شرک ہے اور جب کہ یہ طبعی اس
 میں سرائے کر گئی تو ذکر نام خدا سے محال نہیں
 ہو سکتا جیسے کہ اسود کر اگر خدا کا نام لے کر
 ذبح کئے جانوی محال نہ ہو گئے تھی

پس قول جانویں صاحب تفسیر احمدی کا بقول خود حسب رسم و دراج زمانہ کہ جن کا استعمال ملت میں ہے
 پر کلام فیصل جناب شاہ صاحب موصوفہ سے جن کی ولادت مکتبہ میں ہے کہ احقر متفق ہو کہ غلط ثابت ہو
 گیا کیونکہ اولیٰ کی تدریس کا حرام اور کفر بنو نارواخت و شرع و مذاکرے و مسلط بلوی نے تفسیر بلوی نے اسم اللہ
 کے نزدیک ہے اور مفسر بلوی جو کہ ہے یہی کیونکہ کہانہ مذکور گئے محال ہو سکتی ہے کہ کشت کئے اور خود
 کشتہ کرنے سے شہرت دینے سے حرام ہو گئی ہے پھر اس پر اسم اللہ کا ذکر کیا قطع دے سکتا ہے جب تک
 تدریس نہ شہرت تبدیل نہ کیے چنانچہ فتاویٰ عالمگیری و جمیع کتب خود بار شاہ عالم گیر انسنگ زبیر و
 اللہ شاہ عالمگیر صاحب تفسیر احمدی کا ہے اکی جلد ۱ ملتیں مرقوم ہے۔

ذبح عندہ کسی الضعیف تعظیما لہ
 لا یحل الا کھا و کہ اعتد قد صرح الامیر
 و غیرہ تعظیما لہ
 یعنی کسی کی ضعیف تعظیما لہ
 کھا محال نہ ہو گا جس طرح کسی ایڑ چٹکے کے ذبح
 کرنے سے محال نہیں ہوتا۔

اور جبکہ خود عالمگیری نے تفسیر احمدی مطبوعہ کریم علی شریف میں تفسیر آیت وقالوا ہذا المعاصر و حوت
 تھو کہ بظہر الامن غلطہ الا تفر لے میں۔

واکول ہذا السموات البیدعیہ
 سمیاجول تصبیح من المرقع کا علم
 لا اذتہ و عنہ سرائے تو کہم الله تعالیٰ معا
 قد اشتہر فی زماننا بنی النساء
 لثاقتصات العقل والدین فامون کثیرا
 ما یندعوت سنن الدلیلین و الا حجة
 اور بعض بنی احمد معاجل نہ دینا
 یعنی حدیث رسالت سے اکثر خصوصاً مجتہد ارجمند بلوی
 سے ایک صحابہ نے مسجد کے لئے مقرر کردہ نذرانہ
 تمام حصہ اس میں بانے نہ رنگن عباس زانکی ہشتا
 عقل دینی حد تو دینی شہود پر چکا ہے کیونکہ بھرتی
 اپنے خیال باطن میں جن خطا فزون آوا د میں
 کو حاجت دعا سمجھتے ہیں ان کے مذہب کی کئی ہیں
 اور جب تک اپنے طریق بتا دی ہر اس کو خروج نہ

فی زعمهم من وجوه من التفاضل من
 تلك الشهور ما لم يتصور بدعوى
 وجه اخر منه بانهم لا يوافقون
 ويعتقدون بانهم اخطاوا في ما احيا
 في تلك الاموال من وجوه او لا من معاد
 الله من ذلك ولعمري ان ما احتجوا به على
 بشايعه حال انتصار في ذلك ما احدث حلا
 پس مولوی نعیم الدین کا نذر اولیاد پر نام خدا لینے سے محال: نے کا زعم یا ظن مردود ہو کر خود اس کا حرم و غیر
 اللہ پر ناگوار مقبلا اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے جانیہ توفیق الایمان ایضاً من اس
 واضح ہو گیا بانی تفصیل اس مسئلہ کی آئندہ صفحہ میں انشاء اللہ العزیز آدھے گی۔
 آیت نالوین اکثر غیر بان لاؤنم مشرکون کا مطلب
 اس عبارت میں مسلمانوں کو شرک شمار ہے میں اور آیت صاف ایسے کا کھوہا اللہ اکلا وھو مشرکون کے تحت
 داخل کرتے ہیں امدان کی اس بات کو بھی نہیں مانتے کہ شرک جب ہوتا کہ ہم ان انبیاء و اولیاء پر مدعی
 فہیدہ دل کو اللہ کے برابر سمجھتے مسلمان کا یہ اعتقاد کہ انبیاء و اولیاء و شہداء کو قدرت تعریف اللہ تعالیٰ
 نے بخشی ہے اس کی مرضی سے عالم میں تعریف کر کے ہیں بالکل حق ہے قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علی نبینا
 و علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ ارشاد موجود ہے یعنی تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت بنانا ہوں پھر
 اس میں چونکہ امتا ہوں تو وہ خود اچھوند ہو جائے میں اللہ کے حکم سے الاذیکھو قدرت تعریف اللہ
 نے بخشی قرآن نے بتائی حضرت مسیح نے ظاہر فرمائی اسی کے لئے دے کو مولوی جمیل مشرک لکھتے ہیں مسلمان
 کا یہ اعتقاد کہ اہل اللہ کو لگانا عین اللہ ہی کو لگانا ہے اور ان سے مدد گنتی میں اسی سے مدد گنتی
 ہے بالکل صحیح اور شرح اسلام کے مطابق ہے الا اجماع کا خطاب عثمان بن عفیف کی حدیث: رشاہ
 عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں یعنی اگر انتفاع خاص حق تعالیٰ کی طرف ہوا اور نہ تعریف
 کو مدد کی خاطر جان کہ اور اللہ تعالیٰ کے کارخانہ اسباب و حکمت پر نظر کر کے ظاہر آفیر سے استغنائت
 کرے تو یہ عرفان سے دور نہ ہو گا اور شرع میں بھی جائز و وارد ہے۔ امدانبیاء و اولیائے فیہ اس طرح
 کی استغنائت کی ہے اور وہ حق تعالیٰ اس طرح مدد گنتی فرماتے نہیں بلکہ خدا ہی سے مدد گنتی ہے۔ اب

کئے اسمعیل دین میں شاہ صاحب بھی مشرک ہوئے۔ علی ہذا مسلمانوں کا یہ اعتقاد کہ انبیاء و اولیاء اللہ کے
 پیارے ہیں جو چاہیں سو کریں اس کی جناب میں ہمارے سفارشی ہیں ان کے لئے سے خدا مست ہے ان کے پرکارنے
 سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے جتنا ہم ان کو مانتے ہیں اتنا اللہ سے نزدیک ہوتے ہیں یہ سب اسلامی عقائد
 اور قرآن و حدیث کے مطابق ہیں۔ مجھ میں نہیں آتا کہ اس کا کیا مطلب ہے کیا لوگ رسول کو اننا چھوڑ دیں
 ان سے فدا کرکریں یہ باقی کس طرح شرک ہیں۔ اس غلطی کو تو دیکھئے کہ ان ایمانی و قرآنی عقیدوں پر
 مسلمانوں کو شرک ٹھہرایا، ورنہ ہو کہ دینے کے لئے قرآن پاک کی آیت و معانی میں اکٹھوہ الا ذکر لکھدی
 جو مشرکین اور بت پرستوں یا یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی اہل لغضا
 اقوال بیشک جو لوگ اللہ کے ساتھ اقرار بالکیت اور غالیقت وغیرہ امور ایمانی کا کرکے ہوئے پھر
 شرک میں مبتلا ہوتے اذنان پر مٹی دینی علامت کی چیزوں کی پرستش جیسے قبر پر تکرار کرتے ہیں جس طرح
 خود مولوی نعیم الدین نے سطحیں تفسیر مبارک سے نقل کیا ہے
 "وہا یحییٰ اکٹھوہ الا ذکر لکھدی مشرکین اللہ تعالیٰ اور اس کی غالیقت اللہ اس کے آسمان میں بیکارنے کے اقرار سے
 مٹی پر مٹے وہ علامت مٹی یعنی قبر کی کی دوسرے مشرک ہیں جیسا کہ اس پر بھی کہ آیت مشرک کے حق میں نازل ہوئی
 جو اللہ تعالیٰ اس کی غایت خدا قیامت کے موقع میں اس اور مصیبت کے وقت اس کو لکھتے ہیں جیسا کہ امام احمد
 اس کے قبلوں کو اس کا کفر کتب کے صحیح حق لکھ ہے جاری ہے گواہی تیری
 پس ایسے لوگ شرک میں گرفتار ہیں چنانچہ صحیح بخاری میں مدہ شرح فتح الباری بارہ ۳۰ صفحہ میں حضرت مکرر
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
 من حکمہ فی قولہ تعالیٰ وما یؤمن
 اکثرھو باللہ اکلا وھو مشرکون قال
 یستلھون من خلقھو من خلق
 السموات والارض فیقولون اعھ
 فذلک ایمانھو وھو جہل وھو
 غیرہ اھ۔
 نیز حضرت امام ربانی مجددات ثانی سرہندی رحمہ اللہ نے جلد ثالث صفحہ مطبوعہ نوٹ لکھ دیں فرماتے ہیں
 دوسری آیت شامہ شرک شرط و جہل شرط
 از تمام طوائف و در حق انرا شرط و استقام
 کے لئے اور جہل شرط و اولیاء اللہ سے

کہ وہ جہاں اہل اسلام شائع گشتہ میں شرک
و ضلالت سمت و طلب توجہ از سنگا ہے
تراشیدہ تراشیدہ نفس کفر و انکار و کفر
الوجہ تالی و تقدس قال اللہ تبارک و تعالیٰ
شکایہ من حال بعض اہل الضلال
یوید و ان یثبوا کہ حوالی الطاعون
و قد احووا ان یکنہ و اہد و یرید ان یثبوا
ان یثبوا حلالا کما یثبوا ۱۱ اکثر ذلک یثبوا
کما لیس کہ دارند باین استمداد منور و مبتلا
و کذب و حق بلہ از میں اسمائے فی مسمی میثابت
و بارے ہم اسم شرک و اہل شرک گرفتار اند
علی الخصوص میں معنی بازیگاہ بد ایشاں
در وقت عروج من ہدوی و یو یک کہ وہ
زمان ہندی سیتہ معرفت مست و مشہور و
سمت کلمہ شد کہ از وقایع میں شرک غالی ہوز
در یکے از رسوم اس اندام خلیفہ صلی اللہ
تعالی و قطعی نمودن ایام منکر و بدادہ اور دن
دراں ایام رسوم متعارف و بدادہ منور شرک
و مستوجب کفر است چنانچہ در ایام و احوال انکار
جہاں اہل اسلام علی الخصوص ذلک ایشاں بد
اہل کفر و ایمانی آتش عید خود و عید انند بڈایا
شبہ پیدا یثبوا اہل کفر غائبانے و خیراں و
خواہراں و سنگ اہل شرک میفرستند و ظاہر
خود اندر دگ کفار دماں ہوسم رنگ می کنند
دار بک شرح انبارا پیر کردہ میفرستند

و ان ہوسم را ایشاں را اعتبار میدہند بہ شرک
و کفر است بدین اسلام قال اللہ تبارک و تعالیٰ
شعانی و ما یحس ان کفر ہا کہ وہ ہم کفر
و حیوانات را اندر شائع می کنند و بر قرین
ایشاں رفتاں حیوانات را دفع مینمایند
فقد ایں عمل را اصل شرک ساخته و در باب
مہال خودہ ایں ذبح را از جنس ذبائح جن
انکاشتہ کہ منع شرع است و داخل ہوز
شرک اہل نیز اجتناب باید نمود و خودہ نقد
بسیار است چہ در کاست کہ نذر ذبح
حیوانے کنند و انکاب ذبح آن نمایند
و بد با حق میں مانی سا نقد و شہید بعدہ جن
در ہندوگان و پید کنندہ از میں عالم صحت
صیام نسا کہ بریت ہیراں بدیسیان نگاہ
دارند و اکثر تہائے ایشاں را از نزد خود
تراشیدہ روزہ را بی خود را بنام آنہا نیست
کنند و در وقت افطار از برائے ہر روزہ طعام
خاص بوجہ مخصوص نہیں مینمایند و تعین ایام
نیز از ہنگامہ کنند و اہل بدادہ و کفر ایں روزہ کفر
عے کنند و بر ایں روزہ را تہاتراچ خود تراشیدہ
ماہیت خود را با تہاتراچ شرک و ماہرست و جس
مذہبے ہذا خود را تہاتراچ شرک و ماہرست و جس
فصل بانگ بدیہات و اہل کفر و بدیہات و جس
آمدہ است کہ اوتوں فی شرمون و اہل و مس
اجزی بہ یعنی مخصوص از برائے من است

و ان ہوسم را ایشاں را اعتبار میدہند بہ شرک
و کفر است بدین اسلام قال اللہ تبارک و تعالیٰ
شعانی و ما یحس ان کفر ہا کہ وہ ہم کفر
و حیوانات را اندر شائع می کنند و بر قرین
ایشاں رفتاں حیوانات را دفع مینمایند
فقد ایں عمل را اصل شرک ساخته و در باب
مہال خودہ ایں ذبح را از جنس ذبائح جن
انکاشتہ کہ منع شرع است و داخل ہوز
شرک اہل نیز اجتناب باید نمود و خودہ نقد
بسیار است چہ در کاست کہ نذر ذبح
حیوانے کنند و انکاب ذبح آن نمایند
و بد با حق میں مانی سا نقد و شہید بعدہ جن
در ہندوگان و پید کنندہ از میں عالم صحت
صیام نسا کہ بریت ہیراں بدیسیان نگاہ
دارند و اکثر تہائے ایشاں را از نزد خود
تراشیدہ روزہ را بی خود را بنام آنہا نیست
کنند و در وقت افطار از برائے ہر روزہ طعام
خاص بوجہ مخصوص نہیں مینمایند و تعین ایام
نیز از ہنگامہ کنند و اہل بدادہ و کفر ایں روزہ کفر
عے کنند و بر ایں روزہ را تہاتراچ خود تراشیدہ
ماہیت خود را با تہاتراچ شرک و ماہرست و جس
مذہبے ہذا خود را تہاتراچ شرک و ماہرست و جس
فصل بانگ بدیہات و اہل کفر و بدیہات و جس
آمدہ است کہ اوتوں فی شرمون و اہل و مس
اجزی بہ یعنی مخصوص از برائے من است

طیورہ عبادت عدم شرک کے تحت ہر چند جس صحت
حرکت باطنی یا خارجیست مانتھیں وہ ان پرانے
اجہم میں عبادت نہ تہیکہ توحید کے ذریعہ عبادت
کو مستی عبادت است آنچہ بعضے زلفان وقت ظہار
شاعت میں لکھتے کہ ایماندارانے خدا کا نام
وام ثواب نثار ہر آن کے کہ ہر امر صادق ہے
قبیلہ ان پرانے ایمان کے کہ ہر امر صادق ہے
شینہ خلد و باطن از برائے جہت جہت
کہ وقت افکار از کتاب عبادت نمایند
افکار نام از کتب کتب حاجت سوال و کلام
کند و باطن افکار نمایند و قطع کے حوائج خود
ما خصوص ہر کتاب میں ہم داند این جو حق
صفات رسول شیطان میں است و کلام

پس جس طرح شرک میں با یقین کہتے تھے۔

ما نسب ہوا کا لفظ جو تا الی اللہ

دلفی کا پیر سورہ نعر

اسی طرح مولوی نعیم الدین کا بھی ہی حیدر ہے کہ شرک تب ہوتا ہے کہ ہم ان انبیاء و اولیاء کو میں شیعہ
کو اللہ کے برابر سمجھتے ہیں۔ مسلمانوں کا یہ اعتقاد کہ انبیاء و اولیاء اللہ کے پیارے ہیں جو چاہیں سو کریں ہمارے سفارشی
میں وغیرہ وغیرہ۔

تو یہ ان دونوں میں کیا فرق ہے۔ وہ بھی بعض ایمانی باتوں پر ایمان لاکر شرک کرتے یہ بھی دبی کرتے ہیں
اگرچہ نزول آیت اس زمانہ کے لوگوں پر ہوا، مگر جو جس کے گاس میں کیوں کہ وہ اس طرح اس
کی تفصیل کا حق کلام حضرت محمد صاحب میں گندوی کہ جہلا کا یہ قول کے نام کا روزہ رکھنا اس کے ذریعہ
سے طلب عبادت اداس میں ثواب پہنچانے کا میلہ کوئی جو حق میں تخصیصات کے میں گمراہی اور داخل
شرک قرار دے ہیں۔

شیخ رسول کو اناس طرح ہوتا ہے جس طرح خود تقویٰ الایمان میں ہے کہ رسول کو رسول
سمجھنا اس طرح ہوتا ہے کہ اس کے سوائے کسی کی راہ نہ پکڑتے اتنا حاکمیت کو ضرور پکڑتے نہ کہ انبیاء
و اولیاء کو چاہیے پکارے۔ حاجات طلب کرے۔ حاضر و ناظر شہرت جانتے کہ یہ ہرگز ان کا امتا نہیں
بلکہ اللہ اور رسول سے عبادت ہے چنانچہ علی علیہ السلام کے منجزات مردہ زندہ ہونے وغیرہ میں
اللہ سے استدلال لاکر کہا جاتا ہے وہ تو اللہ کے پیارے ہیں جو چاہیں سو کریں، معاذ اللہ اور خطاب
انبیاء اور عثمان بن عفان کی روایات کا جواب مولوی نعیم الدین کے جواب میں صحت تا صحت پر
مفصل گفتگو کیا، اور جناب شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ کی عبارت تفسیر طبری ص ۱۰۱ در بارہ استعانت بغیر
اللہ کا کٹ چھانٹ کر خیانت و بددیانتی پر کمر باندھیں جو بغیر عن انکشاف حقیقت اہل انصاف کی
خدمت میں حسب ذیل ہے اس عبارت کا جہر اولیٰ علیہ السلام کا ملاحظہ فرمائیں تفسیر فتح العزیز ص ۱۰۱

وہی جا باید فیصد کہ استعانت از غیر بوجھے
کہ محمد و آل خیر باشند و را بیک از غیر مطلق
ابن ندیم و امام است و اگر اعتقاد بعض
بہا من حق است و اولیٰ کے از مظاہر مطلق
و استعد و نظر بکار خانہ اسباب و حکمت
او تعالیٰ و راں نمودہ یہ غیر استعانت
ظاہری نماید و را عرفان خواہد بود و
شرح نیز جائز و را دست و انبیاء و اولیاء
ابن نوع استعانت بغیر کردہ اند و حقیقت
ابن نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت
بجہت حق است لا غیر

اس عبارت شاہ صاحب موصوف میں جس استعانت بغیر سے شرح میں اجازت دی گئی ہے اور
انبیاء و علیہم السلام وغیرہم استعانت کرتے تھے وہ کارخانہ اسباب و حکمت نظام عالم کی استعانت تھے
کہ بعد گزرتے اس عالم کے خود انبیاء و اولیاء سے استعانت طلب کرنا ان کو کیا زمانہ معاذ اللہ جس طرح
مولوی نعیم الدین نے لفظ اورا کا ترجمہ تحریف کر کے لوگوں کو بدبو میں ڈال کر بندہ مقرب کا کیا ہے
جس پر خط کا نشان ڈالا گیا ہے۔ حالانکہ ہرگز اس کا اشارہ تک نہیں ہے چنانچہ شاہ صاحب

وقال المرحوم العلامة في الصلاة واحدة
 الصلاة في القرآن على وجه متعدها
 للصلاة ولا تنضم من حديثه ما لا
 ينعكس ولا ينفرد به

اور ان ۳۰ صفحہ میں فرماتے ہیں۔

ولما زاد العلامة ما بعض العلماء واما
 بعض الصلوة واما بعضي الا متقاد
 يعني دومر او دواسے تدار اور عبادت اور
 اعتقاد ہے

پس کس طرح ایضاً میں شمس خارج ہو کر عبادت یعنی پڑھنا یعنی تدار اور دواسے سب امکان عبادت اور اس
 کے لوازمات میں تدار کو بھی عبادت کہتے ہیں اور دواسے کو بھی عبادت کہتے ہیں جب کسی کو کوئی عبادت غائب نہ
 ہو تو نفع و ضرر حاضر و ناظر مان کر کہے گا تو وہ بھی پڑھنا ہی ہوگا اور مسئلہ تدار کا کفر و شرک ہونا آیات
 و احادیث اور اقوال انہ کریم و مقتدا نے انہ سے بخوبی مفصل مذکور ہو چکا ہے ہرگز کسی اہل بیت حضرت
 صحیح سے انبیاء و اولیاء کو پکارنا تدار کرنا ثابت نہیں۔

مسئلہ شفاعت کا اجمالی ذکر
 پھر اہل اللہ کو پکارنا تدار کرنا جبکہ شرک شریک و کفر کفر اس شرک
 مسئلہ شفاعت کا اجمالی ذکر کے ساتھ شفاعت ہو سکتی ہے شفاعت انبیاء و اولیاء و مومنین
 اہل کبار کی باذن اللہ تعالیٰ ہوگی اس میں کسی اہل سنت کو غلات نہیں ہے یہی آیت و احادیث سے
 ثابت ہے اور یہی حاصل تفسیر خازن اور مدح البیان و شرح فقہ اکبر کا ہے اس کے خلاف اگر ہرگز
 تقویٰ الایمان میں انبیاء کی شفاعت بالذکر و مومنین اہل کبار کے لئے انکار نہیں ہے اور نہ بے فائدہ
 بتانا یہ محض مولوی نعیم الدین کا عناد اہل توحید سے اپنے شتم و شرکیات کے باعث ہے و کج و خود
 تقویٰ الایمان ص ۱۱ میں اسی کے ساتھ لا ہوا مرقوم ہے۔

”بلکہ انبیاء و اولیاء کی سفارش جو ہے سوائے ان کے اختیار میں ہے ان کے بکارت سے نہ کھانے سے نہ کچھ
 نہیں پڑتا اور اسی مسلم ہو کر کوئی کسی کو سفارش بھی ہو کر ہے وہ بھی شرک پڑتا ہے“

اور اسی کی تائید مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی ۱۱۷۰ھ تائید مرقوم کے کرم اور شیخ و استاد
 تفسیر فتح العزیز جلد ۲ ص ۱۱۲ میں فرماتے ہیں۔

و احادیث متواترہ بیان کر دیکھتے ہیں ان کا فر
 درجن مہا اہل معاصی حکم شفاعت خواہند

پس معلوم شد کہ مرقوم مطلقاً شفاعت کرنا
 و پس در سب مقام ہم لوگ ہمیں شفاعت است
 زیرا کہ اس کلام پر لکے در خیال کا مسئلہ لکھا
 و نیز ہم شریعت انبیاء است از اولاد انبیاء
 و اولیاء و حوستان و دیگران دین کہ خود را
 قبول برنگانہ مومن از موافقہ ربانہ رس
 میرند و می ہستند کہ با وجود کفر و تہافت دیگر
 برنگانہ اما از عذاب اخروی خلاص نمایند
 شفاعت طریق دعائیں خیال آست کہ
 شفاعت کے شواہد جو علی آں غرہ مشوید دعاں
 مدد واقع خواہد شد نہ اگر شفاعت ہر شیعی
 دعاں روز موقوف بر حکم اہل خواہد بود چنان
 شفاعت موقوف بر حکم آہل شد ملے
 اعتماد نہ اندہ قبول ہاں شیعہ و حصول آن
 کفایت خواہد کرد بلکہ حکم آہل ہم ہکا است
 دعاں در خطر است شود و انشور و کما بعض
 توسل بکشتہ از شش کھند کہ از توسل سبب
 مستقل نیست

نیز علامہ میں فرماتے ہیں۔

بہر چند شفاعت انبیاء و اسلاف شما
 در حق تابان و منو بان خود مقبول است
 اما با وجود کفر شما لا واقع خواہد شد کہ از تبعیت
 و نسبت بایشان خارج آید

یعنی ہر چند شفاعت انبیاء اور قبیلہ سے اسلاف کی
 حق میں اپنے تابعین اور دشمنوں کے مقبول ہے لیکن
 اما باوجود کفر شما لا واقع خواہد شد کہ از تبعیت
 اور نسبت سے خارج ہوئے

الحمد للہ کہ سبب شفاعت تقویٰ الایمان کی پوری تفصیلاً تائید کیا حرف بحرف جو حق کی روشنی
 کی طرح شمس تفسیر فتح العزیز مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے کلام سے حق ہو کر مولوی نعیم الدین کے

کفر کا سبب مستقل نہیں ہے۔

اور حکم آہل کے ہوگی جب شفاعت حکم انبیاء
 موقوف ہوئی احادیث کی جگہ نہیں رہی اس واسطے
 کہ تقویٰ سید شیعہ کا اس میں کفایت نہ کرے گا

بلکہ حکم آہل ہی اس کا سبب دعاس کا مظلوم ہے چاہے
 ہو چاہے نہ ہو پس تم حق کسی کا کہ توسل پر نکالو

کہ توسل سبب مستقل نہیں ہے۔

نیز علامہ میں فرماتے ہیں۔

بہر چند شفاعت انبیاء و اسلاف شما
 در حق تابان و منو بان خود مقبول است
 اما با وجود کفر شما لا واقع خواہد شد کہ از تبعیت
 و نسبت بایشان خارج آید

یعنی ہر چند شفاعت انبیاء اور قبیلہ سے اسلاف کی
 حق میں اپنے تابعین اور دشمنوں کے مقبول ہے لیکن
 اما باوجود کفر شما لا واقع خواہد شد کہ از تبعیت
 اور نسبت سے خارج ہوئے

الحمد للہ کہ سبب شفاعت تقویٰ الایمان کی پوری تفصیلاً تائید کیا حرف بحرف جو حق کی روشنی
 کی طرح شمس تفسیر فتح العزیز مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے کلام سے حق ہو کر مولوی نعیم الدین کے

غلط خیال کا رد و ہونا کا حشر ثابت ہو گیا جس میں باہل انصاف کو کوئی جگہ نہ مل سکتی تھی ہر مسکن کا محمد
شہداء و آخرہ مفصل بحث شفاعت مولوی نعیم الدین رحمہ کے جواب میں مضافاً انشاء العزیز اور اس کی
قولہ **واللہ بن الخلد** من دونہ اولیاء ما نقب ہذا لیسر لونا الی اللہ ولیفی اکابر
یعنی اور جو لوگ شہرہ میں درجہ اللہ کے اور عبادت کیے ہیں پوچھے ہیں ہم ان کو سوا سی لے کر نزدیکی کر دیں
ہم کو اللہ کی طرف مزید میں **تقویۃ الایمان** مکتبہ آیت کریمہ کی کفار کے حق میں نازل ہوئی اور جنوں کی پرستش
میں جو ان کے باطل عقیدے اس میں ان کا ابطال کیا گیا اس کو مسلمانوں پر ڈالنا اور جنوں کی بھولنے پر
اسلام کے ساتھ توسل و شفاعت کو شرک قرار دینا قرآن پاک کی تحریف اور اللہ تعالیٰ پر انفرادی خاصوں
کی تقلید سے صاحب تقویۃ الایمان اس کا عادی ہو گیا وہ ہر جگہ میں فریب کاری کر کے مسلمانوں کو شرک
بناتا ہے **الحمد**

اقول اگرچہ مورد نزول آیت کا خاص ہے مگر اعتبار عموم الفاظ کا ہوتا ہے یہ مسئلہ قاعدہ اصولی مسئلہ
ہے ہزار ہا مسئلہ قرآنی سے یہ اندواض ہے مثلاً آیت **فلنصلوا اہل الذنوب** کو کیا اہل ان کے حق میں
نازل نہیں ہوئی پھر کیوں اس سے مسلمانوں کے حق میں کس زور و شوری سے استدلال کیا جاتا ہے۔ علی ہذا
ہیہ الخلد و احبلاھو و رہا غلہ اور باہا من دونہ اللہ یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی
مگر نص کے خلاف میں اس آیت سے تقلید کے کفر و شرک ہوئے پھر میں دائرہ کے لئے ہر شے استدلال کیا
حق کی طرف حالت عملیہ عزت میں اس آیت کو خود جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک و کفر
پر محمول فرمایا چنانچہ حدیث صحیح ترمذی میں حدیث بن عاصم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ اور آیت **وکل**
تلبوا الحق یا باطل و تکفروا الحق و انتم تعلمون اہل ان کے بارے میں نازل ہوئی مہندہ مسلمانوں
کے لئے اس سے استدلال ہوتا ہے۔ باقی تفصیل جواب تخریب ہی گزر چکا ہے۔ پھر ملاحظہ ہو مولانا شاہ
عبدالحق صاحب محدث دہلوی پر مستند مولوی نعیم الدین رحمہ کی مشکوٰۃ شریف میں اصحاب میں فرماتے ہیں۔

بیت پرستان اگرچہ تاجدار اللہ و غلہ مخالف	مجتہد بہت گہرے جن کو اللہ خدا تعالیٰ اور
اور تعالیٰ لیسندہ اندوئے گوید و لیکن جنوں	فلاح حق تعالیٰ کے لیے ہر ماحر میں مگر جنوں کو رہتے
انہما ہی در مستند و تعلیم کی کنند گویا فضل	ہیں اور تعلیم کرتے ہیں گویا مثل اس میں حق تعالیٰ کے
دلستاد و میداند و اعتقاد دارند کہ ایشان	ماتر میں اور اعتقاد کچھ کہ خدا تعالیٰ کے مقابل

را از عذاب خدا میر با تداوم سے رہا کر دیں گے۔
نیز شاہ عبدالحق صاحب رحمہ مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں۔

غلط ایمان پر شرک واقع است چنانکہ شرک ان
کہ ایمان بخدا و اشتداد بہت پرستی ہو کر رہند
بتان را در عبادت شرک حق ہی ساختند
شرک پرست و خود و خاقیت و عبادت حق باشد
و انجاء از شرک و عبادت است و نفس قرآنی
بدان مطلق است در جائزہ میسر باید و صلا
یعنی انکو ہوا باللہ کلاھو مشرکوں
ایمان نمی آرند بہت شرک و ایضا گمراہی کہ
ایشان مشرک نہ یا ہر ادا ایمان اور بدن زبان
است و شرک کا بد افشن و رد دل چنانکہ
حال منافقان است کہ غلط گویہ اند ایمان
ظاہر و باطن شرک باطن منافق مطلق مثلاً

پس کس پر مولوی نعیم الدین کی خود فہمی و انفرادی تحریف کلام ربانی ہے جو انصاف کو طاق میں رکھ
کر مولانا شہید مرحوم کو مسکرانہ شفاعت کے شرک جاننے کا یہودہ الزام لگا کر غرضیوں کا عقیدہ معاذ اللہ
بتایا جاتا ہے لہذا اللہ علی الصفا قرین چنانچہ مفصل بحث ثبوت شفاعت بحوالہ تقویۃ
الایمان و تفسیر فتح العزیز قریب ہی میں منقول ہو چکی حق تعالیٰ مسلمانوں کو اس درجہ ضلالت بدعیہ
سے نجات عطا فرما دے۔

تورہ **۱۲۷-۱۲۸** قل من بیدہ ملکوت علی شئی و هو یحیی
الاشراک فی التصرف کا مبحث

یعنی کہ کون ہے وہ شخص کہ اس کے ہاتھ میں ہے تصرف ہر چیز کا اور وہ حمایت کرتا ہے اور اس کے
مقابل کوئی حمایت نہیں کر سکتا جو تم جانتے ہو سو وہی کہہ دیں گے کہ اللہ ہے پھر کہاں سے غلطی ہو جاتے
ہیں تقویۃ الایمان ص ۱۷ اور اول کو ماننا محض غلط ہے اس جگہ کائنات طلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا
انبیاء و مرسلین و اولیاء و صحابہ و تابعین و غیر ہم سب سے قطعاً ملحق کر دے چنانچہ تقویۃ الایمان ص ۱۸ میں لکھا
ہے کہ جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے ہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو ماننے اور اس کے سوا کسی کو
نہ ماننے۔ اسمعیل صاحب کے ان کلاموں کا حاصل یہ ہے کہ انبیاء کو انوہ مرسلین کو نہ فرشتوں کو نہ

ولا تستعینوا بضعہ لعلکموا علیہ ولا
تستولوا علی فیہ ۱۰۷
خیر سے مدد نہ مانو اور نہ اس پر تکیہ کرو اور نہ کسی دوسرے
پر مدد مانو کہ وہ اس سے

اور مولوی نعیم الدین کے مستند اعلیٰ بلا لونی صاحب کی (رحم پرانی) کتاب مخزن مغنیات کا دار و مدار کیا
ہے (تصحیح المسائل) میں شرح مشکوٰۃ شیخ عبدالحق سے جو عبارت منقول ہے جبرگ چھ ۹۱-۹۲
میں ذکر ہو چکا ہے اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ صاحب فہمید کی تائید ہوتی ہے نیز مولوی
احمد رضا خاں صاحب بریلوی احکام شریعت حصہ سوم (ابوالعلیٰ پر بس آگرہ) صفحہ ۲۵ میں لکھتے ہیں
مسئلہ ۲: دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور ہر گاہ کہ اسطاعت فرشتگان اور سیارگان دخول مشرعی ہو رہا
ہے یا ہرگز نہیں بلا واسطہ ان سب کے خود عام حقیقی نظم و نسق فرما رہے ہیں جو خدا و انجواب
الذکر کبریا کا حقیقی جلال و مالک ہے اس سے کہ کسی سے تو اس کے دیے ہوئے حکم کا کیا قانون کیا
ہو رہے سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں اس نے عالم سبب میں منشاء کو تداریک اور برقرار فرمایا
قال اللہ تعالیٰ والحمد للہ برات ہرگز جو کچھ کہنا کہ ہے بس کہ اس کا اس سے بھی بیست حقیقی ہے
وہ انہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان سے لگا لگا گیا اب فائدہ ہمیں اور حصول مشرہ
میں طرح خلاصہ ملتے ہیں ان کا بیان قرآن مجید میں ہے و اللہ تعالیٰ اعلم

پس تائید تقویٰ الایمان ان نصوص آیات تطہیر اور امانیث صحیحہ واکبرانہ فقہاء وادلیلے مسئلہ
سے جس کی مزید تفصیل سابق میں رقم ہو چکی ہے مولوی نعیم الدین کو محض شیطان لعین مردود نے چشم پوشی کر کے
نہاد اموال و استعانت غیر اللہ نذر و منت پر مہر چھڑا کر انبیاء و اولیاء کی شفاعت پر معذور بنا کر اس بری
طرح گمراہ کر رہا ہے۔ لہذا ہذا من ذلک۔ حالانکہ یہ مسئلہ بدیہی اور مسلمہ امت ہے کہ شفاعت انبیاء
اور اولیاء کی باذن اللہ تعالیٰ اہل کیا کر کے حق میں ہوگی۔ نہ کہ انحال شرک صریح میں مبتلا ہونے والوں
کے لئے ان اللہ لا یجدی من ھو کا ذب کھڑا۔ باقی تفصیلی بحث نذر اموال استعانت غیر اللہ
اور شفاعت کی اشارہ العزیز آجندہ آدے گی۔

فراموش ۸۸-۸۹ شاہ جہاں محمد صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ عزیزیہ
غیر ان کی نذر و نیاز نہیں فرماتے ہیں بلکہ ایک جواب ان نیاز حسرات الامین نمایندہ برآں فاجبہ
قتل و درد و خواندن تبرک میشد و خدمت بسیار خوب سب فتاویٰ عزیزیہ صلیہ حبیبانی دہلی الامین
کی نیاز کا کھانا اور اس پر فائدہ حاصل ہوا ہونا شاہ صاحب تبرک اور خوب جانتے ہیں یہی نیاز ہے جس
کو مولوی اسماعیل کہتے ہیں کہ یہی حضرت کے نذرانہ کفار کا کفر و شرک تھا اور جو کوئی یہ معاملہ کرے وہ الجہنم

کے برابر مشرک ہے اسماعیل کے عقائد میں شاہ صاحب بھی الجہنم کے برابر مشرک ہیں ماسی بخوی میں
شاہ صاحب فرماتے ہیں مگر گنہ خود را ہی نذر کردم پرستے تو اگر شفا ہی مرے میں را یا امتداد طعام کوئی
داد خوار را کہ مردود از سید نفیس اندامتداں و خرید خواہم کرد بود یا مانے سجد یا مدفن زیت پرستے یعنی
آن سجد یا مدافیم خواہم داد پرستے کہ جو کچھ کہنا کہ سید نفیس کہ دناں لفع فقراد باشد و نذر برائے خدا
دو کو مومن فتح جرایم بست کہ محل صرف نذر است برائے مستحقان نذر جائز است۔ فتاویٰ عزیزیہ ص ۹۲
یعنی اگر یہ کہا جائے کہ یا ابی میں سے میرے لئے نذر کی اگر تو مرے لئے کو نذر نہ دے یا اس کی مثل تو میں ان خوار کو
کھانا کھلاؤں گا جو سید نفیس کے مدافع پر رہتے ہیں یا سجد کے لئے پوریا خریدوں گا یا اس سجد کی روشنی
کے لئے تیل یا اس کو روپ بدلوں گا جو سجد کی خدمت کرے نذر خدا کے لئے اور فتح کا ذکر صرف اس لئے ہے کہ
وہ مستحق نذر کے خراج کر کے کمال ہے نذر جائز ہے اتنی یہی ہے وہ نذر و منت جس کو تقویٰ الایمان میں
شرک بتایا ہے اور شاہ صاحب جائز تار ہے ہیں۔ تیسری جگہ شاہ صاحب فرماتے ہیں مگر مالیدہ و غیرہ جگہ
ناخود بردگے بقصد ایصال ثواب روح الیہاں بخود نذر جائز است مضائقہ نیست۔ فتاویٰ عزیزیہ ص ۱۰۷
یعنی اگر مالیدہ اور دودھ جگہ کسی بزرگ کی فاقہ کے لئے ان کی روح کے ایصال ثواب کے لاد سے ہے دیکر
کھانا جس کو مضائقہ نہیں ہے۔ انہی اسی کو چڑھا دیتے ہیں یہی اسماعیلی عقیدہ میں شرک ہے پھر منوشاہ صاحب
فرماتے ہیں اگر ناخود نام بردگے دادہ شہس اقرار را ہم خود من اناں جائز است واللہ اعلم فتاویٰ عزیزیہ
جلد اول ص ۱۰۷ یعنی اگر کسی بزرگ کے نام ناخود کی گئی تو مال دلوں کو بھی اس میں سے کھا جا جائز ہے۔ پتھرا اسماعیلیوں سے
بزرگوں کے نام کی فاقہ آپ کے شرکی عقائد میں کیا حکم رکھتی ہے۔ لفظ غلط

اقول مولوی نعیم الدین کی جعل سازی و فریب کاری قابل دید ہے اور شاہ صاحب کے فتویٰ کے الفاظ
تو یہ ہیں کہ جس کھانے کی نیاز کا ثواب حضرات الامین کو پہنچایا جاوے اس پر فائدہ حاصل ہوتا ہے جس سے
تبرک ہو جائے اس کا کھانا بہت خوب ہے۔ مگر محض بہتان جنسی سے کہا جاتا ہے کہ الامین کی نیاز
کا کھانا شاہ صاحب بہت خوب جانتے ہیں انتشاء اللہ علی الکافرین۔ ناظرین کی خدمت میں قلم سمحت
ناخود و قتل کے نذر و نیاز سنت دہرادی حقیقت واضح ہو جائی ضرور ہے پس جب اس نیاز کا ثواب الامین کو
پہنچایا جائے تو محض حق تعالیٰ کی عبادت ہوئی جس کو مولوی نعیم الدین نے منالطوہی سے شاہ صاحب پر
تہمت لگا کر الامین کی نیاز کا کھانا بتایا اور لوگوں کو شرکیہ نیاز غیر اللہ میں مبتلا کیا۔ اسی کو تقویٰ الایمان کے
میں فرمایا گیا کہ کافر بھی اپنے حق کو اللہ کی راہ میں نہیں جانتے تھے۔ بلکہ اسی کا مخلوق اور اس کا بندہ سمجھتے
تھے۔ اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت نہ تھی۔ نہیں کہتے تھے۔ مگر یہی پکارنا اور دشمنی ماننی اور نذر و نیاز کرنی

انسان کو پناہ دیکل اور سزا دینی سمجھتا ہی مان کا کفر و شرک تھا سو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اندر کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو اچھل اور وہ شرک میں برابر ہے، ناچھی مٹا یا مولوی نسیم الدین کا یہ فریب دنیا کی کسی فتویٰ میں شاہ صاحب فرماتے ہیں حالانکہ اس فتویٰ میں ہرگز نہیں فرماتے بلکہ کسی شادی کے دوسرے فتویٰ جلد ۱ ص ۹۵ میں بڑے عقیدہ دار شاہ صاحب نے نذر غیر اللہ اور نذر الی اللہ کی حقیقت بتائی ہے اس کا اول حصہ نیا تہ نذر غیر اللہ کا مولوی نسیم الدین نے نقل نہیں کیا اور دوسرا حصہ نذر الی اللہ کا نقل کر کے بتایا کہ یہ وہ نذر ہے جس کو تقویۃ الایمان میں شرک بتایا ہے۔ پس یہ خیانت کے انکشاف سے ناظرین مطلع رہیں اور غور کریں فتویٰ مذکورہ کی عبارت کے لئے دیکھئے صفحہ ۹۵

اہل علم و تہذیب کے موقی نمودان تفصیل وار ذکر ہے یعنی صورت کے لئے جو ہر مذہب کی جہتوں میں تفصیل شادی عالمگیری و دیگر کتاب الصوفیہ و دیگر کتاب ہے۔ جیسا کہ میں نے تقریباً ایک کتاب الصوفیہ میں ذکر کیا ہے اور اس کی عربی عبارت کا ترجمہ عربی میں کیا ہے۔ نذر غیر اللہ و نذر الی اللہ کا ذکر فرمایا ہے۔ کھانا کھانے اور نہ کھانے کا ذکر فرمایا ہے۔ صورت است کہ جسے آئینہ بولتے ہیں قرینہ کھانا و دیگران پر میرا اندر پردہ قرار الیہاں در حالیکہ میگوندے سید فلاں اگر حاجت مدائی من شود پس برائے شما از طرف من اس قدر در بار خدا شکر ان نہیں خدا مال است ہاں جماع اسے الخ

صاحب فہم اس اول حصہ عبارت شاہ صاحب کو مولوی نسیم الدین کی نقل کردہ عبارت شاہ صاحب سے ملے گا کہ ناظر فرمائیں جس سے تقویۃ الایمان کی کھانا نیا تہ نذر الی اللہ کے دشمن ہے کہ ہرگز نہیں اور اولیاء کی نذر دنیا یا اہل ہے البتہ یہ کہنا کہ با اہل میں سے تیرے لئے خدا کی توبہ نہ ہاں خوب صاحب کو کم شاہ صاحب پیر اسی فتویٰ کے پڑیں شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

و تحقیق مبتدا شدہ اندر مردان با اہل نذر نہ کرنا۔ یعنی تحقیق مبتدا ہوئے ہیں کہ جس سے تیرا منہ نہ ہو تیرے شاہ صاحب شادی و عزیزی جلد ۱ ص ۹۵ میں فرماتے ہیں۔

سوال اگر کئے جاندار را منت کہے سازد ان میں ہرگز کسی شخص کوئی مادی کی کثرت اتنے قوت مانور و نام نہ طعام منت ہرگز ان طبعی کو مانور و نام نہ ہاں ہے۔ یا نہیں اور ہرگز کسی کثرت کا

برائے اولیاء کے مردگان پختہ سفر بستند خوردن کھانا اور کھانا اولیاء کے حوالی کثرت سے لپکا کر مینے آن جائز است یا نہ؟ جواب ہاں اور دریں ہرگز کھانا کھانے یا نہیں حجاب ماحد اس صورت صورت حرام بشود و دیگر شایعہ یہ جان کہ بطور منت یا خدا خوردن ان قریب کلمہ است بشرطیکہ نیت غیر اللہ یا شد یا نہ کھانا کھانا شیخ مسعود سرہنی بولتے تھے دو غیر وہاں جلائی مردگان بطور حشرات پر سائیدن ثواب الیہاں می کنند آفرانند دیگر طعام تبرک نمیدانند اگر کھانا حال واد میں دعا احسان برائے نہ ہند و در میان برادری آفران بطور بھائی تجو تعظیم نکند امید ثواب وار و فقط طعام فرستادن بخانا بل نیست تا مسدود مباح است اسے

تا خدا و اللہ مولوی نسیم الدین کا یہ مقالہ تہذیبی بڑے شاہ صاحب فرماتے ہیں یعنی طیبہ اور دودھ چاہل کسی بزرگ کی ناحقہ کے لئے ان کی مدح کے ایصال کے ایصال ثواب کے ارادہ سے لپکا کر کھانا نہیں کھانا مضاف نہیں ہے، ناچھی اس پر مولوی نسیم الدین کا یہ کہنا کہ اسی کو لپکا دیا کہتے ہیں یہی اسلئے عقیدہ میں شرک ہے جہاں صاحب دیانت حق تعالیٰ کو ماحد و ناظر جان کر تا سکتے ہیں کہ ایصال ثواب کے لئے کھانا کھانے کو کیا چڑھا کہتے ہیں اور کیا مولانا حمید روم نے کہیں اپنے عقیدہ میں ایصال ثواب کو شرک بتایا ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ پس یہ حقیقت اور تمام پوچھی مولوی نسیم الدین کے ادا ہالے باطل کی قبحی۔ حیا الحق و ذہق الیہاں ان ایصال جان ذہق و باطل نہ نذر نیا ز منت و مادی غیر اللہ جو داخل کفر و شرک ہے۔ اور نام کے مسلمانوں میں رائج ہے۔ اس کو خصوصاً فقہاء جعفریہ جمہ اللہ کے خوب واضح طور پر کھول کر بتایا ہے جس طرح فتادی و ماحد روا لھما ہر الفائق و غیرہ میں مرقوم ہے جن کو خود مولوی نسیم الدین رسالہ فیضان رحمت ملا میں مستند جاتے ہیں چنانچہ بطور لائق شرح کثیر الدقائق میں لکھا ہے۔

واما اللہی بندہ آکفر اللہ علی ساھو یعنی وہ شخص کہ نہ جو کچھ اس میں شکا رہے کہ کبھی کوئی ملاحہ نہ جان کیوں لافسان خائب لو آدمی خائب ہو جائے یا نہ یعنی ہو جائے یا اس کو کوئی مویض مال و صاحب نہ ہو تہذیب لائق و بعضی حاجت غرضی کی پیش آتی ہے تو اسے میں بعض مزارات

مزارات الصلحی فیصل سوجلی کاشہ
 ویدول یاسیدی فلان بن فلان
 ویدغانی اودوئی مریضی اوقضیت
 حاجتی خلک من الذهب کذا و الفضة
 کذا و من المظلم کذا و من المظلم کذا
 و من اری کذا و من اری کذا و من اری کذا
 بوجوه معدنہ و من المظلم و من المظلم
 لا یجوز لک ان تجرد العبدۃ لا یکون
 لمخلوق یومعہ ان ائذ و ولید مبدت
 و المیت لا یملک و من مغلون بن المیت
 یصوت فی الکامر و حوالہ و حوالہ
 بید لک کھرا انتہی
 و رد المحتار ص ۳۴۲

اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مکتبہ والد ماجد مولانا شہید مرحوم کے جراحہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی و ابلاغ المبین ج ۱ میں فرماتے ہیں :-

نیز غلویت پرستان سمت کہ در اوقات طلمات
 نذر و نیاز برائی تباں و غادان بیت غار
 بر خود لازم میگذاشتند بر پرستان ہم در
 مرادات خویش نسبت بگورستان بزرگان
 و مجاوران اس جا پیمیں بعل سے آرنند گویا
 و شیرینی و نقد جنس بطریق نذر و نیاز آندا
 میدهند۔ نیز در صلا و نیز عادت مشرکان
 است کہ بنام گشتگان آب می نوشاتند و
 آن سبیل ما بنام فرید الشہور میدارند بید
 پرستان را نیز آب برائے امام حسین سے

یعنی یہ بھی بتوں کا طوک ہے کہ اپنی عورتوں
 میں جو اور غادان بت غار کے نذر و نیاز دے
 جاتے ہیں پرست گئی اپنی مرادوں میں خیر سے کہ کوئی
 اور مجاوروں کے ساتھ ہی عبادت کرتے ہیں اور بھول
 و غیوئی نذر جنس بطریق نذر و نیاز آندے اس گویا
 ہیں اور یہی عادت مشرکوں کی ہے۔ کہ گذشتہ
 ہوں کے ہم باقی جاتے ہیں۔ اور اس کو سبیل
 فرخند کے نام پر مشہور کرتے ہیں۔ یہی پرست گئی اپنی
 مراد میں روئی اللہ تعالیٰ جنہ کے لئے جاتے ہیں
 اور اس کو نذر نام کہتے ہیں۔ اور یہی نہیں سمجھتے کہ نذر

نذر و نیاز را تقدیر نام میگویند و این نمی فهمند
 کہ نذر و نیاز ذات اقدس الی کون حرام است و این
 تقدیر حرام است کہ آب یا طعام برائے خوشنوی
 خدا تعالیٰ بترجیح داند شد کہ ثواب میں ملے و بر
 حضرت امام حسین یا سر جرد گئے کہ باشد عمل نمود
 آید فقط و ہم عادت مشرکان است کہ جانوراں
 بنام تباں میگذاشتند بر پرستان نیز جانوراں را
 نذر و نیاز قبول سے سازند

نیز مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی
 مولوی فیض الدین اپنے رسالہ فیضانِ حجت و شمس
 و در النذر و نیاز و کذا و کذا و کذا و کذا
 خانہ اللہ تعالیٰ

ف نذر اللہ کے سوا کسی کی نہ چاہیے مگر یہ کہ اللہ کے واسطے نذر ملانے شخص کو دین کا نذرنا
 ہے فقط اور سورہ فائدہ آیت ماجعل اعدائکم جہنم میں فرماتے ہیں کہ نذر کر کے نہیں قبول کرتے
 خواہی میں کوئی بچہ نیاز رکھتے ہوں کہ اور سورہ انعام آیت و جو من خسر جہنم کا نذر ہے میں فرماتے
 ہیں صرف دنیا میں انسان بت پرست ہے وہ فی الحقیقت جہنم میں اس خیال پر کہ وہ ہماری حاجت دین
 ان کو نیاز پر پڑا ہے میں اور سورہ انعام آیت وجعلوا لله معاذاً من المحدث و الانعام
 میں فرماتے ہیں اوف کا فراموشی میں سے اور موشی کے بچوں میں سے اللہ کی نیاز نکالتے اور بتوں
 کی بھی نیاز نکالتے پھر بعض جانور اللہ کے نام کا بچہ دیکھتا تو بتوں کی طرف بدل دیا انہوں کی طرف کا اللہ کی
 طرف نہ کرتے ان سے زیادہ اللہ سے اب جلتا چاہیے کہ اللہ کی نیاندہی یہ کہ اس کی راہ میں جہنم کو دلوایا ان
 کو دنیا اس کا نذر ہے اس کو نہیں پہنچتا۔ لیکن اس کی حکم برداری ہے اور چیز سے فائدہ فقیر کو اور ثواب
 سے فائدہ دینے والے کو پھر جو کوئی کسی بزرگ کے واسطے کچھ دے اگر اسی دفعہ دے تو شکر ہے۔ جس
 پر اللہ نے احرام دیا اور سورہ نمل میں فرماتے ہیں۔

و نذر و نیاز و کذا و کذا و کذا و کذا
 ان کی بددلی کے کما سمان و کذا میں سے کچھ اور جلتے

یعنی اور یہ بتوں میں اللہ کے سوائے ایسوں کو کہ خود نہیں
 کچھ نہ پڑا کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے کما سمان و کذا میں سے کچھ اور جلتے

مَحَلِّ كَيْفِيَّةٍ مَعْنَوِيَّةٍ . دیکھتے ہیں ۔

فشرک کہتے ہیں کہ مالک اللہ ہی ہے۔ پھر یہ لوگ اس کی سزا میں مختار ہیں۔ اس واسطے ان کو پہنچنے سے پہلے غلط مثال ہے۔ مالک اللہ ہی ہے۔ اگر آپ کو لگے کہ کسی پر سپریم نہیں کر سکتا۔ لکھنا کہ یہی حاصل لفظ بلفظ تقویٰ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جس طرح کہ کلام نقیبا وغیرہ اور قصہ بحالت جناب مولانا شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز اور شاہ عبدالقادر صاحبان علیہم السلام سے بخوبی واضح ہوا کہ تدریس یا ترقی تعالیٰ کی عبادت ہے اور غیر اللہ کے لئے تدریس و منت نیازی و مردمانا مانند سہ سنی بوعلی قلندر و گیارہویں۔ کچھ اور کوٹھارہ۔ تو شمس۔ شہیدوں کے نام کا طاق وغیرہ ہم کہ ان کو بقول مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے لوگ جبرک جان کر کہتے ہیں اور ایصال ثواب کے کھانے کو متبرک نہیں مانتے۔ کیونکہ وہ اللہ کی بنیاد ہے۔ بقول مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کے کہ اللہ سے زیادہ ان سے لڑتے ہیں اس لئے باطل اور داخل شرک و کفر ہے کہ مخلوقات میں سے کسی صاحب قبر صالحین اور اولیاء اللہ کو تدریس و منت کے قبول و منظور کرنے کی ہرگز طاقت و قدرت نہیں ہے۔

چنانچہ یہ تفصیل تقویٰ ایمان ص ۳۴، ۳۵، ۳۶ میں مرقوم ہے کہ کسی کا جملہ اور لکھنا کسی کے ہم کی چھڑی اور لغزہ اور علم اور شدہ اور امام قاسم کی اور پیر و سنگیر کی جندی اور امام کچھو پیر اور استاد اور پیروں کے بیٹھنے کی جگہ کہ لوگ اس کی تنظیم کرتے ہیں اور وہاں جا کر تدریس پڑھاتے ہیں اور انہیں مانتے ہیں اور اس کی طرح شہیدوں کے نام کا طاق اور نشان اور کوپ جس کو کراچہ پڑھاتے ہیں اور اس کی قسم کھاتے ہیں اور یہ قسم لیتی سب مہیتی اور روشنی اللہ ہی نے پیدا کی ہے اور کسی نے نہیں کی پھر اس میں سے جس طرح اس کی نیاز نکالتے ہیں۔ اسی طرح اولوں کی بھی تیار کرتے ہیں۔ بلکہ اولوں کی نیاز کی حتیٰ احتیاط اور ادب کرتے ہیں اس کی اتنی نہیں کرتے۔ اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ جبرک لوگ کہتے ہیں کہ خیرم کے جیسے ہیں پانہ کھا یا کھا ہے۔ لال کپڑا پہنے حضرت بنی کی کوٹھک مردہ کھاویں اور جب ان کی نیاز کیجئے۔ تو اس میں بالضرورت غلطی غلطی غلطی غلطی غلطی اور جندی ہو اور اس کو کوٹھک سے نکال دے اور جس عورت نے دوسرا مرد لیا ہو وہ بھی نہ کھاوے اور جنت قوم یا بدکار مردہ بھی نہ کھاوے اور شاہ عبدالحق کا گوشہ مولانا ہی ہوتا ہے۔ اور ان کو احتیاط سے بنائے اور چھپنے والے کو نہ دیکھے اور شاہ عدار کی نیاز الیحدہ ہی نہ کرنا ہے اور بوعلی قلندر کی سہمی اور صاحب کعبہ کی گوشت روٹی سرسبب مجھوٹے ہیں اور شرک میں گرفتار اور اللہ کی حکومت کی شان میں۔

است خدا تعالیٰ در کے سے مولوی خیر الدین ابن ابی عمیر قاسم کراچی نے خصوصاً عقائد اور کلام

مولوی خیر الدین صاحب بریلوی کے والد مولوی محمد علی خاں صاحب سرور القلوب مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۸۸ء ص ۲۷ میں لکھتے ہیں۔

مذکورہ طرز اقرآن و حدیث سے ہمیشہ کہ خدا و رسول کا حکم کسی کی خوشی کے لئے نازل نہ جائے مگر یہ کہ اللہ نے شیخ مسدود کرا صاحب کا حکم کا ان لیا تو میں کو کراہت ہے ایمان ہے یا دہے کہ ہے مگر خوب جانتے ہیں کہ اللہ ایک خدا کائنات ہے اور اللہ کی سزا و عذاب اور قدر میں بڑے بڑے صاحب کچھ اور کھاتے کو ختم اللہ کے حکم ہے۔ مگر کیا کریں لای نہیں اتنی۔

خیر الدین صاحب بریلوی اور مولوی خیر الدین کے مستند اعلیٰ شیخ مولانا قاسم صاحب کے لکھتے ہیں۔ اگر تدریس میں گناہ گار تدریس یا سکا نے ہیں اگر تدریس کے اداس کرنا یا کسی مقام کے ساتھ یا پڑھنے کے قصد کی تدریس پس آئین تعلیمیں یا جس پر قصد کرتے اس کے ساتھ تعلیم کرتے تو یہ لغو و غیر مجرب است نزوا ابو حنیفہ والیوسف تعلیم کرنا اور غیر جبر ہے۔ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک۔

اور خیر الدین صاحب بریلوی ابو حنیفہ و تادی تعلیم جبر ثالث کتب ایمان ص ۳۷ میں جس کی نقل خود مولوی صاحب کی دستخطی ہمارے پاس محفوظ ہے لکھتے ہیں۔ مسوال سوم کسی نے مسجد کا طاق بجز لکھنؤ یا دہلی سے نام کر دے مسجد کا طاق نہ پھر اور ہر تعلیم کر دے تو تدریس ہوگی یا نہیں یا جواب مسجد کے طاق بھرنے کی نیت سے اگر مقصود مساکین پر تصدق ہو تو تدریس صحیح ہے اس طاق بھرنے کی نیت میں تو جہاں چاہے مساکین کو دینے سے خدا ادا ہو جائیگا اور اس منت سے مقصود مسجد کا طاق ہی بھرنے ہے۔ پھر غرضی مساکین جو چاہتے ہیں

جیسا کہ بعض جہاں خصوصاً شامیوں کے تعامل سے ظاہر ہوتا ہے۔ مگر عبد اللہ بن مسعود ابو ہریرہ علیہ السلام۔

خیر الدین صاحب بریلوی احکام شریعت حصہ اول ابو العلی پر لیس اگر تدریس کے مسئلہ میں لکھتے ہیں۔ مسئلہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کفن و تدفین میں اور فلاں طاق میں شہید مرد دے ہیں اور اس وقت اور ان طاق کے پاس یا کہ ہر جمعرات کو فاتحہ شہیدی اور چاروں طرف پڑھتے ہیں اور بار بار لکھتے ہیں لیو ان مسلک تھے ہیں مرادیں لکھتے ہیں اور ایسا تسبیح و تہلیل بہت جگہ واقع ہے کیا شہید مردان و دختران اور طاقوں میں رتبہ میں اور یہ شخص جس پر میں یا باطل پر جواب عام فہم مع خط کے تحریر فرماتے شیخا اکمل کتبہ و ابوالشواب الجواب یہ سب دایمات و عرفات اور چاروں طرف تہنات و بطالات ہیں ان کا ازالہ لازم و انزل اللہ ہاں سلفی و لا حول و لا قوۃ الا باللہ علیہ السلام اللہ تعالیٰ اعلم۔

نیز مولوی صاحب بریلوی کے ملفوظات صحیحہ سویم حسنی پر سید علی شہد کے ملاحظہ
 میں مرقوم ہے۔ "عوض" اہم ضامن کا جو بیسہ باندھا جا رہا ہے اس کی کوئی اصل ہے ارشاد کچھ نہیں لفظ
 چرم مولوی نعیم الدین کے استاد مولوی محمد گل خاں صاحب جن کی نسبت اپنے رسالہ ایضاً رحمت میں
 ملین العلماء اس الفاظ کا لکھا گیا ہے اپنے فتویٰ مندرجہ سالہ عدم جواز شیشہ مذکورہ طبع و غیرہ اعظم مراد آج کے
 ۹۹۹ میں مرقوم ہے۔ جو مولوی نعیم الدین کے جواب میں مفصل مرقوم ہو چکا ہے کہ بڑے بڑے
 اس جملہ کا تقریباً اور شہرت دینے والا اس کے جواز کا اعتقاد آئم بلکہ مشرک ہے۔ سند اس کی جبرہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی صاحب میں موجود ہے یعنی اور انہیں امور شرک میں سے یہ تھا کہ مشرکین اپنے لغوی
 و مقاصد کے لئے غیر اللہ سے مدد طلب کیا کرتے تھے مثلاً بعض دفعہ تقریر کے لئے اور عمل مطالب
 کی امید پان کے لئے نہیں اتنے تھے اور اگر ان کے ناموں کو چیرا کرتے تھے اسی واسطے اللہ تعالیٰ
 نے لوگوں پر مذہب فرمایا کہ منافقین میں فرمایا کریں کہ بہتری ہی عبادت کے ہے اور جو جس سے مدد طلب کرے
 میں اور فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارا اور پکارنے کے معنی عبادت کے نہیں ہیں جیسے بعض مشرکین
 کا قول ہے بلکہ مدد طلب کرنے کے میں کہ وہ دوسری جگہ فرمایا بلکہ اللہ ہی سے مدد طلب کرنا کہ وہ حاجت پکڑے
 جس کو مدد طلب کرتے ہو، اور واقعی تھا، اللہ صاحب نے بھی اس معنی کو درج فرمایا ارشاد اللہ العالی میں ذکر کیا
 ہے یعنی جو مال کہیں یا شیخ عبد القادر جیلانی شیشہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی جی خدشا شہد اعجاز
 انہیں ہے مشرک اور غیر ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے اور جو لوگ پکارتے ہیں اللہ کے سوا کہ وہ توجہ ہے تہذیبی اللہ
 اور اسی طرح شاہ عبد العزیز صاحب کی تقریر میں بھی اسی میں عبارت اسی معنی میں ہے یعنی اگر کوئی سوائے
 اللہ کے ہم کے بطریق تقرب و مدد کے کیا سوائے سے اس پر ہوتا ہے گا۔ جواب ان نام کسی کا بطریق و درویشان
 کے گاہ مشرک ہو ماسے گا۔ انہیں نقصان اور شہرت دینے والا سبب اعتقاد جواز کے مشرک ہے۔ اور
 شہرت جواز کی دینی ملاحظہ مشرک سے ایک دوسرا بل ہے واللہ سیدی منشا رانی صراط مستقیم لفظ جواب
 صحیح (ملاحظہ فرمائیے) نیز مولوی محمد ضامن صاحب اور مولوی نعیم الدین کے قبول مستند فاضلین مولوی
 رشید حسین و مولوی سلامت اللہ صاحبان راہ بروی جن کی مدح ساری مکتبہ العلیا صلیں کر چکے ہیں فتویٰ
 مطبوعہ فیضیہ عالم رامپور کے ملاحظہ میں لکھتے ہیں۔ "مدد تقدر ہونے عقود مکرر کے جیسے تعزیر کو حاجت دعا
 سمجھنا اور مانع اور ضرر جاننا مثلاً کہ اکثر تمام تعزیر داول میں امور دیکھے جاتے ہیں مگر کفر کان پر کیا جاتے
 ہیں تعزیر عین کے ہاتھ کا نہ تھا تا چلیے اور نماز میں بھیجے ان کے جواز نہ ہوگی، احمدیہ میں اللہ جواب صحیح صاحبین
 اللہ جواب صحیح محمد باہت علی خاں اللہ جواب صحیح ولی اللہی اللہ جواب صاحب محمد عبد اللہ الدین اصل جواب

صحیح ہے لیکن بعضی رسوم تعزیری کے موجب شرک و کفر ہیں جیسے سجدہ کرنا اور اس کو حاجت دعا
 سمجھنا اختلاف اس تقدیر پر ایسا تعزیر دار مشرک اور کافر ہوگا شناس کا نہ جو حد سے نہ نماز اس کے جیسے اصحاب ہائے
 ہدایت لکھا سراج الدین محمد سلامت اللہ علیہ السلام اللہ جواب صحیح (ملاحظہ فرمائیے) ناظرین پر واضح ہو کہ یہ دونوں
 مولویاں سلامت اللہ و مولوی محمد گل خاں صاحبان مولوی نعیم الدین کے قبول مستند اعجاز الدین العلماء
 اس الفاظ میں۔ بفضل ما شہدات بہ الا خدا جس سے مولوی نعیم الدین کے انحال شرک و بدعت
 کی کذب اور تقویٰ ایمان کی تصدیق و تائید ہوا حق و راجع ہو گئی۔
 اب رہا یہ لکھ کر کہ فخر حمل درود پڑھنے سے وہ کھانا تبرک ہو گیا۔ تو یہ امر بچہ بندہ جو حمل ہے۔ نیز یہ
 بحث فخر مرقوم تمام افواج بدعات تجو۔ دسوان۔ مینہ وال۔ چالیسوال۔ شمشاہی۔ برسی۔ عرس۔ وغیرہ
 سب کو شامل ہے۔ بالعرض اگر مولوی سے کہو نیاز بعض لوحہ اللہ تعالیٰ بلا تینانات و تفصیلات بدعات کے
 کسی کے ایصال ثواب کے لئے ہو اور اس پر فی نفسہ ہاتھ میں نہ تھیں گے فخر وغیرہ پڑھو۔ تو کھانا
 حلال طلب اور بدعت برکات کہے کیونکہ کسی شرک و بدعت اور گنہ نے اس میں اپنی خواست ظاہری اور
 باطنی کا اثر نہیں کیا۔ لہذا ایسی چیز جس پر اللہ کا نام پڑھا گیا حلال و باریک قابل احترام ہے۔ چنانچہ خود جواب
 شاہ عبد العزیز صاحب اس کا تشریح اور تفصیل کی فتویٰ ملکی میں فرماتے ہیں جسے مولوی نعیم الدین نے
 خیا نہائی احیاء بدعات و دروہات کے لئے کٹا چھوڑ کر رہا ہے جس کے آخری الفاظ ہیں۔
 لیکن سبب مردن طعام میں تعزیر باوہان بن کر لے جائے کھانے کے تعزیر کے درود و اس
 آن طعام میں تعزیر قیوہا صاحب بکر شمس الدین کے کھانے کے تعزیر کے آگے تمام بات منہ جسد و
 تعزیر کھانا و بدعت چھوڑ دینا اس پر چھوٹ بہت اور تہذیب و تہذیب سے ہوجاں ہے پس اس سبب سے
 پیدا کنندہ اللہ اعظم۔
 اس عبارت سے واضح ہوا کہ باوجود پڑھنے ناچکے میں اس پر کراہت اور محدث اعتقاد کے پیدا ہوگی کہ مشرک
 ہونا کیونکہ اسی فتویٰ کے حوالہ سے محدث تہذیب نقل ہو چکا ہے کہ کتب فقہ اللہ ناقدہ منی بولوی قلندہ غفر
 کے کھانے کو جو بلا عوام تبرک جاتے ہیں اور ایصال ثواب کے کھانے کو تبرک نہیں جاتے۔ کیونکہ ایصال ثواب
 بمقتاب غیر اللہ کے اللہ کی نذر ہے۔ پس اسی دفعہ تو ہم ضلالت اعتقاد کے لئے فرمایا کہ ایصال ثواب کا کھانا
 خاص اللہ تعالیٰ کے ہے ہو ملائین و حصید من تعویث بدعات کے تبرک ہوگا۔ نہ کہ نیاز غیر اللہ کا تبرک
 ہو نا جس طرح ختم تراویح وغیرہ محال و ضلکائے شریعت کو ہی لوگ تبرک کہتے ہیں۔ حالانکہ اس پر ناچہ وغیرہ نہیں
 پڑھی جاتی پھر اسی تعزیر غرضی کے لئے ملحق چند جاہل مذکور ہے۔

شاہ صاحب کی تردید کرتے بلکہ اس کو اپنی سند و دلیل بتاتے نہ کیونکہ بالکل باریق و متین لکھتے ہیں
 ذکر نام خدا و بار و رحمت فرخ و شادان و فخر و
 قل و دود و عام نمودن در قہر و ساندان
 ثواب بار و رحمت و در قہر و ساندان
 کہ در قہر و ساندان کو یہ سوچنی کہ ہے مسلمان
 کے حق میں۔

مالا لکھ حضرت شاہ صاحب موصوف کا دامن تقدس سوچنی سے پاک ہے بلکہ حقیقت یہ واقعہ ہے کہ یہ طریقہ
 فخر و دیباچہ کردہ خواہم ہی کا شہین کیا ہو ہے اور اس خواہم کی طرح جو شہین بنیں ہو تاکہ وہ خود مولوی
 نعیم الدین کے مقصد سے بدلو کی کی توضیح المسائل میں حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدظلہ
 کے منقول ہے۔

و فعل ما بعد امر کا یہ نقطہ
 در خود شیخ بدلو کی باریق مناسبت میں فخر و دیباچہ کے ہاتھ میں لکھتے ہیں
 و اما امور تشبیہ نیست۔
 اور نیز مولوی صاحب نعیم الدین خود اپنے رسالہ فیضان رحمت میں لکھتے ہیں کہ خطا محمد اور قل
 ہو اللہ کی تعظیم سے مراد نہیں ہے اور صف میں لکھتے ہیں کہ شاہ صاحب کی اگر فخر سے جو ان کی عبارت
 میں وارد ہے۔ فخر شریف موصوفہ بند مراد ہو تو ہمارا معین مدعا ہے اور اگر فخر سے مطلق مدعا مراد
 ہو تا ہم ہمارے لئے معتر نہیں۔

پس جبکہ مولوی نعیم الدین کے نزدیک عبارت شاہ صاحب فخر موصوفہ بند یعنی فخر قل و دود
 اعلیٰ پانی وغیرہ خصوصیات میں اور مطلق مدعا کی مراد میں احتمال رکھتی ہے تو پھر کس طرح اس کو استدلال
 میں پیش کر سکتے ہیں احتجاجاً کا حقیقہ بطلان کالات دلائل فقیر مسلمانست ہے۔
 اگر مولوی نعیم الدین کو اپنی رسالت و حرکیت بدعات کی حمایت میں ایک
 حکم پر کرنے کا بھی سہارا ہو تو خود اپنی بدعات میں اس قسم کے احتمالات پیدا نہ کرتے اس لئے تو مولوی
 محمد رضا خاں صاحب بریلوی مولوی نعیم الدین حبیبوں کے حق میں احکام شریعت حصہ اول مشکوٰۃ میں
 لکھتے ہیں بعض جہاں بدست یا نیم لاشہوت بدست بعض ضعیف قصے یا محفل واقع یا متشابہ
 پیش کرتے ہیں انہیں اتنی عقل نہیں یا قصد ہے عقل ہٹنے میں بلکہ صحیح کے سامنے ضعیف متعین کے آگے
 محفل حکم کے حضور نقشبہ واجب لاشہوت ہے مولانا نعیم الدین صاحب بریلوی احکام شریعت حصہ دوم جلد اول

پس اگر کے مسئلہ میں گفتے میں مدعا تھا ایصال ثواب کا نام ہے پھر مولوی نعیم الدین کی مسئلہ مستند
 کتاب الآثار ساحلہ میں کی نسبت اپنے رسالہ السوالہ عظم بیع الشانی مسئلہ میں خود لکھتے ہیں کہ انوار
 ساحلہ یہ کہ کتاب ہے جس میں فخر و دیباچہ میں گیارہویں میلاد و قیام علم غیب و غیرہ مسائل کے ایسے
 پروردگار ثبوت دیکھے جس نے دایہ کو عاجز کر دیا اور کوئی جواب ان سے ہی نہ پڑا اب تاہم ان کی اگر
 کتاب کی بے بیادگی کا نمونہ ہی لا حظ فرمائیں۔ صفحہ میں لکھتے ہیں مدعا ہے جو کچھ غیرت دی جاتی ہے اس کا
 ثواب نکال بیت کو پیسے قوام میں اس کا نام فخر ہے۔ یوں کیا کرتے ہیں کہ آج نکال بیت یا نکال بیت
 کی فخر ہے۔ نیز صفحہ میں لکھتے ہیں کہ اہل اسلام میں یہ رسم پڑ گئی کہ جب کوئی اپنی بیت کے لئے کچھ
 کھانا یا شہین دیتا ہے تو محمد پر درج ہے۔ نیز صفحہ میں لکھتے ہیں وہ سمجھا جائیے کہ صاحب سابعین الخوات
 بختان کے لئے تعین دان ایصال ثواب وغیرہ کے لئے کچھ حاجت نہ تھی بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے بوجھ بوجھ و خیرات اپنے اقربا کی طرف سے کیا کرتے تھے۔

پس ان کو حیثیات رسالت فخر و دیباچہ مدعا و خود شاہ عبدالعزیز صاحب کی تائیدات اور
 تحریکات خصوصاً مولوی نعیم الدین کے رسالت کے پروردگار مولوی نعیم الدین کی نقل کردہ عبارت فتاویٰ
 عزیزی ص ۹۶ کے بعد جواب شاہ عبدالعزیز صاحب کا مستفاد مکمل فتویٰ قول فیصل تمام جہات
 صحیحہ میں صراحتاً رقم ہے۔

سوال فی حق طعام و بیع الاصل برائے	یہو دین اللہ میں کہ ایک ہاتھ نکال کے خدا
خداوندانہ ثواب آن روح پر خیر حضرت	اس کا ثواب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دوسم
سود کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم	کی حد پر تو جہاں کہ پہنچا یا عمر میں حضرت امیر علیہ السلام
و حضرت امام حسین علیہ السلام نہایت محرم و	ہرگز ان کے ثواب سے دین کا ثواب پہنچا نامصحیح ہے
دیگر ان کے ثواب سے دین کا ثواب پہنچا نامصحیح ہے	یا نہیں جو اب انسان کی اقسام ہے کہ اپنے عمل
انسان کو خداوند بخشنا مست میرسد کہ ثواب	ثواب ہر گاہ ان اہل ایمان کی ہر کام کے لئے
عمل خود برائے بزرگوار ایمان گوارا نہ لیکن	کوئی وقت اور دن اور مہینہ مقرر کرنا بدعت ہے جتنے
برائے اس کار و رفت و رفتہ تعین نمودن داہے	مقرر کرنا ایک کام خاص کر ایسے جہت میں کہ اس کا وقت
مقرر کر دین بدعت است آگے اگر دتے	میں ثواب دینا بدعت ہے نہ اند و زمان کے ہیں نہیں
بہ عمل آگے کہ دواں ثواب زیادہ شود	کہ بدعتوں میں جو یک عمل کرے اس کا ثواب ستر
ما و زمان کہ عمل بدعت نمون و زمان ہفتاد و	دعوت ہے ہر کتابے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے

ثواب زیادہ دارد رضا انکسرت زبر الکریم
 غلامی اللہ علیہ وسلم برائی از غیب فرمود
 اند قبول حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ
 کہ برائی از غیب صاحب شرح و تعلیم وقت
 نہ باشد آن قبل بحث است و مخالف سنت
 سیدالانام و مخالفت ملت حرام است پس
 برگردان باشد اگر دلش خواہد یعنی غیر است
 کند بر لند کر باشد تا مورد شو فقط
 پس اس تعزیر امر کے بعد کسی کو چوں دگر کامل باقی نہیں رہا بلکہ تمام تفصیلات و تینیات خلاف کفر
 سنت ایصال ثواب میں فاقہ و شرح ہدایات کا ذکر ای ہوتا تھا کہ بت ہو گیا میں کا ہرگز عند الشرح اولیٰ و غیر
 القرآن سے ثبوت نہیں ہے لہذا اس کے معارض وہ کلام محض ترک ہوئے کہ اسقاط میں الاعتبار ہو گیا ہے چنانچہ
 مولوی احمد رضا صاحب بریلوی فتاویٰ رضویہ ج ۱ مسئلہ ۱۰۰ شرح میں دلائل میں
 صریح ہے مگر جب صریح اس کے خلاف ہو تو دلائل معتبر نہیں ۱۱ و الحمد للہ مذکورہ مذکورہ اہل علم و فضل
 مولوی نعیم الدین کے مقتدر کے مسلم مولوی احمد رضا صاحب بریلوی بھی اپنے فتاویٰ
 علمی میں درایع کتاب الفکر و احکام میں مرآۃ میں لکھتے ہیں جس کی نقل حاصل دستخطی ہمارے پاس
 محفوظ ہے اور جو فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول منظر میں مطبوع ہو چکا ہے۔
 دس سال ایام میں میں کسی کے بچے کی توجہ دے کہ ہوتا ہے یا سوئم کی برتھاپ ہے۔ بیجا خود جدا
 اہل شریعت میں ثواب پہنچا ہے دوسرے دن بوقت اسی سے دن آتی یہ تعلیم مرئی ہی جب ہاویں
 مری نہیں دلوں کی گئی خودی مانجیا ہات دیو ہے و اللہ اعلم بالصواب
 نیز مولوی صاحب بریلوی حکام شریعت حصہ اول میں لکھتے ہیں
 مسئلہ ۱۱۱ ایام محرم اس سوئے اس سوئے و اس سوئے اللہ تعالیٰ منہا کے کسی کی نمانہ فاقہ نہیں
 دلائے میں یہ جہانز بھی یا نہیں بدیہا بپا ہنوں باتیں سوگ میں اور سوگ حرام ہے
 پوچھی بات جہالت ہے و اللہ تعالیٰ اعلم ۱۱
 علی ہذا مولوی صاحب بریلوی کا فتویٰ فتویٰ دوبارہ آخر چار شہ صفر کے متعلق جو ہمارے پاس محفوظ ہے
 جس میں سائل نے دریافت کیا ہے کہ اس فقرہ کھانے و شیشی پر فاقہ دے کہ تقسیم کرتے ہیں اور جنگل

کی سیر کو جلتے ہیں اور تعزیر و جلد چاندی کا اس روز کی صحت بخش جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں بریلویوں کو استعمال کرتے ہیں اس کی اصل ثابہت ہے یا نہیں مختصاً ایجو سب آخر چار شہد کی کوئی اصل
 نہیں خاص دن صحت یا ایضا سب عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی ثبوت بہر حال یہ سب ایسے بے
 اصل و بی معنی ہیں فقط تعزیر و حد و رشتہ داری عقلی غلط ہے ۱۱ و غیر ۱۱ ۱۱ نیز مولوی صاحب بریلوی
 کے فتوحات حصہ اول سنی پریس بریلی کے ۱۱ میں مرقوم ہے۔
 دوسری تبارک بعد مرے ہی کے ہو سکتا ہے یا زندگی میں ہی کر سکتا ہے اور تعداد سو امن مجمع ہے یا نہیں؟
 دانشور ہر سال کریں یا ایک سال تبارک شریف سے مشغور دانیہ مال ثواب سے اور شریعت میں
 اس کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہوتا اور جب ہوا کا مال اور خالص نیت سے اللہ کے لئے ہو مرنے کے
 بعد ہوا زندگی میں ہر سال کریں کوئی حرج نہیں ۱۱
 نیز مولوی صاحب بریلوی حیات الموات مسئلہ میں بطور الزام انھیں کے لکھتے ہیں
 ۱۱ قرآن و حدیث سے معلوم ہوا کہ ان کی خصوصیت ثابہت کر دھائیں یا قرآن و حدیث میں ان کی خصوصیت کر داج بتائیں
 نیز مولوی صاحب بریلوی احکام شریعت حصہ اول مسئلہ ۱۱ میں شہید دل کے مطابق پر ہر حجرات کو فاقہ
 شیشی اور چاول وغیرہ پر دلائے کو لکھتے ہیں
 حال جواب یہ سب مہاسیات اور ذرات و تمامات و بطالات ہیں ان کا الزام لازم ما اتی اللہ بھا
 میں سلطان و کاحول و کافوۃ اکا باہہ العلی العظیم و اللہ تعالیٰ اعلم ۱۱
 نیز مولوی صاحب بریلوی الجہان فی تہذیب و التعمیر و الفتح و حسن پریس بریلی مسئلہ میں لکھتے ہیں
 آری ہر عامی کہ این تعلیم عادی و التعمیت
 شرعی دانند و گمان برود کہ ایصال ثواب
 در غیر ایام صورت نہ زند و دیار و نیا شد
 یا ثواب ایام ایام ایام زکریا تم مست و
 اوئی بلا شبہ غلط کار و و جاہل و دیوان گمان
 غلطی و دلیل مست
 نیز مولوی صاحب بریلوی کے مقتدر و مستند شیخ بالیونی جن کی توصیف خود حیات الموات ۱۱ میں
 صلیف اللہ السلطان مولانا لکھنوی لکھتے ہیں یا مولوی نعیم الدین زکریا اللہ و مست ۱۱ میں حضرت
 مولانا شاہ کے ساتھ ذکر کرتے ہیں کہ مولانا صاحب بریلوی کے فتاویٰ میں

یاد کردن آن معین تا نسخ قانون مرم
مردم افتاده
اور ۱۳۴۵ میں گئے ہیں

کھانقہ بعض المشائخ بعد الصلوۃ و
الاحتفال یوم عاشورہ فاندرست علی الاطلاق
وبعد عن حیث الخصوصیۃ
اور ۱۳۴۵ میں شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں۔
مکرم شاپے شیخ علی حق رحمہ اللہ نے عرض کیا کہ تعین روز و رات میں اچھے حکم مست تو
قدے تقریر فرما کر ہر مبارک زمانے ذرا کھندہ دہا دندہ و فرمودہ لیں ہا و میان ملف نمود
آپ ہی تعین دن کا مرس کے لئے کیا حکم ہے تو ہر مبارک کھکا کراشا ادا فرمایا اس کا معمول
سلف میں نہ تھا
اور ۱۳۴۵ میں گئے ہیں

تائین ہا از واجبات طریقہ تصوف مستحب
ہم نیست انتہی
یعنی یہ امور واجبات طریقہ تصوف اور مستحب
نہیں ہیں

اور خود مولوی لعل الدین رسالہ سواد اعظم ج ۱ ص ۱۰۰ میں لکھتے ہیں۔ حضرت شیخ
عبدالحق محدث دہلوی ختمۃ العلماء شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں۔

انکہ بعضے مردم مصافحہ بعد از نماز می کنند
یا بعد نماز جو کہ تیرہ مرتبہ بدعت است
از جهت تخصیص وقت امامت مصافحہ
کہ علی الاطلاق مست باقی مست پس
بوجہ سنت مست و بوجہ دیگر بدعت
نیر مولوی نعیم الدین کی مسلمہ بقول خود مختار کتاب روح المعانی ص ۱۰۰ میں فرماتے ہیں۔

وانما الواقض لما ابتدعوا قامة
المقام و اظہار الخوف یومہ الخوف یومہ
عاشوراء کان المحسن قتل فیما ابتدعہ
یعنی تلافیوں کے بدعت ہمارے کی تمام اظہار
تم کرنے میں عاشورہ کے دن کو بدعت حضرت حسین
رضی اللہ عنہ شہید گئے تھے اس میں ابتدعہ نے اہل

سجلا اهل السنۃ اظہار السنۃ و اعتقاد
المحبوب و الاطاعت و الاکمال
اور ۱۳۴۵ میں گئے ہیں

پیر مولوی صاحب بریلوی کے پیران پیر بریلوی شاہ قمر صاحب المتوفی ۱۱۶۵ھ کی وصیت النوار العارفین
مطبوعہ صدیقی بریلی مصنف قادیان القدر شہرہ میں مرقوم ہے کہ آپ کے وفات پانے سے چھ ماہ قبل وصیت
نامہ لکھ کر قلمدان میں مخفی رکھ دیا تھا ۱۱۶۵ھ میں جس کے الفاظ یہ ہیں۔

وفا تجر سالیانہ ہرگز شکست نہ کند بلکہ نہ نمایند
کہ حکم میں امت بعد بست سال روشن
خواہد شد حال اس سلسلہ جل و دل و کار سے ازیں
اب کو جو کا وقت ہے عہد کم اس سے بھی زیادہ کم
نہیں ہے

اور آپ کے صاحب زادہ شاہ بھی میاں آل احمد صاحب المتوفی ۱۲۳۵ھ کی بھی وصیت مشکوٰۃ میں مرقوم ہے
پھر شاہ اچھے میاں سید آل احمد صاحب کے برادر زادہ سید آل رسول صاحب پیر مولوی صاحب بریلوی
کے سند حدیث شریف میں مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد تھے چنانچہ وہاں میں
مرقوم ہے داند حدیث شریف از مولانا شاہ عبدالعزیز گرفتہ اند۔ اور مدائح حضور کو راجد ثانی ۱۱۶۵ھ
میں مرقوم ہے کہ۔

”آپ نے اپنے صاحبزادہ سیدنا پیر حسین صاحب قادی کو ۱۲۳۵ھ میں ملازمت
سلاسل و قرآن کریم و صحاح ستہ و مصنفات شادلی احمد صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ کی رحلت فرمائی“

واقع ہو کر مولوی شمس فضل رسول صاحب بدایونی مسلمہ محمد مولوی صاحب بریلوی و مولوی نعیم الدین
کے بھی اچھے میاں شاہ آل احمد صاحب موصوف کے مرید تھے چنانچہ طوابع الاذکار سوانح شیخ بدایونی
مطبوعہ ص ۱۰۰ صادق سیتا پور کے صفحہ ۱۹ میں مرقوم ہے۔

پس ناظرین پیر مولوی صاحب بریلوی کے اقوال سے رسومات مردہ و ناجوہ فی تخصیصات و لیجات
کا بدعت اور جمالت بے اصل و بے معنی و اہمیت و خرافات جاہلانہ حماقات و بطالات لازمہ الازالہ
ہونا ثابت ہوا اور ان کے پیرانہ خاندان کا حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ المتوفی
۱۱۶۵ھ کی تصانیف سے وابستگی خصوصاً ان کے پیر سید آل رسول صاحب کی تعلیمات و بیانات
اپنے صاحب زادہ سید ابوالحسن صاحب قادی کواد مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمہ اللہ
محدث المتوفی ۱۲۳۵ھ کی خدای سے استغیض ہونا ثابت ہوا۔

مگر صد جہت مولوی نعیم الدین باوجود ان سلاسل سے نسبت کا دعویٰ کرتے ہوئے جس کو کافی میں
کھائیں یا ہی بیچید کریں۔ حالانکہ مولوی صاحب بریلوی کے والد مولوی محمد تقی علی خاں صاحب بھی
سید شاہ آل رسول صاحب کے سر پر تھے چنانچہ مولوی صاحب بریلوی خود خاتمہ خواہر البیان کے سلاسل
میں لکھے ہیں

حدائق صاحب نے اپنی جہاد الہی میں سید شاہ آل رسول اہدی پر بیعت حاصل
فرمائی ہے یہ سلاسل دستہ حدیث مطافرائی ۱۱

چنانچہ مولوی محمد تقی علی خاں صاحب پناہ الہیہ میں تائید لکھتے ہیں کہ
عمیہ امویہ میں غرض ممنوعہ مصرعہ یا اندک ان کی حقیقت کا حال یا عوام کے منصب و مقام سے بڑے
بے ہوش قرآن و حدیث کی طرف رجوع کریں اور انہیں پناہ شداد نام لکھیں جو حکم دیں بہا لادیں
اور جس قدر جائیں اس پر قناعت کریں

ایضاً ہدایۃ الہیہ ص ۲۸ میں دوبارہ عقائد شرعیہ قاعدہ لکھتے ہیں کہ
"ملازم صرف اس حدود و یات کریں کہ یہ عقیدہ صاف مزج کتب متداولہ اہل سنت میں نہ ہوگا
یا نہیں اگر نشان دین واجب تسلیم ہے اور جو تصریح نہ دکھا سکے اس کی بات پر صلاً اجماع نہ کریں
کر سلف صراح سے اس باب میں کوئی بات جس کی عوام کو ضرورت ہو اٹھا نہیں دینی"

یہ مولوی محمد تقی علی خاں صاحب رسالہ فی فضل العلم والعلما ص ۱۱ پر بریل میں لکھتے ہیں
تو لوگ تفسیر دین پرنا بت رہے گے ہم کے مسلمان رہ جاویں گے

کاش مولوی نعیم الدین اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے دم بھرنے والے قرآن و حدیث کو اپنا مرشد
امام بنا کر اسی پر قناعت کرتے تو تقویۃ الایمان کا انکار نہ کرتے۔ اگر عالم بھی کتب متداولہ اہل سنت
سے تصریح نہ دکھا سکتا ہو جس طرح مولوی نعیم الدین بھی رسومات شرک و بدعات کی تصریح پر گز
نہیں دکھا سکتے تو پھر اس پر عوام الناس صلاً اجماع نہ کرتے تو پھر یہ رسمیات کفر کا دروازہ نہ کھلتا
اور عقیدہ عامیانہ نہ کر کے نام کے مسلمان نہ رہتے بلکہ کام کے ہو جاتے۔ کیونکہ اسلام میں بدعت تمام
گناہوں سے بدتر حق تعالیٰ کے غضب کا باعث ہے۔ بدعت نکالنے والا نبوت و سنت کا مقابلہ
اور بدعات پر کمر باندھنے والا ہے اس لئے کہ جو بات شرکیت میں ثابت نہیں جس بات کا حکم نہیں ہے
باقی اس کو داخل شرکیت جان کر ثواب بتا کر جاری کرتا ہے گو یا شرکیت کو ناقص جان کر اس میں اصلاح
دیتا ہے اسی وجہ سے بدعتی کو کوہ نصیب نہیں ہوتی۔ تاوقتیکہ اپنی بدعت سے توبہ نہ کرے اور توبہ جب

کرتے جب بدعت کو برا جانے جب اس کو اچھا جاننا تو توبہ کیسی جب بدعت تمام برائیوں سے بدتر اور
بدعتی مسائے گنہگار بدل سے اجر میں کہ بدعات کا جوہر سب جہتوں سے زائد سخت ہے۔ اور پیمانہ حق
کی یہ ہے کہ جو بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ و ائمہ تابعین رضی اللہ عنہم سے ثابت نہ ہو
اس کو شرعی حیثیت سے ثواب جان کرین کا کلمہ سمجھ کر عمل میں لاوے چنانچہ مولوی صاحب بریلوی
انہی ایک جہت میں لکھتے ہیں

حدائق صاحب نے اس میں ایک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور علیہ السلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں بدعتی تمام جہاں سے بدتر ہیں بدعتی کی حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی بدعتی کی نافرمانی قبول کرے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ حجاب
نہ غرض نہ نفل بدعتی اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسا آٹے سے بال باغ دار قطنی والہ حاکم محمد
بن عبد الوہاب خزانہ نے اپنے جرح حدیث میں بائراہہ ہا ہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اہل بدعت روزیوں کے لکھے ہیں

البدعات من لکھتے ہیں

"بدعتی مغضوب خدا ہے اور مغضوب خدا سے نفرت و دوری واجب"

بدعات کے نظائر وغیرہ حسب فرمان خان صاحب بریلوی اس کے کلام سے ثابت
ہو گیا کہ بدعت کس کو کہتے ہیں اور وہ کیا مسائل ہیں جن کی اس درجہ سخت و عید اور
عذاب ہے چنانچہ فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۱۱ میں لکھتے ہیں

ان الاستئذان لا یجوز بالحدیث الضعیف یعنی "سنت حدیث ضعیف سے ثابت نہیں ہوتی"
جس طرح بعد وضو کپڑے سے اعضا پونچھنے میں احادیث ضعیف و بعض صحابہ و ائمہ تابعین سے جواز
دراہز تک منقول ہے تاہم اس کو بھی بدعت میں داخل کیا گیا ہے چنانکہ وہ امور جو قرآن و سنت سے
کچھ بھی ثابت نہ ہوں چنانچہ فتاویٰ رضویہ ص ۱۱ میں مرقوم ہے

فی البیانۃ شرح الحدیث لا ماہر العینی یعنی تیارہ شرح ہدایہ میں ہے کہ وہ کپڑے
من شرح الجامع الضعیف ولا ماہر الاجل وضو کا پانی پونچھا گیا بدعت میں گھڑت ہے و جب
نخرا کا سلام ان الخرقۃ الثانیۃ منہما الوضوء ہے کہ وہ جاننا اس کا کیونکہ نہ تعابیر طریقہ زمانہ
بدعت حدیث و جب ان تکوہ لا نہا لوتکن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور

فی عود رسول الله وکاحد من الصحابة واثبت

نہ کسی صحابی اور تابعی کے

نیز فتاویٰ رضویہ صفحہ ۱۸۵ میں مرقوم ہے۔

فی الید الیہ الذی یصلح لادہ من مہم من رسول

یعنی بدائع میں تصریح کی ہے کہ میرے یہ

اللہ نقدا اچھ فیصلہ اللہ الوعدا وکانت

کہ جن بار سے زیادتی وضو میں سبقت

الزیلۃ علی الثلث لقصد الوضو ولفظ

جان کر بدعت نکالنے والا مستحق عذر

القلب عند الثلث فلا یلحقہ الوضو

ہے

ایضاً فتاویٰ رضویہ صفحہ ۱۹۱ میں مرقوم ہے، جامع الزمزمی

تکرر فی الزیادۃ علی التلاک کما فی التزییدۃ

فی فتاویٰ الحجۃ بکرمہ حب اللہ فی الوضو

یعنی کہ وہ ہے جو میں نے نہ سے زیادہ یا بعد

زیادۃ علی البعد للثلاث القدر المعهود

فانہ من سننہ انہ انہ انہ

نیز فتاویٰ رضویہ صفحہ ۱۸۵ میں مرقوم ہے

مظاہر ہے کہ جن شے کے لئے فروع لے ایک حد باجمعی ہے کہ اس سے نہ کسی

چاہئے نہ بیش

نیز فتاویٰ رضویہ صفحہ ۱۸۵ میں مرقوم ہیں

اذا کان بعد الفراغ من الوضو اکل

یعنی قبل تمام ہونے وضو سے بعض اعضا پر شل

ولا اکلان بعد عتہ

جب ہر جہ سے بدعت ہے

ایضاً فتاویٰ رضویہ صفحہ ۱۸۵ میں مرقوم ہے

اگر کوئی شخص وضو کی جگہ غسل کا التزام کرے وہ بدعت و باعث ثواب نہ ہوگا بلکہ بدعت و مورت

مواظفہ و عتاب ہوگا

نیز مولوی صاحب بریلوی فتاویٰ الفلاس المرقوب فی حکم الدعا البعد المکتوب کے صفحہ ۱۸۵ اپنے فتویٰ میں لکھتے ہیں

مفسرین و ائمن سب سے خارج ہو کر امام کا جماعت کے ساتھ دعا پڑھنا کہیں مقول نہیں ہے لفظ لا توئی ترک

ہے واللہ تعالیٰ اعلم فقیر احمد رضا قادری علی منہ

نیز مولوی صاحب بریلوی حیات الموات صفحہ ۱۸۵ میں لکھتے ہیں

ہر کسی ممکن نہیں کہ کسی راہنہ متین میت کی ادب یعنی کے نزدیک دم ثبوت ہے جیسا کہ علیہ میں ہے

نقل عن عز الدین ابن محمد السلام علی انہ بدعت یعنی تصریح فرمائی امام سلطان الدعا شیخ عز الدین

ابن محمد السلام رحمۃ اللہ علیہ نے اس سریر متین کو کرامت کا بعد فرض کے قبر پر بدعت سے دیکھو

نام حوالہ میں شامی اس وجہ سے کمال متین نہ ہونے کا ان کے نزدیک بدعت تھی

نیز مولوی صاحب بریلوی کے غلو طات حصہ اول جلد ۱ ص ۶۹ میں مرقوم ہے

معرض اہل ان میں ہم اقدس اپنے وقت در مذہب کی طرف نہ کر سکتے ہیں ارشاد مختلف سنت

ہے سوائے حق علی الصلۃ ادری فی الفلاح کے دیکھ کر کسی طرف نہ نہیں کھ سکتا یا غلبہ میں ہر حال

و علی اللہ تعالیٰ ہر مذہب کے یہ جس محبت نہیں تھی محبت وہی ہے کہ شریعت کے دائرہ میں رہے

اس میں کوئی اصلاح کی بدعت نہ کرے

نیز مولوی صاحب بریلوی کے غلو طات حصہ سوم جلد ۱ ص ۱۹ میں مرقوم ہے

معرض اہل سنت و کفر میں تدریجی ہر تو کیا کرنا چاہیے ارشاد ترک اولی ہے

نیز مولوی صاحب بریلوی فتویٰ ملی میں جس کی نقل ہمہ اصل دستخطی کے ہمارے پاس محفوظ ہے لکھتے ہیں

جہ کہ بعد از حدیث اس حدیث سے کہ آج جمعہ ہے اس کا بدعت باخصیص چاہئے کہ وہ ہے

نیز خود مولوی نعیم الدین بنفان رحمت اللہ علیہ میں لکھتے ہیں

حدیثی میں روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور وہ ہے یعنی درود رکھے کوئی تم میں جہ کہ دن گرانی

حدیث میں کہ جمعہ سے پہلے دن یا بعد کو بھی روزہ رکھے اور ترمذی اس حدیث کی نسبت لکھتے ہیں راہی اور

اس حدیث ہر اہل علم کا عمل ہے کہ کہ وہ جمعہ میں تخصیص جمعہ کے دن کی روزہ رکھے کہ صرف جمعہ کا

روزہ رکھیں نہ اول اور نہ بعد

پس مسلمانوں انصاف کرو کہ جبکہ مولوی صاحب بریلوی مولوی نعیم الدین کے اقوال سے ذرا غلط

تغیرات کی مشی پر جس کا ثبوت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام و تابعین ائمہ مجتہدین میں

سے نہ ہو بدلیل عدم ثبوت و عدم نقل کے بدعت قرار دیا گیا ہو جس طرح وضو میں زیادتی کا بدعت و

کر وہ ہوتا، وضو کی جگہ غسل کا التزام، بدعت و باعث عتاب ہوتا، سنن و تراویح کے بعد امام کا جماعت

کے ساتھ دعا پڑھنا، مقول نہ ہونے سے لائق ترک ہوتا، متین میت ابو جہر ثابت نہ ہونے کے بدعت ہونا وغیرہ

خاص جمعہ کے روزہ کی تخصیص کا کہ وہ وضع ہونا غلط ہو گیا، مگر تمام حیا کی رسومات مزوجہ تخصیصات

بدیانت اس دوسری رسوم و چہلم فاحہ کچھ اور غیر جو محض بے اصل جن کا شریعت میں وجود نہ ہو۔

سیکڑوں سال کے بعد ایجاد ہوئے ہوں وہ نہ بدعت نہ منع بلکہ ان کو جائز و حلال اور ثواب بتایا

جائنا یہ محض اہل حق متعین سنت سے عداوت و تعصب نہیں تو کیا ہے۔

بدعت کی تشریح اور مثالیں فتاویٰ شامی سے علی ہذا قسم کی بکثرت تمام
میں مرقوم و مذکور میں چنانچہ رد المحتار شامی جس کی توصیف خود مولوی بنیم الدین فیضان رحمت ص ۵۷
اور فائدہ النور مثلاً میں لکھ چکے ہیں کہ

«شامی جماعت اہل سنت و جماعت کی نسبت منکر کتاب ہے اور علماء ہند و فیر کا اس کی عداوتوں پر اٹل ہے»

رد المحتار و فائدہ النور کے نفس و علاوہ فقہ کی کتاب علامہ سیدی طہرین شامی کی مصنفہ ہے»

پس اہل انصاف کی خدمت میں صرف رد المحتار ہی کے چند حوالہ بصورت ترمیم تشریح بدعت کے
متعلق حسب ذیل ہیں تاکہ عامۃ الناس خصوصاً مولوی بنیم الدین کو اپنی سلسلہ کمال و بکثرت سے مستفید
معلوم ہو کہ توفیق انابت نصیب ہو اور متبعین سلسلہ کے حق میں عداوت سے باز آئیں اہم آئیں بالذکر
رد المحتار جلد اول ص ۵۷ میں مرقوم ہے۔

یعنی دینی مکتوم کا مسکر کرنا بدعت ہے» ایضاً رد المحتار ص ۱۷۱ یعنی زبان سے نیت کے

الفاظ مطلقاً جمیع عادات میں بدعت ہیں» ایضاً رد المحتار ص ۱۷۱ میں ہے» وہ نہ ہا تھا عداوت سے

بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت دعا میں کوئی نہ ہمارے اصحاب مذہب کی کتب مشہورہ میں پایا

نہیں گیا» ایضاً رد المحتار ص ۱۷۱» در شرح طواف مقابل حجر اسود میں تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانا چاہیے

ذہبت کرنے وقت کوئی کہہ بدعت ہے نیز رد المحتار ص ۱۷۱ میں ہے» یعنی جو بعض غلطیوں سے

ظہر میں دو در شریف پڑھتے وقت دائیں بائیں منہ پھرنے میں اس کا ذکر نہیں دیکھا گیا» علامہ یہ ہے بدعت

ہے ترک کرنا اس کا کافی ہے تاکہ وہ سنت ہوئے کا ذکر نہ ہو دیکھا میں نے امام نووی کی مہاج کو فرمایا

اور انکشاف کرے دائیں بائیں کی صورت میں گھومنا ایسا ہرگز اس کی صورت میں کوئی کہہ بدعت ہے»

نیز رد المحتار ص ۱۷۱ میں ہے» یعنی فرمایا ایسی چیز کے لئے کہ وہ کثرت کی بیعتوں کے لئے کہ جو کہیں لوگ

آج کل کے دوسرے غلطیوں میں پچھلے کی سیر میں ہرگز نہیں پڑھتے ہیں» فعل بدعت مجبور شیعہ ہے» نیز

رد المحتار ص ۱۷۱ میں ہے» یعنی وہ شخص کی ذکر کی کسی وقت کے ساتھ جو وارد نہ ہو شرع میں غیر شرع

یعنی منوع ہے» ایضاً رد المحتار ص ۱۷۱ میں ہے» یعنی جو اذکار شرع سے منہج کے لئے وارد ہوں

اسی پر اس کے» اور اس میں اشارہ ہے اس ہرگز کہ اذان و اقامت کے وقت تہلیل و تہلیل نہیں

جس طرح آج کل لوگ کہتے ہیں اور تحقیق تصریح فرماتا ہے ایسی چیز ہے اپنے عقائد میں کہ بدعت ہے

فرمایا اور جو لوگ گمان کرتے ہیں کہ قیاساً سنت ہے نیز ہرگز اس کا عقائد کے لئے باعتبار اہل کے پچھ

کے کان میں اذان دینے کے لئے کہ میں نے ایک مرتبہ اپنے استاد اقدس حضرت مولانا محمد علی صاحب
میں بھی یہ کوئی بھی روایت مرقوم انگوٹوں کو حرم کرنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا نام مبارک سن کر اذان میں ایضاً رد المحتار ص ۱۷۱ میں مرقوم ہے» یعنی عداوت ہے ابراہیم سے
کہ تحریر تہذیب کے پاس بدعت ہے» نیز رد المحتار ص ۱۷۱ میں رد بارہ صلوۃ الرقابہ جرب و نصف
خشتان مرقوم ہے یعنی تحقیق صحابہ ادرائے عین اذان کے اندر مجاہدین میں کسی سے منقول نہیں ہے
اور فرمایا امام نووی نے درج در قول نمازیں بدعت مذہب منکر تہذیب ہیں»

انہ کی یہ شرح حیدر اہل رجب کے مصنف کی نسبت مولوی صاحب بریلوی حیات الموات
و غیرہ میں کلمات فقیر محقق جلیل علامہ صاحب مجلس الکبیر» لکھتے ہیں» علامہ میں رد بارہ جماعت
در سوائے رمضان کے» مرقوم ہے۔

لا بد لوفیقل عن النبی علیہ السلام» یعنی اس سے کہ منقول نہیں ہے جماعت کا ہونا

کا عن احمد بن العاصی بن قیس بن سعد» در رد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ کسی

صحابی سے پس ہر جماعت کا کہ بدعت اور نہ کسی

مکروہہ» حالانکہ جماعت در غیر رمضان میں ثابت ہے» اس کلام کی توجیہ رد المحتار ص ۱۷۱ میں مبعہ روایت

امام محمدی کے منقول ہے۔

عن المنصور بن مخوم قال دفنا» یعنی منصور بن مخوم نے روایت ہے کہ دفن کیا ہم

ابا بکر رضی اللہ عنہ لیلہ فقال عمر» نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رات کو پھر فرمایا

رضی اللہ عنہ انا لواء تر ققامو» حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے

صفقنا وراہہ فصلى بنا ذلک» ہر آپ در پڑے کھڑے ہوئے و ہر سناپ کے

احیانا کما فعل عمر رضی اللہ عنہ» پیچھے صف باندھی تھا ہے ہمیں در پڑے ہاں ہے

کان مباحاً غیر مکروہ وان کان» فعل جماعت حضرت عمر کا اتفاق تھا جو مباح و غیر

علی سبیل المواظبۃ کان بدعة» کہہ ہو گا لیکن اگر اس کو معمول بنا لیا جاوے تو

مکروہہ» مکروہ ہرگز»

پس اس کلام سے معلوم ہوا کہ ثبوت امر اتفاقیہ

اتفاق فی امور کا التزام و دوام بدعت ہے» کو معمول ہوا لازم کر لینا بھی بدعت میں داخل

ہے پھر عرض ہے ثبوت امر کو لازم و تحقیق کر لینا کوئی بدعت مشیور نہ ہوگا» اہل جمہور انصاف نور فرمایا

کہ نظر کرتی تھی مگر کثیف ہاتھوں اور ادا دینے اور ملے فرق پر حکم ہوا ہے بدعت کی گئی کیونکہ یہ راہ بدعت بہت ہی زبردست راہ حلالیت و مگر ایسی کی ہے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ شرک کے ستر دروازے اور بدعت کے ہزار دروازے ہیں چنانچہ گھر گاہ مسیاح چھر پتا ایک شنب میں سیاہ چوٹی کے چلنے کی مانند غنی ہے مثلاً تعزیت میرت بھی سنت۔ تبرک زیارت بھی سنت گردنوں کو لاکر قبر کے اوپر تعزیت کرنا بدعت۔ خروج طواف میں تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانا سنت مگر نیت کے ساتھ ہاتھ اٹھانا بدعت۔ حالانکہ نیت اور تکبیر میں بہت ہی باریک فرق ہے اسی واسطے علامہ شامی رد المحتار ص ۱۴ میں فرماتے ہیں کہ اہل بدعت اپنی خوشامیشت کی پیروی کرتے ہیں اور کہنا یہ اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہیں لوٹتے اور احادیث صحیحہ کا انکار کرتے ہیں۔

نیز رد المحتار ص ۱۵ میں فرماتے ہیں۔

کہ جس بات کے بدعت اور سنت ہونے میں تردد ہو تو اس کو چھوڑ دیو۔

اب اس بحث نذر دنیا وغیر اللہ اور فاتحہ مردج سے فراغت کے بعد مولوی نعیم الدین کا فیضان رحمت دیکھئے مسئلہ میں یہ لکھا کہ

تہجہ، چالیسواں، ششماہی، برسی، کلام ربانی اور احادیث نبویہ اور دعاہات مفتی بھائے تقیاری ثابت کیا گیا ہے اور اس کے چھوڑنے میں بے انتہا رعبہ کو غیلا رول کی دفعاتیں بقدر ممکن ہیں تو اللہ اللہ تعالیٰ بھاپا جائے گا۔

انہوں میں ناکامی کو انجس بریں تو گندہ چکے معلوم کس خندق میں جاگلا۔ اور کب برا حشر ہوا۔
خاندان صاحب بریلوی کے استاد کا فتویٰ فاتحہ مردج وغیرہ کے رد میں اکی خدمت میں

مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی جن کی توصیف الکلمۃ العلیا میں لکھ چکے ہیں۔ اور بقول خود فیضان رحمت صلیس جن کو بدعہ جناب نعیم صاحب اوسے ذی قانع بدعت بھی سنت حضرت محدوی عین العباد راس الفضل مولوی محمد گل خاں صاحب حاجی حرمین شریفین دام فیہم، کے اتنے بڑے بڑے نقاب دے چکے ہیں تو نول کے فصل مدال فتاویٰ تہجہ، دسویں، بیسویں، رہا یسویں، برسی وغیرہ فاتحہ مردج کی بدعات میں حسب ذیل ہیں۔

مولوی صاحب بریلوی کی حکم شریعت حصہ سوم البوالعین بریں مگر وہ کے صلا میں مرقوم ہے۔
دعا بجا بجا بنی اندازے سلمان، پڑھتا ہے یا کیوں پوچھ کر کہ تاکہ ہم کتنے صبح اور شہید گن ہوں

سنت و فتنہ خراسانی پر مشتمل ہے اور یہ دعوت خود تیار و بدعت کشند و غیر ہے امام احمدی مسند
الدعویٰ ماہر سنہ میں، سند صحیح حضرت میر علی محمد الشریکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہم کردہ صحابہ
اہل میت کے یہاں جمع ہونے اور ان کے کھانا تیار کرانے کو روکے کی ناحت سے شمار کرتے ہیں
جس کی حرمت پر تواتر حدیثیں تافق۔ امام متفق علی الاطلاق فتح القدیر شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں
اہل میت کی طرف سے کھانے کی ضیافت تیار کرنا منع ہے کہ شرح نے ضیافت خوشی میں رکھی
ہے نہ کہ غمی میں اور یہ بدعت فتنہ ہے اسی طرح علامہ شرنبلالی نے عراقی الفلاح میں فرمایا کہ قادی
علامہ شامی صاحب مدنی طبرستان، و شامی تاجا خانہ اور طبرستان سے خزانہ المفتین کتاب الکرامیہ
اور تاجا خانہ میں قادی ہند میں بالفاظ حقار بدعت ہے یعنی میں یہ تیسرے دن کی دعوت جائز نہیں
کہ دعوت تو خوشی میں ہوتی ہے۔

قادی امام تاجی خاں کتاب السنن، بابا آخر میں ہے

یعنی میں ضیافت منع ہے کہ انہوں کے دن میں توجہ خوشی میں ہوتی ہے ان کے لائق نہیں۔

تبعین العقاقیر امام زینبی میں ہے

در صحبت کے دن میں دن بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ کسی نامہ منور کا ارکاب دیکھا جائے
جیسے مکلف فرشتہ بھانے اور میت حالوں کی طرف سے کھائے۔

امام بزازری دین میں فرماتے ہیں یعنی میت کے پہلے یا پھر سے دن یا ہفتہ کے بعد جو کھانے تیار کرانے
جالتے ہیں سب مکروہ و منوع ہیں۔ علامہ شامی رد المحتار میں فرماتے ہیں یعنی مصنف مروج اللہ شرح ہدایہ نے
اس مسئلہ میں بہت کلام طویل کیا اور یہ سب ناموری اور دکھاوے کے کام ہیں ان سے احتراز کیا جائے
چنانچہ علامہ رد المحتار ص ۱۵ میں فرماتے ہیں

وفي البلاز يتكبره اتحاد الطعام في اليوم
الاول والثالث وبعد استجمع ونقل
الطعام الى القبور في الواسم واتخاذ
الدعوة لقراءة القرآن وجمع الصلوات
القراءة للفقهاء والقراءة سورة الفاتحة والاعلام
والحاصل ان اتحاد الطعام عن قراءة
القرآن كاحل الاكل يتكبره۔
یعنی فتاویٰ بزازری میں ہے کہ مکروہ ہے تیار کرنا کھانے
کا پہلے دن اور تیسرے دن اور ہفتہ کے بعد اور
جانا کھانے کا قبر پر کسی بزم میں اور تیار کرنا دعوت
کو قرآن پڑھنے والوں کے لئے اور جمع ہونا صلوات اور
قاریوں کا ختم کے لئے یا پڑھنے سورۃ الانعام یا سورۃ
قل ہو اللہ کے لئے لائق کھانے کا قرآن
پڑھنے والوں کے سامنے کھانے کے لئے مکروہ ہے۔

الابو محمد والٹر سمانہ علم
 بالعباد محمد لطف اللہ علیہ السلام
 قاضی ریاست رامپور

خادم شریعت
 رسول اللہ
 تاجی لکھت اللہ

بذوالحجۃ صیحو محمد جعفر علی
 علی غنہ محدث
 محمد جعفر علی خاں

علاوہ بریں رسالہ فتویٰ قاضی البدعہ فی اخذ الطعام التعزیر مرتبہ ۱۲۹۹ مطبوعہ احادیات لہند
 مراد آباد مسطورہ مطابق جولائی ۱۸۸۸ء جس کے مختصر الفاظ سے میں یہ ہیں
 ان کھانا کھانا اہل بیت کا بیت کی طرف سے فقراء و مساکین کو بغیر تعین کسی دن وساعت
 کے ایصال ثواب کے لئے دست ہے۔

باقی روایات کتب فقہ جس طرح مولوی صاحب بریلوی کے فتویٰ میں مندرج تھیں اس میں بھی
 مرقوم ہیں فتویٰ مذکور سب سے اول تصدیق مولوی محمد گل خاں صاحب بدین مضمون ثابت
 ہے۔ ذلک حق محمد گل خاں کاہل [مستطاب] جس کو زمانہ ۲۵ سال کا گزر چکا تا ظہر کی خدمت میں
 مندرجہ کتاب بذاچا رشتی مولوی محمد گل خاں صاحب کے پیش کئے جا چکے۔ اول مولوی نعیم الدین
 کے صفحہ ۵۸ کے جواب میں دوبارہ نذر استعانت اموات نذر منّت وغیرہ امور کا شرک و
 کفر نہ نا اور دوم دوبارہ تعزیر داری کی کفریات و فحشیات مولوی نعیم الدین کے صفحہ ۵۹ کے جواب
 میں گزر چکا اور سوم و چہارم میں تمام بدعات زمانہ قاجار و جریجہ میواں ششماہی بریں مولود مرد و
 قیام وغیرہ سب کو بدعت کلمات قرار دیا جانا پس جبکہ عقائد توحید و سنت و ورد شرک و بدعت
 میں مولوی محمد گل خاں صاحب کا کما حقہ تقویۃ الایمان کے ساتھ موافق ہونا ثابت ہے پھر کس طرح تقویۃ اللہ
 کے عقائد کو باطل و کفر کہہ کے مولوی محمد گل خاں صاحب کو بخود مولوی گل خاں صاحب کا مولانا شہید مرحوم
 کا خطاب و انقاب وے سکین گئے بلکہ بقول خود مولوی گل خاں صاحب کا مولانا شہید مرحوم
 کی طرح و عاذا اللہ بخود عن الاسلام اور کفر ثابت ہو گیا۔

قسط مستقیم اور مسئلہ ایصال ثواب
 اولہ منقذ اب ایک عبارت مولوی اسماعیل کی یہی خط

ذہن دار اندک لکھ رسائیدن باموات باطعام و فاتحہ خوانی ثواب نیست چہ این معنی بہتر و افضل
 صراط مستقیم مستحق و ریالت کرتا ہے کہ اموات کے ساتھ یہ معاملہ کرتا جائے کہ مولوی اسماعیل اپنی
 تقویۃ الایمان کے حکم سے شرک کے کس طبقہ میں پہنچے کوئی صاحب یہ مذکر میں کہ یہاں صرف فاتحہ کا ذکر

لکھ صفحہ ۱۲۲ و ۱۲۳ کے ہیں راجع ۱۲۰۰

کیا ہے غلہ دنیا اگر نہیں ہے اور شرک تو انہوں نے نذر دیا تو کیا یا ہے کیونکہ یہ معاملہ خود مولوی اسماعیل
 نے اسی صراط مستقیم میں لکھ دیا ہے گھسے ہیں

پس درختی بن چند اسرار نامور سرسوخا توحید و نماز اموات شک و شبہ نیست
 صراط مستقیم ۵۵ یہاں تو صاف نذر دیا نماز اموات کا ذکر ہے جس کو تقویۃ الایمان میں شرک بتایا ہے
 اور اس کے کرنے والوں کو ابو جہل کے برابر شرک ٹھہرایا ہے۔ یہاں مولوی اسماعیل اس کی فتویٰ میں
 شک و شبہ نہیں بتاتے تو فرمائیے اپنے حکم سے تو من رہے یا شرک اور شرک ہوئے تو لفظ ابو جہل
 کے برابر یا فرعون و ہامان بلکہ ایس کے برابر کیونکہ نذر دیا کہ نے سے ابو جہل کے برابر شرک تھا کہ ہیں
 اور یہاں تو نذر دیا نہ کہ تو غیب سے رہے ہیں اور اس کو خوب جا رہے ہیں اور فتویٰ میں شک
 شبہ لانے سے منع کر رہے ہیں تو تقویۃ الایمان کے لحاظ سے ابو جہل سے گئی دوسرا اور بڑھ گئے۔

اول۔ اولہ صراط مستقیم صحت و مسئلہ کی عبارات ہرگز مولانا شہید مرحوم کی نہیں ہیں۔ کیونکہ کھراط
 مستقیم خود حسب ہر صحت مولانا شہید مرحوم کے ازاں تا ختم باب اول مسئلہ اور باب چہارم از
 ص ۱۳۱-۱۳۲ آپ کی ہے چنانچہ اس کی تفصیل ہر ص ۱۳۱ میں لکھی گئی۔ پس یہ معاملہ امیر کام ہے۔ ثانیاً
 در صورت صحت مضمون کے اس میں ہرگز ناخبر مرد و عورت کا جواز نہیں ہے۔ بلکہ اس کے مضمون میں مؤلف
 نے نجات کی ہے اور کاٹ جھاٹ کر حق اللہ کو دہو کہ میں ڈالا ہے۔ سنئے گوش ہوش صراط مستقیم
 کی پہلی عبارت صحت صحت ترجمہ۔

و در تقسیم طعام سوم و چہم بسبب خوف مطلق	یعنی سوم و چہم کے مطلق کی قسم میں طہارت کے لئے ہے
شدن و صحت و کثرت کی میکنند و بنا بر حفظ و	فرمانی کہ جس اور نام و شادی کی رسوم کی حفاظت
تحریر و جمہیت و اعراض از ادائے حقوق	کے لئے حاجات حقوق میں شغلت کرتے ہیں اور بغیر لکھ
واجب غفلت می نمایند و معرض میشوند بجا	ایسا ہی چاہے کہ ہم کے ترک کرنے کی فرزند گاہی
ہے باشند کہ انجام و انفعال ترک رسم انسان	کہ جاکت میں اللہ تعالیٰ ہے اور ہم کی حفاظت کے لئے
وادر ہنگامی نالاز و اسباب معاش خود را	اپنی معاش کے اسباب کو بچا کر غفلت سے ہوتا ہے بعض
برائے محافظت رسم فریختہ مفلس سے ماند	سے محتاج ہو کر گداگری کو جو دو قول جہان کی ذلت
محض محتاجان شہینہ گشت گداگر مشورہ و گدا	کا باعث ہے اپنے اور گوارا کر لیتا ہے اور بڑے نہیں
گری کہ مذلت تا میں است بہ خود گوارہ میکنند	لوگوں کے دلوں میں ان رسوم کے سخت پختہ ہو

لکھ صفحہ ۱۲۲ و ۱۲۳ کے ہیں راجع ۱۲۰۰

والکھ و کراہت برآن ادا کرند۔
کراہت کا اظہار کرے۔

پس ناظرین اصحاب فہم والصفات نے صراحت مستقیم و مستند کی صریح عبارت ملاحظہ فرمائی کہ مولوی نعیم الدین کی شکل کردہ عبارت کا
اول داکتر مضمون اس عبارت سے تعلق رکھتا ہے خصوصاً وہ نہایت
اطلاؤ چھوڑ کر لوگوں کو فریب میں ڈالاکہ یہ عبارت اپنے معنی میں مستقل جملہ معلوم ہو جاوے کہ خود مولوی نے
پسے رسالہ فرمایا انور ص ۳۳ میں لکھ چکے ہیں۔

کہ یہ صفت و صفات ایسی صریح عبارت ہیں کہ ایک غلامیہ مطلب غیاثی کے لکھنے والے کو بھی نہایت ہے۔

پس اس بلوری عبارت صراط مستقیم میں رسومات فاجیرہ و جہنمی کھانا پانی رکھ کر فاجیرہ و جہنمی کھانا پانی رکھ کر
آریا اور کفر سے پیچ پریشان نہ کرنا مع دیگر تعینات و تفصیلات مرد و عورت کے تعینات پر مطلع فرمایا گیا کہ
انھیں میت کی طرف سے کھانا کھانے یا سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص وغیرہ پڑھ کر ثواب پہنچانے کو جس
طرح اس کی تفصیل و تشریح خصوصاً اسلہ اکابر مولوی نعیم الدین کے کلام سے گذر چکی جس میں فاجیرہ و
جہنمی تفصیلات و تعینات کو بدعت و جہالت و اوجہات و خرافات و اجالہ و حماقات و لطالعات
اور بے معنی بتایا گیا ہے۔ انھوں نے مولوی نعیم الدین کی روش پر کہ تقویٰ الایمان میں ایصال ثواب کو شرک
کہتے ہیں کہ صریح بیان لگا کر مولانا شہید مرحوم پر شرک کا دہرہ لگا دیا۔ حالانکہ تقویٰ الایمان میں جس فقہانہ
تفسیر لکھ کر شرک کہا ہے جملہ اکابر فقہاء اسی فقہ و مذاہب کو شرک فرماتے ہیں۔ ایصال ثواب اور زندہ یا
مال اللہ تعالیٰ کو۔ اگر مولوی نعیم الدین کی یہی فریب کاری ہے تو خود اپنے اکابر پر کیا بد و جہاں لکھ کر
شرک عائد نہ کریں گے!

اب ثبوت کی سلسلہ عبارت صراط مستقیم و دوسری کارستانی ملاحظہ ہو اسی بحث میں مرحوم ہے۔

از تہذبات مشرکین مولوی شعاردائے نذر
یہی مدعا کرتا ہے و نیز دلیلاً اللہ اس طور پر
میان دیا۔ اللہ است یضیکہ شرک غشی و
کہ شرک غشی اور سراف مال اللہ کی ہی بدعت
اسراف اموال دا اختراچ بدعات بوجہ تعدد
کے دہارے اس میں راہ دانی ہے بیان میں کا
فعلان راہ یا تہذیب یا نشانی کہ اگر اصل میں ہمار
ہے کہ اس امر کی اصل اگرچہ ہزاروں عوام
بہتر و خوب موافق حکم شرع فرمایا ہے لیکن
تعمد شرع کے ہے لیکن جب عوام نے اپنے نظروں اور
چونکہ عوام ظنون و ادبام خود را در آن داخل دارند
نہ کہ اس میں دین و حسد و بے ادبانی کی اور
و غفلت کہ تا بے سلف خود را در دین امور
پسے سلف کے تعلق ہوگی اور ان امور کی تجدید
تجدید و تجدید نمود و تادمہ ہر کہ آمد ہواں
اور تجدید کی گئی اور حسب تادمہ ہر کہ آمد ہواں

زبان کو خود و اصل بنایا اور اصل پسندیدہ۔

پوشیدہ ہو جائی چند پاکستانی سر جو لوگوں

لاش خواہی سے پیدا ہوئی ہیں ظاہر اور راجح

ہوئیں اسی لئے کہ کھانا کھانے اور پانی پانی

ثواب نہ کرے تاخلف اور منکر اہل حق و کائنات

پر اور یہ نہیں بدلتا کہ اگر فاتحہ اور ایصال ثواب

کی ان راجح رسول کے چھڑنے سے آدمی تاخلف

اور اہل حق کے حق نہ کرے کہ ہمارے۔ تو لازم

آئیے کہ اہل بیت مقام ہمد و صحابہ کرام اور

اور صالحین اور علماء اور اولیاء و جوان رسوم

کی شہرت سے پہلے گذر چکے ہیں معاذ اللہ اپنے

اسلاف کی کہ نسبت تاخلف ہوں بلکہ یہی

افضل المرسلین محبوب رب العالمین کی شان

پر نسبت امامان و ائمہ و افضل باصفاء خالق و

والسماء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں

دل میں کھٹکتے معاذ اللہ نہ کہ ثم معاذ اللہ

من ذلک پس اس بیان سے واضح ہوا کہ جو کہ

فاتحہ خوانی بوضع الیماوی دین جہنم کے لوازم

اور ارکان سے زائد ہیں اور ایمان کا کمال مان

پر عورت نہیں ہے۔ اور اگر وہ شخص کہ جس

کی روح کو ثواب پہنچا ہے اس کے حق داد

میں سے ہے اس کے حق کی مقدار ہواں ثواب

پہنچانے کی خوبی بہت زیادہ ہوگی پس اس قدر

امر کی خوبی اور ہمد و ثناء اور رسول اور تندر

و نیازاحات میں کہ لکھنا شرعی نہیں ہے۔ اور

مزید کہ یاد خود و اصل بنایا اور اصل پسندیدہ۔

و محجب گردید و فروغ جیشہ کہ از مسی و زاف

مردم ہم رسیدہ ظاہر و راجح نسبت ایصال

و بنا علیہ ہر کہ موجب معمول راجح فاتحہ و ایصال

ثواب لکھنا امامان و خلف و منکر اہل الحق و

کائنات سے بر نہ دینی فہم کہ اگر شرک ایں رسوم

فاتحہ و ایصال ثواب ایشان تاخلف و منکر حق

ایمان حق و مشد نہ لازم می آید کہ اہل

میت مقام و صحابہ کرام و سایر طبقات مؤمنین

و علماء و علماء اولیاء کہ میں از اشتہار میں

رسوم گذشتہ اند معاذ اللہ تاخلف بہ نسبت

سلف خود و اشد بلکہ میں حرف و نشان

افضل المرسلین محبوب رب العالمین بہ نسبت

امامان و ائمہ و افضل باصفاء حضرت خالق الارض

والسماء و خاطر خطور خواہد کہ معاذ اللہ

من ذلک ثم معاذ اللہ من ذلک

پس ایں بیان واضح نہ کریں رسوم فاتحہ خوانی

بوضع مختصر زائد از لوازم دارکان دین میں

است کمال بابائی موقوف بران نہ ایصال

داراں کس کہ ثواب بدو حق میرسلطان اہل

حق و است و بعد ازیں و خوبی رسانیدن

ایں ثواب زیادہ تر خواہد پس در خوبی

قدام از امور رسوم فاتحہ و ایصال

و نیازاحات میں کہ لکھنا شرعی نہیں ہے۔ اور

مزید کہ یاد خود و اصل بنایا اور اصل پسندیدہ۔

و نقد نیاز اموات شک و شبہ نیست تعین
 اوقات و قسم طعام و وضع آن و تناول کنندگان
 هم از قبیل غالی نیست ایضا حد و حقیقت
 آنست که کسی که نقد نیاز از کتاب
 معاشی و کفر میکند ایشان را ایصال ثواب
 منظور نیست بلکه شرک میکنند می دانند که
 کار برائت بزرگان میگویند معنی حاجت خدا هرگز
 و در حق شان نمی باشد دلش ناکند هرگز در
 تو شهادت نیاز برائت بزرگان بملغان کثیر و صرف
 کرده باشد اگر از دے پرسند که گاه برائت
 خدا هم چیز عدا و خواهد گفت که نه یا بجلد
 خدا را و آنگاه بعضی در مرتب سادی تقرب
 و رضا جوئی می بینند پس چاره کار طایب
 حق و صواب و قبیح و ضیاع خدا و رسول
 و در حق و زمان آنست که بعد هر شش
 ایصال ثواب منظور باشد بقید وضع و قسم
 طعام و تناول آن بر هر چیز یکدفع و بجز در
 حق فقر و رختا همین آن وقت باشد بعلفان
 نیست مقرون تر بود صرف نمایند از طرف
 آن شخص نیست کرده عمل آورد اگر عاقل کند
 بهتر است و تمام قید و رسوم یک نظم و
 کند او

الحمد لله که عراط مستقیم صلوات الله علیه
 که در مولوی نعیم الدین نے لوگوں کو دیکھو کہ میں مبتلا کی تھامیں کے فریب و جمل کا غبار صاف ہو کر صاف
 آفتاب کی مانند روشن ہو گیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

قد و نیاز اولیاء میں شرک غنی اور اسراف الی و در حق کی حد و قسم
 بجز ہے مگر نعمات کی وجہ سے غلابی پیدا ہو گئی کہ در حاجی فاحش کے قیودات اگر کوئی نہ کرے تو اس
 کو مطلق جانتے ہیں حالانکہ یہ مطلق ہونے کا الزام انبیاء علیہم السلام تک پہنچتا ہے کہ وہ صواب
 و رسالت کے قائل و حاصل ہرگز نہ تھے بلکہ ثواب پہنچانے میں حیرت کا جس قدر قوی و رشاد ہرگز اس
 کے ثواب کی قوی زیادہ ہوئی۔ پس اس قدر امر کی قوی میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے ایصال ثواب
 اور در وجہ فاحش و نقد و نیاز میں در حق و انکالوں اور کھانوں کی حین و غیر تمام قباحتوں سے
 غالی ہی نہیں ہے اور جو لوگ نقد و نیاز میں کفر کا ارتکاب کرتے ہیں ان کا مقصود ثواب پہنچانا
 نہیں ہوتا بلکہ وہ لوگ بتو قیق نفع و خیر بزرگوں کے لئے کرتے ہیں نہ اللہ تعالیٰ کے لئے جس طرح
 قرش و خیر و امور ہیں پس قسم خدا اور رسول بقید وضع و قسم طعام و خیر و بجز اللہ تعالیٰ فاعل
 نیست سے ثواب پہنچانے اور ساری تبدل اور رسول کو یک لخت چھوڑ دے

چنانچہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد رندی رحمہ اللہ کو مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی
 نے حیات الموات و ممالک میں مستند نام ہے مکتوب جلد ثالث مشلا مطبوعہ لو کشور میں جس کی
 عبارت اصل فارسی میں گزیر چکی ہے۔ فرماتے ہیں۔

دعا می طرح حال خود قول کے نقد و کھانے کا ہے کہ بہ نسبت یہی اول و دوسریں کے رکھتی ہیں اور اکثر ان
 کے نام اپنی طرف سے گھڑتی ہیں اور اپنے نقدوں کو ان کے نام سے نسبت کرتی ہیں ایسا قطعاً
 وقت ہر روزہ کے لئے زمیں کا نا اور عام وضع نہیں کرتی ہیں اور دونوں کا تعین بھی ہر روزہ کے
 لئے کرتی ہیں اور اپنے مطالب و مقاصد کو ان روزوں سے متعلق کرتی ہیں اور ان روزوں کے وسط
 سے اپنی حاجت اس سے جانتی ہیں اور اپنی حاجت دہائی ان سے جانتی ہیں یہ عبادت میں شرک
 ہے اور بوسیلہ عبادت غیر کے اپنی حاجات کو ان غیر سے مانگا ہے۔ برائی اس فعل کی ثواب طرح سے
 جاتا چاہیے حالانکہ حدیث قدسی میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے یعنی روزہ خاص میرے لئے ہے
 اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور میرے غیر کو عبادت روزہ میں کوئی شرکت نہیں ہے ہر چند کسی
 عبادت میں شرکت حق تعالیٰ کے ساتھ جائز نہیں ہے لیکن تخصیص روزہ کے واسطے اہتمام میں
 عبادت کی فرض سے ہے اور تا کی کفائی شرک اس عبادت کے لئے کرنا ہے اور حیلہ کرنا ہے جو کچھ کہ
 بعض عورتیں اس فعل کی بڑائی کا ہر چہ کہتی ہیں اگر اس میں کسی چیز تو تعین زمانہ اور دنوں کا
 روزوں کے واسطے کیا کرنا ہے اور تخصیص کھانے اور تعین طریقہ شریفہ مختلف روزوں کے انظار میں

کس دے سنے ہے ایسا اکثر ہوتا ہے کہ لفظ کے وقت حرام چیزوں کا ارتکاب کرتے ہیں اور اظہار حرام
شے سے کوئی میں ادب ہے ضرورت سوال اور گواہی کرتے ہیں اور اپنی حاجتوں کے لیے کرتے ہیں کو مخصوص
درنگ بان حرام چیزوں سے جانتے ہیں یہ خود میں گمراہی اور رسول شیطانی سے ہے اور شرعاً ہر عام
حضرت مجدد صاحب کے ارشاد میں مطابق بیان "عراط مستقیم ہے کہ عوام کا مذہب و نیاز و غیرہ
مانند تو شرع و غیرہ کو بھول کر ایصال ثواب کہنے کو باطل فرمایا گیا ہے کیونکہ اگر کوسہ اللہ تعالیٰ ایصال ثواب
پرتا تو تخصیصات و تینیات کیوں کی جاتیں پس مولوی نعیم الدین کی حال کی کہ عراط مستقیم میں مذہب
دنیا کی ترغیب دی گئی اور تقویۃ الایمان میں شرک بتایا ہزار اسوس کے لائق ہے حالانکہ جس
نقد و نیاز کو تقویۃ الایمان میں شرک فرمایا ہے تمام فقہاء و محدثین ہی اسی کو شرک فرما چکے ہیں اور
جس ایصال ثواب کو شرعاً مستقیم میں بہتر اور خوب فرما کر رسومات مرد و کو بیع بتا چکے ہیں اسی
کو تمام علماء دین خصوصاً مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی، اہمیت و جہالت، راہیات
و خرافات، جاہلانہ حماقات و بدعات اور بے معنی بتا چکے ہیں مولانا شبید مرتوم کو اگر بولیں
فرعون، یامان، ابلیس سے کوئی درجہ بڑھ کر شرک قرار دیا جائے گا۔ تو ان کے اپنے بزرگ بھی
اس "شرک" سے کیسے بچ سکتے ہیں۔

قولہ صلاۃ ۱۔ عراط مستقیم کی فصل دوم میں طریقہ چشتیہ کا بیان ملائم کیجئے جہاں لکھتے ہیں
"اول طالب را باید کہ با درود و زانو بطور نماز بنشیند و فاتحہ بجام اکابر این طریق یعنی حضرت
خواجہ معین الدین نجری و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و غیرہ بخواہد اتمہا بجناب حضرت ابو
پاک جو سلاطین بزرگان نماید و نیاز تمام دزاری بسایا ما بسیار و ملے کشود کار خود کردہ و کرد و شری
شرع نماید عراط مستقیم ص ۱۲۲

قرآن و حدیث صحابہ تابعین تبع تابعین سے بطریق ان بیانات و تخصیصات کے ساتھ کہیں ثابت
نہیں ہوتا تاہم یہ کہ مذہب کی بنیاد بدعت ہو اور مولوی اسماعیل بدعتی ضال۔ تقویۃ الایمان کے لکھنے کی
عبارات میں "علا و شائع بزرگان دین کسی کو نہ ماننا چاہیے اور کسی کے حکم کو نہ سمجھنا شرک ہے۔ یا خود
پیغمبر ہی کو بولیں سمجھ کر شرع انہیں کا حکم ہے ان کا جو بھی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے۔ سو
ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے جب رسول کی بات بھی اسماعیل کے نزدیک ماننے کے قابل نہیں
اور اس کو ماننے والا شرک ہو جاتا ہے تو اسماعیل کا یہ طریقہ چشتیہ نکالنا ہوا کیوں شرک نہ ہو گا۔ اور
اس کو مٹانے کے لئے کتاب لکھنے والا شرک کر اور عراط مستقیم کی عبارت سے خود اس کے اوپر

جاری ہو گئے۔ اور وہ اپنے ہی مقربوں سے شرک ہوا ہے کوئی رہے جو اس کی حمایت کرے اور
اس شرک سے اس کو بری ثابت کر کے نہیں ہرگز نہیں چشتی بزرگوں کے نام کی فاتحہ اور اس میں باخود
دو زانو بیٹھنے کا نہیں بلکہ یہ بھی تصریح کہ نماز کے طریقہ پر بیٹھنے پر چھو تقویۃ الایمان سے کتنا ذہل شرک ہے
اس سے بڑھ کر تم ڈھکیا کہ خود کہی دعائیں نہایت گریہ و زاری اور عجز و نیاز کے ساتھ بزرگان چشت
کا وسیلہ بنانے کا حکم دیا ہے اس کے عقیدہ کا وہی شرک ہے جس کو (تقویۃ الایمان) اصحاب عبارت
میں لکھا ہے کہ کسی کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا ہی ان کا کفر و شرک تھا اب تو خواجگان چشت کو صراط
مستقیم میں اپنا وکیل و سفارشی مان کر اسماعیل اپنے ہی حکم سے ابوجہل کے برابر شرک ہوا اب یہ بات چکی
طرح ثابت ہو گئی کہ اولیاء کی خدمت و نیاز کرنا اور ان کو اپنا وکیل سمجھنا جس کو اسماعیل نے تقویۃ الایمان میں
کفر و شرک کہا ہے خود اسماعیل اور اس کے بزرگوں کے قول سے بھی ثابت ہے اور اس کا یہ حکم شرک
بے دلیل و باطل اور مطلقاً باطل ہے۔

اقول و انشد اتوفیق اولاً۔ یہ عبارت بھی مولانا شبید مرتوم کی نہیں ہے سابقاً اس کی تفصیل اور
گندہ کی ثانیاً مولف کا اپنی زیادہ داری سے مجتہدین طریقت کے طرق و معالجات مجوزہ پر غیر ثابت چو
کا الزام رکھ کر اپنی بدعات مختصر اور بے اصل کو ثابت کرنے کا اور محض باطل ہے۔ ۳۰
کار پا کاں را قیاس از خود مگیر

حالانکہ مجتہدین طریقت نے مبتدی کو کھٹکھٹوری پیدا کرنے اجازتے قلب ذکر اور آداب و طریقہ تعلیم
فرمائے ہیں جس کی اصل ذکر و احادیث و کتب و غیرہ خصوصاً میں وارد ہے اور اگر وہ اس میں غفلت
خالصی ہو جائے تب بھی جو جب حدیث شریف کے مستحق ہوں البتہ اگر اس کو مقصود اصل جان کر اسی
پر اکتفا کرے اور ترقی مدارج صفت سے غافل رہے۔ تو جہد بدعت میں شامل ہو جاتا ہے۔ ورنہ فی
نفس نہیں چنانچہ خود عراط مستقیم ص ۱۲۲ ہی میں مرقوم ہے۔

ولبا کہ انسان در ہمیں جب حقوق گردد یعنی بہا و ذات انسان ان ہی جہانوں میں
اور راہ و وصول باصل مقصود بدست ایک جاتا ہے اور وہ وصول اصل مقصود کی طرف
پہنچنا نہیں مٹا

نیابد۔

اور صلاۃ میں مرقوم ہے۔
ہر چند این تو بر بزرگوار است لیکن فرے

یعنی اگرچہ بزرگوار کا لفظ کو بہتر اور شہتر سے لکھی
لکھنے کے اس طرح سے ملکہ صحت ہی پیدا کرنے کی کوشش خبر القرون سے ثابت نہیں رہا (ج)

دعوت سے بہتر راہ ہے کہ ائمہ اور رسول کے کلام کو اصل رکھیں اور اس کی سند کو بچائیں اور اپنی عقل کو کچھ نقل نہ کیجئے اور جو قصہ بزرگوں کا کلام مولویوں کا اس کے سوائے جو ساقی کیلئے مالد جو ساقی نہ ہو اس کی سند نہ کیجئے اور جو رسم اس کے سوائے نہ ہو اس کو چھوڑ دیجئے۔

اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلی تفسیر فتح العزیز ج ۱ صفحہ ۱۵۵ میں فرماتے ہیں۔

اطاعت امام مشروط و مقید است بہمان چیز یا یعنی اطاعت امام کی شرط و مقیدہ انہیں امور سے کہ نہ کہ معصیت یوں انہا از شرع معلوم نباشد بونہ کہ خبیث سے معلوم نہ ہو و نہ اطاعت امام کی فرض والا اطاعت امام فرض نہیں داند و رجوع نہیں ہونی اور رجوع کرنا حکم میں قرآن کی طاعت و امر و با حکام قرآن و امر و نواہی نہیں باید نمود و نواہی پر عمل کی طاعت ہے۔ پس مولوی نعیم الدین کا یہ نتیجہ نکلنا کہ اسماعیل کے نزدیک رسول کی بات بھی ماننے کے قابل نہیں اور علماء مشائخ و بزرگان دین کسی کو نہ ماننا چاہیے، کس قدر ظلم ہے

علی ہذا صراط مستقیم میں اپنے کثرت کا یعنی حل مشکلات کے لئے گریہ و زاری و عجز و نیاز کے ساتھ حق تعالیٰ کی جناب میں وسیلہ و توسل ڈھونڈنے کے معنی حصول تقرب حق تعالیٰ کا بندہ یوں طاعت و اعمال صالحہ کے ہے نہ کہ سوائے حق تعالیٰ کے دوسروں سے استدعا و طلب حاجات پس طالب راہ آخرت کو بزرگان طریقت کے سلسلے سے نفی باطنی کا یعنی اندرون قلب میں اللہ و رسول کی اطاعت کے حصول کا حکم ہوا ہے اور اس نے اس احسان میں ان پر بندہ و عارف و محرم و کریم الیہا ثواب کیلئے تفریح و زاری میں مشغول ہوا ہے یہی حصول فیض اور دعا و تقرب باری تعالیٰ کا وسیلہ ہے جس کو بارگاہ الہی میں پیش کر کے طالب حل مشکلات ہوتا ہے سوائے اس کے ہرگز کوئی معنی وسیلہ کے حق تعالیٰ کے سوا کسی کو دلیل و کارساز سمجھ کر بندہ لیر ان کی نذر و نیاز کے دربار الہی میں نہیں لائیں چنانچہ تفسیر جلالین آیتہ و احشوا لیلہ الوسیلۃ کی تفسیر میں فرماتا ہے۔ اطلبوا ما یقر بہکم الیہ من طاعتہ اور تفسیر جامع البیان میں فرماتا ہے الی القدرۃ لطلاعتہ اور تفسیر موضح القرآن میں مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں درفت یعنی رسول کی اطاعت میں جو چاہیے نہ کہ وہ قبول ہے اور بغیر اس کے اپنی عقل سے کہ قبول نہیں نیز متعدد احادیث صحیحہ بخاری و غیرہ کتب صحاح میں فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے لئے وسیلہ دعا مانگا کرو صحابہ نے عرض کیا وسیلہ کیا ہے فرمایا وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے اس کے اوپر اور کہ درجہ نہیں ہے نہ پہونچے گا اس درجہ میں اگر ایک مرد میں ایک مرد کی ہوں گا لحد اگر اس کی ثبوت غیر اقرون کے عہد سے ثابت نہیں رہا۔ (۵)

اور خود صراط مستقیم ص ۱۱۱ ذکر نقش بندہ میں فرماتے ہیں

و استمداد لہو اسطر دعا و التماس فی فضل الہی یعنی استمداد لہو اسطر دعا و التماس فی فضل الہی سے

جمید۔ چاہئے۔

مگر تو صراط و اسطر کے معنی حوالہ نے وسیلہ کے لکھ کر یہ افتراء کیا کہ

دعا و تماس جنت کو صراط مستقیم میں اپنا وکیل و دعا گو مان کر اسمیل اپنے ہی حکم سے اولیاء کی نذر و نیاز کرنا اور ان کو اپنا وکیل سمجھنا جس کو تفریح الایمان میں کفر و شرک کہا ہے ابو جہل کے برابر شرک ہوا۔

پھر لفظ وسیلہ کے معنی تقرب باعمال صالحہ کو چھوڑ کر مؤلف نے اپنی حیثیات سے اولیاء کو دلیل ماننے ان کی نذر و نیاز کرنے کے معنی میں صریح تحریف کر کے بہتان پرکھ باندھی جس طرح پہلے سے خود ان حرکات مشہورہ و معروفہ کے توحید باری تعالیٰ کی ضد میں شوگر میں چٹا پنچہ اپنے رسالہ فیضانِ رحمت مشابہں ضم دفعہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے و ہدی یقول اللہ اجعل صلوٰۃ رحمتک علی ال سعد کا ترجمہ کیا یا اللہ کے یا رسول اللہ لکھا ہے یعنی بعد آپ نے دونوں الفاظ کا فرمایا یا رسول اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ اور رحمت فرما۔ استغفر اللہ من ہذا الالفاظ الشرکیۃ تاکہ جملہ اپنی نیا و تاقی کی وجہ سے شرک میں مبتلا ہوں اور اپنے علو سے ایڈ سے خوب مجلس تحقیق یہ ہے کہ مولانا شاہید مرحوم کو شرک کہہ کر ان کا کیا بگاڑا بلکہ اپنا بگاڑا و اللہ کا ہدی من ہو کلاب کفار۔

قرنہ ص ۹۹-۱۰۰ اب مسائل نذر و نیاز وغیرہ کے متعلق حضرت شاہ نذر و نیاز اور شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی چند عبارتیں نقل

کر دی جاتی ہیں تاکہ اسمیل کی فریب کاری خوب واضح ہو جائے شاہ صاحب فتاویٰ مشکا میں فرماتے ہیں۔

حقیقت ایں مذکور است کہ اندر سے ثواب اس بات کا حاصل مطلب ہے چکند کہ حقیقت کھلا لہو وال وفاق و بدل مال بروح حیات کہ لہر است قرون کوئے کا ثواب حیات کی روح کو نہیں چاہے اور یہ امر مسنون و از روئے احادیث صحیحہ ثابت است سنت جلد احادیث صحیحہ ثابت است جلد صحیح بخاری است مثل ما درونی الصمیمین من حال ام سعد و سلم حضرت ام سعد و سلم کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے الی و غیرہ الی قولہ ذکر۔ انہ صمیم یحبون لہ و لہ لہ قولہ اس نیکو حکم ہے کہ نذر و نیاز سے جس کی دعا و حاجت قریح معقور فی الشرع ہو

میں اسمیل کہہ رہے ہیں کہ کفار کا یہی شرک تھا۔ و چون کوئی ایسا کرے وہ ابو جہل کے برابر شرک ہے انجول و لا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم مسلمان نذر و نیاز نہیں لے کر لیتے ہیں۔ ثواب اس کا کسی بزرگ کو پہونچاتے

ہیں۔ ابو داؤد و شریف کی حدیث ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص نے مقام بوانہ میں ایک اونٹ نہ بچ کرنے کی نذر دانی طعی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا وہاں مشرکین کا کوئی بت ہے جس کی پرستش کی جاتی ہو یا کفار کا کہیں میلہ لگتا ہے عرض کیا نہیں فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر جاری ہے اور یہی جائز ہے کہ کسی مکان مخصوص یا خانقاہ یا درگاہ یا کسی آستانہ میں اس کو ادا کرے کیونکہ زبان بت ہوتا ہے جس کی پوجا کی جاتی ہو نہ کفار کا میلہ۔ ام سعد کی جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے اس حدیث کو خود مولوی اسماعیل نے صراط مستقیم ص ۱۱۵ میں نقل کیا ہے اور تمام عبارات کے ثواب پہنچنے کو تسلیم کیا ہے مولوی اسماعیل صاحب کی اس عبارت نے فاتحہ گیارہویں تجیزہ چالیسواں سحرس، نذر نیا و سرب کی جواز کر دیا۔ موت انجم کی گیارہویں شیخ عبدالحی کا تو شہابی فی صاحب کی صحت خواجہ صاحب کی دیگر شاہ ابو علی قلندر کی مستثنیٰ اموال کی نیا ز کا کچھ اشارت اسی قسم کی نسبتوں کو مولوی اسماعیل نے شرک کہا ہے شرک کا حکم دینا بھی غلط خلاف شرع اور مسلمانوں کو بے توجہ شرک بنانا ہے۔ ہر مسلمان کا مقصود ہوتا ہے کہ یہ ایصال ثواب ان بزرگوں کے لئے ہے اور اسی مناسبت سے وہ نسبت کر دیتے ہیں۔ اسی نسبت خود قرآن کریم میں موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صدقات نخل اور مساکین وغیرہ کے لئے ہیں۔ حج کی نسبت بیت یعنی خانہ کعبہ کی طرف کی گئی ہے نماز جمعہ، نماز عیدین، نماز جنازہ، نماز خوف، نماز ظہر، نماز عصر، نماز مغرب، نماز مشاء، نماز فجر وغیرہ میں روزے رمضان کے ذکوۃ سونے کی، ذکوۃ چاندی کی، ذکوۃ مال کی، ذکوۃ گایوں کی، ذکوۃ بکریوں کی، ان تمام عبادتوں کی نسبتیں ہیں غیر خدا کی طرف ہیں تو کیا یہ سب شرک ہیں۔ الحمد للہ کہ اب خوب واقع ہو گیا کہ مسلمان جو نذر میں نیا زیں کر کے بزرگوں کے لئے ایصال ثواب کرتے ہیں وہ بے شبہ جائز و درست اور احادیث آیات سے اسکا جواز ثبوت کو شرک بنانا بے لگاہ ہے۔

اولیٰ شبیک اس فتویٰ شاہ صاحب ہیں جس نذر اقدس میں ایصال ثواب مقصود ہوتا ہے یا جو نذر محض توجہ اللہ تعالیٰ ایصال ثواب کے لئے ہو جس طرح ام سعد کو ایصال ثواب کیلئے کنواں بزاؤں یا چند مشہور شریف میں آیا ہے یا صراط مستقیم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اپنے بھائی کی طرف سے غلام آزاد کرانہ طالع مسلت سے ثابت ہے اور خود مولوی نعیم الدین نے مانا ہے کہ مسلمان نذر اللہ تعالیٰ کی ماننے میں ثواب اس کا کسی بزرگ کو پہنچاتے ہیں پس اس میں کسی کو کیا کلام ہو سکتا ہے۔ مگر بات تو یہ ہے کہ اس کو حیدر جاگیر اللہ کے تقرب کے لئے نذر دینا میں ماحولوں کو فریب دے کر تھلا کر دیا جائے۔ چنانچہ خود جناب شاہ صاحب نے اسی فتویٰ ص ۱۱۵ میں طرہ ایصال ثواب بتا کر اس کے اول و آخر میں مؤلف کو حیدر کر کے کھول دیا ہے چنانچہ فتویٰ

کے شروع الفاظ یہ ہیں۔

استحانت یا رواج دین امت یا خرافا
یعنی استحضار اذعان سے اس امت میں بہت تنوع
یہ توجہ آمدہ آنچہ چاہاں و ام تہا میکنند ایشان را
میں آتی ہے اور عوام ماحول استحضار اس طور کرتے
وہ ہر عمل مستقل دانستہ اند بلاشبہ شرک محض
شرک محض کہلا ہوا ہے۔

اور شاہ صاحب اسی فتویٰ کے لفظ قویہ تبعہ نقل کر کے مولوی نعیم الدین کے ہمراہ فرماتے ہیں
آیت اگر ان ولی و اصحاب مشکلات و الاستقلال
یعنی اگر اس ولی کو ان کے خلاف احکامات و الاستقلال و استقلال
یا ضیع غالب اعتقاد میکنند این عقیدہ و متجز
غالب اعتقاد کریں یعنی شاہ کے ساتھ اعتقاد اللہ حضور اللہ و محمد کے
عبادت عالی فرما کر ان کے عقیدہ و اعتقاد شرک نہ لگتا ہے۔

اور شاہ صاحب ص ۹۰ میں فرماتے ہیں

و تحقیق بہت شاذ و اندر و مان میں نذر ممنوعہ
یعنی تحقیق بہت شاذ و اندر و مان میں نذر ممنوعہ ہے۔

علاوہ ازیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی کو نذر اللہ پوری کرنے کے لئے بھی کسی ایسے مقام پر کہ وہاں کوئی دین یعنی حقان وغیرہ کسی کی قبر یا کفر کا میلہ ہو عازت نہیں فرمائی (رسن ابی داؤد) تو یہ مولوی نعیم الدین کا کہنا کہ یہ بھی جائز ہے کہ کسی خانقاہ یا درگاہ یا کسی آستانہ میں اس کو ادا کرے کیونکہ زبان بت ہوتا ہے نہ کفار کا میلہ نہ کفار کا میلہ نہ کفار کا میلہ۔ ناظرین! یہ چالاکی قابل غور ہے کہ ترجمہ حقان کہتا ہے کہ ماحولوں کو تسلیم ہو کہ محض دعوت دعوت و اربت اسے جس کو عربی میں حسم کہتے ہیں منع فرمایا گیا ہے۔ حالانکہ حقن ہر عام اس چیز کو کہتے ہیں جو سوائے حق تعالیٰ کے کسی کو بھی جاری ہے خواہ جو بوالغیر یہ پھڑکی ہو یا طاق پانی ہو یا درخت وغیرہ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث صحیح ترمذی میں ارشاد فرمایا۔

تلقح قبائل من امی بالمشرکین وحی
یعنی جو قبائل امی ہیں میری امت میں سے مشرکین میں
تعب قبائل من امی الا وثان
اور یہ انکے کہ جو قبائل گنتی میں میری امت کی تھیں۔

اور مولانا امام مالک میں صحیح روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لا حول ولا جہل قہری و دنیا و عذاب
یعنی یا اللہ شہرت کر دینا میری قبر کو بت کہ بوجہ جو دے، پس کیا خانقاہ، درگاہ، آستانہ جس کو ماحول لوگ
پہنچتے ہوں حسب ارشاد غیری صلی اللہ علیہ وسلم کے بت نہ ہوں گے، بیشک ہو گئے چنانچہ مشاہدہ جس لئے
اس کو درگاہ اور آستانہ کہتے ہیں کہ مرادات کے لئے آستانہ بوسی کا مقام ہے۔ معاذ اللہ پس ساری عقل و ذہن پر
کاری مولوی نعیم الدین کی خاک میں مل گئی۔

علیٰ بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ صراط مستقیم میں مضیٰ اجمال ثواب کا ذکر ہے خود مولوی نعیم الدین نے یہ لفظ لکھے ہیں کہ اس حدیث کو صراط مستقیم سے علیٰ نقل کیا ہے اور تمام عبادات کے ثواب پہنچنے کو تسلیم کیا ہے پھر یہ جوہر الزام کر اس عبادت نے فاتحہ گیارہویں، تہجد، نذر و نیاز اور غیر سب عبادتوں کو دیا۔ پناہ بخدا نے لایزال اس کذب و بہتان کا کیا لکھا تاہم جس کا حرف اور تہمہ بھی صحیح نہیں نہ صراط مستقیم کی اس عبارت میں اس کا وجود بلکہ بر خلاف اس کے صراط مستقیم ص ۶۵۱ تا ۶۵۶ میں صراحتہ مرقوم ہے

پس صحت و قوت ہمارے ساتھ و پروا خیر و بدیہی نہیں
یہی وہ ممکن ہے کہ خود بخیر و بچھے لوگوں کے ساختہ
است۔ حقیقت آنست کہ کسی نیک و نیکو نیاز
بد اختری، ساز و کیفیت ہے کہ جو گوشت و نیکو نیاز
از کتاب معاصی و کفر و مکنندہ ایشان را ایصال ثواب
مطلوبہ نیست بلکہ شرک می کنند۔
مطلوبہ نہیں ہے بلکہ شرک کہتے ہیں۔

یہی بات قرآن مجید ایمان میں ہے اور یہی شاہ عبدالعزیز صاحب کے فتویٰ سے اور میں منقول ہو چکا ہے کہ یہ نذر و نیاز داخل شرک ہے نیز فتاویٰ عزیزی ص ۱۵۱ میں ہے

خود ان آں غریب مجرم است بلکہ نسبت خدا
یعنی بلکہ نسبت خدا پروردگار کی ہر طرح کی کلمہ
غیر اللہ شائد نہ کہ کلمہ شریعت و سوسہ و سنی و سنی
نہیں صحت کے اور سنی و سنی و سنی و سنی
لکھنا حرام ہے۔

پس ناظرین اہل انصاف پر مؤلف الطیب البیان کی صریح خیانتیں ظاہر ہو کر اگر محمد بن پر شرک و گمراہ ہونے کے الزام کے بجائے خود ان کا اس فتویٰ کا استحقاق ثابت ہو گیا۔ تاہم کلمہ علیٰ ذلک

علیٰ بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ صراط مستقیم میں مضیٰ اجمال ثواب کا ذکر ہے خود مولوی نعیم الدین نے یہ لفظ لکھے ہیں کہ اس حدیث کو صراط مستقیم سے علیٰ نقل کیا ہے اور تمام عبادات کے ثواب پہنچنے کو تسلیم کیا ہے پھر یہ جوہر الزام کر اس عبادت نے فاتحہ گیارہویں، تہجد، نذر و نیاز اور غیر سب عبادتوں کو دیا۔ پناہ بخدا نے لایزال اس کذب و بہتان کا کیا لکھا تاہم جس کا حرف اور تہمہ بھی صحیح نہیں نہ صراط مستقیم کی اس عبارت میں اس کا وجود بلکہ بر خلاف اس کے صراط مستقیم ص ۶۵۱ تا ۶۵۶ میں صراحتہ مرقوم ہے

پس صحت و قوت ہمارے ساتھ و پروا خیر و بدیہی نہیں
یہی وہ ممکن ہے کہ خود بخیر و بچھے لوگوں کے ساختہ
است۔ حقیقت آنست کہ کسی نیک و نیکو نیاز
بد اختری، ساز و کیفیت ہے کہ جو گوشت و نیکو نیاز
از کتاب معاصی و کفر و مکنندہ ایشان را ایصال ثواب
مطلوبہ نیست بلکہ شرک می کنند۔
مطلوبہ نہیں ہے بلکہ شرک کہتے ہیں۔

اور فتاویٰ پرانے عبادات اور تفسیلے شوق طلب
اوپر بنا کر وہ خدا است و هیچ گوناگون عبادت مخلوق
نظارہ دوم آنکہ مکان را بر چہ از جوہر غلامہ
بایست مخلوق شاخ و اندود اور وقت تو جہاں مکان
شاہد شرک لازم خواہد آمد و توحید صرف خدا آن
عبادت بخواند و بندہ از قبلہ گرفتہ قبول را نبیا
و ستارہ و آتش و آب و درخت منع شدہ آمد
ایضا ص ۱۵۱ میں ہے کہ جہاں از قبلہ خود ساختہ و گشتی را
و آب را دکنے منع تشریف داد کہے دریا نے گشت
را دکنے درخت کسی مثل را دکنے کوہ شوالک
را دکنے قبول را دکنے کوہ شوالک نے شہیدان
و بنیان را پس واجب آنست کہ از سر خیال
بگذرید و کاری کہ مقصود بالذات است از
دست بندید و آہی۔

پس جس طرح خدا کی کعبہ کی نسبت حق تعالیٰ کی توحید کے لئے ہے اسی طرح جملہ عبادات صوم و صلوة کے اور عبادت کی نسبت حق تعالیٰ کے حکم سے اس کی رضا مندی کے لئے ہے اور اس کے مقابل قبول انبیاء و اولیاء شہیدوں، ائمہ، اطو، ائمہ، ائمہ کے ساتھ عبادت کے لوازمات اندر و نیاز و شرک و کفر میں خلل کئے گئے اگر مولوی نعیم الدین کے نزدیک نذر و نیاز اولیاء کی نسبتوں کا اور خاتما ہوں، اہل گاہوں آستانوں میں نذر و نیاز کے پورا کرنے کا جائز احکام خداوندی کی نسبتوں کی مانند ہے تو فقہائے عظام اور علمائے کرام کا نذر و نیاز اولیاء کو اور ان کی قبروں پرے جانے کو خود مولوی نعیم الدین نے وصف پر بتایا ہے۔ کہ اسی کو پورا کرتے ہیں شرک اور باطل قرار دینا باطل ہو جائے گا۔ اور احکام شرع اور خصوصاً فقہاء حنفیہ کے ارشادات سے دست بردار ہو کر اور الجور ائمہ ہونا پڑے گا۔ اور خود مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی صاحب کے تحریر الدمدار صاحب کے مرتعہ ایمان جاتے رہنے کا باعث قرار دے چکے ہیں ان کو بھی ایمان سے خارج کر کے گمراہ کہنا پڑے گا چنانچہ ادریس میں مذکور ہو چکا ہے اب مثل آفتاب کے روشن ہو گیا کہ جو مسلمان محض اللہ کے لئے نذر و نیاز کرے اس کا ثواب کسی کو پہنچا دینا تو بلاشبہ درست ہے اور جو جاہل یا جاہلوں کو گمراہ

دنیا زاد لیا کے شرک ہونے سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ تقویۃ الایمان میں امور شرکیہ کی تفصیلات کا بیان کرنا مقصود ہے چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب فتاویٰ عزیزی جلد ۲ ص ۱۱ میں فرماتے ہیں۔

دیسے آست کہ توجہ مقصود برایشان باشد
چنانچہ اندر کہ ایشان و دہا بندن مطلب
یا دادن آن مستقل اند و مرتبہ از قرب
حق دارند کہ تدبیر الہی را تابع مرضی خود
نوانند ساخت و ہمیں قسم است کہ عوام
بأن استمدادی طلبند و این قسم شرک محض است
مشترکان زمان جاہلیت زیادہ برین در حق
استقامت خود عقائد داشتند فقط
یعنی ایک قسم ہے کہ توجہ مقصود کی ان پر جو
اس طرح جانے کہ بزرگان کو مراد لوٹنے یا
خود نے میں مستقل اختیار ہے کیونکہ حق تعالیٰ کے
قرب کا ایسا مرتبہ رکھیں کہ تدبیر الہی کو مرضی
کے تابع رکھیں اور یہی وہ قسم ہے جو عوام اس طرح
انتہائی لوگوں کے قسم میں اندر قسم شرک خاص ہے
شرکان زمان جاہلیت اس سے زیادہ اپنے تئوں کے
حق میں اعتقاد رکھتے تھے فقط۔

پس اس فتویٰ میں شاہ صاحب نے مؤلف کی ترکی تمام کر کے گور پرستوں کے سامنے پروا نہ کر کے عدم کر
دیا۔ اسی لئے خود مؤلف نے حاشیہ ص ۱۱ میں کہہ کر دیا کہ سجدہ اور طواف وغیرہ مطلقاً پرستش نہیں
ہے عجیب! بلکہ ہوس نے اگر اپنے لئے مضر جاننا تھا تو نقل ہی کیوں کیا تھا۔ سچ ہے جب گیدڑ کی موت آتی
ہے تو شہر کی طرف رخ کرتا ہے کیونکہ شاہ صاحب نے اس فتویٰ میں امور پرستش جہاں مسلمانوں کا قبروں
پر سجدہ طواف بزرگوں کے نام کا درجہ اور ذبح کرنے بندہ ظلال نام رکھنے سے فوراً کافر اور مسلمانی سے
خارج ہو جانے اور شاد فرمایا جن سب کو مؤلف ص ۱۱ میں جائز بتا کر ان کے کفر و شرک ہونے کو باطل
گمراہی ٹھہرا چکے ہیں۔ حالانکہ خود شاہ صاحب تفسیر فتح العزیز ص ۱۱ میں حقیقت سجدہ کو واضح
فرماتے ہیں۔

انتیجہ ذاکہ کہ بعض سجدہ کنند بسوی آدم ہاں
طریق کرادہ سجدہ خود گردانید البتہ ص ۱۱
غرض از سجدہ حضرت آدم قبلہ سابق ایشان باشد
و حقیقت سجدہ پرستانی را بر زمین رسانیدن است
و این معنی در شرح برائے غیر خدا جائز نیست
البتہ سجدہ کی نوع قطعاً شریعت تذل است
یعنی در نماز اللہ تعالیٰ کا سجدہ کرنا آدم کی طرف
اس طریق سے کہ آدم کو سجدہ کے لئے جگہ بناؤ
و در حق حضرت آدم کو قبلہ بنانا تھا کہ وہ کبریا حقیقت
میں جہاں نہیں پر رکھے گا نام سجدہ ہے اور شریعت
میں سجدہ کی نوع قطعاً شریعت تذل است کہ آدم کی طرف
اس قسم کی تعظیم نہایت تذل کے برابر نہ تھی کہ

و غایت تذل بر کسی سزاوارا است کہ غایت
عظمت باشد و غایت عظمت آن است کہ ذاتی
باشد و عظمت ذاتی خاص حضرت حق است و سجدہ
مخلوقے یا نہ لیشیہ البتہ ص ۱۱ و انیس ما معلوم
شد کہ سجدہ غیر اللہ و علامت کفر ساختہ اند
اس بنا پر رد المحتار مصری جلد ۵ ص ۲۶۸ میں (جو خود مؤلف کی مسلمہ ہے) امر قوم ہے
و فی الظہیرۃ یکفر بالسجدۃ
مطلقاً۔
یعنی فتاویٰ عزیزی میں ہے کہ وہ تکفیر کا حاشہ ص ۱۱ سجدہ
کرنے کے ساتھ مطلقاً۔

فتویٰ شاہ عبدالعزیز در بارہ عدم توار استمداد از اولیائے زندہ و مردہ
اعوام الناس کا اولیاء

سے دعا کرانا انہما سواس کی تشریح خود شاہ صاحب نے آئندہ اسی فتاویٰ کے صفحہ ۱۱ میں فرمادی ہے
بعد موت شان استمداد یاں طور کہ بالظلال
از حق تبارک و تعالیٰ حاجت مرانجواہ و
ضعیف من شود و عائے من بخواہ درست است
یا نہ۔ جو اب۔ استمداد از اموات خواہ
نزدیک بقور باشد یا غائب از بے شبہ بدعت
است در زمان صحابہ و تابعین نبود
یعنی فتاویٰ عزیزی ص ۲ ص ۱۱ میں ہے

و اما استمداد باطل بقور منکر شدند از ابیائے
از فقہاء و میگویند کہ نسبت زیارت گمر برائے
رسانیدن نفع یا موات بدعا و استغفار و
و قائل گشتہ اند بأن بعضے از ایشان
لیکن استمداد الی قبور سے کفر فقہاء نے انکار کیا ہے
بجہاں کہ کہیں ہوتی زیارت قبروں کی گمراہی
پہنچانے اموات کو دعا و استغفار کرنے سے گویا
بعضے فقہاء اس امر کے قائل ہیں ہیں۔

پس جبکہ استمداد یعنی دعا کرنا اموات سے بجناب الہی ثابت نہیں زمانہ صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم سے
اسی لئے بے شبہ بدعت قرار پایا اور کثرت فقہاء کا اس کے توار سے انکار فرماتا ثابت ہوا۔ تو کسی بعض کے
قائل توار کا کتب اعتبار ہو سکتا ہے چنانچہ اس کی تفصیل یکم لبط خود جناب شاہ صاحب ج ۱ ص ۱۱

استقل رساله در بحث منع استمداد و توسل میں بدل لائل فکلیہ و عقلیہ مدحجات مجوزیں کے تفسیر فیہ بطور مختصر
 ۱۴ جمادی الاول ۱۲۸۵ کلمہ جو چارہ قبل از وفات خود ارقام فرمایا ہے جس کی نقل کہنہ کرم خوردہ کتب خانہ
 مولانا محمد حسن شاہ صاحب محدث مرحوم دیاست رام پور میں محفوظ ہے حسب ذیل ہے

الحمد لله الظاهر العزیز العلام والصلوة والسلام على محمد عبده ورسوله خير الانام وآله وصحبه وادعياء
 امتہ ذوی الاحرام والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الی یوم القیام اما بعد معلوم باد کہ استمداد و استعار
 از شخص خاص و ارواح غائبہ از نظر کسی نہیں معنی کہ مدد کید و دعا ماندا یا شہ و بلا خلاف بدعت است و بیحج
 اس از علماء و اولیاء متقدمین و متأخرین این نوع امداد راست نہ گفت درست بلکہ بسیار رشاخ از بی بدعت
 منع فرمودہ اند و نامائز داشتہ چونکہ اکثر حکم انکل فرمودہ اند و دد شدن این بدعت سبب بودن آن
 گویا باجماع امت ثابت گشت و اخبار نبوی اکثر رشاخ از استمداد باطل قبول در میان علماء و مشہور است
 چنانچہ شیخ عبدالحی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ در ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح در باب زیارۃ القبور آورده اند و اما
 استمداد باطل قبول و غیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یا غیر انبیاء علیہم السلام منکر شدہ اند از بسیاری از
 فقہاء و یگونیہ نیست زیارت مگر برائے دعا و برائے موتی و استغفار برائے ایشان در سایندن
 نفع دایان بدعا و استغفار انہی کلامہ در فتاوی عالمگیری کہ از کتب معتبرہ است و در عہد
 عالمگیر بادشاہ بچشم آن تالیف یافتہ و بسیار علماء کبار از اجماع کرده اند نیز میفرمایند مگر عند القبر
 عالم بعد من السنۃ والمعہود من السنۃ لیس الا زیارۃ والدعا عندہ تا ما کذا فی البحر الرائق انتہی کلام
 پس ازین معنی دریافت شد کہ بعد عالمگیر بادشاہ انارائہ بریانہ ہم بدعت استمداد و استمداد در میان
 علماء زمانہ بلکہ ادنی از ان مکررہ بودہ است و مذہب شان درین باب اختیار قول حضرت امام اعظم
 رحمہ اللہ بودہ کہ قرائت قرآن نزد قبور مکررہ فرمودہ پس چونکہ منکر و مکررہ بودن این بدعت وادعائے
 ازین بقول اکثر علماء ثابت ماندہ و در عہد عالمگیر بادشاہ غازی باجماع علماء وقت مکررہ بودن زمانہ
 بر زیارت معہودہ مسنونہ آنحضرت و خلفا و صلی اللہ علیہ وسلم مقرر گردید و معہذا بکلمہ حدیث کل بدعت
 ضلالہ ازین بدعت ہم ضلالت است فی آنکہ حدیث صحیح حدیث اللہ لائے معمول بود در قرن ہجری و قرن
 تابعین و قرن تابعین و در باب ابا حنہ استمداد از ارواح اہل قبور و ارواح غائبہ بدعت
 مذکورہ از ضلالت خارج شود و بدعت جائزہ و مباحہ گردد و بی آنکہ منفعت دینی مثل نفع کتب اعراب
 قرآن و مثل آن در استمداد و استمداد از اہل قبور واضح نشود و مکررہ بدعت حسنہ شود و موجب مزید قربت
 لہ بمشیت المذات من ۱۴۲۲ ح ۱ طبع قول کشور (منقولہ) (مراجہ)

و عاگرد پس ہر گاہ کہ در استمداد و استمداد بر خلاف منفعت در دین حضرت تاج از حد شریعت بالفعل
 موجود است و حضرت در شرک برائی عوام است کہ اصلاح ایشان از جہات دین است بالقوہ و شہود
 استمداد مذکورہ استمداد معلوم بلا مشیہ بدعت سیدہ شدہ جائزہ شدہ برائے علماء آنکہ فتویٰ بر ابا حنہ
 استمداد گویند و برائے شرک و بدعت عوام الناس لہے بکشاید کہ جواب دہی از طرف خود یا اصالت
 و از طرف عوام و کالتہ بودہ و شہود ایشان نبودہ است

یہ نیم بیضیہ کہ سلطان ستم رو دارد زندہ شکاریاش ہزار مرغ سیخ
 بحق نمائند کہ استمداد و استمداد با لدعا یا تزئین قبور و تزیین آنہا و دست پرستی و گور پرستی
 نمی شود مادر و سپلہ بودن آن تحصیل پرستی ہیچ نیست پس چیزیکہ وسیلہ اشراک بود و ادنی بدعات
 خفیدہ کہ از ان چیز سبک تر و فتنہ بودند و محاب بنی اسرائیل علیہم السلام و ستم و مذکورہ باشند مکررہ بدعت
 حسنہ یا بدعت مباحہ یا شہ و اجرام نشود و قابل آن مبتدع گردد و اگر بحسن تامل نظر نمایند کثرت کرمیر
 و شیخ غوث سینہ القلوب قدس سرہ و تالیف فیہم در باب استمداد مذکور موجب مزید خوف خود زیرا کہ
 ہر گاہ جمیع مومنین از میان خلفا و راشدین و امثال شان کہ عوارہ مبارک بودند استمداد یعنی مسطورہ و بدین
 مسطورہ برتر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از آنحضرت کہ مخصوص حیات خود و انجا موجود و اندک کردہ
 اند چہ جائیکہ از دیگر اہل قبور استمداد کردہ باشند از جہات کہ از تابعین صاحبین و تابعین کہ پیشوایان
 امت اند این بدعت دیدہ و شنیدہ شد بلکہ کثرت ازین قدر مذکورہ ماندہ اند چنانچہ بروایت ثقات
 محدثین در کتب معتبرہ مسطورہ است و در السنۃ علماء را بشد مذکور کہ ان علی بن الحسین بن علی بن ابی
 طالب رضی اللہ عنہما و ابی رجلا یحیی الی فرجۃ کانت عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فیہ دخل
 فیما فیہ و عنہما تہا فقال لا احد شکوہ یسا سمعت من ابی عن جدی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ السلام قال لا تقعدوا قبری عیدہ و لا یوتیکم قبور ائمان تسلیکم و یلغی باینما کنتہم پس اگر اہل با
 استمداد درین حدیث تامل نمایند متعین گردند حاجت خود و جناب حق تعالی ہم عند القبر اگر چہ قبر پیغمبر
 باشد جائز نیست و جمعی حنہ است چہ جائیکہ نزد قبور دیگران بریت استمداد از ایشان یا دعا و دعا
 الی یوم ہم مزید قبول دعا بخارند پس اگر ہر چہ را مانان غائبہ را بدعت و خلاف نبی آنجناب استمداد
 با دعا و دعا عند القبر جائز نمی گفتند و مقلد امام زین العابدین در قول ایشان را تصدیق نمی کرد و بر آن قول
 عمل نمی نمود و اہل حق معاتب نمی گشت و ہر گاہ کہ یک امام ہم از انکار اربعہ و امانان حدیث و حدیث علیہم
 اند و حال کہ بی مجالس ابراہیم و اخطیہ سترہ و ابیہ امین شاہ ولی اند مع الکثرۃ السلفیہ ہر در (ج)

[illegible]

کی ہجرت دین سے ہے۔ جیسا کہ مشاہد ہے۔ استدعا مذکورہ استدعا معلوم بلاشبہ بدعت گمراہی ہوتی اور علماء کے لئے جائز نہ ہوگا۔ کنوتی مباح ہونے طلب دعا کا دلویں اور واسطے شرک و بدعت کے خواص الناس کے لئے راستہ کھولیں۔ اس لئے کہ جواب دہی اپنی طرف سے احاطہ اور خواص کی طرف سے کہ کافر بدعت حشران کے ذمہ ہوگی۔ نصف اندیشہ ہے کہ اگر سلطان ظلم دار کھے۔ جو اس کے لشکر ہی ہزار دریش کے کباب بنا دیں۔ پو خرید نہ دے۔ نہ استدعا و استدعا دعا کے ساتھ یا نہ بل عزت اور فخر عمارات قبروں پر براہ راست پیر پستی اور گور پستی نہیں ہوتی ہے۔ لیکن وسیلہ ہوتا ان کا تحصیل پیر پستی میں کوئی خیر نہیں ہے پس جو چیز وسیلہ شرک کا ہو دے اور جیسا کہ اے اے بدعت خفیہ کو ان چیزوں سے زیادہ بلکہ نفس میں ہوں اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم رو فرماتے تھے۔ کیونکہ بدعت حسرت اور بدعت مباح ہوگی اور کس لئے حرام نہ ہوگی اور قائل ان کا مقتدا نہ ہوگا۔ اگر اچھی طرح ملاحظہ کریں آیت کریمہ ویتیم خذ عہد الذین الافرئیں دریا اب استدعا مذکور کے زیادہ موجب ثواب کا ہو دے کیونکہ کعبی جمع مومنیں خلفاء راشدین سے اور ائمہ ان کے بڑے بڑے اصحاب سے استدعا مذکورہ مدینہ منورہ میں قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آنحضرت سے کہ خصوصی اپنی حیات کے ساتھ اس جگہ موجود ہیں استدعا مذکور نہ کرتے تھے کہ جہاں ایک دوسرے اہل قبور سے استدعا کرنے ہوں۔ اسی سے ثابت ہے کہ تابعین صالحین اور تبع تابعین کہ وہ جی پیشوا یا امامت میں۔ یہ بدعت انہوں نے دیکھی نہ سنی تھی بلکہ اس سے کہ نہ درج کی بدعت کو رد کرتے رہتے تھے چنانچہ ہدایت ثقات محدثین کتب فقہ میں مسطور ہے اور علماء با شدکی زبانوں پر مذکور کہ حضرت علی بن حسین علی ابن ابی طالب نے دیکھا ایک آدمی کو کہہ اٹکے ایک شگفتگی طرف جو تھا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اس کے اندھا کہ دعا کرتا ہے تو منع فرمایا آپ نے اسی کو اور فرمایا کیا میں تجھے وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے اپنے والد حضرت حسین سے انہوں نے اپنے والد ماجد میرے والد علی بن ابی طالب سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پھر فرمایا میری قبر کو خدا اور پھر اٹکے گھر کو قبر میں کیونکہ وہ دو سلام تھا بلکہ پچاس یا چار تھا جہاں تم مجھے وہاں سے پس اگر مباح جانے والے استدعا کے اس حدیث میں صدق ملے سے تامل کریں تو دعا حاجت اپنی بجز اب حق لکے قبر کے قریب اگرچہ قبر پیغمبر کی ہو دے جائز نہیں ہے اور ممنوع ہے کہ جہاں ایک نزدیک دوسری قبروں کے برکت استدعا مان سے یا بدعت بجا آئی میں جو ہم زیادہ قبول اس جگہ کے کہ حادی میں۔ پس اگر چاروں امامان مذاہب اربعہ حق برخلاف ممانعت آنجناب سے استدعا یا دعا خدا سے قبر کے پاس جائز کہیں اور متعلقہ جناب زمین انہا میں سے ان کے قول کی تصدیق نہ کرے اور اس قول پر عمل نہ کرے اہل حق سے نزدیک بل عتاب نہ ہوگا۔ اور جس وقت کہ ایک امام نے بھی انکار لہر میں سے اور امامان حدیث رحمۃ اللہ علیہم نے فتویٰ اس استدعا

افراد عادی کے لئے نزدیک ہے اور صلح جو تا اس کا ثابت نہ کیا ہے کہ اس طرح اس چاہ ضلالت گمراہی میں ہم چلے رہے ہیں۔
پس الحمد للہ کہ مؤلف کی چالاک کیوں کا انکشاف ہو کر ثابت ہو گیا کہ اولیاء کی نذر و منت ماننا جو شرک ہے اس کے لئے ثواب پہنچانے کو حیلہ بنانا محض باطل اور جاہلوں کو گمراہ کر کے خود ضلالت و ضلّ بنانا ہے
اسی طرح استعانت و دعا کرنا اہل قبول سے ہے کہ اس میں بھی گمراہی کی علت و مایع ہو گئی۔

قرآن ۱۵۹ مولوی اسماعیل صاحب فرم کے معنی
 شرک کن باتوں سے متحقق ہو جاتا ہے؟
 لکھتے ہیں شرک کے معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے
 اپنے واسطے عام کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمہ شان بندگان غیرائے ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے
 لڑی جیسے بھوکہ کرنا اور اس کے پیٹ کا زور کرنا اور اس کی نعمت مانتی اور شکر کی عادت پکارتا اور شکر گزار ہوتا اور
 سمجھتا اور قدرت تعریف کی ثابت کرنی ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے (تعلیق زیان ص ۵۸)
 حضرت مولانا غلام غفران صاحب فرماتے ہیں

حضرت آدم علیہ السلام وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملائکہ کا سجدہ جو قرآن پاک میں مذکور ہے اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے ان کے بھائیوں کے سجدہ کا قرآن پاک میں ذکر ہے۔ مولوی اسماعیل کے نزدیک مطلقاً سجدہ شرک ہے ان کے طور پر تمام ملائکہ مشرک، برادران یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام مشرک اور مہاندہ عالم نے ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا سواۃ اللہ اس نے بھی شرک کا حکم دیا موجد ہے تو اسماعیل کے نزدیک شیطان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شیطانی فریاد سے بچاؤ میں رکھے۔ اب اسماعیل اور اسماعیلیوں سے دریافت کیجئے کہ وہ کونسی دلیل سے جس سے یہ معلوم ہو کہ سجدہ تعظیمی کو ملائکہ کو ملنا چاہئے خاص کیسے اور اپنے بندوں سے حتیٰ میں شان جنگی ٹھہرا یا۔ اور جب کوئی دلیل نہیں تو شرک کس طرح موحض تھا رہے کہہ دینے سے تاخیر شرک نہیں ہو سکتی بلکہ یہ دلیل تباہی بات کا نامنا تقویۃ الایمان کے حکم سے خود شرک ہے۔

مولوی امین علی کے شرک کی دوسری مثال یہ تھی اور اس کے نام کا جانور کرنا اس پر بھی دلیل قائم کرنا
 کہ اس کو اس قدر تعاطی نہ اپنے لئے خاص کیا اپنے بندوں پر نشان جنگی ٹھہرایا مگر کوئی دلیل نہیں ہے
 نہ اپنی رائے اور اپنا حکم اور مسئلہ بعونہ تعالیٰ ہم اپنی اسی کتاب کے ۶۷۰-۶۷۱ میں بیان کر آئے
 جس کا خلاصہ یہ ہے کہ غیر کے نام کا جانور کرنے سے اگر مراد ہے کہ بجائے شکر کے وقت فسخ غیر خدا کا
 لیا جائے تو بے شک یہ منسوخ و حرام ہے مگر کوئی مسلمان ایسا نہیں کرتا یہ مسلمانوں پر اختر ہے اور اگر
 ادبے جانور کو وقت فسخ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے اور بکدینا کہے گئے زندگیتے - یا
 نہ کہ یہ جانور نے کی حوت کی ہے یہ سب شرک سے تو کم غلط اور اعلیٰ خلاف شرع اور گائے یا
 رہا نہ حال طہیت اور اسی طرح مولوی امین علی کے نزدیک تمام دنیا شرک ہی شرک ہو گئی تھی

اقول۔ اولاً درجہ اختصاص عبادات کا حق تعالیٰ کے لئے اور دوسروں کے لئے ان کا شرک ہونا مذہبی
مرد ہے جس میں کسی اہل اسلام کو جانے مقابل نہیں ہو سکتی پس بے شک جو چیزیں حق تعالیٰ نے اپنے لئے
تقرب اور عبادت کی خاص فرمائیں ہیں ان کا کسی دوسرے کے لئے کوئی کفر و شرک ہے۔ جس طرح
خصوصاً سجدہ اور زنج و غیرہ امور باری تعالیٰ کی ذات پاک کے لئے مختص ہیں مگر مولوی نعیم الدین
توحید باری تعالیٰ کی صدا اور بت پرستوں کو رہنمائی کی حمایت میں لازم عبودیت حق تعالیٰ
کے لئے خاص نہیں مانتے کیونکہ جو ان کو قبروں کے چڑھا دے ذبیح علوان گھر بیٹھے چلے آئے
ہیں اگر ان کو شرک کہہ دیں تو حرام کے تر تعقلوں کا مزہ پھر کہاں نصیب ہوگا۔ حالانکہ سارا قرآن
خصوصیت عبادت باری تعالیٰ اور دوسرے سے بے پروا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
قرآن پاک کی سورہ نسا میں

وَأَعِظُوا اللَّهَ وَلَا تَفْسَحُوا لَكُمُ
بَيْنَ يَدَيْهِ

در قرآن آیا اللہ تعالیٰ نے پارہ اول سورہ بقرہ میں
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ
تَجْمَعُونَ فِى يَوْمٍ مَّوَدَّعٍ
یعنی وہاں تو رومہات کو اپنے رب پیدا کرنے والے
کی پس منٹ میں براؤ اللہ کے لئے شریک

تفسیر مظہری مصنفہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمہ اللہ میں مرقوم ہے۔

قال ابن عباس رضي الله عنهما ما ورد في القرآن من العبادة نفعها التوحيد أي مثلاً لا تعباً وزهد كعبادة الله أو اعتقاداً أو الله برئ من المثل و الضرب والجملة متعلقين بعبادته

یعنی فرمایا ابن عباس نے قرآن میں عبادت کے متعلق جو وارد ہوا ہے تو معنی اس کے توحید کے ہیں جس طرح عبادت کرتے ہیں وہ لوگ مانند اندک عبادت کے مقابل میں اندک کے اور اللہ ہی ہے مثل آدم سے اور جبریل متعلق اعلیٰ کے ہے ۱۱

ہر رکعت کے بعد اکبر میں امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں۔

ایتہ کا شریک لہ یا سمانہ وصفانہ
 الذاتیۃ والفعلیۃ اما الذاتیۃ
 فالحیوۃ والقدرة والعلم والاکلام
 والسمع والبصر والارادة والفعلیۃ
 یعنی بحق تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے اس کے ناموں
 اور صفات ذاتیہ اور فاعلیہ میں لیکن منت ذاتیہ پس
 حیات لا یموت اور ہر چیز پر قدرت اور ہر چیز کا مالک
 اور کلام کرنا اور ہر چیز کا سننا اور ہر چیز کا دیکھنا اور

خالق الخلق والرزق ولا تشاء
الابناء والصنع وغير ذلك من
صفات الفعل .
اور کہنا اور کہیں صفات فعلیہ ہیں پیدا کرنا مخلوق کا
اور رزق دینا اور پیدا کرنا اور ایجاد کرنا اور سر کرنا
پیدا کرنا وغیرہ .

در کبریٰ شرح منیرہ اصل ۲۵۴ میں مرقوم ہے کہ مولف لکھتے علیہا مثلاً

من اسماؤ اللہ تعالیٰ وصفات الہی
لا یساو فی عبادہ لوجہ والخالق والرزق
والمراغب فی الشہادۃ وخالق الخلق
والقادری علی کل شیء والرحیم لعلہ .
اور مولانا شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ جن کو مولوی نعیم الدین مستند جاتے ہیں (مدارج
النبوت جلد ۱۳) میں فرماتے ہیں۔

و توحید و غیبت و مناجات و تہلیل و استوائ
و استغاثہ و ای معانی بہر خاصہ عبادت و
زبدہ آست .

اور مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ نے تفسیر الغزالی لکھ کر صلی اللہ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں۔
شُرک آنست کہ غیر خدا را صفات مخفیہ خدا
ایشان نہایت مخفیہ تصرف در عالم در غیر ہم و
بملاحظہ ایں امور سجدہ بسوی ایشان و فرج
برائے ایشان و غیر ہم تجویز نمودند .

اور مولانا شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ نے تفسیر الخیر بفتح الخیر صلی اللہ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں۔
و دہم بخصاص عبادت بان ذات پاک
آنست کہ حقیقت عبادت بہانیت تہلیل است
برائے نہایت تعظیم غیر خود و ان ذات نیست گد
ذات او تعالیٰ بالصفات عبادت یعنی غایت
تہلیل برائے غایت تعظیم مطلقاً مخصوص دریں
صفت بجزرت حق است .

یعنی وہ خاص ہونے عبادت کی ذات پاک
کے لئے ہے کہ حقیقت عبادت کی نہایت تہلیل پر
ہو واسطے نہایت تعظیم غیر کے اور وہ ذات نہیں ہے
مگر ضمن ذات اللہ کی ۔ عبادت یعنی غایت اظہار
ذات کا واسطے نہایت تعظیم کے مطلقاً مخصوص اس صفت
میں خدا تعالیٰ ہی کے لئے ہے ۔

غیر اللہ کے لئے سجدہ

پس اس تمام وضاحت کے بعد خصوصاً سجدہ اور ذبح وغیرہ جو حق تعالیٰ کی ذات
پاک کے ساتھ مخصوص ہوتا ہو بندہ کے ذمہ اوصاف بندگی ٹھہرائے گئے ہیں اس
کے متعلق صرف چند آیات قرآن پاک کی قطعیۃ الدلالتہ ملاحظہ ہوں جن تعالیٰ سورہ حم سجدہ میں ارشاد فرماتے ہیں
لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا
رَبِّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُم مِّنْ نَّفْسِکُمْ رِجَالًا ثُمَّ یَرْجِعُکُم
إِلَیْہِ فَاکُونَ عَادًا .

اور سورہ حج میں فرمایا

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفَلَکَ سَیْجِدُ لَکُم فِی السَّعَیَاتِ
وَأَنَّ زَیْنًا مِّنْہِ سَیْءٌ اذْہَبَ عَنکُم مَّا تَعْبُدُونَ
إِلَّا رِجَالًا مِّنْ دُونِہِ فَتَعْبُدُونَ
عَدُوَّکُم بِغَیْظِکُمْ وَتَکْفُرُونَ
بِآیَاتِہِ فَتَعْبُدُونَ
الْعِبَادَ .

اور سورہ زمر میں فرمایا

وَلَا تَسْجُدُوا لِمَن فِی السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ
اور سورہ نمل میں فرمایا
وَلِلَّہِ سَیْجُدُ مَن فِی السَّمَاوَاتِ
وَمَن فِی الْأَرْضِ .

اور سورہ نمل میں فرمایا

وَلِلَّہِ سَیْجُدُ مَن فِی السَّمَاوَاتِ
وَمَن فِی الْأَرْضِ .

علیٰ ہذا کثرت احادیث صحیحہ اس باب میں وارد ہیں مگر صرف مولوی نعیم الدین کی نقل کردہ حدیث بخوانیں
کثیرۃ الصلوٰۃ ہی پر بس ہے جس کے الفاظ مع انہیں کے ترجمہ کے حسب ذیل ہیں ۔

و عن صاحبہ ان معاذاً الما قدم
من البیسن سجد للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال یا معاذ ما هذا قال ان
الہی سجد لعظمتہا وعلما انہا و
رایت النصارى سجد لقسيسها
وبطارقتها وحدث ما هذا قالوا تحية
الانبياء فقال عليه الصلوة والسلام
اور صاحب سے مروی ہے کہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ
عزیز سے آئے انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو سجد کیا حضور نے فرمایا اے معاذ یہ کیا اور میں کیا کہہ دوں
اپنے مالوں اور بدنوں کو سجدہ کرتے ہیں اور میں نے دیکھا
کہ انصار اپنے مالوں اور بدنوں کو سجدہ کرتے ہیں میں
نے کہا یہ کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ یہ انبیاء علیہم السلام
کی حقیقت ہے حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا انہوں

کن لبوا علی انبیاءنا

نے اپنے انبیاء پر بیعت کی

یہی سجدہ انبیاء علیہم السلام کی تحیت معبودہ مستمر نہیں ہے یہود و نصاریٰ جھوٹے ہیں۔ پس اس حدیث سے بدستور ثابت ہوا کہ سجدہ کو تحیت انبیاء علیہم السلام کہنا نصاریٰ کا کذب و دہشتان تھا جس پر مولوی نعیم الدین کا ترجمہ کے ساتھ یہ شاخ لایینی لگا کر تحیت معبودہ مستمر نہیں ہے۔ بعض قسط ہے۔ کیونکہ مطلقاً تحیت کی نسبت نصاریٰ کا جھوٹا ہونا حدیث مرفوعہ میں مصرح ہے جس کے مقابلہ میں ہرگز کسی کا قول مقدم و مادی نہیں ہو سکتا۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ البلاغ المبین ص ۱۱ میں فرماتے ہیں

و نیز از عادات یہود و نصاریٰ نوشتہ کہ سجدہ ہم پرانے بزرگان خود میکردند پس حق تعالیٰ انہما را با شرک نامید۔

نیز شاہ صاحب موصوف تفسیر اللہ العزیز مطبوعہ مصر ص ۱۱ میں فرماتے ہیں

انہما کانوا یسجدون للاصنام والنجیر
یجد اللہ عن السجدة لغیر اللہ

اور مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ تفسیر اللہ العزیز ص ۱۱ میں فرماتے ہیں

و ایام عاشورہ را قبول نہ رانہ تصور کنند و
بوسنے آنجا سجدہ کنند و در بروئی آنجا دست
بستہ مانند موافق عمل نصاریٰ است کہ وہ کیا
صورت حضرت عیسیٰ و حضرت مریم علیہما السلام کی صورت
تقریباً بنائند و سجدہ میکنند۔

اسی لئے شاہ صاحب موصوف تفسیر فتح العزیز ص ۱۱ میں سجدہ لغیر اللہ کو علامت کفر میں سے فرمایا ہے چنانچہ قریب ہی تفصیل تمام گزر چکا ہے نیز شاہ صاحب ص ۱۱ میں فرماتے ہیں

تعلیم کہ شاہان حضرت اب العزت است مثل
علوم علم و قدرت و عظیم الدنیا و ملکشیائی و ازواج
الغیر اللہ یا سجدہ لغیر اللہ و غیر ذلک واقع ہو جاتا
شبان غیر کفر است و صاحب آن مرتد مشرک۔

اور کبریٰ شرح منہ المصلی ص ۲۶۴ میں فرماتے ہیں

لو وجد لغیر اللہ بکفر بخلات انقیار

یہی سجدہ لغیر اللہ کو سجدہ کہے گا نہ کہ سجدہ لغیر اللہ جو نہ ہم کہے
چرچہ امتا شرح دہلویؒ میں مذکور ہے کہ سجدہ لغیر اللہ کا کفر مونا قریب ہی مرقوم ہو چکا ہے اور مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ مدارج النبوة ج ۱ ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں۔

آنچه شارع آن را زانوارت کفر ماضی مثل زنا
و سجدہ منہم اگر امارت بوزن بدلیل قطعی از
شارع ثابت شدہ اور کتاب آن یقین ہو
پزیرفت باید کہ کافر باشد از چہ حکم شرع
بدان و در کلام بعضی مصنفین واقع شدہ است
کہ کافر است بلکہ ظاہر بعضی آنرا کافر شرعی
گویند یعنی کافر کلمی شفا تدوین جن مخلص
ملاو زید اگر کہ جو شارع حکم کفر او کرد ایمان
او متبرک بود و کافر باشد حقیقتہ امر

در خود مولوی نعیم الدین نے اپنے رسالہ فیضان رحمت ص ۱۹ میں بھی یہی لکھا ہے کہ

اگر کسی کو کفری مسلمان کہے اور وہ فعل شارع نے کفار کے ساتھ قطع اس کو کفر اور شرک کی علامت قرار دیا ہو جیسے نہایت جلیو پنا اور بت کو سجدہ کرنا تو مسلمان والا فقہار ایسے فعل کرنے سے اسلام سے قاطع ہوتا ہے اگرچہ حکام شرع اسے اور ان پر عمل بھی کہے چنانچہ شرح عقائد نسفی میں موجود ہے، خوب ج مدنی لکھ چکا ہے جاری گواہی تیری۔

پس باوجود انصوص صریحہ قطعیہ سے سجدہ لغیر اللہ کے مطلقاً کفر و شرک ثابت ہونے کے مولوی صاحب نے خود اپنے قول کے مخالف حمایت کفر و شرک گور پرستوں، تعزیر پرستوں کے مفن لالچ دنیا سے توجہ حق تعالیٰ کو چھوڑ کر دین جدید نکالا اور حکم کا سہارا پکڑا کہ سجدہ آدم اور یوسف علیہما السلام کے لئے قرآن پاک میں مذکور ہے معاذ اللہ جس کی توجہ تفسیر فتح العزیز سے قریب ہی مرقوم ہو چکی اور خود مولوی نعیم الدین نے مسئلہ کے حاشیہ میں تفسیر فتح العزیز سے سنداً نقل کیا کہ وہ مکرم و حقیقت کے طور پر مانتا سلام اور عینکے کے عقابیں حقیقتہ سجدہ شرعی نہ ہوا بلکہ حق تعالیٰ اسی کی ذات پاک کے لئے ہوا اور جبکہ خود متوقف و منع گورا حافضہ نباشد سجدہ لغیر اللہ کو علامت کفر و شرک قرار دے کر مسلمان کو باوجود احکام شرع اتنے اور اس پر عمل کرنے کے بھی بوجہ سجدہ لغیر اللہ کے اسلام سے خارج کر کے کفر و شرک

اس داخل غارت سے کفر خود ان پر لوٹ پھرایا نہیں۔ اور قرآن و احادیث و کلام دین جنہوں نے سچا فیر انہ کو کفر و شرک بتایا ان کی تکذیب کرنے والا مٹے ہوئے کا ڈب ٹکڑا میں داخل ہوا یا نہیں۔ الیاذ بانشر تعالیٰ۔ پھر مولوی نعیم الدین کا یہ کہنا کہ وہ کونسی دلیل ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ سجدہ تقبیحی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے حق میں ثواب نازل کر دیا ہے۔ پس اس بے علمی اور جمل و عناد سے آفتاب پر خاک کو اللہ ہے۔ نعیم اور نعیمیوں کو چشم بینا ہو تو دیکھیں حق تعالیٰ قرآن پاک سورہ فتح میں اپنے ساجدین صاحبین بندوں کے اوصاف میں فرماتے ہیں۔

رَبِّمَآ تَهْتَفُونَ فِيهِمْ فَهُمْ يُسَبِّحُونَ ۝ یعنی وہ ان کے چہرے پر شان ہے سجدہ کی علامت ہے۔

مگر نہ بیند برو ز شہرہ چشم چشم آفتاب راجہ گناہ

صحاب قاضی شاہؒ اللہ صاحب پانی پتی رحمن کے کلمات کی نسبت مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی حیات الموات مشرق میں ناقل ہیں۔ کہ جناب مرزا صاحب ان کے پیروں و مرشد و مدرس و عظیم شاہ ولی اللہ صاحب نے مکتوب ۵ ے میں انہیں فضیلت و ولایت کا بمرور و شریعت و منور طریقت و نور مجسم و عزیز ترین موجودات و مصدر النور فیوض و برکات لکھا اور مستقل حکم شاہ عبدالعزیز صاحب اور انہیں سو فی وقت کہتے تفسیر مظہری ج ۱ ص ۱۸۱ میں فرماتے ہیں۔

سجد و کاحر و السجود فی الاصل	یعنی اللہ سجدہ اصل میں اللہ عز و جل کو کہتے ہیں
التذلل فی الشرع و وضع الجبۃ علی الارض	اور شرع میں پیشانی زمین پر رکھنے کو نیز من عبادت
علی قصد العبادۃ و الامور بہ اما المعنی	مگر برداری کے لئے۔ لیکن شرعی معنی سجدہ کے
الشرعی فالسجود لربکون بالحقائقہ ہو	حقیقت میں آدم کو قبلہ قرار دے کر اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں
اللہ تعالیٰ و جعل اذہ قریۃ ۝	

نیز تفسیر مظہری میں ہے۔

قال البیہقی و لو یکن فیہ و وضع	یعنی فرمایا اللہ بھی اللہ تعالیٰ نے اور نہیں تھا اس
الوجہ علی الارض انما کان اغناء	میں پیشانی کا رکھنا دین پر سوائے اس کے نہیں کہ
خلسا جاد الا سلام ابطال ذلک	بجائے تھا جس جب اسلام آیا باطل کو دیا گیا یا حکما
بالسلام ۝	بدلے سلام کے ۝

اور تفسیر ملائین میں ہے۔

تحتیہ بالانحسار ۝

اسی طرح دیگر تفاسیر میں مرقوم ہے چنانچہ تفسیر روح البیان میں مرقوم ہے۔

سجد و کاحر و السجود فی الاصل	یعنی اللہ سجدہ اصل میں اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں
التذلل فی الشرع و وضع الجبۃ علی الارض	اور شرع میں پیشانی زمین پر رکھنے کو نیز من عبادت
علی قصد العبادۃ و الامور بہ اما المعنی	مگر برداری کے لئے۔ لیکن شرعی معنی سجدہ کے
الشرعی فالسجود لربکون بالحقائقہ ہو	حقیقت میں آدم کو قبلہ قرار دے کر اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں
اللہ تعالیٰ و جعل اذہ قریۃ ۝	

اور مزید تفصیل مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے تحفہ اشاعرہ شکرہ میں مرقوم ہے جس کو مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی حیات الموات مشرق میں مستند جانتے ہیں۔

بہتر جو یہ سجدہ برائے سلاطین ظلمہ کہ اخوان	یعنی مد جو یہ سجدہ کی سلاطین ظالموں کے لئے کہ خون
بافرنس و دیگر علمائے ایشاں بنودہ اند	افرنسیسی و دیگر علمائے ایشاں بنودہ اند
صریح منی لف قیام کلمات شریعت مست	کلمات شریعت کے ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
قولہ تعالیٰ لا تسجدوا للشمس ولا للقمرو	سجدہ نہ کرو سورج کو نہ چاند کو اور نہ کوہ و نہ کوہ
اسجدوا للعلیٰ خلقہ فکونکم یا اہل نبوۃ	اسجدو اللہ تعالیٰ کے لئے کہ تم یا اہل نبوۃ
و قولہ تعالیٰ لا یسجدوا لعلیٰ بنی یحییٰ	و قولہ تعالیٰ لا یسجدوا لعلیٰ بنی یحییٰ
الغیا فی السموات و الارض و بعدہ	الغیا فی السموات و الارض و بعدہ
ما تفلحون و ما تفلحون ۝ و دیگر آیات	ما تفلحون و ما تفلحون ۝ و دیگر آیات
بسیار دلالت بر انحصار سجدہ می کنند در	بسیار دلالت بر انحصار سجدہ می کنند در
حق خالق توانا کہ دانائے پینا و آشکارا است	حق خالق توانا کہ دانائے پینا و آشکارا است
خصوصاً در شریعت مصطفوی و تمسک	خصوصاً در شریعت مصطفوی و تمسک

لہ سورہ عم سورہ من

اس سال بایک دو کما اهل بدعت و الله عز و جده
اندک ماشع باسم غیر اللہ کی ذبح کردن بنام خط
بہر اہل شہرت و اہل و آواز بر آید و ن باکہ فلا نے
گاؤ فلا نے و بر فلا نے میکند و می کند
و گوشت آن جانور حلال ہے گردان بر ذبح
حاصل کردن خلاف لغت و عرف است ہرگز
اہل بدعت عرب و عرف آن دیار و آن
وقت بمعنی ذبح نیامده و هیچ شہر و هیچ عبارت
بلکہ اہل بدعت عرب بمعنی بلند کردن آواز
و شہرت دادن است۔ البتہ اندک غیر بنشاپوری
میگوید اجماع العلماء بر آن است ذبح ذبیحہ و قصد
بندگی بہا تقرب الی غیر اللہ صار مرتداد
و جبہ مشرقی و کافران در جاہلیت در وقت پر
آمدن از خانہ و در راہ بنام جان آذانی کردند
و چون بیکہ منظر میرسید طواف خانہ کعبہ می نمود
ای طواف ایشان بخانہ خدا ہرگز از ایشان
مقبول نہ بود و لهذا حکم شد کہ بلا طواف مسجد
الہرام بعد عامہ ہفتاد و ہشت بار دریں جا
نیز چوں آواز برآمدند و شہرت وارند کہ ای
جانور از فلا نے است و بنام اوست و بر لے
اوی بنیم و در وقت ذبح کنانندند و ہر وجہ
تربعت ملت گشت اہ

میں کہ جانور کو ذبح کرنے کے حکم میں داخل ہے اگرچہ اس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جاوے۔ تاہم میں
اس کی تفصیل وہاں ملاحظہ فرمائیں پس اگر وقت ذبح محض بکیر اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے تو اس کے خلاف
ہو تاہم اگر کوئی کی قطعیت کے لئے نسبت کرنے سے جس طرح مولوی نعیم الدین نے جادیل بعض اپنے خیال سے فقیرانہ
کی خدمت میں بجاہت گورہ رستوں پر رستوں کے اس کے شرک ہونے کو عطا اور باطل خلاف شرع قرار دے کر ایسے
جانور کو جانور حلال طیب کہہ کے لوگوں کو شرک اور حرام میں مبتلا کرنے کی کوشش کی ہے اگر جانور حلال طیب
ہو تاہم تو درخت اور قادی عالمگیری جیسی مستند کتب مسلمہ مذہب میں کیوں حرام اور نذر غیر اللہ میں داخل
کیا ہے تاہم مولوی نعیم الدین اپنے قیاس فاسد کیا بلکہ باطل سے ذبح غیر اللہ کے بخوار پر وقت ذبح کے علاوہ
کسی اور کی طرف نسبت کرنا کہ یہ گئے زید کی ہے یا یقینہ کی ہے یا فلا نے کی دعوت کی ہے۔ معاذ اللہ کس
اور یہ نادانقی ہے حالانکہ فقیر خود تقرب الی اللہ دم شکر یہ جناب باری تعالیٰ میں کیا جاتا ہے جس کی دعا میں
پر جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری غذا و کلامی من
النار۔
پڑانچہ شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر فتح العزیز ج ۱ ص ۲۶۱ میں فرماتے ہیں
در شہ چند چیز را برائے اولائے شکر چہ شہرت
مقرر فرمودہ اند شکر تولد و لد یقینہ است
و شکر ادائے حج قربانی و عیلا منی است۔
یعنی اگر ذبح کیا جہان کے لئے تو حرام نہ ہوگا بلکہ اگر
سنت حاصل علیہ السلام اور عزت جہان اللہ تعالیٰ کی
حسرت کے لئے ہے اور فرقہ دہلوں میں یہ ہے کہ اگر
پیش کیا کھانے کے لئے اس کو تو ہوگا ذبح اللہ کے
لئے اور نذر کھانے کا جہان کے لئے یا ولیمہ یا نفق
تجارت کے لئے اور اگر نہیں چاہیں کیا کھانے کے لئے
اسکو بلکہ اس کو غیر کی قطعیت کے لئے کیا تو حرام ہوگا

اسی طرح درخت اور قادی عالمگیری ج ۵ ص ۱۵۵ حنفی مذہب کی مستند کتابوں سے بھی
اور اگر ذبح کیا ہے جس کو مولوی نعیم الدین نے اپنے رسالہ فیضان رحمت و ادب اپنی اس کتاب میں منبر تسلیم کیا ہے
کہ ذبح کرنا اور کما میر کس وغیرہ پر ذبحوں کے آنے کے استقبال پر یا کسی کی ضیافت کی قطعیت کے لئے حرام ہے کیونکہ

اللہ تعالیٰ فتح و صراہ
اسی کے فرمایا حق تعالیٰ نے قرآن پاک سورہ ذاریات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہمناؤں کے تعلق
فَرَأَى فِي آخِلِهِ لَبَّاسًا يَبْغِي عَلَيْهِ فَتَوَلَّى
راکتھو قال آکا نا ٹھکونی
اور صحیح بخاری بارہ ۲۵ صفحہ میں روایت ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من كان يؤمن بالله واليوم
الآخر فليكرم صفيه
یسی تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
اللہ تعالیٰ اور نبوت پر ایمان لایا ہے پس وہ تو
و اکرام کے جہان کا۔

پس یہ نسبت شرعی جو از ذریعہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے نہ کسی دوسرے کے تقرب کے لئے جس طرح تندرستی
منت غیر اللہ تبارک و تعالیٰ اور غیر ہم کے لئے اپنے نفع و مصلحت کی توقع پر حاصل ہوتے اور جانور پر پاتے ہیں کہ یہ حرام
اور شرک میں داخل ہے اسلام نے ایسی غیر اللہ کی نسبتوں کو قطع فرمایا حتیٰ کہ طوطا کے منہ کے وقت سہوہ کرنے
سے اور دیگر طرف نماز پڑھنے سے منع فرمایا زنا و جاہلیت کے نشانات و ذرائع جن میں اللہ تبارک و تعالیٰ پر فحش و کفر
ممنوع قرار دیا گیا۔ چنانچہ ابوداؤد جلد ۲۵۷ و غیر ہم احادیث صحاح میں روایت ہے۔

لا فرح ولا غم ولا عقر
جب اول بچہ جانور کا ہو یا پوتا اس کو جنوں کی طرف سے ذبح کرنے سے منع فرماتا ہے کہ جب کے اول مصلح ہو تو
کی طرف سے ذبح کرنے اس کو حرام اور درجہ بہتہ باعتبار اسلام میں بھی مسلمان اللہ کے لئے ہی کرتے ہیں کی
ممانعت فرمائی گئی چنانچہ فتاویٰ ابراہیم شاہی فقہ حنفیہ میں مرقوم ہے۔

لا یجوز ذبح البقر والغنم عند
القبور لقوله عليه السلام لا عقر فی
الاسلام ای عند القبور هكذا فی
سنن ابی داؤد وکن اکا یجوز الذبح
عند البئر الجدید وعند شراب الدار
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجی
عن ذبائح الجن بناء علی انهم یکرهون
مخافة انهم لو لم یذبحوا لیزید الجن
یعنی یہاں نہیں ہے ذبح کرنا گھٹے اور بکری کا قبر کے
ہاں جب نرے نئی جلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے
اسلام میں غیر جنی قبر کے نزدیک ذبح کرنا غیر مشروع
ہو اور اس سے اور اس طرح نہیں ہوتا ہے عیدین کا
کے چنے پر اور مکان کے غریبہ نے پر کوئی نہی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے ذبح جس سے کہ کوئی تعظیم
کو نہیں میں خوف سے کہ اگر ہم ذبح نہ کریں گے تو جنی
ایلا ہو نیکواری گے ہیں اور فرمائی صلی اللہ علیہ وسلم

فاطیل النبی علیہ السلام وحی عندہ
دلہے اس کو اور حالت بخاری
اسی طرح دیگر کتب فقہ میں وارد ہے چنانچہ حضرت شیخ الحدیث محمد الفاضل ثانی مدظلہ نے کتابات جلد ۱۲
۱۵ میں فرماتے ہیں۔

وجہات وائذ و شایع میکنند و بر سر قمرانی
ایشان و فتنہ آن جو اہات و اذیع مینما بندہ بایا
نہ اس محل کو شرک میں داخل کیا ہے اور اس
باب میں مبالغہ کر کے اس ذبح کو حرام و ناجی
الکافہ کہ ممنوع شرع مست و داخل و شرک
شرک ہے۔

تاخرت اہل انصاف و صاحب فہم نے تقویٰ الایمان کی تائید اور صداقت میں آیات کلام ربانی اور فوائد
شاہ عبدالقادر صاحب اور دیگر نقاسیر مجتہد و رحمانی روح البیان، جامع البیان، تفسیر کبیر، الغور الکبیر، شامی
مطہری خصوصاً فتح العزیز کا دل نشیں واضح بیان اور صحاح و حدیث و فقہ اکبر، مدارج النبوة، حجتہ اللہ علیہا
و غیر ہم، در مختار، کبیری، فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ ابراہیم شاہی، مکتوبات امام ربانی سے سہوہ و ذبح جانور
و غیر ہم عبادات کا محض حق تعالیٰ کے لئے خاص ہونا اور غیر اللہ کے لئے حرام و مردار اور شرک و کفر اور اس کے
کرنے والے کے مرتد و خارج از اسلام ہونے میں ملاحظہ فرمائیں جو یہ سب کتب شرعیہ مسلمہ مؤلف ہیں کیا اب
تقویٰ الایمان کی حتم میں ان کے نزدیک غلط اور باطل نہیں رہی؟ کیا گور پرستوں کی حمایت میں عار کو تار
پر معاذ اللہ مقدم نہیں کیا جائے گا؟

تو فرماتا ہے اس کی منت اتنی یہ مولوی اسماعیل صاحب نے شرک کی تیسری مثال لکھی ہے اس سے اگر
یہ مراد ہو کہ تندرست غیر اللہ کی طرف تقرب ہو تو ایسا دنیا میں کسی مسلمان نہیں سمجھتا بلکہ کسی کفر کے دل میں اس کا
خطرہ ہی نہیں ہوتا یہ مسلمانوں پر افترا ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ شے منذور کا ثواب کسی جہدگ کی روح کو پہنچانا
شرک ہے تو غلط جہاد اس کو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ خاص کیا اور کہاں لٹان بندگی نہیں لایا بلکہ کی بوقت
پکارا تقویٰ الایمان میں شرک کی جو تھی مثال یہ کہ ہے ہم اس مسئلہ کو بوضاحت تمام اپنی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۵۷
نک کہ آیت میں وہاں ملاحظہ کیجئے مگر شکل کی بوقت پکارنے کو شرک جتانے سے سخت مشکل پیش آئے گی کسی نے کہا
کہ شینا فرمے کیا آپ پولیس کو یا اور کسی اپنے رفیق و معاون کو پکاریں تو شرک ہو جائے چپ چاپ پھٹے رہتے
کیسے جاہل خیال ہیں بات دن اپنے معاملات و منزویات کے لئے آدمی اپنے متعلقین و خدام کو پکارتا ہے تو کمالی

یصوت فی الامور دون الله تعالى
 واحتقار ذلك كفر ولا يخفى على
 ذوي الافهام من سواد الامام
 محمد بن عبد الله السلام
 کذبت کرتھیں

پہلے ہی سند کو توفیق الایمان میں اللہ تعالیٰ کے لئے خاص کیا چنانچہ ان جملہ فیصلہ ایک ہے جس طرح تمام مکہ
 دین نے جس اس کو کفر و شرک بتایا ہے باقی افعال کو اب جو اللہ تعالیٰ کو اس قدر عزیز ہے کچھ اس قدر نہیں ہے چنانچہ اس
 ہر دو کی تفصیل اسی کتاب میں دیکھیں جو اب مؤلف گزری

مشکل کے وقت غیر اللہ کو نیکارنا اگر کفار نے کے شرک ہونے کے مسئلہ کو ہم لوہ صاف تمام مدلل خواہ
 وحدیث اور فقہ اپنی اسی کتاب میں لکھ چکے ہیں جس سے مؤلف بفضل تعالیٰ سکت ہو کہ حکم کلمہ کا مصداق ہر
 جائیں گے۔ پس ہاتھ لگن کو برسی کہ ناظرین اہل انصاف ناظر فرمائیں مگر اس مقام پر مولوی صاحب نے
 ت باہر بیٹے نہیں سماتے کہ مشکل کے وقت پر وہ دلیوں کو غائبانہ حاضر و ناظر تصرف میں کر پکارنے کو کچھ
 رفتار و عداوت غیر نظام عالم دنیا کی مانند غیر شرک کا جواز نکالتے ہیں جس سے عقلی و شرعی منہ پرست بھی
 ہنستے ہیں کہ کھڑی مسلمانوں اور یوں پرستی اگر غائبانہ پولیس درخشا اور خادم وغیرہم کو بھی حاضر و ناظر جان کر پکارا
 حادہ گاہ کو شرک نہ ہوگا بلکہ ہر گاہ کہ صفت خاصہ باری تعالیٰ دو سر میں ثابت کی گئی معاذ اللہ
 کے کیسے عجیب بات ہیں کہ یہ نہیں دیکھتے نیست کا دعویٰ۔

غیب دانی اور حاضر ناظر وغیرہ کی بحث
 علی بذاتہ تعالیٰ ایمان کی پانچویں جہتی مثالیں ہر جگہ حاضر
 اور ناظر سمجھ کر ہر دو دلیوں وغیرہم کے علوم علم و قدرت
 تصرف ثابت کرنے کا شرک جو نا مؤلف کے ۸۷-۸۲ کے جواب تصرف لیس اللہ جہان وحدیث اور
 اگر فقہاء و مسلم علماء سے ہو چکا ہے جبکہ خود مولوی نعیم الدین کسی کو حاضر و ناظر و تصرف بالذات نہیں
 جتنے تو بعد گزرتے اس عالم نظام دنیا کے کون سی دلیل علم و قدرت معنائی کے رکھتے ہیں اگر دیکھتے ہوں
 تو اپنے صدق کو نفوس قرآن وحدیث قطعی الدلالات قطعی القیود سے پیش کریں کیونکہ عقائد کی یہی حیرت
 ہے نہ نقص اور حکایات محتملات اگر نہیں ثابت کر سکتے اور ہرگز نہیں ثابت کر سکتے کیونکہ حق کہنے ہی
 کے لئے تمام کائنات عالم کا علم قدرت و تصرف حاضر و ناظر ہوتا مخصوص ہے تو صرف ان بد مذہبوں کی گندہ
 مسلمان پر جو شرکیت کو مجید علم و تصرف عطا کی کے اور بنا کر خلق اللہ کو گمراہ کرتے اور گمراہ جوتے ہیں

اس بد مذہبی پر جو حکومت و سلطنت وغیرہم کے تصرفات عالم نظام دنیا پر کر شرکیت مطلب ہونے جزا و سزا
 کا مدار ہی حق تعالیٰ کے قدرت عطا فرمائے پر بندوں سے رکھا ہے اس پر قیاس باطل کر کے ہر دو
 دلیوں کے تصرفات کو باطل دلیل محض جانتے ہیں اور دلیل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ملکوت
 السموات والارض کا عالم دنیا میں معائنہ کرانے کو ٹھہرایا جا کر کہا جاتا ہے کہ تمام آسمانوں اور زمینوں
 کے ملک ان کے دربر و حاضر ہیں اور ہر جگہ کا معائنہ فرما رہے ہیں معاذ اللہ محض فریب اور تحریف
 کا نام رہا ہے۔ کیونکہ معائنہ کرانے سے علم تفصیل و دوامی تمام عالم کا ہمیشہ کے لئے لازم نہیں ہے
 چنانچہ خود مولوی نعیم الدین نے خطبہ العلبار میں شاہ عبدالحق صاحب سے نقل کر کے اس کا ترجمہ
 یہ کیا ہے دو تمام آسمانوں اور زمینوں کا ملک عظیم دکھایا تاکہ وہ وجود ذات و صفات و کوجید کے ساتھ
 نفیس کرنے والوں میں سے ہوئی اور خلیل کو جو وہ ذاتی اور وحدت حق کا ملکوت آسمان و زمین
 دیکھنے کے بعد حاصل ہوا پس جس عرض سے دکھایا گیا وہ عرض اسی آیت کے ملحق حضرت ابراہیم علیہ
 السلام کے باپ آذر کو شرک سے باز کر کے توحید کی طرف بلانے کے لئے مفصل مرقوم ہے اسی لئے
 دلائل ربوبیت ملکوت السموات والارض دیکھ کر ان کو معرفت حقائق و توحید حاصل ہوئی تب
 بت پرستی سے ان کو بدلائل عقیدہ الزام دے کر ان سے مناظرہ کیا چنانچہ سیاق و سباق آیت سے
 صراحت یہ امر واضح ہے اور اسی کی تشریح جملہ مفسرین نے فرمائی ہے چنانچہ سورہ مریم میں ارشاد ہے
 يَا آدَمُ اقْنِطْ إِلَىٰ حَتِّكَ فَإِنَّكَ تَكُونُ مِنَ الْعَالَمِينَ
 یعنی اے باپ میرے گمراہ کو آئی غریب چیز کی
 تَوَّابَتْكَ مَا تَعْنِي
 جو چھ کو نہیں آئی سو میری ماہ ہیں

اگر مولوی نعیم الدین کے زعم باطل پر وہ ہر جگہ معائنہ فرما رہے ہیں تو یہ ایک چیز کی خبر آنے کے کیا معنی پھر
 جب آپ کے دربر و سب کچھ حاضر ہے اور جاتے تھے کہ میرا باپ ایمان نہ لائے گا تو اس کے لئے مغفرت
 مانگنے کے کیا معنی چنانچہ اسی آیت کے قریب ارشاد ہے

سَأَنفَعُكَ لِقَوْلِكَ تَكُنْ فِي
 حَقِيضًا لَا تَهْ

اور سورہ قمر میں فرمایا۔

فَاغْنِيكَ بِذُنُوبِكَ عَنْ مَحْ

الضُّلَالِ الْبَاقِي

اور سورہ نور میں ارشاد ہوا۔

میں

وَمَا كَانَ إِصْرُكَ عَلَيْهِمْ كَارِهاً
عَنْ مَوْعِدَةٍ وَكَذَلِكَ آتَاهُ فَلَمَّا بَيَّنَّ
لَهُمَا تَرْكُ اللَّهِ تَجَرُّوا مُسْتَأْذِنَاتِ إِبْرَاهِيمَ
كَذَلِكَ حَبِطَ

یعنی انکشاف انگیزیم کا باب کے لئے سرور
تھا مگر وہ کہ سب کو دھوکہ دیا تھا اس سے
پھر جب اس پر کھلا کہ وہ قسم ہے اللہ کا اس سے
بیزار ہوا براہیم کو نرم دل تھا تو عمل والا

فتح الباری شریعت صحیح بخاری پارہ ۱۹ ص ۲۸۸ میں مرقوم ہے۔

ان اهل التفرع باختلاف وقت
قبل كان ذلك في الحيوة الدنيا
مات اذ مشركا عن ابن عباس و
استاده صحيح وفي رواية فلما مات
لم يستغفر له قال استغفر له ما
كان حيا فلما مات امسك قبل
ان تبرأ منه يوم القامة

یعنی ان تفرع اختلاف کی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے متعلقہ بارہ میں کیا گیا تھا مستغفر کرے حیات دنیا
میں جب اذ شرک کی حالت میں ہوئے حضرت ابن
عباس سے روایت استاذ صحیح ثابت ہے اور ایک
روایت میں کہ جب وہ مر گئے تو
استغفر نہیں کیا کہ استغفار زمانہ کے زندگی میں
جب مر گئے تو آپ حاضر ہو گئے اندک بیزار
ہوں گے آپ اس سے قیامت کے دن

دوسرہ ہود اور ایسے ہی روایات میں ارشاد فرمایا۔

وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ
بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا مَا تَأْتِيكُمْ سَلَامًا
لَيْسَ أَنْ جَاءَ يَحْيِي حَبِشِينَ فَلَمَّا سَأَ
أَيُّهُمْ كَانِمْ لِيَوْمِهِمْ يَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ فَوَجَّهَ
وَنَزَّخَهُمْ قَالُوا كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَذُوقُوا
إِنَّا نَمُوتُ نُوْطِقُ وَأَمْرُهُمْ قَائِمَةٌ فَضَحَكُوا
كَفَرُوا نَاهَا يَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ فَوَجَّهَ
يَعْقُوبَ قَالَتْ يَا وَيْلَتَى أَأَلِدُ وَأَنَاْ عَجُوزٌ
وَهَـذَا الْبُغْيُ شَتَّى إِنَّ هَـذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ
قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَةُ اللَّهِ
وَتَرْكَاتُ عِبَادِهِ الَّذِينَ أُبَيَّنَّ

یعنی وہ تحقیق آئے جہاں سے بھیجے ہوئے ابراہیم کے
پاس خوش خبری کے کہ وہ سلام دے بولا سلام ہے
چہرہ دلی کہنے یا ایک بچہ آنا ہوا پھر جب دیکھا ان
کے ہاتھ نہیں آتے تھکے پر وہی کھانا دیا ان
کو دیا بڑے مستحکم جیسے تھے میں طرف قوم لوط کے
اور اس کی بیوی کو بھی تھکے تھے ہی ہم نے جو کچھ
دی اس کو اس کی اس اسحاق کے بچے یعقوب کی
بولی سے ترائی کا میں جنوں کی اور میں بڑھاپا ہوں
اور یہ عاقل میرے بڑے کو ایک عجیب چیز ہے
وہ بڑے کیا تعجب کرتی ہے اللہ کے حکمے اللہ کی
جہاں سے اللہ برکتیں تم پر ہے مگر اللہ وہی تعریف

حَبِطَ يُحَسِّنُونَ فَلَمَّا كَذَّبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
الْقَوْمُ وَجَّهَ إِلَى الْقَوْمِ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ
لُوطِ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَذًا مِّنْ قَبْلِ يَأْ
إِبْرَاهِيمَ مَعْرِضٌ عَنْ هَـذَا وَذُنْ جَاءَتْهُمُ
لَيْلَتٌ فَاتَتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ لَيْلَتُ الْمَوْعِدِ

کیا گیا لوط کو دلا ہے پھر جب گیا ابراہیم سے لڑ
اور ان اس کو خوشخبری بھیجئے لگا ہم سے قوم لوط
کے حق میں ابراہیم کو نرم دلانہ ملے رحمت
والا ہے ابراہیم چھوٹے خیال وہ تو کچھ حکم تیرے سب
کا اور ان پر آئے غلاب جو بھلے نہیں جانا

علی ہذا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ممانہ کرانے کے بعد آپ کی زندگی کے سیکڑوں واقعات عدم علم اشیا
عالم کے میں جانچہ تفسیر فتح العزیز صفحہ ۱۵ میں مرقوم ہے

اول کے کہ موعود سفید شد حضرت ابراہیم
است چوں سفیدی خود دیدند عرض کردند
بار خدا یا ایہ حسیست حکم شد کہ دقا راست
ایضا صفحہ ۱۵ میں مرقوم ہے

یعنی وہ شخص جس کے بال سفید ہوئے حضرت ابراہیم
علیہ السلام میں تھکے پائے بالوں میں سفیدی کبھی مری کیا
بار خدا کی کہ یہ حکم ہوا کہ دقا ہے

وَبَقِيَ رُوحُ سَبِّ الْإِيمَانِ رَوَايَتُ كَرِهَ اسْت
وَجَّهَ لِحَضْرَتِ إِبْرَاهِيمَ سَمِئًا سَمِئًا كَطَعَامِ
وَأَشْرَتُ بَخُورٍ نَّازِلٍ مِنْ طَرَفِ الْمَنِّ خُورًا مَّسْمُومًا
يَكُفُّ عَنْ قُلُوبِ الْهَمَانِ مِزْمُونًا وَتَوَافُكُ
جِهَانِ نَمِيرٍ سَطَعَامِ هَامِشَتِ نَمِي خُورٍ نَزِيرًا
وَقَتِ هَامِشَتِ وَقَتِ أَهْلِ الْهَمَانِ نَيْسَتِ

یعنی وہ سبب حضرت ابراہیم علیہ السلام کھانا
تبادل فرماتا ہے جہاں طرف اپنے وطن سے
ایک ایک کوس تک جہان کی تلاش فرماتے
جب تک جہان نہ آتا شہ کا کھانا نہیں کھاتے
کیونکہ وقت ہامشہ کے جہان کے آنے کا وقت
نہیں ہے

ایضا صفحہ ۱۵ میں مرقوم ہے

در مصنف ابن ابی شیبہ بطریق صحیح مروی است
کہ سائے از سالہا در بلاد حضرت ابراہیم موط
رواد حضرت ابراہیم مری بے طلب غلبہ شہر
دیگر وقت و ہر چند تلاش کردند نیا فند باز
گشتند انجو

یعنی وہ ایک سال حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے وطن میں غلو کی قحط سالی ہوئی حضرت
ابراہیم علیہ السلام غلو کے لئے دوسرے شہر میں
قشریفے لے گئے ہر چند تلاش کیا نہ لایا یوس ہو کر
واپس قشریف لائے

علی ہذا حضرت سلوک کی نسبت بادشاہ عالم کا واقعہ اس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خائف ہونا
پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش پر حضرت سارہ کا رشک کرنا اور گہرنا کہ باہرہ اور بیٹے کو میرے

خشب معراج متحقق علیہ است

عیر ہے

فی ہذا فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۰ ص ۲۱۱ میں مرقوم ہے

واما فی الدنیا فحال ما لفت اسماء یعنی ایک دنیا میں یہی فرمایا اسماء کا کہنے نہیں
لہو رب سبحانہ فی الدنیا لانہ باقی دیکھو کہ حق تعالیٰ کو دنیا میں یہ کبر نگاہ ذات باقی
والباقی کا یہی بالطافی فان جازت ہے اور باقی نہیں رہے اس کے ساتھ باقی کو نہیں اگر
الوقیر فی الدنیا عقلا فقد لمتہ ہاں پر دیکھو دنیا میں عقلاً تو سمجھ جاتا ہے کہ

سمعا

یہی ناظرین کرام نے مؤلف کی سخن سازی ملاحظہ فرمائی کہ وہ قرآن وحدیث کے الفاظ پلٹ کرے میں کس قدر ہوشیار ہیں۔

پھر یہ کہنا مؤلف کا اسرار اچھا محبوب اور اصلی اندر تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر ہے ذرہ ذرہ آپ کے علم میں حاضر ہے پھر اس پر لمحات کی عبارت فریب دہی سے پیش کرنا جس کی حقیقت ہے کہ حق تعالیٰ نے نہ فرشتوں کے جھگڑنے کا واقعہ آپ پر مشکف فرمایا وہ کل امد جن میں فرشتے لنگھو کرتے تھے مشکف ہو گئے۔ نہ کہ سارا جہان پیش نظر ہونا اور ذرہ ذرہ کا علم تفصیلی ودوامی ہمیشہ کے لئے لازم ہونا بلکہ اس وقت جو کچھ آسمان وزمین میں تھا اجماعاً دیکھا جتنا شیخ راہ کی عبارت میں لفظ بود اس پر دلالت کرتا ہے کہ اسی وقت کا واقعہ ہے اور خود مؤلف نے لفظ العلیا ص میں اسی حدیث صحت کی شرح مرقاۃ سے نقل کر کے یہ ترجمہ کیا۔ یعنی وہ جو کچھ کہ اندر سمجھانے تعلیم فرمایا ان چیزوں میں سے جو آسمان وزمین میں ملاک اور اشجار وغیرہ میں سے تھیں یہ آسمان وزمین میں سے تھیں اور جزیرہ جزیرہ میں ہوئیں مذکر ذرہ ذرہ کا علم ودوامی۔ پھر شیخ عبدالحق رحمہ اللہ انصاری نے تصریحات فرمائے ہیں۔

بروے علوم واسرار کا ان دیکھو بجزورت یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علوم واسرار
عاصل شود اور علم بہ نبوت اور بے شوب جو کچھ تھے اور کچھ ہوں گے بجزورت حاصل ہوئے
وہ کوک وفتون قولہ تعالیٰ وعلست اور ان کو علم ان کی نبوت کا عار بے شک نہ آگیا
سالمون کن تعلو وکن فضل اللہ حسب المراد واندی اور علم وادبیں جو ہم سب نے
علیک عظیماء تھیں یہ فضل اللہ کا ہم پر بڑا

ایضاً مدارج النبوت ج ۱ صفحہ ۱۱۱ میں مرقوم ہے۔

حدیث واقعہ شدہ است کہ یکبارہی واقعہ ہوئے کہ ایک مرتبہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم گمشدہ بنے متفقان گمشدہ

کہ محمد خیر از آسمان میدہود و دوشی بلکہ کہانہ

او کجاست چوں کہ من متفقان با حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم رسید گفت من نیک نام دور

نیما ہم مگر آنحضرت باندہ دود باندہ مرید و کار

من و منصل ہیں گفت کہ تحقیق راہ و نو و مرید و

و تعالیٰ بران ناقد و در موضع است نہیں

و نہیں بند شدہ است جہادوی و درختے

پس رفتند چنانکہ خبر دادہ بود پس آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نمی باید مگر آنحضرت دیا تازہ و

ہو و گار تبارک و تعالیٰ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی گم ہو گئی بعضے منافقوں

نے کہا کہ محمد خیر از آسمان کی تہیہ میں اور یہ نہیں معلوم کہ

دشمنی ان کی کیاں ہے ہات منافقوں کی قرآن حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی کلمہ قرآن یا میں نہیں مانگا ہوا نہ

مذبح معلوم ہے مگر جو کچھ تازہ نہ معلوم کہ اس کے کو

ہو و گار تبارک و تعالیٰ اور اسی کے قریب فرمایا کہ تحقیق بتا دیا

تھو کو پروردگار تعالیٰ نے اس دشمنی کو کہ وہ ظن

جو کچھ اس طرح سے نہی ہوئی ہے اس کی بھلا ایک

دقت نہیں بلکہ اس میں ختم ہے مگر اس خود بخود ہی نبی حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نہیں معلوم کر سکتے مگر جو کچھ معلوم کر سکتے

ہو و گار تبارک و تعالیٰ۔

ایک وقت تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دش

منی پر واسطے دیکھ لاری ہی نہ تھیں کے لئے ایک

مذبح ہے کہ اس کے خوف سے بلقیٰ خشرات الارض

کے غار میں چھپے ہوئے ہیں بیت

کبھی بند ختم پر مشافہ ہوتا ہوں میں اور ایک دم

بمیانے ہاں کی پشت کا حال ہی نہیں دیکھتا ہوں میں

یہی دیکھنے لگان ہو کہ کبھی میں کہہ دو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بران لوگوں کا حال اندک نظر نہ ہوا۔ اور اس میں ان

کو مسلمانوں کے درمیان میں چھوڑ دیا گیا اور کس واسطے

حکم کی جگہ جانے لگا اہل کی طرف ہات باز کر کے کہہ دیا

ہو کہ حال کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اطلاع ہوتا اس کے تمام کار

یک وقت آن بود کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

و سلم بر عرض اعلائے برائے ذات آیات کبری

برند و یک روز نیست کہ از خوف کفار و

خشرات زمین در غار متغلا شد۔ بیت

گہی بر طارم اعلائے تشییم

و بیت لے خود نہ بینم

ایضاً مدارج النبوت ج ۱ صفحہ ۱۱۱ میں مرقوم ہے

بعضے دان گویند کہ چرا بران حضرت کا ایشان

و کفر ایشان مشکوف شد چرا ایشان اشتیاق

را در میان مسلمانان چرا امر کردند ایشان را

بجرت ایشان بر سوسے اہل میں سخن جانالان

ست چہ شگفت شدن احوال بران حضرت

والطلاح بر تمام کاروئی و احرام آبی مشرب و این
جای مجتبیٰ مکتبی که بر طلاح انبوب اللاند
پس کرد و انهم الفرب کے کوئی نہیں جانتا ہے۔

علیٰ ہذا جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے سیکڑوں واقعات عدم علم کے ہیں کہ بعد الطلاح اور وحی
کے جس قدر معلوم کرایا گیا معلوم ہوا چنانچہ مشکوٰۃ شریف باب قصہ ہجر الوداع ص ۲۲ میں بروایت صحیح مسلم
مردی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آنسو سرفراخ میں کہ کر یہ پوچھ کر ارشاد فرمایا۔

لو استقبلت من امری ما استبدت
یعنی اگر پہلے سے اس امر کی خبر ہوتی تو اب بعد میں
بہتر تو میں اپنے ساتھ قرآنی نہ لاتا۔

اس کی شرح میں مولانا شاہ عبدالغنی محدث دہلوی ج ۲ شمس المصائب ص ۲۸۱ میں فرماتے ہیں۔

اگر میں پیش از میں ہی دانستم ہر آمدن از
احرام بر شما شاق خواهد آمد من نیز سوتی
بدی نمی کردم و من میدانستم کہ حکم آبی
چنین خواهد بود۔

پس اس حدیث اور ارشاد شیخ نے تمام مدعیان علم طیب پر پانی پھیر کر کیا منیا کر دیا اور توضیح محقق نے
خطاب امتیاز کا جواب تفصیل تمام دیدیا ہے جو اطیب البیان ص ۲۳ کے جواب میں نقل ہو چکا ہے۔ علیٰ ہذا
کلام شیخ احمد مالکی کا المہندہ میں تو اس میں خود اسرا ممکنہ امکانی و دہرہ روح مبارک تشریف لایکا باذن اللہ
تعالیٰ غیر مستبعد ہونا لگتا ہے۔ پس بعض امکان سے وقوع لازم نہیں آتا مگر مؤلف کی ذہانت پر آفریں ہے
کہ اسی کے طبع مرقوم ہے کہ۔

مگر نہ باین معنی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفع اور نقصان کے مالک ہیں کیونکہ نفع اور ضرر پہنچانے
والا تو بجز اللہ کے کوئی نہیں چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ کعد لے محمد میں مالک نہیں اپنے نفس
نے یعنی نفع کا اور نہ نقصان کا مگر جو کچھ اللہ چاہے۔

پس جب مالک نفع و ضرر نہیں تو جو چاہیں تصرف کرنے کے کیا معنی اور اس میں علماء و یوہود پر کیا اثر
انبیاء و شہداء کی برزخی زندگی اگرچہ انبیاء و علیہم السلام کی حیات شہداء سے بھی اعلیٰ و ارفع
ہے چنانچہ فتح الباری شریح صحیح بخاری پارہ ۲ ص ۲۵۸ میں مرقوم ہے۔

ولا شک ان الکاتب اہم من الشہداء۔

مر۔ الشہداء۔

نیز پارہ ۲ ص ۲۵۹ میں روایت ہے۔

مہر تر شہداء سے بلند ہیں ہیں۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ و عنہ
ما من احد یسلو علی اکاس
اللہ علی روحی حتی ارد السلام
ورواتہ ثقات۔

بہدانی تصحیح المسائل ص ۱۳۱ شیخ بدایونی مسلم مولوی نسیم الدین ایضاً پارہ ۱۶ ص ۱۶ میں مرقوم ہے۔
فھی حیاء اخرویۃ لا تشہد الحیوۃ
یعنی حیات اخرویہ ہے نہیں ہے شہادت
الدنیا۔

اور شاہ عبدالغنی محدث دہلوی رحمہ اللہ مدارج النبوت ج ۱ ص ۱۵۹ میں فرماتے ہیں۔

ولا زم نمی آید از بودن آن حقیقت حیات
کہ باشد بر صحتی و دنیا بود و نہ در حقیقت
الطعام و شراب غیر ذلک از صفات اجسام
چنانکہ مشاہدہ سیکند و دنیا بلکہ آہنا را در
برزخے احکام و دیگر باشد و احتیاج للطعام
و شراب و امثال آن امر عادی امت
و حال و آئینہ بخلاف عادت باشد۔

پس اس سے نہ کسی قول تقویٰ الایمان کا بطلان ہوتا ہے نہ علماء و یوہود کا معاذ اللہ مشرک ہونا
کیونکہ بعض امکان سے کس طرح ثابت ہوگا کہ فلاں کے لئے اذن حق تعالیٰ ہوا یا نہیں بلا موت
قطع تعین کر کے اس کے وقوع کا عقیدہ کرنا یا حاضر ناظر جاننا متصرف فی الامور سمجھ کر ان سے نفع
و ضرر کا توقع رکھنا بی شک شرک ہوگا اگرچہ ماذن اللہ تعالیٰ ہونے کا مدعی ہوتا و تنبیہ اذن تصرف
و قدرت ثابت نہ کیا جاوے گا۔ شرک سے بری نہ ہوگا معزید بحث علم غیب و تصرفات مفصل اطیب البیان
کے ص ۱۵۸-۱۵۹ کے جواب میں انشاء اللہ العزیز آوے گی۔

الزام گستاخی، اور اس کی حقیقت علیہم السلام کی شان عالی میں یہ گستاخانہ کلمہ لگتا ہے
قولہ ص ۱۱۱-۱۱۲ اس کے بعد مولوی مذکور نے انبیاء و اولیاء

اور اس بات میں اولیاء و انبیاء میں اور جن شیطان ہیں اور بیعت دہری میں کچھ فسر ق نہیں
تقویۃ الایمان مث۔ تو اس بے ادبی سے دل لڑنے میں مگر وہاں یہی جی ادریں اور گت خوں کے
عادی ہو گئے ہیں اگر ان کی نسبت کہہ دیا جائے کہ مولوی اسمیں اور شیطان و بیعت میں اس بات میں
کچھ فرق نہیں تو آپ سے باہر ہو جائیں لیکن انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی شان میں کچھ پرواہ نہیں ہو سکتی
دین ہے وہاں یہ تو حضرات انبیاء و اولیاء علیہم السلام کے فضائل و کمالات کا انکار کریں اور مسلمانوں
کو حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم و توفیق کی بنا پر مشرک بتائیں اور اس مقصد
کے لئے قرآن و حدیث اور ان کے معانی میں تحریف و بدل کریں اور اللہ تبارک و تعالیٰ جو سب کا
خالق و رازق مالک و مول ہے وہ جب مسیح پرست نصاریٰ کا رد فرمائے۔ تو وہ مالک الملک ان
کفار کے دہری میں بھی کہیں کوئی ایسا کلمہ نہ فرمائے جو ذرا بھی شان انبیاء علیہم السلام کے لئے ہلکا ہو۔
اسی نے تو انہیں عزت دی جس سے بے دین جھٹتے ہیں۔ اسمیں کا کیا منہ ہے کہ اس طرح بے ادبانه
زبان کھولے۔ اور ان کے قلوب کیسے سیاہ ہو گئے۔ جو یہ باتیں دیکھ کر اس کی حمایت کے لئے
جائے میں مخلصاً بلفظ

اقول مولوی نعیم الدین کا سرتہ اور خیانت قابل ملاحظہ ہے۔ تقویۃ الایمان کی اس عبارت کے معنی
یہ عبارت ہے یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جاوے گا۔ خواہ انبیاء و اولیاء سے خواہ
پیروں و شہیدوں سے خواہ بیعت دہری سے چنانچہ اللہ صاحب نے جیسا بت پوچنے والوں پر غصہ
کیا ہے ویسا ہی یہود و نصاریٰ پر حالاکہ وہ اولیاء و انبیاء سے معاملہ کرتے تھے۔ اور تقویۃ الایمان ص ۱۰
میں فرمایا اور کسی انبیاء و اولیاء کی پیر و شہید کی بیعت دہری کی پریشان نہیں جو کوئی کلمہ کو ایسا تصرف
ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توفیق پر نذر دنیا کرے اور اس کی متبیین مانگے اور اس
کو مصیبت کے وقت ہلکا کرے تو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔

پس مولف کو جو اہل اللہ سے خدا کے اتنی قریب نہیں کہ افعال مشرکہ ہونے میں خواہ سونے و چوہا
کو پوچے خواہ تھوڑا دگر کو پوچے کچھ فرق نہیں سب مشرک ہو گئے ہیں برابر ہیں۔ سونے چوہا پر کی عزت اور تھوڑے
کی ذلت سے اس میں کیا تعلق سونا چوہا اپنی جگہ تھوڑے کو اپنی جگہ۔ لیکن توحید جناب باری تعالیٰ جل جلالہ
کے مقابلہ میں کسے باشد لاشے محض ہے چنانچہ تقویۃ الایمان کے اس بیان کی تائید میں تصریحاً مولا نا
شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی یہ تفسیر فتح العزیز ص ۲۶۱ میں فرماتے ہیں
وہرچہ غیر دوست محض نمودنی بود دوست

یعنی جو کچھ سامنے اس کے ہے محض خود ہے پوشت

و این معنی دو کسر شان مرہ الہی مانند تیر بجز گری
تشنہ ایضا ۷۷ جنیان و شیا علیں کر
عبارت از دیو بری اند۔ ایضا ص ۶۷
نعمتہائی عامہ اند کہ غنی و فقیر و ضعیف و غلب
و صبیح و درمیں و عالم و جاہل و دیون و کافر
صالح و فاسق و آں یکساں و برابر اند۔
ایضا ص ۶۷ قدرت و قوت محض بزرگ خدا
است حدیث صحیحہ از مال و فرزند دیا
و دوست و بادشاہ و امیر و پیر و دیگر و فرستہ
و ہری بددن حکم او نمودنی تواند کرد و
اور ملاطی قاری کی ہر قافۃ شرح مشکوٰۃ باب القدر میں فرماتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
قلوب بقی آدم کلہا بین اصبعین من
اصابع الرحمن کقلب واحد یصوفہ
کیف یشاء و لا یسلو قولہ کلہا یسمل
الانبیاء و الاولیاء و الخیرۃ و الکفرۃ من لا شقیہ
یعنی ہر بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دل
نئی آدم سب کے درمیان دوا لگوں کے تکی لگوں
میں سے ہی ایک دل کی طرح پھرتا ہے اس کو جو طرح
چاہتا ہے۔ مثال ہے یہ انبیاء و اولیاء و ائمہ و خیرین
اور کافروں تمام شقیہ کو۔

اور شاہ عبداللہ صاحب محدث دہلوی ہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ص ۱۷۷ میں فرماتے ہیں
جمہر مذکور در عبودیت برابر باشند
اور خود مولوی نعیم الدین کی مستند اعلیٰ تصحیح المسائل بدایہ ص ۱۷۷ میں لکھا ہے۔

افعال عبادہ مخلوق خدا اند و ہر حکم لایا
واموات آدم و ملک و غیر ہم ہمہ یکساں
یعنی بندوں کے تمام افعال خدا کے عطا کردہ ہیں اور
انہم ہمہ اند و ہر آدم و ملک و غیر ہمہ یکساں ہیں۔
اور مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی حیات الموات ح ۱ میں لکھتے ہیں
ہر ایک نکتہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جو بات مشرک نے اس کے حکم میں ایجاد و اموات و اس و جن
و ملک و غیر ہم تمام مخلوق آگاہی یکساں ہیں۔ کہ غیر خدا کوئی ہو۔ خدا کا شریک نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح امام ابن حجر عسقلانی در فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۸ ص ۱۵۱ میں فرماتے ہیں۔

پیشاب پاخانہ میں مانند حیوانات کے نہ ہوتے اور جو اس طرح ہو وہ کیونکر اللہ ہو سکتا ہے چنانچہ امام
جلال الدین سیوطی علیہ تعزیر جلالہ میں فرماتے ہیں ولو كان المسيح ابنا لكان قد رعبه عليه ما من
الحيوات ومن كان كذلك لا يكون ابنا لكونه خضع وما يشاء من ابوان فلغات اور یہی دیگر تفاسیر
میں مذکور ہے۔ یہی وہ امام جلال الدین سیوطی ہیں جن کے مولوی نعیم الدین نے اپنے سالہ
فرائد النور ص ۳۷ اور کلمۃ العلیا ص ۸۵ میں نہایت مستند جان کر لکھا ہے کہ

علاوہ اظہارِ الہیہ میں قبولِ رحمہ اللہ تعالیٰ جو اپنے زمانہ کے مجدد ہیں جیسا کہ علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے اپنی
مرقات میں شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں یعنی ہمارے شیخ المشائخ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ وہ ہیں جنہوں
نے علمِ کفر کو ردِ منکر میں زندہ کیا اور جیسے احادیثِ حقیر کو اپنی مشہور جامع میں جمع فرمایا کوئی نسخہ نہیں چھوڑا جس
میں کوئی حق یا شرع نہ کھیں ہو۔ وہ اپنے زمانہ کے مجدد ہونے کے مستحق ہیں جیسا کہ انہوں نے دعویٰ کیا
ہے اور وہ اپنے دعوے میں مقبول و مشکوٰۃ میں، ص ۱۱۱

مدنی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

اسی طرح تو ہم جہلاء کے لئے امام طوطا دی شارجہ درمختار نذر غیر اللہ کے باب میں فرماتے ہیں،

اعلوان بیان احکام الشریعتہ ما یجب علی العلماء ولیس فی ذلک تنقیص الولی كما یظن بعض من لا ینظر بل هذا مما یرضی به الولی ولو کان حیا وسئل عنه ذلک اجاب بالحق واغضب له التائیر له وتامل قولہ فی حق السید عیسی علی السلام ان هو الا عبدنا نعمنا علیہ سورۃ الزمر

یعنی جانتا چاہیے کہ احکام شریعت کا بیان کرنا علماء پر واجب ہے اور اس میں ولی کی تنقیص نہیں ہے جس طرح انہیں لوگ گمان کرتے ہیں۔ بلکہ ولی کی اس امر سے راضی ہیں اگر ان کی حیات میں ان سے اس امر کو سوال ہوتا تو حق کے ساتھ جواب دیتے اور اپنی طرف تاثر کی نسبت کرنے سے ناراضی ہوتے اور اصل کو حق قرار دے کر فریضہ میں حضرت علی علیہ السلام کے متعلق لکھ دیا کہ یہ ایک بندہ ہے ہم نے اس پر انعام کیا ہے

علی ہذا مولوی شیم الدین کے مسئلہ مستند مولوی محمد حسین صاحب تمام ادا بذریعہ مرحوم اپنے رسالہ اثبات النقل بالعقل ص ۳۳ میں لکھتے ہیں۔

مقبول نہادی اگر پیشا جانا کسی عہدہ حور سے نوری مشامورت و سیرت میں سارے عالم سے فضا ابد علی
جانا ایک غاک حور سے حور کے شکم میں فضات غذا موجود غاک اور غاک آدمیوں کی خل صورت و سیرت

من دنع فضلات فذا کرنا ہوا،

پس مولوی نعیم الدین کا معلوم اپنے جہل و عناد سے خصوصاً علامہ علی قاریؒ اور علامہ علاء الدین سیوطیؒ و غیرہم کو مولانا شہید مرحوم کی عند کی بدولت کس درجہ گستاخ و بے ادب منکر فضائل و کمالات انبیاء و اولیاء بنا دیں گئے۔ حالانکہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام کی عزت و تقدیم کا حق جس طرح مولانا شہید مرحوم نے خصوصاً خطبہ تقویۃ الایمان اور منصب امامت و صراط مستقیم وغیرہ کتب میں بیان فرمایا ہے۔ یہ سو حدیث متبعین سنت ہی کا حق ہے بلند عین قبر رستوں بے دینوں غصہ مولوی نعیم الدین کا کیا منہ ہے جو تعظیم و توقیر کر سکے اسے تو اپنے ملوے مانڈوں چڑھاؤں سے کام لے۔ اس کو اپنی روزی چھوٹ جانے کا شرب و روزغم اور جن آب اندر سر جھلاؤں کے خوب کس طرح تلک آلودہ ہو گئے۔ اور ان امور شرکیہ کی ظاہر برائی دیکھتے ہوئے ناخوار کی حمایت کئے جاتے ہیں۔

قوله ۱۸۴۷-۱۸۵۰ فہرست شریکات دہا بیہ مع جواب ہاشم شمارہ امور جو مولوی اسماعیل کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کر لئے ہیں اور غیر کے لئے ان کا ثابت کرنا شرک ہے مختصر جواب الی آخر

اقول یہ بصورت مبدول نقشہ بنا کر گذشتہ مباحث محض لایقنی بضرع تطویل لوٹانے
گئے ہیں جن کے مکمل جوابات ناظرین کے لافنگہ گزر چکے و اللہ یحییٰ من یشاء الی حدیٰ ط مستقیم
ذاتی اور عطائی کی بے نتیجہ تقسیم کہتے ہیں۔

سوان باقوں سے مشرک ہو جاتا ہے۔ اور اس قسم کی باتیں شرک ہیں اس کو اشراک فی العلم کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا علم اور گوشتا بہت کرنا۔ سو اس عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ یا وہ اولیاء سے کہے خواہ یہ دشمنید سے خواہ امام داماد سے خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ ان سے سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے۔ غرض اس عقیدہ سے ہر طرح کی ثابت ہوتا ہے۔ تقویۃ الایمان حنا۔ اب غور فرمائیے کہ علم ذاتی کا اثبات غیر خدا کے لئے ممکن ہے اور اس میں یہ شرط نہیں کہ تمام چیزوں کا علم اس کے لئے ثابت کرے یا غائب کا جیسی شرک بلکہ اگر کوئی شخص کسی کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ثابت کرے تو یہی مشرک ہے خواہ وہ ذرہ سامنے ہی رکھا ہو یا محمد و دنیا میں کوئی مسلمان کسی مخلوق کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی نہیں مانتا لیکن یہودی مسیحی

صاحب حکم شرک کو علم ذاتی کے اعتبار سے محدود نہیں رکھتے۔ بلکہ علم عطا کی کے اعتبار سے بھی شرک کا حکم دیتے ہیں۔ اللہ کا علم اور کائنات کے نزدیک حضور خدا کا علم ہی عطا کی اور غیر سے حاصل کیا ہوا ہو گا۔ اور بے شبہ کفر ہے۔ دوسرا حصہ اشراک فی التعریف کے نام سے موسوم کیا ہے اس کے متعلق لکھتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ عالم میں ارادہ سے تعریف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے مارنا اور جملہ نارواری کی کٹا لیش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کرنا۔ فتح و شکست دینی اقبال و ادبار و دنیا مرادیں پوری کرنی حاجتیں بر لانی بلائی ثانی مشکل میں دشگیری کرنی برے وقت میں پہنچنا۔ یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء و اولیاء کی پیر و شہید کی بھوت دہری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تعریف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس کو قہر پر نذر دینا کرے۔ اور اس کی منین مانے اور اس کو معصیت کے وقت بکارے سورہ مشرک ہوتا ہے اور اس کو اشراک فی التعریف کہتے ہیں۔ یعنی اللہ کا تعریف ثابت کرنا معنی شرک ہے پھر خواہ یوں سمجھ کر ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھ کر اللہ نے ان کی اپنی قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ توحۃ الایمان ص ۱۸

نذر دنیا کا مسئلہ تو ہم بیان کر چکے صاحب توحۃ الایمان نیا نو نذر کا ایسا دشمن ہے کہ بے موقع اس کا ذکر آتا ہے مسئلہ صرف اتنا تھا کہ غیر خدا کے لئے تعریف ثابت کرنا کیسا ہے۔ ایک تعریف بالذات اور بالاسقلال وہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے ایک ذرہ کو بے اس کے حکم کوئی چیز نہیں دے سکتا۔ لہذا غیر خدا کو متصرف بالذات سمجھنا یقیناً شرک ہے۔ دوسری قسم تعریف بعلانی ہے۔ اس قسم کا تعریف خود میں حاصل ہے رات دن ہم دنیا میں تعریف کرتے رہتے ہیں۔ کسی کو تکلیف دیتے ہیں کسی کو آرام پہنچاتے ہیں۔ کسی کو مارتے ہیں کسی کو بانڈتے ہیں۔ کسی پر سزا کرتے ہیں کسی کو شکار کرتے ہیں۔ کسی کو کھا جاتے ہیں۔ یہ تمام تعریفات ہی تو ہیں۔ تو تمام عالم ہی اسمعیل کے نزدیک مشرک ہوا۔ خدا تعالیٰ کی عطا کی ہوئی قدرت سے صرف سمجھ جب بھی دیا یہ کے نزدیک مشرک۔ وہاں کو کوئی ارادہ۔ تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے غلامی نے مارا۔ مگر وہاں ان میں سے کسی بات کو شرک نہیں کہتے رات دن اپنی تعلیم کیا کرتے ہیں۔ کہ ہم نے یہ کیا اور وہ کیا۔ اور نہیں سمجھتے کہ توحۃ الایمان کے حکم سے شرک ہو گئے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ توحۃ الایمان دے کر دے سخن ہماری طرف نہیں ہے وہ بد نصیب انبیاء و اولیاء محبوبان خدا کا دشمن ہے ان کے تعریف کا انکار کرتا ہے۔ مگر اس بد باطن کے انکار سے کیسا ہو سکتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب حکیم قرآن عظیم میں اپنے محبوبوں

کے تعریفات کا بکثرت ذکر فرمایا ہے اور مخلصاً بلفظ

اقول۔ ایک سارے علوم و قدرت اور تعریفات حق تعالیٰ میں شانہ کے ذاتی اور انہی میں کوئی ذرہ اس کے علم و قدرت اور تعریف سے باہر نہیں۔ چنانچہ یہ امر توحۃ الایمان سے مدلل بقراں وحدیث واضح ہے۔ تاہم ہر کلاس مقام کے ناظرین کے سامنے چند آیات کلام ربانی پیش کی جاتی ہیں۔ سورہ العنکبوت حق تعالیٰ نے فرمایا

وَقَدْ كُذِّبَتْ إِلَى الْكَوْكَبِ الْخَبِيرِ وَكَانَ حَقُّهُ
بَيْنَ ذَوِي الْقُرْبَىٰ كَمَا يَكُونُ لَكَ فِي
حُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا تَطْلُبُ وَلَا يَابِسُ
الْأَفْئِدَةُ كِتَابٌ مُبِينٌ

یعنی: اور وہ جانتا ہے جو جھکی اور دیا میں ہے۔ اور
نہیں جوڑنا کوئی پتہ مگر اس کو وہ جانتا ہے۔ اور
کوئی مائت زمین کے اندھیروں میں اور نہ ہوا اور نہ
سوکھا جو نہیں مکمل کتاب میں۔

اور سورہ اعراف میں فرمایا۔

وَالَّذِينَ تَدْعُو لَمْ يَمْلِكُوا شَيْئًا
وَالَّذِينَ تَدْعُو لَمْ يَمْلِكُوا شَيْئًا
وَالَّذِينَ تَدْعُو لَمْ يَمْلِكُوا شَيْئًا

یعنی: اور جن کو تم پکارتے ہو اس کے سوا کچھ نہیں کر
سکتے تمہاری عباد اور نہ اپنی جان بچا سکیں۔

اور سورہ نمل میں فرمایا۔

وَالَّذِينَ تَدْعُو لَمْ يَمْلِكُوا شَيْئًا
وَالَّذِينَ تَدْعُو لَمْ يَمْلِكُوا شَيْئًا
وَالَّذِينَ تَدْعُو لَمْ يَمْلِكُوا شَيْئًا

یعنی: اور جن کو تم پکارتے ہیں اللہ کے سوا کچھ پیدا
نہیں کرتے اور آپ پیدا ہوتے ہیں مردہ میں جن
میں جی نہیں اور شہر نہیں رکھتے کب اٹھائے جاوے گا

اور سورہ کہف میں فرمایا۔

وَالَّذِينَ تَدْعُو لَمْ يَمْلِكُوا شَيْئًا
وَالَّذِينَ تَدْعُو لَمْ يَمْلِكُوا شَيْئًا
وَالَّذِينَ تَدْعُو لَمْ يَمْلِكُوا شَيْئًا

یعنی: اور جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا کچھ نہیں
سیر سے سوائے حاجتی ہم نے رکھتے روز شاہ مکرروں
کی ہوائی۔

اور سورہ فرقان میں فرمایا۔

وَالَّذِينَ تَدْعُو لَمْ يَمْلِكُوا شَيْئًا
وَالَّذِينَ تَدْعُو لَمْ يَمْلِكُوا شَيْئًا
وَالَّذِينَ تَدْعُو لَمْ يَمْلِكُوا شَيْئًا

یعنی: اور جن کو تم پکارتے ہو اس سے دور سے کئے
ماکم جو نہیں پیدا کرتے کوئی چیز اور خود پیدا شدہ میں
اور نہیں مالک اپنے نفسوں کے نقصان اور نقص کے
اور میں مالک مرنے کے اور نہ مرنے کے اور نہ مرنے

اشیئے کے۔

مکتوبہ

اور سورہ نمل میں فرمایا۔

وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ

یعنی وہ لوگ ان کو قبر میں کب اٹھائے جائیں گے۔

اور سورہ فاطر میں فرمایا۔

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَآ

یعنی وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم تم کے سوا کسی کو

يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا

نہیں ایک جگہ کے اگر تم ان کو پکارو نہیں بنیں

لَا يَسْمَعُونَ دُعَاءَهُمْ وَلَا يَكُونُوا لَهُمْ نَصِيرًا

پکارا اور اگر سنیں نہیں نہیں تمہارے کام

اَسْتَجَابُوا لَهُمْ وَهُمْ لِيَوْمِهِمُ الْمُنِيرُونَ

اور قیامت کے دن ان کو ہوں گے تمہارے شریک

بیشک کہنے

نیز سورہ فاطر میں فرمایا۔

مَا أَتَى اللَّهُ الْكَافِرِينَ الْكَفَالَةُ وَالْكَافِرُونَ

یعنی جو کفر میں رہے اس کو اس کی

أَن تَعْلَمَ أَن تَدْعُوهُ لَأَتَاكَ مَا أَنتَ كَاذِبٌ

کو کہہ کر کہہ رہا ہو تو کوئی نہ قیامت

مِنَ الْآخِرِينَ كَذِبٌ

سنا ان کو اس کے سوا ہے۔

اور سورہ احقاف میں فرمایا۔

وَمِنَ الْأَمْثَلِ يَوْمَئِذٍ خَلَدُوا مِن دُونِ

یعنی وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم تم کے سوا

اللَّهُ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا

سوا کے کہتے ہیں کہ وہ نہیں اس کی پکار کو

وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ وَإِذَا

اور ان کو خبر نہیں اس کے پکارنے کی اور جب

خُفِيَ النَّاسُ مِمَّا كَانُوا يُكْفَرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا

چھپے ہوئے تھے ان کے کفر سے اور ان کو

رَبِّهِمْ كَذِبًا كَذِبًا

علاوہ بریں سیکڑوں آیات قرآن پاک کی اس مضمون میں صراحتہ وارد ہیں بغرض طوالت اسی پر

کتفا کیا جاتا ہے۔ مولانا شاہ مجدد الحق محدث دہلوی رح اخبار الاحیاء میں فرماتے ہیں۔

مثلاً حدود یک میان و قطرات باران املا

معلوم بشریت چہرے فرماؤ افراد بشری

بماں نیست و نہ مجموع افراد بشری نیز۔

تاظہر بران آیات مناسبت سے روشن ہو گیا کہ بعد گزرنے اس نظام عالم دنیا کے انبیاء اولیاء

کوئی کسی کی مدد و حاجت براری شکل کشائی فرما دے ہرگز نہیں کر سکتے کیونکہ ان امور کے لئے حاضر
و ناظر ہو نا قدرت و تصرف کا اختیار حاصل ہونا لازم ہے اور یہ بجز حق تعالیٰ مالک الملک شہنشاہ عالم
جل شانہ کے ہرگز کسی کی شان ہو نہیں سکتی مگر مولوی نعیم الدین کے نزدیک تصرف بطلان الہی جس
طرح خود کہتے ہیں کہ اس قسم کا تصرف خود ہمیں حاصل ہے کسی کو مارتے ہیں کسی کو تکلیف پہنچاتے ہیں
و بیچیں جو احکام دنیا جن تعلق کے اور امر و نہی حق و صنعت و غیر ہم کے علوم و قدرت تصرف
ہندوں کو عطا فرمائے گئے ہیں حتیٰ کہ شہد کہ کسی کو بھی حق تعالیٰ نے الہام فرمایا چنانچہ سورہ نمل میں ارشاد
فرمایا ہے۔

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي
مِنَ الْجِبَالِ مَوَاقِدَ مِن تَحْتِهَا
يَعْبُدُونَ فَمِنْ تَحْتِهَا يَخْرُجُ
فَاسْكِنِي مَنَازِلَ تِلْكَ لَكَ يَخْرُجُ
مِنْهَا خَبَأَتٌ تَخْتَلِفُ أَلْوَانُهَا
فَرَأَىٰ فَجَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا
النَّهَارُ فِي فُجْرَةٍ مِّنَ الْيَوْمِ
وَأَنذَرْنَاهُ يَوْمَئِذٍ أَن يَكُونَ
مِنَ الْكَافِرِينَ

یعنی وہ اور حکم ہوا میرے رب نے شہل کی کو کر
ہندے پہاڑوں میں گراں درختوں میں اور جہاں چھو
ڈالتے ہیں ہر گھاس طرح کے پودوں سے۔ پھر حمل
ماہوں میں اپنے رب کی صاف پٹری میں نکلتی چنان
کے پیٹ میں سے پٹنے کی چیز میں کے کئی رنگ ہیں اس
میں نارنگی کے پتے ہیں لوگوں کے اس میں تیرہ ہے
ان لوگوں کو خود بیان کرتے ہیں۔

چہ جائیکہ انسان اشرف المخلوقات خصوصاً حضرات انبیاء علیہم السلام کے لئے علوم معارف عطا ہونے
کو قیاس کر کے انبیاء و اولیاء و شہداء و غیر ہم کو بعد گزرنے اس عالم اسباب کے حاضر و ناظر جان کر قدرت
و تصرف کا حقیقہ نہ سمجھنے بعض باطل ہے کیونکہ یہ عقائد اور ایمان و کفر کا معاملہ ہے اس میں نص قطعی الثبوت
قطعی الدائم ہے نہ کوئی کفر یا غیر احاد بھی معتبر نہیں چہ جائیکہ بعض بھوکا بازی کہ اس قسم کا تصور ہمیں
حاصل ہے۔ چنانچہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی شادی رضوی رح اصالت میں لکھتے ہیں حدیث
الاحادیث کا عقیدہ کا اعتبار فی باب الاحقاد

پس مسئلہ زیر بحث تو یہ ہے کہ مولوی نعیم الدین صرف ایک ہی آیت قرآن پاک کی بعد گزرنے انبیاء
و اولیاء کے اس عالم سے صراحتہ حاضر و ناظر قدرت و تصرف ہونے پر پیش کریں و نہ حسب آیت کریمہ سورہ احقاف
کے خود حضرات انبیاء علیہم السلام قیامت میں مدد لکھانے والوں مردودوں بد بختوں کے دشمن ہوں گے
باقی تدریجاً و غیراً شدہ شرک ہو یا مفصل واضح ہو چکا ہے جس کو مولوی نعیم الدین نے عیال الیصال
نواب تبارک و عام کو گمراہ کیا ہے خود بالند منہا۔ دیکھو مولوی نعیم الدین کے ص ۹۹ کا جواب

تو ایک درہمات خود ہذا استفادہ میکنند
و بعضہ ذلالت بطریق اذکار مشتمل برند
اسمانے بزرگان در صبح و شام التزم
کرده اند
اور علماء میں فرماتے ہیں۔

پہر پرستان در مقابلہ آیات الہیہ و احادیث
نبویہ و اقوال اولیاء امت مرحومہ و تطال
عقلی می نمایند۔
یعنی دہر پرست لوگ مقابلہ آیات الہیہ و احادیث
نبویہ و اقوال اولیاء امت مرحومہ کے تطال
عقلی کرتے ہیں۔

اب عموماً جملہ مبتدعین گور پرست حضرات انبیاء و اولیاء کو صرف نظر جان کر خدا کرنے والے فرما دے
میں چاہئے والے متصرف فی الامر سمجھنے والے اور خصوصاً سرغزہ مولوی نعیم الدین صاحب جمع ہو کر
جائیں کہ حسب کلام شاہ عبدالعزیز صاحب و شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ کے بتائے یہ تفویض الایمان
شرک میں مبتلا ہوئے یا نہیں
قرنہ ۱۳۱۲ھ میں نے اسی کتاب کے صفحہ ۶۲۱ و ۶۲۲ میں قرآن پاک
پر یہ بیعت اور شیعہ

معتنق تقویۃ الایمان کو نہ قرآن کی ہدایہ نہ حدیث کا لحاظ مسلمانوں کو شرک کہنے پر اڑا ہوا ہے
اور لطف یہ ہے کہ خود اس نے شرک کی جو تعریف کی ہے یہاں وہ بھی صادق نہیں آتی اور
انبیاء و اولیاء و دیگر مقرران بارگاہ حق کی شان میں نہایت بے پا کا نہ گستاخانہ کلمات لکھا
ہے اور اند ہے غلطہ مستفاد قرآن و حدیث چھوڑ کر اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ تعریف کے
متعلق تقویۃ الایمان کے صفحہ ۱۰۱ کی عبارت تو ہم اپنی اس کتاب کے صفحہ ۶۴ میں نقل کر چکے
ہیں اس کے علاوہ اسی کے متعلق اور چند مقامات کی عبارتیں بھی ملاحظہ فرمائیے۔ واللہ صاحب
نے کسی کو عالم میں تعریف کرنے کی قدرت نہیں دی۔ تقویۃ الایمان ص ۱۰۱ کوئی فرشتہ اور آدمی
غلام سے زیادہ ترہ نہیں رکھتا اور اس کے قبضہ میں عاجز ہے کچھ قدرت نہیں رکھتا۔ تقویۃ الایمان
ص ۱۰۱ اللہ کے سوا کسی کو حاکم سمجھ کر کسی چیز میں کچھ تصور کرنا ہے نہ کسی کو اپنا مالک ٹھہرانے کہ
اس سے اپنی کوئی مراد ملے اور اپنی حاجت اس کے پاس سے ملے۔ تقویۃ الایمان ص ۱۰۱
اس بات کی ان میں کچھ شراکی نہیں کہ اللہ نے ان کو عالم میں تعریف کرنے کی کچھ قدرت دی

ہو تقویۃ الایمان ص ۱۰۱ ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور متعین
تقویۃ الایمان ص ۱۰۱ ملا جو کوئی کسی مخلوق کا عالم میں تعریف ثابت کرے اور اپنا دلیل سمجھ کر اس کو
ملے تو اب اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے۔ تقویۃ الایمان ص ۱۰۱
جس کا نام محمد علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۱۰۱ اس قسم کی عبارات سے
کتا ب بھری پڑی ہے متقول عبار تو نہیں گستاخانہ دے اور باہر طرز گفتگو کے علاوہ ساری مخلوق کے
تعریف و اختیار کا انکار کیا ہے وہ بھی اس طرح نہیں کہ کسی کو بالذات تعریف و اختیار حاصل نہیں
بلکہ تعریف کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو عالم میں تعریف کرنے کی قدرت نہیں دی تعریف
بطائے الہی کا انکار ہے اب تمام دنیا کے وہابی جمع ہو کر جائیں کہ یہ مضمون قرآن یا حدیث
میں کہاں ہے کوئی۔ بت کر کے ایک آیت یا ایک حدیث تو پیش کر دے مگر پیش کہاں سے
سے کرے۔ یہ مضمون آیات و احادیث میں ہے کہاں البتہ چند ہا آیتوں اور حدیثوں
کے خلاف ہے۔

اقول۔ جس تعریف غیر اللہ یعنی انبیاء و اولیاء کا عالم بزرگ میں اہل دنیا کی حاجات و مشکل
کٹ فی مراد میں پوری کرنی مولوی نعیم الدین اہل دنیا کے اقتیارات و تصرفات اور علم و قدرت
پر محض قیاس باطن سے ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا ساری کتاب میں کہیں ایک
جگہ بھی کسی ایک آیت۔ نص قرآنی اور نص حدیث صحیح قطعی الثبوت سے ثابت نہ کر سکے اور نہ کر سکتے
ہیں۔ مع۔ اہل خیال اسرت و محاسن و جنون۔

پھر اس پر اتنی تامل کہ حاکم سے باہر ہیں کہ چھوٹا دگرے نیست۔ ص ۱۰۱ آیتوں اور حدیثوں کا نام
لیتے ہیں۔ ناظرین کرام مولوی نعیم الدین کے توالہ صفحہ ۶۲ و ۶۳ اور ۶۴ کو بغور ملاحظہ فرما کر پھر اس
کے جوابات کو ملاحظہ فرمائیں کہ کس قدر کثرت نصوص آیات و نصوص احادیث صحیحہ اور اکابر
ائمہ میں مسئلہ کے کلام حراہ متقول ہو چکے ہیں پس بلا شک و شبہ قطعاً و یقیناً۔ تقویۃ الایمان کے
ساتویں نمبر نقل کردہ مولوی نعیم الدین صاحب اور بالکل صحیح ہیں قصاً خدا بعد الحق اکا الضلال
جس کی تفصیل کا حق گندہ چکی۔ کوئی فرشتہ اور آدمی اللہ کی غلامی سے زیادہ ترہ نہیں رکھتا اس کے
قبضہ میں عاجز ہے کچھ قدرت نہیں رکھتا کہ کسی کی مرادیں بر لا دے ان امور میں سب بندے
بڑے اور چھوٹے برابر ہیں۔ نہ کوئی عاجز و ناظر ہے نہ قدرت و اختیار تامہ رکھتا ہے نہ علم تمام
کائنات عالم کا رکھتا ہے جو خشک کٹ کی حاجت بر لانے کے لئے لازم ہے چنانچہ اس کی تفصیل

یہی بچوالہ مسلمانوں کے صراحتہ مرقوم ہو چکی حضرت شاہ عبدالقادر گیلانی در مکتوب ۱۴۱۵ھ میں فرماتے ہیں۔

ایجاباً اولیاء و انبیاء و خواص و عوام ہم
برابرند

تفصیل اور پرکندہ یہی ہے۔ پس اس کو گستاخانہ دے اور نہ طرز کہنا مؤلف کی محض بے علمی اور جہل و عناد ہے۔ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر فتح الرحمن ۱۳۱۵ھ میں فرماتے ہیں۔
دین پر بندانید کہ غیر از ذات حق جل و علاء
در خداوند دنیا نیز نگاہ زنی آید زیرا کہ در
آن وقت کے از زندگان و مردگان بفریاد
شماریدند

اور مسئلہ میں فرماتے ہیں۔

و ظاہر است کہ کنونات ہمنادر و قلوب
چیز نیست کہ غیر از ظلام النیوب برآن
مطلع منی تواند شد

اسی طرح مختارہ ہونے میں خاص ذکر محمد یا علی کا باعث بوجہ غلو کے الوہیت کے حق تعالیٰ جل و علاء تک پہنچا دینا جہلاً و مبہد علیٰ شمل مولوی نسیم الدین اور فرقہ رافضی وغیرہم کا بوجہ ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی در محضر اشاعت عشرہ میں اس کی تفصیل ارقام فرماتے ہیں منجملہ ان کے چند مقام جن کے نقل کرنے سے چارہ نہیں ہے جو حسب ذیل ہیں۔

فرقہ شیعہ غلاۃ کہ ارشد تلامذہ و اخس
انوار یا مان آل شہیت بودند قائل
بالوہیت آنجناب شدند و جناب فرشتوں
آثار منافیہ الوہیت و مقتضیات لہریت
موجود است۔ ایضاً فرقہ اشعریانہ
گویند محمد و علی ہر دو آلہ ایضاً ۱۳۱۵ھ

مغفور گویند باری تعالیٰ خلقت دنیا را

بر محمد قوی علی نور۔ ایضاً ۱۳۱۵ھ فرقہ مغفور

از شیعہ قائل اند بشارت محمد و علی و خلقت

دنیا۔ ایضاً ۱۳۱۵ھ مسند ہند و ترک و چین

نیز شل ایران و خراسان یا علی یا علی میگفتند

ایضاً ۱۳۱۵ھ آنکہ ہر کسبت علی در دل دارد

گویند ہدی و نصرانی و ہند و باشند اصل

بخت است۔ ایضاً ۱۳۱۵ھ آنکہ ائمہ را

علم کا کان و مایون حاصل مبادی شریعت

خود را و کیفیت و وقت موت خود را

تفصیل میدادند پس پیش از ان وقت

چرا از جان خود بترسند۔ ایضاً ۱۳۱۵ھ آنکہ

حاکم بعد از محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

و علی شیر خدا خواهند بود۔ ایضاً ۱۳۱۵ھ آنکہ

گویند انچہ از زمین تمام بدن معصوم شود

از تعبیر ایران و درجہ بہتر است۔ و این لفظ

نیز صریحاً بظہان است زیرا کہ دین موت

لازم می آید کہ کس و صاحب ہند و نصرانی

و دیگر جهان و آتش خانہائی مجوس میاں

اوشان کہ در ان گند معصوم واقع شد و باشد

علی بخصوص منازل بنی کوفہ و صفین بہتر

از کعبہ باشند بلکہ خانہ کعبہ خلفائی ہجرت

کہ زمان چند سے از ائمہ معصومین محبوب

بودند از کعبہ نیز از ان درجہ افضل باشند

و خانہ مذکور کہ کیا مردان حضرت امام

۱۳۱۵ھ

۱۳۱۵ھ

لے خلقت دنیا کو محمد کی ہر دو دی ہے، فقرہ

مغفور شیعہ میں سے قائل ہیں محمد و علی کی

شرکت کے خلقت دنیا میں مسند ہند و ترک

ترک اور چین میں شل ایران اور خراسان کے

یا علی یا علی کہتے ہیں کہتے ہیں جو شخص محبت علی

کی اپنے دل میں رکھے اگرچہ یہودی اور نصرانی

اور ہندو ہر وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ لہذا کہ

انکو علم گئے پچھلے سب کا حاصل ہو چکا ہے پس اپنی

موت اور کیفیت اور وقت موت کو تفصیل

مہلتے ہیں۔ پس پلے اس وقت سے کس نے اپنی

جان سے ڈرتے تھے۔ اور وہ بھی کہتے ہیں کہ ہم

بعد از ان کے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور

علی شیر خدا ہوں گے۔ اور وہ بھی کہتے ہیں

کہ میں قدر زمین بدن معصوم سے مس ہوں

پے ہزاروں درجہ بہتر ہوں گا کہ کعبہ سے

بہتر ہے۔ اور یہ کہنا بھی ان کا صریح باطل ہے

کیونکہ اس صودت میں لازم آتا ہے۔ کہ یہود

و نصرانی کے گھر سے اور عبادت خانہ و درگاہ

کے مقام اور جوس کے آتش خانہ اورتوں کے

مقام جن میں معصوم کا گند واقع ہوا ہو خاص کر کوفہ

اور صفین کے دریاں کی متریں بہتر کہتے ہو چکی

بلکہ مکان خلفائے عباسیہ کہ جن میں کہتے ہیں کہ

معصومین قید میں ہے ہزاروں درجہ بہتر سے

افضل ہونے اور مکان معادیر و حق اند فخر

کہ ایک ہمارا میں حضرت حسین رضی اللہ

۱۳۱۵ھ

۱۳۱۵ھ

حبیبی تقریب عیادتش تشریف برود اند
 دہولہ زید پیداست نیز از کعبہ بزاران
 مرتبہ بہر باشد سجانک ہذا جستان
 حلیہ و ایضاً مسئلہ ۲ و افتقاد الوہیت
 ایشان یا معلول مدح الہی و ایشان و
 انہما معصوم و مستثنی و علم غیب ثابت
 کردن و موت آنہا را با عقلیا نہ انہا و
 حضرت امیر را قسیم النار و البتہ و حاکم روند
 جزا اقرار و ادانہ و خود را بسبب محبت
 حضرت امیر مغفور و ناجی گمان کردن ہمہ مغفور
 از نصاری ہست کہ معبودیت حضرت
 مسیح را منکر بودند و ای ہمہ صاحب برکت
 ایشان ثابت کردند۔ ایضاً مسئلہ ۳ و نیز از
 طرف خود اعیاد بسیار تراشیدہ اند و ایام
 عاشورا قبول انہما را تصور کنند و بسوئے
 انہما سجدہ کنند و در روئے انہما دست بزنند
 مانند موافق عمل نصاری است۔ ایضاً
 و اما مشابہت بہنود میں و ایام عاشورا
 چیزیکہ بہنود یا جان خود کنند انہما باصوت
 قبول انہما نمایند و غسل دہند و سوار کنند و
 توہم باز شد و طعام را بخنور آن قبول دہند
 و اوئیں را قسیم نمایند و شادی و کھلاج و
 ختا بندی امام تاسم و حضرت سلیمان بن داود
 زندگان بمل آمدند و ہم انہما از دہم بنور
 ضعیف تر است احد

لغائی منہ غریب ان کی عبادت کو تشریف لے
 لگے تھے و زیدی جو کعبہ پیدا ہوئے بزرگ کی ہے۔
 یہی کعبہ ہے بزاران مرتبہ بہر ہوگا سجانک ہذا
 جستان عظیم و ایضاً افتقاد الوہیت کے الہ پرستوں کو معلول
 الہی کا ان کی مدح میں ہونا ادا ان کو معصوم جاننا
 اور علم غیب ثابت کرنا ادا ان کی موت کو ان
 کے اختیار میں جاننا اور حضرت امیر کو قسیم بنور
 اور جن کا ادا و حاکم ہونا ان کا قرار دینا اور اپنے
 آپ کو حضرت امیر کی محبت کے سبب مغفور و ادانہ
 ثابت شدہ گمانہ کرنا یہ تمام باتیں نصاری سے
 افتد کی ہوگی میں کہ جو ہند سے ہوتے حضرت مسیح
 سے منکر تھے اور یہ لوگ تمام مرا جہان کے لئے
 ثابت کرتے ہیں۔ اور نیز اپنی طرف سے بہت
 ساری عیدیں توڑتے ہیں ایام عاشورہ میں قبول انہ
 کی تصور دہندے ہیں ادا ان کو کعبہ کے تقریب ادا ان
 کے آگے دست بستہ کھڑے ہوتا مانند عمل نصاری
 کے ہے۔ اور لیکن مشابہت بہنود میں ایام
 عاشورہ میں جو امور بہنود اپنے قبول کے ساتھ
 کرتے ہیں۔ لوگ بھی صورت قبول انہ کے ساتھ
 کرتے ہیں ادا ان میں دیتے ہیں اور ساری نکات ہیں
 اور نہایت بے ایمانی اور کھانا قبول کے مانند کھتے ہیں
 ادا و اول اس کو قسیم کرتے ہیں ادا شادی نکاح اور
 ہندی حضرت تاسم و حضرت سلیمان بن داود
 زندہ کے ملنے پر لائے ہیں ان لوگوں کا ہم خیال ہونے کے
 وہ خیال سے بھی زیادہ گمراہ اندر ہے۔

اس مولوی نعیم الدین کو تصدیق و تائید تقویۃ الایمان بکلام صدق مقام مولانا شہید مرحوم
 کے مطلق اسناد و صحیح اور مطلق یا یا جناب شاہ عبدالحزیز صاحب سے کچھ چڑھایا یا نہیں۔
 گرنہ بیند بروز شہرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ
 مزید برآں کلام جناب شاہ صاحب سے مولف کا تشاہد بر نفس بھی واضح ہو گیا۔ عرض اگر تمام
 دنیا کے جہتہ عین گور پرست سرکش کمر حائض توہر گز ایک آیت نص قرآنی اور صرف ایک
 صحیح صریح قطعی الثبوت والدلائل انبیاء اولیاء کے تصرف و قدرت عالم برزخ میں اہل
 دنیا کے عمل شکلات و مرادات بر لائے کی نہیں لاسکتے۔ و ادعا شہداء کہ من دون اللہ ان
 کتم صادقین خلقت لہ تعقلوا و لکن تعلموا افتقاد الناطق و قدھا الناس و الحجارة املا کلمتہن و البقرہ

مسئلہ تصرف اللہ میں چیز مغالطے اور ان کی حقیقت آیات پیش کی جاتی ہیں

پہلی آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باذن الہی پرند بنانا۔ سادہ و زاد اندہوں اور میں الاول
 کو تہمت دست کر نامہ دوں کو زندہ فرمانا مذکور ہے۔ یہ کیسے بڑے اور کتنے عظیم تصرفات ہیں جن
 کے اسماعیل صاحب منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت
 نہیں دی۔ دوسری آیت اشد تعالیٰ نے ذوالقرنین کو زمین میں تصرف کی قدرت عطا فرمائی اور
 خلق کر دیا بادشاہوں کو جن سامانوں کی حاجت ہوتی ہے سب مرحمت ہوئے۔

مگر تقویۃ الایمان والا نہیں ماننا خداوند عالم اور قرآن پاک کی مخالفت پر اڑا
 ہوا ہے تیسری آیت حضرت داؤد علیہ السلام کی شان میں ارشاد ہے اور منہر و مطیع
 کر دیا ہم نے پہاڑوں کو داؤد کے ساتھ کہ تسبیح کرتے اور بندوں کو داؤد قوی بہت نہیں
 حضرت داؤد علیہ السلام کی شان میں فرمایا۔ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بڑا
 فضل عطا کیا کہ حکم فرمایا اس پہاڑوں اس کے ساتھ اشد کی طرف رجوع کرو اور اسے پرندہ۔ اور
 ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا (پاچھویں آیت) و دیاد کرو ہمارے بندہ داؤد صاحب قوت کو
 بیشک وہ رضائے الہی کی طرف بڑا رجوع کرنے والا ہے بیشک ہم نے مسخر کیا پہاڑوں کو
 اس کے ساتھ تسبیح کرتے شام و دہکے سب اس کے فرمانبردار ہیں اور ہم نے اس کی سلفیت کو طبعی
 کیا اور اس کو حکمت اور قول فیصل عطا فرمایا۔ تقویۃ الایمان وائے ان آیات کو انکسین کھول
 کر دیکھیں اور قرآن پاک کی مخالفت سے ڈریں (چھٹی آیت) حضرت سلیمان علیہ السلام کے حق میں

ارشاد ہوا۔ اور مخر کردی ہم نے سلیمان کے لئے تیز ہوا کر ان کے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف
 جس میں ہم نے برکت رکھی اور ہم ہر چیز کے عالم ہیں اور ہم نے شیطانوں میں سے ان کو مخر
 کیا جو سلیمان کے لئے غوطہ لگائے اور اس کے سوا اور کام کرتے اور ہم ان کے حافظ تھے۔
 وصالوں آیت اور ہم نے سلیمان کے لئے ہوا مخر فرادی اس کی صبح کی منزل ایک ماہ کی راہ
 اور شام کی منزل ایک ماہ کی راہ اور بنایا ہم نے اس کے لئے گداختہ تانبے کا چشمہ اور مخر کردیے
 جناب میں سے وہ جس اس کے گام کرتے اس کے رب کے حکم سے اور ان میں سے جو ہمارے
 حکم یعنی اطاعت سلیمان سے عدول کرے ہم بھڑکی آگ کا عذاب چکھا میں گئے وہ جنات
 اس کے لئے بنائے جو وہ چاہتا ہے اچھے محل اور تصویریں اور بڑے حوضوں کی برابر لگائیں اور
 شکر و اندیگیں (آٹھویں آیت) حضرت سلیمان نے عرض کیا یا رب میری مغفرت فرما اور مجھے
 ایسی سلطنت عطا کر میرے بعد کسی کو منادار نہ ہو۔ بیشک تو ہی ہے بڑا عطا فرمنے والا۔
 تو ہم نے ہرا اس کے بس میں کر دی کہ اس کے حکم سے زم زم چلتی جہاں وہ چاہتا اور دلو بس
 میں کر دیے ہر معمار اور غوطہ خور اور دوسرے اور بڑیوں میں جکڑے ہوئے۔ کیا تقویۃ الایمان
 والے نے یہ آیتیں نہیں دیکھیں یا ان پر ایمان نہیں رکھتا کس طرح کہتا ہے کہ خدا نے کسی کو
 عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اس کے قول سے کتنی آیتوں کا انکار لازم آئے بغیر
 آیت ان سے فرما دیجئے کہ ہمیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے۔ وفات دینا تصرف
 ہے یا نہیں۔ اسی تصرف کا صاحب تقویۃ الایمان منکر ہے (دوسری آیت) پھر ان کی قسم جھڑک
 کر چلاؤں۔ ابرہہ نا بھانا تصرف ہے تقویۃ الایمان والا کس کس تصرف کا انکار کر گیا رہیں
 آیت آسمان فرشتوں کی کہ سختی سے جان بچھینیں اور ان کی جو زمی سے باندھ لیں اور ان کی جو
 آسانی سے پھیریں پھر آگے بڑھ کر جلد نہیں ہیں۔ پھر کام کی تدبیریں کریں سیکھے یہ عالم میں تصرف
 ہوا۔ یا کچھ اور مولوی اشرف علی تھانوی نے ترجمہ ہر لکھا ہر لکھا تدبیر کرتے ہیں۔ یہ ترجمہ کہے ہوئے
 اشرف علی بھی تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہو گئے کہ انہوں نے لکھا کہ کوہ بدر اور عالم میں تصرف
 مانا۔ اہل اسلام خود فرمائیں کہ صاحب تقویۃ الایمان کا تصرف بطلنے الہی کو مشرک قرار دینا
 قرآن پاک کی صریح مخالفت ہے۔ اور اس سے بکثرت آیات اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات
 کا انکار لازم آتا ہے۔ اور مختصراً۔
 اقول۔ مولوی نعیم الدین کی عقل خدا کے غیب سے مغلوب ہو رہی ہے کہ حق نہیں سمجھتا۔

ناظرین اہل انصاف خود فرمائیں کہ جو آیات معجزات انبیاء علیہم السلام حیات عالم دنیا میں عطا
 ہوئے یا جو امور کا علم و تصرف عالم کو نظام عالم کے لئے سپرد ہوا۔ اس سے زائد پروردہ بھران
 کو اختیار حاصل نہیں اس پر قیاس باطل مردود کر کے مولوی نعیم الدین انبیاء و اولیاء کو غائبانہ
 حاضر و ناظر متصرف و قادر جان کر ان سے حل مشکلات و مرادات بر لانے کی توقع پر ہندائیں فرمادیں
 ثابت کرنا چاہتے ہیں اور اگر ان کے پاس کوئی ایک دلیل بھی قرآن و حدیث کی صراحت ہو تو
 اس قیاس پر مجبورہ کو کیونکر اختیار کرے۔ حالانکہ دوبارہ مسائل عقائد ایمان و مشرک جس میں تمام
 دنیا کے مسلمانان اہل علم کے سمات سے دلیل قطعی ثبوت قطعی الدلائل لازم ہوتی ہے چنانچہ
 خود مولوی نعیم الدین کے مسلمہ مقتدا مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی منیر العین نے
 تفصیل الایمان احسنی پر بس بریلی کے ص ۳۱۰ میں لکھتے ہیں۔
 "اتحاد اگرچہ کیسے ہی قوت مند نہایت صحت پر ہوں ان کے معاملہ میں کام نہیں دیتی
 یہ اصول عقائد اسلامیہ ہیں۔"

علامہ نقاشانی رح شرح عقائد فلسفی میں فرماتے ہیں۔

خبر الواحد علی تعدد ہذا شوالہ علی تعدیث اتحاد اگرچہ تمام شرائط صحت کی جامع
 مجمع الشرائط المذكورہ فی اصول الفقہ ہے مگر ہی کا فائدہ دیتی ہے اور معاملہ اتحاد
 لا یفید کالاتحاد لا یفید بالظن فی باب میں غنایات کا کچھ اعتبار نہیں۔

مولانا علی قاری نسخ الروض الازہر میں فرماتے ہیں۔

الاتحاد لا یفید الاعتقاد فی اتحادیث اتحاد دوبارہ اعتقاد ناقابل
 الاعتقاد احمد میں۔

مولوی صاحب بریلوی کے والد مولوی محمد تقی علی خان صاحب جواسر البیان فی اسرار الامکان
 حسینی پر بس محلہ سوا گران بریلی کے محلہ میں لکھتے ہیں۔

مدعی برمدیج اس کی بے نیازی سے غائف و ترساں برق غضب اس کی ہزار برس کی
 طاعت و ریاضت جلا کر خاک باقی ہے۔

ایضاً ص ۳۱۱ میں لکھتے ہیں۔

چھوٹات و شکلات سے کہ خود محتاج اور اپنی حد ذات میں ہا لک ہیں دست بردار ہو کر کافکانات
 دینی ارضی و حکومت کی طرف ترجیح نہ ہوں جو باقی دوام ہے اور سب اس کے محتاج ہیں۔ اور نہ

تو سونے کے پہاڑ سے سناہ ملا کرتے مشکوۃ ص ۵۵۵ یہ ہے تعریف و اختصار یہ ہے حکومت
 و اقتدار جو اللہ تعالیٰ کے اپنے حبیب کو عطا فرمایا جن سے نہ دکھا جائے وہ اپنی انکسیر
 سرور و خاک ڈالیں۔ حدیث ملاحظہ علیہ الصلاة والسلام نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر
 اگر دروازہ کھلاؤں گا غاروں دنیا کی کرے گا۔ آپ کوں ہیں میں جناب رسول کا محمد وہ عرض کرے گا
 آپ ہی کے سبب سے مجھے حکم دیا گیا کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں مشکوۃ ص ۵۵۵ حدیث
 حضور علیہ الصلاة والسلام نے فرمایا میں بروز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں گا پھر انہیں کہتا
 میرے درمست مبارک میں لو کہ جو گناہ انہیں کہتا اس دن آدم ادا ان کے ماسواہ ہوتی ہیں
 ہی جہنم کے نیچے ہوگا مشکوۃ ص ۵۵۵۔

اقول پہلی حدیث صحیح بخاری کی روایت شعبہ بنی عاصم رضی اللہ عنہ جکا اول آخر مولوی
 نعیم الدین نے غمانہ بطور قریب دی ہے چونکہ نقل کیا۔ پوری حدیث بغرض اظہار خیانت
 ناظرین کی خدمت میں حسب ذیل ہے۔

عن عقبہ بن عامر رضى الله عنه
 عن النبي صلى الله عليه وسلم
 انه خرج يوم ما فصل على اهل
 احد صلوات على الميت ثم انصرف الى
 المنع فقال في غمطكم وانا شهيد
 عليكم واني والله لا نظركم حتى
 اكون واني قد اعطيت صفاتهم
 خزائن الارض واني والله
 ما اخافت بعدى ان تشرعوا
 ولعن اخافت ان تنافسوا
 فيها (صحیح بخاری پارہ ۱ ص ۵۵۵)
 باب علامات النبوة واصله (منہ)

بخاری مختلف ابواب میں پارہ ۵ کتاب الجنائز ص ۱۹۹ اور پارہ ۱۶ ص ۲۶ اور پارہ ۲۶ ص ۹

میں روایت فرماتے ہیں۔ اولاً ان اہادیث میں شہداء و اہل بیت پر نماز جنازہ غائب پڑھنا ثابت ہے
 کیونکہ واقعہ احمد کے آٹھ سال بعد کا یہ واقعہ ہے چنانچہ صحیح بخاری پارہ ۱۶ ص ۱۶ میں شعبہ بن
 عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال صلى رسول الله صلى الله عليه
 سلم على قتلى احد بعد ثلثي سنين
 فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔
 ان خلك كان بعد ثلث سنين و
 كانت احد في شوال سنة ثلث
 وصات صلى الله عليه وسلم في يوم
 الاول سنة احدى عشرة
 یعنی وہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے شہداء احد پر بعد آٹھ سال کے
 فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔
 ان خلك كان بعد ثلث سنين و
 كانت احد في شوال سنة ثلث
 وصات صلى الله عليه وسلم في يوم
 الاول سنة احدى عشرة
 میں ہوتی

پس اس واقعہ شہداء و اہل بیت پر نماز جنازہ غائب پڑھنے کو مولوی نعیم الدین نے خیانت اس وجہ
 سے چھپایا کہ اس کے مستند اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب ریلوی الہادی انتہا
 ص ۵۵۵ میں اپنے طبع و مقصد سے کہہ چکے ہیں
 کہ نماز غیب و کور نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ہر ناجائز گنہگار ہے
 اور ہر گنہگار کسی کا اتباع نہیں

پس یہ ہے مولوی نعیم الدین کا اپنے اعلیٰ حضرت ریلوی کو جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
 اعلیٰ جان کر آپ کی حدیث کے ایک جز اول کا اختصار کرنا۔ تلف ایسی بدعت سی اور بے ادبی پر نعوذ
 باللہ من المرفوض الجلی والحق کھل گیا تفسیر کھل گیا۔ حالانکہ الباری الحیوہ مشہی میں
 امام جمال الدین سیوطی رح کے رسالہ فیض العیض سے منقول ہے کہ
 و امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ مبارک پر حج بار نماز ہوئی اور کثرت ازواج و خلائق
 سے معرکے کے دفن پر قدرت نہ پائی

اور مولانا فتح عبدالحی محدث دہلوی رح و دار الفیوض ص ۲۵۵ میں فرماتے ہیں
 و ان كان در حرم شریفین زادہما اللہ تعالیٰ
 و تشریف آواران امت ہوں خبر میر رسد
 کہ ظالم موصال خود بدست از بلوا اسلام
 یعنی اس وقت حرمین شریفین غلام تھا
 تظلم و تشرف عافیت موصول ہے کہ جس وقت
 خبر پہنچی کہ کشتن موصال کے کسی شہر میں

نوت کردہ است شافعی نماز پڑھنے کی کتب پائی جے شافعی اس پر نماز پڑھنے میں ادب ہے
 و بعضہ خفیہ نیز بالیال شریک مشہور ہے غیر بھی ان کے ساتھ شریک پڑھتے ہیں۔ قاضی
 قاضی علی بن جبار اشکہ کہ شیخ حدیث ابن عمر
 بود پڑھید اشکہ کہ خفیہ چوں شریک مشہور
 در گزاردن این نماز گفت دعائے است
 کہی کند فلا پاس بہ حضرت
 خوش الشقیں شیخ عبدالقادر جیلانی
 رحمتہ اللہ علیہ در فتوح الغیب میفرماید
 کہ ہر روز بطریق در نماز جنازہ پڑھو
 آنروز بگذارد و ایصال جلی اندوزد
 امام احمد حنبل جابر است ایضا
 و نماز گزار در ہر ہمدار احد بعد از ہر ہفت
 سال از شہادت اینہا۔
 سے

اور فرائد النوازل مطوعات شاہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمہ اللہ مطبوعہ مکتبہ شری
 میں مرقوم ہے۔

لکھے سخن دران افتاد کہ بعضے جنازہ
 غائب نماز میخوانند مگر نہ باشد خواہ
 ذکر اللہ یا حق فرمودہ کہ روا باشد محمد
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بر جناحی
 ہمیں نماز کردہ است اور در غیب
 مردہ بود۔
 علی ہذا ماسل قاضی کی حنفی کے جنازہ غائب پر نماز پڑھی گئی چنانچہ طرب لا اشل
 بترجمہ لا فاضل ۲۵۰ میں مرقوم ہے۔

و کانت دفاتہ بکتہ مسکن و دفن
 بالمعلی و لما بقہ خبرہ علماء
 یعنی وہ پوری دفات ان کی گریں بکتہ میں
 اندر دفن کئے گئے معلیٰ میں اور جب قبر چھوٹی

صلوا علیہ بیجامع الاذھر صلوة
 القیمة فی مجمع مجمع اربعہ
 الاذھر للجمعة
 علی زمر کو ان رجائے غائب کی نماز پڑھی
 گئی جابین۔ اس میں جابر بن عمر کے ہمراہ
 محمد بن

اور ثورہ و مضافاں صاحب برہوی حیات الموات مسئلہ میں جابر بن عمر کے
 مدیک بنی سہد میں جابر و دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہو گیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی
 نے غیر مذہبی حضور ان کی قبر پر گندہ سے دریافت فرمایا یہ قبر کسی ہے لوگوں نے عرض کیا ام محمد
 کی فرمایا ہی جو سہد میں جابر و دیا کرتی تھیں عرض کی ہاں حضور نے صفت باندہ کر نماز جنازہ پڑائی
 الحمد للہ کس روایت سے علامہ ثبوت نماز طیب و کرا جنازہ کے انحضرت کو غیب گاہ نہ ہونا چاہیے
 محمد پر مدحی ہو گیا۔ رح

مدنی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری!
 اب ناظرین زمین کے خزانوں کی کنجیوں کی حقیقت ملاحظہ فرماویں۔ جس سے پہلے لکھا کہ مولوی
 نعیم الدین کا یہ قول کہ
 "حضور دنیا اور آخرت کے خزانوں کے مالک و مختار ہیں۔"

محض اتفاقاً کہ انور اور نعیم باطل کا تصور ہے جس طرح مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب حفصہ شامی نے
 اس کی تفصیل فرمائی ہے جو پہلے درج ہو چکا۔ ہاں تو سنے شارحین حدیث کے اقوال۔ امام نووی شریح
 صحیح مسلم میں فرماتے ہیں۔

وفی حدیث الحدیث معجزات لرسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و لا معنا
 الاخبار بان امتہ تملک خزان
 الاخر و قد وقع
 دس حدیث میں کسی معجزہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ پس اس میں خبری کوئی ہے
 کہ آپ کی امت کو خزانے زمین کے ملیں گے
 اور یہ واقع ہو چکا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح مشکوٰۃ جلد ۴ میں فرماتے ہیں
 اشارت مست ہما لک شدن امت
 دس میں اشارہ ہے آپ کی امت کے مالک ہونے کا
 قرآنی لوگ ماضیہ و خبر آنما حوالہ
 ملاحظہ فرمائیے کہ ان لوگوں کے خبر دینے کا پس اسوج
 سے استکرا وایا گیا کہ یہ امت دنیا میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

اور مزید تشریح اس حدیث کے نقل کردہ مولوی نعیم الدین کے جس کے آخر الفاظ خلاف

نوسونے کے پہلے میرے ساتھ ملا کر تے مشکوۃ ص ۱۵۱ ہے تعریف و اختیار ہے مگر مت
واقف اور اس لئے لے لے اپنے عیب کو عطا فرمایا جس سے نہ دکھائے وہ اپنی انکسیر
مرد و پاک خالص حدیث ملا حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر
اگر دروازہ کھلاؤں گا خازن دنیا قیامت کرے گا۔ آپ کون ہیں میں جواب دوں گا محمد و عرض کرے گا
آپ ہی کے سبب سے مجھے حکم دیا گیا کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے نہ کروں مشکوۃ ص ۱۵۱ حدیث
حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا میں بروز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں گا پھر انہیں کہتا
میرے دست مبارک میں لوار حمد ہو گا پھر انہیں کہتا اس دن آدم ادا ان کے مسواک ہر نبی میرا
ہی جھنڈے کے نیچے ہو گا مشکوۃ ص ۱۵۱۔

اقول پہلی حدیث صحیح بخاری کی روایت ہے جس میں عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: اَوَّلُ مَا رَوَى لِي مِنْهُمُ الدِّينِيُّ تَحْمِيضَهُ بِطَوْرٍ قَرِيبٍ دَرَجَتِي بِمَنْزِلَةِ نَقْلِ كَيْفَا - پوری حدیث بقرآن اظہارِ خبیثتِ ظاہرین کی خدمت میں حسبِ ذیل ہے۔

عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ خرج یوما فصلی علی اہل
احد صلوۃ علی الیتیم الضروانی
المسکین فقال فی غرطکم وانا شہید
علیکم وانی واللہ لا نظر الخوف
اکنون وانی قد اعطیت مفاہیم
خزائن الاکرام وانی واللہ
ما اخاف بعدی ان تشرکوا
ولکن اخاف ان تنافسوا
فیہا (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲۸)
باب علامات التہجد ومسلّم بہ (ص ۲۲۸)

بخاری مختلف الباب میں پارہ ۵۵ کا بیان نیز ص ۶۹ اور پارہ ۱۶ ص ۳۱ اور پارہ ۲۶ ص ۹۷

میں روایت فرماتے ہیں۔ اولاً ان اہادیث میں شہداء اور اہل بیت پر نماز جنازہ فائز ہے چنانچہ روایت ہے کہ چونکہ واقعہ احد کے آٹھ سال بعد کا یہ واقعہ ہے چنانچہ صحیح بخاری پارہ ۱۶ صفحہ ۳ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال صلى رسول الله صلى الله عليه
سلم على قتلى احد بعد ثمان سنين
فتح الباري شرح صحيح بخاري من مرقوم ہے۔
ان خلك كان بعد ثمان سنين و
كانت احد في شوال سنة ثلث
وجاء صلى الله عليه وسلم في ربيع
الاول سنة احدى عشرة

یعنی در نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے شہیدان احد پر بعد آٹھ سال کے،
یعنی آٹھ سال بعد آٹھ سال کے پس لڑکھا
واقعہ احد شمالِ مدینہ میں ہوا۔ اور وفات نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ الاولیٰ سنیہ
میں ہوئی،

پس اس واقعہ شہداء احمد پر نماز جنازہ غائب پڑھنے کو مولوی نعیم الدین نے خیمائے اس وجہ سے چھپایا کہ اس کے مستند اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی الہادوی القادری مدظلہ میں اپنے فیض و مقرب سے کہہ چکے ہیں کہ نماز غیب و نکور نماز جنازہ دونوں مبارک سے مدد میں ماحائز ہیں اور ہر ماحائز ماحائز ہے اور ہر ماحائز ماحائز کی کائنات انہیں۔

پس یہ ہے مولوی نعیم الدین کا اپنے اعلیٰ حضرت پر بڑی کوجواب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلیٰ جان کر آپ کی حدیث کے ایک جز اول کا انکار کرنا۔ تف ایسی بد مذہبی اور بے اپنی پر غور۔
باللہ من الموفق الخفی کھل گیا تعقیر پر کھل گیا۔ حالانکہ الباری الحیوب و مہدی میں امام حلال الدین سیوطی رحمتہ کے رسالہ تبصیر سے منقول ہے کہ
وامام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ مبارک پر سچے بار نماز جوئی اور کثرت از و با تم ملائکہ
سے معز تک ان کے دھن پر قدرت نہ پائی،

اور مولانا قیص محمد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ ص ۲۵۵ میں فرماتے ہیں
 قالان در حرمین شریفین زاد ہما الشیخا
 و الشرفیاء شمار یافتہ ہوں خبر میرے
 کہ ظاہر مراد صلح حدیبیہ نہ بلکہ اسلام
 یعنی اس وقت مہاجرین شریفین زاد ہما
 تعظیماً و شرفیاً میں معمول ہے کہ جس حدیث
 غریبہ پہ کفار مراد عالم کے کسی شہر میں

دیانت چھوڑ دیئے گئے واضح ہے۔

قال ابوہریرۃ وقد ذهب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لانتقم تنفلوا عما
وصحیح البخاری کتاب الجہاد
بارہ ص ۱۱۱

چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے

المراد ما یفتح کما من بعدہ
من الفتوح وقیل المعادن

نیز فتح الباری بارہ ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں

قال النعمانی فی ما فتح علی المسلمین من
الدنیاء یوید علی الذناثم و لکنور

یونکر اس حدیث میں واقعہ صاف دیکھنا ہے اور ہر خواب کی تعبیر ضروری اس لئے خصوصاً
کلام صحابی میں اس کی یہ تعبیر واقع ہوئی۔ چنانچہ شاہ عبدالحق صاحب اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۱۱

اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

ہیں ہنوادہ شہدان کلید پیش من مراد
فتوحات مست کہ کشادہ باری تعالیٰ برامت
صے علی اللہ علیہ وآلہ وسلم از جاد شرقی و
غرب و اتخرار کنوز و دافن یاہر اوکاتہا
زہی کہ دورے ہم درماست ام

نیز شاہ صاحب موصوف مدارج النبوت ج ۱ ص ۱۳۳ میں فرماتے ہیں

دادہ مشدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مفتاح خزائن دوسرہ شدہ صے و ظاہر
آلست کہ خزائن طوک فارس و دوسرہ
بدست صحابہ امتداد

نیز حدیث بخاری بارہ ص ۱۱۱ و صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۱۱ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بینا انا وناشم ادا ویت خزان
الارض فوضع فی یدہ سوارق
من ذهب فکبر علی فاوحی الی
ان الفخما فنفختہما
فان ہبا فاو لہما الکن ابین
النین انا بنیما صاحب
صنعا و صاحب الہامہ اھ
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۱۱)

مراد ان سے اسود غسانی مدعی نبوت جو قتل کیا گیا۔ دو مسکین کتاب مدعی نبوت جو قتل کیا گیا
فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔

المراد بخزان الارض ما فتح
علی الامۃ من الغنائم من
مخلو کسہ و غیرہ و غیرہ و غیرہ
الارض التی فیہا الذهب و الفضة
قال علیہ بل یحتل علی اعم من ذلک
ام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں

قال العلماء ہذا محتول

علی سلطانہا و ملکها و فتح بلادها
و اخذ خزائن اموالها و قد
وقع ذلک کلہ و لک الحمد و هو
من المعجزات

اور شیخ محمد شہدائی اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں
بشارت کردیشیخ و سلطنت دین و

ملت دے در عالم اس وقت کے رسول جانے کا نام عالم میں
 علی ہذا حدیث سے صحیح مسلم پر روایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نقل کردہ مولوی نعیم الدین حسن کے اصل
 الفاظ ہر شب یاری سے چھوڑ دیے گئے جو انکشاف واقع کے لئے لازم تھے۔ تاہم ان منصفین کا حق
 فرمائیں۔

عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلوان اللہ لروی لی الا مریض فلوایت مشارقا ومقاربا
 فان من اصابنی سبلخ ملکها مازوی لی منها وا عطیت
 الکفرین الاحمر والابيض (مسلم ج ۲ صفحہ ۲۸۷)
 امام نووی اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔
 وهذا الحديث فيه معجزات ظاهرة وقد وقعت كلها بحمد
 الله كما اخبر به صلى الله عليه وسلم قال العلماء المراد بالکفرین الذہب
 والفضة والمراد کفری کسی فی قصور مدنی العراق والشام فیما اشار
 الی ان ملک هذه الامم +
 اور مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللغات شرح مشکوٰۃ ج ۴ صفحہ ۳۴ میں اس حدیث کا
 ترجمہ شرح اسی طرح فرماتے ہیں

اس حدیث میں عجرات ظاہر و باطن ہیں اور تحقیق
 محمد انور سب واقع ہو چکے ہیں طرح نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبری علامتوں
 فرمایا اور وہ خزانوں سے سونا اور چاندی ہے
 جس سے کفری اور قہر شاہ عراق اور شام کے
 خزانے مل رہے ہیں اس میں اشارہ ہے کہ کربلا
 اس امت کا ہوگا۔

بدست خداوند تعالیٰ فرمایا کہ اور دو دور کشید برائے من زمین را پس دیدم من بلاد شرق
 در مغرب آرزوید منی امت من نزدیک است کہ بر سر ملک دے و باد شہابی دے
 چہرے ما کہ فرمایا کہ اور وہ خدا کہ در کشید شدہ است برائے من زمین یعنی در مشرق

در مغرب بادشاہ خود در معرفت کند بدادہ شدہ مراد گنج سرخ و سفید مراد گنج سرخ
 و سفید مراد گنج سرخ خزینہ اپنے اکاسر کہ سران فارس اند کہ غالب بلین زور است
 و گنج سفید خزینہ قیصر کہ بادشاہان روم اند غالب برایشان فقرہ است و
 بعضے گفتند کہ مراد باجمہر ملک شام است از جهت سرخی رنگ ایشان و با بعض
 ملک فارس از جهت سفیدی رنگ ایشان و معنی بادل ظاہر تر است +
 اسی طرح حدیث کے بحوالہ ترمذی منقول مشکوٰۃ صفحہ ۳۴ میں کو صاحب مشکوٰۃ نے قال
 بقوم منی هذا حدیث غریب کہا ہے اگر مولوی نعیم الدین نے اخفا کیا ہے تاہم ترمذی
 شریف میں لفظ والمغنیہم نہیں ہے مہذبہ مولانا شیخ دہلوی رحمۃ اللغات ج ۴ صفحہ ۳۴
 میں اس کے معنی میں لکھتے ہیں۔

بزرگ عادل و کید ہائے بیست الباقی یعنی بزرگی یا در کفر یا بیست و با اباحت
 رحمت آنروز بدست من است۔ کی اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔
 کیونکہ اگر اس شفاعت اور لوہاء الخروج البواب جنت کو ترک کر دے اور اسے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کو نافرمانا کرے یا اس میں کسی اہل ایمان کو ہرگز جانے متال نہیں ہو سکتا۔ اور یہی حاصل بقیہ ہر سر
 احادیث کہ ہے خود جہاد۔ مولانا شہید مرحوم حقوۃ الایمان ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں۔
 مد معنی سب انبیاء و اولیاء کے سرور و پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور لوگوں نے انہیں کے
 بڑے بڑے معجزے کیے انہیں سے سب اہل ارکان باتیں سیکھیں اور سب درگاہوں کو انہیں
 کعبہ نبوی سے بزرگی حاصل ہوئی۔
 اور صفحہ ۱۱۱ میں فرماتے ہیں۔

مداب مستجاب ہے کہ سرور کے لئے کہ وہ معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہ خود اکت و مختار ہو۔
 اور کسی کا محکوم نہ ہو۔ خود آپ جو چاہے سو کرے۔ جیسے ظاہر میں بادشاہ سب باتیں اٹھانے کے
 شان ہے ان معنوں کو اس کے سوا کسی سرور نہیں اور دوسرے یہ کہ وہ معنی ہیں ہرگز اور
 رحمتوں سے امتیاز رکھتا ہو کہ اس کا حکم اہل اس پرانے اور اس کی زبان اور دل کو
 پہنچے جیسا ہر قوم کا چودہری اور گاؤں کا زیندار سوان معنوں کہ ہر معنی ہیں امت کا سرور
 ہے اور ہر امام اپنے وقت کے لوگوں کا اور ہر مجتہد اپنے تابعوں کا اور ہر درگاہ اپنے مریدوں کا اور
 ہر عالم اپنے شاگردوں کا کہ یہ بڑے لوگ اول کے حکم پر آپ قائم ہوئے ہیں اور پیچھے اپنے

چوڑوں کو کھلنے میں۔ اس طرح سے ہمارے پیغمبرؐ سے جہان کے سرکار میں کائنات کے نزدیک ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور ائمہ کے حکام پر سب سے زیادہ فائدہ ہے۔ اور اگلی الشک راہ کھلنے میں ان کے محتاج ہیں ان معنوں میں ان کو سارے جہان کا سرکار کہنا کچھ منافقانہ نہیں بلکہ ضروری ہے جی جانتا چاہیے کہ ان پہلے معنوں میں ایک چوڑی کاہلی سر دار ان کو نہ جانے کیونکہ وہ اپنی طرف سے ایک چوڑی میں جی تعریف نہیں کر سکتے۔

امنع کلہا انما انا قاسمہ اضع
 حکایت امرت
 عمار قاسم ہوں میں مجھے حکم ہوتا ہے صرف
 کہتا ہوں

منصب رسالت و امامی گری مست در نیابت
خداوند قدرت حکما و عارفان خدا آنچه که خدا تعالی
مطلوب اتمام فرمود از رسول تبلیغ می کند و
پس از طرف خود اختیار نداده و اگر توفیق
امردی به پیغمبر می خدا و ادعای جبر
میشد حال آنکه او را بموضع بسیار رخص
انداختند از اساری بدو و تحریم اربع
قطبیه و اذن دادن منافقین در تحلف
از مزوره جوک و غیره و لگ عتاب
شدید واقع شده
امروم جناب خود میدادند و برا

مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت دہلوی کے ملفوظات حصہ سوم نوٹا شد اند یا بریں لکھنو مؤسس مرقوم ہے۔
دینی کام آہی کے کچھ میں بیان ابلی کا محتاج ہوتا ہے مسم ان علینا بیانہ

اب ناظرین کو اس کے ملاحظہ فرمایا کہ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول مخالفانہ مولوی
نعیم الدین کے دنیا اور آخرت کے فرائض کے مالک و مختار ہوتے تو جس کو چاہتے بلا حکم حق تعالیٰ کے
دے دیتے کیونکہ مالک و مختار کسی کے حکم کا محتاج نہیں ہوتا ہے۔ حالانکہ لصوص احادیث صحیحہ اور
ارشادات شامعین ائمہ دین سے واضح ہو چکا کہ آپ کسی شے کے مالک امر خداوندی میں نہیں ہیں
اگر مولوی نعیم الدین کو ان احادیث کشف و خواب میں کچھ گنہا کش ہوئی تو ضرور شامعین ائمہ کا کلام
اپنی تائید میں پیش کرتے ہوں ہی کان دبا کر نکل نہ جاتے۔ پس ان لصوص احادیث سے امر حق کہنے
والے خود اپنی آنکھیں پھوڑیں اندر سر میں خاک ڈال کر اپنے اندھے دل پر تھمر ماریں اور اپنی بد نظمیوں
بد نصیبیوں کو سرکھڑا کر دیں۔

قولہ "مسم" حدیث مدح جن میں جب کافروں نے مجرم کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ
وسلم کو گھیر لیا آنے زمین سے ایک شست خاک کے کران کے موہلوں پر۔ یہی ہر آخرت کی دہنوں
آنکھوں میں مٹی بھر گئی اور وہ پٹھو دے کر بھاگے۔ یہاں مسلم شکوۃ ص ۵۱۵۔ اسی کو تقویت الامان
میں شریک بنایا ہے و دایو خدا رسول سے شرم کر دہی کا نام پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اس کے اختیار کا یہ عالم ہے۔ حق کو اس نے حیا کے منہ پر حدیث و حضرت عبداللہ بن مسعود

قد ابغضتک و علی مرتبہ
بعید لہ رفاء یقول یا رسول
اللہ اغثنی خاقول لا ملک
لک شیتا قد ابغضتک
و علی مرتبہ صامت
فیقول یا رسول اللہ اغثنی
خاقول لا ملک لک
شیتا قد ابغضتک و علی
مرتبہ رفاع تغنی
فیقول یا رسول اللہ اغثنی
خاقول لا ملک لک
شیتا قد ابغضتک

یہی کہوں کہ میرے لئے کچھ مالک نہیں ہوں
حق میں سے کچھ جو کہ حکم فرشتے کے لئے
کہ گدن پر از شہار ہر وہ کہے یا رسول اللہ
میری فریاد سنا فراموشی ہوں کہ میرے لئے کسی
چیز کا مالک نہیں ہوں حق میں سے کچھ جو کہ حکم
فرشتے کے لئے کہ اس کی گدن پر از شہار ہر وہ کہے یا رسول
اللہ میری فریاد سنا فراموشی ہوں کہ میرے لئے
کچھ مالک نہیں ہوں حق میں سے کچھ جو کہ حکم
فرشتے کے لئے کہ اس کی گدن پر از شہار ہر وہ کہے یا رسول

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔
ای من المغفرة لان الشفاعة

امروا الی اللہ

اور فتح عبدالحق محدث دہلوی ۲۱ شفاء الملمات شرح مشکوٰۃ ج ۳ صفحہ ۳۳ میں فرماتے ہیں۔
پس یگویم من مالک نیستم من مرتزاجیر ہے
راز خاص داد و دفع کردن ایس خطاب
تجقق رسانیدم من ترا شریعت را و
ترسانیدم و بالذکر دم و تو کردی۔
یعنی "ہر دلدرد حوالے کر دینے سے کہ گدن پر از شہار
میں کو کلام ہے پھر کسی دوسرے کی کیا مجال ہے
مذہب صحیح اس میں ہے کہ اگر شریعتی حوالے کرے

اور جناب شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ محدث دہلوی ۲۱ تحفۃ آشنا عشرہ مضامین فرماتے ہیں۔
یعنی "ہر دلدرد حوالے کر دینے سے کہ گدن پر از شہار
میں کو کلام ہے پھر کسی دوسرے کی کیا مجال ہے
مذہب صحیح اس میں ہے کہ اگر شریعتی حوالے کرے

ابوہامیہ ہمدانی کو قتل کر کے اس کے کوٹھے سے گر پڑے اور ہڈی ٹوٹ گئی فرماتے ہیں میں اس کو ظہر سے باندھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا حضور نے دست مبارک پھر اتر بیٹھا ہوا کہ گویا دیکھا بھی نہ تھا۔ رواہ البخاری مشکوٰۃ ص ۵۳۵۔ حضرت اس کو کہتے ہیں: تندہ دست کرتا مراد یہی ہوتی کہ نہ حاجت بر لانا مشکل میں دستگیری کرنا جس کو توفیق الایمان والے نے شرک بتایا تھا حدیث بیضاویک واقعہ حضرت سلمہ بن اکوعہ کو پیش آیا کہ جنگ خیبر میں ان کی ہڈی ٹوٹ گئی فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا حضور نے تھیں مر جہ دم فرمایا۔ اس وقت تک تو شکایت ہوئی نہیں۔ مشکوٰۃ ص ۵۳۵۔ حدیث لا تمذی خریف میں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں بیمار تھا حضور مجھ پر گزرے شدت مرض میں اس وقت میں یہ دعا کر رہا تھا کہ یا رب اگر وقت آگیا ہے تو مجھے موت کے ساتھ اس مرض کی تکلیف سے راحت دے اور اگر ابھی زندگی باقی ہے تو تندہ دینی کے ساتھ زندگی میں وسعت عطا فرما اور اگر یہ مرض بجا ہے تو صبر جمالت کر حضور نے فرمایا تم کیا کہہ رہے تھے۔ میں نے وہ کلمہ دہرایا۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شکر ماری فرمایا یا رب اس کو عافیت عطا فرما یا فرمایا شفا عطا فرما حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں کہ پھر اس کے بعد اس مرض کی مجھے کبھی شکایت ہی نہیں ہوئی مشکوٰۃ ص ۵۳۵۔ روایتی کوئی بھی آگے سے شرک ہی نہ لے سکتا ہے۔ یہ حدیثیں انہیں نظر آئیں۔ حدیث لا تمذی بخاری و مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ حدیبیہ میں پانی نہ رہا لشکر پر پانی کا غلبہ ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک چھا گل میں ڈالا تو انگشت ہاتھ مبارک کے درمیان پھول کی طرح پانی جوش مارنے لگا۔ اور وہ کثرت پانی کی ہوئی کہ ہم سب نے پیا اور منو کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لاکھ ہوتے تو پانی سب کو کفایت کرتا۔ ہم پندرہ سو۔ مشکوٰۃ ص ۵۳۵۔ یہ ہے مشکل میں دستگیری اور حاجت برآری۔ یہ معجزات میں دلیل نبوت ہیں۔ مگر وہابی احادیث میں یہ سب دیکھ کر تصرف کا منکر ہی رہتا ہے۔ حدیث رسا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ ایک اعرابی حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دیتا ہے۔ اس نے عرض کی اور کون گواہی دیتا ہے حضور نے فرمایا یہ درخت اور اس کو بلا یا دہ درخت زمین پر تا ہوا حاضر ہوا اور سامنے کھڑا ہو گیا حضور نے اس درخت سے تھیں مرتبہ شہادت دلوائی اس نے تھیں مرتبہ گواہی دی کہ حضور کا ارشاد بالکل صحیح ہے۔ پھر وہ درخت اپنی جگہ واپس گیا۔ مشکوٰۃ ص ۵۳۵۔ مخلصاً بلفظ

اقول۔ یہ چند احادیث میں ملتی ہیں کہ مولوی نعیم الدین معجزات میں اسی طرح سینکڑوں سے زائد معجزات کا ظہور و صدور خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا ہے۔ اس پر اعتراض ہوا کہ یہ کہنا کہ اسی کو توفیق الایمان میں شرک بتایا ہے لعنۃ اللہ علی اصحابہ المفسرین جس کا کہیں توفیق الایمان میں نام و نشان تک نہیں ہے۔ پھر اپنی بے لگامی سے یہ کہنا کہ شوق خدا اس بے جا کے منہ پر جواب ہا ہاں یا شدہ شوقی کے علاوہ اس کا جواب یوم الحجۃ پر چھوڑا جائے۔ پس جبکہ امور سند و احادیث معجزات میں چنانچہ اچھا ہوا خود جواب توفیق سے بھی گواہی بدخواستی میں ہی ہو اس حق کا اقرار تو ہو گیا کہ یہ معجزات ہیں شے مدنی لاکھ پر بیماری ہے گواہی تیری

معجزہ رسول کے اختیار میں نہیں ہوتا اگر معجزہ کا اظہار تو رسول کے حق تعالیٰ کے اختیار و فضل سے بذریعہ نبی کے ظاہر ہوتا ہے چنانچہ امام جہاۃ الاسلام محمد غزالی دم میں کو خود مولوی نعیم الدین ص ۱۲۴ میں بھی اللہ حضرت امام جہاۃ الاسلام رضی اللہ عنہ لکھ چکے اور ان کی احیاء العلوم کو مستند جان چکے۔ آپ احیاء العلوم کتاب الحجۃ و الشوق میں فرماتے ہیں و لیس خلک با اختیار العبد یعنی نہیں ہے یہ (معجزہ) بندہ کے اختیار میں اور مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمہ اللہ انبیاء میں فرماتے ہیں۔

معجزہ فعلی الہی است نہ فعل رسول زیرا کہ معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے رسول کا فعل نہیں فرق عادت پروردگار تعالیٰ از بندہ ممکن ہے اس کے خلاف عادت پروردگار تعالیٰ و یقین نباشد۔ معجزہ (بندہ سے ہو نہیں سکتا)۔

نیر شاہ صاحب موصوف مدارج النبوة جلد ۱۱ میں فرماتے ہیں۔

معجزہ فعلی الہی نیست بلکہ فعل خدا است کہ معجزہ فعل الہی کا نہیں ہے بلکہ فعل خدا ہے کہ وہی بر دست دے ظہور و توفیق بخلاف افعال دیگر کے کہ سب اشیاء از بندہ است و خلق از خدا و در کہ سب ان کا بندہ کی طرف سے ہے اور پیدا کرنا کا معجزہ کسب نیز از بندہ نیست پس معنی میں خدا کی طرف سے اور معجزہ میں کسب میں بند کی طرف سے آیت نیست کہ موصوفہ حدیث صحیحہ و لیکن اللہ وحی حقیقہ

اور جناب مولانا شاہ عبدالغنی محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ۱ ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں۔

افعال قادر قادر خواہ شہید ہوتا
چمبران باشند خواہ از جنس دیگر کہ مقتدر
قدرت الہی اندو بار بار ایجاد و صادر می شود
در مقامات و معجزات این شرط نیست
کہ موافق فرائض مقرران بیاید یا بعد از انتظار
رساند بیکہ این معنی در صحت ایمان غفل
می کند تحقیق ما فرستادیم ترا معجزات
حق و در وجه صواب و با حق مقتضای حکمت
است و گن آن است کہ ترا قدرت جبر
کون ایشان بر ایمان ندمم -
اور خود جناب شاہ صاحب کے غلط الصدق جناب مولانا شہید مرحوم صاحب فتوح الایمان صاحب
وامت مسلمان میں بھی فرماتے ہیں۔

پس بیان آنکہ حق جل و علا قدرت کاملہ
خود عالم کو جس تصرف عجیب و غریب
بنا بر تصدیق مقبولے از مقبولان خودی
نماید نہ آنکہ قدرت حدود و حرق عادت و
و ایجاد می فرماید و اور ابہ اظهار آن نامور
می نماید و جانشا و کلا قدرت تصرف در عالم
مکملین از خواص قدرت ربانی است نہ آثار
قوت انسانی امور

نیز مولانا شہید مرحوم صاحب میں فرماتے ہیں۔

سنت اللہ بریں طریق ہماری گویا کہ ہر گاہ
آخاب طلوع ہو سکند تمام عالم پر از انوار مشود
درئے زمیں از غبار ظلمت پاک میگردد و ہم
چنین از لیکہ آکار ایشان علی اندو شہر نکل
یعنی در عادت اللہ اس طرحی ہر گاہی ہوئی کہ جس
وقت آخاب طلوع کرنا ہے تمام عالم پر انوار مچتا
چہ ایسے ہی مقرران ہر گاہ مکی ہی اور بفرشتگان کا
مجدد ایجاد پاک آخاب ہے کہ اوج جمیع ملکوت

در و اما جو ایشان آفتابے سمت کہ بر ارض
جمیع ملکوت تاجد و قمرے سمت از جہوت
کہ در شب تار با سمت در شہدہ لا بد ہمراہ
نزدل ایشان یک نورے از غیب الغیب
بروز میفرماید کہ سبب اصلاح عالم و نظام
بنی آدم و باعث نقیض او دار و تفسیر اطوار
مگر در پس انچہ از تفسیرات و نقیضات مذکور
چہ در اطوار عالم و اطوار بنی آدم حادث میگردد
در ہم از قدرت کاملہ ایشان نیست نہ از خدای
طاعت اسکا نی نہ این کہ حق جل و علا ایشان را
قدرت آثار تصرف عالم عطا فرمودہ و کا و را
بنی آدم با ایشان تفویض نمودہ پس ایشان
بامر الہی قدرت خود صرف می نمایند و این
تصرفات گوناگون و تفسیرات بظہور در عالم
کون بودے گا کہی آنکہ کاسی اعتقاد مشرک
محض سمت و تصرف مشرک کہ باین ایشان الہی
تعبید جمیع و شتر باشند بے شک مشرک مرد
است و کافر مطرود با جملہ نزول تقدیر الہی بنا
و جاہت کسے یادگار کے از مقبولین امر دیگر
و حدود تصرفات کوئی از جمیع مقبول اگرچہ
بہر اند باشند امر دیگر کہ اول میں اسلام
ست و ثانی محض کفر ہے

اور خود مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی سبحان السجود الزار محمدی لکھنؤ کے صاحب
میں لکھتے ہیں۔

و ان کہ فقط کس پر ایک گوناختیار طلبہ اس کے سارے افعال مولیٰ عزوجل ہی کی ہی قدرت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشکوٰۃ ۵۹۹۔ تلوچ الایمان فالول سے کہہ دو اس حدیث کے غلاموں کے اس قدر اختیار ہیں کہ وہ بدھنیت سرکار کے اختیار کا انکار کرتا ہے۔ حدیث روا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اہل ایمان میں دہتے ہیں یہ چالیس موب میں جب ان میں سے کسی کا دعویٰ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسرے کو اس کا بدلہ اور قائم مقام فرماتا ہے ان ابدال کی برکت سے اگر کو سیرانی دی جاتی ہے اور دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ اور اہل شام سے مذاہب دفع کیا جاتا ہے (مشکوٰۃ ص ۵۹۹) اب تلوچ الایمان شرک کا مزاج پوچھنے روزی کی کشائش فح و شکست دینا بلا دفع کرنا سب حدیث شریف میں ابدال کے لئے ثابت فرمایا گیا اب وہابی اپنے حیدر سے توہرہ کے تلوچ الایمان کو آگ بھیجیں گے یا معاذ اللہ قرآن و حدیث پر بھی شرک کا حکم جاری کریں گے۔ شیخ کبیر ابو عبد اللہ قرشی فرماتے ہیں جب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مراد مبارک کے قریب پہنچا تو آپ نے مجھ سے ملاقات فرمائی میں نے عرض کیا اہل مصر کے لئے دعا فرمائیں آپ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے وہ گرانی دفع فرمادی۔ شیخ ابن عربی نے تصریح فرمائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی زیارت آپ کی روح و جسد شریف کے ساتھ ناممکن نہیں ہے کیونکہ آپ اور تمام انبیاء علیہم السلام الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں ان کی روحیں بعد قبضہ واپس فرمادی گئیں مگر انہیں تحرک کی حق تلوچ الایمان کے کسی اثر اور ابطالان بھی واضح ہو گیا جو اس نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے یعنی میں بھی ایک دل مرکزی میں مٹنے والا ہوں۔ تلوچ الایمان صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گامی تفتی ہو گئی۔ اور ثابت ہو گیا کہ تلوچ الایمان کا حکم شرک قرآن پاک و حدیث شریف اور تمام آئمہ کے مخالف اور باطل ہے اسے مٹنا منظور

اقول۔ علی ہذا یہ چند احادیث و آثار صحابہ رضی اللہ عنہم بھی مجملاً معجزات و کرامات ہیں جن کے حق ہونے کا عقیدہ اہل توحید و متبعین سنت ہی کا خاصہ ہے کہ معجزات و کرامات حق تعالیٰ کے اختیار و فضل سے بدولید انبیاء اور اولیاء بودیہ احقاق حق اودان کی عزت و ترقی کے لئے صادر فرماتے جاتے ہیں ورنہ خود زندہ کا اس میں اختیار و تصرف نہیں ہو سکتا جس طرح اس کی تفصیل گذر چکی۔ پس اس واقعہ قحط بازار میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبر مبارک

راہ طاف ساری در تہذیب حافظ بن حجر کہ جس پر طریق عن اللہ فرمایا کہ اس حدیث سے بہت حدیثوں کو سب سے روایں سے روایت کی ہیں ان میں سے بعض روایں کا باطل ہونا

نہایت

کی حجت میں مدشدان کھلوا دینا تاکہ باطلان رحمت کا نزول ہو۔ اور فقہ حنفی کی بعض کتابوں میں ایک روایت یہ بھی مذکور ہے کہ قبر کھلا رہنا باعث رحمت باری تعالیٰ ہے۔ چنانچہ قنادی جامع الرموز شرح مختصر فقہ میں منقول ہے

وفی المصنعات عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
 و سلمہ اندر قال صفیق المویاح و قطعہ
 الا مطا و علی قبر المؤمن کفارة لذنوبہ ثم
 اور قنادی برہنہ ملائم میں مرقوم ہے۔

فی الحدیث صفیق المویاح و قطعہ
 الا مطا و علی قبر المؤمن کفارة
 یعنی حدیث میں وارد ہے کہ ہذا کی کفارت اور
 بارش کی بوندوں کا قبر میں ہر گناہ باعث کفارت
 ذنوب ہے۔

اسی لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد میں یہ کرامت واقع ہوئی چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۹۵، ۵۹۶ میں فرماتے ہیں۔

پس شکایت کر دے جو عاشرہ ماہ کا کند
 ہر ایک کماہت کی کوگوں نے حضرت عائشہ سے تاکہ
 قہر و اثر ان کرامت مست مر عائشہ را دور
 حاکم براد ظاہر ہوا اس کا اثر حضرت صدیقہ کی کرامت
 حقیقت معجزہ است مرا حضرت را خود
 ہے جو حقیقت معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور
 کرامات اولیاء ہمہ معجزات است مرویہ
 خود کرامات اولیاء کی تمام تر معجزات صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وسلم۔
 کے معجزات ہی ہیں۔

اور عالمی قاری کی شرح نقباء کبر میں فرماتے ہیں۔

کان کرامۃ الشاہد کرامۃ المنہوج
 کرامت تابع معجزات نبوت کے ہوگی۔

پس مولوی نعیم الدین کا فرمایا نہ یہ کہنا کہ حضرت صدیقہ نے یہ نہ فرمایا کہ ہند سے کیا شکایت کرتے ہو ہند کا کیا اختیار ایسا اعتقاد شرک ہے۔ بلکہ بائیں کی ناک کاٹ دی۔ پس اس خریب کی شاہ عبداللہ نے غلطی کھول دی کہ شکایت در بارہ دعا کرنے جن تعالے سے وہ لوگ اُٹتے تھے نہ کہ خود ان سے

راہ دیگر یہ روایت ہی رہا ہے اندوایہ محنت کر دے رہا ہے اس نے کہ اس کی سند میں ہر راوی مختلف نہیں محمد بن الفضل
 متقدم علیہ راوی پر سب سے وقت ہر راوی کی حدیث منقول نہیں ہر راوی نے اس سے مقدم ہے لہذا یہ روایت سخت مشکوک
 اور ناگہان حجت ہے تفصیل کے لئے دیکھئے الروایۃ البکری ص ۲۸، ۲۹ اور حیات الامم و السلف ج ۱ ص ۲۵۱، ۲۵۲ میں معر

لوگوں کو شکر ہے کہ حدیث صحیحہ کو ان کی سی نہ مانا اس کا نقل صحیح ہو گا۔ (۱۲)

آپ ارشاد العالیین علیہ السلام میں فرماتے ہیں۔

اگر فیض بندہ رحمت ہمارا قسم باشد
مگر فیض بندہ رحمت کے اسی قسم کا ہو
کہ وہ حیات باشد پس تمام اہل مدینہ از غھر
کہ وہ حیات میں ہوئے پس تمام اہل مدینہ از غھر
و غیر خدائا میں وقت برابر اصحاب باشد
غدا علی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت تک
و نہ پہنچ کسی محتاج صحبت اولیاء بنا شد
برابر سب صحابی ہو دیں گے اور پھر کوئی شخص
چگونہ نہیں مرده مثل زندہ باشد کہ مدنی
محتاج صحبت اولیاء نہ ہوگا کیونکہ فیض مرده کا
و مستفیض مناسبت ضرط است و آن
مثل زندہ کے ہوگا کہ مدنی اور مستفیض میں مناسبت
بعد وفات مفقود و لہذا بعد وفات رسول
شرط ہے اور بعد وفات کے مفقود و لہذا بعد
الذی علی اللہ علیہ وسلم از قبر برخیزد
وفات رسول اللہ علیہ وسلم کے بعد
نئے نوآوردید لعدم المناسبت الصدور
فیض نہیں پڑتا جو عدم مناسبت ضروری کے
پس واسطہ دیگر سے باید تا سب غیر وفات
میں مدد واسطہ نائب پیچہ اور آپ کے کاروں
اد و قال علیہ السلام العلماء و وقتا قلیبہ
کھائیے اور فرمائی علیہ السلام نے علماء کا برابر مدد
ملا نظر ہو یا ظن داران پیچہ را اندہ

پس اگر نبی اور ولی سے بعد انتقال کے مدد و توسل کی شرعا مہارت ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
جیسے عظیم القدر و عظیم الشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا توسل چھوڑ کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ
کا توسل جو غیر حضرت عباس کا برصاحب کے دو بر و طلب باراں میں حق تعالیٰ سے نہ کرتے جیسا کہ صحیح
بخاری اصح الکتاب سے صراحۃ متفق علیہ قطعی الدلالہ گذر چکا ہے جس کے سامنے ہرگز کسی امتی کا قول
و فعل قابل عمل و لائق قبول نہیں ہو سکتا۔ چہ مایگان کو محاذ و ناظر حضرت عباس کے نہایت عزیز و
کرنا و حیات دنیا کے تصرفات و اعتبارات اور معجزہ و کرامات کشف و شہادت اولیاء کو اپنے شریکیت
کے جائز ہونے کی دلیل قرار دینا کسی محدثین اہل توحید متبع سنت کا ہرگز مشیوہ نہیں ہو سکتا۔ بجز اس کے
کہ بعض طلب دنیا اس طرح کا جذبہ کرے جس طرح مولوی قسیم الدین نے تسمی سرگشتی سے اس پر جان
اڑائی ہے باقی رہا مسئلہ سرگشتی میں شے کا "سو موکت" نے حاشا پر گھرا اس کو کھانا ہے دہر انشاء
اللہ العزیز مفصل جواب دندان شکن دیا جائے گا۔ جو ناظرین اہل انصاف کے لئے تسلی بخش ہوگا۔
الحمد للہ علی احسانہ کہ مسئلہ تصرف اختیار و قدرت کی مفصل حقیقت تصریح آیات و احادیث
اور اکابر ائمہ تفاسیر و محدثین اور فقہاء و ائمہ صوفیہ و رحمۃ اللہ علیہ سے واضح ہو کر تمام باطلین مولوی

قیم الدین نسیم غیاثی کے جس سے توحید الایمان کے توحیدی حکام بے غبار منور و درخشاں ہو گئے
والحمد للہ علی ذلک جدا کثیرا

عبادت میں شرک کی بحث

قولہ ۱۴۱-۱۵۲ صاحب تقویۃ الایمان نے اپنے
شرکیات کا تیسرا حصہ شرک فی العبادت کے نام
سے موسوم کیا ہے اس میں لکھتے ہیں تیسری بات یہ کہ بعض کام تعظیم کا اٹھانے اپنے لئے
خاص کئے ہیں کہ ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور
اس کے نام پر مال خرچ کرنا اور اس کے نام کا روزہ اور اس کے گھر کی طرف دود و در سے قصد
کے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لے کر کہ یہ لوگ اس گھر کی زیارت کو جاتے
ہے اور اس میں اس مالک کا نام پکارنا اور نامعقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچنا اور ایسی قید
سے جا کر طواف کرنا اور اس گھر کی طرف سجدہ کرنا اور اس کی طرف ہاتھ پھیلانے اور وہاں منتیں
نانہی اس پر غلات ڈالنا اور اس کی چو کھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجا کرنی اور دینی
دنیاء کی ہوا میں مانگنی اور ایک چکر کو بوسہ دینا اور اس کی دیوار سے اپنا منہ اور چھاتی ملنا اور اس
کا خلاف پکڑ کر دعا کرنی اور اس کے گھر روشنی کرنی اور اس کا مجاہد بن کر اس کی خدمت میں مشغول
رہنا جیسے مجاہد دینی اور روشنی کرنی اور فرش بچھانا۔ پانی پلانا و وضو غسل کا لوگوں کے لئے سامان
دوست کرنا اور اس کے کوئیں کو تبرک سمجھ کر مینا۔ بدین پر ڈالنا آپس میں ہاتھ غامبوں کے واسطے
لے جانا و خدمت ہوتے وقت اٹھے پاؤں چلنا اور اس کے گھر و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی ہاں
شکار نہ کرنا و رخت کاٹنا غرض نہ اٹھنا تا مولیٰ نہ چکا نا۔ یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے
اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر کوئی کسی بیہودہ کو یا بیعت دہری کو یا کسی بیہودہ کو یا جمہوری قبر کو یا کسی
کے تھان کو یا کسی کے چکر کو یا کسی کے مکان کو یا کسی کے تبرک کے جنگل یا نشان کو یا توبت کو یا کھڑے کرے
یا رکوع کرے یا اس کے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہووے یا ہاتھ پڑھاوے یا ایسے مکانوں
میں دود و در سے قصد کرے یا دباؤں روشنی کرے غلات ڈالے چادر چڑھاوے یا ان کے نام
کی چھری کھڑی کرے و خدمت ہوتے وقت اٹھے پاؤں چلے ان کی قبر کو بوسہ دے یا بوسہ چھیل چھیل
پر شامیانہ کھڑا کرے چو کھٹ کو بوسہ دے یا ہاتھ باندھ کر التجا کرے مراد مانگے مجاہد بن کے بیٹھ
ہے وہاں کے گھر و پیش کے جنگل کا ادب کرے اور اسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت
ہوتا ہے اس کو شرک فی العبادت کہتے ہیں یعنی اللہ کی کسی قسم کی باتیں کرنی پھر خواہ یوں سمجھے کہ

یہ آپ ہی اس تنظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھ لیجئے کہ اس طرح کی تنظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ اور اس تنظیم کی برکت سے اللہ مشکلیں کھول دیتا ہے۔ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے
تقویۃ الایمان ص ۱۱۱

میں تمام یاد گوئی کا خلاصہ صرف اتنا ہے کہ تنظیم اللہ تعالیٰ کے ساتھ عام ہے غیر کی تنظیم شرک۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبولان بارگاہ کی تنظیم کا حکم فرمایا ہے اور بکثرت آیات و احادیث اس پر تائید ہے۔ عبادات بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ غیر کی عبادت پرستش یقیناً شرک ہے۔ لا تعبدوا الاہا الاہ ہی ہر مسلمان کا ایمان ہے۔ مگر صاحب تقویۃ الایمان کا یہ مطلب نہیں اس کی عبادت میں ڈالنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ہجرت کرنا عبادت ہے۔ اگر حصول مال یا ازدواج کی نیت سے ہو تو عبادت نہیں مسجد میں اپنے آپ کو روکنا احکامات عبادت ہے۔ اگر اپنی کسی غرض دنیوی کے لئے مسجد میں یا جندی سے رہا تو عبادت نہ ہو گا۔ مگر شرک بھی لازم نہ آئے گا۔ نماز کے افعال مسجد رکوع یا تہ بانہ کرکھڑے ہونے کا تو صاحب تقویۃ الایمان نے ذکر کیا مگر ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونا جیسا قوم میں یا بیٹھنا جیسا بنی السجین اور تشہید میں یہ بھی افعال نماز ہیں جس طرح مسجد رکوع و قیام نمازیں فرض ہیں اسی طرح قعدہ اخیرہ فرض ہے یہ افعال عبادت غیر خدا کے لئے کرنا شرک اور اگر بہت عبادت پر نہ ہوں تو لزوم شرک کا حکم باطل ورنہ ہر شخص مشرک ہو جائے۔ اس کی کوئی وجہ نہیں کہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو یا تو شرک ہو جائے اور ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہو یا تو بیٹھنا شرک نہ ہو جیسے وہ عبادت ایسے ہی یہ عبادت حضرت جبریل حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے زانوؤں پر ہاتھ رکھ کر بہت نماز بیٹھے کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ شرک ہوا۔ اگر صاحب تقویۃ الایمان مسئلہ صحیح لکھا کہ یہ افعال بوجہ عبادت شرک ہیں اگر دوسری جہت سے کہے جائیں تو شرک نہیں تو اس کا مدعا حاصل نہ ہوتا مقبولان بارگاہ حق کی تنظیم جس کا وہ دشمن ہے اس کو کس طرح روکنا وہ جانتا تھا کہ دنیا کے پردہ پر کوئی مسلمان کسی بزرگ کے رو بہ قعدہ عبادت ہاتھ باندھ کر کھڑا نہیں ہوتا پھر بوجہ عبادت کی قید لگاتا تو مسلمانوں کو شرک کس طرح طیار نادست بستر بہت نماز کھڑا ہونا ملائم میں فاتحہ کے لئے نماز کی طرح بیٹھنا خود صاحب تقویۃ الایمان نے صراط مستقیم میں لکھا ہے جو ہم ملائم نقل کر چکے ہیں اس سے وہ اپنے اس حکم سے خود شرک ہو گیا۔ مسجد و مکات کا حکم ملائم میں اور مسجد کی قمیص میں بیان کر کے ہیں الخ فیضا لفظ

اقول۔ بیشک جو امور عبادۃ و تعلیم اللہ تعالیٰ کے لئے فرمائے جاتے ہیں جس طرح بعض امور کا ذکر لغویۃ الایمان کے انواع شرک میں واقع ہوا۔ مثلاً سجدہ۔ رکوع۔ دست بستہ قیام۔ روزہ طواف خانہ کعبہ۔ نذر و دست مرادیں وغیرہم جن کا بیان بطور حصر کے نہیں ہے بلکہ ہر وہ شے جو حق تعالیٰ کی عبادت کے مقابلہ میں کسی دوسرے کے لئے عمل میں لائی جائے گی شرک ہوگی۔ جس طرح قبر پرستوں تعزیر پرستوں وغیرہم کا نفع و ضرر کی توقع پر عمل درآمد ہے اسی لئے حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

لَا تَعْبُدُوا الاِلهَ اِلَّا اَنَا
یعنی عبادت نہ کرو اللہ کے سوا کسی کی

اور سورہ طہ میں فرمایا۔

لَا تَسْجُدْ لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَلَا لِلْاَشْجَارِ
یعنی نہ سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ درختوں کو
وَاللَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ رَافَتٍ كَذِبًا
سجدہ کرو اللہ کو جس نے ان کو بنایا اگر تم اسی کو پوجتے ہو

اور شمس سورہ حج میں فرمایا

وَلْيَذْكُرُوا اللّٰهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ وَلَيَكُونُنَّ
یعنی اللہ یاد کریں جنہیں اپنی اور طہات کریں
بِالْاَشْيَاءِ الَّتِي يَخْلُقُ
اس قدر گہرا

اور حدیث میں وارد ہے۔

الطواف حول البيت مثل الصلوۃ شریک ہے یعنی طواف خانہ کعبہ شریک نماز کے ہے

اور خود مولوی نعیم الدین کے قلم سے بھی نکل گیا کہ غیر کی عبادت یقیناً شرک ہے۔ مگر دل میں شرک کا پور گھسا ہوا ہے چنانچہ اپنے رسالہ فیضانِ حجت مثلاً میں اللہم جعل صلوتک و حببتک علی سعد کا ترجمہ بولتے یا اللہ کے مدد یا رسول اللہ! سعد پر مغفرت اور حجت فرما، کیا گیا تاکہ جہلا شرک میں مبتلا ہوں پس بعض امور عبادت میں معین و مخصوص مہتمم بالشان ہیں بعض نیت پر موقوف ہیں چنانچہ کبیری شرح منیۃ المصلی ص ۱۱۱ میں مرقوم ہے

لو سجدہ بغیر اللہ بکفر بخلاف

القیام

اور در الحجاز تو تنقیہ ص ۱۱۱ میں مرقوم ہے۔

وقی الطہور بکفر بالسجدة مطلقاً
یعنی طہور سے بکفر کی سجدہ کو سارے مطلقاً

اور دربارہ قعدہ اخیر نماز کے کبیری شرح منیر المصلح ۲۵۵ میں مرقوم ہے واما القعدۃ فلا
قص فیہا اور ۲۵۵ میں مرقوم ہے وقد تقدم مرارہ غیر منصوص عنہ یعنی وہ لیکن قعدہ کے لئے
نفس یعنی دلیل صریح نہیں ہے، پس قیام بصورت دست بستہ خاص کر عبادت ہے نہ کہ کھڑا ہونا
بیشکنا مطلقاً عبادت اس میں اور اس میں فرق جن ہے مولوی نعیم الدین کان میں فرق نہ جمانا
غیر سے بھی ناواقفیت کی کھلی دلیل ہے۔ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا تفسیر فتح الغریب
جلد ۱ صفحہ ۷۷ میں اس کی پوری تشریح فرماتے ہیں۔

بارادح انبیاء و اولیاء و عبادہ و اولیاء و عابدین و زائدین
و عبادہ و عبادہ و اولیاء و عبادہ و اولیاء و عبادہ و اولیاء
خدا و محبوبیت و اولیاء و عبادہ و اولیاء و عبادہ و اولیاء
برابر و عبادہ و اولیاء و عبادہ و اولیاء و عبادہ و اولیاء
آپنا ہی دین و عبادہ و اولیاء و عبادہ و اولیاء و عبادہ و اولیاء
و عبادہ و اولیاء و عبادہ و اولیاء و عبادہ و اولیاء و عبادہ و اولیاء
بلکہ بعضے از ایشان با صورت و عبادہ و اولیاء و عبادہ و اولیاء
و عبادہ و اولیاء و عبادہ و اولیاء و عبادہ و اولیاء و عبادہ و اولیاء
مسجد و کعبہ پرستے خدا باید کرد و عبادہ و اولیاء و عبادہ و اولیاء
آرند مانند سر زمین بنیاد و گرد و گرد و گرد و گرد و گرد و گرد
و دست بستہ بصورت استقبال قبلہ و نماز
استادن حالانکہ این محبت ایشان متعصفاً
ایمان بخدا و برائے خدا نیست تا نزد خدا
منفید اند و در زمانہ مندی او بکار آید
زیرا کہ این محبت از حد محبت مخلوق قد
گذشتہ است و در ایمان لازم است
کہ در محبت مخلوق و خالق فرق کردہ
شود

اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

چند وسیع عبادت شرکت اولیاء و عبادہ و اولیاء و عبادہ و اولیاء
نیت و تخصیص موصوم برائے اہتمام
ایں عبادت و تباہی نفی شرکت ایمان
عبادت کر دست۔

پس صاحب تقویۃ الایمان مولانا شہید مرحوم کا کلام صریح آیات و احادیث معتبرہ تائیدات ائمہ
علماء کرام کے واضح ہوا کہ بلاشبہ جہلاً و غیورہ ستوں کے اعمال شرک میں داخل ہیں جن
کی حمایت بطبع دنیوی موقوف کو دامن گیر ہے۔ اور بس مزید تشریحات و تحقیقات
سمجھ و قیام دست بستہ و زوج طیر اللہ وغیرہم گذشتہ صفحات میں مفصل آپکی ہے
ناظرین اہل انصاف ملاحظہ فرمائیں۔

قولہ ۱۵۴۱۵۴ صاحب تقویۃ الایمان سجدہ کو مطلقاً شرک کہتا ہے اور ستم اس نے یہ
کیا ہے کہ شرک ان کر بھی شریعتوں میں اس کے ثبوت کا قائل ہوا۔ گویا اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ
نے شرک کا حکم دیا اور انبیائے شرک کیا معاذ اللہ اس کا یہ ملعون کفر تقویۃ الایمان کے مقابل میں
ملاحظہ کیجئے جو کوئی یہ بات کہے کہ گنہگاروں میں کسی کی مخلوق کو بھی سجدہ کرتے تھے جیسے فرشتوں نے
حضرت آدم کو کیا اور حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کو ہم می اگر کسی بزرگ کو کر لیں تو کو کچھ مضائقہ
نہیں سوز بات غلط ہے آدم کے وقت کے لوگ اپنی بہنوں سے نکاح کر لیتے تھے چاہے لوگ ایسی
ایسی جنتیں لائے والے اپنی بہنوں سے نکاح کر لیں۔ مگر نکاح تو دیکھئے کتنا شریفانہ ہے۔ خیر یہ تو ان کی
جہندیہ ہے میں کہتا ہوں ہماری شریعتوں میں جائز نہ ہونا اور بات ہے یقیناً ملائکہ نے حضرت آدم
علیہ السلام کو بھی سمجھ کر سجدہ کیا تاکہ ہماری اس طرح کی تعظیم سے اللہ تعالیٰ خوش ہو تاکہ ہمیں تکمیل
کے حکم سے ان کا شرک ہو معاذ اللہ اللہ تعالیٰ نے شرک کا حکم کیا۔ لعنت ہے اس عقیدہ ناپاک
پر ہے اسمعیلی شرک کی حقیقت جس کی وہاں سے بیکار ہو گئی ہے اسمعیلی صاحب نے اس سلسلہ
شرکیات میں کسی کے نام پر ال خروج کرنا اور کسی کے نام کا روزہ رکھنا بھی شمار کیا ہے۔ دنیا میں ایسا
تو کوئی مسلمان نہیں جو اتفاقاً یا روزے سے غیر خدا کی عبادت کا قصد کرتا ہو۔ البتہ اموات کے
ایصال ثواب کے لئے ال بھی خرچ کرتے ہیں روزہ بھی رکھتے ہیں اور اس میں ان اموات کے نام
بھی لیتے ہیں جیسے گیارہویں۔ اور شاہ عبداللہ علی کا تو شرع ان بزرگوں کے نام لینے سے یہ مقصود
ہے کہ اس عمل خیر کا ثواب ان کی ارواح کو پہنچا یا جائے۔ حدیث سے ثابت ہے انہیں اسمعیلی

شکر و اہیات و خرافات و باطلات و لطائف و باعوث زوال ایمان جتنے ہیں سو کھو
تفصیل اور جہاں اس کی دی گئی ہے جس کو مفاطم سے ایصال ثواب بتا کر لوگوں کو شکر میں جتنا کیا جاتا

حصول فیض کے لئے کسی قبر کے سفر کا مبحث

علیٰ ہذا القرب غیر اللہ کے قصد سے نذر و منت چڑھانے کو یا کسی قبر کی کوئی تقریر و صحبت
سمجھتے ہوئے مشقیں اٹھا کر اس کی زیارت کے لئے دور دورا کا سفر کا جس طرح حکم حق تعالیٰ
بیت اللہ کا سفر عبادۃ و تقرباً حاصل رکھنے کے لئے کیا جاتا ہے تو بیشک ممنوع اور مظہر شرک ہے
امادیت صحیحہ متعددہ اس باب میں وارد ہیں چنانچہ صحیح بخاری بارہ بار و صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے اور بارہ بار ۷۷۷ اور بارہ ۸۷۷ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

لا تشد الرحال الا فی ثلاثۃ
مساجد المسجد الحرام و مسجد
الرسول و مسجد الکعبۃ
اور موطا، امام مالک، مسلم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال لقیت بصیرۃ بن ابی
بصرۃ الغفاری رضی اللہ عنہ
فقال من این اقبلت فقلت
من الطور فقال لواء درکتک
قبل ان تخروج الیہ ما خرجت
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لا تغسل المظلی الا
الی ثلثۃ مساجد الی المسجد الحرام
والی مسجدی ہذا والی مسجد
ایلیا و بیت المقدس یشک اہ
فتح الباری شرح صحیح بخاری سلم مولوی نعیم الدین میں مرقوم ہے۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری سلم مولوی نعیم الدین میں مرقوم ہے۔

فقال الشیخ ابو محمد الجوزی یحرم
شد الرحال الی غیر ہا علیہ السلام
حد الحدیف و اشرا القاضی حسین
الی اختیارہ و قال عیاض طائفة
ویدل علیہ ما رواہ اصحاب السنن
من انکار بصیرۃ الغفاری علی ابی
ہریرۃ خروج الی الطور و استدلال
بحدیث الحدیف و حدیث علی ابن ہریرہ
الحدیف علی طومر و افقہ ابو ہریرہ

دیکھا شیخ ابو محمد جزی نے فرمایا ہے جہاں سوائے تین
جگہوں کے اور جگہوں کے قابر اس حدیث سے روایت
کیا جاتی ہیں اس کے لئے سند کے کثرت اور یہی کہ
تاہم یہاں کے لوگ ایک جماعت نے اور وہ کثرت
ہے اس پر وہ روایت جس کو اصحاب سنن نے ذکر کیا کہ ابو
خدری پر انکار کیا اور ہریرہ کے کوہ طور پر جانے کے
اس سے اور استدلال کیا اس حدیث سے جہاں کثرت
کرا ہے اس پر انہوں نے اشارہ کیا کہ حدیث کا اس کو کثرت
پر اور اذیت کی ان کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

اور جناب مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اس مسئلہ کو مولوی احمد رضا خان بریلویؒ اور سلمہ مولوی
نعیم الدینؒ مصطفیٰ شرح موطا میں فرماتے ہیں۔

حضرت محمد کو یہ تحقیق درجیہ است کہ جاہلیت
میں لوگ اس کو کہتے تھے مخلقات میں بڑا کاہنہ کا اولاد
ہیں حضرت علیؓ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کا وارث
ہندو یا اودھ منہ خات میں بڑا کاہنہ کا اولاد ہے
کہ بقصد خصوصیت جبکہ ان مواقع کے منع فرمایا
تاکہ جاہلیت کا حاجہ نہ کہے کہ تو کہیں نہیں کہہ
خدری نے اس کو کوہ طور پر اشارہ کیا اور ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کوہ طور پر اشارہ کیا اور اللہ اعلم

نیر شاہ صاحب موصوف حجۃ اللہ الیہ السلام ۱۹۷۷ میں فرماتے ہیں۔
و منها للحج لغير الله تعالى و
ذلك ان يقصد مواضع بركة
مختصة بشركا كحج بكون العلول
جاء القرى با من لعل ولا تقى الشرع عن
ذلك وقال الشيخ على بن عبد الله

ما نہیں اور کہ میں سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کوہ طور
کے لئے جگہ ہے اور یہ قصد بركة مواضع بركة
کا ہے لہذا کہنے سے اس طرح پر کہ نہ کوہ طور
ماں کو نہ میں تمہیں ہوا جائے میں شریعت نے اس کو
منع فرمایا ہے چنانچہ میں نے اللہ تعالیٰ سے فرمایا ہے

وسلما تشد الرجال الاكالى ثلثة
 مساجد اقول كان اهل الجاهلية
 بقصد ان مواضع معظمها
 بزعمهم يزورونها ويتبركون
 بها وفيه من التعريف والفساد
 ما لا يخفى عند النبي صلى الله عليه
 وسلم الفساد لئلا يخلق غيورا لشعائر
 بالشعائر لئلا يصير رغبة لبعادة
 غير الله والحق عندى ان القبر محل
 عبادة ولى من اولياء الله والطور كل ذلك
 نيز شاه صاحب موصوفات الغيبيات ابيہ ۳۵ ج ۲ میں فرماتے ہیں۔

من ذهب الى بلدة اجمیر او
 الى قبر سالار مسعود غازی
 او ما ضاهاها لاجل حاجة
 يطلبها فان اثم اثم کبیرا من
 القتل والزنا ليس مثله الا من کانت
 بعد المصنوع او مثل من کانت عو
 عزی ترمی کو۔

اور شاه صاحب موصوفات کے خلف الصدق مولا شاه عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی
 مستند مولوی نعیم الدین ابشر حدیث لا تشد الرجال تعقیق الحق البغای فرماتے ہیں۔
 و شیخہ ملوی البهریة عن بصرة
 بن ابی بصرة الغدابی حین رجع
 عن الطور و قامة فی الوطار هذا التور
 من جهة مدلول حدیث بصرة و اعلم
 اعلیٰ بالصواب رفیع السائل ص ۳۸
 علی ہذا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جیسے زاہد عاشق زار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اسلم کے بحالت قیام و سکونت مقام ربذہ سے زیارت مسجد نبوی ہی کے لئے حاضر ہوئے
 چنانچہ شاہ صاحب کے تحفہ اشعار عشرہ ص ۱۱۳ میں مرقوم ہے۔ بعد چند برائے زیارت
 مسجد نبوی و ملاقات عثمان بن عفان بنی امیہ نیز شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر فتح العزیز ج ۱ ص ۱۳۸ پر
 بیان احادیث کو منظر بطرف حق تعالیٰ کے فرماتے ہیں۔

داگر کے از قاصدان معابد کفار لغتیش
 نمایند شمار برائے چہ و برائے کہ میر و بدالہ
 واضح خواہد شد کہ انہما در قرن ابن مکتا
 قصد اقرب بملوکے از مخلوقات خواہد
 باشند و اجماعا نیز نمایند و از کوجہ
 خالق خالق محض انداز قسم مکملے کہ محض
 توجہ الی اللہ تفرید میں باشند و اقطار
 زمین غیر از ان کعبہ و محراب بیت المقدس
 یا شہسود و لہذا ہمیں دو مکان را
 لیاقت قبلہ یوں حاصل شد از ہمیں
 جدا واضح شد سر تاکیدات بلذہ کہ در حدیث
 شریف مذکور ہی از زیارت قبور از شد
 رجال یسوتے وضع غیر از مساجد و شہداء انک قبریہ
 بنیاد اسما بعد سازند و از شد دعا ہمیں
 امت کہ در مثل اکثر جمال را انتقاد سے کہ
 مشکوکین زاد بر گران خود ہم میر و توجہ
 الی اللہ صرف باقی نمی ماند مگر در پر و قباب
 آن اراذل و افسان قدرت توجہ در آخرت کہ
 وقت ظہور صلاح و فساد نفس انسانیت
 بکار نمی آید

اور امام ابی نعیم رحمہن سے مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے بھی حیات النوات ص ۱۱۸

پس اور مولوی فضل رسول بنیالوی نے تصحیح المسائل ۱۳۵۵ھ میں استدلال کیا ہے (غلام احمد القادری) کہ
صدقہ بریلوی کے مکتبہ میں حضرت جن بن علی رضی اللہ عنہما کے متعلق فرماتے ہیں۔

کہ ان يقصد الرجل القوي اذا
لم يكن يربى المسجد
وسراى ان ذلك من اخذاه
شككت هو اور اس کو یہ تصور فرمایا کہ قبر مبارک

عبدالہ

حسب حدیث صحیح کے لا تخنوا قبری عید ابنی اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ظہر از میری قبر کو
عید یعنی غسل عید میلہ گاہ کے اور فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲ صفحہ ۱۵ میں سیدنا حضرت عمر
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

انه رأى الناس في سفر
يتبادلون الى مكان فساء
عن ذلك فقالوا قد صلى فيه
النبي صلى الله عليه وسلم فقال
من عرضت له الصلاة فليصل
الا فليض فانما هلك اهل
الكتاب لا يعمو يتبعوا انا راينا انهم
فالتحنوها كانوا سديجا
یعنی وہ دیکھا آپ نے لوگوں کو سفر میں کہ جگہ پر کہتے
ہیں ایک مکان کی طرف جاتے ہیں وہاں
فرمائی اس کی دعا تو کہہ گی تمہیں نماز پڑھیں یہ اس
جگہ میں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے جس کو نماز
کا وقت نہ ملے اس پر وہ نماز پڑھے وہ نماز پڑھے
جو کہہ لیں کہ ہاں ہاں ہاں سے پاک ہو گئے کہ
انہوں نے آٹا مارنے کیا کرتا تھا کیا یہ ظاہر
ان کو گریہ اور مروت تھنے

پس ان احادیث اور ارشادات حضرت صحابہ رضی اللہ عنہم کی عمر کہ کرام علماء عظام سے مولوی غلام احمد
کا شروع زاد و خالفت شریعت ہونا اور تقویۃ الایمان کا صدق مطابق احادیث و ارشادات سے
واضح ہو گیا۔ کیونکہ عبادت اور قرب حق تعالیٰ پر کثرت حاصل کرنے کے لئے یہی تین سبب عالم میں
مخصوص ہیں جن کے لئے سفر کی ضرورت ہے۔ ہواشت کرنے کا حکم فرمایا گیا خانہ کعبہ منظم میں ایک لاکھ
نمازوں کا ثواب اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں ایک ہزار پانچ سو ہزار نمازوں کا
ثواب (رداء ابن ابراہیم) مطبوعہ روضۃ الدینی، لکھنؤ طراز الخیرہ ۱۳۵۵ھ میں زیارت مرقد مبارک
نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر حضرت صحابہ و غیرہم کے فضائل و برکات بھی منشاء تقدوس میں اور متابعت
احادیث و شریعت اور سبب اللہ الحرام کا حکم (جس کا متعلق کادب کا متعلق بھی ہے) اور

مسجد بیت المقدس پہنچے خانہ کعبہ میں یا حج سو نمازوں کا ثواب ہے علی ہذا و کبریت فضائل برکات
ہیں جو جملہ متبعین سنت ہی کا حصہ ہے نہ بعد میں ضامین کا۔ اب سرمدی اور طالعون کا پیر
استاد کے یہاں اور حضرات صحابہ اور محدثین کا احادیث کی تلاش میں بڑے بڑے سفر فرمایا اس
طرح احباب و اقارب کی ملاقات کو سفر کرنا تجارت و کاروبار وغیرہم کے لئے جانا مخصوص آیات و
احادیث سے ہر اہم ثابت اور تقرب الی اللہ کا باعث ہے چنانچہ قرآن پاک بارہ گیارہ سورہ توبہ
میں ارشاد ہے۔

وَمَا كَانَ الْمُتَّقُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً
فَلَوْ كَانُوا كَافَّةً لَفُتِحَتْ
سَائِرُ دُفَعَةٍ لَقَتَهُمْ فِي الدِّينِ
لِيُفَنِّدُوا قَوْلَهُمْ فَارْجِعُوا لِيُفَنِّدُوا
لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ
اور اس طرح نہیں کہ مسلمان سارے کو حج میں لگیں
تو کیوں نہ جاسے ہر فرقہ میں سے ان کا ایک گروہ
تاکہ ہمہ پیدا کر دیں اور تاکہ خبر پہنچا دیں
تو اس میں اپنی قوم کو جوت پلڑا دیں ان کی طرف
تاکہ کدہ لوگ پہنچے رہیں

اور پارہ ۲۲ سورہ فاطر میں ارشاد ہوا۔

وَلَا تَحْزَنْ جَدَّتْ تَلْبَسُو نَهَا
وَكَمْ لَكَ فِتْنَةٌ وَمَا جَزَاءُ
لِلْمُتَّقِينَ قَضِيْلُهُمْ وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُونَ
اور نہ غمناک ہو اور نہ پہننا
وہ اور نہ غمناک ہو اور نہ پہننا
پہنتے ہو اور نہ کہے جہان میں جتنے ہیں بھارتے
تاکہ اس کے فضل سے اور شاید تم شکر
گنار ہو

اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

يوشك ان يضرب الناس كباد
الابل يطبلون العلم للحد يث
رمضی شرح مشطحات
مترجم ہے کہ ایسے لوگ اوشوں کے جگر میں
سفر کریں گے اوشوں پر اور تیردی سے جلا دیں گے
ان کو علم کی لٹب میں

پس متنازعہ امر کو اس پر قیاس قاسد کرنا محض فریب سے گوئی کو گو رہی میں مبتلا کرنا ہے اور
اس راہ گمان مغرور کی مانند قبروں کے لئے سفر کرنا باعث اجرو ثواب ہوتا۔ تو کسی حدیث کسی صحابی
سے پسند صحیح حرج مولوی نعیم الدین کو ثابت کرنا لازم تھا۔ جو احادیث مرذوعہ صحیحین پر راجح ہوتا اگر
ممکن ہوتا تو کدہ تھے ضمن کا دعویٰ فعلیہ البیان۔

قولہ ۱۵۵۰ مگر مقصود اس ہے کہ اس سفر کو شرک بتانا ہے جو سرائیہ سعادت و غیرہ برکات

ہے یعنی بقصد زیارت مدینہ طیبہ کا سفر چنانچہ لکھتا ہے کسی کی قبر یا چلہ یا کسی کے نقاب پر جانا اور
دور سے قصد کرنا اور سفر کے رنج و تکلیف اٹھا کر پہلے ہو کر وہاں پہنچنا اور عمارت پر چڑھ جانے
اور منقش پوری کرنی اور کسی قبر یا مکان کا طواف کرنا اور اس کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا
وہاں لشکارہ کرنا درخت کاٹنا گھاس نہ اکھاڑنا اور اسی قسم کے کام کرنے اور ان سے کچھ دین
دو دنیا کے فائدہ کے توقع رکھنی یہ سب شرک کی باتیں ہیں (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۷۷)

اب وہابی جہاں کہیں کا سفر کریں تو شکار کرنے درخت کاٹنے گھاس اکھاڑنے پھر کریں وہ
تقویۃ الایمان کے حکم سے شرک ہو جائیں گے۔ تقویۃ الایمان ص ۱۷۷ میں نامعلوم بالکل سے پہلے کو
بھی شرک بتایا ہے تو فرمیں ہوا کہ وہابی جب سفر کرے تو ضرور نامعلوم باتیں کیا کرے نہ تقویۃ الایمان
کے حکم سے شرک ہو جائے گا بلکہ بخوشی کی عقلوں پر پردے پڑ گئے ہیں۔ ایسی بے ہودہ کتاب کو اپنا
دین بنانے ہوئے ہیں۔

اقول۔ ناظرین اہل انصاف نے ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز عبارت تقویۃ الایمان میں سفر مدینہ طیبہ
کے شرک ہونے کا ذکر تک نہیں ہے۔ یہ محض مولوی نعیم الدین کی نگینہ دی اور فریب کاری ہے۔ بلکہ
جو لوگ دور دور سے قصد کر کے مثل نظم و نکریم خانہ کعبہ کی خصوصیات کے تقریباً طبعاً کسی کی قبر یا چلہ
نقاب پر جا کر باوجود ہاتھ منقش پوری کھاتے طواف کرتے اس کے جنگل کا ادب کر کے شکار کریں گے
درخت نہیں کاٹتے ہیں ان پر شرک عائد ہو جاتا ہے چنانچہ معراج الدنایہ مستطاب حنفیہ میں فرم ہے
لو طواف حول مسجد سوی انکھتہ ... اگر طواف کرے کسی مسجد کے گرد سوئے کچھ بھرت
الشریفة بخشی علیہ الکفر اھ

پس جبکہ کسی مسجد کے طواف میں خوف کفر ہے تو کسی دوسری جگہ کے لئے خصوصیات کعبہ منظر کو نظر باطل
میں لائے اس درجہ کھانا یا شرک و کفر ہوگا۔ مگر یہ سب کچھ مولوی صاحب کی من مرقعات شریعت میں
ایمان سمجھا گیا ہے۔ علیٰ ہذا نامعلوم باتیں تو ہر وقت ہر جگہ کرنا منع ہیں۔ مگر خانہ کعبہ کی حرمت و عظمت
کے لئے وہاں بہت زائد بری ہیں کیونکہ وہاں کا اجود ثواب جس طرح زائد ہے گناہ و نامعقول کام
بھی زیادہ برے ہیں حق تعالیٰ قرآن پاک سورہ البقرہ میں فرماتے ہیں۔

کَبُرَتْ خِزْيَةً ذِيهِ هِيَ الْكُفْرُ

کُفْرٌ كَبُرَتْ خِزْيَةً ذِيهِ هِيَ الْكُفْرُ

کُفْرٌ كَبُرَتْ خِزْيَةً ذِيهِ هِيَ الْكُفْرُ

معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ کی عظمت کے لئے بغیر حلال امور ہی حرام فرما دیئے گئے چنانچہ فرمایا۔
وَمَا تَجْعَلُوا مِنْهُ دُورًا وَلَا تَعْلُوا مِنْهُ

قرآنی اپنے لکھنا ہے۔

اب مولوی نعیم الدین کا اپنی بے عقلی سے یہ کہنا کہ جہاں کہیں کا سفر کریں تو شکار کرتے درخت
گھاس کاٹتے اکھاڑتے پھر کریں ضرور نامعقول باتیں کیا کرے۔ محض کلام رب العزّة تعالیٰ
شانہ کی جناب میں مشکوک ہے۔

قولہ۔ صفحہ ۱۷۷ اب احادیث ملاحظہ کیجئے تو اس سید میں کا بطلان ظاہر ہوا اور معلوم ہوا

کہ معاندین بخت زیارت مدینہ طیبہ سے روکنے کے لئے یہ تمام کھوس کر رہا ہے۔ حدیث ص ۱۷۷

من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری وجبت له شفاعتی حدیث ص ۱۷۷ من غار قبری حدیث ص ۱۷۷

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے معاذ اللہ شرک و منوع نہیں لکھا اس میں اس کے حقیقی ایک حرف تک نہیں ہے نفعۃ اللہ علی الصالحین المفتونین یہ محض مؤلف کا اہتمام اور بعض دعا ہے۔

تحقیق روایات متعلقہ زیارت قبر نبوی ملازمہ انہی روایات راۓ متقولہ مؤلف بلا سند و محض کے عند محمد بن قائل محبت نہیں ہو سکتیں جبکہ ائمہ محمد بن رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان پر مکمل صحت اور حرم ہونے کا دلیل ہے چنانچہ الفوائد المجموعہ نے الاحادیث، الموطوعہ، مسائل میں مرقوم ہے۔

حدیث من لاس قبری وجبت لہ شفاعتی۔ قال فی المقاصد ان ابن خزیمة اشار الی تضعیفہ و رواہ الیہ فی بلفظ کن لاس فی حیثی وضعف وروی من لاس قبری کننت لہ شفاعتی قال النووی ان موضوعہ کما اصل لہ قال السنووی فی الذیل وکن امامی بلفظ لہ یطری فقد جہل فی فائدہ قال الصغفی الیہ۔ موضوع وکن قال النووی کشف ابن الجوزی نیز رافعت ملامتہ بن سالم بن ابی اور عبد اللہ بن عمر العمری واقع ہیں۔

فاما مسلمۃ الجندی البصری فقال ابو داؤد السجستانی انہ لیس بشیئۃ نص حدیثہ الحافظ ابن حجر فی اللسان واما عبد اللہ بن المعمری فقال انہ لرمی فی جامعہ ابی لیس بالقوی عند اہل الحدیث وقال احمد کان یزید فی الاسانید وخالف وکان یحیی بن سعید یضعفہ وقال عبد اللہ بن علی بن المدینی عن ابیہ ضعیف وقال یعقوب بن شعیبہ فی حدیثہ مضطرب وقال النسا فی ضعیف الحدیث کذا فی تہذیب الکمال وغیرہ من کتب اسماہ الرجال اہ

اور روایت ملامتہ بن سالم بن ابی الطیب اور حفص بن سلیمان واقع ہیں۔

فاما حسن بن الطیب فقال ابو داؤد انہ ذاہب الحدیث وقال الدارقطنی لا یادی شیئاً حدیث ہما لا یسمع و عن مطہر بن اذہ کذاب واما حفص بن سلیمان تھکن واهیا فی الحدیث وقال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ انہ متروک الحدیث وقال ابن معین لیس بشیئۃ وقال البخاری عروکہ وقال ابو خلیم متروک لا یجہم بہ وقال ابن خراش کذاب یضعف الحدیث کذا فی میزان الا اعتدال للامام مالک ہی اہ وقال الحافظ ابن حجر العسقلانی اکثر متون ہذا الاحادیث موضوعۃ کذا فی ہدایۃ الباشلی الی ادلة المسائل مع التفصیل فمن شاہ فلیرجع الیہ۔

پھر جبکہ باوجود صحاح خصوصاً صحیح بخاری و صحیح مسلم اور موطا امام مالک کتب احادیث طبقہ اولیٰ کی احادیث صحیح تشدد الرجال کے جن میں سفر بنیدینہ طیبہ مسجد نبوی کی زیارت کا فرمان ہے ان کو چھوڑ کر روایات ضعیفہ و موضوعہ جن کو ائمہ محدثین عاملان دین و تقادان فن حدیث نے ضعیف و موضوع قرار دیا ہے۔ استدلال میں لانا محض مؤلف کی سینہ زوری ہے اور اس تحریر کا مصداق ہے جو مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے حیات الموات مصداق میں لکھا ہے کہ

وہ صحاح جلیلہ مشہورہ بخاری و مسلم کے مقابل ایسی شواہد و غیرہ و قیود و مجہولہ اجزائے خاطر ذکر کرتے شرم نہ آئی اور ایک کتاب میں رطب و یابس مقبول و مردود جوئے محض جن کو دنیا مقصود ہو دوسری جگہ استدلال و تفریح و تحقیق و تنقیح موجود ہوں میں فرق کی تمیز نہ پائی۔

اور اس میں لکھتے ہیں

جمہور و ضعیف حدیث میں تحقیقات فن حدیث کی طرف لمبی مسئلہ نحو سے نہیں گئے نہ نحوی طبع سے۔

نیز احکام شریعت حصہ اول ص ۲۷ میں لکھتے ہیں۔

”اہل دین اعلیٰ حدیث صحیح بخاری شریف ہے بعض جمال بدست یا نیم ملامت بہت پرست یا جھوٹے دلی یا بدست کہ احادیث صحاح مرفوعہ فکر کے مقابل بعض ضعیف قطعاً جمل واقع یا تشاہد میں کہتے ہیں انہیں اتنی عقل نہیں یا قصداً بے عقل ہوتے ہیں کہ صحیح کے سامنے ضعیف متنبہ کئے گئے محض حکم کے حضور تشاہد واجب الزکر ہے۔“

اگر کتاب مؤلف کو اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے شرم دلانے پر بھی شرم نہ آئی۔

پس سفر بنیدینہ مسجد نبوی میں عظمت مساجد اللہ کا احترام و نشان ہے اور اس مقام انور پر زیارت قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی حرب طریقہ سنت و سلام کا شرف حاصل ہو سکتا ہے۔

یہ تقدم و تاخر مراتب توحید و سنت میں بفرمان حق تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل توحید اور اہل حدیث و سنت کو ہی امتیاز حاصل ہے نہ مبتدعین گور پرستوں بد نصیب بد بختوں کو چنانچہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی در مدارج النبوت ج ۱ ص ۲۷ میں فرماتے ہیں۔

و اصحاب علم حدیث را نسبتے از حق و
 ایشان را مخصوص با جناب است که در کتاب
 انبیت که ہمیشہ احوال و صفات و
 ذکر زبان و دود جان ایشان است و
 معرفت صفات و شناخت احوال
 قیسی و تشخیص مرقات بابرکات و راز و
 ایشان حاصل و ہمیشہ نشان جمال شریف
 ملحوظ نظر و نصب العین ایشان باشد
 و پیوند با حق بصورت خیال و بی قوی
 و حصول شود و چون نام شریف مذکور گردد
 لذت آن در دل بیاید و عظمت کسی
 در دل مشاہدہ کنند و مستغرق بایند و ہمیشہ
 حاضر در بارگاه باشند و ایشان را دریں
 باب مشارکت و مشابہت است است
 بجزئیات صحابہ رضی اللہ عنہم جمعین کہ
 مطلع اند بر احوال و افعال و احوال بجزئیات
 و مخصوص اند بخاصیت و جلال و کرامات
 شریف غیر آنکہ ایشان را صحبت معنوی
 است و در صحبت معنوی پیوستہ اند ایشان
 صلی اللہ علیہ و آلہ اہل علم اند و نام اہل معرفت
 ابدال اگر اصحاب حدیث نباشند پس
 چه کسان باشند اہل

اور شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی در عجائب نامہ فرماتے ہیں۔

و منزلت ایں علم حدیث، انفع و اعمی
 صحابیت ہی بخشد زیرا کہ در حقیقت معنی

صحابیت اطلاع بر جزئیات احوال و احوال
 است و مشاہدہ اوضاع و احوال و عبادات و عبادات
 و عبادات و عبادات معنی در صورت بعد از ان
 و بعد از خیال انفع و اعمی و احوال و احوال
 میشود کہ حکم مشاہدہ دارد و اشارہ ہمیں
 مننے کردہ است آنکہ گفتہ۔
 اہل الحدیث دعوا اہل النبۃ دان
 لہو یصیبونہم و انفسا صحبوا

زیارت قبر نبوی کا طریقہ
 بر خلاف بہت حد میں گور پرستوں کے کہ انہوں نے جہن کی سرپرستی
 و عبادت کے لئے کیا ہے، حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کا معمول قبروں پر سلام کے بعد قبلہ رو ہو کر ان کے لئے حق تعالیٰ سے دعا مانگنا تھا اور
 اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی معمول آپ کی زیارت قبر مبارک پر بعد عرض صلوة و سلام
 کے قبلہ رو ہو کر دعا مانگنا حق تعالیٰ ہی سے رہا۔ اور کتب فقہ ائمہ دین سے بھی یہی عمل در آمد
 مرقوم ہے کسی صحابی سے اس کے خلاف روایت نہیں چنانچہ اوپر مفصل کتب احادیث
 و فقہ سے گزر چکا ہے۔

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی در مدارج النبوت ج ۲ ص ۵۵ میں فرماتے ہیں۔
 سر از آنجا ذبیور ساجد سجدہ کردن بجناب
 قبور است و ایں بر دو طریق متصور است
 یکی آنکہ سجدہ بقبور بر بند و مقصود عبادت
 آن دانند چنانکہ بت پرستان می پرستند
 دوم آنکہ مقصود منظور عبادت مولیٰ تعالیٰ
 دانند و لیکن اعتقاد کنند کہ قبر چہرہ و احوال
 و نماز عبادت حق موجب ثواب و عبادت حق
 و نماز عبادت حق موجب ثواب و عبادت حق
 و نماز عبادت حق موجب ثواب و عبادت حق

حق تعالیٰ از محبت اقبال و سے عبادت
مبالغہ در تعظیم انبیاء و سے وایں ہر طرحی
نامرئی و ناشروع است اول خود شرک
جلی و کفر و کست و ثانی نیز حرام و ممنوع
از جہت اشتغال بر شرک و غفلت بر تقدیر
لین متوجہ است و نماز کردن بجانب قبر
نبی یا مرثیہ صالح بقصد تبرک و تعظیم حرام
است و آنچه کس را از علماء اہل اختلاف
نہیت ہے۔

در مفصل و مدلل دندان شکست جواب گذشتہ صفحات میں آچکا ہے۔
اس کے بعد مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ مدینہ طیبہ کے
خفیہ مدینہ منورہ کو حرم نہیں مانتے اور پیش کے محل کو محرم کس نے فرمایا یہ جاہل بدگام
فاحش بدین مشرک کس کو کہہ رہا ہے۔ اسی کو تقویۃ الایمان پر شرک لکھا ہے افسوس کہ
مدینہ طیبہ کے گرد کا حرم ہونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمایا عمارت مسجد میں وارد ہوا چنانچہ
امام نووی شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۸۱ میں فرماتے ہیں۔

وہذا لا حدیث صحیحہ ظاہرہ ظاہرہ
وما لک وموافقہا فی تحریر
حیدر المدینۃ و شجرہا و اباح ابو
حنیفہ ذلک صریح فی الدلائل
لنہب الجہود فی تحریم حیدر
المدینۃ و شجرہا و سبق خلافت ابی
حنیفہ، ایضا ص ۳۳۳ ہذا الحدیث
صریح فی الدلائل نہب مالک الشافعی
واحمد والجماعہ فی تحریم حیدر
المدینۃ و شجرہا کما سبق و مخالف

فیہ اہل حنفیہ عدم کما خذنا
عنہ۔ تلابیثت الیٰ ترخالف
ہذا کا حدیث الصحیحۃ
المتفقہۃ۔

علیٰ ہذا مامی سنت و حدیث خود جناب مولانا شہید فی سبیل اللہ صاحب تقویۃ الایمان
ایضاح ج ۱ ص ۳۳۳ میں منجملہ اصول دین بطریق لزوم و دفع کے فرماتے ہیں۔
و مواضع مخصوصہ صراط جہنم پر اسے دعا
و مساجد شاہد پر اسے سفر بسوی آن بکثرت
تحصیل منفعت افزویہ

اور ص ۳۳۳ میں فرماتے ہیں

وزیارت مسجد نبوی و مسجد قبا در باب
میں ہیں۔

نیز مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان منصب امامت مکتب میں فرماتے ہیں۔
در کتب سابقہ البیہ در لغت سید المرسلین
علیہ الصلوۃ والسلام نازل شدہ مہاجرہ
قبیلہ و ملک بالشام پس آنچرا نقیاد کامل
و طاقت بالغ بر سلطنت نبی باید کرد۔
نیز فی الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲ ص ۳۰۰ مکتبہ روایت کتب

اور دوسرے باب توجہ الایمان فصل اول مکتب میں حدیث صحیح بخاری نقل فرماتے ہیں۔
الیفن الناس الی اللہ ثلاث ملاحظ
فی الحورہ

الحق کہ خود مولانا شہید مرحوم نے مثل روشنی بابتاب کے کس و بہر ہوا محبت تمام مدینہ
طیبہ کے حرم محرم ہونے کی تشریح فرمادی۔ اور یہی مذہب حسب احادیث صراحتاً محدثین ماملان
سنت اور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کا ہے۔ مگر مذہب امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ اس کے مخالف ہے چنانچہ در مختار
۱۶۹ میں مرقوم ہے

لا حرم للشيء عندنا . ودرینمزم نہیں ہے ہمارے نزدیک

اسی طرح دیگر کتب فقہ حنفیہ میں مزمزم ہے مثلاً غایۃ الاوطار ترجمہ درمختار روایت مولف نے فیضان
رحمت و مکالم میں مستند تسلیم کیا ہے اور اول مقلد کو دیکھ لیا ہمارے پس کس طرح حکمت کے گھر سے
خندق میں مولف گر پڑے ہیں کافر سے زبرد شور سے فیضان رحمت و صلہ میں یہ دعویٰ ہے کہ
میں اہل سنت و جماعت مقلد حنفی المذہب ہوں اور مجھ کو سوائے تقلید کے اور چارہ نہیں ملتا
فرائد النور مشکوٰۃ میں درود رسول کو بھی انہماش کی جاتی ہے کہ فقہ حنفی چھوڑتے شرم آنا چاہیے
اپنی فقہ حنفی کی پیروی کیجئے

حیف اس مقلدی پر کہ مولانا شہید مزمزم کو الزام سپردہ کا اتہام لگانے کے جوش میں
یہ ہوش نہ رہا کہ کیا اس سے حضرت امامنا المعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر شرک عاید ہوتا تو لازم نہ
آئے گا اس

چون خواہد کہ پردہ کس ورد میلش اندر طعنہ پا کاں برد
حالانکہ حقیقت میں جن مقامات کا حرم مجرم کا ہے اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ثابت نہیں ہے جس طرح قبروں، چلوں، نقالوں کے مقامات پر پیش کے صحرار
اور حوالہ کو حرم پاک خانہ کعبہ کے کہنے کو تقویۃ الایمان میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ بیشک
داخل قبر ہوں . بخلاف مدینہ طیبہ کے کہ حرم مجرم ہونا احادیث صحیحہ سے منصوص ہے جس
سے مولانا مزمزم کو ہرگز انکار نہیں .

قولہ مشکوٰۃ یہ تو ان بد نصیبوں کو کہ
اکثر تنفیہ کا مذہب کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے معلوم ہو گا کہ رد منہ طاہرہ کعبہ مکرمہ
بلکہ عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے علامہ ابن عابدین شامی رد المحتار ج ۲ ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں
فان الکعبة افضل من المدینۃ ما عدا الحرم کا قدس و کبر و شرف و فضل من المسجد الحرام و قد نقل
القاضی عیاض و غیرہ و لا یجوز علی تفضیلہ حتی علی الکعبۃ و ان الفلوات تبعاً لہ و نقل عن ابی عقیل
العنصلی ان تلك البقعة افضل من العرش و قد وافقه المساحات البکریون علی ذلك
میں مدینہ پاک کا یہ مرتبہ ہے اس کی زیارت کے لئے حاضر ہونا اس کے سامنے و عا کر نا اور
مرادیں مانگ کر شرک جایا جائے خدا کی پناہ
اقول پھر اسی غرض شرک کے لئے تو مولف نے مدینہ طیبہ کو مکہ مکرمہ منظر اور عرش معلیٰ

سے افضل بنا کر اس کے سامنے دعا کرنا مرادیں مانگنا جایا اور اس کے خلاف کہنے والوں کو نصیب
کہا مالا کہ یہ وہ شرک ہے جس کے حلق جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہمت کو ڈرا کر فرمایا
اللہ لا یجعل قبری و شایعہ اشہد

میں اللہ نہ بنا دیکھو میری قبر کو بیت ربوبی
محبوب اللہ تعالیٰ علی قوم راغبان و

قبروں پر چہوں کے کر لیا ہے منبروں کی قبروں

فی الموطا ص ۲۹

اور خود مولوی نعیم الدین نے بھی اپنے رسالہ سواط العذاب ص ۱۱۱ میں لکھا

مرحوم حضرت علی اس سے بھی زیادہ صراحت ہے کہ ارشاد فرمایا میری قبر کو بیت نہ بنا نا کہ پوجی جانے

اللہ کا سنت عظیم ہے اس قوم پر جس نے نبی اکرم کو مساجد بنایا اس حدیث نے جاہل و کفر و کفر کو

سمہر بنانے کے یہ مٹی ہیں کہ ان کی عبادت کی جائے یا کہ ان کو انہیں قبلہ بنا کر ان کی طرف نماز پڑھی

جائے اور اسی وجہ سے حضور کے پیروں نے ہرگز اس سے اپنی امت کو باز

رہنے پر مضطرب فرمایا ہر مسلمان کا ایمان ہے اللہ پر مومن قبر کی عبادت کو شرک جانتے ہیں . معاذ اللہ

کون مومن ہو گا کہ قبر کو مسجد بنائے

حالانکہ ہر عقائد اس کے یہ امر یہی طور پر مثل آفتاب روشن ہے کہ متقدمین قبروں کو مسجد کے طور پر

نذر و نہت پڑھتے مرادیں مانگتے نہایت کرتے ہیں جس طرح خود مولوی نعیم الدین نے بھی

قبر کے سامنے تقویۃ الایمان کی حشد میں مرادیں مانگنے کو شرک نہ ٹھہرایا . معاذ اللہ منہ

رہا یہ کہ قبر انور عرش سے بھی افضل ہے تو انہم کرام نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ مکہ مکرمہ افضل

ہے یا مدینہ طیبہ کیونکہ شرعاً حرم تو دونوں ہی ہیں اور فضیلت بھی من وجہ دونوں میں ہے بلکہ

طائف کے جنگل و صحرا کو بھی حدیث میں حرم فرمایا ہے . مگر تمہارا ائمہ اس جانب ہیں کہ مکہ مکرمہ

افضل ہے اور بعض اس طرف ہیں کہ مدینہ طیبہ افضل ہے چنانچہ امام نووی شرح صحیح مسلم

ج ۱ ص ۱۴۳ میں فرماتے ہیں . فی مکۃ والمدینۃ یتبعہما افضل ومن عہد الشافعی و ماہر

العلماء ان مکۃ افضل من المدینۃ وان مسجد مکۃ افضل من مسجد المدینۃ قال اہل

مکۃ و کوفۃ و الشافعی و من وجہ ان حبیب الانبیاء مکۃ افضل و امام مالک ابن حجر العسقلانی

جن کو مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا ص ۱۱۱ شرح المشایخ قاضی القضاۃ لکھا ہے . فتح الباری

شرح صحیح بخاری باب ۵ ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں . قولہ الا المسجد الحرام و استدل

یہی سے عوام کو گمراہی میں مبتلا کرنا نہیں معنی حالہ میں سے وہاں کا اعتقاد اسی طرح بقولہ
کے اسی سلسلہ شریکات میں ذرا کارہ میں اس بزرگ کے نام کا دور کرنا جس کو مولوی غلام الدین
نے نقل کیا ہے اگرچہ اس میں اس جگہ نہیں ہے مگر مضمون اصل معنی میں صحیح ہے کیونکہ دوسرے
مقام پر اس کے قریب الفاظ مرقوم ہیں چنانچہ تقویۃ الایمان میں لکھا ہے۔

دوسرے کوئی کسی کا نام اٹھنے چلنے یا کرے اور دوسرے کو دیکھ کرے اور بلا کے مقابلہ
میں اس کی رہائی دے اور دشمن پر اس کا نام لے کر حملہ کرے اور اس کے نام کا ختم پڑے
اور یوں سمجھ کر جب میں اس کا نام لیتا ہوں زبان سے یا دل سے تو میں اس کو جبر ہو
جاتی ہے اور اس سے میری بات کوئی بھی نہیں ہو سکتی اور جو مجھ پر احوال گزرتے ہیں۔
سب کی ہر وقت اسے خبر ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب میں لیتا ہے
اور جو خیال دوسرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتوں سے
شرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں۔

لہذا اس میں کیا حکام ہو سکتے ہیں جس کی تفصیل تائیدات از کلام ربانی اور احادیث
رسول یزدانی معہ اقوال مکہ کرام اور علمائے ذوالاحرام سے واضح ہو چکی۔ بھلا اس میں خاص
نہا احی دانی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مرقوم مبارک پر کیا حملہ ہے۔
جس کا تقویۃ الایمان میں ہرگز ذکر تک نہیں ہے یہ محض ان مولوی صاحب کا بہتان و عناد
لعنفہ اللہ علی انکاذ بین المفترین۔ باقی حدود شریف پڑ پنا خصوصاً مدینہ منورہ کے سفر
میں غیر برکات اور افضل عبادات ہے کہ یہ حق تعالیٰ کی جناب میں التبا اور دعا ہے۔ البتہ
آپ کو متقل ماض و ناظر جان کر سنانے کا عقیدہ شرک ہے چنانچہ امام حافظ ابن حجر عسقلانی
فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۶ صفحہ ۱۷۱ میں فرماتے ہیں

المقصود بالصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم استعروب الی اللہ تعالیٰ
بامثال اموات

در خود مولانا شہید مرحوم دوسرے باب تقویۃ الایمان کی پانچویں فصل میں
حدیث نقل فرماتے ہیں۔

وصلوا علی فان صلواتکم تبارک

جس کا تفسیر دعا و التماسی۔

مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح البیان المبین میں ص ۱۸۱ میں دربارہ افعال شریک فرماتے ہیں۔
و بعضی دعا خلف بطریق اذکار مشتمل بر
دعا کے بزرگان در صبح و شام التماس کر دے
اند اس میں

در جناب قاضی شہار اللہ صاحب پانی پتی رح ارشاد الطالبین ص ۱۸۱ میں فرماتے ہیں
و ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ در شریعت
دارد شدہ است چنانچہ کسی طور بیغیر یا محمد
یا محمد یا محمد گفتہ باشد و ان باشد اھ

پس انہوں ان مولوی صاحب نے تحریف و بہتان کا دروازہ کھول کر کس پر
شرح عام لوگوں کو گمراہی کی راہ پر لڑنے کی کوشش کی ہے معاذ اللہ عنہ و العبد العال
خانہ کعبہ سے محقق کام قبروں کے ساتھ کرنے کی بحث

کی باتوں میں یہ بھی لکھا ہے اس کی دہوار سے اپنا منہ اور چھاتی مٹا اور اس کا غلاف پکڑ کر
دعا کرنی تقویۃ الایمان ص ۱۸۱ میں لکھا ہے دہوار سے منہ اور چھاتی مٹا اور غلاف پکڑ کر آداب زیارت
میں سے نہیں ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ زائر در خدمت شریف سے کسی قدر فاصلہ پر رہے۔ کہ اس
میں آداب زیادہ ہے مگر کہ دہوار سے چھٹنا یا پردوں سے لپٹنا آداب زیارت میں نہیں ہے
چہ جائیکہ اس کو شرک جا کر اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا جائے تا میں کو یہ نظر نہ آیا۔ کہ اس کا
اطمینان شرک کہاں تک پہنچے گا۔ دہوار کجا خاص قبر شریف پر زور رکھ دینا تو صحابہ کرام سے
تا بہت ہے ایسا ہی خلافتہ الزور ص ۱۸۱ میں ہے۔ قبور صحابین کو بوسہ دینے کا جواز منقول
ہے اگرچہ عوام کی گمراہی کے اندیشہ سے اس میں احتیاط مناسب ہے لیکن جو افعال
کہ ثابت ہیں ان کو محض اپنی رائے فاسد سے بے دہر کر شرک بنا دینا صحابہ پر الزام شرک
لگانا اور کھلی گمراہی ہے اھ لفظ لفظ۔

اقول۔ ہرگز یہ عبادت تقویۃ الایمان غیر مست شریکات کے ذیل میں نہیں ہے
یہ محض ان مولوی صاحب کا بہتان ہے بلکہ یہ خانہ کعبہ کی خصوصیات میں واقع ہے چنانچہ

فرماتے ہیں

لایعجب انہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں۔
پس خاند کبیکر دیوار مقام فخرم سے چھاتی کا مشائیت اور عبادت و برکت کا موجب ہے
چنانچہ مولانا امام مالک رحمہ اللہ میں دعایت ہے مالک انہ یقیناً عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
فیقول صاحبہ انہ لکن والحق امر المصلح۔ جس کا ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

عبد اللہ بن عباس سے گفت در میان
لکن اسود و مقام ابراہیم فخرم اسرت
یعنی جانیگہ معانقہ باد لیا رکبہ باید کرد
و علیہ اہل الجہل انہ یجبہ فی الدعاء
فی المواضع المستبرکہ و یلزمہ بین افرق

والباب اھرمصفی
پس جس طرح حصول برکت کے لئے فخرم میں بحث کروا کی جاتی ہے اسی طرح
قبور کے ساتھ یہ افعال بجا لانے مفید الی الشکر ہوں گے۔ عیباً کہ خود مولوی نعیم الدین
نے بھی ان امور کو آداب زیارت سے باوجود نقل کرنے آتا مرودہ بلا سند کے خود اشعار
بولو سر و غیرہ قبر کو گراہی کا باعث قرار دیا ہے لہذا یہی دلیل اس کے شرک و کفر ہونے کی
قبر پرستوں کے حق میں ہے ورنہ اگر شرک کئے سے کھلی گمراہی ہے۔ تو گمراہ بتانے
سے بھی کھلی گمراہی واضح ہو گئی کیونکہ گمراہی کا حال کار شرک تک پہنچتا

چنانچہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ البلاغ البین حاکم میں فرماتے ہیں۔
و نیز مشابہت بعض عبادات کہ در خاکیر
از برائے خدا نے تعالیٰ کردہ می شود نسبت
قبور پران خود باہتمام بجائے آرند
چنانچہ پوشش غلاف پرہ ہائے
رنگ رنگ و استلام و تقبیل و ان

اور کہ یہ فخر فخریہ المصلیٰ میں مرقوم ہے

وقال شرف الاقدار وضع اللہ علی
القبر بدعتہ وعن جابر اللہ علامہ
مشائخ مکتہ یکتون ذلك ویقولون
انہ عادیۃ اہل الکتاب و فی احیاء علوم
الدین انہ من عادیۃ النصاری انتہی
ولا شک انہ بدعتہ کا سنتہ فیہ و کا
اثر عن صحابی و کا عن امامہ من بعدہ
علیہ فیکر کہ لو بعدہ کا استلاہ فی
السنتہ کا للحجۃ اسود و لورکن
الہامی مضاہرتہ

و خود علامہ سہودی مدنی رحمہ اللہ الوفا تاریخ مدینہ طیبہ میں فرماتے ہیں۔

ومما اجتنب الاخذاء للقبور عند
التسلیم قال ابن جساہد قال بعض
العلماء انہ من البدع و یطعن من علیہ
لہذا من شعاعہ التقیید و اقبیہ من
تقبیل الارض للقبور اذا لم یفعلہ
السلط و الصالح و الخیر کفہ فی اتباعہم
ومن خطر بالہوان تقبیل الارض
ابلیغ فی البرکۃ فہو من جہالت
و غفلۃ کان انہ کما نساہی فیما
وافق الشرع و اقوال السلطان
عملہ ہو قال و لیس عجیبی
معن جہل ذلک فامر تکیدہ مل
عجیبی معن افغی بتجسہ مع

لے مرہم ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶ ۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹ ۱۷۴۰ ۱۷۴۱ ۱۷۴۲ ۱۷۴۳ ۱۷۴۴ ۱۷۴۵ ۱۷۴۶ ۱۷۴۷ ۱۷۴۸ ۱۷۴۹ ۱۷۵۰ ۱۷۵۱ ۱۷۵۲ ۱۷۵۳ ۱۷۵۴ ۱۷۵۵ ۱۷۵۶ ۱۷۵۷ ۱۷۵۸ ۱۷۵۹ ۱۷۶۰ ۱۷۶۱ ۱۷۶۲ ۱۷۶۳ ۱۷۶۴ ۱۷۶۵ ۱۷۶۶ ۱۷۶۷ ۱۷۶۸ ۱۷۶۹ ۱۷۷۰ ۱۷۷۱ ۱۷۷۲ ۱۷۷۳ ۱۷۷۴ ۱۷۷۵ ۱۷۷۶ ۱۷۷۷ ۱۷۷۸ ۱۷۷۹ ۱۷۸۰ ۱۷۸۱ ۱۷۸۲ ۱۷۸۳ ۱۷۸۴ ۱۷۸۵ ۱۷۸۶ ۱۷۸۷ ۱۷۸۸ ۱۷۸۹ ۱۷۹۰ ۱۷۹۱ ۱۷۹۲ ۱۷۹۳ ۱۷۹۴ ۱۷۹۵ ۱۷۹۶ ۱۷۹۷ ۱۷۹۸ ۱۷۹۹ ۱۸۰۰ ۱۸۰۱ ۱۸۰۲ ۱۸۰۳ ۱۸۰۴ ۱۸۰۵ ۱۸۰۶ ۱۸۰۷ ۱۸۰۸ ۱۸۰۹ ۱۸۱۰ ۱۸۱۱ ۱۸۱۲ ۱۸۱۳ ۱۸۱۴ ۱۸۱۵ ۱۸۱۶ ۱۸۱۷ ۱۸۱۸ ۱۸۱۹ ۱۸۲۰ ۱۸۲۱ ۱۸۲۲ ۱۸۲۳ ۱۸۲۴ ۱۸۲۵ ۱۸۲۶ ۱۸۲۷ ۱۸۲۸ ۱۸۲۹ ۱۸۳۰ ۱۸۳۱ ۱۸۳۲ ۱۸۳۳ ۱۸۳۴ ۱۸۳۵ ۱۸۳۶ ۱۸۳۷ ۱۸۳۸ ۱۸۳۹ ۱۸۴۰ ۱۸۴۱ ۱۸۴۲ ۱۸۴۳ ۱۸۴۴ ۱۸۴۵ ۱۸۴۶ ۱۸۴۷ ۱۸۴۸ ۱۸۴۹ ۱۸۵۰ ۱۸۵۱ ۱۸۵۲ ۱۸۵۳ ۱۸۵۴ ۱۸۵۵ ۱۸۵۶ ۱۸۵۷ ۱۸۵۸ ۱۸۵۹ ۱۸۶۰ ۱۸۶۱ ۱۸۶۲ ۱۸۶۳ ۱۸۶۴ ۱۸۶۵ ۱۸۶۶ ۱۸۶۷ ۱۸۶۸ ۱۸۶۹ ۱۸۷۰ ۱۸۷۱ ۱۸۷۲ ۱۸۷۳ ۱۸۷۴ ۱۸۷۵ ۱۸۷۶ ۱۸۷۷ ۱۸۷۸ ۱۸۷۹ ۱۸۸۰ ۱۸۸۱ ۱۸۸۲ ۱۸۸۳ ۱۸۸۴ ۱۸۸۵ ۱۸۸۶ ۱۸۸۷ ۱۸۸۸ ۱۸۸۹ ۱۸۹۰ ۱۸۹۱ ۱۸۹۲ ۱۸۹۳ ۱۸۹۴ ۱۸۹۵ ۱۸۹۶ ۱۸۹۷ ۱۸۹۸ ۱۸۹۹ ۱۹۰۰ ۱۹۰۱ ۱۹۰۲ ۱۹۰۳ ۱۹۰۴ ۱۹۰۵ ۱۹۰۶ ۱۹۰۷ ۱۹۰۸ ۱۹۰۹ ۱۹۱۰ ۱۹۱۱ ۱۹۱۲ ۱۹۱۳ ۱۹۱۴ ۱۹۱۵ ۱۹۱۶ ۱۹۱۷ ۱۹۱۸ ۱۹۱۹ ۱۹۲۰ ۱۹۲۱ ۱۹۲۲ ۱۹۲۳ ۱۹۲۴ ۱۹۲۵ ۱۹۲۶ ۱۹۲۷ ۱۹۲۸ ۱۹۲۹ ۱۹۳۰ ۱۹۳۱ ۱۹۳۲ ۱۹۳۳ ۱۹۳۴ ۱۹۳۵ ۱۹۳۶ ۱۹۳۷ ۱۹۳۸ ۱۹۳۹ ۱۹۴۰ ۱۹۴۱ ۱۹۴۲ ۱۹۴۳ ۱۹۴۴ ۱۹۴۵ ۱۹۴۶ ۱۹۴۷ ۱۹۴۸ ۱۹۴۹ ۱۹۵۰ ۱۹۵۱ ۱۹۵۲ ۱۹۵۳ ۱۹۵۴ ۱۹۵۵ ۱۹۵۶ ۱۹۵۷ ۱۹۵۸ ۱۹۵۹ ۱۹۶۰ ۱۹۶۱ ۱۹۶۲ ۱۹۶۳ ۱۹۶۴ ۱۹۶۵ ۱۹۶۶ ۱۹۶۷ ۱۹۶۸ ۱۹۶۹ ۱۹۷۰ ۱۹۷۱ ۱۹۷۲ ۱۹۷۳ ۱۹۷۴ ۱۹۷۵ ۱۹۷۶ ۱۹۷۷ ۱۹۷۸ ۱۹۷۹ ۱۹۸۰ ۱۹۸۱ ۱۹۸۲ ۱۹۸۳ ۱۹۸۴ ۱۹۸۵ ۱۹۸۶ ۱۹۸۷ ۱۹۸۸ ۱۹۸۹ ۱۹۹۰ ۱۹۹۱ ۱۹۹۲ ۱۹۹۳ ۱۹۹۴ ۱۹۹۵ ۱۹۹۶ ۱۹۹۷ ۱۹۹۸ ۱۹۹۹ ۲۰۰۰ ۲۰۰۱ ۲۰۰۲ ۲۰۰۳ ۲۰۰۴ ۲۰۰۵ ۲۰۰۶ ۲۰۰۷ ۲۰۰۸ ۲۰۰۹ ۲۰۱۰ ۲۰۱۱ ۲۰۱۲ ۲۰۱۳ ۲۰۱۴ ۲۰۱۵ ۲۰۱۶ ۲۰۱۷ ۲۰۱۸ ۲۰۱۹ ۲۰۲۰ ۲۰۲۱ ۲۰۲۲ ۲۰۲۳ ۲۰۲۴ ۲۰۲۵ ۲۰۲۶ ۲۰۲۷ ۲۰۲۸ ۲۰۲۹ ۲۰۳۰ ۲۰۳۱ ۲۰۳۲ ۲۰۳۳ ۲۰۳۴ ۲۰۳۵ ۲۰۳۶ ۲۰۳۷ ۲۰۳۸ ۲۰۳۹ ۲۰۴۰ ۲۰۴۱ ۲۰۴۲ ۲۰۴۳ ۲۰۴۴ ۲۰۴۵ ۲۰۴۶ ۲۰۴۷ ۲۰۴۸ ۲۰۴۹ ۲۰۵۰ ۲۰۵۱ ۲۰۵۲ ۲۰۵۳ ۲۰۵۴ ۲۰۵۵ ۲۰۵۶ ۲۰۵۷ ۲۰۵۸ ۲۰۵۹ ۲۰۶۰ ۲۰۶۱ ۲۰۶۲ ۲۰۶۳ ۲۰۶۴ ۲۰۶۵ ۲۰۶۶ ۲۰۶۷ ۲۰۶۸ ۲۰۶۹ ۲۰۷۰ ۲۰۷۱ ۲۰۷۲ ۲۰۷۳ ۲۰۷۴ ۲۰۷۵ ۲۰۷۶ ۲۰۷۷ ۲۰۷۸ ۲۰۷۹ ۲۰۸۰ ۲۰۸۱ ۲۰۸۲ ۲۰۸۳ ۲۰۸۴ ۲۰۸۵ ۲۰۸۶ ۲۰۸۷ ۲۰۸۸ ۲۰۸۹ ۲۰۹۰ ۲۰۹۱ ۲۰۹۲ ۲۰۹۳ ۲۰۹۴ ۲۰۹۵ ۲۰۹۶ ۲۰۹۷ ۲۰۹۸ ۲۰۹۹ ۲۱۰۰ ۲۱۰۱ ۲۱۰۲ ۲۱۰۳ ۲۱۰۴ ۲۱۰۵ ۲۱۰۶ ۲۱۰۷ ۲۱۰۸ ۲۱۰۹ ۲۱۱۰ ۲۱۱۱ ۲۱۱۲ ۲۱۱۳ ۲۱۱۴ ۲۱۱۵ ۲۱۱۶ ۲۱۱۷ ۲۱۱۸ ۲۱۱۹ ۲۱۲۰ ۲۱۲۱ ۲۱۲۲ ۲۱۲۳ ۲۱۲۴ ۲۱۲۵ ۲۱۲۶ ۲۱۲۷ ۲۱۲۸ ۲۱۲۹ ۲۱۳۰ ۲۱۳۱ ۲۱۳۲ ۲۱۳۳ ۲۱۳۴ ۲۱۳۵ ۲۱۳۶ ۲۱۳۷ ۲۱۳۸ ۲۱۳۹ ۲۱۴۰ ۲۱۴۱ ۲۱۴۲ ۲۱۴۳ ۲۱۴۴ ۲۱۴۵ ۲۱۴۶ ۲۱۴۷ ۲۱۴۸ ۲۱۴۹ ۲۱۵۰ ۲۱۵۱ ۲۱۵۲ ۲۱۵۳ ۲۱۵۴ ۲۱۵۵ ۲۱۵۶ ۲۱۵۷ ۲۱۵۸ ۲۱۵۹ ۲۱۶۰ ۲۱۶۱ ۲۱۶۲ ۲۱۶۳ ۲۱۶۴ ۲۱۶۵ ۲۱۶۶ ۲۱۶۷ ۲۱۶۸ ۲۱۶۹ ۲۱۷۰ ۲۱۷۱ ۲۱۷۲ ۲۱۷۳ ۲۱۷۴ ۲۱۷۵ ۲۱۷۶ ۲۱۷۷ ۲۱۷۸ ۲۱۷۹ ۲۱۸۰ ۲۱۸۱ ۲۱۸۲ ۲۱۸۳ ۲۱۸۴ ۲۱۸۵ ۲۱۸۶ ۲۱۸۷ ۲۱۸۸ ۲۱۸۹ ۲۱۹۰ ۲۱۹۱ ۲۱۹۲ ۲۱۹۳ ۲۱۹۴ ۲۱۹۵ ۲۱۹۶ ۲۱۹۷ ۲۱۹۸ ۲۱۹۹ ۲۲۰۰ ۲۲۰۱ ۲۲۰۲ ۲۲۰۳ ۲۲۰۴ ۲۲۰۵ ۲۲۰۶ ۲۲۰۷ ۲۲۰۸ ۲۲۰۹ ۲۲۱۰ ۲۲۱۱ ۲۲۱۲ ۲۲۱۳ ۲۲۱۴ ۲۲۱۵ ۲۲۱۶ ۲۲۱۷ ۲۲۱۸ ۲۲۱۹ ۲۲۲۰ ۲۲۲۱ ۲۲۲۲ ۲۲۲۳ ۲۲۲۴ ۲۲۲۵ ۲۲۲۶ ۲۲۲۷ ۲۲۲۸ ۲۲۲۹ ۲۲۳۰ ۲۲۳۱ ۲۲۳۲ ۲۲۳۳ ۲۲۳۴ ۲۲۳۵ ۲۲۳۶ ۲۲۳۷ ۲۲۳۸ ۲۲۳۹ ۲۲۴۰ ۲۲۴۱ ۲۲۴۲ ۲۲۴۳ ۲۲۴۴ ۲۲۴۵ ۲۲۴۶ ۲۲۴۷ ۲۲۴۸ ۲۲۴۹ ۲۲۵۰ ۲۲۵۱ ۲۲۵۲ ۲۲۵۳ ۲۲۵۴ ۲۲۵۵ ۲۲۵۶ ۲۲۵۷ ۲۲۵۸ ۲۲۵۹ ۲۲۶۰ ۲۲۶۱ ۲۲۶۲ ۲۲۶۳ ۲۲۶۴ ۲۲۶۵ ۲۲۶۶ ۲۲۶۷ ۲۲۶۸ ۲۲۶۹ ۲۲۷۰ ۲۲۷۱ ۲۲۷۲ ۲۲۷۳ ۲۲۷۴ ۲۲۷۵ ۲۲۷۶ ۲۲۷۷ ۲۲۷۸ ۲۲۷۹ ۲۲۸۰ ۲۲۸۱ ۲۲۸۲ ۲۲۸۳ ۲۲۸۴ ۲۲۸۵ ۲۲۸۶ ۲۲۸۷ ۲۲۸۸ ۲۲۸۹ ۲۲۹۰ ۲۲۹۱ ۲۲۹۲ ۲۲۹۳ ۲۲۹۴ ۲۲۹۵ ۲۲۹۶ ۲۲۹۷ ۲۲۹۸ ۲۲۹۹ ۲۳۰۰ ۲۳۰۱ ۲۳۰۲ ۲۳۰۳ ۲۳۰۴ ۲۳۰۵ ۲۳۰۶ ۲۳۰۷ ۲۳۰۸ ۲۳۰۹ ۲۳۱۰ ۲۳۱۱ ۲۳۱۲ ۲۳۱۳ ۲۳۱۴ ۲۳۱۵ ۲۳۱۶ ۲۳۱۷ ۲۳۱۸ ۲۳۱۹ ۲۳۲۰ ۲۳۲۱ ۲۳۲۲ ۲۳۲۳ ۲۳۲۴ ۲۳۲۵ ۲۳۲۶ ۲۳۲۷ ۲۳۲۸ ۲۳۲۹ ۲۳۳۰ ۲۳۳۱ ۲۳۳۲ ۲۳۳۳ ۲۳۳۴ ۲۳۳۵ ۲۳۳۶ ۲۳۳۷ ۲۳۳۸ ۲۳۳۹ ۲۳۴۰ ۲۳۴۱ ۲۳۴۲ ۲۳۴۳ ۲۳۴۴ ۲۳۴۵ ۲۳۴۶ ۲۳۴۷ ۲۳۴۸ ۲۳۴۹ ۲۳۵۰ ۲۳۵۱ ۲۳۵۲ ۲۳۵۳ ۲۳۵۴ ۲۳۵۵ ۲۳۵۶ ۲۳۵۷ ۲۳۵۸ ۲۳۵۹ ۲۳۶۰ ۲۳۶۱ ۲۳۶۲ ۲۳۶۳ ۲۳۶۴ ۲۳۶۵ ۲۳۶۶ ۲۳۶۷ ۲۳۶۸ ۲۳۶۹ ۲۳۷۰ ۲۳۷۱ ۲۳۷۲ ۲۳۷۳ ۲۳۷۴ ۲۳۷۵ ۲۳۷۶ ۲۳۷۷ ۲۳۷۸ ۲۳۷۹ ۲۳۸۰ ۲۳۸۱ ۲۳۸۲ ۲۳۸۳ ۲۳۸۴ ۲۳۸۵ ۲۳۸۶ ۲۳۸۷ ۲۳۸۸ ۲۳۸۹ ۲۳۹۰ ۲۳۹۱ ۲۳۹۲ ۲۳۹۳ ۲۳۹۴ ۲۳۹۵ ۲۳۹۶ ۲۳۹۷ ۲۳۹۸ ۲۳۹۹ ۲۴۰۰ ۲۴۰۱ ۲۴۰۲ ۲۴۰۳ ۲۴۰۴ ۲۴۰۵ ۲۴۰۶ ۲۴۰۷ ۲۴۰۸ ۲۴۰۹ ۲۴۱۰ ۲۴۱۱ ۲۴۱۲ ۲۴۱۳ ۲۴۱۴ ۲۴۱۵ ۲۴۱۶ ۲۴۱۷ ۲۴۱۸ ۲۴۱۹ ۲۴۲۰ ۲۴۲۱ ۲۴۲۲ ۲۴۲۳ ۲۴۲۴ ۲۴۲۵ ۲۴۲۶ ۲۴۲۷ ۲۴۲۸ ۲۴۲۹ ۲۴۳۰ ۲۴۳۱ ۲۴۳۲ ۲۴۳۳ ۲۴۳۴ ۲۴۳۵ ۲۴۳۶ ۲۴۳۷ ۲۴۳۸ ۲۴۳۹ ۲۴۴۰ ۲۴۴۱ ۲۴۴۲ ۲۴۴۳ ۲۴۴۴ ۲۴۴۵ ۲۴۴۶ ۲۴۴۷ ۲۴۴۸ ۲۴۴۹ ۲۴۵۰ ۲۴۵۱ ۲۴۵۲ ۲۴۵۳ ۲۴۵۴ ۲۴۵۵ ۲۴۵۶ ۲۴۵۷ ۲۴۵۸ ۲۴۵۹ ۲۴۶۰ ۲۴۶۱ ۲۴۶۲ ۲۴۶۳ ۲۴۶۴ ۲۴۶۵ ۲۴۶۶ ۲۴۶۷ ۲۴۶۸ ۲۴۶۹ ۲۴۷۰ ۲۴۷۱ ۲۴۷۲ ۲۴۷۳ ۲۴۷۴ ۲۴۷۵ ۲۴۷۶ ۲۴۷۷ ۲۴۷۸ ۲۴۷۹ ۲۴۸۰ ۲۴۸۱ ۲۴۸۲ ۲۴۸۳ ۲۴۸۴ ۲۴۸۵ ۲۴۸۶ ۲۴۸۷ ۲۴۸۸ ۲۴۸۹ ۲۴۹۰ ۲۴۹۱ ۲۴۹۲ ۲۴۹۳ ۲۴۹۴ ۲۴۹۵ ۲۴۹۶ ۲۴۹۷ ۲۴۹۸ ۲۴۹۹ ۲۵۰۰ ۲۵۰۱ ۲۵۰۲ ۲۵۰۳ ۲۵۰۴ ۲۵۰۵ ۲۵۰۶ ۲۵۰۷ ۲۵۰۸ ۲۵۰۹ ۲۵۱۰ ۲۵۱۱ ۲۵۱۲ ۲۵۱۳ ۲۵۱۴ ۲۵۱۵ ۲۵۱۶ ۲۵۱۷ ۲۵۱۸ ۲۵۱۹ ۲۵۲۰ ۲۵۲۱ ۲۵۲۲ ۲۵۲۳ ۲۵۲۴ ۲۵۲۵ ۲۵۲۶ ۲۵۲۷ ۲۵۲۸ ۲۵۲۹ ۲۵۳۰ ۲۵۳۱ ۲۵۳۲ ۲۵۳۳ ۲۵۳۴ ۲۵۳۵ ۲۵۳۶ ۲۵۳۷ ۲۵۳۸ ۲۵۳۹ ۲۵۴۰ ۲۵۴۱ ۲۵۴۲ ۲۵۴۳ ۲۵۴۴ ۲۵۴۵ ۲۵۴۶ ۲۵۴۷ ۲۵۴۸ ۲۵۴۹ ۲۵۵۰ ۲۵۵۱ ۲۵۵۲ ۲۵۵۳ ۲۵۵۴ ۲۵۵۵ ۲۵۵۶ ۲۵۵۷ ۲۵۵۸ ۲۵۵۹ ۲۵۶۰ ۲۵۶۱ ۲۵۶۲ ۲۵۶۳ ۲۵۶۴ ۲۵۶۵ ۲۵۶۶ ۲۵۶۷ ۲۵۶۸ ۲۵۶۹ ۲۵۷۰ ۲۵۷۱ ۲۵۷۲ ۲۵۷۳ ۲۵۷۴ ۲۵۷۵ ۲۵۷۶ ۲۵۷۷ ۲۵۷۸ ۲۵۷۹ ۲۵۸۰ ۲۵۸۱ ۲۵۸۲ ۲۵۸۳ ۲۵۸۴ ۲۵۸۵ ۲۵۸۶ ۲۵۸۷ ۲۵۸۸ ۲۵۸۹ ۲۵۹۰ ۲۵۹۱ ۲۵۹۲ ۲۵۹۳ ۲۵۹۴ ۲۵۹۵ ۲۵۹۶ ۲۵۹۷ ۲۵۹۸ ۲۵۹۹ ۲۶۰۰ ۲۶۰۱ ۲۶۰۲ ۲۶۰۳ ۲۶۰۴ ۲۶۰۵ ۲۶۰۶ ۲۶۰۷ ۲۶۰۸ ۲۶۰۹ ۲۶۱۰ ۲۶۱۱ ۲۶۱۲ ۲۶۱۳ ۲۶۱۴ ۲۶۱۵ ۲۶۱۶ ۲۶۱۷ ۲۶۱۸ ۲۶۱۹ ۲۶۲۰ ۲۶۲۱ ۲۶۲۲ ۲۶۲۳ ۲۶۲۴ ۲۶۲۵ ۲۶۲۶ ۲۶۲۷ ۲۶۲۸ ۲۶۲۹ ۲۶۳۰ ۲۶۳۱ ۲۶۳۲ ۲۶۳۳ ۲۶۳۴ ۲۶۳۵ ۲۶۳۶ ۲۶۳۷ ۲۶۳۸ ۲۶۳۹ ۲۶۴۰ ۲۶۴۱ ۲۶۴۲ ۲۶۴۳ ۲۶۴۴ ۲۶۴۵ ۲۶۴۶ ۲۶۴۷ ۲۶۴۸ ۲۶۴۹ ۲۶۵۰ ۲۶۵۱ ۲۶۵۲ ۲۶۵۳ ۲۶۵۴ ۲۶۵۵ ۲۶۵۶ ۲۶۵۷ ۲۶۵۸ ۲۶۵۹ ۲۶۶۰ ۲۶۶۱ ۲۶۶۲ ۲۶۶۳ ۲۶۶۴ ۲۶۶۵ ۲۶۶۶ ۲۶۶۷ ۲۶۶۸ ۲۶۶۹ ۲۶۷۰ ۲۶۷۱ ۲۶۷۲ ۲۶۷۳ ۲۶۷۴ ۲۶۷۵ ۲۶۷۶ ۲۶۷۷ ۲۶۷۸ ۲۶۷۹ ۲۶۸۰ ۲۶۸۱ ۲۶۸۲ ۲۶۸۳ ۲۶۸۴ ۲۶۸۵ ۲۶۸۶ ۲۶۸۷ ۲۶۸۸ ۲۶۸۹ ۲۶۹۰ ۲۶۹۱ ۲۶۹۲ ۲۶۹۳ ۲۶۹۴ ۲۶۹۵ ۲۶۹۶ ۲۶۹۷ ۲۶۹۸ ۲۶۹۹ ۲۷۰۰ ۲۷۰۱ ۲۷۰۲ ۲۷۰۳ ۲۷۰۴ ۲۷۰۵ ۲۷۰۶ ۲۷۰۷ ۲۷۰۸ ۲۷۰۹ ۲۷۱۰ ۲۷۱۱ ۲۷۱۲ ۲۷۱۳ ۲۷۱۴ ۲۷۱۵ ۲۷۱۶ ۲۷۱۷ ۲۷۱۸ ۲۷۱۹ ۲۷۲۰ ۲۷۲۱ ۲۷۲۲ ۲۷۲۳ ۲۷۲۴ ۲۷۲۵ ۲۷۲۶ ۲۷۲۷ ۲۷۲۸ ۲۷۲۹ ۲۷۳۰ ۲۷۳۱ ۲۷۳۲ ۲۷۳۳ ۲۷۳۴ ۲۷۳۵ ۲۷۳۶ ۲۷۳۷ ۲۷۳۸ ۲۷۳۹ ۲۷۴۰ ۲۷۴۱ ۲۷۴۲ ۲۷۴۳ ۲۷۴۴ ۲۷۴۵ ۲۷۴۶ ۲۷۴۷ ۲۷۴۸ ۲۷۴۹ ۲۷۵۰ ۲۷۵۱ ۲۷۵۲ ۲۷۵۳ ۲۷۵۴ ۲۷۵۵ ۲۷۵۶ ۲۷۵۷ ۲۷۵۸ ۲۷۵۹ ۲

علمہ بالحدیث و تفسیر القرآن
 السلف استشهدوا بالحدیث
 انتہی قلت وقد شاهدت بعض
 رجال القضاة فعل ذلك جعزرة
 الملا زاد عليه وضع الجبنة كهيئة
 الساجد فتبعد العوارض كاحول و
 لا قرة الا بالله انتہی (صواعق مکنی)

نیز علامہ سید سہروردی مدنی و ذوالوفاء ملہ اول ص ۳۸ میں فرماتے ہیں۔

بھی عمر بن عبد العزیز علی ذلک
 البیت ہذا ایضا بالظہر وعمر بن
 عبد العزیز نہ دواکان یخذه اناس
 قبلہ نفس فیہ الصلاۃ من بیہ سجون
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال قال لیس الیقین یخذ و اتجوز انبیاہم
 مسجد و قال اللہ لا یصل قبری
 و لنا الجید الحدیث ام

و قال بالعلامۃ الزعفرانی وضع البید
 علی القبر و سہ و تقبیل من السید
 النبی شکر شرعاً و روی عن انس بن
 مالک راوی رجلاً وضع یدہ علی قبر
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنهأ و
 قال ما کنا نعزیز ہذا علی عہد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
 قد انکرہ مالک و الشافعی و احمد
 اشہد الا بحار انتہی (صواعق مکنی)

نیز علامہ سید سہروردی مدنی و ذوالوفاء ملہ اول ص ۳۸ میں فرماتے ہیں۔

پس الحمد للہ کہ کلام اکابر ائمہ امت خصوصاً امام سید سہروردی مستند مولوی نعیم الدین سے
 حسب تصریح اہادیث و ائمہ دین کے سخت انکار ثابت ہوا کہ پیشانی رکھنا اور جو منابر کو مانند
 سیت سجدہ کے ہے اور بشاہیت خصوصیات عائد کعبہ بیت اللہ الحرام و حجر اسود کے تقریباً
 قبول پر غلاف پر دے ڈالنا بوسہ دینا ہاتھ سے چھونا منجھ عادات یہود و نصاریٰ کے ہے جن
 پر قبور انبیاء علیہم السلام کو سجدہ گاہ بنائے پر لعنت فرمائی گئی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اپنی امت کو ڈرا کر وعظ فرمایا کہ یا اللہ میری قبر کو بت نہ بنا دینا کہ بوجہ جادے ورنہ کیا کوئی
 کہہ سکتا ہے کہ یہ تنبیہ کسی غیر مسلم کے لئے تھی؟ نہیں بلکہ مہتدیین گور پرستوں مدعیان توحید
 و حب نبوی کے لئے یہ تنبیہات ارشاد ہوئیں۔

و من کان فی خدہ اخطی فکفر فکافراً
 وادرجی اس میں اللہ جبار ہا توہ و خیرت میں

پس یہ سب امور باعث گمراہی اور مال شرک کے ہیں کسی اثر معانی اور معتدلات نام سے
 ثابت نہیں لہذا کما حقہ تقویۃ الایمان کی تائید و تصدیق واجب ہو گئی اور مولف الطیب
 کے انکار و ہیبتانات کی قطعی کھل گئی۔ اور مزید تفصیل اس کی اوپر لکھ چکی جاتے اکتفی و رخصتی
 احتیاطاً علی الباطل کما فی کما و کما و لا ما

قولہ ص ۱۱۱ تقویۃ الایمان میں انہیں شرکات کے سلسلہ میں یہ بھی لکھ دے۔ اس کے
 کنوئیں (کے پانی) کو تبرک سمجھ کر مینا بدن پر ڈالنا آپس میں با شتا غائبوں کے واسطے سے جانا۔
 یعنی یہ سب باقی شرک ہیں تقویۃ الایمان مث ظالم نے کنوئیں کے پانی کو تبرک سمجھ کر
 استعمال کرنا کھانے سے شرک بنا دیا۔ جو بات ہے بے دلیل من گھڑت ہے اور جھانٹ
 چھانٹ کر ان چیزوں کو جالیہ ہے جن کا ثبوت شریعت میں موجود ہے اور دین کی تعلیم دی
 گئی ہے ان کنوئیں کی زیارت کے لئے جانا اور ان کے پانی کو تبرک بنانا مستحب ہے جن
 سے حضور نے پانی پیا طہارت فرمائی۔ مدینہ طیبہ کے خدام اپنے برتن لاتے تھے جس میں پانی ہوتا
 تو آپ ہر رتن میں اپنا دست مبارک ڈال دیتے۔ اب تقویۃ الایمان والا کس کو شرک
 کہے گا حضور سید عالم کا جبہ جس کو حضور پہنتے تھے۔ اس کو بیماروں کے لئے دھویا کرتے تھے
 اس سے قصہ یہ ہوتا تھا کہ اس جبہ شریف کے دھون سے بیماروں کو شفا حاصل ہوتی تھی
 والا تو بزرگوں کے کنوئیں کے پانی کا بطور تبرک استعمال کرنا بھی شرک کہتا تھا یہاں لمبوس

نیز علامہ سید سہروردی مدنی و ذوالوفاء ملہ اول ص ۳۸ میں فرماتے ہیں۔

کر نہیں جیسے، حدیث مرفوع ابن عباس رضی اللہ عنہ میں ہے بجز پانی دینے زمین پر زرم کا پانی ہے اس میں طہارہ طہارہ شافعیہ یعنی کہا لے گا کام کرتا ہے بیماری کو دفع کرنا ہے۔ درود طہارہ فی الکعبہ دو طہارتات طہارت حیات فی مصعبہ۔

ہاں اہل ہویہ کہتے ہیں کہ کوئی پانی فذل کے قائم مقام نہیں ہو سکتا تو آب زمزم اس سے مستثنیٰ ہے جس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جب انداز اسلام میں مکہ مکرمہ میں آئے ان کے پاس کچھ کھانا تھا ایک مہینہ تک زمزم شریف پیتے رہے ایسے تو ان فریب ہوئے کہ پیٹ میں ٹھنکین پر ٹھنکین دواہ مسلک وغیرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب زمزم پیتے تو یہ دعا کرتے اے اللہ میں تجھ سے علم الفلح دینے والا رزق کھپائش کرے خدا کا شفا پر بیماری سے مانگتا ہوں انتہی کن انی الترغیب والترہیب منشا امام مستندی در پس یہ مختصر کتب معتبرہ کی مخیلہ خصوصیات کے فضائل زمزم شریف کے ناظرین کرام نے ملاحظہ فرمائے ہیں سے تقویۃ الایمان کی تائید اظہار میں شمس واضح ہے۔

تبرکات کی شرعی حیثیت اس کے سوا مدینہ طیبہ کے کنوؤں یا کسی تبرکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا نسخ ہونا تقویۃ الایمان میں ہرگز نہیں ہے یہ تبرکات کا بہتان ہے مہذب میں خصوصیت سے تبرک جان کر زمزم کا استعمال ثابت اور مؤکد ہے کسی دوسرے کنوؤں اور پانی کا اس کی مثل جاننا ہی ثابت نہیں البتہ انبیاء و صالحین کے تبرکات بھیجو کہ تبرک جان کر اس سے مشرف ہونا مستحب اور باعث اختصاف ہے جس طرح خود مولوی یحییٰ لدین نے بھی مستحب ہی لکھا ہے اس میں کیا جالے مقال ہے چنانچہ چند مواقع حسب احادیث طبعیہ و ناظرین میں طبع صحیح بخاری بارہ اول ۱۳۳ میں حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت عیدہ رضی اللہ عنہ سے یہ دونوں تابعین ہیں امیر سے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ہیں جو پیچھے ہیں مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تو فرمایا عیدہ نے میرے پاس ایک بال بھی ہو جائے تو دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے سر مبارک کے بال مبارک تقسیم فرمائے ملام احمد کی روایت میں اتنا نادر ہے کہ آپ نے فرمایا ان کو خوشبو میں رکھو اور اس میں تبرک ہونا بالوں مبارک کا ثابت ہوا۔ (فتح الباری) ایضا بارہ اول ۱۳۳ اور بارہ ۱۳۴ میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ میں پانی منگا کر اس میں دو نول ڈالے اور زمزم مبارک دہریا۔ اور

اس میں گلی کی چھالوں کی ادھال رضی اللہ عنہا سے فرمایا اس میں سے تم دونوں پیو اور اپنے منہ اور سینوں پر چھو کر لو اور خوش رہو دونوں کے پیالہ کے کرچیل کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا بارہ کے پیچھے سے لو میں میرے لئے بھی چھوڑ دو انہوں نے باقی ام سلمہ کو دے دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو صابن مٹا کر دھو کر کوسے کر اپنے بدن پر صابن لیتے تیز بارہ اول ۱۳۳ میں روایت ہے کہ محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کے منہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی فرمائی تھی اور صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسالہ وضو لینے پر آپس میں رتے تھے اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کے سر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پیرا اور وہ سات برس کے تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غسالہ پانی پیا۔ ایضا مجمع بخاری بارہ ۵ منشا اور بارہ ۲۵ منشا میں حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چادر حاشیہ دار بن کر لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میں نے آپ کے لئے نبی ہے کہ میں آپ کو پہناؤں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ آپ نے اس کا تہ بند بنالیا۔ پھر ایک شخص نے آپ کو پیچے ہوئے دیکھ کر عرض کیا کہ کیا اچھی ہے یہ مجھے دے دیجئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا پس آپ مکان میں تشریف لے گئے اور چادر اتار کر بھیج دی تو صحابہ نے اس کو طاعت کی کہ تو نے اچھا کیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو قبول فرمایا اور آپ ضرورت مند تھے اور تو نے آپ سے سوال کیا اور تو جانتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی سائل کو رد نہیں فرماتے ہیں تو اس نے جواب دیا قسم اللہ کی میں نے پہننے کے لئے نہیں سوال کیا۔ بلکہ میں اس میں برکت کی امید رکھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہنا ہے اس چادر میں میرا لکھن کیا جاوے۔ پس اس کو اسی چادر میں لٹایا گیا۔ ایضا مجمع بخاری بارہ ۲۳ منشا مع فتح الباری روایت ہے کہ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ مبارک تھا جس میں تبرک پیا جاتا۔ اور عاصم الاحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ مبارک اور امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا اس پیالہ مبارک کو بصرہ میں اور پیا اس سے اور وہ خرید گیا تھا میراث نصر بن انس رضی اللہ عنہ سے آٹھ ہزار کو نیز مجمع بخاری بارہ ۲۴ منشا میں روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو

لگا پانی لئے ہوئے تھے اور لوگ ایک ایک کر کے فنا لے رہے تھے کہ منہ پر تھے۔ اور جسے نہ ملتا وہ دوسرے کے ترہاتہ سے اپنا ہاتھ ڈر کے منہ پر لٹاتا۔ ایسا پارہ ۴۴ مسئلہ میں روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے مبارک تھے جب ان کے پاس کوئی بیماری یا کسی حاجت والا آتا تو ان کو پانی میں ہلا کر پانی دے دیتے۔ نیز صحیح بخاری پارہ ۲۶ ص ۲۶ میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوکرائے تو انہیں ہی ایک رضی اللہ عنہ نے آپ کا پسینہ ادربال مبارک جو کسے ہوتے ایک شیشی میں خوشبو کے ساتھ جمع کر لے تھے اور قریب وفات کے وصیت فرمائی تھی کہ ان کو میرے کفن میں لگانا چنانچہ ایسا کیا گیا۔ علی ہذا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک تھے وفات کے قریب وصیت کی کہ ان کو میری ناک میں رکھ دینا۔ اھ۔ ازالہ الخفا۔

متعدد اہل فضل شیخ مشائخ
علاوہ بریں ہزاروں واقعات حیرات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث صحیحہ میں وارد ہیں جن کا شمار دشوار در دشوار ہے جو محبوب سنت ہی کے لئے ہوا ث محبت ہیں چنانچہ مولانا شہید مرحوم صاحب تقویٰ الایمان منصب امامت مس میں فرماتے ہیں۔
پس بیگوئی کو کفایت انبیاء و کما لالتیقا
ہر چند بیا راز بیا رست و فاضل از حد
شمار کرد احصا آں از خصل با فروم کہ از
اعلا اجم متعسرست بل جعفر و محب
ایشان محبت حضرت رب الارباب
است و بسطن ایشان مبزوق آ انتخاب
محبت ایشان باعث رفیع درجات
مستانہ
دورات ہے۔

پس جبکہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال و مہر و لگی مبارک فرمانا اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس بار مستعمل نما لے مبارک کو تبرک اپنا اور جسم پر لانا احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا۔ جو مولوی انیم الدین کے مذہب میں تا پاک نباست غلیظ تک ہے چنانچہ کبریٰ شرح منہج اعلیٰ مسئلہ میں مرقوم ہے اما انما المستعمل فتعین غیاطہ غلیظۃ عند اہل حنیفہ و دیکھو

نہادی و خوبی جلد اول صفحہ ۲۶۴ میں مرقوم ہے۔
مدار مستعمل طہر ہے ملکہ نہیں اس سے دھو نہ ہوگا۔ اور پینا کر دہ۔ صحیح ہی ہے کہ اس سے پانی مستعمل ہو جائے گا۔ اور اس سے دھو صحیح نہ ہوگا۔ نہ یہ کھرت کلمت ہوگا اگر تبرک کی حد اعتدال سے بڑھ جاوے گا لولہ منسوخ اور شرک تک کی بھی حرمت پہنچ جاوے گی چنانچہ امام بیہقی رحم کی غضب الایمان میں عبدالرحمان بن قراہ صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

ان انبی صلی اللہ علیہ وسلم
لوحا یوما یفعل اصحابہ
یقن حق یوسف و فعال لہو
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما
یجملہ کلہ علی ہذا قالوا حب
اللہ ورسولہ فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم من سرہ ان
حب اللہ ورسولہ وحبہ اللہ
در سورہ فلیصدق حدیثہ
اذا حدث و لیودا ما شئدا
ام حق و لیحسن جوار من
حبادہ

(مشکوۃ مشکوۃ)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اشعۃ اللغات شرح مشکوۃ جلد رابع مشکوۃ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

یعنی دعوت محبت خدا و رسول خدا یا
ایشان اس امور کہ تسع باب و شہادت
خدا چندان مؤثرت نہ دارد و بر نفس
خاکی نیست و ثابت نمیکند و عذر دوان
یعنی دعوی محبت خدا و رسول خدا کا معنی
ایسی ہی باتوں پر موقوف نہیں ہے کہ خدا پانی
خود کا دل بیا جائے کہ چندان نفس پر شاق
نہیں ہے بہتر اس کے کہ بجا آواز ہو اور

اتصال ادا مرقولوا ہی سمت مخصوصاً
 ایس امور کہ صدق حدیث وادائے
 امانت و حسن جوار است اس
 اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ صلی

میں فرماتے ہیں

مخفی نہ تھا کہ تنظیم اشیا و شہادہت بزرگان
 دفعہ موجب کفر و اشراک نیست اما
 دفعہ دفعہ این واد و اتصال از حد و غور گذشتہ
 میرا ہی لفظی پیادے آرد و این لفظی
 آنست کہ چون علماء باشند جنہیں تنظیم
 کنندگان را مانع سے آیند ایشان حیلہ
 و اعتذار علیہ محبت بربنیت بزرگان
 دین میکنند و میگویند حرکات ما از بہ
 سبب ظہیر حال صادر میشود پس گاہی
 کہ این بیماری از حد میگذارد و دوام شرک
 علی گرفتار میشود اندوہ نیز مشاہدہت بیستے
 عبادات کہ در غایت کعبہ از برائے قتلے
 قتالی کردہ میشود نسبت بقبور پیراں
 خود باہتمام بجائے آرد چنانچہ اکثر شرک
 نمودن مخالف تہجائے آب زم زم۔
 علاوہ انہیں خود مولوی نعیم الدین کے، علی حضرت مولوی صاحب بریلوی علیہ السلام

فی فتاویٰ افریقہ رضوی پریس بریلی کے مسئلہ میں لکھتے ہیں

ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہزاروں طرح جس کا انداد فرمایا ہے۔ مسیح علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کی امت ان کے کلمات کا لیکر کہہ کر حد سے گزری اور ان کو خدا اور خدا کا لیکر کہہ کر انہیں
 پورے ہمارے حضور رسیدہ ہم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلمات اہل کے برابر کس کے

کمال ہو سکے جس جس کے کمال میں سب حضور ہی کے کمال پر تو اجمال میں ۱۰۰ یقیناً پہنچا
 اقدس بالوہی و زلف رحمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت نے لڑی امت کے حلقہ ایمان
 کے لئے ہر آن پر لڑا ہے ایسی حدیث اور اپنے رب کی الوہیت ظاہر فرمائی بلکہ شہادت میں
 رسول سے پہلے عہدہ رکھا کہ اس کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں ۱۱

اللہ لا شریک لہ تقویۃ الایمان کا بیان توحید معہ اس کے اجزاء و فروع اور اس کے
 مقابل شرک الوہیت کہہ اس کے جزئیات و فردیات رسوم و عادات جاہلیت کے کیا حقہ
 تفصیل کے ساتھ مزید پوچھا۔ جس طرح کلام مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی میں
 حفظ الایمان کے لئے توحید الوہیت کہہ شہادت میں رسول سے پہلے عہدہ مقدم رکھا گیا
 باقی اقبیاد ادا دلیا کے ذات و فضائل سے توحید میں کیا بحث اور لگاؤ ہے اس کا باب
 جدا گانہ اس کے بعد موجود ہے

گر نہ بیند بر در شہرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گنگ

چنانچہ اس بیان کی تائیدات میں تمام اکابر ملت متفق اللسان ہیں مگر برخلاف اس کے
 مبتدعین گور پرستوں کی تائید جس کا کھائے اسی کا گائے کے معنی ہے۔ بلکہ مؤلف الہیہ
 نے تو مخالفت توحید میں اللہ تعالیٰ کا کھانا ہی فراموش کر کے احیاء رسومات و شریکات
 کی دل کھول کر وادی اداس میں نہ اس کو آخرت یاد ہی اور نہ یہ کہ تائید شرک کا ٹھکانا
 جہنم ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک

عجیب و غریب مغالطے! ایسی چیزیں کو شرک کہہ ہے جن کو شرک کہنا مضحکہ خیز ہے

مثلاً جھاڑو دینی، روشنی کرنی، بفرش بھانا، پانی پلانا، وضو غسل کا لوگوں کے لئے سامان رحمت
 کرنا، مورچہ جھلنا، شامیانہ کھڑا کرنا، آداب سے کھڑا ہونا، ان میں سے اگر کوئی کام بھی غیر
 خدا کے لئے کیا تو تقویۃ الایمان کے صفہ میں لکھ دیا ہے کہ بیضے کام تنظیم کے اللہ نے اپنے
 لئے خاص کئے ہیں۔ انہیں کی مثال میں آپ نے جھاڑو وغیرہ کو شمار کر دیا ہے۔ یہ تو اسماعیل
 پرست مخالف کریں کہ کس آیت یا حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جھاڑو دینا، روشنی کرنا، بفرش بھانا
 پانی پلانا، وضو اور غسل کا سامان درست کرنا، مورچہ جھلنا، شامیانہ کھڑا کرنا، اللہ تعالیٰ
 نے اپنے لئے خاص کیا ہے اور یہ خاص کام دہائی کہاں ادا کرتے ہیں، انہوں نے کس کو فلاخ فرض

کیا ہے جس پر مومل جھلنا اور شامیانہ کھڑا کرنا اس کی تعلیم کے لئے خاص ہو نہ ہا یوں
 کیا عجیب دین ہے خدا خواستہ ان کی سلطنت ہو تو دنیا کو کوڑے سے کچلے سے اٹا دیں۔ کیونکہ
 جھاڑو دنیا تو شرک ٹھہرا ہر مکان تاریک اور اندھیرا پٹ ہے اس لئے کہ دشمنی کرنا
 شرک ہے۔ پانی پلانا بھی شرک بنا یا ہے۔ بزرگدلوں سے بھی بڑھ گئے۔ انہوں نے صرف
 اہل بیت پر پانی پند کیا تھا۔ مگر پانی پلانے پر شرک کا بخوبی دینے کی انتہی بھی نہیں سوچی
 تھی کسی نمازی کے لئے دعوا اور غسل کا انتظام کرنا کیوں شرک ہے اسی لئے نہ کہ تعداد
 علی اللہ التقویٰ میں داخل ہے اس سے نماز پر اعانت ہوتی ہے جس کا ہم سے خدا کی عبادت
 پر اعانت ہو۔ دینی دین میں وہ بھی شرک عظیمہ شرک کی تعریف میں تقویٰ الایمان صحت
 میں یہ لکھا ہے کہ وہ چیزیں اللہ نے اپنے بندوں کے ذمہ بندگی ٹھہرائی ہوں تو لازم آیا
 کہ جھاڑو دنیا روشنی کرنا۔ مومل جھلنا۔ شامیانہ کھڑا کرنا نشان بندگی ہے۔ اب تو ہر دینی
 پر فرض ہے کہ جھاڑو دینے پھرے۔ در نہ نشان بندگی جاتا رہے گا۔ مومل جھلنا ہا میں رکھے
 کہ دینی دین میں یہ نشان بندگی ہے۔ حیرت ہے ان کو نہ عقلوں پر جو ایسی کتاب پر ایمان
 رکھتے ہیں اور ان معرفات کو ملتے ہیں انہی۔

اقول وباللہ التوفیق ان مولوی صاحب کی بنیاد انھوں نے عقل پر حریف ہے۔ جب
 ان کو حیدر جناب باری تعالیٰ کو چھوڑ کر شرک جیسی گندگی
 میں طوطہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر شیطان جھٹ لیں اپنا حیل بنا کر عقل سے کلینے پہرہ
 کرتا ہے۔ سیدھی راہ بھی ٹھیک نظر آتی ہے۔ قرآن پاک احادیث سید المرسلین صلی اللہ علیہ
 وسلم کے انوار بھی غفلت و تاریک دکھائی دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ حق تعالیٰ رحم الراحمین کی ہر
 اس سے اظہار ہوتی ہے اور اس آیت کے مصداق ہو جاتا ہے۔

وَمَا كُنَّا بِمَنَظَرٍ لِّكَلْبٍ مِّنْ لَّغْوٍ مِّنْ دُونِهَا
 آذَانُ اللَّهِ يَهْدِي مَنَظَرًا نَّجِيًّا
 تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَهُوَ يَتَوَكَّلُ
 تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَهُوَ يَتَوَكَّلُ
 تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَهُوَ يَتَوَكَّلُ

ہر چند کہ ان امور کا تفسیل جواب اور گندہ چکا ہے۔ مگر مختصر یہاں بھی ناظرین اہل الفہم
 ملاحظہ فرمائیں کہ مولوی صاحب نے تقویٰ الایمان کے معنی کو حیدر عبادت حق تعالیٰ کو

معنی شرک تقرب لیلہ اللہ کے ساتھ خلک کر کے نزدیک ہی ملحق اللہ ہو کر باندھی ہے جو ہر گز اس
 میں اس طرح نہیں ہے۔ بلکہ تقویٰ الایمان کے اس مقام پر اولاً اقسام عبادت اللہ عز و جل
 طبعہ اور ثانیاً اقسام تقرب لیلہ اللہ طبعہ طبعہ مذکور ہیں۔ جن کو پہلے کا دوسرے پر اور
 دوسرے کا پہلے پر خلک کر کے مولا نا شہید پر بہتان باندھا ہے۔ سینے پہلے معنی اول خدا
 خانہ کعبہ معنی جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی فرش بھانا پانی پلانا دعوت غسل کا لوگوں کے
 لئے سامان درست کرنا۔ یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو جائزے
 میں۔ اور مجملہ معنی دوم دو پاں روشنی کر کے خلاف ڈالے، جادو چڑھا دے۔ ان کے نام کی
 چھڑی کھڑی کر کے۔ رخصت ہونے وقت لٹے پاؤں چلے۔ ان کی قبر کو بوسہ دے مومل
 چلے۔ اس پر شامیانہ کھڑا کرے۔ اور ایسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے
 و تقویٰ الایمان صحت

اب کیا بجز مؤلف جیسے دشمن شہید کے کوئی متدین اہل توحید متبع سنت کہہ سکتا ہے
 کہ جھاڑو دینی روشنی کرنی فرش بھانا پانی پلانا دعوت غسل کا سامان درست کرنا عبادت و مومل
 ثواب و اجر نہیں ہیں۔ مگر خلاف اس کے گور پرست قبروں پر روشنی خلاف جادو چڑھانے
 چھڑی کھڑی کرتے یوقت رخصت مانند خانہ کعبہ کے لٹے پاؤں چلتے قبر کو بوسہ دینے مومل
 جھٹلے شامیانہ وغیرہم لگاتے ہیں۔

پس ناظرین اس قریب وہی کو بغور مقابلہ کر کے حق و باطل میں امتیاز فرمائیں۔ اور
 پھر کچھ انہیں امور پر منحصر نہیں۔ بلکہ ہر وہ کام جو حق تعالیٰ کے لئے عبادت ہو گا۔ وہ غیر اللہ کے
 حصول تقرب عبادت کے لئے شرک ہو گا۔ پھر یہ کیا لازم ہے کہ جو عبادت گور پرست قبروں کے
 لئے تقریباً کرتے ہوں۔ وہ بے حد حق تعالیٰ کے لئے بھی جائز و ضروری ہوں۔ بلکہ نعل معصیت
 و مشابہت افعال شرک پر بھی حکم کفر و شرک ہوتا ہے چنانچہ جس طرح ایمان کی ستر سے زائد
 شاخیں چھوٹی بڑی حدیث میں وارد ہیں کہ اعلیٰ ان میں حکم لا الہ الا اللہ ادا دے کر تکلیف
 چیز راست سے دور کرنا ہے۔ اسی طرح کفر و شرک کے انواع بھی چھوٹے بڑے وارد ہیں جیسے
 قسم لیلہ اللہ کو تسمیہ لیلہ اللہ کہ گھون بد کو یاد و غیر ہم کو احادیث میں شرک فرمایا ہے۔ چنانچہ
 رد المحتار فقہ حنفی ج ۱ ص ۱۰۱ میں مستند مولوی نعیم الدین میں مرقوم ہے

ان الخلف بقوا سعة وتعالى
 سواہم اہم و صحت حق تعالیٰ عز و جل رحم

وصفاً من وجہ مکروہ کا صرح کیا کہ وہ ہے شرعاً امام خودی نے شرع صحیح
 پر التودی فی شرح صحیح مسلم کی شرح فرمائی ہے لکھا ہے ہمارے شاخ
 الطاهر میں کلام مشافہانہ کفر سے کام ہے چو کہ ایسا کرنا کفر ہے۔
 نیز در التودی میں مرقوم ہے۔

اصل عبادۃ الاصلہا تنضاد
 قیوم الصالحین مساجد
 جس کو بوجہ ہٹانے کی مصلحتیں لکھیں
 کو مسجد نہ جالین ہے۔

اس کے علاوہ مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت راس الطائر پر بلوی عطایا القدرین حکم انصوری
 حسنی پریس بریلی کے مسد میں لکھتے ہیں۔

واللہ عزوجل جس کے کمرے پناہ دے دنیا میں جت ہستی کی اجدا دیوں ہوئی۔ کہنا نہیں
 کہ جنت میں ان کی تصویریں بنا کر رکھیں اور اسے لغت عبادت کی تائید بھی شدہ شدہ
 ہی محمد پر گئیں۔

چنانچہ کمرہ بات و منکرات امور پر بھی ہمال کا و مسند و شاہتہ اہل کفر کے حکم کفر و شرک کا شرع
 میں وارد کیا گیا ہے۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری و مستند مولوی نعیم الدین الہ آبادی
 حلفہ میں مرقوم ہے۔

واللہ باطلان الکفر ان فاعل فعل
 فعل لا شیعہ یا فعل اهل الکفر و
 فیہ جعل ان اطلاق الکفر علی العاصی
 نقص الزجر کما قرئناہ
 اور اطلاق کرنے کفر سے اس کے مائل پر
 و فعل ہے جو شاہد رکھتا ہوا اہل کفر سے اور
 اس میں حجاز ہے اطلاق کرنے کو کفر کا کہنے پر
 و محمد زحمہ تیس کے میں طرح مقرر ہو چکے۔

پھر مولوی نعیم الدین کا مضطربانہ متضاد امور الٹ پلٹ ایک ہی صفحہ میں کر کے یہ کہنا کہ اس آیت
 یا حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جھاڑو دینا۔ روشنی کرنا۔ فرش بچانا۔ پانی پلانا و حضور اور غسل کا سامان
 درست کرنا اور تھانے اپنے لئے خاص کیا ہے۔ پھر اس کے برعکس جو بیٹی کھائی تو یہ کیا کہ جھاڑو
 دینا تو شرک شیعہ اراکین کرنا شرک ہے پانی پلانا بھی شرک بتایا۔ پھر جو عیسوی بیٹی کھائی تو کیا کہ اس
 نماز کے لئے حضور اور غسل کا انتظام کرنا کیوں شرک ہے اس لئے کہ اس سے نماز پر مانعیت
 ہوتی ہے پھر اس کے برخلاف جو تھے الٹ پھیریں یہ گپ اٹائی کہ اب تو ہر دینی پر فرض ہے کہ
 جھاڑو لئے پھر سورہ نشان بندگی جاتا رہے گا اور چلے ہاتھیں دے کہ یہ نشان بندگی ہے۔

پناہ بندگی کے بڑا حالانکہ تقویۃ الایمان میں ہے حضور امور ہرگز جمع نہیں ہیں اس پر
 تو صرف جھاڑو روشنی فرش پانی پلانے و وضو غسل کے سامان کو مانہ کعبہ منظر اور مساجد اللہ کے لئے
 عبادت میں داخل کئے ہیں نہ کہ شرک میں کیونکہ جھاڑو دینا عبادت کعبہ و مسجد میں بیشک نشان
 بندگی عبادت اور علامت ایمان ہے اور موجود چل قبول پر تقریباً بجائے جھاڑو و مسجد کے بلاشبہ
 شرک میں داخل ہے مگر پرستوں بے دینوں کا یہ عجیب الذکا دین ہے چنانچہ بیشتر مساجد بھی
 قبور بزرگان کے قریب ہوتی ہیں ان میں جھاڑو صفائی کو کیا گرد و غبار سے آلودہ ہوتی ہیں بجا
 ان کے قبول پر شامیانہ امور و محل، الملبس و کھواب کے پردہ غلاف زمین کے زرق و برق سامان
 کے لحاظ کئے جاتے ہیں بھلا قبر پرست قبول کو بوجہ ان پر تقریباً غلاف الملبس، فرش
 بچائیں۔ جھاڑو دیوں۔ قبر کے غسالاب کو تبرک بنا کر پیوں جسم کو ملیں۔ مقانیس کے لئے
 لے جا دیں۔ یا کعبہ معظمہ کو ہماریں۔ نماز پڑھیں مسجدوں میں جھاڑو فرش پانی وضو غسل کا سامان
 بچا کریں۔ اصل یہ ہے کہ قبروں پر جھاڑو پھونک۔ روشنی شامیانہ کھڑا کرنا عموماً گور پرستوں
 کا طریقہ ہے۔ لیکن موجودین غائبہ کعبہ مساجد میں یہ کام عبادت و تقریباً الی اللہ کرتے ہیں چنانچہ
 حضرت مولانا شاہ عبدالمعز محدث دہلوی در تفسیر فتح العزیز پارہ اول مسئلہ آیت دسی
 کی خواجہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

و بحیث تعصب یہودیان مسجد بیت المقدس
 را کہ بلاشبہ بنائے حضرت داؤد حضرت
 سلیمان بعد ازاں وقت ہمیشہ عبادت گاہ
 انبیاء نبی اسرائیل منہ و مملو بند خدا
 بود و خراب ساختند و نجاسات و نجس
 و فحاشا گناہناشتند و آنرا کہ سہ و مزینہ
 مگر و اندر نمود ہر جا تو ریت یا تختہ یا تختہ
 و بدل کال مکان تبرک در مکان شرقی آن
 کہ بولہ حضرت عیسیٰ بود عبادت گاہ مقرر کیا
 و آن مسجد تبرک تا وقت شیلورخ اسلام
 خراب ماند تا آنکہ حضرت امیر المؤمنین عمر
 انصاری نے یہ بوجہ تعصب شعی بنیہ کے
 مسجد بیت المقدس کو کہ بلاشبہ حضرت داؤد
 حضرت سلیمان علیہما السلام کی بنائی ہوئی تھی اور ان
 زمانہ سے برابر عبادت گاہ انبیاء نبی اسرائیل کی رہی
 اور ہمیشہ کئی گانے اس میں ہوتا تھا خراب کر ڈالا
 اور بنایا متوالیہ گاہ و بنائے جو یہاں اور کرا کو کرا
 ڈالا کرتے اور جس جگہ تورت کو پائے گاہ عبادت بیت
 المقدس کے بدلے شرقی کا طرف مقام بولہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کو عبادت گاہ مقرر کر دیا اور وہ
 مسجد تبرک زمانہ اسلام کے شیعہ و جنگ خراب ہی
 پڑی رہی یہاں تک کہ حضرت عمر المؤمنین علیہ السلام

ہی انصاف ہم آن شہر را فتح نمودند و
 بر نفس نفیس خود و دیگر صحابہ کرام و آن مکان
 را از نجاسات پاک کردند بآب شستہ
 مطہب و منقلب گردانیدہ و محل عبادت
 و نماز قرار دادند و اگر مدعی توحید و
 اتباع سنت اند پس کار ایشان مخالف
 گشتار ایشان شد کہ تنظیم معبود مستلزم
 تنظیم عبادت اوست و تنظیم عبادت
 اوست مستلزم تنظیم عبادت بگاہ اول پس خراب
 کردن عبادت بگاہ دلیل انکار عبادت
 است و انکار عبادت علامت انکار
 معبود و قول کار ایشان مخالف گشتار
 ایشان بر اعداد غفاق بر ایشان تھا
 گشت و از زمرہ اہل دین برآمدند ایضا
 منہ لہ چون خراب کنندہ مساجد را پس
 دیکہ خدیوہ فرمودند بطریق مقابلہ فریاد
 شد کہ معبود سازندہ مساجد را اور بدل
 آن حکم لعل و ایمان خواہند فرمودند
 دعایت انسا بعد مساجد اہل حق
 سب اللہ می آید انشاء اللہ تعالیٰ و لہذا
 در حدیث شریف وارد است کہ اذا
 لا یتیم الرجل یتعاهد المسجد فاضربہ
 لہ بالایمان یمن یمن یمن یمن یمن یمن
 گیری مسجدی کند و بار بار بدان خانہ متحرک
 آمد و رفت می نماید پس برائے او گواہی

نفس شہر کو فتح فرمایند و نفس نفیس
 کو ہم نفس مسجود کو مسجود سے پاک کردہ و
 مسجد کو خوشبو سے مسطر کیا و دیگر عبادت
 نماز کی قرار دی و اگر مدعی توحید و اتباع
 سنت کے ہیں پس ان کا کام مخالف ان کی تھا
 کے ہوا کیونکہ تنظیم معبود کی مستلزم تنظیم
 کی عبادت گاہ کے ہے پس خراب کرنا عبادت
 گاہ کا دلیل انکار اس کی عبادت کا ہے اور
 انکار کرنا عبادت کا دعوت انکار و معبود کا عیب
 من ان کا مخالف ان کے قول کے ہوا تو در غاق
 کان پر ثابت ہو گیا و دوسرے جہاں سے علامت
 عیب مسجد کے غائب کرنے والوں کے تھے
 دیکہ شدہ و فراموشی بطریق مقابلہ کے ہوا کہ
 آید کہنے والے مسجد کے کہنے کے ہاں
 میں حکم سنت عمل اللہ ایمان کی ثابت ہوگی
 چنانچہ آیت - وہی آتا و کرے مسجد میں اللہ
 کی اور نفیس لایا اللہ پر - اشارہ و اشارہ ذکر
 اس کا آمدے گا اس نے حدیث میں وارد ہے
 یعنی جس وقت تم دیکھو کسی شخص کو کہ غیر مگر
 مسجد کرتا ہے اور بار بار اس خانہ متحرک میں
 آمد و رفت کرتا ہے پس اس کے گواہی پائی
 کی تم دو دوسرے کہ مسجد کو گرد و خاک کو
 و حرک و فرود کر دات فی اہل عبادت شری
 سے پاک کے و درویش کرنے و غیرہ
 سے مسطر کرنے اور غرض لطیف و خرابی

ایمان و جہد دوم آنکہ مسجد را از نجس و خاک
 قاپ بنی قاپ بن و دیگر گاہات طبعی و
 نجاسات شرعی پاک سازد و با خوشبو و عطر
 و خوشبو مسطر سازد و غرض لطیف پاکتہ
 درال گسترند و حدیث شریف است کہ
 خس و خاشاک از مسجد دور گردن چاروب
 کشی نمودن آن متحرک ہر مردمان بہشت
 است و ایضا مسجد دہم نہیں در مجاہدان
 اسباب طہارت از بنائے مسکن و ترمیم
 چاہ مسجد را بر آئے آب ریزند و بسیار شستن
 فرش بویاد و غیرہ و در شستن کردن چراغ در
 انہا تا آن حدت کہ مردم دہال باشند عبادت
 است و حدیث صحیح بروایت حضرت ام المؤمنین
 عائشہ صدیقہ رحمہ وارد شدہ کہ رسول اللہ
 صلوات اللہ علیہ و آلہ و سلم فی مکان
 نظیب و نظیف یعنی متحرک حکم فرمودند
 بنکردن مسجد را در قلیبا و آن مساجد پاک
 و صاف باید داشت و خوشبو و مسطر باید نمود
 ایضا و ایضا تفسیر آیت و طہر بیتہ لعل
 و لعل کفین و طہر مسجد یعنی آنکہ پاک
 دارد خانہ نماز پاک و با و از نجس و غیرہ پاک
 آن لغت می کشند آب دہن و آب بینی
 و خس و خاشاک و ایضا حدیث دوم آنکہ
 آن مکان را بویچسازد و جوہ علاقہ با حق
 نہا شدہ و حدیث دیگر کہ نفس قبور را بویا

دستارہ و آتش و آب و درخت منع و کفر
اور شہداء انکس و اهل بیت سے سخت

محاکمات آئی ہے

آمدہ

تجزیح بخاری پارہ ۲ صفحہ ۱۷۷ میں ہے۔

باب کنس المسجد و الشقاق الخرقی

ماں باپن و سہیل و شہداء و انکس

کوڑا اور گولی دینے کا بیان ہے۔

والفقدی والعیلان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

ان رجلا سودا و املاہ سودا

ایک کا نام دیا ایک کا مال حضرت سہیل

یقنن المسجد فالت النبی صلی

محمد و درویشا و بی بی و سہیل و دیگرین انہی صلی

اللہ علیہ وسلم عند فلول المات

اللہ علیہ وسلم نے اس کا مال و بیات فرمایا و گول

فقال فلولاً و تنموئی ہر دلوئی

نے فرمایا کہ وہ گول و دیگرین قراب نے فرمایا تم

علی قبرہ ۱ و قال علی قبرہا شافی

نے مجھے قبر کی گھبراہٹ سے بے خبر فرمایا ہے کہ

قبرہ فصلی علیہا

قبر قریش کے تومانا ہے اس پر

اور خود مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی حیات الموات مطبوعہ گنگوڑا حسنی بمبئی مطبعہ
میں روایت کرتے ہیں۔

ایک دن میں سہیل مجھ کو دکھائی دیا کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے

خبر دی حضور ان کی قبر پر گڑے دیات فرمایا یہ قبر کیسی ہے لوگوں نے عرض کی کہ میں نے گفرایا

وہی جو سہیل میں مجھ کو دکھائی کہ حق عرض کی ہاں۔ حضور نے صاف ہاند کرنا فرمایا۔ پڑائی اس

ہمان کی ہی کہ طرف خطاب کر کے فرمایا تو نے کوفہ علی نقیل پایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ

کیا وہ سستی ہے فرمایا کہ تم اس سے زیادہ نہیں سستے مجھ کو دکھائی اس نے جواب دیا کہ مسجد میں

مجھ کو دکھائی ہے۔

قبر پر نماز جنازہ کا ثبوت

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

جنازہ دوبارہ قبر پر پڑھی اور یہ مولوی نعیم الدین کے مذہب جدید

میں نامائز اور گناہ ہے۔ دیکھو مولوی صاحب بریلوی الہادی اماما جب مطبوعہ اہل سنت

و جماعت بریلی علیہ میں لکھتے ہیں

لہذا اس کی سند ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲

مذہب و گروہ و جنازہ و نماز و ہمارے مذہب میں نامائز ہیں اور ہر نامائز گناہ ہے اور گناہ

میں کسی کا اتباع نہیں۔

پس عجیب مولوی نعیم الدین کا دین و مذہب جدید ہے جس سے بغض و عناد حدیث رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر و بیان ہے پھر دیکھو بودا و کون اہل باب السراج فی المساجد

و مسجد میں چراغ جلائے گئے بیان میں حضرت یحییٰ بن زکریا سے روایت ہے۔

انھا قالت یا رسول اللہ اختنا فی

بیت المقدس فقال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم انشوا فصلوا

و کانت لیلہ لاد اذ قالہ حو یا فانت

لو تاتوا و فصلوا فیہ فابعدوا

بزمیہ یسرج فی قتاد بیلہ

(البوداد)

اور سنن ابن ماجہ مکتبہ میں روایت ہے۔

و عن ابی سعید الخدری قال اول

من سریح فی المساجد تعیم

الداری

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

والسراج نداء البراءة والقراءة
والساقى اختفى
اور مجالس الامراء معتزلا سعدی حنفی نے دس کی تعریف و توصیف بولانا شاہ عبدالعزیز صاحب
نفاذی مزیدی جلد دوم میں فرما چکے ہیں اور میں مرقوم ہے

وقد نال الامم هجولا الضالين
المضلين الى ان شرعوا للقبور سجدا
ووضعوا لها المناسك حتى صنف
بعض فلا تفرق في ذلك كتابا وسماء
مناسك في المشاهد تشبها منه
للقبور بالبيت الحرام ولا يخفى ان
هذه مفارقة لدين الاسلام وخل
في دين عباد الا صنم فانظر الى ما
بين ما شرع الله عليه السلام
في القبور من الذي عاقد مذكرة
وبين ما شرع الله ولا قصدوه
من التباين العظيم ولا ريب ان
في ذلك من الفساد ما يعجز الانسان
عن حصره منها تعظيها المواقف في
الاختلاف بما دونها التقدير على السجد
التي هي خير ابقاء واحبها الى الله
فانها اذا قصدوا القبور ليقصدوها
مع التعظيم والاحترام والخصوع
والخشوع ورسقرة القلب وغير ذلك
مسالكا يفعلونه في المساجد ولا
يحصل لهم فيها نظير ولا مثله

حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ اس کے خلاف ہے اس کا ذکر
اور یہ کہ کرنے والے کی قبروں کا کج کرنا شروع کر
دیا ہے اور اس کے کتاب و طریقہ مقبول کے ہیں
حتی کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس باب میں کتاب
تعیین کر کے اس کا ہم مناسک کا اضافہ
و کہ جس نے قبور کو بیت الحرام کے مشابہ
ظہر ایسا عقاب کر کے اعتبار گواہی اسلام
سے ایک ہر کرب پرستوں کے دین میں داخل
ہو جائے اور یہ کہ وہ مسلمان طریقہ یعنی علیہ السلام
کے مذہب کے جو مذہب کے مذہب کے مذہب کے مذہب کے
دین میں طریقہ اس کے مذہب کے مذہب کے مذہب کے
کس قدر بڑا فرق ہے اور بلاشبہ اس میں اتنے
تفرق ہیں کہ انسان گتے گتے مایوس ہو جائے ایک
یہ کہ قبروں کی اس قدر تعظیم کرنا جس سے لوگ
قبر میں پڑ جائیں ایک یہ کہ قبروں کو نصیحت
سمجھوں پرستی جو تمام مقاموں سے بڑا شر
قائل کے نزدیک مجاہد ہے کہ یہ لوگ جب
قبروں پر جاتے ہیں تو نہایت بوجہ تعظیم اور حرمت
و ان کے اور خوف و زنی دل کی کرتے ہیں۔ اس
تذکرہ سمجھوں میں نہیں کرتے اور نہیں مایل ہوتا
ہو کر اس میں اس کا نظیر اور مثیل اور ایک

وسمها اتخذوا المساجد والى ربهم عليها
منها العكوف عندها وتعلق السجود
عليها واتخذوا السند نذ لها حتى بان
عبادها من عجور الجارعة عندها على
الجوارعة عند المسجد الحرام ويزرون
سدا ان تبا خضل من خدمته السلج
ومن هذا السند ربا وسد تبا ومنها
لربها كاجل الصلوة عندها والطيف
بها وتعلق لها وسلا مهاد تعقير
المقدور عليها واخذ ترا بها وده عام
اصحابا ولا استغاثه بغيره وسواهم
اتصروا القوي والاعاثة والولد فضل
الدليل وقهرهم الكليات وغير ذلك
من الحاجات التي كان عباد الكلاوات
يسكنونها من اوثانهم وليس شئ منها
شئ عا بافتان ائمة المسلمين والاول فعل
شيثا رسول رب العالمين والاحد من
الاصحاب والنايعين سائقا ائمة الدين

اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ
تقل فرماتے ہیں۔

واراں جملہ امت مسجد گاہ مانتے قبر
را وچرا غفل نمودن بر آئنها و اعتکاف
نزد آئنها و اذیت نمودن بآئنها و مقرر نمودن
خدمت کے بار و بکشی و مقرر سازی
دعا آئنها ناپسند و مردم را بر آئنها گور پرستی

و منہ انفال گور پرستوں کے قبروں کو
مسجد گاہ بنانا اور ان پر اعتکاف کرنا اور
ان کے نزدیک حکمت کرنا اور بڑے عقائد اور
جہاد کشی مقرر کرنا اور غریب اور بے سگارا
اور بے گور پرستی کی حرمت دینا یا عبادت کے قبروں

و عادت میکند تا آنکه عبادان قبول فرمودند
مبادت قبول فرمودند و مبادت قبول فرمودند
میکند که خدمت این آستان افضل از
خدمت مساجد است حرم گوید واقعی
راست گفتار است چشم خود دیده باشد
و مقابل این گروه مجوس خود شنیدند

نیز منوچهر بلایع الهیین میں فرماتے ہیں
بلایع بہت پرستان خود لباس پریش و کتا
می پوشانند و پرستان نیز مرگ و بازگان
خود را ہم چینی می پوشانند

نیز حاکم میں فرماتے ہیں
و نیز عادت بت پرستان است کہ علیہا کو
بنام بتان خود می افزائند پس آئینہ داشتہ
کمال آداب بجای بتان خود می بر سر
پرستان نیز علیہا رنگ رنگ بنام شاہ مدار
و خواجہ معینی الدین و سالار محمود غازی
و سرور سلطان و روز ہائے معینہ استوار
میکند باز آئینہ را برداشتہ بر دیوار کویں
میرسانند و این فعل را عبادت دانستہ
عاجت روانی خود ہائے ازیں کاوی
جویندہ

نیز حاکم میں فرماتے ہیں
و نیز عادت مشرکان است کہ بنام گدشتگان
کبھی نوشا تندقان سبیل را بنام غیر خدا
مشہور میدارند و پرستان نیز آداب رائے
بجی وہ بھی عادت مشرکان کی ہے کہ گدوے
ہوئے کے نام کا پانی پاتے ہیں اور اس کو سبیل
بنام غیر خدا مشہور کرتے ہیں و پرستار گدوے

امام حسین می نوشند و آن را نذر امام
میگویند

امام شہداء علیہ السلام صاحب مہدث و ملوئی حضرت آئینہ عشرہ صلوات میں فرماتے ہیں
و اما مشاہیر مولویں و زایام عاشورا
چیزے کہ بنود با بتان خود گندایں یا
با صورت قبول آئینہ نذر و غسل
و نذر اس

اور خود مولوی نعیم الدین نے اپنے رسالہ اسواط العذاب میں لکھا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور ان پر مسجدیں بنانے اور چراغ رکھنے
والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ مگر یہاں مولوی نعیم الدین نے محض تقویۃ الایمان کی مناد اور عناد میں
اپنے محض جمل سے یہ اعتراض لغو و باطل کی ککس آیت یا حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جہاد و دیار شنی
فرنا فرشتہ بیکار پانی پلانا و وضو اور غسل کا سامان درست کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص
کیا ہے

جس کا جواب با صواب و دندان شکن آیات و احادیث و تفاسیر و شروح احادیث اور
کلام اکابر ائمہ دین فقہاء اہل حقین سے عراضاً بتایا تقویۃ الایمان کی وضاحت تمام ثبوت کو پہنچا
اور مزید تفصیل کے ساتھ مولوی نعیم الدین کے ۱۵۰ کے جواب میں گزر چکا ہے۔ درکہ وہ شنی
جو حق تعالیٰ کی عبادت کے مقابلہ میں یہ تقرب غیر اللہ عمل میں لائی جاوے گی شرک ہوگی
اسی لئے اسباب و ذرائع عبادت کے بھی عبادت ہی ہوتے ہیں اور معصیت کے معصیت
بعض امور عبادت کے لئے معین بعض معین مخصوص بہتم بالشان بعض شیت پر موقوف، پس خدا
گور پرستوں کے افعال قبروں کے ساتھ کہ یہ معطر مساجد اللہ کے مانند و شایع داخل شرک
و ضلال ہیں والحمد للہ ولا عینا و فاعاذا بعد الحق اکا الضلال۔

قوله ص ۱۶۳ — ۱۶۵
مباحث متعلقہ عادات میں شرک، مولوی سہیل نے اپنے شریک ت کا ہونا حصر اس
قواعد کے نام سے موسوم کیا ہے اس میں اکثر وہی باتیں دہرائیں گئی ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا بعض باتیں
نئی بھی ہیں وہ یہ ہیں حضرت نبی کی صوفیہ سرزد کھائی میں شہ عبداللہ کی کاوش و حقہ والا نہ کھائے

برائی جہاں کسی کی طرف نسبت کرنا کہ ظالم کی شکایت ہو گیا۔ غلامے کو لوڑا فتح و
 اقبال مل گیا۔ اندر رسول چاہے گا تو میں آؤں گا۔ کسی کو مالک الملک شہنشاہ کینا ان سب باتوں
 کو شرک بتا رہا ہے اور لکھا ہے۔ مسلمان سب باتوں سے شرک ثابت ہو رہے۔ تقویٰ الایمان مثلاً
 اب ان کی حقیقت پر نظر ڈالئے حضرت بی بی کی صحبت اس کا شرک ہو نا صاحب تقویٰ الایمان
 نے یہ غم خودایت سے ثابت کیا ہے اور آیت کریمہ ان یصدعون من دونہا الا اننا لکرم کر کے
 یعنی صاحب اللہ کے سوا جو آدمیوں کو پکارتے ہیں سو اپنے خیال میں خود تو ان کا تصور باندھتے ہیں پھر
 ان کی حضرت بی بی کا نام طہیر الیقین ہے کوئی بی بی آسیا کوئی بی بی امدادی کوئی لال پری کوئی سیاہ
 پری کوئی سینٹا کوئی ڈسائی کالی کوئی اور تقویٰ الایمان سے اس گستاخی دہے ابی سے تو سر ملنا
 کا دل کا تپ جانے گا کہ حضرت بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بی بی آسیہ کا ذکر پرہیز اور مسائی
 اور کالی کے ساتھ لاکر کیا ہے اللہ ہی اس کا بدلہ دے۔ یہ کیسا ستم اور کیسی بے باکی ہے کہ قرآن پاک
 کے معنی بدل ڈالے یہ دعویٰ جو عبادت کرنے کے معنی میں ہے اس کا ترجمہ پکڑنا کیا اور انشاء جو
 مناسبت عزت و خیر و قبول کے حق میں وارد ہے اس کو اہل بیت رسالت اور پاک پیغمبروں پر ڈالا
 اور محکم کو شرک قرار دینے کے شوق میں قرآن پاک پر انفراد کر دیا معنی میں تحریف کر ڈالی۔
 تفسیر مدارک مطبوعہ مصر جلد اول مسئلہ ۱۵ دعویٰ عبادت کرنے کے معنی میں ہے۔ اور انک
 ۱۰ لات غریبت مراد ہیں۔ مولوی اشرف علی ہانوی نے آیت کا ترجمہ لکھا ہے۔ یہ لوگ غلط
 تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف چند نانی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں ترجمہ القرآن محبوب المطابع
 دہلی مسئلہ ۱۵ ہے اس کے شرک کی حقیقت اور اس طرح اس بے یمن نے قرآن پاک کی آیات
 لکھ کر غلام کو گراہ کیا ہے گراہ سمجھتے ہیں کہ شاید آیت ہی میں یہ معنوں ہو گا۔ معاذ اللہ بلیت
 رسالت سے کیا عبادت ہے کہ ان کے ایصال ثواب کو شرک کہہ دیا صدقہ عبادت ہے۔ اور
 یہ عبادت کا ایصال ثواب نفوس متبرعے ثابت اور خود اسمعیل نے صراط مستقیم میں اس
 کو تسلیم کیا ہم صفحہ ۹۰ و ۹۱ میں اس کی عبارتیں نقل کر چکے ہیں اب یہ شرک کیسے ہو گیا۔ اگر
 صدقہ پر خیر خدا کا نام شرک ہو تو ایسا شرک قرآن و حدیث میں ہیبت ہو گا۔ نما الصداقات
 للفقراء والمساکین اذیتہ صدقات فقرار و مساکین کے لئے ہیں۔ اور صدقہ سے ہی یہاں
 صدقہ فرض زکوٰۃ مراد ہے حدیث شریف میں ہے کہ لا مردہ دہائی میں میں ہی شرک ہوا بی بی
 صاحبہ کی صحبت عورتوں کو کھلائی جاتی ہے اور شاہ عبداللہ صاحب کا تو شرع نہ چنے والوں

کوا میں کی ہے درجہ تو بے نہیں کہ مردوں کے لئے محکم اور خود لکھ کے لئے قرشہ کوئی حرام سمجھتا ہو
 بلکہ ان بزرگوں کو جن سے اس اور مزید احتیاط ہے ان کو دیا جائے۔ یہ حدیث سے ثابت
 ہے حدیث بخاری و مسلم و مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۳۲ یعنی بارہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری
 ذبح فرما کر اس کے اعضا بجا بجا کر کے چاروں طرف ان کے پاس بھیجئے جو بی بی خدیجہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا کی دوستر تھیں محکم اگر مردوں کو نہیں دی جاتی تو اس کی اصل یہ حدیث
 ہے اس کو شرک بتانا سخت گمراہی ہے اس حدیث سے چند باتیں ثابت ہوئیں کسی کے ایصال
 ثواب کے لئے جائزہ ذبح کرنا اس کو بھی اسمعیل کے شرک قرار دیا ہے صدقہ کا میت کا احباب
 اور ایسے لوگوں پر صرف کرنا جن سے ان کو اس پر مارا وہ موجود نہ ہوں تو ان کے پاس بھیجا شاہ عبداللہ
 صاحب طہیر الیقین کا ترجمہ سے نفرت تھی۔ مسئلہ ان کے ایصال ثواب کا تو شرع نہ چنے والوں کو کہنا
 جاتا ہے۔ اسی طرح کسی درگ کے ایصال ثواب کا کہنا اس کے مرید ہیں خدام یا آستانہ پر عبادت
 کرنے والوں کو پہنچانا بھی اس حدیث سے ثابت ہوا جس کا تقویٰ الایمان صفحہ ۵۵ میں الفاظ
 لکھا کر کیا ہے کوئی کسی کی قبر پر ہے جاتا ہے غرض اس شخص کی جرات ہے قرآن و حدیث کے
 مخالف ہے اور غلط فہم

اقول وباللہ التوفیق۔ جناب مؤلف کی مبنیٰ و المحاسنی قابل ملاحظہ ہے۔ اولاً اس جگہ
 بطور منظر تقویٰ الایمان کا ترجمہ حصہ آخر اک فی العبادت کے نام سے لکھا جاتا ہے جو محض غلط
 ہے کیونکہ یہ فصل پانچویں آخر اک فی العبادت کے بیان میں ہے۔ ثانیاً جن امور اور جن الفاظ
 کا اس کے شروع کی تین سطروں میں ذکر کیا گیا ہے وہ تقویٰ الایمان کے پہلے باب توحید و شرک
 میں مذکور ہیں یہ محض الٹ پلٹ کر کے غوام میں اپنے جہل کو علمیت جلاتا ہے۔

البتہ اس فصل خیر میں قرآن پاک کی آیت سورہ نساء میں صدقہ من دونہ الا اننا لکرم لکھا
 نہیں پکارتے صدقہ اللہ کے مگر عورتوں کو ترجمہ اصل حقیقی پکارتا عورتوں کو جو بعضی عبادت ہے۔ کیا
 کیا ہے۔ اس کو سنی بدلتا "قرآن پر انفراد و تحریف" اور غلط ترجمہ جاتا "اور انات سے صولات و خیرے
 جو بزرگنا محض جہل و عناد ہے۔ حالانکہ مولانا شہید مرحوم کے مجدد مولانا شاہ ولی اللہ محدث
 دہلوی نے تقریر فی حق الرحمن ترجمہ فارسی میں ہی ترجمہ کر رکھا ہے۔

نہی خواہند از چ خداست مگر اوہ یعنی پکارتے ہیں منہ غلامان کے مگر عورتوں کا
 نیز مولانا شہید مرحوم کے چچا سید مستاجر صاحب مولانا شاہ عبداللہ صاحب محدث دہلوی نے

صمیم میکنند و مطالب و مقاصد خود را
پس روزگار و طریقت میسازند و توسل این
دور با از انجا توحیح خود بخوانند و دل
عاجات خود را از انجا میدارند این شرک
در عبادت است و توسل عبادت غیر
عاجات خود را از انجا غیر توسل است
شناخت این فعل عبادت باید دید
و حیل است آنچه بعضی از زمان و وقت
انظار و شناخت این فعل گویند که مالک
را بر آن فعل نگاه میداریم و توابع آنرا
به پیران می بخشیم اگر در این امر صادق
باشند چنین ایام از بر آن صیام چه در کار
است و تفصیل طعام و تعین اوضاع شنبه
مختلف و افطار از بر آن چیست - این
خود عین شهادت و توسل شیطان یعنی
سرت و الله سبحانه و تعالی اعلم

در مولا شاه عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ شرح
کے جان را بآلہ خود ساخته و کسے ستارہ افشا
را کسے صحرائش را کسے دریائے گنگ را
و کسے درخت بستی و میل را کسے کوہ
شوالک را کسے غور و لیار را کسے تپا
فہریدان و جنبان را
ایضا کہ فرماتے ہیں -

قدرت و دولت بعض بر آنے خداست
جمیع امور پنج چیز از ان بدو فرزند یا رو
مستحق است و حق تعالی کے لئے تمام مٹو
مکہ کے لئے اللہ عزوجل کے لئے تمام مٹو

دست و پا و شاہ و امیر و پیر و پادشاه
و پری بدن حکم او مدد می توانند کرد
ایضا جلد دوم مسئلہ میں فرماتے ہیں
دارع شیطانیہ عیشہ مجھے کہتا ہے کہ
را بخور با کسی ساختہ می فرستند تا آنکہ تمام
اولیاء بود و حقیقت حقیقت
شیطان

ایضا در مسئلہ میں فرماتے ہیں
چنانچہ بعضی جہلا و اسرار قبیہ حضرت
امیر المومنین را بصورت شیر مینند
ایضا در مسئلہ میں فرماتے ہیں

بلکہ چنان مسلمان نیز در بعض دورہ گرفتارند
بعضی از اشخاص این عالم پیران سے
نامند و استغاثت و استعلام مقیبات
از انہا می کنند و برخی را پرباں و بارہا
پیر و عینی بنا القیاس -
ایضا در مسئلہ میں فرماتے ہیں

و خود را بچلہا و مرکب و در سر و ارجاع طبع
بزرگان و محدود می سازند و نام بزرگان
بر آنے خود می گیرند تا مردم زود گردید
شوند و انکار کنند و در وقت رقت خباثت
و بد طبعی خود ظاہر می نمایند و شرک
صریح می کنند و این مرض منقلب
جمیع طوائف نبی اکرم والا حق است حتی
کہ درین است نیز مشورع تمام پیدا کرد

و کذا المذبح کشفه و المیزان کشفه و المیزان کشفه
 ایضا مقلدین فرماتے ہیں

و می گویند کہ خود را به پیرانی و اس فرموده
 و گویا بخش و اندک بخش نامیده باشند و
 سوا می باید گیران استجا نه دهند بلکه بیرونی
 رسولان خداوند خود که بدون وساطت ما
 بشما می آید و از آن طرف رسانند نیز نگنند
 الا ما از و کالت شما دست بردار خرابیم شد
 و حاجات شما کار و اخواهید مانند و حاجات دیگر
 که سوت طماع اند و در بر آوردن هر مطلب
 و صایندن هر شر و شوقی از هر نفس بزد و گنند
 و خوس و گایان و جامه و نقد و بکوان و گن
 و قبول و نهم و قس و مسخ و خالی شود و غیر
 و لک شرط می کنند و اگر آدمیان در اولی
 آن شرط و قس و مسخ و قوت و هم خیال
 خود و در کمال تاثیر دارند و آدمیان منترس
 بدنی یا مالی می رسانند و معجزات و طریقات
 یک کسی از آنها نام و غریبات و دیگر مطالب نمی
 افتد و فرمایشی که موافق فرمایش دیگر است
 نمی آید و حاجات و مطالب نیز با خود قسمت
 کرده گرفته اند و راسته دفعه مرض چمکت کی
 خود را مشغوب سازند و اصلاح مزاج را از
 خدا و خلق بیک شکل مشغول و آلودن اخبار را
 نیز تقسیم کرده اند و کذب و افتادیم و بیدان را
 نیز بیک شکل کرده اند

ما که به مشایخ

ایضا مقلدین فرماتے ہیں

پس اهل هر مذہب در خواب و بیداری
 بر آدمیان اخبار موافق مذہب خود اقامی
 نمایند و آدمیان می دانند که تصدیق این
 مذہب از عالم غیب شده و زیاد تر گمراه
 بشوند و علی بن القیاس جنیان هر مذہب
 در حاجات و جهات و دفع طیبات اعداد
 امانت اهل مذہب خود می کنند و اهل آن
 مذہب از آدمیان بدانند که این مذہب
 بنزد عالم غیب واقعی دارد و که حاجات خدا
 می کنند و طیبات را در دفع می نمایند

ایضا مقلدین فرماتے ہیں

و دوم منافقان جن که خود را در ذمه اهل اسلام
 داخل کرده و حمل تلبیس شروع کردند و خود را
 نزد آدمیان بنام یکے از بزرگان پاک
 مسی کرده و پیرانی می گویند و شش صد و
 نوزده نفر از مسلمانان و در پرده او حاکم
 ولایت و عیال و مشک کشتی و جوی
 الوهیت و خدمت بیکنند و از لوازم شرک
 و بت پرستی چیزی را در خود نمی گذارند که از
 معتقدان خود می خواهند سوم فقر و فاقه
 جن که مانند قطاع الطریق آدمیان و انواع
 از بیت می رسانند و از ایشان تذکره و بیدار و
 شیرینی و آب و شراب و اشغال ذلک برای
 خود می گیرند

اپنے لئے جیتے ہیں

ایضا ۱۹۵۵ میں خود جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا۔

کا دوا یک وقت علیہ لبتہ و لسانہ
یعنی قریب است کہ آدمیان و حیوان بر
آں بندہ هجوم آورده باشند و تو بر گوشه
یکی از ان بنده طلب فرزند می کنی و گری
طلب معذرتی و دیگری طلب عذرات
دنیا و دیگری کشف کون و ملی نکلتیا
بسیب این هجوم آمدن همراوات اورا
منقص و خور و می کنند و هم خود در وطم
شریک و کفر گران می شوند و می بینند که چوں
نورانی بخانه دردی می بیند بسیب
کمال ذکر عبادت نزول فرموده گویا
این بنده شریک کار خانه خدا می شد
اورا دعا می دهند و حق تعالی پیدا
شد که هر چه این میگویند حق تعالی عمل آورد
چنانچه در دنیا مملکت را خاطر داری بنیان
همین مرتبه می باشد و لهذا اهل دنیا بگس
می باشند که بادشاه و امیر و ماک و نو حیدار
در خانه هر کسے نمایند از وی کل شکست
و مملکت ردائی می جویند و هم خیالی
نماند که در حق بنده گان خدا با خدا هم برستا
و در طر پرستی و گور پرستی می افشند
و درین حادثه جنیان و آدمیان برود
شریک اند و ترا منصب رسالت
تکلیف است اگر ازین امر در حق خود خو

متریب چه که آدمی اند می آید و دغد
صلی اللہ علیہ وسلم این هجوم کے لئے کسی طرح
تبریر جم جادیں کوئی اس بندے کا لایا گیا
ہے کوئی روزی و گشت ہے اور کوئی دوسری دنیا کی
غیب گشت ہے اور کوئی گشت کوئی طلب کرتا ہے
وہی بندہ تنہا ہے۔ بسیب اس هجوم کے تمام اوقات
میں اس بندے کے عمل لائقے اور اس کی خاطر چلا
گئے ہیں اور آپ خود بھی شریک کا کفری گشت
ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ نورانی سلسلے بندہ
کے مانند ہیں طلب میں بسیب کمال ذکر عبادت
کے نزول فرمایا ہے گویا بنده شریک کا غنہ خدا
تعالی کا ہو گیا اور اس بندہ کی دعا سب و قدرت
و عزت و مگاہ حق تعالی میں پیدا ہے کہ ہر کچے
حق تعالی عمل میں آئے ہر طرح دنیا میں بہان
عاری ہیں ان کہ اس مرتبہ کی ہوتی ہے اس کے
اہل دنیا کا شمس میں رہتے ہیں کہ بادشاہ امیر و ماک
و زعماء میں کے گھوڑے آتے ہیں اس سے صل
شکست اور مملکت دعا کی جاتے ہیں مگر بنی خال
نماند حق میں بنده گان خدا کے حق تعالی کی جناب
نماند کہ کسی پرستی اور گور پرستی میں جتنا ہر طے
ہیں اور اسی امر میں جنات اور آدمی و دلی و ملک
ہر اندہ کم کر کے مصلی اللہ علیہ وسلم منصب رسالت
تکلیف ہے اگر اس امر کا پتہ حق میں خود کتنے ہو
ہیں ان دردی و ترقی و کرامات صاف چاند و نیلی

کئی برس ہا میں ہر وقت ترقی و شکست قل اما

ادعویٰ یعنی گویا سوائے میں نیست۔ کہ
میں خاتم پروردگار خود را ظلمت کردہ
دل مرا نور چلی خود مشرف سازد۔ و کا
اشربک بدراحتا پس و میر گشت یک یک بنم
با و با تجس را چون بن با و کیس ما شرب
نور و بخواندن پروردگار خود مشغول شدم
پس از دیگران کے دعا خواہم داشت کہ
مرا حق اسد یا مرا با و شریک مقرر کنند و
ما را میں پروردگار از نور تو حق لیسے یا نہ لیسے
داشت ترا بخواند و شریک مقرر کنند پس
صاف قلبی کا مملکت کاہر ضل و کا
و شد یعنی جو تحقیق من ہرگز ناکست
برائی شما حاضر سے و نہ بندہ بطلب میں پہنچا
میش از من و کلام سفر سے بنیال و ارجح
صاف نہیں آدم اہل دنیا ما بطیع منطقی و خوف
مقرر تبادی می فرمایند خود دعا نزد آئنا
ناک نفع و ضرر خود سیکرند کہ حال این در
گا خود و اگر ضرر و جھیش تو پناہ آرنند
و اگر باشند کہ از غضب خدا و دامن کو پناہ
گیرند پوست بر کنندہ قلبی انی لن یجیری
من اللہ احد یعنی گویا تحقیق من خود و دلی
حالت ام کہ ہرگز پناہ نمی خوانند و امر از
غضب خدا لیسے کس و لن نجد من حوہ
ملحق یعنی ہرگز خواہم یا نت در و خدا ان

کہند کہ سوائے اس کے نہیں کہیں تو کیا تاہوں
پہنچے ہر گاہ کہ تا کہ تم کو دل کی تار کیوں سے
پہنچے تو چلی سے شرف خدا سے یعنی اللہ پر گشت یک
نہیں کہ اس کے ساتھ کسی کو اور جس نے
اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا اور اپنے ہر گاہ
کے پکار میں مشغول ہوا تو دروں کے اس طرح میں
دعا کریں گا کہ تم کو پکاریں یا تم کو اس کے ساتھ
شریک مقرر کریں اور یہ معذرتی و ترقی جو کہ شریک
فہم کے پکارنے یعنی نقصان کی جو امید کہ
تجہ پکاریں نہ صاف کہند اور تحقیق میں ہرگز ناک
نہیں ہوا چہ تعلق کا اور وہ طلبہ کسی کی
غیر کا جس طرح و کیوں اند میں نہ صاف تار و گرا
کی دھیں اہل دنیا کو لیسے کے طاع اند نقصان کے
خوف سے اپنا گدیہ کرتے تھے اور پناہ کوان
کوئی کے ناک ناک نفع اور ضرر ظاہر
کرتے تھے کہ اب یہ دفتر کا کھڑا ہوا اور اگر
کسی مسافر اور کسی مصیبت سے جری
طرف پناہ لادیں اور چاہیں کہ خدا تعالی
کے غضب سے تیرے دامن میں پناہ پکڑیں
تو یہ ناک کھل ات کہند و اگر تحقیق میں خود
ہی اس حال میں ہوں کہ ہرگز پناہ نہ دے
سکے گا۔ لہذا کوئی شخص خدا تعالیٰ کے غضب
سے۔ یعنی اور ہرگز نہ پاؤں گا میں پہنچے
نے کسی وقت خدا تعالیٰ کے سوائے
کوئی جگہ رجوع لانے اور نالی جو پٹنے

یہاں لیدہ شاہ مدار پیرہ امام غلامن حاضری حضرت عباس و اہل حضرت محمد و غیرہ اولیاء کبارہ
کی تندرست تھے ہیں۔ نہ کہ ایصال ثواب کیونکہ جہلا اس تندرست منت غیر اللہ کو توقع لفع و فکر و حیرک
جہاں کر کرتے ہیں اور ایصال ثواب جو بے اللہ کے کھانے کو حیرک نہیں جانتے۔ علاوہ اس میں خود
کرنے کی یہی بات ہے کہ وہ یا نہ گنگا و درخت عسی و عیسیٰ و غیرہ کو قبول اولیاء اور شہیدوں
کے طاقوں کے ساتھ ملا کر ذکر کیا گیا اور اسی طرح مال و فرزند یا دوست، بادشاہ و امیر پر
کے ساتھ بنیر و پر اور فرشتہ کو ذکر کیا گیا اور شیخ سعدی کے ساتھ بوعلی قلندر و غیرہ اولیاء
کا ذکر کیا گیا۔ نیز مولوی صاحب بریلوی مفتی مولوی نعیم الدین کے کلام میں شیخ سعدی کے کلام
معاویہ دلی اللہ کا رعا ایک ہی ساتھ ذکر کیا اور شہیدوں کے طاق پر جمعرات کو فاتحہ شیری
و غیرہ ناولوں ہارنگا نامہ ادیں مانگا۔ باہیات و خرافات، جاہلانہ سماعت و لطائف، قابل
ازالہ و نابود نہانے سے کسی میں کوئی گستاخی اور بے ادبی نہ ہوئی۔ اگر مولوی نعیم الدین کا دیدہ حق
ہیں ہوتا تو حق تعالیٰ کی توحید کے مقابل ان شرکیات سے دل کا پجارتا اور بھلا ایصال ثواب مولوں
کو فریب دے کر شرک و ضلالت میں مبتلا نہ کیا جاتا۔

کیونکہ ہر ادا مستقیم میں جس طرح بلا باندی رسوم مروجہ بدعات تعین یوم و تاریخ اور
جنس طعام کے بطریق سنت ایصال ثواب کو بہتر اور افضل فرمایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ
یہی ۱۵۵ میں یہ بھی فرمایا گیا کہ۔

و حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ نقد و نیاز میں تاخر مانوں اور کفر کا رنگ کرتے ہیں ان کو ثواب
پہنچانا منظور نہیں ہے۔ بلکہ تو شرک کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ کام بزرگوں کے لئے ہے ہم
کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے معنی ان کے دین میں ہرگز نہیں ہوتے ہیں اور اس کی دلیل
یہ ہے کہ جو لوگ خوشوں اور نادوں میں کفر و بدعت کو فروغ دیتے ہیں۔ اگر ان سے دریافت
کیا جائے کہ تم نے خدا تعالیٰ کے لئے کبھی کوئی چیز دی ہے تو کہیں گے نہیں۔ مگر حق کو
بعض تو خدا تعالیٰ اور بزرگوں کو قرب اور دعا جوئی کے مرتبہ میں مادی دیکھتے ہیں۔ پس
اس وقت میں حق اور ثواب کے طالب اور خدا و رسول کی مریضات کے متبع کے لئے یہی ماہ
ہے کہ میں شخص کی روح کو ثواب پہنچانا منظور ہو جائے و وضع اور جس طعام اور کھانے مالوں
کے جو چیز کہ اس وقت کے فقروں اور محتاجوں کے حق میں زیادہ مفید اور بہتر ہو۔ خالص
نیت کے ساتھ خرچ کرے اور دعا میں کہے تو بہتر ہے اور ساری قیعدوں اور رسوں

کو یک نیت و در کردے ۱۵۵

پس یہ مضمون مراد مستقیم کو مولوی نعیم الدین کے منہ کے جواب میں مفصل معادل عبارت کے
گزر چکا ہے۔ آفت اس طرح کا ہی بد دیا تھی پر جو تعویذ ایمان میں ایصال ثواب کو شرک
جہاں کا بہتان و افتراء کیا گیا۔ حالانکہ ہرگز ایک حرف بھی اس میں کوئی نہیں دھکا یا مکتا۔
تعویذ ایمان فصل اخیر میں اس مقام کے متعلق جو قوم ہے وہ یہ ہے کہ وہ یہ تعین کرنا کہ ثابے کی
نیاز کتنے ہی ہوتی ہے اور ثابے کی بکری اور ثابے کی مرغی یہ سب زمین پر قوی کیا ہیں اور
خلاف اللہ کے حکم کے، اور کہا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نمل میں کہ نہ کہو جھوٹی باتیں کہ بیان
کرتی ہیں جہاں ہی نہیں کرے کیا چاہے اور یہ نہ کیا چاہے کہ باند ہے ہوا اللہ پر جھوٹ بیفک جو لوگ
باند ہے ہیں اللہ پر جھوٹ وہ مراد نہیں پاتے۔ یعنی اپنی طرف سے جھوٹ مت ظہر اللہ
کہ ثابے کا کام کیجئے اور ثابے کا کام نہ کیجئے کہ کسی کام کو روک دیا نہ کر دینا اللہ ہی کی شان ہے سراسر
پس اللہ پر جھوٹ باندہا ہے اور یہ خیال باندہا کہ ثابے کا کام کو یوں کیجئے تو مرادیں ملتی ہیں اور
نہیں تو کچھ ملے ہو جاتا ہے سو یہ خیال غلط ہے کیونکہ اللہ پر جھوٹ باندہے سے کبھی مرادیں
ملتی ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ حرم کے جیسے میں پان نہ کھایا چاہیے لال کھڑا
پہنئے حضرت بنی کی صفت مرد نہ کھادیں اور جب ان کی نیاز کیجئے تو اس میں بالضرور
غلطی غلائی کرکاریاں ہوں اور کسی اور جہت ہی ہو اور اس کو لٹھ ہی نہ کھادے اور جس عورت
نے دوسرا عائد کیا ہے۔ وہ بھی نہ کھادے اور جو بیگم ہو یا بدکار وہ بھی نہ کھادے اور شاہ
عبدالحق کا گوشہ حلوا ہی ہوتا ہے اور ان کو احتیاط سے بنائے اور حق پینے دے کر نہ کیجئے اور
شاہ مدار کی نیاز لیدہ ہی چڑھتا ہے اور بوعلی قلندر کی سرہ منی اور اصحاب کبف کی گوشت
روٹی اور سیاه میں غلائی غلائی زمینیں ضرور ہیں اور موت میں غلائی غلائی اور موت کے بعد نہ آپ
شادی کیجئے نہ شادی میں بیٹھے نہ اجار ڈالئے اور ثابے نے لوگ نکلا کھڑا نہ پہنیں۔ اور ثابے نے لال ہوکا
نہ پہنیں سو سب جھوٹے ہیں اور شرک میں گرفتار اور اللہ کی حکومت کی شان میں اپنا دخل کرتے
ہیں کہ ایک شرع عہدی قائم کرتے ہیں۔

اس پر مولوی نعیم الدین کی بحایت جہلا رہ حیلہ سازی کہ اس کی یہ وجہ تو ہے نہیں
کہ مردوں کے لئے تو تنہا اور حقہ مالوں کے لئے تو شہ کوئی حرام سمجھتا ہے، انھیں فریب دہی
ہے جبکہ ہر بزرگ کی نیاز کے لئے اقسام اقسام طعام جنس اور کھانے والوں کی تخصیص قرار

فرمان پر ان میں سے بعض کی توقع پر اپنی منت و مرافات متعلق کرنا جس طرح خصوصاً اکثر حاصل
مردوں کا کل مدد شاہد ہے کہ جس کا بچہ زندہ ہے تو سات سال تک بچہ اکلنے کی منت
پوری ہوگی چنانچہ حضرت مجدد صاحب کے ارشاد میں بیسیوں بیرون کے ہم کار و مددگار
میں تھیں عیادت و جناب شاہ عبدالعزیز صاحب کے کام میں سبھی کی ملی تھیں وہ غیر مذکور
اندر میں داخل ہے جو اس کو تبرک سمجھا جاتا ہے اور ایصال ثواب کے کھانے کو جو وجہ الشکر
ہے تبرک نہیں جاتے۔

اور مولوی صاحب بریلوی جو مولوی نعیم الدین کے مخصوص اعلیٰ حضرت ہیں شیخ سید
کے بکرے مار صاحب کے سرخ سے ایمان جاتا رہتا اور شہیدوں کے طاقوں پر فاتحہ شہیدی وغیرہ
مرا دیں مگر سب وایات و آیات و احادیث و لطائف و تہاتے میں پس اگر صحت
و توشہ وغیرہ ایصال ثواب لوجہ الشکر ہوتا تو سرگزیدہ لوازمات و خصوصیات نہ ہوتے اس پر
ظہر یہ کہ قیاس نامہ و باطل مع الفارق کر کے صحت کے لئے عورتوں کی تھیں اور صدقہ و
ایصال ثواب کے لئے بھلائی محکومہ حدیث بخاری و مسلم میں کی جاتی ہے جو بعض بہتان بند کی ہے
مگر درم خود ایسا جو مولوی صاحب بریلوی جن کو حیات الموت ملا میں مدد سیف
الشکر السلول مولانا المتفق عین الحق اور بدالونی کا خطاب دیتے ہیں اور مولوی نعیم الدین اپنے
رسالہ خزائنہ النور منہ میں حضرت مولانا شاہ قدس سرہ کا لقب دیتے ہیں وہ اپنے بھائی
میں یہ نہ گھٹتے کہ درکیب توشہ کی اصل نام معلوم نہیں ہے اور امور تشریعیہ سے نہیں ہے پس جس کا
حال اور وجہ تسمیہ ہی معلوم نہیں اور امور تشریعیہ میں سے ہی نہیں ہے چنانچہ اس کو ثابت
بالحدیث تھا یا ہمارے حالانکہ امام محمدی السنۃ لغویہ و تفسیر معالم السنن میں تحت آیت
وقالوا هذه النعماء و حور و حور لا یطعمہا الا من نشاء یزعمہا کے فرماتے ہیں ینعمون
الرجال حور النساء یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ النام میں اور کہتے ہیں یہ عورتیں اور کھیتی
بھول یعنی شمع ہے کہ نہ کھانے اس کو گروہی کہ چاہیں ہم اس کو اپنے گمان سے یعنی شمع کہتے ہیں۔
عورتوں کے سوائے مردوں کو۔

حالانکہ حضرت بنی خدیجہ میں کی فضیلت و بزرگی احادیث میں بہت کچھ وارد ہے حق تعالیٰ
کا ان پر سلام آنا جنت میں اس کے لئے ایک مٹی کا محل تیار ہوتا ہے جی علی الشہید و سلم کا اکثر ان کی
خوشیوں کو یاد فرماتے رہنا چنانچہ ان کی بہن ہا لہ جنت محمدی بعد ان کے انتقال کے بنی مٹا

علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو آپ ان کی خاطر و مدارات اکرام محبت کے ساتھ
فرماتے اسی نے جب بکری ذبح کر کے یا کوئی دیگر شے ہوتی تو اس میں سے حضرت خدیجہ رضی اللہ
عہا عنہا کے قریب جھڑو ستران مرد و عورت میں بطور صلہ رحمی ہدیہ عطا فرماتے۔ یہ صدقہ
کا اس میں ذکر ہے نہ ایصال ثواب کا چہ نہ صحت کی وجہ تسمیہ سے اس کو کوئی نسبت
میں بخاری پارہ ۵۰۱ میں حدیث مذکور ہے کہ متصل حدیث میں ہدیہ کی طرف اشارہ ہے

فیہدی فی خلا تلہا متعہا ما
بہی الا انہ لم یسلم منہ ہدیہ صحت کی وجہ تسمیہ سے

یہ ہدیہ کی حدیث میں وارد ہے۔
نیز پارہ ۲۴ میں حدیث میں وارد ہے۔

نیز حدیث فی خلا متعہا۔
اسی طرح صحیح مسلم ج ۲ میں مذکور ہے۔

امام خطابی نے
الخلۃ مصدر یستوی فیہ المذکور
طریقۃ و الواحد و الجماعۃ للبخاری
فی الادب المفرد من حدیث انس کان
عنبی حتی سلط علیہ سلواۃ اتی بالشیئ
بقول اذہبنا بانی فلا تتر فانیما کانت
صدیقۃ لحد یحیہ
نیز نزدیکی جلد ثانی منہ میں روایت ہے۔
فیقتبہم صدائق خلد یحیہ و یحیہ
لہن۔

نیز نزدیکی جلد ثانی منہ میں روایت ہے۔
فیقتبہم صدائق خلد یحیہ و یحیہ
لہن۔

پس صحت اور توشہ و وجہ کے شوق میں مولوی نعیم الدین کو اتنی جی تیز نہیں کہ حدیث کا کلمہ
کھٹے اور بدیہ کا کھٹا عمار سے السنۃ چشم پوشی کی جاتی ہے۔ کیونکہ فتح الباری پارہ ۵۰۱ میں
میں مرقوم ہے کہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قحطانی جمع ہوا تھیں بنی مٹا علیہ
وسلم کے ساتھ تھے تک اور وہ اقرب میں عورتوں میں سے آپ کے نسب میں۔ اور اکمال فی اسناد
ارواح صاحب مشکوٰۃ میں مرقوم ہے کہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد قریشیہ میں۔ علی بن ابی جبکہ

شاہ عبدالغنی صاحب کو بقول من مکتوت مولوی نعیم الدین کے حصہ سے نفرت تھی کہ ان کا گوشہ
حصہ گوشہ کو نہ کھلایا جاوے۔ مگر مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کو حصہ سے نفرت تھی
بلکہ ان کو بہت لذت آتی ہے اسی لئے ان کو بھی گوشہ کھانے والوں کے دست و پاؤں سے خصوصاً
خارج کر دیا گیا۔ اسی طرح جہر و نذر و نیاز سے جانے کو جو تقویٰ الایمان میں شرک ہونا مرقوم
ست۔ مولوی نعیم الدین کا بیکمل ذریعہ سازمی جملہ اس کی حمایت سے ایصال ثواب جانا جس کو ان کا
وکیل میں لکھا جاتا ہے کہ اسی کو چڑھا دیتے ہیں بلکہ عارفانہ مذاق اولیٰ من قاس البلیس
کے قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کا دعویٰ کیا جاتا ہے کہ دیکھتے تقویٰ الایمان فصل خیم مسئلہ کی
اصل عبارت یہ ہے۔

”پر جب وہ دالک الشک اور دہشت ہے تو امداد کو مانگتے ہیں ان کی تعداد نڈر کی گنتی
ہی کوئی کسی کی خبر ہے جانا ہے کوئی کسی کے خانہ کوئی کسی کی چوٹی رکھتے ہیں کوئی کسی کی
بدیہا پہناتے ہیں کوئی کسی کی پیری ڈالتے ہیں کوئی کسی کا خیر خستے ہیں“
اور یہی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ شہید مرقوم کے بعد احمد السباع البلیس
مستند میں فرماتے ہیں۔

غیر غلویت پرستان سمت کہ در اوقات
ماہات تدر و نیاز برائی شان خدا مان
بتنا نہ بر خود لازم میگردد اندر پرستان
ہم در اوقات توبہ نشد مجوزستان
بزرگان و مجاوران آنجا چہ نہیں بھلے
آرند و گلباز و شیرینی و نقد و جنس و نذر
و نیاز و آئینہ و ہندو ایضاً و کلا و نیز
عادات مشرکان است کہ بنام گشتگان آب
مینوشانند و آن سبیل را بنام غیر خدا
شہور میدارند بر پرستان نیز آب
برائے نام حسین می نوشند و آن را نذر
نام میگویند و این نمی بینند کہ نذر و نیاز

اور قتالی کروں حرام است
لکھنؤ کا مولانا ہے۔

پس حیف ہے مولف کی بددیانتی اور بے تمیزی پر کہ مولانا شہید مرقوم پر تقویٰ الایمان
میں ایصال ثواب کو شرک کہنے کا صریح بہتان لگا کر اہلبیت رسالت سے عداوت کا
موجب بنایا گیا۔ معاذ اللہ منہ۔ حالانکہ تقویٰ الایمان میں جس نذر و نیاز غیر اللہ کو شرک
لکھا گیا ہے تمام اکابر ائمہ فقہاء کرام و علمائے عظام اسے شرک و کفر فرماتے ہیں۔ نہ ایصال
ثواب نذر و نیاز الی اللہ تعالیٰ کو۔ اگر مولوی نعیم الدین کی یہی بیہوشی ہے تو خود اپنے اکابر کلمہ
پر اس سے بدتر جہازانہ کفر و شرک لکھا ہی گستاخی بے ادب و عاندہوتی ہے۔

قولہ ۱۶۶-۱۶۷۔ اسی سلسلہ شرکات میں صاحب تقویٰ الایمان نے یہ بھی لکھا ہے۔
کہ برائی بھلائی جو دنیا میں مدحیں آتی ہے اس کو ان کی طرہ نسبت کہے کہ فلا نا ان کی بھلائی
میں آکر نہ لڑا نہ ہو گیا۔

اس کو شرک کہنا اتہاد و جبر کی حیثیت دیکر ہی ہے قرآن پاک میں صد بار آتیں ہیں۔ لوح علیہ
السلام کی حرم نے جب رسول کو جھٹلایا ہم نے ان کو عرق کر دیا۔ دیکھی بھٹکار کتب حدیث
میں ایسے بہت سے واقعات ہیں۔ خود صاحب تقویٰ الایمان بھی گستاخیوں کی پٹھکان میں مبتلا
ہوا۔ اب تو اس کو یقین ہو گیا ہوگا۔ کہ بھٹکار کا انکار بھی بھٹکار ہے۔ ظالموں کا بھٹکار یا
وامدادیٹ کا انکار کر دے۔ اسی طرح بزرگوں کے لوازمات سے نفی و اقبال منابکشرت نصوس
سے ثابت ہے ابدال کی حدیث اور پروردگار کی بدولت میں برسا یا جاتا ہے انہیں
کی برکت سے دشمنوں پر فتح دی جاتی ہے اس کو بے دریغ شرک قرار دینا کیسی بیایمانی ہے
اقول۔ یہ عبارت تقویٰ الایمان بھی پہلے باب توحید و شرک ص ۱۱ میں گذر چکی جس کا
وکر اس فصل خیم میں لانا مولف کا بددیانتی سے مخالف منظر میں ڈالنا مقصود ہے۔ ورنہ اصل عبارت
ما قبل سے یہ ہے۔

مدح پر کوئی کسی دنیا و داریا کی امانوں اور شہیدوں کی بھوت و پری کی اس قسم کی تعظیم
کرے جیسے اہل کام پرمان کی تند مانے شکل کے دت۔ ان کو بھٹکارے بسم اللہ کی جگہ ان کا نام
یہ ہے جب اولاد پرمان کی تند و نیاز کو کہتا ہوں اللہ کا نام عبد اللہ ام بخش پر بخش دیکھ کیمت
و برائیں ان کا حشر گاہ دے جو کھیتی ڈاڑی میں سے آئے پیچے ان کی نیاز کر دے جب پنے کلام
میں دے اللہ ہی اللہ و دیو میں سے ان کے نام کے جانور فقیر اسے اللہ پرمان جانور کا ادب

اسی طرح مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ میں فرماتے ہیں۔

پس مرد با ایمان را کہ معتقد تائید و توحید است
پس مرد با ایمان را کہ معتقد تائید و توحید است
از هیچ چیز غیر از خدا نباید ترسید کہ سر
از هیچ چیز غیر از خدا نباید ترسید کہ سر
کلام عالم اسباب و مسببات بدست
کلام عالم اسباب و مسببات بدست
اوست بلکہ در حقیقت و رے تائید و توحید
اوست بلکہ در حقیقت و رے تائید و توحید
تائید نیست افعال او تعالی است کہ
تائید نیست افعال او تعالی است کہ
و در پے یکدیگر شدہ میر و نندار باب و دم
و در پے یکدیگر شدہ میر و نندار باب و دم
و خیال سے بندارند کہ غلام موجب
و خیال سے بندارند کہ غلام موجب
غلام فعل خداست
غلام فعل خداست

ایضاً ۱۵۵ میں فرماتے ہیں

انان چہ کہ کسی تکہ حد ذکر و یگان را با خدا
انان چہ کہ کسی تکہ حد ذکر و یگان را با خدا
ہم سے کہند نام دیگران را مانند نام خدا
ہم سے کہند نام دیگران را مانند نام خدا
بطریق تقرب ذکر سے نمایند از انجند اند
بطریق تقرب ذکر سے نمایند از انجند اند
کسی تکہ در ذوق و نذر و قربانی با خدا
کسی تکہ در ذوق و نذر و قربانی با خدا
دیگران را ہم سے کہند و از انجند اند
دیگران را ہم سے کہند و از انجند اند
کسی تکہ در نام بنادون خود را بندہ غلام
کسی تکہ در نام بنادون خود را بندہ غلام
و بعد غلام سے گویند و ایں شرک در تسمیہ
و بعد غلام سے گویند و ایں شرک در تسمیہ
است و از انجند اند کسی تکہ در ذوق و نذر و قربانی
است و از انجند اند کسی تکہ در ذوق و نذر و قربانی
و یگان را سے خواهند
و یگان را سے خواهند

نیز حضرت شیخ شرف الدین عینی مستند مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی مفتی
حقیقہ دوم صفحہ ۴۴ کے مکتوباتہ بنماہ و ششم مطبوعہ اسلامی لاہور ۱۳۲۵ھ میں
فرماتے ہیں۔

افعیار و اولیاء و سلاطین و امراء و
افعیار و اولیاء و سلاطین و امراء و
لوگ چند ہیں چیز خواہند کہ شود و نشود
لوگ چند ہیں چیز خواہند کہ شود و نشود
و چند ہیں چیز خواہند کہ شود و نشود
و چند ہیں چیز خواہند کہ شود و نشود

پس بر آنچه حکم کرده است رضا باید
پس بر آنچه حکم کرده است رضا باید
داود ہم تسلیم باید شد و بندگی پیش باید
داود ہم تسلیم باید شد و بندگی پیش باید
گرفت چنانکہ بندہ را از سرگ ہمارہ
گرفت چنانکہ بندہ را از سرگ ہمارہ
نیست از بندگی نیز ہمارہ نیست شرک و کفر
نیست از بندگی نیز ہمارہ نیست شرک و کفر
خواہست اوست میل جلالہ
خواہست اوست میل جلالہ

علی بن ابی طالب علیہ السلام ربانی امام ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مجلس ۸
میں فرماتے ہیں۔

یا موحّد بن یا مشرکین لیس
یا موحّد بن یا مشرکین لیس
بیدا احد من الخلق شوقی اهل عجز
بیدا احد من الخلق شوقی اهل عجز
المولک و المعالی و السلاطین
المولک و المعالی و السلاطین
والافعیار و الفقر و کلہ و امراء
والافعیار و الفقر و کلہ و امراء
قد راءہ عز وجل قلوبہ وید
قد راءہ عز وجل قلوبہ وید
بقلمہ واکتف یشاہ
بقلمہ واکتف یشاہ

اور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح فارسی مشکوٰۃ ص ۳۸۹
میں فرماتے ہیں

پس مگویم من مالک نیست من ترا چہ
پس مگویم من مالک نیست من ترا چہ
و از غلام و خادم و رعیت و کن ای غلاب
و از غلام و خادم و رعیت و کن ای غلاب
تجہ حق را ساندیم من ترا شریعت را و
تجہ حق را ساندیم من ترا شریعت را و
ترسانیدم و مسبب اندہ کروم و تو
ترسانیدم و مسبب اندہ کروم و تو
نہ کردی او
نہ کردی او

اور مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے والد مولوی محمد تقی علی خان صاحب جواہر البیان
حسنی پریس بریلی کے صفحہ ۵۵ میں لکھتے ہیں۔

مذکورہ ذیل کے حدیث میں وارد ہو اہم مذہب میں گرفتار ہو گا۔ اس کی نگاہ غلط ہے
مذکورہ ذیل کے حدیث میں وارد ہو اہم مذہب میں گرفتار ہو گا۔ اس کی نگاہ غلط ہے
محل اللہ علیہ وسلم چروانہ پر جانے کے لیے اختیار ہو کر چلے گا یا رسول اللہ یا رسول اللہ حضور
محل اللہ علیہ وسلم چروانہ پر جانے کے لیے اختیار ہو کر چلے گا یا رسول اللہ یا رسول اللہ حضور
فراموش نہیں کرتے کہ خدا کا حکم پہنچا دیا تھا۔ اسے غافل ہو کر کہے ہوئے تھا۔ کیا یہ مذہب جیسا
فراموش نہیں کرتے کہ خدا کا حکم پہنچا دیا تھا۔ اسے غافل ہو کر کہے ہوئے تھا۔ کیا یہ مذہب جیسا

اما قارب الا نبيا وحده الله تعالى
وكما لا تعبر وفضا لله والحق
لا يصل دون مراد قاتما غيرهم
فصلوه وهو امر خلاق دخل له
في الربوبية والا لو هيته اذ شبيهة
العوا من عصفور ان اكا نبيا و
الا وليا يصدر فون في العالم
يقولون ما يشاؤون وصل الله
على سيدنا ومطاعنا وشفيقنا
محمد بن المصطفى وعلى اله
شعوس الهدى واصحابه
بعد الداعى فقط
پس بعد توضیح ہر دو کلام مولانا شہید مرحوم عظمت توحید حق تعالیٰ و اکرام حضرات انبیاء
علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ کے معلوم ہو گیا کہ مولوی نعیم الدین صاحب نے اپنی سند سے
مولانا شہید مرحوم کو نہیں بلکہ درپردہ تمام اکابر خصوصاً اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کو جاہل و گمراہ
بے ایمان قرار دے دیا ہے۔ فقوۃ باللہ من ھ ۵۵۰ لغتوں۔

قولہ ۱۴۰۱۲ صاحب تقویۃ الایمان نے اپنے خیریات کے جو حقے حصہ میں قیصری
بات یہ کس ہے۔ یا یوں کہیں کہ اللہ و رسول چاہے گا تو میں آؤں گا یا پھر چاہے گا تو یہ بات
ہو جائے گی۔ تقویۃ الایمان مسئلہ ۱۰۱ میں مضمون کو پھر دوبارہ لکھا۔ ترجمہ شکوۃ کے باب ۱۰۱ میں لکھا ہے
آخر میں فی شرح السنۃ عن حدیث یفہ عن ۱۰۱ کہ شرح السنۃ میں ذکر کیا کہ لفظ کیا معنی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا ۱۰۱ نے کہ میرے بڑا اگر یوں نہ ہو گا کہ چاہیے
ماشاء اللہ و شاء اللہ و جولو اما شاء اللہ ۱۰۱ اللہ و اللہ اور اللہ کہہ کر چاہیے اللہ فقط

فبالبی جہا اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سواس میں اللہ کے ساتھ مخلوق کو نہ
ملادے خواہ کتنا ہی بڑا اور کبھی ہی مغرب ہو مثلاً یوں نہ ہو کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلاں کام
ہو جائے گا کہ سارا کاروبار جہاں کا اللہ ہی کے چاہے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا

تقویۃ الایمان ۶۵-۶۶ اول تو یہ جاؤ کہ اس کو شرکیات میں کس دلیل سے داخل کیا

دوم حدیث منقطع ہے خود شکوۃ شریف حصہ ۱۱ میں یہ لفظ موجود و فی مراد یہ منقطعاً
یکبار متاظر اور خیانت ہے کہ حدیث منقطع لکھی جاتی ہے اور اشارہ ملک بھی نہیں کیا جاتا کہ یہ
منقطع ہے سوم یہ چوری و بددیانتی کہ وہ غیر منقطع روایت ترک کی جاتی ہے جس کے ضمن میں
یہ منقطع روایت درج تھی منقطع کو لینا اور غیر منقطع کو چھوڑنا کتنی بڑی فریب دہی ہے پیغمبر فائدہ میں
یہ حکم دینا کہ اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملا دے حدیث کی صریح مخالفت ہے کہ حدیث شریف میں
ہو اور ہے حضرت عذرا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چاہا باللہ نے
اور چاہا بالظالم نے لیکن یہ کہو چاہا باللہ نے پھر چاہا بالظالم نے وہ شکوۃ ۱۱ میں اس تو سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم پر رب علیم فرما رہے ہیں کہ ما شاء اللہ و ما شاء اللہ و ما شاء اللہ کے ساتھ نہ کہہ کر
تم خلاف کہو کہ معلوم ہو کہ مشیت الہی مقدم ہے اور مشیت جبر تابع یہی مجمع ایماں میں فرمایا لیکن
صاحب تقویۃ الایمان نے مطلقاً لانے کو شرکیات میں شمار کیا اور حدیث شریف کا اصل لحاظ نہ کیا
بلکہ اسی غلطی و فریب دہی کے لئے غیر منقطع حدیث کو دیدہ و دانستہ چھوڑ گیا بدشمن صاحب
تقویۃ کا یہ قول کہ اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملائے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ اس
کی شان و صفات میں کسی طرح کسی مخلوق کو نہ ملائے اور یہاں صاحب تقویۃ نے یہی معنی مراد لئے
ہیں کیونکہ اس نے لکھا ہے کہ جہاں اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سواس میں اللہ
کے سوا کسی مخلوق کو نہ ملائے جیسے معطی بالذات ہوتا اللہ تعالیٰ کی شان سے کسی مخلوق کو اس میں دخل
نہیں تو صاحب تقویۃ کے نزدیک معطی بالذات ہونے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو نہ ملائے
اور بغیر ملائے نہ تھا غیر کہ معطی بالذات کہے تو یہاں سبب اس کو منع نہیں کرنے پر شرک انہیں گرا رہے
ہر زید و عمر کو خالق بالذات ملک بالذات عالم بالذات قادر بالذات سمیع بالذات بصیر بالذات
و غیرہ سب کچھ ہو مگر خدا کے ساتھ ملا کر نہیں تو یہاں اسمیں اس پر ناراض نہیں بلکہ حدیث مذکورہ بالا
پر نظر کر کے وہ دیکھ کر کہ طور پر پیغمبر نہ نکلتے کہ مرثیہ داؤد کے ساتھ عطف نہ کرے اور تم کے ساتھ
لانے تب بھی حرج نہیں ہے جہاں یہ کہ ایمان۔ ظالم کو اتنی سمجھ نہ آئی کہ حضرت باری کیل اسمہ
کی صفت خاص کا اطلاق فیہ کی حال میں درست نہیں نہ لاکر نہ تہما نہ داؤد کے ساتھ عطف کر کے نہ
ترک کے ساتھ نہ بلا عطف اور جو وصف خاص نہیں ہے جیسے کہ مشیت تابعہ لشیخ اللہ اس کا اثبات
کسی طرح شرک نہیں ہو سکتا۔ اب اگر صاحب تقویۃ حدیث مذکورہ میں مشیت سے مشیت

ما تیرا دلے جیسا کہ اس کے کلام سے ظاہر ہے تو اس کے قول سے لازم آئے گا کہ تم کبریا کے لئے
 مشیت ذاتیہ کا اثبات لازماً ہو گیا ہو کہ حدیث شریف میں ہے۔ وکن قولنا ما شاء الله ثم
 شاء فلا یکن حدیث کے یہ معنی بتایا۔ اور اس مضمون کا مقتضی ہونا خالص بے دینی
 اور شرک ہے

اب ثابت ہو کہ حدیث میں طاعت سے مشیت ذاتیہ مراد ہو چکی جس کی تو دوسرے معنی ہو سکتے ہیں کہ نہ وہی مشیت
 ذاتیہ جس سے تمام کمال ادب ہے کہ مشیت اپنے کے ساتھ اسکا ذکر و طاعت کیساتھ ذکر جائے بلکہ کے ساتھ کیا جائے اس سے
 لازم نہیں ہوگا کہ اس کے ساتھ طاعت کر کے ذکر کا ترک ہو صاحب تفسیر کا اسکو شریکیت میں داخل کرنا نہایت چل
 جہاں اندر غیب دہی ہے جگہ سے تو طاعت کے کو شریکیت میں شمار کیا تم کے ساتھ حدیث شریف میں جو اجازت
 ہے اس کو ظاہر تک کہ کیا یہ قریب مسئلہ ہر کیسے چل سکتا ہے۔ انہ فخصاً بلفظہ

اقول وبالله التوفیق فتوفی الامان فصل خیم ۳۵ حدیث مشکوٰۃ مشرق شرح السنہ
 کے ترجمہ میں کہا ہے اس کے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا۔ تم بھائی بھائی کیا کہ پیغمبر نے فرمایا۔ یہ مولوی محمد الدین
 کا اپنے حمل و تعصب اور عناد سے اولیٰ احترام میں اسکو شریکیت کر کے دلیل سے داخل کیا لیکن
 گرنہ بیند برزخ شہر چشم چشمہ آفتاب بدراچہ گناہ

حالانکہ خود الفاظ حدیث باآواز دل منہ سے بول رہے ہیں کہ
 قولنا ما شاء الله وحده

فقہ ابنی ایکلاما طاعت فیہ ہے چنانچہ صحیح بخاری پارہ ۲ ص ۲۵ میں ہے۔
 باب لا یقول ما شاء الله وشئت

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ علی بن ابی الدرداء کتب حدیث سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۳۳۳ اور سنن ابی
 داؤد ج ۲ ص ۳۳۳ اور ابن ماجہ ص ۳۳۳ وغیرہ میں روایت حضرت ابن عباس اور حضرت حذیفہ وغیرہ
 جو شرح البخاری شرح صحیح بخاری پارہ ۲ ص ۲۵ میں مرقوم ہے

اخرج النسائی فی کتاب الايمان	عبداللہ بن یار کعبہ میں ایک یہودی
واللہ من طوع عبد اللہ بن	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔
یسلم امرأۃ من جہینۃ ان یعود یا	اور کہا تم لوگ شرک کرتے ہو گئے ہو جو جہنم میں
انی انبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم	نے اود تم نے اود کچھ ہو کہ کبریا تم میں ہم فرمایا۔
تکون قلوبکم ما شاء الله وشئت	وگو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت اللہ

وتقولون وانکم من قلوبکم ما شاء الله وشئت
 اللہ علیہ وسلم فرمایا اود ان یقولوا
 ان یقولوا رب انکم ترون یقولوا ما
 شاء الله ثم شئت وخرج النسائی وابن
 ماجہ ابیہما احمد من روایت یزید بن کعبہ
 عن ابن عباس یقول انما حلف احدکم فلا
 یقل ما شاء الله وشئت وکن لقل ما
 شاء الله وشئت وکی حدیث النسائی
 قصۃ زعمی عند احمد ولفظہ ان رجلاً
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما شاء الله و
 شئت فقال لا جعلت فی الله عدلاً لا
 یلی شاء الله وحده وخرج احمد ولفظہ ان
 ابن ماجہ یضاهی حدیث ان رجلاً
 من السلفین رای رجلاً من اهل الکتاب فی
 غمار فقال نعم القوم انتم کون انکم شئت
 تقولون ما شاء الله وشئت فذکر لک
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قولوا ما
 شاء الله ثم شئت قولہ ما شاء الله وشئت
 صحیح فی مشیتہ فتالی قولہ ما شاء الله
 ثم شئت خلق سے

بیش از علی قاری حرقۃ شرح مشکوٰۃ ج ۴ ص ۳۳۳ میں فرماتے ہیں۔

وقال ما شاء الله وشئت محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم تو کہہ گا کھلا ہوا شرک

اسی طرح مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی در تفسیر فتح الغریب ج ۱ ص ۱۵۱ میں ارقام
 فرماتے ہیں۔

انزال جملہ انکسائیکہ نام دیگر یا نام خداوند
 بخلاف انکسائیکہ کے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ قرار

مقام معلوم کہ قدرت برابر سے ساز بند
چنانچہ لسانی دایم احوال میں عبادت
کردہ اندوہ سے محض آنحضرت راگت
کہ اشارہ شد و شدت میں ہرچہ خلافت
و شہادہت خواہست خواہ شد آنحضرت فرمود
جعلت فی قلبہ تدبیرا مشا اللہ و حدیث
دام احمد الوداد و لسانی دایم صاحب
از حد لغیر الیمان روایت کردہ اند کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند
ہ تنویرا مشا اللہ و شاد و خلان
قلوا ماشا اللہ شاد خلان انتہی

اور خود مولوی صاحب نے لفظ شاد و عکس گور احوال نظر بنا شد اپنے رسالہ فیضان رحمت ص ۱۰
و ص ۱۱ میں لکھا ہے حدیث میں وارد ہے کہ رسول کریم نے صحابہ کرام کو استعمال داؤ سے ایسے
موقع میں منع فرمایا ہے کہ اس میں استعمال داؤ سو ہم شرک اور حجاز امر کا جائز تھا چنانچہ روایت
احمد داؤد و لسانی حدیث سے مروی ہے کہ سرور اکرم نے فرمایا کہ یہ مت کہو کہ جو خدا نے
جایا یا اولیاء نے وہ ہوگا اور مرقات شرح مشکوٰۃ میں اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اس میں خدائے
پاک کے ساتھ مشیت میں بندہ کو برابر کرنا ہے اس لئے کہ داؤ جمع اور اشتراک کے لئے ہے
مجموع چند امور کا جمع کرنا حجاز ہوان کو آپس میں داؤ کے ساتھ عطف کرنا زبان عربی میں
ممنوع ہے چنانچہ سرور کائنات نے فرمایا کہ ماشا اللہ و شاد و خلان لیکن کہو
ماشاد اللہ شاد خلان اور ایسی ہی ناری زبان میں اگر کوئی کہے ہرچہ خدا خواست فلاں
خواہد خواہست خواہد شد ممنوع ہے پس ناظرین پر مولف کی جمالت احادیث و کلام اکابر ائمہ
علماء کرام خصوصاً خود اپنے قول سے شرک ہونا بتایند فقہ الیمان بخوبی آشکار ہو گیا۔

نمایا و ثانی و خامس یہ کہ حدیث متعلق ہے منقطع کو لینا اور غیر منقطع کو چھوڑنا فریب
دہی ہے۔ تاہم میں مطلقاً یہ حکم دینا کہ اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملا دے۔ حدیث کی تصریح
منا لفت ہے۔

بعض کمال کو لکھا ہے کہ مولوی صاحب کی اس درجہ نادانی ہے کہ کسی
جمہوری نہیں کہان کے مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی اپنے رسالہ فیضان الیمان میں
پس بریل کے وٹا میں لکھتے ہیں کہ منقطع ہونا مستلزم وضع نہیں بلکہ عام اور مجہول علم
کے نزدیک تو اقطاع سے صحت و حقیقت میں کچھ خلل نہیں تاہم محقق کمال الدین محمد بن ابیہام
فتح القدر میں فرماتے ہیں ضعف بالانقطاع و هو عندنا کما قال بعد عدالتہ الرواۃ
و تخریجہ کا جھوٹا نام ابن امیر الحاج علیہ السلام میں فرماتے ہیں لا یضرک لک فان المنقطع کالمرسل
فی قبولہ من الثقات مولانا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں قال ابو داؤد و دھندہ مرسل ای حرج
مرسل و هو المنقطع لکن المرسل یجوز عندنا و عند المجہول

پس جبکہ یہ خود مولوی نعیم الدین کا اپنا مذہب ہے تو پھر دوسرے پر اعتراض چھ معنی
دار و چھ جائید دیگر احادیث حضرت عبداللہ و غیر صحابہ رضی اللہ عنہم کی سند منقطع روایت
مذہب کے یہ معنی و الفاظ دار و ہیں جو گندہ کیس اور خود حدیث منقطع غیر منقطع کے ضمن میں داخل
جو خود مولوی نعیم الدین کے بھی یہ امر مسلمہ ہے

صاحب فتوح الایمان مولانا حمید مہم نے تو یاب شرک میں اسی لئے اس کو اختیار فرمایا
کہ ہمیں داؤ عطف کے ساتھ شرک ہونے کی تصریح ہے اور غیر منقطع میں لفظ شے سے اجازت
نہ ہے اور داؤ عطف کے ساتھ کہ اس کے ممنوع و شرک ہونے کی اس میں بھی تصریح ہے
پس اس میں نہ خیانت نہ چوری نہ بدویافتی نہ حدیث کی ذرہ بھر مخالفت بلکہ باہم ہر دو حدیث
میں موافقت و موافقت ہے مولوی نعیم الدین کو اپنے نشہ حجاز شرکیہ سے... حجاز
اور شرک میں ہی تیر نہ رہی چنانچہ مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی مستند مولوی نعیم الدین
کی اشعار و کلمات شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۸ سے اس کی بد و فریب نصیحت کی حقیقت کمال
جائی ہے۔

قال لا تقولوا لفت آنحضرت کہ
گوید ماشا اللہ و شاد خلان
آنچه خدا خواہد و خواہد کلن زیر کہ ایں
مسامی و قرین سامعین ست و سوائے
حق را باری و زارادت و مشیت و لکن
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہو
جوہا ہے خدا و دجائے فلاں کہو کہ اس تمہارا
ہا ہا ہا سوئے حق تعالیٰ کے اللہ کے ساتھ لا
اور مشیت میں بد و کیس کہ جو جا یا اللہ نے چہ
ہا فلاں نے یعنی اگرنا جا ست کہے اور کسی کو

جاءت ان من الصفات الدائمة
وہی کا معنی ہے وہ کائناتی ایک یکتا
للمجد و المعیت للعلیٰ علواً ما شقم
درقع الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۳۰ ص ۱۷ میں مرقوم ہے

کا نچوڑ و قدرت و العلو
 و کاداد و الفع و البص و الکافر
 من صفات ذاتہ
 در ص ۵۵۹ میں مرقوم ہے

و میں طرح حیات اندر قدرت اندر علم اند
 ابادہ اندر سنانہ اندر کیمیا اندر کلام سب صفات
 ذات ہدی تھا طے میں سے ہیں ۱۱

وقال ان بطلان غرض البطلان الثبات
المشيشة واكادادة وهما بعدني واحد
وارادته صفة من صفات ذات
عولم وما تشاؤون ان يشاء الله وغيرها
من الايات تختص بهذه الاعيان كسب
العباد فاهو عيشة الله وارادته تمام لخصا
وار كسب وقيل يشدول كاسول في اس كسب كمشيت اوراداد فاشه تعالى كاسب

اور مولوی نعیم الدین کے بڑے معتمد مولوی صاحب بھن سیوچ صاحب
کہتے ہیں۔

وہ انسان کو فقط کسب پر ایک گواہ اختیار کر لیا ہے اس کے سارے انسانی اصولی عز و میں ہماری
 یہی قدرت ہے و اتبع جو تھے ہر آدمی کی کیا طاقت کہ جس کے علاوہ دیگر میں کے کہ کسب پر
 کے انسان کا حقیقی کذب کفر ایمان طاہرات معصیاں جو کہ ہے سب اسی قدر عقیدہ میں جو
 علمائے پیرداریا ہے اور اس کی تعلیم قدرت عظیم ارادے سے واقع ہو رہا ہے و اما نقاظون
 الکاذب یشاد اللہ رب العالمین ہم دریا جو ہے کہ اس طرح ہے جو پروردگار راہ سے
 چہاں کہ ہے دینی ۶ - اس کا چارہ چارہ ہمارا نہ ہو۔

پس اس قول مولوی صاحب سے کہنے لازم نہیں تاکہ واؤ کے ساتھ عطف کر کے ذکر
فاخر کے بعد اگر لازم نہیں آتا تو ایسے رسالہ تفسیرانِ رحمت میں کبوں فکر نہ کرنا لازم

جایا تھا، اب تعویذ الایمان کی متعدد علامتیں نکلا کر کیا جاتا ہے۔
قولہ صلوات۔ یہ دو مجلس کے کفرانِ پاک میں جا بجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اہل کے ساتھ لایا گیا ہے اور دواء عطف کے ساتھ ملا گیا۔ آیت

وَمَا لَكُمْ أَلَا إِعْزَاؤُهُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
مِنْ فَضْلِهِ

اور کیا اچھا برتاؤ اس پر اعلیٰ ہوتے جو
اللہ و رسول نے ان کو دیا اور کچھ نہیں ان کو کافی

من فضلیہ رسولہ انا الی اللہ
ہے اب دیکھتے ہیں اللہ اپنے فضل سے انسان
کار رسول ہم اللہ کی طرف رغبت دے رہے ہیں
راغبون +

الْعَاوِيَكُمْ اللَّهُ وَرَسُولِهِ وَالَّذِينَ
آمَنُوا الَّذِينَ يَقُومُونَ الصَّلَاةَ وَ

یوں کہ ان کے لئے جو مال ہے وہ مالِ حلال ہے اور ان کے لئے جو مال ہے وہ مالِ حرام ہے۔

ن آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر اپنے ذکر کے ساتھ
 فرمایا ہے اور وہ عطف کے ساتھ وہ بھی مثنیٰ کرنے فضل فرمانے عطا کرنے مدد فرمانے میں
 تقویت الایمان والے کے نزدیک یہ سب باتیں شرک ہیں۔ اور قرآن میں موجود ہیں۔
 الف اس بے دینی پر۔

اقول رسولی بنیم الدین کو توحید حق تعالیٰ کی عند اور حمایت حرکیات میں اپنی گندہ
ہنسی سے ایسی مدھوشی طاری ہے کہ اپنا قول فیضانِ رحمت میں تقویۃ الایمان کی عداوت میں
ظہور موشی کر دیا کہ رسول اکرمؐ نے صحابہ کرامؓ کو استعمالِ خاؤ سے ایسے موقع میں منع فرمایا ہے کہ
اس میں استعمالِ داؤ و مہمہ شرک اور جوازِ نامرعا جائز تھا۔ کہ اس میں خدا اپنے پاکت کے ساتھ
مشیت میں بندہ کو برابر کرتا ہے۔ جہاں چند امور کا جمع کرنا ناجائز ہو۔ ان کو آپس میں خاؤ کے
ساتھ عطف کرنا زبانِ عربی میں ممنوع ہے۔ بالخصوص آپس میں نہ مقام جمعی جمع کرنا اور نہ عطف
کے ساتھ ممنوع و شرک ہے۔ چنانچہ یہ امر خود تقویۃ الایمان میں مذکور شرک الکرہ کے مانند
ہے۔ ناظرین پر دعا ہے جو کچھ کہیں کسی ایسی بات سے غلطی سے ایسا نہ کرمان بات سے غلطی سے

خلافت ہی کہا۔ اسی عبارت کے آخر میں لکھا ہے کہ رسول کے جانے سے کچھ عرصہ پہلے ہوا تو حضرت علیؓ
 اس نایاب کو وہ آیات و احادیث دیکھا جو ہم نے پیش کی ہیں۔ اس جہاں نے کبھی حضور سید عالم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے معجزات ہی نہیں سنے تھے۔ اس جہاں نے کبھی نہ سنا ہے کہ چاند حضور کے اشارہ سے شق ہو سوج
 حکم سے غروب کے بعد پھر طلعت آیا۔ درخت نہی جگہ سے چل کر فرما کر دار اندر خدمت کے لئے حاضر
 ہوئے یہ سب کچھ باذن اللہ تعالیٰ حضور کے چاہے سے ہو رہا ہے یا کسی اور کے یا دشمن
 دین تمام معجزات کا منکر ہے۔ حدیث لوشنت لساوت معی جبال الدھب ہم نقل کر چکے ہیں کہ
 سے معلوم ہوتا ہے کہ بنائیت انہی رسول کے جانے سے کیا کچھ ہوتا ہے۔ یہ کچھ کیا کہ وہ اور کچھ
 ادب ہے کہ رسول کے جانے سے کچھ نہیں ہوتا۔ البتہ کسی نیاز مند کے منہ سے کسی عجز و کم کی شان
 میں نہیں نکلتا۔ مگر اہل علم و ہنر کی زبان سے ایسے کلمے خاص حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ
 وسلم کی شان میں نکلتے ہیں۔

اقول۔ مولوی نعیم الدین نے اپنی اہم فیضی سے حدیث اہل صحیح بخاری پیش کی جس میں
 وہی واقعہ پہلی آیت قرآن پاک و مناقعہ الاول منقولہ مولوی نعیم الدین مذکور ہے جس کی
 تفصیل صاحب فتح الباری سے واضح ہو چکی چنانچہ شرح اس حدیث کے فتح الباری شرح
 صحیح بخاری پارہ ۶ مسئلہ میں مرقوم ہے

فاختارہ اللہ و رسولہ انما	فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فنی کر
و کور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	و یا اس کو اللہ اور اس کے رسول نے سوائے
و سلو نفسہ لا تریکان سببا	اس کے نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لدخولہ فی الا سلام فاصبح غنیا	نہ کر فرمایا اپنے نفس کا گھر کو کچھ سبب اس کے
بعد فقرہ بما افاد اللہ علی	داخل ہونے کا اسلام میں تو ہو گیا فنی فقیر کی
رسولہ و باح کامتہ من	یہ اس کے قیمت دی شدہ اپنے کو ان کو اور
الغنا انما	مباح کیا اس کے لئے قیمتوں کو

اسی طرح دوسری حدیث ترمذی شریف جلد ۳ ص ۳۱۱ اہل ایمان کے لئے اللہ اور رسول ہی دوست
 نہ فریق ہو سکتے ہیں یعنی اللہ و رسول ہی کی محبت اور فرمانبرداری حقیقت میں کام آ سکتی ہے جس اس
 تک کوئی دوسری محبت کی سوائے خیریت ہی کے مولوی نعیم الدین کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اللہ
 و رسول کو راضی و طاعت کے ساتھ ملنے کا جواز مواقع ناجی ہے جہاں ممنوع و شرک نہ ہو اور جو چاہے

ممنوع و شرک ہو جس طرح حسب احادیث مذکورہ شہادت حق تعالیٰ میں خود مولوی نعیم الدین نے
 بغضان رحمت میں ممنوع و شرک بیان کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرار دیا ہے۔ البتہ یہی معصوم و تقویٰ اور
 کے ساتھ کہ صراحت ہے مگر یہاں بحدت شرک تقویٰ الایمان کی سند میں ظالم عقیدہ بحدت افعال شرک
 کو لکھ کر نہیں ہوا اسے بدلتا ہے۔ اور معجزہ فنی فقر و فاقہ دشمن کا حاضر ہونا جو بطور شوق عادت نبی
 علیہم السلام سے صادر ہونے میں ان کو شہادت رسول میں داخل مانا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ افعال
 یا اختیار حق تعالیٰ میں کسی نئی کاس کے اظہار میں ذرہ بھر اختیار نہیں خود مولوی نعیم الدین نے اپنی
 بے خیالی سے کلام حق۔ باذن اللہ و بنائیت۔ اپنی کی قید لگائی ہے! ع
 — اپنے حال میں صیاد اٹھیا۔

یہ منکر معجزات بتانا چر معنی دارد۔ معجزات کا باذن اللہ تعالیٰ و اختیار حق تعالیٰ ہونا سب کے
 نزدیک مسلم ہے چنانچہ حضرت امام عظیم الاسلام محمد بن ابی حنین کی نسبت خود مولوی نعیم الدین
 نے ملاحظہ کیا میں بھی اس حدیث حضرت امام عظیم الاسلام لکھا ہے۔ اور ان کی احیاء العلوم کو مستند
 جانا ہے۔ آپ احیاء العلوم کتاب الحمیۃ و الشوق میں فرماتے ہیں۔

ولیس ذلک با اختیار العبد

اور مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی بھی مکمل الایمان میں فرماتے ہیں۔

و معجزہ فعل انہی است نہ فعل رسول زرا کہ

شرق عادت پر عود کا رتالی از بندہ ممکن

بنا شد۔

نیر شاہ صاحب موصوف مدارج النبوة ج ۲ ح ۲۰۰ میں فرماتے ہیں

معجزہ فعل انہی نیست بلکہ فعل خدا است کہ

ہو سکتے تھے انہما و معجزہ بکلمات افعال

و گرو کسب الی از بندہ است و خلق از

خدا و در معجزہ کسب نیز از بندہ نیست

پس معنی ای آیت نیست کہ دعا

رسمیت از رعیت صورتہ و لکن

اللہ رخی حقیقتہ

نے ادا حقیقتہ

در مولانا شاہ جدید القریۃ مجدد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح الخیرات ص ۲۹۹ و ص ۳۰۰ میں فرماتے ہیں۔

افعال غارتہ علوت خواہ شبیر معجزات
پہنجران باشند خواہ از مجلس دیگر ہمہ
مقدور قدرت ابی اندو بارادہ ایجاو
او صاوت بشوند در درعلات و معجزات
پہنجران میں شرط نیست کہ موافق فرمائش
مکملان یا پیدا یا بعد از نظر ارساند ملک
معنی و محبت ایمان غفل می کند تحقیق ما
فرستادیم ترا بر معجزات حق و بر وجوب
و آنچه متعنائے حکمت است و آن آن
است کہ تر احمدت جبر کن ایشال برایت
نہم ہم اھ

بلکہ خود جناب مولانا شاہید رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۰۰ میں فرماتے ہیں۔

دسب انبیاء را دلایہ کے سرور میں جناب مولانا شاہ علیہ السلام نے اور لوگوں نے انہیں
کے بڑے بڑے معجزے دیکھے ہیں سب اسرار کی باتیں سیکھیں اور سب بندہ گویا کہ انہیں
کبیروی سے بڑے حاصل ہوئی۔

نیز تقویۃ الایمان ص ۲۹۹ میں فرماتے ہیں۔

مستطابا ہے کہ سرور کے لفظ کے معنی ہیں ایک تو یہ کہ خود مالک مختار ہوا کہ کسی کو حکوم
دہر خود آپ جو چاہے سو کرے جیسٹا ہر میں بادشاہ سوے ذات اللہ ہی کی شان ہے ان
معنوں کو اس کے سوائے کوئی سردار نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ معنی ہیں ہرگز اور معنی
سے امتیاز رکھتا ہو کہ اصل حاکم کا حکم اول اس پر ہے اور اس کی زبان اور دوس کو پہنچے جیسا
ہر قوم کا خود ہر آدمی کا دیندار و سنان معنوں کہ ہر چیز پر اپنی امت کا سردار ہے اور
براہم اپنے وقت کے لوگوں کا اور ہر چیز پر اپنی امت کا اور ہر چیز پر اپنے سرور اور ہر
مالک اپنے مالکوں کا کہ بڑے لوگ ان کے حکم پر آپ خاتم ہوتے ہیں اور جیسے اپنے جھوٹوں

کو رکھتے ہیں کسی طرح سے ہاں سے ہو کر ان کے سرور میں کہ ان کے نزدیک
ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں اور لوگ
اللہ کا راہ سیکھنے میں ان کے محتاج ہیں ان معنوں کو ان کے سرور میں کہ ان کے سرور میں کہ ان کے
معاقد نہیں بلکہ سرور میں ہی جاتا جائے اور ان سے معنوں سے ایک چیز کی کامیابی
سرور میں کہ نہ ہائے کہ نہ کہ وہ اپنی طرف سے ایک چیز میں ہی تصرف نہیں
کر سکتے۔

پس ناظرین پر کلام آمد کہ کام سے معجزات کی حقیقت اور تقویۃ الایمان میں خصوصاً مولانا
شاہید رحمۃ اللہ علیہ کی روشنی میں سے معجزات کا جوہر اور جناب شیخ کریم علی اللہ علیہ وسلم کی سچی
تعلیف اور مرتبہ آفتاب کی مانند واضح ہو کہ مولوی نعیم الدین کی ساری طبیعت سازشی غریب
کاری کھلی گئی۔ مزید برآں مولوی صاحب کے اعلیٰ حضرت بریلوی کے والد مولوی محمد تقی
علی خاں صاحب جواسر الایمان حسنی بریلوی کے صاحب میں لکھتے ہیں۔
میں نے مدینتی اس کی بے نیازی سے مخالف درساں برحق غضب اس کی ہزار برس کی طاقت
وریا نکست جلا کر خاک بناتی ہے۔

نیز مدینۃ البرج حسنی بریلوی کے صاحب میں لکھتے ہیں "تمام انبیاء و رسولین و ملکہ مقررین اس کے
خوف سے بید کی طرح کا پختے ہیں" اور خود مولوی نعیم الدین نے اپنی انکھ العلیا ص ۳۰۰ میں
لکھا ہے۔

حضرت اقدس طبرہ الطلاق کے علم کو علم انہیں سے کوئی نسبت نہیں بخود کو انتخاب سے اور
ظہر کو مسند سے جو نسبت ہے وہ بھی یہاں مقصود نہیں کہاں خالق کہاں مخلوق و مہمکت
و رسالت کا تو نہ کہی کیا علم انہیں کے حضور تمام مخلوق کے علوم اہل تلیل ہیں۔ کوئی
ہستی نہیں رکھتے۔

اہل انصاف کے ملاحظہ فرمایا کہ نیاز مندوں کے ہی منہ سے خصوصاً مخدوم سید عالم علی اللہ
علیہ وسلم ہی کی شان میں ایسے کلمے لکھتے ہیں "فما ہو جہانک و فہو جہانک
قولہ ص ۱۰۰ اور اپنے بیرون اور دوسرے لوگوں کے لئے یہ سب باتیں ثابت کرتا ہے جن کا
ثابت کہ حضور کے لئے شرک تھا کہ ہے ملاحظہ کیجئے صراط مستقیم ص ۱۰۰
و بسبب ہمیں اجتہاد و طغیان و ضاعت حق و دروغاں و شایعہ و بدعت شدہ و اتباع حق و ذلت و استیلا

ایشان منہ پر گردیدہ و ملاحظہ یا ملاحظہ ایشان تلامذہ سے دیکھا جیسے پیرا کردہ ۱۰
یہاں صدیقین کے لئے اقتداء و حلقہ ثابت کیا اور ان کی رضا کو خدا کی رضا ان کے
اتباع کو خدا کا اتباع اور ان کی ناراضی کو خدا کی ناراضی قرار دیا۔

اقول مولوی صاحب کی کس درجہ عقلی اور جہالت سے جب بیٹریا کی موت پائی
ہے تو شہر میں گستاخے کچھ جارہا کار نہ ہوا تو حضرات صدیقین پر حملہ کر کے مولانا شہید مرحوم
پر صراط مستقیم کے متعلق محض اتہام سے اپنا رخص ظاہر کیا۔ چنانچہ صراط مستقیم میں مراتب
و کمالات و صدیقیت کے ضمن میں جو مضمون آیات کلام ربانی اس عبارت منقولہ کے صدور
سے ملحق ہے حسب ذیل ہے۔

اللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ مِنْ غَيْرِ مُضِلٍّ ۚ وَمَنْ يَضَلَّ فَمَا لَهُ مِنْ اللَّهِ شَيْءٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُضِلَّ اللَّهُ فَمَا لَهُ هَادٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَذِبٌ عَظِيمٌ ۚ
وَمَا يَهْدِي اللَّهُ فَمَا لَهُ مَدْرَأَ ۚ وَكَذَلِكَ يَهْدِي اللَّهُ مَنِ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يَضَلَّ فَمَا لَهُ هَادٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَذِبٌ عَظِيمٌ ۚ
وَمَا يَهْدِي اللَّهُ فَمَا لَهُ مَدْرَأَ ۚ وَكَذَلِكَ يَهْدِي اللَّهُ مَنِ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يَضَلَّ فَمَا لَهُ هَادٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَذِبٌ عَظِيمٌ ۚ
وَمَا يَهْدِي اللَّهُ فَمَا لَهُ مَدْرَأَ ۚ وَكَذَلِكَ يَهْدِي اللَّهُ مَنِ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يَضَلَّ فَمَا لَهُ هَادٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَذِبٌ عَظِيمٌ ۚ
وَمَا يَهْدِي اللَّهُ فَمَا لَهُ مَدْرَأَ ۚ وَكَذَلِكَ يَهْدِي اللَّهُ مَنِ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يَضَلَّ فَمَا لَهُ هَادٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَذِبٌ عَظِيمٌ ۚ
وَمَا يَهْدِي اللَّهُ فَمَا لَهُ مَدْرَأَ ۚ وَكَذَلِكَ يَهْدِي اللَّهُ مَنِ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يَضَلَّ فَمَا لَهُ هَادٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَذِبٌ عَظِيمٌ ۚ
وَمَا يَهْدِي اللَّهُ فَمَا لَهُ مَدْرَأَ ۚ وَكَذَلِكَ يَهْدِي اللَّهُ مَنِ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يَضَلَّ فَمَا لَهُ هَادٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَذِبٌ عَظِيمٌ ۚ
وَمَا يَهْدِي اللَّهُ فَمَا لَهُ مَدْرَأَ ۚ وَكَذَلِكَ يَهْدِي اللَّهُ مَنِ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يَضَلَّ فَمَا لَهُ هَادٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَذِبٌ عَظِيمٌ ۚ
وَمَا يَهْدِي اللَّهُ فَمَا لَهُ مَدْرَأَ ۚ وَكَذَلِكَ يَهْدِي اللَّهُ مَنِ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يَضَلَّ فَمَا لَهُ هَادٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَذِبٌ عَظِيمٌ ۚ
وَمَا يَهْدِي اللَّهُ فَمَا لَهُ مَدْرَأَ ۚ وَكَذَلِكَ يَهْدِي اللَّهُ مَنِ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يَضَلَّ فَمَا لَهُ هَادٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَذِبٌ عَظِيمٌ ۚ

سے ہیں۔

بیان نہیں معاملہ امت و بسبب ہیں اقتباء و اصطفا الخ۔

جس سے واضح ہوا کہ حق تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کو مع ان کی ذریعہ و اخوان و بابا و اولاد
کے لئے فرمایا اور بعد انبیاء کے تمام امت میں مرتبہ و فضیلت صدیقین کو حاصل ہوا چنانچہ
مولانا شہید مرحوم کے بعد امجد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ رحمۃ اللہ الباقی
عمری و مصطفیٰ منہ محمد و علیہم السلام ہیں فرماتے ہیں۔

مولانا شہید صاحب کی حدیث ہے اللہ ان کی حقیت سے کرامت ہی سے ایک شخص کی طرف
چلے گا۔ اپنی عظمت و خالق کے اعتبار سے تمہارے ساتھ ثابت رکھتا ہے جسے کوئی کر
نہیں کر سکتا۔ حق کے ساتھ نہایت ہول ہے پھر اس شخص کو قرآن مجید کے اعتبار سے
تشبیہ ہو کر وہ صدیق یا محدث ہے اس کا اس کو ثابت قرآن مجید کے اعتبار سے چلو
و شہید دہلوی ہے صدیق یا محدث میں فرق ہے کہ صدیق کا نفس نبی کے نفس سے
قریب الا قد ہو جے جیسے گندہ یک کرانگ کے ساتھ نہایت قریب ہے پھر جب وہ نفس
آپ سے کوئی خبر نہ لے تو اس کے نفس میں اس کی بے انتہا وقعت ہوتی ہے اور اس کی
دل شہادت سے چمکا کر دیتا ہے یہاں تک کہ گویا اس کا علم اس کے نفس میں بغیر تقلید کے
حاصل ہوا ہے۔ اہل حق

پس مولوی نعیم الدین کی یہ بے نیکی ہے کہ اپنے پیروں اور دوسرے لوگوں کے لئے یہ سب
باتیں ثابت کرنا جس کا ثابت کرنا حضور کے لئے شرک جاتا ہے۔ خود باللہ من ہذا
الطغوات حضرت پیر کٹر مکاتے وادہ مقام توحید باری تعالیٰ عز اس کی صفات خاصہ میں
خواہ کوئی کسی اعلیٰ کو یاد دل کو شریک فیہر او سے سب شرک ہوگا۔ یہی میں مقصد توحید الہی
ہے۔ اور مقام فضیلت مخلوقات میں علی حسب مراتب امر جہاں ہے۔ چنانچہ مولانا شہید مرحوم کی
تفویض الایمان اور دیگر تعینات اوصاف و کمالات فضائل و محمد حضرات انبیاء کرام
خصوصاً جناب نبی کریم خدا علی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلمہ سے
بسر نہیں۔ خود صراط مستقیم کے خطبہ میں مولانا شہید مرحوم عرض کرتے ہیں۔

”دردنا محمد و در علم محمد صاحب مقام محمود مطلع جہیدہ اصفا و مطلق قصیدہ انبیاء
و لدنی افزائے جن مطلقا گل سرسبد گلشن انبیاء مضمون کتاب ایماد و کوثر۔ مقصود
خطاب بارشاد و تلقین طفرائے فرامین تکلیف و تشویع خط کش دعا دین ندیس و ملیح
امنی محمد بنی محمد مصطفیٰ صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔
و علی وراثہ و نوابہ الی یوم الدین و علینا معہم و بنہم برحمتک یا ارحم الراحمین
بمختص الامت مسلمہ میں مولانا شہید مرحوم فرماتے ہیں۔

میں کہہ ہیں کہ مقامات انبیاء علیہم السلام
ایشان چندان زیادہ سبب امت و ولایت ان کے ہر جہاں سبب امت و ولایت

خارج از حد شمار که اجساد آن از مثل ^{معدن} از حد شمار بی مادیہم جیسے کہ میوں سے
نام و دم کہ از اتحاد اقلیم سرست بل ^{کائنات} کائنات سے ہے اس کا احاطہ و احاطہ
مقدور۔ و خدا ہے

نیز مولانا شبید مرحوم خطبہ الطیبات الحق میں فرماتے ہیں والصلوۃ والسلام علی اکوالمخلوق
معدن البشر والنہی بالذی بعثہ اللہ الی الناس كافة وسعاء بالسر اہم العتیر
و علی المرء و احبابہ الذین فازوا بنصرة الدین و کبر۔ العشر حکیم۔ بلسان
المنافقة وسيف الصدمیرا

پس مولوی صاحب کی دیدہ دلیری مثل آفتاب آشکارا ہوئی مولانا شبید مرحوم کی
تصریحات سامنے رکھے ہوئے کہا جا سکتا ہے
گر نہ بیند بہ روز خیر و چشم
چشم آفتاب را چہ گند
قولہ ص ۱۱۱ اور ص ۱۱۲ میں حضرت مولیٰ علی رضی کی نسبت لکھا۔

قطبیت و غوثیت و ابدانیت و غیرہ	قطبیت و غوثیت و ابدانیت و غیرہ تمام
بہر از عہد کرامت جہد حضرت مرتضی	حدوت علی مرتضیٰ کے زمانہ مبارک سے دنیا
تا القراض دنیا بہرہ لو اسطر ایشاں است	کے تمام ملک سب انہیں کے دیدہ و واسط
و دود سلطنت سلطین و امارت امار	سے ہیں اور سلطین کی سلطنت اور امیروں
ایشاں را و غلے سمت کہ بر سیا حین	کی امیری میں انہیں ایسا ملے ہے جو سیا حین
عالم ملکوت محقق نیست۔	عالم ملکوت پر ظاہر ہے۔

یہاں تو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا یہ اختیار مانا کہ قطب غوث ابدال بنانا سب ان کے لئے
میں ہے بادشاہوں کو بادشاہت اور امیروں کو امیری ان کے فیض و کرم سے ملتی ہے تقویت
الایمان میں کو کسی شہرت کی رگ اچھلی کہ حضور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ
کلمہ والا کہ رسول کے چاہے سے کچھ نہیں ہوتا تقویت الایمان کے حکم سے صراط مستقیم کی
یہ عبارات شرک اور اسمعیل اپنے حکم سے آپ شرک تقویت الایمان میں حضرت علی مرتضیٰ
کی نسبت یہ بھی لکھا ہے کہ جن کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اس تناقض کو
دیکھئے تقویت میں تو کسی چیز کا مختار نہیں اور صراط مستقیم میں سلطین دنیا اور قطبیت و غیرہ
کے صاحب علی کا مرتب حضرت مرتضیٰ کے ہاتھ میں جانا

اقول مولوی نعم الدین کی اولاد جہالت یا بددلتی ہے کہ صراط مستقیم کا باب دوم
۱۱۱ سے شروع ہوتا ہے جس میں یہ عبارت صراط مستقیم پر واقع ہے باب ہرگز مولانا شبید
مرحوم کا نہیں ہے بلکہ مولانا محمد علی مرحوم کا ہے ظالم بددلت نے کسی کی عبارت کسی کے ذمہ
لگا دی جس سے ساری فریب کاری نسیا نسیا ہو کر تر خاک مذلت ہو گئی معاذ اللہ منہ ثانیاً
بددلتی سے اولیٰ آخر عبارت کا ترجمہ کرنا ہلوں کو فریب میں مبتلا کیا حالانکہ تقبلیت مرتضوی میں
پوری عبارت من اولاد آخرہ سے نقل کر کے مولوی نعم الدین یہ ہے۔

و حضرت مرتضیٰ را کینوج تفضیل بر حضرت شیخین کہم ثابت است و ان تفضیل بر بیت
کثرت اتباع ایشان و وساطت مقامات ولایت بل سائر خدمات است مثل
قطبیت و غوثیت و ابدانیت و غیرہ ما بہر از عہد کرامت جہد حضرت مرتضیٰ تا القراض
دنیا بہرہ لو اسطر ایشاں سمت و دود سلطنت سلطین و امارت امار ایشاں را و غلے
سمت کہ بر سیا حین عالم ملکوت محقق نیست و ایں عطیہ الیہ بقا بلذت است کہ گاہے
انتظام خلافت و ملک و سلطنت و األ اطہار ایشاں صورت نہ لبتہ با وجودیکہ
بعضے کر لئے ایشاں علی اللہ درجا تہم فی العلیین ماسعی و اخرہ و دین کار مہند دل
فرمودند و نہ بجائے فرزدان و تحصیل مال کار بر خود و عمل نمودند و اکثر سلاسل الی ولایت
ہم لقب بجناب مرتضیٰ است پس روز رختیہ لبیب کثرت اتباع کہ اکثر سے در آہا
صاحب شانندے بلند و مراتب ارجمند خواہند بود و کوکب مرتضوی آں بہت ہلال
نمودہ خواہد شد کہ تماشائیان آن مقام و نظار گیان آن مجمع بے نظیر و موجب تعجب لبیب نظر اہد
گشت و ظہور ہمیں مقام بر بعضے معسوقان و خفائے مقام شیخین نہ باعث آن گردیدہ کہ تفضیل
جناب شیخین ہر از خود ہم رسانیدہ از عقیدہ و سند اہل سنت منزل شدہ اند و اگر نہ فی
انحیثت شائیکہ جناب شیخین را لبیب انتظام خلافت بلکہ قطع نظر از ان ثابت است
باین بہت و انجالی نسبت افضلیت و مساوات نذر و بلکہ شان آں ہر دو ہرگز دیدہ جمیع
اتباع انبیاء علیہم الصلوٰت و التسلیمات قطع نظر از خلافت لبیب شرح حد و وسعت
حوصلہ و حق اقتدال و دہر باب از اخلاق و تدبیر منزلی و مدنی و سیاست ملک
ولست کہ از بار حشہ بالانبیاء تعبیر توائل کرد الخ۔

پس اس جملہ عبارت صراط مستقیم میں مولوی نعم الدین کی یہ فریب کاری و جعل سازی کہ حضرت

علی رضی اللہ عنہ کا یہ اختیار مانا کہ قلبِ عرش ابدالِ بنائے سلطنتیں دنیائے کمال کے ساتھ
میں ہے۔ معاذ اللہ منہ۔

اس پہچان ہندی اور ظلم کا کچھ ٹھکانا ہے جس کا شہہ تک میں اس میں ذکر نہیں بلکہ اکثر سلاسل ولایت آپ کے واسطے سے منسوب ہونے کی اس میں تصریح و تشریح ہے نہ کہ ان کا اختیار آپ کے ہاتھ میں کہ یہ حق تعالیٰ ہی کی شان ہے۔ اسی طرح ائمہ سلطنت و امارت میں وکیل کے معنی اس طرح ہے جو حدیث میں آپ کی شان میں واقف صاحبہ علی الحدیث وارد ہے۔ مگر بحکمت حق تعالیٰ آپ کی آل اطہار میں خلافت و سلطنت کا جو ظہور نہ ہوا۔ اس کے مقابلہ میں اہل بیت آپ کو تمام کمالات غلاب و باطن کے منصب و فضیلت کے تمام سے سرفراز فرمائے کہ اکثر اس میں موجود ہے کہ بڑے بڑے اہل کمالات و خلافت و غلاباں عادل آپ کے لشکر میں موجود ہوں گے۔ یہ حقیقتات میں فضائل و مراتب کے طبقے ہیں اور تقویٰ الایمان میں اظہار الوہیت و قدرت حق تعالیٰ اور ذات عبادت کا بیان ہے۔ لہذا تقویٰ الایمان میں یہ وہی خالص توحید الہیاتی صالحیت کی مبارک رک ہے جس کو خود مولوی نعیم الدین نے بھی فیضانِ رحمت میں شریعت باری تعالیٰ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسادات مان کر داخلِ شرک کہہ دیے اور یہاں اس توحیدِ شریعت سے مخیر ہو کر تقویٰ الایمان کی خند میں شرک کو جائز کہہ دیے جس سے قبلہ خود مولوی نعیم الدین کو قطع نظر تعلق کے شرک میں گرفتار ہونا پڑا۔ اور جس طرح تقویٰ الایمان میں وہ باب توحید حق تعالیٰ کے محمد و علی کا مختار نہ ہونا مذکور ہے جس کی تائیدات مولوی نعیم الدین کے جواب میں مفصل دندانِ شکن بھولہ شاہ عبدالعزیز صاحب روح محمد اثناعشر سے گذر چکی ہے اسی طرح تقویٰ الایمان خصوصاً باب دوم فی النسل الرابع فی ذکر الصلوٰۃ واصل الصیئہ رضی اللہ عنہم میں فضائل و محمد و اصناف و کمالات انبیاء و اہل آل و اصحاب مذکور ہیں۔ ہر نکتہ ٹھکانے والا۔

فما عدينا الا البلاغ

قولہ مستحکم اصرار مستقیم کے مقابل میں لکھا۔

اریاب میں مناصب رفیعہ با آذون
 مطلق و تصرف عالم شمال و شہادت
 میں با فضلیں کبار و علی کا بیعت
 راجی رسد کتبی کائنات مابین خود

اس میں منصب کے رنگ عالم شمال و عالم
 شہادت میں تصرف کرنے کا اقتدار کامل رکھتے ہیں
 انھیں مطلق ہی مان کرے قدرت و علم والوں کو
 حق ہے کہ تمام کائنات کو اپنی طرف نسبت

نسبت نہ اندیشہ! البتہ اگر سرحد کو عبور کر کے اندکھوی کو عرض سے عرض تک مہادی کہ از عرضی تا عرض سلطنت راست سلطنت ہے۔

اسمیل ہے جو توحید الایمان میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہتا ہے کسی چیز کا مختار نہیں اور ان کے چارے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اور ان کی نسبت ایسی عقیدت داخل شرک قرار دیتا ہے۔ یہاں مراط مستقیم میں اولیاء کے لئے تعریف تام و اختیار کامل اور یہ کبر کر قبول خود مشرک ہو گیا کہ ان کا حق ہے کہ وہ تمام عالم کو اپنی سلطنت میں لائیں اس سے مظلوم ہوتا ہے کہ عناد بد نصیب کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی پاک سے ہے۔ تاکہ اللہ احد

اقول۔ اولای عبارت معلما ہی تابدوم مؤلف مولانا عبدالحی مرحوم کی ہے ذکر ولایت
مرحوم کی علامہ سید بدیع القیوب خاں مفتی کی کتاب بنے مولانا سید مرحوم کی طرف بہت
مشترک قرار دیکر خس الدنیا والاخرہ کا اپنے آپ کو موصوف بنایا کیا کیا اصل مضمون
کا یاد دلایا۔ طالعان حق کی شان میں ہے جو اپنے احوال سے توحید حق تعالیٰ شانہ میں قائل ہو
یا چنانچہ اس مضمون کو اوپر سے ملا کر ان کے احوال میں ملاحظہ فرمائیے جس کا ترجمہ عرب ذیل ہے
”قلیم لعلی اسوائے اللہ سے کہتے ہیں اودان تمام کو اپنے منہم حقیق و صوائے

تھیں کھا سکتے ہیں مثلاً اپنے ہاتھ کو باغ نہیں دیتے اور اپنے سر کو اپنا سر نہیں خیال کرتے اور قاضی حجت و شوکت اور مال و رسال اور تمام اسباب دنیا کو حضرت حق جل شانہ کا سمجھ کر ہرگز کفر و کفر نہیں کرتے اعدائے کفر کے حضرت کئے ہیں میں فریاد حق جل شانہ کا سمجھ کر کسی قسم کا دریغ و تصور نہیں کرتے اور یہ دوسرے کفر و کفرانی اور معاشی کس طرح سے گزرے گی۔ ہرگز خیال ہی نہیں کرتے اور غیر حق جل شانہ کے ہر طرح سے فریاد ہے کہ حق جل شانہ ایسے بندوں کے حق میں فرما دے کہ میں ان کو کھانا لایا اور فریاد جو ہوتا ہے جس سے وہ دیکھتے سنتے بگڑتے جیتے ہیں۔ اللہ حبیب ہے معنی یعنی اس کو دنیا و حق سے جبر ہے یعنی اس کے دل کے اندر جا کر ان کو جانی ہے اور اس کی طبیعت کی نہ میں مستحکم ہو کر بیٹھتا ہوں ہے اور یہ قسم نکال دیا اور اس کو حاصل ہوتا ہے تو نہایت فیض اس کو ہرگز عید کے کہ بجز کھیلے خاص کس طرح بارشانی ہی الاقطار ہے فیض طبعین کو تمام رعایت سے محراز کر کے جیل خاص کے خطاب سے اسے عقب فرماتے ہیں پس جس طرح جیل خاص کو اجازت مطلق تصرف کرنے سے متاع اسباب خانہ داروں وغیرہ اپنے سولی کی ہوتی ہے

اسماں کی تمام سلطنت کو اپنی طرف نسبت کر کے شہادہ جلیلہ خاص بادشاہ ہندوستان کی پہنچ
 ہے کہ کہہ کر کہ سلطنت ہماری شہر کا بل سے لے کر سندھ کے کنارہ تک ہے اسی طرح
 صاحب ان مراتب عالیہ اور صاحب رفیعہ باعزت مطلق تصرف کرنے عالم مثال اور شہادہ
 کے جوئے میں ادا مان کرے پڑے اولی الایدی والا بعد ازاں کو پہنچتا ہے کہ تمام کلیات
 کو اپنی طرف نسبت کرے مثلاً ان کو پہنچتا ہے کہ کہہ دیں کہ عرش سے فرش تک سلطنت ہماری
 ہے و معنی اس کلام کے یہ ہیں کہ عرش سے فرش تک سلطنت ہمارے سر کی ہے نہ ہر ایک سب
 چیزوں کی طرف نسبت مساوی ہے کسی چیز کو ہمارے ساتھ خصوصیت نہیں ہے کہ وہ چیز ہمارے
 طرف منسوب ہو اور اس کے سوائے میری ہماری طرف منسوب نہ ہوں مثلاً عالم بالصلوایہ
 پس ناظرین کرام جملہ عبارت کی کلاں جو خط کشیدہ میں مولوی نعیم الدین کی بددیانتی
 اور فریب دہی کو ملاحظہ فرمائیں کہ اصل عبارت میں بھی بچائے لفظ کلیات کے کائنات بنایا گیا
 ہے ترجمہ میں یہ تحریف کہ تصرف کرنے کا اختیار کامل رکھتے ہیں جو اس میں اس طرح ہرگز نہیں ہے
 اصل میں لفظ مازون مطلق ہے جو بلا ترجمہ چھوڑ دیا گیا کہ عوام میں غریب پوشیدہ رہے۔ کیونکہ
 اس کے معنی اجازت مطلق کے ہیں۔ مالک الملک۔ بل شائد ہی کو اختیار کامل حاصل ہے۔ نہ کہ
 کسی دوسرے کو وہ اپنی اجازت و حکم سے جس کو جس قدر چاہے عطا فرماوے و مانتا حق الا
 ان یشاء اللہ رب العالمین فی الواقع مولوی نعیم الدین کے زعم باطل میں ادبیاد و گزشتہ کے
 متعین اور ان کے اختیار کامل ہونے کا عقیدہ ہے جو ہرگز اس عبارت سے نہیں ثابت ہو سکتا۔
 بلکہ اہل الشہادہ ان حق کو عالم مثال و شہادت میں علی حسب حالات و مراتب کشف
 و سیر کی اجازت مطلق عطا فرمائی جاتی ہے۔ مہذب اس میں وہ بلا اجازت ذرہ بھر تصرف کی
 قدرت و اختیار نہیں رکھتے اور یہ سب امور و کلیات ہیں نہ کہ تعلیمات و اقتصاد۔ پھر اس کے
 بول و آخر عبارت کو معذور کیا جس سے یہ ترجمہ کیا کہ تمام کواہی سلطنت تیلے کے کیا
 معنی میں کیونکہ یہ رموز تصوف ہیں چنانچہ تصنیف را مصنف نیکو میداند مقولہ مشہور کے
 مطابق اس میں خود تصریح ہے کہ معنی اس کلام کے یہ ہیں جو تفصیل اس بیان کی خود مراد فقیر
 میں مرقوم ہے۔ پس تقویت الایمان میں شیت حق تعالیٰ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی شرکت مشیت کو جس طرح حسب احادیث و اقوال ائمہ علمائے کرام شرک نہ فرمایا گیا ہے
 اسی طرح مولوی نعیم الدین نے فیضان محبت میں اللہ کے ساتھ رسول کی مبادات ماننے کو

شرک قرار دیا ہے۔ بیان ان کے انکار سے بقول خود اپنے شرک ہونا لازم آیا۔ بدیہت ہے
 نہیں دیکھ کر مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی بن سید اسحاق مدنی لکھتے ہیں کہ انسان کو
 لفظ کتب پر ایک گورہ اختیار رکھا ہے اس کے سارے افعال مولیٰ عزوجل ہی کی ہر یک قدرت سے
 جماع ہوتے ہیں آدمی کی کیا طاقت کہ بے اس کے ارادہ و حکم اس کے پلک مار سکے۔

نیز مولوی صاحب بریلوی موقوفات حصہ چہارم حسن پورس بریلی کے صفحہ ۶۷ میں لکھتے ہیں
 بحسب ہمارک رقی علیہ الصلوٰۃ والسلام اکی عظمت کو کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی عظمت
 رب العزیز جل جلالہ سے یہ غیر فنا ہی ہو فنا ہی اور فنا ہی کو غیر فنا ہی سے نسبت
 محال۔

اور مولوی صاحب بریلوی کے والد مولوی محمد تقی علی خاں صاحب جواہر البیان صفحہ ۱۰۰ میں
 لکھتے ہیں۔

حاصل دہا میں غریب فرشتے اور اولیاء العزم بہر نہایت فرد حق اور عاجزی سے سر جھکانے

اور اولیاء و مصلحین اس وقت تک سے ہندگی بچا لائے ہیں۔

اور خود مولوی نعیم الدین نے اپنی تئیک الہیہ دست میں لکھا ہے

ہم معذور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو علم آگاہی سے کوئی نسبت نہیں۔ نہ کہ کتاب

سے اور قطعہ کر سندھ سے نور نسبت ہے وہ بھی بیان معذور نہیں۔ کہاں خالق اور کہاں مخلوق

مادحت و مبادات کا ذکر کیا ہے علم آگاہی کے معذور تمام مخلوق کے علوم اتق نہیں ہیں

کوئی ہستی نہیں رکھتے۔

پس اس سے واضح ہوتا ہے کہ مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی کو بقول خود شہادہ

قدس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے از حد عداوت و دشمنی ہوگی معاذ اللہ

من خصیہ تعالیٰ و حقابہ۔

قولہ مصلح اس امر پر مستقیم ہے ولایت میں لکھا کہ اگر اس طریق ذرہ و ملائکہ مدبرات

الامکرہ و تدبیر امور از جانب ملا اعلیٰ اکبر شدہ و اجرائے آن میگوشتند معدود اند۔ یہ بیان

محدثین و شہادہ کو مدبرات الامر میں داخل کیا اور عالم میں تصرف مان لیا غرض بقولہ بالایمان

بما اطلان علیہا کہ لصوص صریح سے ظاہر ہے خود مصنف کے کلام سے بھی واضح ہوا۔

اقول ملا علی مستقیم ولایت میں عبارت بالجملہ ائمہ اہل طریق و اکابر اس فرقہ در

دوسرے الجہ ہے نہ کہ کسی طرح نہ تو لغت میں نہ کسی لفظ کی تائید ہو اس میں کوئی سالک نہ
مان لینے کا ہے۔ مولانا کو ان کا براہی توحید کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں جو توحید خالص اور اتباع
سنت میں راسخ القدم عارف کامل خلق اللہ کے امام ہادی اہل عدالت اقطاب داود و طہرہ
سے موسوم ہیں۔ نیز ان کا برادریا عظام جو اس دعا کے لئے گئے۔ مولوی نعیم الدین کی ضرب کاری
پر لطف ہے کہ اس کے بعد کی عبارت جو اس سے ملتی ہے چھوڑ دی جو یہ ہے کہ احوال میں کلام پر
حوالہ ملا کہ عظام قیاس باید کردا یعنی جس طرح ملائمہ تدبیر امور پر مامور ہیں اسی طرح یہ اکابر
ہیں ہدایت خلق اللہ پر مامور ہیں ان میں بڑی تفصیل اور مرتبہ دے ہو گئے اور شہداء ہیں۔
محدث صاحب الہام ربانی کو کہتے ہیں جن کی فطرت ذاتی انبیاء علیہم السلام کے مشابہت پر مبنی یقین
سے ہوتی ہے اور شہداء کی پاک طینت قوائے عملیہ کے ساتھ اتھارہا ہے۔ ہوتی ہے پس ایسے
نفوس طہیر حق تعالیٰ کی جانب سے مثل ان ملائمہ عظام کے جو تدبیر امور عظام پر ملاد اعلیٰ سے علیم
و مامور ہیں گفتی کے چند ہوتے ہیں اور ان امور کے اجراء میں سامعی رہتے ہیں اور انھیں
صراط مستقیم صلا

یعنی توحید خالص اور اتباع سنت اور ملحق وقیع رسومات شرک و بدعت گور پرستی وغیرہ
ہیں خلق اللہ کی تربیت کے لئے کوشاں و مصروف رہتے ہیں اور تاقیام سامعت رہیں گے۔ ان
کے ساتھ حق تعالیٰ کی حمایت و نفرت شامل حال ہمیشہ رہے گی چنانچہ حدیث میں وارد ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم	من اراد ان يخلص الى الله عليه وسلم
لا يزال طائفة من امتي منصورين	بما يكمل الله به امره حتى ياتي
لا يضرهم من خذلهم حتى تقوم	الساعة قال ابن المديني هـ
اصحاب الحديث رواه الترمذي	وقال هذا حديث حسن صحيح
(مشکوٰۃ ص ۵۸)	صحیح ہے

روایہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی بر مدارج النبوت ج ۱ صفحہ ۱۱ میں فرماتے ہیں۔

و ابدال اہل علم اندو امام احمدیہ لکھنؤ
اگر صاحب حدیث نہ تھا پس جس پر کسان
نے فرمایا ابدال ان کا صاحب حدیث یعنی اہل حدیث

باشند

اسی طرح علمائے کرام نے اپنی اپنی قابلیت و تفسیر بحسب اللہ والہ و غیرہ میں اس کی تفصیل فرمائی
ہے یہ سرحہ اعتراف ثابت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر گور پرستوں پر رستوں مجتہدین کو جو
غیر اللہ کو حضرت علی الامور جانیں۔ نصیب نہیں ہو سکتا۔ مولوی صاحب بریلوی کے والد مولوی
محمد تقی علی خاں صاحب سرور القلوب فی ذکر المحبوب مطبوعہ لوکشنور و مشکا میں لکھتے ہیں
مدنی امیری است کا ایک گروہ خدا کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گا۔ انہیں نقصان نہ پہنچا سکے گا۔
جو ان کو چھوڑے گا۔ اور ان کا خلاف کرے گا۔ یا تک کہ خدا کا حکم آئے گا۔ اور وہ اسی
حال پر قائم ہوں گے۔

مولوی صاحب بریلوی احکام شریعت حصہ سوم ابو العلی پر لیس آگرو کے صفحہ میں لکھتے ہیں۔
وہی اکیلا حاکم اکیلا خالق اکیلا مدبر ہے۔ سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں اس
نے عالم اسباب میں لنگہ کو تدبیر امور پر مقرر فرمایا ہے۔ قال تعالیٰ حامد المذہبات اصلا
الغرض تقویۃ الایمان کے مقصد پر توحید کے جوہر کی تائید جس طرح کلام ربانی و احادیث
رسول صمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صراحت و اطمینان ہے اسی طرح تقویۃ الایمان مدد دیکر کتب
مصنوعہ مولانا شہید مرحوم صراط مستقیم منقصب امت فتویٰ سلک نور و غیرہم سے فضائل
و محامد اور اوصاف و کمالات مراتب حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام رحمہم
اللہ شریح و مبسط القوس فرماتے ظاہر ہیں۔ فمن شاد فلیطالعوا

حاصل یہ کہ مولوی صاحب نے اپنی بے سمجھی سے عبارت و صراط مستقیم میں حضرات
اکابر ائمہ گزشتگان کے تصرف کا اتہام مولانا شہید مرحوم پر لگا دیا ہے۔

کسی شخص کو شہنشاہ کہنے کی مخالفت

بتایا ہے۔ اور صلا میں اس کی تفصیل اس طرح کی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لفظ
اللہ ہی کی شان کے لائق اور اس میں یا با جا کہ ہے۔ اور کسی کو نہ کہے جیسے بادشاہوں یا بادشاہ
مالک سارے جہان کا تقویۃ الایمان کا یہ معنوں اس کی فعل کی ہوئی حدیث میں نہیں ہے
حدیث شریف کی طرف اس کی نسبت کرونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا ہے
حدیث میں شہنشاہ کہنے کو شرک فرمایا مالک کہنے کو یہ سب من گھڑت ہے اور حدیث شریف

میں صرف اس قدر ہے کہ حضور نے سنا کہ ایک شخص کو لوگ ابو الحکم کہہ رہے ہیں تو حضور نے غایت
ادب کی تعلیم فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ حکم اللہ سے تو ابو الحکم کہتے کیوں رکھتے ہو ان اللہ جو
الحکم کہتا ہے وہ کونسا ہے اس میں تو ابو الحکم نام رکھتے کو بھی شرک نہیں فرمایا نہ کسی کو حکم کہنے کی اجازت
فرمائی بلکہ خود قرآن عظیم میں فرمایا فلا وربک لا یذنبون حقاً منکم الذین یعلمون انہم لا یخبرون
فمن یشہد حرجاً علیہما حدیثاً یسلو علیہما دیکھتے تو قوت الایمان واسے کو قرآن پاک کی کیسی مخالفت ہے
قرآن تو فرماتا ہے کہ وہ حضور کو حکم نہ مانیں اور حضور کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم نہ کریں تو ایمان
نہیں اور تو قوت الایمان والا کہتا ہے کہ حکم اننا شرک اس بد نصیب کو ہر جگہ قرآن و حدیث
میں شرک ہی نظر آیا اور اس بد بخت نے خدا و رسول کے ارشادات کو شرک سمجھا یا یا ظفر یہ
مگر قرآن پاک نے حکم کا اطلاق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی خاص نہیں فرمایا
بلکہ ان دونوں پر ہی جائز فرمایا فابیشوا حکماً من اہلہ وحکماً من اہلہا
اسمعیلوں سے پہلے چھو اب پیغمبر پر تم کے اطلاق کو شرک جتا کر کسی کو شرک کہو گے قرآن کو یا خدا کو
یا اپنے اس بیدین پیش آؤ جس نے یہاں تو کسی کو شہنشاہ اور مالک سارے جہان کا کہنا شرک
بتایا اور صراط مستقیم صراط میں لکھا

ورسلطنت سلطین ومارت اعرار ایشاں را دخلے مرست ۔

جب امیروں کی امیری اور بادشاہوں کی بادشاہت حضرت مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی بدولت
ہے تو شہنشاہ ہوئے اور شہنشاہی کیا چیز ہے یہاں حضرت علی مرتضیٰ کو شہنشاہ ان کہ خود
اپنے قول سے شرک ہوا اور صراط مستقیم صراط میں لکھا۔

ایشاں واسے رسد کہ بوند کہ از عرش تا فرش سلطنت با مرست ۔

اس میں شہنشاہ اور مالک سارے جہان کا یہ دونوں باتیں آگئیں کیونکہ جب عرش
سے فرش تک ان کی سلطنت ہوئی تو سارے جہان کے مالک بھی ہوئے اور روئے
زمین پر جتنے بادشاہ ہیں ان سب کے بادشاہ بھی۔ قوت الایمان واسے نے خود
اپنے اوپر شرک کا فتویٰ دے دیا۔

اقول وباللہ التوفیق مولوی نعیم الدین کی فریب کاری اور جہل سازی خواہش
باطنی اور گندہ دہنی نسبت مولانا شہید مرحوم کے ناظرین بہت کچھ دیکھ چکے تھے
جو غرض اب یہ کہ پردہ کس درویش اندر غنیمت پا کاں برد

اسی وجہ سے تو قوت الایمان صلی اللہ علیہ وسلم کی عبارت نقل بھی نہ کی جس سے ساری اختراعات و زوایاں
کی حقیقت واضح ہو جاتی ہیں اس مقام کے اصل الفاظ یہ ہیں
یعنی اللہ کے نام کو ایسی تعظیم سے لینا کہ جس میں اس کی مالکیت نکلے اور اپنی بندگی
جیسے یوں کہنا ہمارا رب ہمارا مالک ہمارا خالق اور مولا اس کے بھرتو کوئی کسی کے نہیں ہوسکتے
ہیں یا معبود و مالک پر وہ خداوند خدا و تدفعا میکان مالک مالک شہنشاہ برے الخ سوان سب بتوں
سے شرک ثابت ہوتا ہے البتہ اور دوسرے مقام قوت الایمان صلی اللہ علیہ وسلم پر جو حدیث ابو الحکم کا پورا
فائدہ جس کو مولوی نعیم الدین نے اپنی بددیانتی سے شہادت چھوڑ دیا وہ یہ ہے کہ ف یعنی یہ بات
کہ ہر حق چکا دے اور ہر جگہ مالک ہے یہ اللہ ہی کی شان ہے کہ آخرت میں ظہور کرے گی کہ
پہلے پہلے دین و دنیا کے جھگڑے سب صاف ہو جائیں گے اس بات کی مخلوق کو طاقت نہیں اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لفظ اللہ ہی کی شان کے لائق ہے اور اس میں وہ پایا جاتا ہے اور کسی
کو نہ کہیں تھے ارشاد ہوں گا بادشاہ مالک سارے جہان کا خداوند ہے کہ روئے معبود پڑا داتا
بے پروا حق بنده قیاس اتھی پس اس حدیث کے فائدہ سے ناظرین پروا مع ہوا کہ بادشاہ ہوں گا بادشاہ
مالک سارے جہان کا سوائے حق تعالیٰ کے کسی کے نہ کہنے کو منع فرمایا ہے مولوی نعیم الدین نے
بدگامی ہے کہ قوت الایمان والا کہتا ہے کہ حکم اننا شرک ہے فلعلہ اللہ علی اصحابہین ۔
اب اہل الفناء تدرے تعقیب بتائید قوت الایمان حافظ فرادیں تاکہ تصدیق کلام مولانا
شہید مرحوم اور مذہب ہتھامات مولوی نعیم الدین انہما کتاب و کتاب کے روشن ہو جاوے
صحیح بخاری پارہ ۲۵ مثلاً میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اخ لا عباد یومر القیامۃ عند اللہ
رجل قسمی ملک الا ملالہ قال یحیا
یعول غیرہ تغیرہ سلطانہ شاہ
جوارے شہنشاہ بادشاہوں کا بادشاہ

ورمیح مسلم ۲ مثلاً میں بسند مذکور روایت ہے

اغیرہ رجل علی اللہ یومر القیامۃ
واذ بشہ واغیرہ علیہ رجل
کان یسبحی ملک الا ملالہ ملک
سب سے زیادہ فضلہ الا اللہ تعالیٰ کے
تو ایک تیاست کدن اور سب سے زیادہ
خدا والا وہ آدمی ہے کہ نام رکھو جوارے شہنشاہ

الہ اللہ : بادشاہوں کا بادشاہ نہیں ہے بادشاہوں کے
اشرار کے کوئی

فتح الہامی شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے

و یلتحق بہ معانی معناه مثل خالق
اصطلاحی واسمواکدین واسطاح
السلطانی طامیک الاموال وادیکسا
قال فی الحدیث مشرد غیر الادب فی
کل شیء کان الخیر من ملک الامم
والوید علیہ رقتی التعمت مطلقا

اور مولانا شاہ عبدالقادر محدث و طبری رح اشعہ اللغات شرح مشکوٰۃ جلد رابع صفحہ ۱۴
میں فرماتے ہیں۔

یعنی خواہ تر و زشت تر میں نامہاد جل
بسی مروت سے کہ نام کر وہ مشور یعنی
نام کر وہ نور ملک الامم بادشاہ
بادشاہ اور ناسی میں شہنشاہ کیونکہ کوئی بادشاہ
حقیق نہیں ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے
پر ہائے کہ بادشاہ بادشاہوں کا کہ
معارفہ شراکت کا بھی اس راہ میں
کہ اسماء تو ہم شراکت مدان راہ ندارد۔

اور اسی کا حاصل مرنا ہے شرح مشکوٰۃ طامی قاری رح ج ۴ صفحہ ۱۴ میں ہے چنانچہ فرماتے ہیں
لا ملک الا سلطانی ذالک یعنی سہی ہذا کام نام نازم اللہ جواشہ و کبریا و قد قال
تعالیٰ فی الحدیث القدسی انکرم یاد ردا فی و اعظمۃ انارای فمن نازعی فیہما
قسمتہ ولما استکلف ان یکون عید اللہ جعل الخیری علی رؤس الاشواہ
حتی کہ حدیث صحیح مسلم میں فرمایا گیا۔

ولا یقل العبد ربی

مولانا شاہ عبدالقادر محدث و طبری رح اشعہ اللغات ج ۴ صفحہ ۱۴ میں فرماتے ہیں

دکونہ مملوک مالک خود کوئی مالک
رب یعنی رب کی عزت کثرت و کثرت
ربوبیت علی الاطلاق خاص حضرت پروردگار
تعالیٰ است پس اطلاق اس پر کسی مالک
است

اور مولانا شاہ علی اللہ محدث و طبری رح ج ۲ صفحہ ۱۴ میں فرماتے ہیں
ان یعتقد التوحید و تعطیل علی
وجہ ہما و لکن ترک الامتنان
لما امر بہ فی حکمہ البرد
الا شہرہ

ایضاً ج ۲ صفحہ ۱۴ میں فرماتے ہیں

و متوان یکون سبب صلاۃ
شیان جلال اللہ و الذنۃ
عما عند اللہ کقولہ للملک
ملک الملوک

علی ہذا حدیث ابو العزم شرح مولانا شاہ عبدالقادر محدث و طبری رح اشعہ اللغات شرح مشکوٰۃ
جلد رابع صفحہ ۱۴ میں فرماتے ہیں

ان اللہ هو الحق خدا است حکم نہ غیر
اور اللہ الحق بیوتے اور اچھے و خیر سے
حکم نہ بیوتے غیر اور حکم یعنی ایا حکم پر خدا
کثرت کر وہ بیوتے تو باقی حکم و حراستی ہیں
تو باقی زبیر کہ حکم مالک را کو بندگی چل حکم کند
نہ کردہ نشود حکم او داس عفت خاص جناب
حضرت دوست و لائق نیست بخیر و تعالیٰ
کذا قال الطبری

کذا قال الطبری

وَلَا تَتَذَكَّرُ فِي حَیْهِ خُرُوجًا إِلَى اللَّهِ وَالْأَرْسُولِ +
 تہا اگر چھوڑ دے کسی چیز میں تو اس کو تہا یاد

اور حسب حدیث فرمائیے۔
 لا طاعة لمخلوق فی معصیة
 الخالق +
 کسی مخلوق کی فرمانبرداری نہیں ہے جن

خدا کی معصیت میں۔
 ہاں کا بیان واضح اس آیت سے ثابت ہو رہا ہے۔
 وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّاسِ أَنْ يَخْلُقُوا
 بِالْعَدْلِ +
 اور جس وقت ہم نے زمین سے پیدا کرنے کو لوگوں

میں تو فیصلہ کر لیا تھا۔
 پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی معاملہ میں بطور حکم فیصلہ صادر فرماتا ہے تو تعالیٰ ہی کا حکم اور
 فیصلہ ناطق قطعی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کے لئے یہ منصب حاصل نہیں ہے
 اور نہ ہی شہنشاہ اور حکم رکھنے والوں کا حکم جیسے نام رکھنا جس کو مولوی نعیم الدین نے اپنی
 من گھڑت شریعت میں حق تعالیٰ کی مخالفت سے عاجز بنایا۔ اور صراط مستقیم پر یہ اعتراض
 بہ دوازی کہ حضرت علی مرتضیٰ کو شہنشاہ اور سارے جہان کا مالک مانا تو
 لعنة الله على الكاذبين جن کا مفصل جواب مذکور نکتہ میں کر چکا۔ واصلینا الا بالہدای

بحث علم غیب

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صلوۃ اللہ علیہم وعلیٰ آئینہ کے کلمات کا انکار کرنا اور ان کو ترک
 کرنا اس گروہ تاجیہ کا مدعا ہے ولی اور مقصد قطعی ہے جو کمال نظر آیا اس کا بے دینوں نے
 انکار کیا کلمات میں علم اعلیٰ اور جبر کا کمال ہے جو حق تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ
 علیہ وسلم کو اعلیٰ و جبر الکمال عطا فرمایا۔ ارشاد ہوا۔

وَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ
 وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ
 عَزَّ وَجَلَّ +
 اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے کچھ نہیں ہے

وَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ
 وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ
 اے اللہ! میری طرف سے کچھ نہیں ہے۔
 اے اللہ! میری طرف سے کچھ نہیں ہے۔

رَسُولِهِ مِنْ جِثَاءَ فَإِنْ شَاءَ اللَّهُ
 وَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ
 فَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ
 فَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ

وَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ
 فَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ
 فَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ
 فَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ

فَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ
 فَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ
 فَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ
 فَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ

فَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ
 فَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ
 فَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ
 فَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ

فَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ
 فَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ
 فَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ
 فَمَا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ مَّا كُنْتُ

وہ سب یا جس کو چاہے زمین کی اندر سے لوگوں میں جو چاہے کہیں بڑا ہے سب کو خدا عزوجل
تخصیلاً جان لیا اور بہار و شریعت حصہ اذل مسئلہ میں لکھا ہے۔ وہ زمین و آسمان کا ہر ذرہ
ہر ذی کے پیش نظر ہے مگر مولوی نعیم الدین کے بقول وحکت العلیا صلی اللہ علیہ وسلم "خیر غلارہ" مولوی
سلامت اللہ صاحب رامپوری علام الاذکیہ میں لکھتے ہیں بدھما سے سرور کے کہ
وہ علم جادی اور محیط جلیہ ناکان دیا یوں کو سے نہ صرف موجودات بل بعض کا وہ ہمارے سرور
کائنات کا علم بطریق اطلاق و عموم اور احاطہ کرنا ہے۔ ایضاً صفا و حضور پر نور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے علام الغیوب اور احاطہ علمی جلیہ ناکان دیا یوں کے واسطے کافی۔

پس ان صفات مذکورہ حق تعالیٰ کو جو قرآن پاک میں مفصل مرقوم ہر شی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے لئے ثابت کرنے کے لئے بزرگ خود مولوی نعیم الدین کی کل پونجی صرف یہ چار آیتیں پیش
کر دی ہیں آیت اول پٹ نسا۔ آیت ثانیہ پٹ آل عمران۔ آیت ثالثہ پٹ نعل آیت رابعہ
پٹ الزمر۔ جس سے عجلہ عطائی و تعلیمی غریب کی آثر بنا کر حضرات انبیاء علیہم السلام کو حق تعالیٰ
مہر و نصاریٰ غائبانہ و حاضر و ناظر جان کر ان سے نہایت حاجات و امداد شکل گشت کی طلب کرنے
کے اعتقاد سے خلق اللہ کو شرک میں مبتلا کر کے کھائے کمنے کا ڈھنگ نکالا گیا حالانکہ یہ بعض
باطل ہے ہرگز ان آیات قرآن پاک میں اس عقیدہ بالحد کا شریعہ بھی ممکن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ
صفات علم غیبی بمقتلہ صفات خاصہ جناب باری تعالیٰ عز اسر ہے کسی دوسرے میں ایک
ذره بھی ملے کہ بطور عطیہ ہی جان کر اس کو غیب دان و عالم الغیب کہے داخل شرک ہے چنانچہ
خود مولوی نعیم الدین کے مقتدا و مسلم بدایوں بوارق مست میں لکھتے ہیں

شرعاً مستحب و درجہ و شرک ہاں صفت
الوہب است و بس کہ ان صفت و رفیقات
واحد حق بیچ یا نہ نہی شود نہ بالذات
و نہ بطوائف او قانی شانہ نہ کامل نہ ناقص
وہم سبب شرک اخبات انہا نہ کوید
کہ مستلزم حجب صفت خاص است
ایضاً مسئلہ میں لکھتے ہیں

پس ہر کہ غیب خاصہ خدا را را لئے مخلوق ہے جو شخص کہ جب عامہ خدا کو مخلوق کے ۲

ثابت کند این الفاظ را مل و مخالف است ثابت کرے کہ یہ متضاد و مخالف ہے
شرح است کہ ہے۔

اب جو شخص میں کہے باشد صفت علم غیب کو لازم الوہب باری تعالیٰ عز اسر سے خارج
کرے باجمیع اشیا ذرہ ذرہ عالم حق تعالیٰ کے سوا کسی کا علم محیط جائے اس کا باعث شرک
ہو تا خود مولوی نعیم الدین کے مقتدا سے جس ثابت ہوا۔ اسی طرح مولانا شاہ عبد العزیز محدث
دہلوی رح تفسیر فتح العزیز ج ۱ ص ۱۷۷ میں منجملہ عقائد بالحد کے فرماتے ہیں۔

و انبیاء و مرسلین را لازم الوہبیت "انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے لئے لازم
از علم غیب و شنیدن نزدیک ہر کس وہ الوہبیت جیسے کہ علم غیب اللہ سنا فرما دہر نفس
ہر جا و قدرت ہر جمیع مقدورات کی ہر جگہ سے اور قدرت جمیع مقدمات ہر
ثابت کند۔ ثابت کرے۔"

پس یہ عقولہ کہ جمیع اشیا کے ذرہ ذرہ کا علم آپ کو عطا ہوا، بالکل غلط و بہتان عظیم ہے چنانچہ
خود مولوی نعیم الدین نے ان آیات مذکورہ میں علم محدود امور شرعیہ و معارف ربانہ کے معنی
الکلمۃ العلیا صلا علیہ وسلم کے ہیں تو ان تفسیر ہادی و غیرہ من خلیات اکامرا و من اصحاب
الدین الاسلام اور مشائخ میں لکھا کہ آجہ شریف و حدک مالہ و کن تعلو سے ثابت ہے کہ حضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام احکام شرعیہ کی تعلیم ہوئی "سلسلہ ملی ہذا دیگر تفاسیر میں بھی
معنی مرقوم ہیں چنانچہ تفسیر مظہری پارہ ۵ ص ۱۷۷ میں مرقوم ہے جو حدک مالہ و کن تعلو
قال قتادہ علو اللہ بیان الدنیا و الاخرۃ من حلالہ و حرامہ اور تفسیر جامع البیان
ص ۱۱۱ میں ہے بیاناً بلیغاً محتاج الیہ من اللہ و اللہ یز اس کے ہم معنی الفاظ قرآن پاک
میں یکجہ ص ۱۱۱ میں چنانچہ پٹ اعراف میں فرمایا و تخصیلاً علی شیئی انہم جلالہ ص ۱۱۱
میں مرقوم ہے محتاج الیہ فی الدین اور تفسیر جامع البیان ص ۱۱۱ میں ہے حد الیہ محتاجون
فی امور یہود و مسرور حلالہ و حرامہ پارہ ۱ ص ۱۱۱ میں فرمایا

فَاَوْفُوا بَايَاتِي الٰہِ الْكَوْنِیُّ وَالْاٰخِرِیُّ
ماتخذ الٰہ الٰہ
اور پارہ ۶ سورہ ابراہیم میں فرمایا
يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا تَحْزَنْ اَلَا اَلَمْ نَكُنْ بِكَ

۱۱۱ عز اسر ہر ذی طرف نازل ہوا ہے

مِنْ مَرَاتِلَ فَإِنَّ قَدْ تَعَمَّلَ قَسَمًا
بَلْغَتْ بِسَالَةِ الْفَرَسِ
اس کا بیان

اور بار ۲۵ سورہ خودی میں فرمایا۔

مَا كُنْتُ تَعْدُوِي مَا كُنْتُ تَابُكَ الْإِيمَانُ
وَأَكْبَرُ جَعَلْنَاكَ تَحْتَهُ تَعْدُوِي بِهِ
مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمہ اللہ صریح النبوت ج ۱ ص ۱۸۱ میں فرماتے ہیں
وَمَا كُنْتُ تَعْدُوِي مَا كُنْتُ تَابُكَ الْإِيمَانُ
وَأَكْبَرُ جَعَلْنَاكَ تَحْتَهُ تَعْدُوِي بِهِ
مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمہ اللہ صریح النبوت ج ۱ ص ۱۸۱ میں فرماتے ہیں
وَمَا كُنْتُ تَعْدُوِي مَا كُنْتُ تَابُكَ الْإِيمَانُ
وَأَكْبَرُ جَعَلْنَاكَ تَحْتَهُ تَعْدُوِي بِهِ

اسی طرح مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ اشعار شریعہ ص ۱۸۱ میں فرماتے ہیں

وَرَأَى أَحْكَامَ شَرْعِيَّةٍ بَدْرٍ دُرٍّ
إِلَافٍ رَأَى حَاصِلَ لُغْوٍ دُرٍّ
علم وارد است قولہ لَعَلَّاهُ تَعَمَّلَ قَسَمًا
لَمْ يَكُنْ تَعَمَّلَ

پس اگر مولوی نعیم الدین کے زعم باطل کے مطابق قرآن پاک جمیع اشیا و ذرہ ذرہ کے
جہوت کے لئے عام ہوتا تو یہی الفاظ عام مسلمانوں کے حق میں بھی وارد ہوتے چنانچہ یہ تقریریں
وَعَمَلُهُمْ كَمَنْ يَتَعَمَّلُ قَسَمًا
تَعَمَّلُوا بِهِ

اور یہ سورہ انفاس میں فرمایا ہووے کے حق میں
وَعَمَلُهُمْ كَمَنْ يَتَعَمَّلُ قَسَمًا
إِنَّا نَكُفِّرُ

اور بار ۳۰ سورہ ملق میں فرمایا۔

عَمَلُهُمْ كَمَنْ يَتَعَمَّلُ قَسَمًا

بہار سب لوگ بھی مولوی نعیم الدین کے خیال کے مطابق حکم کو مبرا سمجھتا رہا حالانکہ
الغیب ہوئے براہ کھبر کیا جس میں بلکہ ہی ملے اندر علیہ وسلم کو علوم و احکام دینی معارف
ربانی جو آپ کو معلوم نہ تھے وہ علوم آپ کو سکھائے عطا فرمائے کسی طرح دوسرے لوگ
بھی جو علوم قرآن و حدیث سے نا آشنا تھے وہ بذریعہ وحی صلی اللہ علیہ وسلم کے سکھائے گئے اس سے
علم غیب کو ان تعلق کیونکہ صفت علم غیب جس کی خود مولوی نعیم الدین نے آئندہ ص ۸۱ میں نیز
کتاب العلیا ص ۲۵۲ و ص ۲۵۳ میں یہ تعریف اور معنی لکھے ہیں کہ اب غیب کے معنی سنئے
تقریر مفسرانی میں ہے یعنی غیب اسی پوشیدہ چیز کا نام ہے جس کو سادہ لوگ نہیں کرتی اور بلکہ
محقق باطنی لکھتے ہیں شیخ عبدالقادر محدث دہلوی رحمہ اللہ اشعار شریعہ ص ۱۸۱ میں فرماتے ہیں
وَمَا كُنْتُ تَعْدُوِي مَا كُنْتُ تَابُكَ الْإِيمَانُ
وَأَكْبَرُ جَعَلْنَاكَ تَحْتَهُ تَعْدُوِي بِهِ

اسی طرح مولوی نعیم الدین کے مقتدر بیان کے لیے میں مثلاً مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی
بہار مصطفیٰ ص ۱۸۱ میں لکھتے ہیں کہ غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے جا
ہا شاہ اور مولوی سلامت اللہ صاحب رامپوری کی اعلام الاذکیہ ص ۱۸۱ میں لکھا ہے کہ غیب
اس کو کہتے ہیں جو جو اس ظاہر و باطن سے خارج ہو

یہ علم غیب کے یہ معنی ہو گئے کہ اپنی ذات سے بے کسی کے خود جاتا ہو تو ایسا علم سوائے
ذات حق تعالیٰ واحد الملک عالم الغیب کے کسی کو نہیں ہو سکتا جس کی کو جو کچھ علم
ہو گا اطلاع سے ہو گا اگر امور اظہار پر عالم الغیب کہنا مانا جاوے گا تو ہر ایک شخص عالم الغیب
ہو سکتا ہے کیونکہ ہر کسی کو کسی شے کا علم کسی ذریعہ واسطہ سے حاصل ہوتا ہے جناب نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ عالم الغیب کے اطلاع فرمائی اور آپ نے دوسروں کو
سلسلہ سلسلہ حسب ارشاد حدیث

بَلِّغُوا حَقِّي وَلَوْ آيَةً

پہنچا دیجئے میری طرف سے اگر ایک ہی آیت ہو

جو حبیب اللہ خاں دہلوی رحمہ اللہ بیان کرتا ہے کہ لہذا اس حدیث کا مبالغہ کرنا جو اس طرح کہ

عالم الغیب کے تمام لوگوں کی عبادت کا عالم الغیب میں ہے۔ اس لئے خود مولوی نعیم الدین کی
 اس کثرت و منفی علم غیب سے صراحت معلوم ہوا کہ علوم غیبیہ بذریعہ کسی اطلاع و وحی و الہام حواس
 ظاہرہ و باطنہ کے میں کسی کو حق تعالیٰ کی طرف سے معلوم کرائے گئے۔ اس کو غیب دان عالم الغیب
 ہرگز کہیں کہہ سکتے۔ اسی لئے کادوسی بزاز یہ فقرہ حنفیہ مستند مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی
 میں مرقوم ہے۔

فاما احمل الله تعالى اختيار عبادة معظم الشرائع الہیہ میں نبیوں کو غیبی وحی
 بالوحی او لا لہام لہد یبقی بعدی الہام کے علاوہ الہامی بعد اللہ کے اس پر غیب
 الا حلام غیبیہ کا اطلاع نہیں رکھتا۔
 اور کبیری شرح منیر المصلح (مسلم مولوی نعیم الدین الحق علیہ السلام) کے صفحہ ۲۵۵ میں
 مرقوم ہے

من استعاضد الله تعالى وصفاته و اشرف الیہ ان ہر من اور مشقوں میں ہر من
 انہی لا یشارک فیہا کا لرحمن و کوئی شریک نہیں ہے۔ جسے رحمن اور حق اور
 الخالق والرائق و العال الغیب و رفاق اور عالم الغیب ہر کس کو بھی چیزوں کا جاننے
 المشہادہ و العالہ الخفیات و قادہ والا اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا اور اپنے بندوں
 علی کل شق و الریح و لہادہ پر رحم کرنے والا۔

تو اوصاف صفات مذکورہ حق تعالیٰ کے حضرات انبیاء علیہم السلام کو خصوصاً جناب
 سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو بدرجہا کثیر علوم و معارف و سب سے اعلیٰ و ارفع بلقی
 روحی تمام قرآن مطلق و غیر مطلق کے بذریعہ معجزات و احکام و فیہ حق تعالیٰ کی طرف سے عنایت
 فرمائے گئے۔ اس علم سے وہ عالم الغیب حسب تصریح مذکورہ بالا نہیں ہو سکتے اگر اطلاع اور
 غیب کی وجہ سے اطلاع کرنا علم غیب کا عقیدہ درست ہوتا۔ تو ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے نفی علم
 غیب کی قرآن و حدیث میں صریح وارد نہ ہوتی۔

حالانکہ مفسرین ہونا علم غیب کا حق تعالیٰ کی صفات پاک کے ساتھ سبکدوش آیات قرآن
 پاک اور احادیث صحیحہ سے صریحاً قطعیۃ الدلالتہ وار دہے۔ مثلاً ان کے چند آیات مطابق ترجمہ
 مقبول الانام شرح القرآن شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی کے جو مستند مولوی نعیم الدین
 کا بھی ہے۔ سب ذیل میں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پارہ اول سورہ البقرہ

الذین یؤمنون بالغیب ان الذین یؤمنون بالغیب
 ان الذین یؤمنون بالغیب ان الذین یؤمنون بالغیب
 ان الذین یؤمنون بالغیب ان الذین یؤمنون بالغیب
 ان الذین یؤمنون بالغیب ان الذین یؤمنون بالغیب

ان الذین یؤمنون بالغیب ان الذین یؤمنون بالغیب
 ان الذین یؤمنون بالغیب ان الذین یؤمنون بالغیب
 ان الذین یؤمنون بالغیب ان الذین یؤمنون بالغیب
 ان الذین یؤمنون بالغیب ان الذین یؤمنون بالغیب

ان الذین یؤمنون بالغیب ان الذین یؤمنون بالغیب
 ان الذین یؤمنون بالغیب ان الذین یؤمنون بالغیب
 ان الذین یؤمنون بالغیب ان الذین یؤمنون بالغیب
 ان الذین یؤمنون بالغیب ان الذین یؤمنون بالغیب

ان الذین یؤمنون بالغیب ان الذین یؤمنون بالغیب
 ان الذین یؤمنون بالغیب ان الذین یؤمنون بالغیب
 ان الذین یؤمنون بالغیب ان الذین یؤمنون بالغیب
 ان الذین یؤمنون بالغیب ان الذین یؤمنون بالغیب

الشَّوْكَانَ مَا الْأَمْرُ بِكَ الْقَدِيمُ لَوْ يَشَاءُ خَوْشَى لَعَلَّاهُ لَكُنْ كَرَامًا

در ذرا پاؤں ، اسودہ گوشت میں
کَلَّمَ اللّٰهَ عَلٰمُ الْمُنْتَرِبِ

اللہ تعالیٰ کے واسطے کہ اللہ کا فضل پہنچے گا

اور فرمایا پاره اسودہ کو ہمیں
عَالِمُ الْغَيْبِ وَالْشَّهَادَةِ
اور چشمہ الہی چھوے اور کہے گا "

ایضاً فرمایا ہمارے اسودہ لانس میں
فعلیٰ ائمہ القادیانیہ

اور دریا پارہ ۲ اسودہ ہو دیں
وَمَا أَفْوَی لَكَ مِنْ جَعَالٍ خَيْرٌ مِنَ اللَّهِ
وَمَا أَفْوَی لَكَ مِنْ جَعَالٍ خَيْرٌ مِنَ اللَّهِ

ایضا فرمایا کہ ۱۲ سورہ ہود میں
وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور اُن کے پاس بھیجے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور فرمایا چارہ ۱۳ سودہ یہ صفت میں
وَمَا كُنَّا لِنُعْطِيكَ حَافِظِينَ

اگر فرمایا پارہ ۱۲ سورہ رعد میں
مَآئِدَةُ الْحَبِيبِ وَالشَّهَادَةُ الْكَبِيرُ
مہ جانتے والا ہے اور کھلے کا سب سے

الْمُتَعَالَى .
اور ترجمہ یہ ہے اسوۂ نخل میں ۔

وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الشَّامِتُ وَالْآخِذُ
الَّذِي يُبَارِكُ فِي سَائِرِ الْأَشْيَاءِ

کَلِمَ اللّٰهِ اَقْلَمُ بِمَا لَمْ يَشَاكِرْ خَلْقُكَ
التَّشْوَابِ وَالْاَذْرِي

تو کہہ اللہ غیب ہا تائے جنس و صفت ہے کہ
اس پر بھی جیسا کہ اس کا ذکر ہے کہ

سورہ المؤمنین میں
عَمَّا يُدْعِيهِ الْغَيْبُ وَالشَّيْطَانُ فَمَنْ تَبِعَا

حقاً شکر بخون + اس سے جویر فرمکد بناتے ہیں۔

اور فرمایا پارہ ۲۰ سودہ کل میں۔

فَلَا يَعْلَمُونَ فِي السَّمَوَاتِ
الْأَرْضِ الْغَيْبِ إِلَّا اللَّهُ وَاشْعُرُوا

ایک مینٹوں میں ۲۱ سورہ لقمان میں

یَا بُنَّوْلَہُ اِنَّا نَشْرُفُکَ اَلْحَبَّۃَ مِنْ
کَوْحِلٍ ذَلَّکَ فِی حَقِیْقَۃٍ اَوْفَیْ اَلْحَقِیْقَاتِ

ہا ابروئی کے سامنے کے چہرہ کو کھوپڑی سے یا
مقلو القمان اسے تیرے کوئی چہرہ سے

اَذْفِ الْأَرْضِ يَا حَبْرَہَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ
تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ
اسلاموں کی زمینوں میں لامعتر کے اندیشہ
الشیعہ کی جانتا ہے شہدار ۱۱

ایضاً پارہ ۲۱ سورہ تہمان میں فرمایا۔
 إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
 الْغُيُوبَ ۚ سُبْحَانَكَ يَا عَزِيزُ

انکیت و تیلو مانی اکا ر حاور
و مائیدی نفس مائ اکوب و مائ

وَمَاتُوا وَفِي نَفْسٍ رَاحَةٍ أَوْ بَعِيْضٌ مِّنْكُمْ
 اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ

کوئی بھی نہیں مانتا کہ زمین میں سرسبز کا
 اشرہی سب چیز مانتے بغیر وار ۱۱

اور فرمایا پارہ ۲۲ سورہ احزاب میں
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي آيَاتِكُمْ خُذُوا أَكْثَرَهَا لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

وَلَمَّا عَلِمُوا لِقَاءَ اللَّهِ ذُلًّا لَوْ لَا دَائِرَةُ الْمَوْتِ لَدَفَعْنَاهُمْ مِنْهُ بِكَرْهٍ
تَعْلُ الشَّاعَةِ يَكُونُ قَرِيْبًا .

اور فرمایا پارہ ۲۲ سورہ سبأ
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا اَمْوَیْلَ الْکٰفِرِیْنَ

وَمَا يَنْبَغِي مِنَ الشَّكِّ وَمَا يَنْبَغِي مِنَ الشَّكِّ
وَمَا يَنْبَغِي مِنَ الشَّكِّ وَمَا يَنْبَغِي مِنَ الشَّكِّ

ای صریحاً تمہارے لئے ہے اور تمہارے لئے ہے
میرا یہ ہے کہ تمہارے لئے ہے اور تمہارے لئے ہے

يَعْرِضُ عَنْهُمْ وَغَالٍ ذُرِّيَّتُكَ فِي السَّمَوَاتِ
فَلَا يَلِيكَ الْآرِضِينَ وَلَا السَّمَوَاتِ لِحُلَاكِكِ
وَالْأَنْبِيَاءِ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ

ایضاً فرمایا پارہ ۲۲ سورہ سبأ میں
فَلَمَّا أَتَيْنَاهَا عَلَيْهَا لَكُم مَادَدٌ
عَلَى مَتْنٍ لَّادٍ أَتَيْنَا الْأَنْبِيَاءَ فَتَأَخَّلَفُ
مُسَاهِدًا فَفَلَمَّا خُصَّيْتُمْ بِلِقَائِ اللَّهِ
لَقُوا اللَّهَ فَأَخَذُوا بِأَعْقَابِهِمْ لِقَاءَ
الْعَذَابِ الْأَلِيمِ

ایضاً فرمایا پارہ ۲۲ سورہ سبأ میں
قُلْ إِنْ تَرَوْهُ فَقَدْ تَرَوْهُ بِحُجَّتٍ عَظِيمَةٍ
الْقُبُورِ

ایضاً فرمایا پارہ ۲۲ سورہ فاطر میں
إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْغَابِغَاتِ يُرْسِلُ السَّحَابَ وَكَافٍ
رَبُّكُمْ بِهِمْ إِنَّ الْعَصَا إِذَا تُرِيَ فِيهَا
أَمْرٌ فَإِنَّهُمْ رَوْىٰ

اور فرمایا پارہ ۲۳ سورہ یس میں
وَمَا تَعْلَمُونَ أَنَّ الْيَقْنَورَ وَمَا يُنْفِخُ
كُهُ

اور فرمایا پارہ ۲۴ سورہ زمر میں
قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
عَلِمْتَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

ایضاً فرمایا پارہ ۲۴ سورہ زمر میں
لَهُ مُقَالِدَاتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
الْأَرْضِ

اور فرمایا پارہ ۲۴ سورہ زمر میں

يَقُودُ حَارَاتِهَا لَا يَلِيكَ دُمَانُخِي
الْقُدُورُ
سینوں میں

اور فرمایا پارہ ۲۵ سورہ حم سجده میں
وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ عَلَيْكَ آخِرَ وَمَا تَكُونُ
مِنْ تَعْمَاتٍ مِّنَ الْأَعْدَادِ وَمَا تَكُونُ
مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَنْعَمُ إِلَّا بِعِلْمِهِ

اور فرمایا پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ میں
لَهُ مَاءُ الْيُسْطٰى السَّنَوَاتِ وَالْأَنْزِلُ
يَنْبُطُ الْيُسْطٰى لَقَدْ نَزَّلْنَاهُ
رَاسًا بَلِّغِي عَلَيْهِمْ

ایضاً پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ میں فرمایا
وَمَا يَنْبُطُ إِلَّا بِعِلْمِهِ الشَّاعِرِ
قَرِيبٍ

اور فرمایا پارہ ۲۵ سورہ زخرف میں
وَعَسَدٌ كَذِبٌ الشَّاعِرِ قَرِيبٍ
قَرِيبٌ

اور فرمایا پارہ ۲۶ سورہ احقاف میں
قُلْ مَا كُنْتُ بِدَاعِي الْأَنْبِيَاءِ وَمَا
أَفْوَیٰ مَتَابِعُكُمْ فَاذْكُرُونَهُ

ایضاً پارہ ۲۶ سورہ احقاف میں فرمایا
قُلْ إِنْ تَرَوْهُ فَقَدْ تَرَوْهُ بِحُجَّتٍ عَظِيمَةٍ
الْقُبُورِ

اور فرمایا پارہ ۲۶ سورہ حجرات میں
يَقُودُ حَارَاتِهَا لَا يَلِيكَ دُمَانُخِي
الْقُدُورُ

اور فرمایا پارہ ۲۶ سورہ حجرات میں

جميع ارکان بدن در آن مدور می توان
گفت که

پس یہ تکمیل دین شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نقیصوں کا پورا ہونا تمام ارکان دین احکام
شریعت کا پورا ہونا تھا پھر اگر اس عرصہ میں وہ میں کوئی وحی نئی سوائے قرآن پاک کے
جس کا ثبوت احادیث صحیحہ سے صراحت ہو تا کہ تمام غیب جملہ کائنات عالم کے سب ذرات
پر آپ کا علم از ازل تا ابد دخول جنت و دوزخ تک محیط ہے تو پیش کر کے جواب دے کہ اس
قدارت پر چنانچہ لازم تھا حالانکہ ہرگز مولوی یحیٰی الدین کا تو کیا بسلا ہے۔ ان کے
چھوٹے بڑے سب کے سب جمع ہو جائیں۔ تو بھی نہیں ثابت کر سکتے ہیں خیا لست و
تم است و حیون۔ در حقیقت صرف عوام جہل کو دھوکہ دے کر فریب میں مبتلا کرنا ہے۔ ابتدا
بقرآن مزید اطمینان تمام ہادیہ ناظرین کی خدمت میں بعد تمام ہوئے نزول قرآن کے بین ناہ
میں جو امور مذکورہ وحی و بارشاد جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ نقلی علم غیب سے
حق تعالیٰ کے تا وقت وفات شریف صادر ہوئے ہیں مگر ان کے حسب ذیل ہیں جس سے
مولوی یحیٰی الدین کی فریب کاری و جعل سازی پورے طور پر واضح ہوتی ہے۔

عن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یقول فی ان یموت
بشہر کساحۃ ذی عن الساعۃ و
انما علیہا عند اللہ الحدیث
رواہ مسلم و تفسیر ص ۳۸۰

اس حدیث سے صراحت معلوم ہوا کہ وفات شریف سے ایک ماہ قبل ہی علم قیامت حق تعالیٰ ہی
کے لئے مخصوص فرمایا ہے۔ حالیکہ تین ماہ جس طرح مولوی یحیٰی الدین کی کذب بیانی انتہا پر دانی
تھا کہ اہل بل ہے۔ اسی طرح مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی نے اپنے اشتہار لغات شرح مشکوٰۃ
ج ۴ ص ۲۴۵ میں اس کی تصریح فرمائی ہے۔ ایسے ہی فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ اول
ص ۱۱۱ میں حدیث مشہور جبریل علیہ السلام فی خمس لا یصلہن الا اللہ الحدیث
منقول ہے۔

رواہ ابن مندۃ فی کتاب الایمان
رواہ ابی یوسف فی کتاب الایمان

بسم اللہ الذی علی شہرہ
من طریق سلسلۃ الشیخ فی
حدیث عمر اولاد و جلا فی ما
عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۴
الذی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قد کو الحدیث بطولہ

یعنی باقی چیزیں جن کو کوئی بھی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے اس حدیث میں کسی کو قیامت
کے علم نہ ہوئے کہ واقعہ میں آخر عمر شریف میں صراحتاً ثابت ہوا کہ نیز شاہ عبدالقادر محدث دہلوی
مدارج النبوة ج ۱ ص ۲۵۵ میں نقل فرماتے ہیں

اسو منی کہ درین دعوی نبوت کو وقت
اور فیروز محمد پیش از وفات آنحضرت
و دلی آمد بوسے صلی اللہ علیہ وسلم بقتل
و دے در مین موت قبل موت پس خبر داد
بقتل دے و فرمود کہ الجدا العالی فریاد
النبی و فرمود قاتل فرزند

الفتح ۳ مدارج النبوة صفحہ ۱۱۱ اتنی اور تفصیل مرقوم ہے۔

عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خبر گرفت
فرستادہ بعد از وفات آنحضرت ابن خیر
بمدینہ رسید تا پیش از وفات بیک شب
روز حضرت را کیفیت واقعہ بوحی معلوم
شدہ بود فرمود کہ شب غمی گذشتہ شد کہ
مبارک از اہل بیت مبارک اورا بقتل
آورد کہ نام او فیروز است و فرمود
قاتل فرزند

تعداد وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بہی واضح ہو کہ تعداد وحی بزرگ رسالت

علیہ الصلوٰۃ والسلام کس قدر قوی مدارج النبوة ج ۲ مسئلہ میں موصوفہ لدینہ سے منقول ہے
 ویضیٰ از طلع الغنم اندک فرداد جبریل
 علیہ السلام بر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم بیت و جبار مزار بار
 ہزار مرتبہ تھا

اور صحیح بخاری پارہ ۷ مسئلہ میں روایت ہے
 قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 انما صین من فی السماء تاتینی خبر
 السماء صلیحا و صیحا
 فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ کہ
 ہاں وہ کہیں ہوں میرے پاس خبر آئے گی
 اللہ تعالیٰ کے ہے

نیز صحیح بخاری پارہ ۷ مسئلہ میں روایت ہے
 قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 لجبریل ما ینزل من نورنا
 اکثر مما تنزل النجوم
 فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام
 سے کہ جو چیز سے نور ہے جو اس
 سے زیادہ آئے کو تو جبریل علیہ السلام آیت
 سورہ مریم سے کہ اس سے بھی اندیشہ نہ ہو کہ ہم کو کرم
 عذاب کے سب کے

پس ان روایات نے مانند آفتاب کے روشن کر دیا کہ بعد انقطاع نزول قرآن پاک
 کے تین ماہ بعد یوم وفات تک نفی علم غیب قیامت سے بجا ابتداء عالم آخرت ہے دخول
 جنت تک جو اسکے بعد ہے کالعدم کر دیا۔ یعنی جبکہ مولوی نعیم الدین کے دعویٰ ناسدہ باطلہ میں
 تمام عالم کے ذرہ ذرہ پڑتا دخول جنت و نار کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم محیط ہے۔ تو
 پھر مرنی وفات تک نزول وحی کی برابر صبح و شام ہر اس کے لئے جبرائیل ہونے کے کیا سنتے
 ہو سکتے ہیں چنانچہ صحیح بخاری پارہ ۷ مسئلہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی
 روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ولا یعلمون ما فی قلوبہم الا اللہ
 اللہ تعالیٰ جاننا کوئی سوائے اللہ تعالیٰ
 کے کہ قیامت تک ہوگی

صاحب فتح الباری جو مولوی نعیم الدین کے مستند ہیں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔
 اشارۃ الی علوم الاخرۃ و مسائل

یوم و قیامتہ از اعداد الخ حلیہ
 انما قرب انتی علوم ما بعدہ لجمعیۃ
 لا یجوز ان العلم بالذات جمیع الاولی
 پس یہ آیت رسد لقمان غیب کی سب قسموں کو جامع ہے اور اس سے دفع ہو گئے سب
 کے سب دعویٰ ناسدہ

ایسے ہی قیامت میں علوم غیب کا سوائے حق تعالیٰ کے اوروں سے مخفی رہنا امر احتی
 اثبات ہے چنانچہ صحیح بخاری پارہ ۷ مسئلہ ۱۱ میں حضرت ابن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم
 سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت میں مجھ پر وارد ہوں گے کئی فرقے
 جن کو میں پہچانوں گا اور وہ مجھ پہچانیں گے پھر میرے اور ان کے درمیان میں پردہ ہو جائے گا۔
 فاقول یا رب احصا لی بقول
 انک لا تداری ما احذوا بعدک
 فاقول سحقا سحقا لمن
 غیر بعدی
 تو میں کہوں گا اے رب میرے امتی
 ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے نہیں معلوم کہ
 تجرے بعد انہوں نے کیا کیا نئی باتیں نکالی ہیں
 تو میں کہوں گا وہی ہوسکتی ہوں اس کو جو
 غیر بعدی (الحادیث)
 اختیار کرنا میرے بعد میں کو

ایضا صحیح بخاری پارہ ۷ مسئلہ ۱۱ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فبا انونی فاستاذن علی ربی
 فاذا را آیتہ وقعت سلجدا
 فیدعی ما شاء اللہ ثم
 یقال لی اسقہ یا سلسل
 فغض و قل یسمع و اشفع
 فشفع فاسقہ یا سلسل
 ربی بتحمیدہ یعلمنی
 (الحادیث)
 میں میری امت کے لوگ میرے پاس
 آئیں گے تو میں اپنے رب سے اجازت لوں گا
 پس جب اپنے رب کو کہوں گا تو سمجھ میں آئے گا
 جب تک اللہ چاہے گا مجھے پڑائے دیکھا پھر تم
 سے کہو کہ لا یناسر اٹھا جو سوال کرو گے وہاں کیا
 جائے گا اور جو کہو گے مانگا گا اور جو شفاعت
 کرو گے قبول ہوگی تو میں اس لئے شاکر کہ غیب کی
 باتیں مدح کروں گا جو اسی وقت مجھے تعلیم کی
 جائے گی

اس حدیث کی شرح میں صاحب فتح الباری فرماتے ہیں

وفی رد المحتار فی تفسیرہ

معاصدا کا افسر علیہا

سے تامل ہوں

الان

ایضا صحیح بخاری پارہ ۳۰ صفحہ ۲۹۹ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے

وبیہم فی محامد احمدہ بھا کا

الہام کی ہونے لگی تھی پر اسی غریب خواب

عالم نہیں ہے

تجربہ فی الان

مولانا شاہ عبدالغنی محدث دہلوی علامہ مولوی نعیم الدین (اختصار اللغات شرح مشکوٰۃ ج ۴

صفحہ ۲۸۵، ۲۸۶ میں فرماتے ہیں

کہے آنور و پروردگار تعالیٰ مرا ہمدان

وقت حاضر نے شود مرآتین محامد

دریں وقت کہ نہ کشادہ و الہام نکرده

بزرگ کے پیش از من بلکہ بر من نیز پیش

از من دقت

ت سے پہلے

اسی طرح مدارج النبوة ج ۱ صفحہ ۱۶۵ میں مرقوم ہے

علیٰ بذاہبت و قائل ہیں جن سے مولوی نعیم الدین کی کذب بیانی افزا پردازی واضح

ہے چنانچہ مولانا شاہ عبدالغنی محدث دہلوی علوم ہنسیائے عالم کے مدارج النبوة ج ۱ صفحہ ۱۶۵

میں فرماتے ہیں۔

از بعض علماء از اہل نقل شنیدہ شدہ است کہ بعض از مرقاہ کہ ہے نوشتہ و اثبات کردہ کہ

انحضرت و آثار علوم ابی علوم سائنسہ ہوندا میں جن نظام مخالف بسیار سے افادہ است

تا قائلین پر قصد کردہ و شدہ انشاء اللہ

پس مولوی نعیم الدین کے تمام قیاسیات بالکل حقیقت و اہمیر و مقابلہ خصوصاً آیات

و احادیث اور خود اپنے مستندہ اقوال بالکل کلام و علمائے عظام سے کی تھیں آشکارا ہو چکی ہیں تمام

علوم غیب کے دعویٰ کا کلیہ خاتم ہو گیا۔ لب کشائی کی ذمہ دہر گنجائش باقی نہ رہی۔ مستندہ جو کہ

ہو گا وہ مولوی نعیم الدین کا اپنی نادانی غریب کاری اور منہ زبانی سے منہ چڑا رہا ہے۔ جس کی

حقیقت میں انشا اللہ العزیز میں غریب کاری نہ ہونے کی تھی۔ بلکہ مولوی صاحب نے مولوی

احمد رضا خان صاحب بریلوی کا کتب خانہ کا مدد اصولی مولوی اخبار المصطفیٰ جو غریب کاری

گذر چکا ہے۔ دیکھو صفحہ ۳۲۲

اس حدیث کی تشریح کہ اس حضرت صلعم نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا

اب دو ایک حدیثیں بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ حدیث ۱۔ عن قویان یعنی حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے تمہیں میرے لئے زمین یعنی اس کو سمیٹ کر مشعل

ہتھیل کے کر دیکھا یا پس دیکھا میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو یعنی تمام زمین دیکھی

مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۷۱ مطابقت صفحہ ۱۷۱ حدیث ۱۷۱ عن عبد الرحمن بن عائش حضور سید عالم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب عزوجل کو بہترین صورت میں دیکھا فرمایا رب

تبارک و تعالیٰ نے ملائکہ کس بات میں جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا تو ہی خوب جانتا ہے

فرمایا حضور نے پھر میرے رب عزوجل نے اپنی رحمت کا ہاتھ میرے دونوں شانوں کے

درمیان رکھا میں نے اس کے دھول فیض کی سہوی اپنے دونوں پستانوں کے درمیان

پائی پس جان لیا میں نے کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے مشکوٰۃ صفحہ ۱۷۱ علامہ ابن حجر محدث

نصر فرمایا کہ مافی السموات آسمانوں بلکہ ان سے اوپر کی تمام کائنات کا بھی علم مراد ہے

جیسا کہ واقعہ معراج سے مستفاد ہے اور انسانی حسیں میں ہے یعنی وہ تمام چیزیں جو سالوں زمینوں

بلکہ جہان سے جہان تک میں معلوم ہو گئیں ان پر قافہ شرح مشکوٰۃ ج ۱ صفحہ ۱۷۱ اختصار اللغات صفحہ ۱۷۱

میں اس حدیث کی شرح میں فرمایا عبارت است از حصول تمام علوم جزوی و کلی و اعلاہ ان حدیث

حضرت معاذ بن جبل سے الفاطمہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا پس ظاہر ہوئی مجھ

کو ہر چیز اور میں نے سب کو بیان کیا مشکوٰۃ صفحہ ۱۷۱ حضرت شیخ اشعر اللغات صفحہ ۱۷۱ میں فرماتے ہیں

پس ظاہر شدہ و خفیہ خدا مراد ہے از علوم و شائع بمولانا ان حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب

کو آسمان و زمین و فرش و تمام کائنات و جمیع اشیا و کئی کئی علوم رحمت فرمائی حضور پر غیبت

دورانے کھول دیئے کہ حضور کے لئے نبی موعود ہے ہی اختیاری ہو گئے میرے ہونے لئے عموماً کہ جب

میں آئیں گے کہ میں دیکھ لیں بلکہ اس سے بھی زیادہ کہ کہ عموماً کائنات کا شہ تہ ہوتا ہے کہ کائنات حواس سے

کام لیا جائے یہاں اس کی بھی احتیاج نہیں نہ تو ان میں امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ سے منقول ہے

ثالثاً لہ صفتہ بھایہ صلا لافکۃ ویشا ہندھ کفان اللہ صلا صفتہ بھا
یفا ساری الا عی راجعہ ان لہ صفتہ بھایہ صلا کما سیکون فی الغیب
یہ تمام علوم عطائی میں ذاتی علم کسی مخلوق کو ایک ذرہ کا بھی نہیں علم ذاتی حضرت حق تعالیٰ کے
ساتھ تو میں ہے جن بات با حدیث میں علم کی نفی وارد ہے وہاں علم ذاتی مراد ہے مجدد اللہ
تعالیٰ مسئلہ کامل طور پر واضح ہو گیا اور مخالفین کے شکوک سب قطع ہو گئے بالخصوص غلط

اقول دہا لہ التوفیق ناظرین کرام مولف کی غریب کاری جعل سازی اور دہوکہ بازی
ان احادیث کی نسبت ملاحظہ فرمائیں اولاً حدیث میں جس کے پورے مضمون متعلقہ کو مبعوث ترجمہ
مظاہر حق یوسف غریب دیکھو غوام الناس کے چھوڑ دیا تاکہ تحقیقت واقعہ ظاہر نہ ہو جاوے
حالانکہ اس سے ملحق مضمون متعلقہ یہ ہے

۱۔ اور بیگ بری امت غریب ہے کہ پیچھے اس کی بادشاہی اس مسافت کو کہ کھلی گئی ہے
لے زمین سے یعنی مشرق اور مغرب میں بادشاہ ہو دیں اور تصرف کریں اور دینے کے لیے
دور ترانہ سرخ اور سفید م از مولانا عبدالحق محدث دہلوی ر اشاعت اعمات ج ۲
صفحہ ۱۷۷ میں سوئے اور چاندی کے یعنی ایک کسری کا خزانہ جو بادشاہ ہے فارسی ملک
وہاں سونا بہت ہے اور ایک قیصر کا خزانہ کہ جو بادشاہ ہے دوم کا کرد و ہار چاندی بہت

ہے (مظاہر حق ج ۲ صفحہ ۱۷۷)۔

ثانیاً اس حدیث کے متن مشکوٰۃ میں حدیث متفق علیہ صحیح بخاری پارہ ۲۸ صفحہ ۵۰۷ و صحیح
مسلم ج ۲ مشکوٰۃ میں روایت حضرت ابوسہرہ رضی اللہ عنہ منقول ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

وہیانا انانا شہدایہ فی اثبت
بعضا لہم خدائن کا حضور فوضت
فی بیدی

مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی ر اشاعت اعمات شرح مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۱۷۷ میں فرماتے ہیں
مراد فتوحات مسرت کہ کش و باری تعالیٰ
برامت دے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
بلاد مشرق و مغرب و استخراج کنوز و کان
یا مراد کہ ہمارے زمین کے دروے کے سیم و نور
یا مراد کہ ہمیں زمین کی ہر گس میں چاندی

مسرت

اور فرماتے ہیں

اسی طرح شاہ صاحب موصوف مدارج النبوت ج ۱ صفحہ ۲۸ میں فرماتے ہیں
ابوسہرہ مطاہرت میکنند کہ فرمود حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دانتا نے آنگہ یوم
من خواب ناگاہ دادہ شد مرا خزانہا
زمین کنیاہ امت از خزان کسری و قیصر
دقیقہ با کفر کردہ شد مرا امت دے

کفر کا لگے آپ کی امت کے لے

اسی طرح فقہ الباری شرح صحیح بخاری اور نویدی شرح صحیح مسلم میں مرقوم ہے پس یہ ہے ظاہراً
مولوی نعیم الدین کی تہودی اور سینہ زدوی

اسی طرح حدیث میں بھی واقعہ خواب ہی ہے جس کو مولوی نعیم الدین نے خفا کیا
تاکہ جعل سازی کا پردہ فاش نہ ہو جائے حالانکہ مظاہر حق شرح مشکوٰۃ جس کا خود مولوی
نعیم الدین نے حوالہ دیا ہے اس حدیث کے ترجمہ کے الفاظ ج ۱ صفحہ ۲۹۹ میں یہ ہیں کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا میں نے پردہ گار اپنے کو الپ بھر بھرا
میں حجر کی مرقعات سے جو عمارت نقل کی اس میں مولوی صاحب نے اپنی بددیانتی سے اول
کی عبارت مرقعات کو چھوڑ دیا جس کا کلمہ العلیا میں خود یہ ترجمہ کیا کہ "اس عبارت کا محال
یہ ہے کہ اس فیض کے حاصل ہونے کے سبب سے میں نے وہ سب کچھ جان لیا جو آسمانوں اور
زمینوں میں ہے یعنی جو کچھ کہ اللہ سبحانہ نے تعلیم فرمایا ان چیزوں میں سے جو آسمان و زمین میں
ہیں تاکہ اور شمار و غیر ہمایں سے" پس یہ آسمان و زمین میں سے بعض اور جزئی چیزیں جن
میں تاکہ گفتگو کرتے تھے یا ان میں سے وہ کل امور ضروریہ مشکف فرمائے گئے نہ کہ تمام
عالم کے قرہ و درہ کا علم تفصیلی و عامی ہمیشہ کے لئے لازم و مستحضر رہنا ۲

مدعی لاکھ پر بھاری ہے تو ابی تیری

نیز اشاعت اعمات شرح مشکوٰۃ کی بھی از تہودی عبارت بشرض و نوگہ دہی پیش کی ہے حالانکہ
شرح عبارت یہ ہے

پس دانستم ہر جہ در آسمان و دوسر
پس ہا میں نے جو کچھ آسمان و دوسر
زمین میں تھا۔

غیر مفتوح و اسٹاک جیک
 وحب من یحبک وحب عملی
 یقریبی الی حبک فقال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا
 حق فاحرص سوھا کہ تعلموھا
 واداء احمد دا نوری و قال
 ہذا احادیث حسن صحیح سالت
 محمد بن اسماعیل عن هذا الحدیث
 فقال هذا حدیث صحیح

پس حدیث حسن و مست میں ایک ہی واقعہ خواب کی تفصیل ہے
 جو انبیاء علیہم السلام کے حق میں خواب بھی وحی ہوتی ہے چنانچہ مولانا شاہ
 عبدالحق محدث دہلوی ج اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۱۸۱ میں اس امر کی تصریح کرتے ہیں نیز
 مدارج النبوة ج ۱ ص ۱۸۱ میں فرماتے ہیں
 وروایۃ انبیاء صلوات اللہ علیہم
 وہی است بخلاف غیر انبیاء

حتی کہ تعبیر خواب بھی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہی بوقی بوقی ہے مدارج النبوة ج ۱
 ص ۱۸۱ میں مرقوم ہے

بلکہ ہر نبی و انبیاء نے
 پس اگر اسے مشاہدات خصوصاً خواب میں ہر امر اور ذرہ ذرہ کے حصول علم ہمیشہ کے لئے
 کافی ہو جاتا کرتے تو ہر چیز میں ہر ذرہ کی ضرورت نہ رہتی یہ تو خواہیے انبیاء
 علیہم السلام میں ہر ذرہ کی خواہیے میں عجائبات عالم کی سرگرمی جاتی ہے اس سے یہ لازم نہیں
 آتا کہ ہمیشہ کے لئے وہ امور تمامہ مستحضر ہی رہیں پھر اس خواب کے آخری حصہ احکام
 میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب تعالیٰ عزوجل کے حضور میں چند امور کا سوال و دعا
 کرنا عدم علم پر دلیل واضح ہے اگر ذرہ ذرہ تمام است یا دعا پر آپ کا علم جو علم ہو گیا
 تھا تو فری اس طلب دعا کی خواہش پر معنی دارد؟ یہ حدیث کو جناب مولانا کی جناب

دعاقت پر دلیل بین ہے چنانچہ واقعہ شب معراج اسی پر شاہد مدلل ہے کہ بیت المقدس
 میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لے جانا وہاں جماعت انبیاء علیہم السلام کو و کعبہ ان سے
 ملاقات کرنا اہمیت ناز کرنا و غیرہ امور شاہدہ میں آپ کے تھے مگر بغیر نبی اس کی صحیح ہی کو جب
 قریش کفار کہنے واقعہات نشانات مفصل بیت المقدس پر سوالات کئے تو آپ ان کے
 جوابات میں متفکر و غمگین ہوئے چنانچہ مشکوٰۃ ص ۵۲۹ میں یہ حدیث صحیح مسلم سے منقول ہے

عن ابی ہریرۃ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لقد سأتی فی الحیو و قریش
 تسعی فی عن فسرائی فسالنی
 عن اشیاء من بیت المقدس
 لہذا التبتھا فکویت کعبا ما
 کویت عثلہ فوقعہ اللہ فی انظر
 الیہ ما یسا لوفی عن مثعی
 الا اتبتہ ہر احدیث

نیز مشکوٰۃ میں ابوالرحمن صحیح بخاری پارہ ۵ ص ۱۹۰ اور صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۸۱ ہے

عن جابر بن عبد اللہ عن رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول لما کذب بنی قریش
 قیت فی الحیو فحبی اللہ فی
 بیت المقدس فطفت
 اخبرہم عن آیاتہ و اننا
 انظر الیہ

مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی ج اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۳ ص ۱۸۱ میں

باب بعث فی موسی و هارون جبل الی
 البین قبل حجة الوداع +
 سے واضح ہے حتی کہ خبر القتل اسود غنی کا قریبی نبوت کی تمام مہارتوں سے مدینہ
 میں جو بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچویں مہینے میں ایک رات دن کے بعد
 دی آپ کو اطلاع دی جا چکی تھی تو آپ نے فرمایا آج کی رات غنی قتل ہوا چنانچہ فتح الباری میں
 صحیح بخاری پارہ ۷ ص ۱۷۷ میں مرقوم ہے۔ دارسلہ الخیر الی السیاسة فوالی بہ لک
 عند وفاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو الاسود عن عروۃ صلیب الاسود قبل
 وفاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم وليلة فاناہ الوسی فاخبرہا صحابہ فوجاہوا الخبر
 الی ابی بکر رضی اللہ عنہ وقیل وصل الخیرۃ "یہ نتیجہ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور اشترک اللغات شرح مشکوٰۃ ج ۳ قسط ۱ میں مرقوم ہے
 کہ در آخر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوی نبوت کہ وہ نبی و رسول در حق ذات اقدس
 صلی اللہ علیہ وسلم اور اکتست پس انحضرت ۲ در حدیث ان حال خبر واد و فرمودہ کا فرقہ
 اور تفصیل مدارج النبوت ج ۱ ص ۲۵۵ سے وج ۲ ص ۲۵۵ سے بذیل آیات قرآنیہ قریب ہی
 گذر چکی ہے۔
 پس اس واقعہ سے دو امر ثابت ہوئے اولاً حضرت معاذ وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا
 یمن سے خبر پہنچنا اگر وہ حسب حدیث ۲ بروایت ابنی کے جانتے تھے کہ تمام اشیاء عالم
 کے لئے ذرہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قطع علم عطا فرما دیا گیا ہے تو پھر خبر پہنچنے کے کیا معنی؟
 ثانیاً قبل ایک شبانہ روز وفات فریفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی محض ایک مہینہ میں وہی
 اکا تارل ہونا اس پر بین دلیل ہے کہ بعد نزول تمامی قرآن پاک کے تمام کلیات و جزئیات
 اشیاء و فطرت عالم آرازل تاابد دخول جنت و نار پر مطلع کئے جانے کا دعوی محض عاجز و فریبنا
 و کھوسلا اور باطل ہے جس پر کوئی دلیل قطعی تو کیا ظنی ہی تھا؟ و فقہ قائم نہیں ہو سکتی۔ پھر اس
 سے زیادہ سخت گمراہی مولوی نعیم الدین کا یہ کہنا کہ حضور کے لئے طبیعی علوم ایسے ہی اختیار کی
 ہو گئے جیسے ہمارے لئے محسوسات کہ جب ہم انہم کھولیں دیکھ لیں۔ اور اس کو بحوالہ زرقانی
 امام غزالی کی طرف نسبت کرنا قطعاً محض باطل بلا دلیل بالکل قریب و ہی ہے۔ سلف
 سے آج تک کوئی بھی اس کا قائل نہ گزرا۔

معجزے بقیار کے اختیار میں نہیں ہوتے بلکہ یہ امر محض امت کا خلق طبعی ہے
 افعال حق تعالیٰ ہوتے ہیں نہ کہ با اختیار رسول حق تعالیٰ جب ماہی اپنے نبی کے ہاتھ
 پر حسب سے معجزات عادت ظاہر فرما دیتا ہے چنانچہ جو عبارت زرقانی مولوی
 نعیم الدین نے ادھوری نقل کی ہے قریب کا رسی پر مبنی ہے اس عبارت کے محض خود
 ہیولت سے نکلنے والا ملاحظہ میں نقل کیا ہے شائبہ ان لہ فی نفسہ صفة بھا
 تتم الافعال الخارقة للعادة الزیسی یہاں بوجہ دہو کہ وہی خارقہ للعادات کو اظہار
 طبیعی علوم کو اختیار ہی مثل محسوسات کے مانا حالانکہ عبارت زرقانی کا حاصل یہ ہے کہ منجمل
 اوصاف نبوت کے ہے جو حق تعالیٰ نے بطور خارق عادات یعنی معجزات عطا فرمائے
 ہیں انہیں کے سبب سے نبی اور غیر نبی میں فرق اور امتیاز ہے جس طرح حرکات ارادیہ
 بینا اور نا بینا یعنی اندھے اور دیکھنے کا فرق ہے کہ سوائے نبی کے کسی میں یہ اوصاف
 نہیں ہو سکتے چنانچہ خود امام محمد غزالی رحمہ اللہ کا کتاب المحبت والشوق میں فرماتے ہیں
 ولیس ذلك باختيار ولا بعد +
 اور مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رح کجیل الامان مشافہ میں فرماتے ہیں۔
 ومعجزه فعل الہی است بفضل رسولہ بلکہ بفضل خداست
 خرق عادت چہ دروکار تعالیٰ از بندہ عادت بندہ در کار تامل جمہ سے ممکن نہیں
 ممکن نباشد ہوتا ہے۔
 نیز شاہ صاحب موصوف مدارج النبوت ج ۲ ص ۲۵۵ میں فرماتے ہیں
 معجزہ فعل الہی است بلکہ فضل خداست معجزہ فعل الہی کہ نہیں ہے بلکہ فضل خدا کا ہے
 کہ ہر دست دے اظہار نمودہ بخلاف کہ وہی کہ ہر اظہار کیا گیا تھا وہی ہر دست
 افعال دیگر کہ سب اس از بندہ است کہ سب ان کہ طرف سے بندہ پیدا کرنا
 خلق از خدا و در معجزہ کہ سب نیز از بندہ خدا کا طرف سے از معجزہ کہ سب ہی بندہ کی طرف
 نیست پس معنی میں آیت این سمت جنی ہے پس اس آیت کے یہی کہ نہیں مانا
 کہ در امت از حدیث صوریہ قوت سے وقت اور صورتہ الہی کہ اللہ
 ولكن الله وحی حقیقہ +

عظیم الدین سے ثابت ہوا کہ علم غیب میں جملہ صفات حق تعالیٰ کے بے خلوصات میں افضل تھیں
 دنیا و عیسٰی و اسلام میں۔ پھر جبکہ خصوصاً جناب سید المرسلین خاتم النبیینؐ کی کریم علیہ السلام کیسے علم
 غیب کا امتداد رکھے وہاں کفر تھا تو پھر عیسائی کیسے یا متناظر کس طرح کفر ہو گا۔

علم غیب کے خاصہ آئی ہو نیکی کے دلائل قرآن مجید سے اور ان پر بحث

لا یمان والا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات دیکھ نہیں سکتا حضور کے فضائل
جلیلہ تو اس کے لئے موت میں وہ علم جیسے جلیل کمال کا کس طرح انکار نہ کرتا۔ انکار کرنے
کے لئے اپنی کتاب میں ایک خاص فصل بنائی ہے۔ اس فصل میں حضور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یعنی علوم کائنات شرک قرار دیا اور نہایت متعاندہ کلمات لکھے
کہ اپنی سیاہ ولی کا اظہار کیا۔ آیات واحادیث پیش کر کے حسب عادت ان کے غلط
معنی بتائے آیت ۱۱

وَعَلَّمَكَ مَا مَعَهُ الْعَنِيبُ ۝
تَعْلَمُوا أَلاَ هُوَ ۝

”اسی ہاں میں نے انہیں سیکھا کہ وہ اس کے ساتھ کیا ہے۔“
”ان کو مر دہی“

تعمیرت الایمان ص ۳۳ آیت میں علم سے اگر ذاتی مراد ہو تو وہ بانی کو کیا مفید ذاتی ہو سکتا
اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اس سے مجبوران حق کے علم عطائی کی نفی کب ہو سکتی ہے اور
اگر عطائی مراد ہو تو صحت استثنائے کی کوئی صورت نہیں بجز اس کے کہ علم الہی کو بھی
معاذ اللہ عطائی کہا جائے صاحب تقویت اس گمراہی میں گرفتار ہے اور آیت میں علم
عطائی ہی مراد لیتا ہے چنانچہ لکھا ہے کسی دل دینی کو جن دفرشتہ کو پیر و شہید کو امام
و امام زادے کو بھوت دہری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی کہ جبے پہاڑیں
جنت کی بات معلوم کر لیں تقویت ص ۳۳ جب لایعہدہ کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ
یہ طاقت نہیں بخشی اس لئے کوئی بعلم عطائی نہیں جانتا کہ لازم آیا کہ الہ ہوئے کے معنی یہ
ہوں کہ اللہ تعالیٰ معاذ اللہ بعلم عطائی جانتا ہے جاہل نے علم الہی کو عطائی قرار دے
لے کہ وہ ص ۱۸۱ ہے احصاء لفظ

اقول واسمعين بالله العزیز۔ مولوی صاحب نے ایسی بحث باطنی سے مولانا
شہید مرحوم کو فضائل عیسوی علیہ السلام سے روک کر ان کے انکار کا ان آیات قرآن ربانی

کے حوالہ پر آمادہ ہو کے اپنے حکمران و عقائد سے شکایتیں پہنچانے لگے۔

صاحب ہزار ہزار شکر ہے فی ذات پاک کو کہ ہم کو تو نے ہزاروں نعمتیں دیں اور اپنا پہچان
 بنا یا اور سیدھی راہ چلا یا اور اصل کو حیدر سکھائی اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی امت میں بنایا اور ان کی راہ سے کھنے کا شوق دیا اور ان کے تابعیوں کی کہ جو
 ان کی راہ جاتے ہیں اور ان کے طریقہ پر چلتے ہیں ان کی محبت دی سوائے ہر دو گنا
 ہمارے تو اپنے حبیب پر اور ان کے آل و اصحاب پر اور اس کے سب تابعوں پر ہزار
 ہزار درود اور سلام بھیجے۔ آمین یا رب العالمین، اے سب سے بہتر راہ ہے کہ اللہ اور
 رسول کے کام کو اصل رکھیے اور اس کی سنت پر چلے اور اپنی عقل کو دخل نہ دیجئے، «ایضاً
 مسند میر اندک کی بڑی نعمت ہے کہ اس نے الیہ رسول بھیجا کہ اس نے بے خبریوں کو
 خبر بنا کر یا اور بنا پا کر ان کو پاک اور جاہلوں کو عالم اور احمقوں کو عقلمند اور اعدائے
 یقینوں کو سیدھی راہ چھوڑا، «ایضاً مسند میر اندک نے سب کو خبر دینے
 سے کیونکر نہ یقین آدے، «ایضاً مسند سب انبیاء و اولیاء کے سرکار پر خیر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم تھے اور لوگوں نے انہیں کے بڑے بڑے معجزے دیکھے ان ہی سے سب اسرار
 کی باتیں سیکھیں اور سب ہندوگوں کو ان ہی کی ہمدردی سے بڑی حاصل ہوئی، «ایضاً
 مسند صاحبنا دار و اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا ہے سوان میں بڑائی ہی
 ہوئی ہے کہ اللہ کی راہ جاتے ہیں اور بڑے چلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو
 سکھاتے ہیں اور اللہ ان کے جانے میں تاثیر دیتا ہے بہت لوگ اس سے سیدھی
 راہ پر ہو جاتے ہیں، «ایضاً مسند اللہ کے حکم پہنچنے کی راہ ہندوں تک رسول ہی
 کو خبر دیتا ہے، «ایضاً مسند ہمارے پیغمبر مارے جہاں کے سرکار ہیں کہ اللہ کے
 نزدیک ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں
 اور لوگ اللہ کی راہ سے کھنے میں ان کے حلق ہیں، «ایضاً مسند میر خدایا ہی امت

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على من لا نبي بعده

مجلد لا یصلح فی السموات والارض کون فیہا آفات من فیہا عیب
الارض الغیب الا الله

بسم الله تعالى آمین و بعدہ مدح تم الغیب کی تشریح اور پوری تفسیر احادیث صحیحہ سے
بغیر ان جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صریحہ واضح ہو گئی کہ
علم غیب جناب باری تعالیٰ جل شانہ ہی کی ذات پاک کے لئے مخصوص ہے کسی دوسرے
پر علم غیب کا اطلاق ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پس علم غیب کا تسلیم بڑے غم خورد جانے والا بارشاد
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کے قطعا کذاب و مغزی اور جھوٹے ہے کیونکہ کفار میں اپنے محبوبان
باطل کے ساتھ جو شرک فی الا الوہیت کرتے ہیں ان میں قدرت و تصرف غیب وانی جان کران کے لئے
علامت طلب حاجات نذر و نیاز وغیرہ بجا لاتے۔ تو بدو جوان افعال کے وہ ان اوصاف کو ان کا
ذاتی وصف نہ مانتے تھے بلکہ علم غیب جناب باری تعالیٰ ہی مانتے تھے جس طرح مولوی نعیم الدین کہ
بھی یہ دعویٰ ہے چنانچہ اپنی اس کتاب مفہوت یہود کے صلا میں لکھا کہ

مگر یہی مدعی یا فرشتہ کو کوئی مسلمان ہر جگہ نظر اور حضرت اولاد نہیں مانتا

اور نیز مولوی نعیم الدین کے مستند اعلیٰ شیخ بدایونی باریق صنف و صنف میں اس امر کو تسلیم کر کے
تفسیر النور الکبیر و حجت اللہ العالیہ سے مجملہ الراجح شرک کے نقل کرتے ہیں

ہم نہیں ملک علی الاطلاق یعنی ہندوان	مشرکوں کے گمان میں اسی طرح صلا
مطور و خلعت الوہیت دادہ است در	علی الاطلاق حق تعالیٰ کی عہدہ یعنی ہندوان
رضا و خطا ایشان در سائر ہندوان اثر ہے	کونست الوہیت دینا ہے قدر و سندی اور
کنہی و احب میدالستہ تقرب بان	نما میں ان کا تمام ہندوان میں اثر کرتی ہے ہر جگہ
ہندوان خاص تاشا لکشتگی قبول ملک	جنتی تقرب ان ہندوان میں کہ تاکر تہیت قبول
مطلق حاصل شود و شفاعت برائے ایشان	بیشا مطلق کی حاصل ہوا و شفاعت ان کی کہ
در ہماری امور و جہیز و زانی یا بدیلا حظ	تھے در جمہولیت میں یہی ہندوان امور کے سبب
ایں امور سجدہ ہوئے ایشان مذکور رائے	ان کے یہ سجدہ اور ذوق ان کے نام کی قسم
ایشان و ملت ہندوان ایشان ناستعانت	ہندوانت ضروری امور میں مانتہ قدرت کی نیکو
در امور ضروریہ و تقدیر کی فیکون ایشان	کے ان کے تجویز کرتے تھے۔ اور تقرب

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على من لا نبي بعده

مجلد لا یصلح فی السموات والارض کون فیہا آفات من فیہا عیب
الارض الغیب الا الله

پس اسی طرح مولوی نعیم الدین صاحب کے عقیدہ غیبیہ کے اسی کتاب سے چند جملے نقل فرماتے ہیں
ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔
اور یہ مسلمانوں پر شرک کا حکم لگائے ہیں نہ ہی ہیں نہ ہی نہیں کرتے اس میں شرک کا ہے
مدح محمد ہے ہی کہ ہے کہ ہے کہ ان بزرگوں کو اللہ کا جہدہ اس کی مخلوق مانتا ہوا ہے
قدرت تعریف اسی نعمان کو بخشی ہے اس کی طرف سے عالم ہی تعریف کرتے ہیں "مدح مسلمان
ہے کہ ہے کہ کہ انبیا و اولیاء کو ہر دو شہیدوں کو اللہ کے برابر نہیں سمجھتے بلکہ اس کا
ہندہ اس کی مخلوق مانتے ہیں وہ کئے شرک ہو گئی "ایضا مقلد مسلمان کا یہ اعتقاد
کہ انبیا و اولیاء شہداء کو قدرت تعریف اللہ تعالیٰ نے بخشی ہے اس کی طرف سے عالم ہی تعریف
کرتے ہیں بالکل حق ہے "مسلمان کا یہ اعتقاد کہ انبیا و اولیاء اللہ ہیں اللہ ہی کو لکھا ہے
اور ان سے مدد مانگنی میں اسی سے مدد مانگنی ہے بالکل صحیح اور شرع اسلام کے مطابق ہے
ایضا مقلد علی بن ابی طالب کا یہ اعتقاد کہ انبیا و اولیاء اللہ کے پیارے ہیں جو جہاد میں
کریں "ایضا مقلد اولیاء کے سنا لے کے غلام کو دینا "ماسی کو جہاد لکھتے ہیں
ایضا مقلد "بد نصیب انبیا و اولیاء و محمد بن خدا کا دشمن ہے ان کے تعریف کا انکار کرنا
ہے "ایضا مقلد "اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیاء تمام کائنات
کا علم عطا فرمایا غیب پر مطلع کیا تاکہ ان کو کائنات کی تعلیم فرمائی "ایضا مقلد
کے غیبی علوم ایسے ہی اعتباری ہو گئے جیسے ہمارے لئے محسوسات

الفرق حسب عقیدہ مذکورہ باطلہ مولوی نعیم الدین کے مبتدعین گور پرستوں کیلئے
جن کے حق میں احادیث صحیحہ میں لعنت فار و ہے۔ انھیں لوازمات الوہیت باری تعالیٰ
عز شانہ کے جس کے سامنے علوم و قدرت تصرفات ذاتی ازیلی ہیں جو نہ استعانت و نذر
نذر و نیاز طلب حاجات اشکال کثرتی قدرت و تصرف تمام امور عالم کے لئے
سارے عالم کے ذرات پر پورا پورا تمام و کمال احاطہ نہ لازماً و لا بدی
ہے۔ اسی لئے جناب شیطان تصور منقطعہ فرما کر وحدیت کی تحریف و تبدیل کر کے
حضرات انبیا علیہم السلام اور اولیاء کرام کو اوصاف مذکورہ کا مستحق جان کر ان کو

عالم الغیب جلیل علم عطائی اختیار کیے فریب دے کر جایا گیا۔ ورنہ پھر کوئی دھڑکی بلا
اس جیلاد و مکر کے ہرگز نہ سمجھ سکتا ہوگا۔

پس مولوی نعیم الدین کے یہ عجیبہ لطافت بقابلہ صفات خاصہ الوہیت حق تعالیٰ کے
صفت متفان علم غیب کسی میں عطا ہو نہیں سکتی خاص میں کسی کی تاویل بقابلہ ایت نفس قطعی اور
تفسیر فران نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقبول ہو سکتی ہے
کیونکہ یہ اس سلسلہ تمام اہل علم ہے بیہنا چہ ام لہلال الدین سید علی رضا انصاری فی علوم القرآن مطبوعہ
ناصری لاہور مشتمل میں فرماتے ہیں

وقال الامام الشافعی جیسیم ما
حکومہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فہو ما فہمہ من القرآن
مفہوم قرآن پاک ہے

علی بن ابی طالب مولوی نعیم الدین کے سلسلہ متقدم مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے
ملفوظات حصہ سوم حسنی بریلی شکرہ ص ۱۱۱ میں لکھا ہے

دفعہ بہت مقامات پر تفسیر کا قول نہیں مانا جاتا ہے مثلاً قاضی بیضاوی نے یا وہ
الغیب کا وزن وغیرہ نے تیار کمال شکی کو نقصان پہنچا ہے۔ اس کا دماغ قاضی بیضاوی یا غارت
وغیرہ ائمہ تفسیر نہیں کسی کا امام ہونا اور بات ہے اور اس میں کتاب گھونٹا اور بات
ان کے تفسیر صحابہ میں اور تابعین مقام تابعین میں ہی مقام کی تخصیص ہے۔

نیز ملفوظات حصہ چہارم حسنی بریلی شکرہ ص ۱۱۱ میں لکھا ہے۔

انصاری قرآن کی وقعت نہیں جتنے گرامر نے سب اسکی روانہ سے کہ انہوں نے انصاری

میں تامل کرنا شروع کیا۔

علی بن ابی طالب احمدی ملا جوہر کی یہی مشیت میں مرقوم ہے۔

ان اللہ عندہ علیہ الساعۃ	حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے عزت
الایۃ و النعمان ان عندہ الخیرۃ	کامیاب و خیر اللہ تعالیٰ کے لئے غیب میں ہی
فی خفائہ غیب اللہ لا یطالع	نہیں طلب ہے کوئی بھی اس پر لڑا اور فرستہ اور میں
علیہ احد من البشر و الملک و	میں سے نہیں جانتا کوئی بھی وقت کا تم پر نے
الجن فلا یصلو احد وقت قیامہ	قیامت کو اور کسی طرح نہیں جانتا کوئی بھی کب

القیامت ہو کہ لا یصلو احد حق

یقیناً الغیب ہو کہ لا یصلو احد

ای حال مافی البطن و کو ادا نفی

تامر اور ناقص و کذا کاتہری

نفس ماذا القعل عندا من خیر

اور شر اور بما کانت عازمتہ

علی خیر و صفات شر و عازمتہ

علی شر و فعلت خیر و کذا

کاتہری نفس انتہ ابن کسوت

اخر ص ۱۱۱ امت ہارن و وضو

اور تاج و قاتل کا ابر حھا

قدیمی بہ موافق القدر حق کسوت

فی مکان لہو خیر بیابا و یضالما

تخل قولہ تعالیٰ یومئذہ معاتم

الغیب لا یعلما ہا لا ہو سئل رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مفاہم

الغیب فقال مفاہم الغیب

خمس لا یعلمون الا اللہ لہو تلال

ہذا الا یرہ ایضاً من ادعی علم ہذا

الخمسة فقد کذب و حنا بن عباس

من ادعی علوہ و الخمسة فقد کذب

ایضاً و روی ان منصوراً را نے

من ادعی علوہ و الخمسة فقد کذب

ایضاً و روی ان منصوراً را نے

من ادعی علوہ و الخمسة فقد کذب

ایضاً و روی ان منصوراً را نے

من ادعی علوہ و الخمسة فقد کذب

لا یعلمہ الا اللہ
اور فرمایا مولانا شاہ عبدالغنی محدث دہلوی نے جن کو مولوی نعیم الدین نے مستند مانا ہے مداح النبوت ج ۱ صفحہ ۱۱۱ میں
مفاتیح غیب در دست علم الہی و
نمیداند آنرا مگر وے۔
اور مولانا شاہ عبدالغنی محدث دہلوی در تفسیر فتح العزیز ج ۲ صفحہ ۱۱۱ میں فرماتے ہیں۔
چوں کہ کس را معلوم نیست کہ از ابتدا
خلق عالم پر قدر گذشت و چه قدر
باز علم قیامت حاصل نمے تواند
گشت۔
علی ہذا شاہ صاحب موصوف تحفہ آشا عشرہ صفحہ ۳۳ میں فرماتے ہیں۔
و علم غیب خاصہ خدا است بمعینان
ہم نظر مال علیہ آریان باطن خراب
نفاق پیشہ فریفتہ شوند تا و تنگدستی
آہی و دقائے ایکی کشف حال شان کنند۔
پس آیت مفاتیح الغیب اور اس کی تفسیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح الغیب خمس
حسب قرآن وحدیث قطعی الدلائل اور ائمہ کرام محدثین و مفسرین خصوصاً مجتہد اعظم امام ابوحنیفہ
رحمہم اللہ سے بخوبی واضح ہوا کہ کلیتہً ہرگز کسی کو علم غیب خاص کہ مفاتیح خمس عطا نہیں ہو
سکتا کیونکہ یہ صفت مخصوص بذات باری تعالیٰ عز و شہ ہے مولوی نعیم الدین کا تاویلات
رکیز فائدہ باطلہ سے بھیلے عطا کی کسی دوسرے پر اطلاق عالم الغیب کا کہ جس کے تمام نصیحتیں
قطعیہ قرآن کے مقابلہ میں جن کی تفصیل اور پر گزشتہ کی یہ کجواں کلمۃ العلما و صلا میں کرنا کہ
ہر کلمۃ والا کہ حضرت کو تعلیم الہی بھی امور چند کا علم نہ تھا یا کسی مخلوق میں ہے۔ ان امور
خمسہ کا علم نہیں دیا گیا جا بل غیب طالعوا اس اور دین سے بے بہرہ اور بد نصیب ہے۔
معاذ اللہ ہم معاذ اللہ اور اس دعویٰ کے دوسرے الفاظ بے سرو پا جا جوئے سے بھی بیکہ
اکھٹا علیہ صلا میں یہ لکھے گئے کہ۔

ہم اللہ عزوجل کو خدا کہیں بعض معجزات پر علیہ صلا و آلاء اور رب ربکم السلام
کامل ہو چکا تو تمام شہاد پر اطلاع ہو گئی۔
معاذ اللہ انودو کیا جب کہ کسی آیت قرآنی سے یہ دعویٰ مردود ہو کر ثابت ہو نہ سکا
کسی حدیث صحیح صریح سے بھی بعد تحم نزول قرآن پاک کے تین ماہ کے اندر کسی تاریخ سے
ثابت نہ کر سکے پس ایسی چھ دعویٰ است جس پر محض بھیلہ سازی یہ تعلق و جوش کہ پناہ بخوئے
لا يزال ساس بے لگامی پر خود مولوی نعیم الدین کے مقتدر مولوی احمد رضا خاں صاحب
بریلوی جہید ایمان منقلب عراہست بریلی صفحہ ۱۱۱ میں لکھتے ہیں۔ صریح بات میں تاویل نہیں
سنی جاتی و نہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے مگر کچھ میں رسول ہوں اس میں یہ تاویل گڑبگڑا جائے
کہ نفوی معنی مراد میں یعنی خدا ہی نے اس کی دعوت بدل میں بھی ایسی تاویلیں زہار سموع
نہیں شفا شریف میں ہے اذ عادۃ التاویل فی لفظ صلا لا یقبل صریح لفظ میں
تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا۔ شرح شفاء قاری میں ہے ہو مردود و عند قواعد الشریعۃ
ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے نسیم الرایض میں ہے لا یثقت بمثلہ و بعد ہدیانا
ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہڈیاں سمجھی جائے گی۔ فتاویٰ غلامہ و فضول غلامیہ
و جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہ میں ہے
و لفظ للعما د علی ان رسول اللہ
او قال بالغا و سیت من یبعث
ان یرویہ دابۃ من یبعث فی
ہوہ یکفر۔
پس مولوی نعیم الدین کی پہلوی کے گندہ عقیدہ پر حسب فتویٰ اپنے مقتدر بریلی
کے سوائے حق تعالیٰ کے دوسرے کو عالم الغیب بخیر علیہ جاننے سے کیا کفر عائد نہ ہوگا؟
جبکہ تاویل کے ساتھ رسول کہنے سے کفر لازم آیا تو بخیرہ صفات حق تعالیٰ مالک الملک
علام الغیوب کے دوسرے پر اطلاق عالم الغیب کا تاویل عظیم کیونکر اس سے زائد
کفر لازم نہ ہوگا جس قدر امور غیب میں وہ سب انہیں پانچ میں داخل ہیں کوئی ان سے
تعلق نہیں کرے گا کیوں کہ کوئی شے مخلوق نہیں کہ جس کی اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ و اختیار
میں ہے۔ بلاشبہ حق تعالیٰ نے یہ طاقت کسی کو نہیں بخشی کہ جب وہ چاہے غیب کی بات

کی چیزوں کو دریافت کرنا لوگوں کے اختیار میں ہے جب چاہیں کریں جب چاہیں نہ کریں
 سواس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی
 کی شان ہے کسی خوب شان ہے کہ وہ چاہے غیب کی بات دریافت کرے اس کا اختیار
 رکھتا ہے مگر بالفعل کچھ نہیں جانتا محض کورانا دان ہے۔ یہ وہاں کا خدا اور اس کے علم کی
 جتنی حقیقت ہے۔ یہ بات تو اسماعیل نے ہر اہل مستقیم میں اپنے جیلوں کے لئے بھی ثابت کی تو
 اسماعیل اپنے قول سے مشرک ہوا کیونکہ اس نے شرک انبیاء کے معنی تقویۃ الایمان مناسبتیں
 لکھے ہیں اللہ کا عالم اور کو ثابت کرنا لہذا اپنے جیلوں کے لئے خدا کا عالم ثابت کر کے
 اپنے قول سے مشرک ہوا کسی صفت کا اختیاری ہونا مستلزم حدوث ہے تو علم الہی کو
 اختیار کی کبہ کفر ہوا۔ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۷ میں ہے۔ لہذا علم خدا سے قدیم نیست کیفر
 اور جب اللہ تعالیٰ کے علم کی نسبت یہ اعتقاد ہے تو انبیاء و اولیاء کے علم کا انکار الیوں سے
 کیا جائے تعجب یہ تو صاحب تقویت کی بے درستی کے نمونے تھے مفسر غلط

اقول واستعین بالله العظیم برکات عبارات تقویۃ الایمان سے مزید ثابت ہوتا
 ہے اور نہ لازم تھا کہ یہ کمال بالفعل اللہ تعالیٰ کچھ نہیں جانتا محض کورانا دان ہے۔ معاذ اللہ منہ
 کوئی نادان مسلمان بھی ان کلمات خیرہ کو سننا گوارہ نہیں کر سکتا۔ مولوی نعیم الدین نے اپنی
 گندی زبان سے بجا بیت شریکات نکال کر مولانا شہید مرحوم پر بڑھتی جھٹان لگایا۔ حالانکہ یہ
 مسئلہ عقیدہ کا بدیہی ہے کہ منجملہ صفات حق تعالیٰ کے صفت علم ذات قدیم ازلی ہے نہ کہ حادث
 نو پیدا ہوا۔ چنانچہ مطلب و توضیح اس عبارت کی خود سیاق و سباق الفاظ تقویۃ الایمان
 سے واضح ہے کہ

جیسے جس کے اہل کفر ہوتے ہیں اسی کے اختیار میں ہوتا ہے جب چاہے تو کھوے
 جب چاہے نہ کھوے اسی طرح ظاہر کی چیزوں کو دریافت کرنا لوگوں کے اختیار میں ہے
 جب چاہیں کریں جب چاہیں نہ کریں سواس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ
 جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے کسی کو اللہ صاحب نے یہ طاقت
 نہیں بخشی کہ وہ چاہیں غیب کی بات معلوم کر لیں بلکہ اللہ صاحب اپنے ارادہ سے

کبھی کسی کو غیبی بات چاہتا ہے خود دیتا ہے سو یہ اپنے ارادہ کے موافق نہ ان کی خواہش ہوا
 یعنی غائب کا دریافت کرنا لوگوں کے اختیار میں نہیں نہ لوگوں کو حق تعالیٰ نے یہ طاقت بخشی

کہ جب چاہیں غیب کی بات معلوم کر لیں یہ شان اللہ تعالیٰ ہی کی ہے غیبی کسی کو چاہتا ہے
 خود دیتا ہے۔

پس جبکہ مصنف تقویۃ الایمان مولانا شہید مرحوم کے کلام سے حسب متوالہ منسلک
 تصنیف را مصنف نیکو گویان خود را حجت ثابت ہو گیا کہ غیب کا دریافت کرنا کسی کے اختیار
 میں نہیں بلکہ اللہ صاحب چاہتا ہے خود دیتا ہے۔ یہ دریافت نہ ہونا لوگوں کے حق میں ہے اور جب
 چاہتا ہے دنیا حق تعالیٰ کے لئے۔ اور اگر مولوی نعیم الدین کا بھی عناد و شقاوت قلبی ہے تو جہاں
 گندن را ماہ در پیش خود اپنے ہی ہاتھ سے تازیانہ غضب منجانب اللہ الواحد القہار لگایا
 اپنے ہی منہ پر مانند سودا و اجودہ کے مارا ہوتا ہے کہ اسی ص ۱۸۵ کے حاشیہ پر خود ہی لکھا۔

یعنی دیکھو عندہ معانیتیم الغیب کا مطلب ہے کہ اللہ کے پاس ہی غیب کی
 کنیاں ہیں وہ چیز جو اس غیب تک پہنچتی اور اس کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہو۔

لوگ منافق اللہ حق تعالیٰ غیب تک پہنچا نہیں اور اس کو غیب حاصل نہیں ہوتا وہ کنجیوں کے ذریعہ
 سے غیب تک پہنچے اور غیب کو حاصل کرے ۶

دیکھ لاکھ یہ بھاری ہے گواہی تیری
 پھر باوجود اس کے اگر مولوی نعیم الدین کی ایسی ہی کور باطنی اور تیس باطنی شیطانی ہے
 تو کثرت آیات قرآن پاک سے یہ مضمون ثابت ہے جن کو عدم علم حق تعالیٰ کا مورد الزام
 بنا کر جنہم میں اپنا ٹھکانا بنا یا ہوا ہے گا چنانچہ بعد ترجمہ موضح القرآن مولانا شاہ عبدالقادر
 محدث دہلوی جو مولوی نعیم الدین کے نزدیک مستند ہے حسب ذیل ہیں۔ پارہ ۲۰
 سورہ بقرہ میں فرمایا۔

لَا يَسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الشَّيْءِ مَنْ شَاءَ
 دیکھو اس واسطے کہ معلوم کریں کون تارے بگا
 شَيْءٍ عَنْ عَقِبِهِ
 رسول کا اندکون چہ چاہے گا اٹھے پاؤں

ایضاً سورہ آل عمران
 وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ الَّذِينَ إِذَا أَتَاهُم مِّنْ شَيْءٍ قَالُوا هَٰذَا الَّذِي أَتَانَا مِّنْ قَبْلُ
 دیکھو اللہ انہیں خوشخبر دے گا جو اللہ کے راستے میں چلتے ہیں
 وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ الَّذِينَ إِذَا أَتَاهُم مِّنْ شَيْءٍ قَالُوا هَٰذَا الَّذِي أَتَانَا مِّنْ قَبْلُ
 دیکھو اللہ انہیں خوشخبر دے گا جو اللہ کے راستے میں چلتے ہیں
 وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ الَّذِينَ إِذَا أَتَاهُم مِّنْ شَيْءٍ قَالُوا هَٰذَا الَّذِي أَتَانَا مِّنْ قَبْلُ
 دیکھو اللہ انہیں خوشخبر دے گا جو اللہ کے راستے میں چلتے ہیں

پاش پاش ہو گئے مگر پھر کھسائی ملی کھبا لوچے بار بار اسی کو ٹوٹا یا جاتا ہے کہ نہیں اب کچے
 کو ٹوٹا توں محض بے حیائی ہے پھر یہ موجود کلائی کہ اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں کہ غیب کا علم
 عطا نہیں فرما۔ بیشک حق تعالیٰ نے اپنی اس صفت خاص معراج علم غیب کی کسی کو عطا
 نہیں بخشی کہ جو چاہے اپنے اختیار سے اس کو جان لے اور عالم برکری حاجات و مرادات
 اپنے علم غیب و قدرت اور تصرف سے پوری کر دے کیونکہ علم غیب منجملہ صفات خاصہ
 الوہیت جناب باری تعالیٰ شانہ کے ہے و خاصۃ الشیخ مایوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ
 سلمہ امر ہے چنانچہ امام نووی در شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۸۱ میں فرماتے ہیں
 و لم یلوا الغیب ما لم یطلم غیبہ علم غیب وہ ہے کہ اطلاع نہا سکے غیر اس

علیہ
 علی ہذا خود مولوی نعیم الدین کا بھی یہی سلسلہ ہے جو ادر گزدر چکا کہ علم غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب
 نہیں ذات سے بے کسی کے تباہے جاننا۔ تو جو تباہے سے جانے لگا اس پر علم غیب کے جاننے
 کا اطلاق ہرگز نہ ہوگا۔ یہی بات مفردات و اغب کے ترجمہ میں ہے جو خود مولوی نعیم الدین نے
 حاشیہ پر یہ کہا ہے یعنی آیت عندہ فافح الیوب کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے پاس میں غیب کی
 کنبیاں یعنی وہ چیز جو اس غیب تک پہنچنے اور اس کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہو۔ یہی کلمۃ العلما
 ص ۱۹ میں آیت موصوفہ کا ترجمہ ہے یعنی اللہ ہی کے پاس میں غیب کی کنبیاں نہیں جانتا
 کوئی اس کو گروہی ۱۱ اس سے روشن ہے کہ سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ صاحب تقویٰ
 الامان مولانا شہید مرحوم نے بھی اسی کی تصریح فرمائی کہ غیب کے خزانہ کی کنبی اللہ ہی کے پاس ہے
 اس نے کسی کے ہاتھ نہیں دی اور کوئی اس کا خزانچی نہیں مگر اپنے ہی ہاتھ سے فضل کھول کر
 اس میں سے جتنا چاہے بخشدے اس کا ہاتھ کوئی نہیں پکڑ سکتا۔

اب اگر مولوی انیم الدین کے زعم باطل میں مقایعہ الغیب خمسہ کا جس کی تفصیل
 آئندہ دی گئی ہے کسی کو علم عطا فرمایا گیا ہو تو کسی آیت قرآن پاک یا احادیث شوارفہ صحیحہ شریعہ علیہ
 قطعی الدلائل سے جو درباب شہوت حقا سندن متبرہ ہو۔ حسب شرائط مسلمہ مولوی احمد رضا
 خان صاحب بریلوی انبار المصطفیٰ سے جو بیدل آیات نقل ہو چکی ہے پیش کرنا لازم تھا
 مگر مولوی انیم الدین کی کیا بساط ہے۔ کیونکہ وہ اپنے دعویٰ باطل میں لاچار ہو کر آیات پیش
 کرنے سے خود رکت ہوا رہ چکا ہے۔ بخدا کی قسم ان علیہ السلام میں لکھا ہے کہ

ہم پر عمل فرمائیے و خاتونِ نبیؐ بعض مفید باتیں فرمائی ہیں کہ ان سے ہم سب کو فائدہ ہوگا۔ اور جب تمام کلام اللہ
مذکور ہوگا تو تمام اسباب پر یہ اطلاع ہوگی۔

مزید التشریح منہ میں ہے کہ

محض اور محض کے غلام ان انجمن کے عالم ہیں مگر یہ کہ سرورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس عالم سے آپ کی طرف سے جانے کے بغیر ان انجمن کے عزم و کرم کا علم ہوا کیا تھا۔ یہاں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ان تمام چیزوں کا علم دے کر ان عالم سے اٹھایا،

پس قرآن پاک سے ثابت کرنا تو مولوی بشیر الدین کے نزدیک ان کے لئے موت سے زیادہ تلخ ہو گیا۔ اب احادیث ہی سے جب شرائط مذکورہ بعد ختم نزول قرآن قبل وفات شریف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ماہ کے اندر بقید تاریخ یعنی نو روز و یوم عرفات ختم نزول قرآن پاک سے لغاتہ ۱۲ بارہ ربیع الاول یوم وفات تک مفاہیم الغیب خمس میں سے حضرت علم قیامت کی تاریخ و سنہ اپنے سب شرکار و چھوٹے بڑوں منطقیوں فلسفیوں قہر پرستوں مجاہدوں تمام کو جمع کر کے ثابت کر دیں، مگر ہرگز انہیں کر سکتے وادعوا شرکا حکومات کفتم مذاہقین و حوی کرنا تو گور پرستوں میں آسان ہے مگر لوہے کے چنچر بنانے کے مترادف ہے۔

علی ہذا قواعد انک منافعین کا تہمت
دہشتان حضرت عصمت مآب عائشہ

جس پر مؤلف نے چونکہ طویل کلامی کی ہے اس لئے ناظرین پر اسی حدیث روایت

صحیح بخاری کی پوری کیفیت جس کو مولوی نعیم الدین نے مخفا کیا ہے بعض افکشاف
 فریب دہی کے واضح ہونا لازماً ہے کیونکہ اسلام اور خدا ان اسلام کی صداقت و راست
 بازی پر ہر واقعہ میں مخالف سے مخالف کا سر تسلیم بھی خم ہے۔ چہ جائیکہ اس اسلام کے لئے
 صحیح بخاری پارہ ۱۱۷۱ میں طویل روایت ہے جس کا حاصل ترجمہ یہ ہے کہ
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کا ارادہ
 فرمایا کرتے تھے اپنی بیویوں کے درمیان میں قرعہ ڈالتے جس کا نام نکلیں آتا اس کو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہمراہ لے جاتے پس ایک غزوہ میں قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا تو میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلی جب آپ غزوہ سے فارغ ہوئے اور واپسی ہوئی جب
 مدینہ طیبہ فریب ہوا تو آپ نے رات کو چمنے کا مکھڑیا جس وقت دعا گئی کہ خبر ہوئی میں
 قضائے حاجت کے لئے گئی اور لشکر سے دور نکل گئی بعد فراغت کے اپنی سواری کے پاس
 آئی میں نے سید پر ہاتھ پہنچایا تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا میں تلاش کرنے لگی اس میں مجھے دیر
 لگی جو لوگ مجھے سوار کرتے تھے یہ خیال کر کے کہ میں سوار ہوں اور شہر ہودج کو رکھ دیا
 اس وقت کی عورتیں ملکی بھنگی ہوتیں ان کے ہر گوشت کم ہوتا کہ نہ کھانا بہت کم کھاتی
 تھیں اس وقت میں کم نہیں تھی وہ سب سوار ہو گئے میں نے ہار لشکر کی دعا گئی کے بعد پایا
 میں مقام لشکر پر آئی تو کوئی نہ تھا میں اس خیال سے بیٹھ گئی کہ مجھے ڈھونڈنے ضرور آدیں گے
 جب میرا کم ہونا معلوم ہو گا مجھے نیند آگئی صفوان بن یحییٰ سلمیٰ لشکر کے پیچھے رہتا تھا اگر ہی
 بڑی شے اٹھانے کو وہ صبح کو میرے قریب پہنچا اور دیکھتے ہی مجھے پہچان لیا کیونکہ اس نے
 پرہ کے علم سے پہلے مجھے دیکھا تھا اس نے تانا لہ وانا الیہ راجعون پڑا میں نے سن
 کر سیدار ہو گئی اور اپنی عمارت میں نے نہ چھپا لیا واللہ ہم نے کوئی بات نہیں کی صفوان
 نے سارے ترک اپنی سواری کو شہر کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے میں اٹھ کر سوار ہو گئی صفوان اور شہر
 کو گھونپتا ہوا چلا اور ہم شدت گرمی میں دوپہر کو لشکر میں پہنچے سب لوگ ظہیرے ہوئے
 تھے پھر ہم مدینہ طیبہ میں آئے تو جو شخص بڑا مرکب اس بہتان کا تھا وہ عبداللہ بن ابی تھا
 میں ایک مہینہ تک بیمار رہی لوگ جہت والوں کے قول میں غور و فکر کرتے اور مجھے یہ
 بات شہر میں بڑا ہتی کہ میں اپنی بیماری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مہربانی نہ دیکھتی
 جو میں اپنی اور بیماری میں دیکھتی تھی آپ نے لبت لا کر صفت یہ فرماتے یہ کیس ہے پھر طے

جاتے مجھ سے شک ہوتا میری بیماری بڑھتی گئی میں نے آپ سے اپنے ماں باپ کے
 ماں جاننے کی اجازت لی تاکہ میں وہاں اچھی طرح خبر لوں کہ آپ مجھے اجازت دی میں نے
 وہاں جا کر دریافت کیا کہ میرے معاملہ میں لوگ کیا کہتے ہیں والدہ نے فرمایا اے بیٹی
 کچھ کہیں ایسی عورتیں بہت کم ہیں جو خوبصورت ہوں اور محبت کرنے والے خاندان کے ہوں
 ہوں اور اس کی سونکیں اس پر محبت نہ لگا دیں میں نے کہا سبحان اللہ لوگ اس طرح کہتے
 ہیں؟ اس رات میں صبح تک روتی رہی نہ میں سوئی نہ میرا آنسو تھہا روتے روتے صبح ہو گئی
 جب صبح آنے میں تاخیر ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید
 کو بلا یا اور اس امر میں دونوں سے مشورہ لیا اسامہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کی بیوی چاہے
 اپنے پاس رکھیں ہم بچہ بھلائی کے کچھ نہیں جانتے مگر علی نے کہا یا رسول اللہ آپ پر اللہ نے
 دشواری نہیں فرمائی خود ہی اس کے علاوہ بہت ہیں آپ خادم سے دریافت فرمادیں وہ
 قح تبار سے گی تو بلا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برہہ کو تو فرمایا اسے برہہ کہنا یہ بھی ہے
 تو نے کوئی ایسی بات جس نے مجھے شک میں ڈالا ہو برہہ نے آپ سے عرض کیا اس ذات کی
 قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھا ہے میں نے کوئی بات ہرگز کہی ایسی نہیں دیکھی ہو عائشہ
 کو بہت لگا سکوں البتہ وہ کم سن لڑکی ہیں غافل ہو کر سو رہی ہیں ہلی ہوئی بکری اگر شہر کے
 آئے کو کھا لیتی ہے پس کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی روز میرا لہو
 عبد اللہ بن ابی کے شعل فرمایا اسے جماعت مسلمانوں کی مجھے کون مدد دے گا اس پر میں
 سے میرے اہل میں مجھے ایذا پہنچی ہے۔

واللہ ما علمت علی اہلی
 الا خیرا وقد ذکرنا رجلا ما
 علمت الا خیرا وما یصل علی
 اہلی الامی -
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی پر رحم فرمایا
 کہ وہ لڑکیوں کے لیے سرور و صلوان کا نام لیا ہے
 جو اس کی حق میں سرور و صلوان کے لیے کہہ نہیں سکتا
 نہیں اہل پر خیرا کہ میں نے تو میری عورت کی

سعد بن معاذ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں مدد کروں گا میں اس کی گردن اور دو لگا
 یا جو حکم فرمادیں گے تعمیل کریں گے اور میں دونوں ایک دن روتی رہی نہ میں سوئی نہ
 میرا آنسو آگھستا تھا اور میں سمجھتی تھی کہ یہ رونا میرے جگر کو پھاؤ دے گا میری والدہ میرے
 پاس تھیں اور میں روتی تھی کہ مجھ سے ایک انصاری عورت نے آنے کی اجازت چاہی میں

فی دینی و معاشی و عاقبتی
امری و قال فی عاجل امری
و اجله فاصبر علی ما و رقی
عنہ و اقدر علی الخیر حیث
سکان لہ و اصرحتی بہ قال و سلی
حاجتہ

مراد انشاہد النبی محدث دہلوی اشۃ النعمات شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۱ میں در باب استخارہ
حدیث جابر رضی اللہ عنہ کے فرماتے ہیں
و تردد - باشد در غیریت آن و اگر غیر
تخص باشد استخارہ در دوسے باعتبار لیس
وقت خاص یا حالتی مخصوص خواہد
شد

اس سے واضح ہوا کہ تردد کی صورت میں استخارہ ہوتا ہے نہ کہ ارادہ کرنا استخارہ سے کسی لمحہ کے طور
پر نہ کہ یہ ہے کہ استخارہ اہل توحید کے لئے جس میں بندہ کی عاجزی طلب غیر میں اپنے نعلی ہاگ
حقیقی و ملام الغیب ہی سے ہے جو معنی حق تعالیٰ کے فضل سے ہے نہ کسی کے اختیار ہی امر سے
چرا اس کا دعویٰ کیا جاوے جو لوگ اپنے جمل سے بندہ لعلیات نامشروہ اور استخارہ کے برخلاف
طرز سنت کے حق تعالیٰ کے سوا دوسروں کو عالم الغیب جان کر ان سے استعانت چاہتے ہیں
اور مانند دیگر امور دلی فائدہ و غیرہ کے ذریعہ سے علم غیب کے مدعی بنتے جاہلوں کو بیکارتے
اور مکر کر کے چہرتے میں ایسے لوگ شرک اور کفر ہی میں مبتلا ہوئے و غافل ہیں چنانچہ صاحب
قاموس میں کہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی اور لہو قنابہ ص ۱۱۱ میں مستند مکتے میں اور
حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمہم جو مولوی صاحب بریلوی صحت الموت میں ممدوح و مستند مکتے
میں سفر السعادت فارسی مکتبہ اور معولات مظہری ص ۹ میں فرماتے ہیں

چوں خلوت اہل جاہلیتہ آن بود کہ چون
تقدیر سے پاک سے کرد نہ مستقام
ہو نام کنند در طر و عیانت و قال و لعلہ
ہو نام کنند در طر و عیانت و قال و لعلہ

و انشال میں مولانا شاہ ابوالشکر دہلوی
امت صاحب شمس علی اللہ علیہ وسلم
توین کرد از ترمید و افتادہ و صورت
و کول و سوال و رشید و لاج از و سبب
مطلق کہ از مہر جمیع زام خیرات و دست
قدرت از دست

در مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی الاملاخ العین مسئلہ میں فرماتے ہیں
دہم ازین قبیل استخارہ لما بنام پیران
مقررہ نمودہ اند و احوال غیر و شر و اذ و
دنیا بدین استخارہ از انداج ہر گان
نہی پرسند

در مولانا شاہ عبداللہ محدث دہلوی مخفی ثنائی ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں
و شگون یکسہ و اور استخارہ و قال لاد
ایشان حکم و منزل من السبار
و اور

در مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی تہذیب ایمان ص ۱۱۱ میں لکھتے ہیں - خود بخوبی ہے - رہا ہے -
ساندہ کہ جانا ناہد و کھتا ہے - کوئے وغیرہ کی آواز حشرات الارض کے بہ نہ گرنے کسی پرندے
یا وحشی پرندے کے واسطے یا نہیں مگر کہ جانے - آگہ یا دیگر اعضاء کے پیر کے سے شگون لیتا ہے
یا نہ - چہنکن ہے - خال و کھتا ہے - حافظات کے کسی کو سمول بنا کر اس سے احوال پوچھتا ہے -
مسر نہ جانتا ہے - مادہ کی مینہ - رجول کی فتنی سے حال دریافت کرتا ہے - قیام دان ہے - علم
نہ جگہ سے واقف ہے - ان ذرائع سے اسے غیب کا علم قطعی یقین ملتا ہے - یہ سب ہی کفر ہی یعنی جبکہ
ان کی وجہ سے غیب کے علم قطعی یقینی کا ادعا کیا جائے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں اگر کوئی تجوی یا کاہن کے پاس آیا اور اس نے جو کچھ کہا اس کی تصدیق کی تو اس نے کفر کیا اس کا
جو کچھ نازل ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اعداء احمد و انکار بدستہ حصہ عن ال - ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ و امام احمد و ابی داؤد نے انہیں سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص پر کسی نے یہ دعویٰ کیا ہے

ترتیل ہوا مدنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر انیز مولوی صاحب بریلوی نے مستحقان فی ساری افریقہ صری
 نہیں بریلی کے متلا میں لکھتے ہیں قرآن حکیم سے قال دیکھتے ہیں انہیں صاحب راجہ کے بار قول ہیں
 بعض متنبیہ صاحب کہتے ہیں اور شافعیہ مکروہ تنزیہی اور مالکیہ حرام اور ہائے طائے حنفیہ فرماتے ہیں
 نہا نوز و ممنوع و مکروہ تحریمی ہے قرآن عظیم اس لئے نہ لگا لگی ہمارا قول قول مالکیہ کے قریب ہے
 بلکہ جو تحقیق در قول کا ایک حاصل ہے شرح فدا کبیر میں ہے "انیز مولوی صاحب بریلوی کے لغو
 سوم انداز پر لکھتے ہیں مرقوم ہے "حدیث میں ارشاد ہوا کوئی شخص غیر اللہ کی رحمت کے اپنے
 اعمال سے جنت میں نہیں جاسکتا صحابہ نے عرض کیا

ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا آپ بھی نہیں یا رسول اللہ "ارشاد فرمایا۔
 اکان یغفل فی روحہم آدمی بھی جب تک کبیر اکتب جنت دروازے

گناہ نہ ہو ای امتحان کس بات کا ہے دنیا ہی کا قاعدہ دیکھتے اگرچہ یہی مرقوم ہے کہ گناہ جنت پر
 اور اگرچہ یہ ملک ہے کسی ہی حدیث کے کہنے کے نہ ہائے گناہ سب تو اسی کی مخلوق و مخلوک
 ہیں اس کی رحمت ہی رحمت ہے آپ ہی بندوں کو توفیق دے آپ ہی ان کو اسباب دے
 آپ ہی آسان فرما اور فرمایا ہے بدلہ ہے ان کے نیک عملوں کا قصہ اللہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کہتے مرقوم ملک ملا میں بتلار ہے اور میری کیسا جمل فرمایا جب اس سے نجات
 لی عرض کیا الہی میں نے کیا مہر کیا ارشاد ہوا اور توفیق کس گھر سے لا یا اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
 نے اپنے سر پر خاک کھڑائی عرض کیا بیشک اگر توفیق نہ عطا فرما تو میں میری کہاں سے کرتا۔

پس ناظرین اہل دیانت کے لئے جس طرح استحضار سنو نہ میں نے علی اللہ علیہ وسلم کا یہی قصہ
 متبعین سنت کے لئے تسلیم فرمایا ثابت ہوا جس میں حرف اللہ قاعدے ہی سے استقامت و اتجاہ ہے
 اس کے لئے تمام علوم غیبی ثابت ہیں و گرجی نہ کسی کا اس میں اختیار ہے نہ دعوی نہ امتحان اسی
 طرح بر خلاف اس کے تمام گور پرستوں بندوں کے عقائد باطل دعوی استحضار تراخیدہ علم غیبی
 علمائے غیر اللہ وغیرہ کا کفر و شرک اور اس کے ناسل کا جھوٹا دعویٰ ہوا یا ظہر من الشمس واضح ہو گیا
 اور میری مقصد ہے صاحب تقویۃ الایمان مولانا شہید مرحوم کا مطابقی کلام اپنے عہد ائمہ حضرت مولانا
 شاہ ولی اللہ محدث دہلوی وغیرہ علمائے کرام مسر مولوی لکیم الدین کے نہ کہ استحضار سنو نہ کو ماذر
 اللہ جو ٹوٹا تیا یا بہانے کا بہتان ہوا کہ خود مولانا شہید مرحوم الفلاح الحق ص ۲۵ میں منجملہ امور
 سنت کے لئے ہے۔

و قدیم استحضار و تسلیم بر سار ان امور عظام
 و اشغال ان الامور کبرائی کو فرمایا اور دیگر
 مشرور است
 مرقوم ہے مولوی لکیم الدین کی فریب کاری، بہتان بندی اور سیاہ باطنی پر کہ مولانا شہید

مرحوم امام المودعین سرور محمد شین سرہانج صوفیائے سالکین اہل یقین پر مخالفت حدیث استحضار کا
 اتہام عظیم باندھا گیا جو مراسر قلم عظیم ہے ہرگز کسی مودعہ شیخ سنت احمدیث خصوصاً حضرت مولانا
 موصوف شہید مرحوم کی یہ نشان نہیں ہو سکتی کہ کسی حدیث صحیحہ صریح کی مخالفت اس سے سرزد ہو سکے
 کیونکہ اس پر بنا ایمان ہے چنانچہ مولانا شہید مرحوم شروع تقویۃ الایمان ص ۱۱ میں فرماتے ہیں
 "صاحب سے بہتر راہ ہے کہ اللہ رسول کے کلام کو اس لئے کہ اس کی سند پکڑے اندامی
 عقل کو کچھ دخل نہ دے اللہ تعالیٰ کو ان کا کلام مولویوں کا اس کے موافق ہو سکتا ہے لیکن اللہ
 جو موافق دہر اس کی سند پکڑے اور جو کلام اس کے موافق نہ ہو اس کو چھوڑ دیجئے"

نیز مولانا شہید مرحوم الفلاح الحق ص ۱۱ میں فرماتے ہیں
 "وہ اب ثابت کرنے نطق و رسل سے حق تعالیٰ
 حق یا خطا و تعالیٰ بہ نسبت چیز سے یا
 از کلام الہی کتاب منزل حبیباً یا بکلام
 معصوم حدیث مسلسل اور
 وہ اب ثابت کرنے نطق و رسل سے حق تعالیٰ
 یا اس کے غضب کے بانہت کی چیز کے یا کلام اللہ
 کتاب کی نازل شدہ سے ہر گاہ جیسے کلام معصوم ہی علی
 اللہ علیہ السلام حدیث مسلسل ہے"

نیز مولانا شہید مرحوم صراط مستقیم ص ۱۱ میں فرماتے ہیں۔
 "بہت ایمانی کا متفقہ اگر فریاد کیا کتاب
 بر اتباع شریعت و کمال و نور و جنت پر
 موافقت سنت و شدت نفرت از طاعت
 بدعت و قوت اعتقاد علی اللہ
 التین یعنی اللہ کے ظاہر و باطن کی کتاب
 میں سنت رسول امین و کبریت و ارشاد
 جوئی حضرت حق بہت بے شک و اعتقاد
 و عظیم شان و اولا سیماء شریعہ کو عظم الشان
 است و دست کردن
 اور کمال و جودیت موافقت سنت پر اور سخت
 و جودیت بدعت سے نفرت کے ساتھ مضبوط
 اللہ کی کتاب یعنی اللہ کا ظاہر و باطن کی کتاب
 اللہ علیہ السلام سنت و علی میں مسلم کا دست کبریت کو
 حضرت حق تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے بہت با اعتقاد
 اعتقاد و نظیر حق تعالیٰ کے شان و عظمیٰ اس کی طرف مستعد
 خلق میں اس کی حضور شریعہ خلیل کے کلمہ شامع کا

دیکھتا ہے چنانچہ سنیوں کا ایک فتویٰ ملتا ہے مولوی نعیم الدین کامن اس کے جواب میں کہتے
ہے کہ اگر سنیوں نے دین بیدین ہمارے پاس موجود ہے جس سے عداوت کی دعا ملتی ہے نہایت خوب
مدریہ سنت و احادیث سے ہے اور بصورت رسالت و تنبیہ الامام اس کا وہ مطبوع ہو کر نکلتا ہے
یہ شائع ہی ہو چکا ہے جس کے مختصر الفاظ حسب ذیل ہیں۔

تقلید اور جھوٹ کر دین بیدین کرنا اشد کبیرہ اور سخت حرام ہے۔۔۔ دین بیدین منسوخ و مرفوع
اور اس کا جھوٹ تقلید وائے سے خارج۔۔۔ منسوخ و مرفوع کی طرح پوچھیں یا نا۔۔۔ اللہ سبحانہ و
عز و جل سے اس پاک دین مسلمانوں کے قلب کو فخر و خلدین کا دین بیدین کرنا گوارا نہ ہوا اور
اس نے کھیاں اڑانے سے تشبیہ و سی حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوششیں جزی سے
نفرت حق اس کے قلب کو بھی اس سے نفرت ہوئی۔۔۔ جس شخص نے کھیاں اڑانے سے تشبیہ
دی وہ دین بیدین کی سنیت کا تاقی کب ہے کھیاں نہیں اڑاتے تو جہنم ثابت کیوں ہے
غیر یہ کہ کتب کو ناگوار بھی لیں سننے کے شر و شرٹوں کی طرح پوچھیں ہاتھ جس سے اختلاف
سنت و شریعت کفر ہے گریبان سنت ہی کیا اس سخت کا الزام اس شخص پر جس نے کھیاں
اڑانے سے تشبیہ دی محض اقل ہے تقلید وائے سے خارج ہو کر دین بیدین کرنا آمین کینا سخت
فتح ناچار ہے۔ کتبہ محمد نعیم الدین۔

پس گواہ و قاضی اتباع اور ثبوت سنیت و فہم دین کا متواتر ہونا اور دین بیدین نہ کرنے کے ثبوت
کا حال بتایا جانا۔ اور حدیث دیکھتے ہوئے ذہن و فکر کے اقوال کچھ کام نہ آئے گا۔ اور گواہ انکار و
توہین سنت و دین بیدین کا ظلمت تقلید کے پردہ میں کرنا۔ یاد و شہادت شوری اور پھر یہ بے
تکلفی۔ استغفر اللہ من ہذا الفحاح و الحق حب اللہ نیار اس محل خطبہ میں اس مقام پر ثبوت و
ثبوت سنیت دین بیدین سے چند اہل بحث نہیں۔ کیونکہ یہ بحث علم مذہب ہے۔ مگر جو مولوی
نعیم الدین نے خود ہی دین بیدین کا ثبوت احادیث متواترہ سے ہوتا پہلے تسلیم کر کے فعل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب الاتباع بنایا اور آپ کے فعل کی طرف نہایت حرم و مکروہ ہوتا
تو کہا امت کے لئے ابھی نامائز قرار نہیں دیا۔ پھر اس غیر فتویٰ میں تقلید کی آڑ میں جو کچھ مناد
و تفسیر حدیث اور طریقہ سنت سے گور پرستی و نیاطی کی بدولت تھا سب غائب ہو گیا۔ اور
اپنی کوز باطنی اندیشات قلبی سے یہ نہ جان سکا کہ یہ تقلید کو راند فعل تا و حکایت ہے کوئی
سخت و گوارا نہیں ہے بلکہ نہایت گوارا و شری کا حال ہے جو جو تک سے نسبتاً فہم ہوتا

ہے چنانچہ مولوی نعیم الدین نے فیضانِ رحمت سے کہ اور فرار اللہ عنہما میں کتاب
و احادیث کی تعریف و تلوین ہے کہ ہے کہ دشمنی تو ابلیسیت و کجاست کی نہایت جس کی کتاب ہے
اور ظاہر و خفیہ کا اس کی روایتوں پر عمل ہے۔۔۔ دین بیدین و فتنہ کا نہیں ترغیب فقر کی کمال متبرک
علامہ امین عابدین شامی کی معتبر ہے۔۔۔ منہ۔

لہذا اس کتاب کے چند لے انکار و
تقادی شامی کی تصریحات سے بارہا توہین سنت و تقلید
تقلید کی برائی میں جس کو حدیث سے روکنے کے لئے سدہ بنایا جاتا ہے بصورت تراجم
بیدین ناظرین ہیں۔ دین بیدین اول و اولی مرفوع ہے۔

۔۔۔ کتاب اللہ اور سنت کے کسی کا قول واجب الاتباع نہیں۔ ایضاً مسئلہ۔۔۔ چاروں اہل
مذہب کے کتب میں حدیث ہوا مذہب کے خلاف ہو تو حدیث ہی پر عمل کیا جائے یہی اس
کو مذہب ہوگا۔ حدیث بدل کرنے سے حقیقت سے خارج نہ ہوگا۔ کیونکہ صحیح طبرانی ثابت ہے
کہ چاروں اہل سنت نے فرما دیا حدیث صحیح ہے تو وہی ہمارا مذہب ہے۔ ایضاً مسئلہ۔۔۔ چاروں
اہل سنت میں حدیث میں وارد ہو پس وہی امام کا مذہب ہے اگرچہ نام کے گرد و بات امام
نے نہ بتائی ہو۔ ایضاً مسئلہ۔۔۔ ۵۱۔۔۔ اس سے ہے کہ لازم جانا مذہب کسی امام معین
کا ان پر ضروری نہیں ہے۔ ایضاً مسئلہ۔۔۔ جو شخص سنت کو جو حدیث ثابت و صحیح ہے
رجح نہ جانے بلکہ جانے انکار کرے ثابت و صحیح نہ جانے تو یہ کفر ہے۔ ایضاً مسئلہ۔۔۔ پس
کمال قرآن و سنت کو کلمت تقلید سے اور اندیشوں میں سنت کی۔ ایضاً مسئلہ۔۔۔ چاروں اہل
اہل بدعت کا کار کا احادیث صحیحہ کا ہے۔

فتح البین اور مسئلہ تقلید
علی بن ابی طالب میں پرچار علم و تحقیق خصوصاً مولوی احمد رضا
شاہ صاحب بریلوی کی تصدیقات صحت ہیں جو معتقد و مسلم
خود مولوی نعیم الدین کے ہیں لہذا اس کے ہیں چند مواقع حسب ذیل ہیں۔ فتح البین مسئلہ
میں مرقوم ہے۔

مولیٰ حق اس کا تاقی نہیں کہ غیر مطلقاً فرض اور حدیث ہمارا نہیں۔ ایضاً مسئلہ۔۔۔ اگر ہر
مسئلہ میں امام صاحب کے قول پر تقلید واجب مانتے تو کوئی مسئلہ امام صاحب کا غیر
مستحق نہ ہو گا۔ لہذا نہایت اہل سنت و احادیث کے لئے کہ سنہ ۱۲۸۰ھ میں مولوی احمد رضا

اس لئے متعلقین مختلفہ ہیں مسلمانان کو طواف حدیث معلوم ہوا ترک کرنا ایضاً مستحب
 متعدد مسائل مرتب قرآن و حدیث سے اخذ ہوتے ہیں ان میں تقلید محض ہے اصل اور لغو ہے
 ایضاً مستحب حاصل کلام ہے کہ جو شخص حافظ سنت ہو اس کو حق یا باطل جتنا ضروری ہو
 ایضاً مستحب ۳۲۷ میں مسائل میں مرتب حدیث موجود ہے ان میں اعتدال اور عدم اعتدال سے کیا طواف
 اور خود مولوی نعیم الدین نے بھراتے دروغ کو احاطہ بنا کر اظہار علیا میں لکھا ہے۔
 مد فیہ جدید یعنی غلط امر ہے آجوں اور محدثوں سے استدلال کر سکتا ہے اور کہیں اس کی مانع نیچا
 مع مدنی لاکھ بہ بھاری ہے گواہی تیری۔

پس ان چند حوالہ جات مسلمات خود مولوی نعیم الدین سے تقلید یا سدید خصوصاً تقلید
 شخصی کا ہے اصل ہوا قرآن و حدیث کی صراحت کے ہوتے ہوئے اہل انصاف بخیر روش ہو
 گیا باقی بحث تقلید کی تفصیل تمام شروع کتاب مولوی نعیم الدین کے ۳۲۸ کے جواب میں مع
 اصل عبارات رد المحتار و فتاوی رضویہ ج اول مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی وغیرہ سے
 لکھ چکی من شاء خلیط العبد

بھر کس طرح کوئی اہل ایمان قرآن و حدیث کی نصیحت ہوتے ہوئے باندگی کی تقلید
 کا ہو سکتا ہے بجز اس کے کہ الفاظ تو ہیں نسبت سنت خصوصاً سنت حوازم کے ساتھ لکھ لکھ
 والا کافر و مرتد ہے ایمان ہو یہ کسی ایمان والے کا کام نہیں ہو سکتا عمل بالحدیث خصوصاً سنیت
 رفع یدین میں علماء امت میں کس کس کو خارج از تقلید اور گمراہ ترکب کہیہ اور حرام کہنا پر
 بد نصیب خود کس شمار میں ہوگا۔

حالانکہ علامہ محدث مجدد الدین صاحب کاوس درجن کو
 قواقر احادیث رفع الیدین مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی امام مستندان چکے
 میں حد باب رفع یدین سفر السعادت ۳۵۸ میں فرماتے ہیں۔

و از کثره رواة این معنی متواتر اندو مست	و اکثر اولیاء کے کثرت سے بات تواتر کی جی ہے بجز
چهار صد خبر اور بی باب صحیح شدہ	خبر اس باب میں چار صد و شتر و شتر شدہ
و مشرو مشرو حدایت کردہ لایزال ہیں	در ہر حال چکر شدت جنت کی دینی حدایت کیا ہے
کیفیت بود تا از این جہاں رحلت کرد	پیش از فوت علی الشریعہ و سلم اسطرار کا حدایت ہے
و غیر این حمزہ ثابت شدہ	کہ یہی ان حدیث فراموشی کے ساتھ ثابت ہیں ہوا

علی بداعتی سفر السعادت ۳۵۸ میں فرماتے ہیں حدیث معلوم ہوا ترک کرنا ایضاً مستحب
 مع الباری شیعہ جمع بخاری باہل اول مع امین جملہ شمار حدیث حوازم کے فرماتے ہیں۔ و در جم
 الیدین والشفاعة والحق و رزقہ اللہ فی الآخرة والا شیعہ من قریش وغیرہ و انک
 والله المستعان نیز فتح الباری بابہ ۲۵۸ میں ارقام فرماتے ہیں کہ ہر بیع نے کیا میں نے امام
 شافعی سے رفع یدین کے کیا نسخہ میں کیا الشک تعلیم ادا اتباع سنت اس کے بھی اصل الشریعہ سلم
 کی اور نقل کیا ابن عبد البر نے کہا حدایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا رفع یدین تمار کی حدایت
 میں سے ہے۔ حدایت ہے امام مالک سے کیا ابن عمر جب کسی کو روک رہا تھے اور کوکھ سے اٹھتے
 ہوتے رفع یدین کہتے نہ دیکھتے تو اس کو لگتیوں سے مارتے امام بخاری نے جز رفع یدین میں حسن
 اور محمد بن حلال سے نقل کیا کہ ہمارا رفع یدین کیا کرتے تھے کہا بخاری نے اور نہیں استثناء کیا جس نے
 کسی ایک کو بھی اور کہا محمد بن نعیم رضی اللہ عنہ سے متفق ہو گئے تھے شہرہوں کے علماء رفع یدین کی مشریت
 نہ سوانح اہل کوڑکے۔ اور نقل کیا بخاری نے حدیث ابن عمر کے بعد اپنے شیخ علی بن عمر سے کہا حق ہے
 مسلمانوں پر کہ رفع یدین کریں روکتے ہیں جانے وقت اور روکھ سے اٹھتے وقت بسبب حدیث ابن عمر
 رضی اللہ عنہما کے اور تحقیق کہا بخاری نے جز رفع یدین میں جس نے گمان کیا کہ رفع یدین بدعت ہے
 پس تحقیق طعن کیا صحابہ پر کہ وہ نہ نہیں ثابت کسی ایک سے علی الدین سے ترک کرنا رفع یدین کا کہا اور نہیں
 ہی سندیں اصح و رفع یدین کی سندوں سے آہلی والہ اعظم۔ اور بخاری نے سترو صحابہ سے روایت فرمائی
 کی ہے اور حکم دیا انعام بن مندہ نے عشرہ و عشرہ سے اد ہار سے شیخ ابو الفضل حانظہ کے تلاش
 کرنے پر کہاں صحابہ کا حدایت کرتا ملا انتہی مالی فتح الباری شریح صحیح البخاری۔

علی بداعتی امام بخاری نے جز رفع یدین میں مسکن سفیت و رفع یدین کا بڑی دشمن احمدیث
 سے طعن کرنے والا سلف ہمارا جو ان کے بعد میں اور ہمارا اور کما دینہ داللی پر اندہ بہت اہل
 عراق اہل شام اہل یمن اور علماء اہل خراسان یہاں میں سے ابن مبارک پر حتی کہ ہمارے شیخ عیسیٰ بن
 مزیار اور ابو احمد اور کعب بن سعید اور حسن بن جعفر اور محمد بن سلام اور علی بن جن اور عبد اللہ
 بن عثمان اندلسی بن یحییٰ و بدقتہ اور اسحاق اور تمام اصحاب ابن مبارک پر اور نووی اور دیگر علماء
 کی نے مذکور عالمگیری جلد دوم ۳۵۹ میں مرقوم ہے

او بعد عرض ہستہ من سنن المصلین
 فیہ الامم و ہر ایک سنت سے روایت کی سنتوں
 فقہا کفرہ
 میں سے ہیں تحقیق اس نے کفر کیا

میں بڑا اعلیٰ تاج کی طرح شرف اور عظمت میں جڑا ہے
 وفي الخلاصه من رد حجتنا فقال
 بعض مشائخنا كيف وقال المشركون
 بعض من علم من ان الله لا يدينكم
 ان كان متواترا اقول هذا هو الصحيح
 عرفت متواتر ان الله لا يدينكم
 الا اذا كان رد حديث الاحاد ومن الاجتهاد
 على وجه الاستصحاب والاحتجاج والاحتياط
 والله اعلم بالصواب

میں مولوی نعیم الدین کا عادیث رفیعہ میں کو متواتر ان کر اور استصحاب سنت کو پیش کر کے کہ میں الفاظ
 نصیحتہ مردودہ نکلتے اور انکار کر جانے اشد کہ یہ سنت تمام کئے ٹوٹوں کی طرح پڑھیں پڑھتے سے تشبیہ دینے
 باعث نفرت ناگوار بتا ہے۔ اگر آسان سے سنا کہ اندھیر میں تو کم ہیں حساب تمام القیامت میں سے
 کہیں زائد سنت اور ذات کی ماہیہ۔ رنگ یہ کسی ایمان والے کا کام نہیں کاغذ و درود ہی کا قبضہ ہو سکتا ہے
 ہرگز کسی اہم تشہید اہل سنت نے اس قسم کے بیہودہ ناپاک الفاظ رفیعہ کے بارے میں استعمال نہیں
 فرمائے پس عادیث سنت کی توہین کر کے مولانا شہید مرحوم کو جو خدا کا غار بنالے والے کا خود اپنا
 اسی جبر وادعا زفریہ کا رو سکا رہو تا کہ حق واضح طور پر ثابت ہو گیا۔

قوله مؤرخ ۱۹۵۰ھ - ۱۸۷۰ھ
 آیت و من عمل من یزعم ان من دون الله لایة کی بحث

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو عِوَا مِثْلَ دُعَائِهِ
 اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِّكَ لِي تَوْفِيقًا
 اَلْقِيَا مَتِيًّا وَهَقَّ عَنْ دُعَائِهِ
 قَالُوا لَوْ

آیت گفتا خدا میں سے سنی گناہ قرآن دشمنی میں کر کے منہ لٹو دینا کھانا بڑا جرم ہے جس کی بیاد میں ہے
 اس آیت کو نفی علم غیب کی دلیل بنا کر پیش کیا ہے مگر آیت میں کوئی جی اس کا ذکر نہیں کیا اور اللہ کے علم
 علمانی کی نفی پر دلالت کیلئے دلائل کوئی لفظ آیت میں موجود نہیں اور حیا دار نے اس خطا کے لئے بے حد اپنے
 آیت کھٹالی کیسی جرات ہے۔ ایک تخریفات لے کر یہ علم اللہ و علم انبیاء و علم اولیاء کا ترجمہ کیا ہے
 اور جو کہ آیت میں یہ لفظ دونوں مگر عبادت کے معنی میں نہ دوسری تخریفات یہ ہے کہ من کا یہ صحیح ہے
 سے معاذ اللہ اہل اسلام اور ایمان دینے والے سے چنانچہ کہتے ہیں کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ جو

ہے لوگ گناہ کر گئے اور دوسرے کہا ہے میں نے قوت الایمان کے باوجود گناہ کیا ہے
 ملازم میں یہ دونوں باتیں تقابلاً میں صاف موجود ہیں۔ تفسیر ملاح میں ہے استفہام معنی نفی
 کے ہے یعنی اس سے بڑھ کر گناہ کوئی نہیں جو ان کے سوالیوں کی عبادت کرے جو قیامت تک اس کی
 عزتیں اور وہ بت ہیں جو ہمہ پرستوں کے کسی سوال کا جواب نہیں دیں گے اور وہ ان کی
 عبادت سے غافل رہے غیر ہیں کیونکہ وہ بے عقل تھیں۔ سب سے دین نے قرآن پاک کا غلط ترجمہ کر
 کے خلق کو گمراہ کرنا چاہا اور اللہ تعالیٰ پر انفراد کیا جو حکم توں پر قیادہ بزرگوں کی طرف نسبت کیا یہ ظلم
 اور ظلم الی سب کا دلیل سے وہ دین کی جانمندی تفسیر وں کو جو شرا سے لازم آتا ہے کہ تمام مخلوق
 کا وہی جی فرشتے سب کے سب ہمہ اور قوت شنوائی سے محروم ہوں گے۔ چنانچہ مولانا نے انہیں خبر
 نہ ہو کر یہ بات مانع کے خلاف اور غلط ہے کہا ہے دنیا میں کوئی وہی جو اس معنی کو صحیح ثابت
 کرے۔ چند کے علماء میں دس کے دس اذوں پر پکارتے پھرتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ قوت الایمان
 کلام سے خیر خدا کو پکارتا نہیں ہے۔ اس کا مقصد خاص محبوبان و باگاہ مقرران و گاہ کی مقصود ہے
 اولیاء و انبیاء کی شخصیت میں ہے دین نے آیت کے معنی میں تخریفات کی۔ کیونکہ ہر گز ایسے کون سے
 ہیں جو تمام تک نہیں سن سکتے زندہ بزرگ ہی سنتے ہیں اور حراہل دنیا کی چشم ظاہری سے
 چھو کر کہ ان کا سننا عادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ انہیں بعد سے پوچھو کہ تمہارے امام تافر
 تمام کو توں کی اتنی محبت کیوں ہے کہ قرآن پاک میں جہاں ان پر کوئی حکم آیا اور اس نے قبول
 کر لیا یا بندگوں پر لگایا ہے وہاں یوں کی توحید اہم ٹھہرتا۔

اقول۔ واستمعین بالله العلم القدیر مولوی نعیم الدین کا شریکات کے لشہ میں
 فامیت و درجہ چل و دعا ہے کیونکہ بیگ آیت کا ترجمہ معنی یہی ہے کہ پکارتے والوں کی پکار کو
 میں کو وہ غائبانہ حاضر و ناظر جان کر پکارتے ہیں وہ محض غافل صبیہ خبریں ہو چکے سے فریاد کو سننے
 حال حاضر و ناظر سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہ نفی علم غیب سوائے حق تعالیٰ
 کے لئے بڑی قوی دلیل قرآن پاک کی ہے۔ پھر یہ حق کا یہ ترجمہ کیا دینا یعنی عبادت
 حراہم مستندہ سلمہ فتح الرحمن و تفسیر فتح العزیز اور تفسیر موضح القرآن وغیرہ میں مرقوم ہیں۔
 جو مولوی نعیم الدین کے ہی خود رسالت سے ہیں چنانچہ موضح القرآن میں ہے خدا اور اس سے
 زیادہ گمراہ کون جو پکارتے اللہ کے سوائے ایسے کو نہ پہنچے اس کی پکار کو دن قیامت تک اور
 ان کو خبر نہیں ان کے پکارنے کی اور جب لوگ جمع ہو گئے وہ ہونگے ان کے دشمن اور ہوں گے

ان کے پوجنے سے منع ہے۔ اسی ترمیم کے تحت قرآن میں ہے

وَمَا يَفْقَهُوْنَ كَلِمَاتٍ يَتَخَفَتْنَ

فہم شاید یہ ان کو نہ پتا جو سب سے بڑوں کو پوجتے ہیں جو لوگ پوجتے ہیں بزرگوں کو کہ وہ بزرگ بے گناہ ہیں ایک شیطان اپنا وہی نام رکھ کر آپ کو پوجا ہے اس سے ان کو کہیں گے تم جھوٹے ہو، پس یہ لگا رہا یعنی پوجنے عبادت کرنے میں مدد ہے۔ صحیح بخاری پارہ ۳۰ صفحہ ۱۱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال رجل يا رسول الله اى العناب اكبر عند الله قال ان تدعو لى ونداء هو خلقك الا فانزل الله تصديقها والدين لا يدعون مع الله اثنا اخر الحديث

مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی مستند مولوی نعیم الدین کے اشاعت الصلوات شرح مشکوٰۃ ج اول ص ۱۱ میں ترجمہ کرتے ہیں

وان كان يتركه فخر الله بخله تعالى فلا تتركه ولا

صاحب مظاہر حق اور صاحب مرقاۃ کو مولوی نعیم الدین مستند مان کر ان سے حوالے بغرض غریب دہری عوام الناس کے لئے ہیں۔ مظاہر حق جلد اول صفحہ ۱۱ میں مرقوم ہے

فہم ما علی قاری رہنے ان تدعو لى ونداء ان شرع میں لگا کر اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک کرے یا لگا کرے یا جیسا اللہ کی پکار ہے اس کی طرح اور کوئی کہے شہاد یا فلا تے ہماری حاجت ہوا

اور نعیم مفسر کا جو یہ قول کی تفسیر یعنی عبادت کرنا ہے وہ حسب حدیث و آیت قبول کے ہے ورنہ لفظ عام جامع حکم اپنے عموم کے جو نہ کہ منحصر نہیں ہر وہ چیز جس کو سوائے حق تعالیٰ کے کو مامع دے یا اس کو مشرک فی الامور جان کہ خصوصاً غائبانہ علماء و فضلاء کی عبادت سے بیکر شرک اس کی عبادت کرنا ہے چنانچہ امام حافظ ابن حجر مغلانی رحمہ اللہ کو مولوی نعیم الدین نے فراتاً انہو

۱۲۵ اہلکلت علیہا صلی علیہ وسلم فیج الاسلام تاقی القضاء شیخ المکشی فی احکام الخصال لقاۃ امام ہے۔ آپ فتح الہادی شرح صحیح بخاری پارہ ۲۷ صفحہ ۱۱ فرماتے ہیں

وقال الراغب الد عامر والحمد لله رب العالمین والصلوات علی من لا حول ولا قوة الا باللہ

اور پارہ ۳۰ صفحہ ۱۱ فرماتے ہیں۔

المهاد الد عاد اما بعضی النداء و اما بعضی الاعتقاد

پس شریعتاً کتاب میں ہوا کہ عبادت یعنی پوجنا یعنی نداء اور دعا جملہ ارکان عبادت اور اس کے جزا ہیں نداء کو بھی عبادت کہتے ہیں اور دعا کو بھی عبادت کہتے ہیں جب کسی کو کوئی نداء عاں یا شرعاً جو تعلق تعلق و حاضر و ناظر کو کر کے گا تو وہ بھی پوجنا ہی ہو گا۔ مولوی نعیم الدین اپنی تفسیر و تفسیر میں جہ سے باہر نکلے پڑے ہیں گویا ان کا کیا کہ چندہ کے لئے امیروں کے دروازوں پر پکارنے سے پھر لے سے عاشقان بزرگوں سے فریادیں مانگنے کو اپنے اثبات شریکات کے لئے قیاس فاسد و باطل نہیں لیں کیا گیا استغفر اللہ میں بڑے شریکین منہ پرست میں توبہ لگا دیں کیا اگر کوئی عاشقا دور دور از چندہ و غیرہ کے لئے کسی کو حاضر و ناظر مان کر پکارے گا تو شرک نہ ہو گا۔ چہ جائیکہ گندے ہونے بزرگوں کو پکارے بیکر نہ صرف خاصہ مراتب حق تعالیٰ اشارہ علام الغیوب و دروس میں ثابت کی گئی مآذ اللہ اور اگر اس پر کوئی دلیل نفوس قرآن و حدیث صحیح قطعی الہیہ کہتے ہوتے تو میں کہ لازم تھا کہ یہ عقائد میں اسی پر اتحاد ہوتا ہے نہ کہ تفصیل و حکایات اہلیات و محکمات۔ قیاسات و جو کوہ پرستوں کا خیوہ ہے حالانکہ مذکورہ کسی کہے خبری بے اعتباری بے قدرتی میں سب مخلوقات آدمی جن فرشتہ و غیرہ محض ہمارے ہیں چنانچہ فقہ کی روایت بخاری و مولوی نعیم الدین کی بنیاد مستند مسلم کہ ہے

احصل عبادۃ الا حصارا اتخاذ قبول الصالحین مساجد

تھا ہے

کی دہ سے جناب میرزا علی الشریعہ نے سن ثانی کی جناب میں دعا کی
 اللہ لا یجعل قبری و شایبہ کما
 (دعاء مالک فی الخوطلیم سنہ ۲۰۰۰)
 ہمارے

پھر درالمتارح ۲ مسئلہ میں فرم ہے

قوله اعلوان السنہ والذی وقع
 للاموات من اکثر العوام ما یؤخذ
 من الدواہر و شمع النزیب و شواہا
 الی غیر الخ لا ولایا۔ انکار تغیر یا الیم
 فہو بالاجماع باطل و حرام کما
 یقول یاسیدی فلات ان ردغابی
 اوعوفی مریضی او قضیت حاجتی
 فلتک من الذهب والفضۃ او من
 طعام او شمع ادا نزیب کذا یجوز
 لوجوہ منها اندرین و المخلوق و تذکر
 المخلوق لا یجوز لا تبعیادۃ و العبادۃ
 لا تكون لمخلوق و منها ان السنہ و
 لمصیحا و المہیت لا یملک و منها ان
 ان ظن ان المہیت یتھوت فی الامور
 دون اللہ تعالیٰ و اعتقاد ذلک
 کفر اھ
 ۱۔ جان کرو تدرج ہر سات کے لئے واپس لوگ کہتے ہیں
 ۲۔ ہم اندر دیکھتے ہیں کہ اس کے لئے واپس لوگ کہتے ہیں
 ۳۔ کہ اس کے لئے واپس لوگ کہتے ہیں
 ۴۔ کہ اس کے لئے واپس لوگ کہتے ہیں
 ۵۔ کہ اس کے لئے واپس لوگ کہتے ہیں
 ۶۔ کہ اس کے لئے واپس لوگ کہتے ہیں
 ۷۔ کہ اس کے لئے واپس لوگ کہتے ہیں
 ۸۔ کہ اس کے لئے واپس لوگ کہتے ہیں
 ۹۔ کہ اس کے لئے واپس لوگ کہتے ہیں
 ۱۰۔ کہ اس کے لئے واپس لوگ کہتے ہیں

اور ملائکہ۔ عبد العزیز محدث دہلوی نے تفسیر فتح العزیز میں فرمایا ہے کہ ان کے لئے قسم
 لگاتے ہیں۔

چہاں ہر پرستان گزشتہ چوں مرد ہونگے
 کہ کتب کمال نہایت برجاہ مستحکم ہونگے
 ورنہ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 ورنہ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

بگشتہ روح اور ان کے علم و دستے میں
 خیر و شر میں ہر کس کو ہدایت اور ہدایت ساز
 یاد دہان نہایت ویر غایت اور بار
 گداز و مجر و تذلل نام نہاد روح کو
 وسعت و طلاق برآں طلع شود و دروینا
 و آخرت و حق او شفاعت نماید
 اور مولوی غلام الدین کے مستند و علم النور علیہ صلوٰۃ اللہ صاحب رام پوری اپنے فتویٰ
 مطبوعہ عریض عام نام لکھ کے مسئلہ میں لکھتے ہیں

۱۔ بے رسوم و کثرت واری کی موجب شرک و کفر ہے
 اس تقدیر پر ایک تہذیب دار مشرک اند کا فر ہو گا نہ اس کا ذبح و دست نہ نماز اس کے لیے ہونا جائز
 علی ہذا مولوی غلام الدین کے اس الطائفہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی عطا یا القدری حکم
 انصوری حسینی بریلوی کے مسئلہ میں لکھتے ہیں۔

۱۔ اللہ عزوجل جس کے کوہ سے تارہ دسے دیکھیں بہت سی کی ابتدا ہوئی کہ کمالین کی محبت میں
 ان کی تعریف میں کیا کہیں اور اس سے لذت مہانت کی تائید سمجھی شدہ وہی ہو گا کہ کمالین
 (البرہ المشوہ) سرخ آہری انصاری دہلی مسند کلمہ حج میں ہے اللہ عزوجل اس کی اللہ تعالیٰ سنہا
 سے آیت کریمہ و قائل لا تَنَزَّلُ و قائل لا تَنَزَّلُ و قائل لا تَنَزَّلُ و قائل لا تَنَزَّلُ
 قال کافرا افساد رجال صا احیین
 من قوم و روح فلما سمعوا اوی
 الشیطان الی قوم صوان انصبوا الی
 و مجالسہم انتی طافا یجسسون
 انصبا و سموھا باءا ثم ففعلوا
 فند تعید حق اذ اهلك آرقند
 و نسخر العسل علیک۔ عہد
 ۱۔ اللہ تعالیٰ عزوجل اس کی تائید و قائل لا تَنَزَّلُ و قائل لا تَنَزَّلُ و قائل لا تَنَزَّلُ و قائل لا تَنَزَّلُ
 و قائل لا تَنَزَّلُ و قائل لا تَنَزَّلُ و قائل لا تَنَزَّلُ و قائل لا تَنَزَّلُ

۱۔ اللہ تعالیٰ عزوجل اس کی تائید و قائل لا تَنَزَّلُ و قائل لا تَنَزَّلُ و قائل لا تَنَزَّلُ و قائل لا تَنَزَّلُ
 و قائل لا تَنَزَّلُ و قائل لا تَنَزَّلُ و قائل لا تَنَزَّلُ و قائل لا تَنَزَّلُ

ی تمیما بنی قریظہ میں ابو جعفر علیہ السلام
 سے ناوی ہے۔ قال کان دود رجلا
 مسلما وکان محبباً فی قومہ فلما
 مات عکفوا حول قبرہ فی ارض
 بابل وجزعوا علیہ فلما رای
 ابلیس جزعہ علیہ تشبہ فی
 صورة الانسان ثم قال اری
 جزعکم علی هذا فھل لکم
 ان اصور لکم مثلاً یکون فی
 ناد کر وفتن کرو نہ یہ قالوا نعم
 فصور لھو مثلاً ووضعوہ فی
 ناد ہر و جعلوا ینکروہ فلما
 رای ما یجزم من ذکرہ قال هل
 لکم اجعل لکم فی منزل کل
 رجل منکم قشلاً فیکون فی
 بیتہ فت کرو در قالوا نعم فصور
 کل اهل بیتہ قشلاً مثلاً فاقبلوا
 فجعلوا ینکروہ بہ قاتل وادارک
 اثباتہم فجعلوا یرون ما ینسعون
 بہ وفتن اسلوا ودریں امرہ تروہ
 ایاہ حقاً اتخذوا انھما یبیدونہ
 من دون اللہ قال وکان اول ما
 عبد غیر اللہ فی الارض ود الصنم
 الذی سموہ یود نیز ہمیں بخاری والجرید
 القاموس میں دوجہ الخامس عشر باب
 ان کی قوم کے بل میں ہے ان میں سے ایک شخص کا نام
 دود تھا کہ جسے وہاں ایک ایک بت کے
 ہم کا بنا کر رکھ دیا انہوں نے اپنی ایک عورت کے
 روگ ڈھونڈ رہے تھے جس کی عبادت کسی نے نہ کی
 تھی وہ روگ مرگے اور ہم بت پران کے بت پرانے
 لوگوں نے عبادت کی وہ بت جو ہمیں پہلے سے بت
 ہے کہ وہ مسلمان جو ہم تھا جب وہ مر گیا تو ہمیں
 اہل میں سے کسی کی قبر کا گڑ لٹکوں نے ہم پر پڑا
 کہ شروع کی تو شیطان نے جب یہ دیکھا تو اس کی
 صورت میں اس کے پاس آیا اس کا ہمیں کہیں چہرہ
 فرج کرتے اس پر یہ دیکھتا ہوں کیا تم پسند کرتے ہو
 کہ اس بت پران کا شکل تمہارے سے ہم سے کہہ کر کہا
 کہ اور یہ دیکھا کہ اس کو کہہ کر کہہ لے اہل میں سے
 کی شکل بنا کر رکھ دی تاکہ لوگ اس کو دیکھ کر
 ہمیں بت پران سے دیکھ کر کہہ لوگ اس کی یاد
 میں بخول پر گئے تو ان کے کہا کہ تم پسند کرتے ہو
 کہ تمہارے پر ایک شخص اس کی شکل بنا دے کہ تم
 دیکھ لو اس میں سے کہہ کر کہہ دے وہ دے اہل میں سے
 کو جس کی بنا دی تو وہ لوگ اپنے گھروں میں اس کی
 بارہی بنوا دی ہے یہ کہہ کر کہہ دے کہہ دے
 اپنے گھروں کو اس کی شکل پر وہاں کی باتوں کو کہنے
 پڑا نے رہے یہ بت پران کے بت پرانے اللہ کے ان
 کی عبادت کرنے لگے کہ اس بات میں کی عبادت کرتے
 اللہ کے بت پران میں کی گئی وہ بت پران کا نام وہ تھا
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

حرفہ حقیقت مشکاۃ الحیاتی مشکاۃ
 وکرم ہم تو ہمیں مشکاۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 سے ہے ما شکی المذی علی اللہ مدینہ
 سلفہ کر بعض قضاۃ کیسے بقال لیا
 ماریہ کات امر لہ و امر حبیبہ حتی
 اللہ عندنا ارض حبشہ و قد فرما من
 حبشہا و تصادق فیما فرغ علی اللہ
 علیہ وسلم و اس فقتل اولئک اقامات
 فیما امر رجل الصالح بنوا علی قعرہ
 مستحلاً ثم صوروا فیہ تزلک الصور
 اولئک شرار خلق اللہ مرقاۃ شرح
 مشکوٰۃ شریف میں ہے صور و افسد تزلک
 الصور ای صور الصلوات کیو بحدود
 ترغیباً فی العبادۃ لاجلہم شرح جاز
 جہم و فزین لہو الشیطان اعمالہ
 نیز مولوی صاحب بریلوی خالص الامتداد میں پریس بریل کے حش میں لکھتے ہیں
 لَقَدْ لَعَنَ الْاَوَّلَیْنِ قَاتِلَاوَاتِ اللّٰہِ هُوَ الرَّسُوْلُ
 اَوَّلُ مَنْ قَتَلَ قَتَلَ قَتَلَ قَتَلَ قَتَلَ اللّٰہِ
 فَیُخَالِ اَنْ اَلَا اَنْ یُخَالِ اَنْ یُخَالِ اَنْ یُخَالِ
 تَوَکَّلْ وَ اَمَّا وَ تَوَکَّلْ وَ تَوَکَّلْ وَ تَوَکَّلْ
 معلوم ہوا کہ حبیب مسیح پرست نے حضرت مسیح علیہ السلام کو قتل کیا تو اللہ پاک نے ان کے
 لیے اختیار دیا جو ہوئے کہ ان کی ہڈیوں کو اور ساتھ ہی ان کو اور ان کی والدہ حضرت مریم طہرہ کا
 کو پاک کر دینے کا اظہار فرمایا تاکہ باطل عقائد میں اللہ کی نفی ہو کر ان کی عبدیت کا محتاج
 ہو کا واضح ہو جائے کہ مسیح علیہ السلام کی تعظیم شان عزت کے سنی نہیں ہے اگر حضرت مسیح
 علیہ السلام قبول اللہ ہی اللہ ہوئے تو قدرت و اختیار کیسے و نصف و توحید کی شری کمالی بننے کو

برائے نامی مائتدوسری حکومت کے نہ ہوتے چنانچہ امام جلال الدین سیوطی نے تفسیر جلالین میں لکھا ہے
 پچ سوہ نامہ میں فرماتے ہیں۔ ولو كان المسيح الها فقد رعلية بغير هاهنا الخيرات و
 ومن كان كذلك لا يكون الهانة كقصة ضعف مليت احد من اولاد الفاطمة ورمي بغير تفسير
 وغیرہ میں مکررم ہے۔

یہ وہ امام جلال الدین سیوطی ہیں جن کو مولوی نعیم الدین اپنے رسالہ فرائد النور میں
 ایک علامہ اسلامیہ میں مستند جان کر لکھا۔ علامہ حافظ جلال الدین سیوطی جو اپنے زمانہ کے مجدد ہیں
 جیسا کہ علامہ علی ترمذی درمہ تہ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۷۷ میں فرماتے ہیں۔ یعنی ہمارے شیخ المشائخ
 سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ وہ ہیں جنہوں نے علم فقیر کو درخشور میں زندہ کیا اور جمیع احادیث متفرقہ کو
 اپنی مشہور جامع میں جمع فرمایا کوئی فن نہیں چھوڑا جس میں کوئی فن یا شرح نہ تھی۔ وہ اپنے زمانہ کے
 مجدد ہونے کے مستحق ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے دعویٰ کیا ہے اور وہ اپنے دینی میں مقبول و مشکوٰۃ
 ہیں۔ اسی طرح امام جلالی شارح درمہ تہ فقیر در بارہ نقد فقیر اللہ فرماتے ہیں

احادیث بیان احکام الشریعہ	۱۔ جملہ احکام شریعت کا بیان کرنا مقصود ہے
مما یجب علی العلماء و لیس فی	۲۔ ہر علم پر واجب ہے اس میں سے ہر ایک کی تحقیق
ذلك تنقیص التولی كما یظن	۳۔ نہیں ہے جس طرح انہوں نے لکھا کہ تنقیص ہے بلکہ
بعض من لا ینال حدیثا معما	۴۔ ہر علم پر واجب ہے اس میں سے ہر ایک کی حیات میں ان
یہ طی بہ التولی لو كان حیثا و سئل	۵۔ اس سے کہ سوال ہوتا تو جس کے ساتھ جواب دینے
عند ذلك اجاب بالحق و الخطیہ	۶۔ اور تاہم کہ نہایت سزاوارت ہوتے اور تال کر
نسبتہ انما یروى ما مل قولہ فی حق	۷۔ حق تعالیٰ کے فرماتے ہیں کہ ہر علم پر واجب ہے اس میں سے ہر ایک کی
السید عیسوی علیہ السلام ان ہو	۸۔ علم اللہ کے حق پر ہے۔ کیا چاہے کسی میں ہے
الا حدیث العیسیٰ علیہ السلام	۹۔ اس پر غور کیا ہے

پس غائبانہ انبیاء اور انبیاء کے بعد ان کے کبار و بزرگوں کو بیکردہ ہرگز نہ اختیار دیکھتے ہیں۔ نہ سنتے ہیں مشکل
 کشائیوں فرما دینے والوں سے محض غافل ہیں کیونکہ یہ شان الہیہ کا درجہ تمام عالم الغیوب حق
 تعالیٰ شانہ کے لئے دیکھی دیکھنے کی ہی تہذیب مولانا شمس الدین جوہر رحمہ اللہ سب اہل توحید کا خاص مسلمانوں
 سے رسومات شرک کا وضع کرنا ہے کہ وہ حسب افعال کفار و شرکین کی جائے توجہ کے لئے مسلمانوں
 بزرگوں کے ساتھ نہ کیا۔ اور ان کے بزرگوں کے شرک سے بیکردہ ہرگز نہ اختیار دیکھتے ہیں۔ نہ سنتے ہیں مشکل

رب العزیز کی دوستی اور غیر خواہی کہ جب جانتے ہیں۔ حالانکہ ان کے ساتھ افعال شرک کی کتاب
 کر کے ان کی تہذیب شان اللہ ان سے دشمنی ہے جس طرح مولوی نعیم الدین کے گندہ خیالات
 شرک نے مولوی کے حامیوں میں مسلمانوں کو افعال شیطان لینے کے فریب میں مبتلا کیا ہے ۶
 اسے بسا ابلیس کر آدم بنے بہت

مسئلہ سہموتی، فقر حنفی اور الفاضل سیوطی حضرت انبیاء علیہم السلام پر درود خریف
 پڑھنا یا مانا ہے فرماتے اس کے لئے انہوں میں
 اور ہر گول و حرام مومنین کا تہذیب پر سلام پڑھنا یا مانا اور ان کی مدح کو متوجہ کیا جانا من جانب اللہ
 جواب سلام کے لئے احادیث صریحہ سے ثابت ہے۔ حتیٰ کہ کفار و مشرکین بد پر بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کا ان کے لئے عذاب کا وعدہ سنا تا اور فرمایا کہ یہ مشرک ہیں مگر جواب انہوں نے دے کئے صحیح تھا۔ یہی صحیح مسلم
 دارد ہے۔ اگرچہ نہ سبب حنفی میں ایہوم آیات انک لا تسمع الموتی و غیرہ کے لئے قبول نہیں سنتے اور ان
 پر سلام کے متعلق تاویلات کرتے ہیں کہ مقصود سنا نا نہیں چنانچہ مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ
 نے مدارج النبوة ج ۲ ص ۱۸۱ میں کہا کہ لفظ اس کو نقل کر کے رد فرما دیا ہے

و شیخ ابن الہمام در شرح پانچ لفظہ کہ اکثر شایع حنفیہ ہوتا ہے کہ سمیت فی شلو و التوہم شیدو
 ناند کہ نقل پر ہر مجروح اہل و تاویل است حمل بیستوان کہ برہم نام تمام شود دلیل بر امتحان
 سمیع و پروردگار عزوجل تا و است بڑاں۔ و بالجمہ اخبار و آثار و مدح سمیع و علم و شعور
 بسیار است و دلیل قاطع بر خرافات آن بر ثبوت نہ پرستہ و کام درین مقام در شرح مشکوٰۃ
 مستوفی ذکر کردہ شدہ است واللہ اعلم بالصواب

اور مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی حیات الموات لکھتے ہیں
 ما ملہ من سنت حق اللہ صمد کا اجماعی قیودہ کردہ سنتے ہیں فقہا حق ہے ان کیوں نہ حق پر کردہ۔ البسفت
 میں حق انہیں میں متعبر ہے و شایع و شراح البسفت و علامہ نعیم الدین کا بیان کردہ نہیں سنتے بلکہ
 صحیح ہے ان کیوں نہ صحیح پر کردہ۔ اہل فتاویٰ ہیں ان کا فضل و کمال نہ ہر دہا ہے۔ مولوی کلام
 مسطورہ حق ہی الخ لفظاً

پس اپنے اپنے مورد و مقام پر درود حق کلام صحیح ہیں کوئی نہ رض و اختلاف نہیں سنا صرف
 سلام کے لئے نہ سنا بلکہ اختیار ہونے لگا دینا چاہئے جس چنانچہ خود مولوی صاحب بریلوی حیات
 الموات لکھتے ہیں۔ "بھائی بھائی اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں"

یکوہ النور عند القدر و قضاہ
الحاجۃ قبل اوق و کل مالہ یومہ
الستر و المعبود منہا لیس الا زیارۃ
والد عار عندہا قاضا کما کان
یفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی الخروج الی البقیع و یقول
السلام علیکم ورحمۃ منون وانا
اشاء اللہ بکم کما حقن اسأل اللہ

مکوہ ہے سوا کر کے اس پر قضاہ و قضاہ
کوہ ہے اللہ پر سوا کر کے جو بہت بڑا ہے
ستر و المعبود منہا لیس الا زیارۃ
برکات کے سوا کر کے اللہ کا نام لے کر اس کو
برکات کے سوا کر کے اللہ کا نام لے کر اس کو
برکات کے سوا کر کے اللہ کا نام لے کر اس کو
برکات کے سوا کر کے اللہ کا نام لے کر اس کو
برکات کے سوا کر کے اللہ کا نام لے کر اس کو
برکات کے سوا کر کے اللہ کا نام لے کر اس کو
برکات کے سوا کر کے اللہ کا نام لے کر اس کو

نیز حیات الموات مشہد میں گھسے ہیں۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں
مجھ پر دو حدیثیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے سوا کر کے ہر ایک فرشتہ میں فرمایا ہے جب کوئی امتیاز مجھ
پر دو حدیثیں ہے۔ وہ مجھ سے عرض کرتا ہے یا رسول اللہ فلاں میں فلاں کے ابھی حضور پرورد
مجھ ہی ہے۔ دوسری حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے
دو حدیثیں یاد ہیں کہ وہ دن حضور ملائکہ کا ہے رحمت کے فرشتے اس دن حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر
دو حدیثیں ہے۔ جب تک میرا ہے اس کی دو حدیثیں پر پیش کی جاتی ہے اتنی پر ظاہر کر پیش
کے معنی نہ تھے مگر اطلاع دی جاتی۔

پس مولوی صاحب بریلوی کے سلمات سے شل آفتاب واضح ہو گیا کہ سوائے دو حدیثیں
کے قرعے کا اس میں کوئی امر ثابت نہیں اور صلوة و سلام بھی آپ کو علیہ الصلوٰۃ والسلام قرب و بعد سے
پہنچایا ہی جاتا ہے اور اطلاع دی جاتی ہے نہ کہ غائبانہ نذر سے اپنی مرادات میں تصرف
میاں کر لیا کرنے سے خود میں لیکے کا حیدر کرنا جس طرح مولوی نعیم الدین کا بوجہ اپنے خبیث باطنی
شرکات کے معنی لغو و ایمان کی ضد و مناد میں اپنے سلسلہ کا پر بھی تقیص انبیاء و اولیاء محبوبان حق
کا الزام عائد کر دشمن فیسے دین کہنا لازم آیا۔

گور پرستان نعیم اپنے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر غور کر کریں کہ جوں اور بت پرستی کی
پس کر کے اہل توحید محبوبان حق کے دامن تقدس کو نجاست شرک سے ٹوٹ کر انبیاء و اولیاء
کی محبت و عزت افزائی کا باعث ہے یا ان کے ساتھ عداوت و دشمنی ہے حالانکہ حضرت خواجہ
نقشبند چشتیہ و اولیائے برگزین ہرگز زبان سارک فیض رحمان ہرگز بیت جباری ریتے

قرآن کے گور مردان راہداری
شام کی بزیارت مقابر
بیکرہ زندہ پیش عارف
اور مزید بحث اس کی مولوی نعیم الدین کے

قرآن میں تفسیر الایمان مشہد میں ہے۔
آیت و کو کنت اعلم الغیب الا

قل لا اشیء لکم فی شئ منہ الا ما کان فی الذل
ما کان فی الذل و کو کنت اعلم الغیب
ما کان فی الذل و کو کنت اعلم الغیب

اس کے بعد مستحق تھا کہ کو کنت قدرت ہے دیکھنے والی ہر طرف کی قدرت اور وہی ذاتی ہے
نہیں آیت میں الا اشیء کا استثناء قائم نہیں اس کو بھی ادا دیا اور نقطہ نظر ہر طرف کی قدرت کو بھی
کو کنت کی ایک بات کا بھی میں حضور کے علم عظیم کا تو اس طرح انکار اور اپنے جیوں کے لئے لوح
خفوت تک کے علوم کی راہ نکال دی جیسا کہ واسطہ مستقیم میں گزرنے کا بھی گنگوہی میں نے شیطان تک
کے لئے بھی علوم تسلیم کر لئے اور اشراف علی نے خط الایمان میں حیوانات و نباتات کے لئے بھی غیبی علوم
بابت مان لئے اس پر قرآن کا ایمان ہے یہ کہہ شرک نہیں اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے
جسٹیم اتنی کسی غیب کے علم کا اثبات کیا اور شرک ہوا تلف ہزار آیت اس کے دشمن پر فودہ رہی
اس آیت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم عطائی کی نفی کے لئے سند بنائیں باطنی کر کے
اس میں نفی ہے تو علم ذاتی کی ذکر عطائی کی علامہ شیخ سلیمان جبل ندرعات الہیہ عاشیرہ علایس
علمہ مشہد میں فرماتے ہیں فان قلت قد اذہر علیہ و سائر عن المغیبات و قد
جاءت فی المعجم بانک و هو من اعظم معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فکیف الجمع بین ما
قرآن و کو کنت اعلم الغیب کا استکثرت من الخیر قلت یحتمل ان یکون قالہ عن سبیل
اتحادہم کادب و المعنی لا اعلم الغیب الا ان یظہر اللہ علیہ بقدرہ ان یکون قالہ و انک قولہ
ان یظہر اللہ علی علم الغیب فلا مداس کا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت منہیات
کی خبریں دیں اور احادیث صحیحہ اس بات میں وارد ہوئیں اور غیب کا علم حضور کے اعظم معجزات سے
ہے تو آیت و کو کنت اعلم الغیب کا کتہ کے کو معنی میں فرماتے ہیں اس کے دو جواب ہیں ایک

پس علم غیب کیا ہوا اور کوئی نہ سمجھ سکتا تھا جسے میں کی نصیحت نے تمہاری سے نکال چھیے
 لہذا علم غیب کا اطلاق نہ ہو کسی سچے دلدار پر فرشتہ رحمن پر نہ کسی حیوان یا فاضل پر نہ حق
 پر نہ کسی بے صفت علم غیب خاص حق تعالیٰ و اہل عالم الغیب ہی کے لئے ہے سوائے ہدیٰ تعالیٰ
 عز شانہ کے کسی پر اس کا اطلاق نہ کسی طرح درست نہیں ہے مگر ہر شرک ہے اگرچہ بتائیل ہی
 ہو۔ پھر عمل حاضیہ ملائین کی عبادت کو بلا ترجمہ مولوی انجم الدین عوام کو فریب میں مبتلا کر کے
 خوب غلام کر کے لایا لاکھ اس میں بقول شخصے بظاہر آیت اور احادیث میں تعارض پیدا ہونے
 پر احتمالات توڑی اور قبل الطلاق نفی علم غیب کی صورت میں تطبیق دی ہے۔ (۱) خود صاحب
 الغیہ ملائین نے یہ احتمالات نہیں لکھے صوف میں کہا کہ لو کنت اعلم الغیب ما غاب
 عنی ملائین صلاوا وغیرہ جامع البیان صلا لیس الا ما شاء اللہ ای لکن ما شاء
 یصل فحق علم گرداصل آیات و احادیث میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ آیات نصی طبعیہ
 میں اور احادیث دربارہ اخبار میں انبیات باعلام حق تعالیٰ میں جو تعریف علم غیب سے خارج
 ہے پس نفی علم غیب کا اطلاق یعنی تحقیق بلا تعلیم پر از روئے آیات و احادیث صحیحہ کے
 متیقن ہے اور تعلیم الہی آیات و احادیث میں بطریق معجزات و وحی اور غیر وحی میں بطور
 الہام کشف و کرامات کے ثابت ہے جو خود صاحب محل کے تسلیم کیا اور مولوی انجم الدین
 نے برقرار رکھا۔ کیونکہ خبریں اور اظہار معجزات پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہوتا اور ہر دو طریقہ
 معجزات و کرامات و اظہار معجزات سے ابہرین فلا فرق میں ہوتا۔

پس آیت مبارکہ اپنے معنی میں نفی علم غیب جی علی اللہ علیہ وسلم کے لئے مجھ کو حق تعالیٰ انصاف قطعی الدلائل ہے۔ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے ارشاد سے نفی علم غیب اپنے نفس مبارک کے لئے فرماتے تو یہی احتمال تواضع عند المخلوقات لغرض طبیعہ کے مقابل میں نہ ہوتا۔ چہ جائیکہ پھر ان حق تعالیٰ پر تو واضح چہ معنی دارد در حیف و در حیف مولوی نعیم الدین پرکاش آیت نصرت علیہ السلام کو جو دعویٰ باطلہ حیدر عطاء کے علم غیب کے لئے پیش کرتا ہے احتمالات پیدا کر کے محض دلیلیا جاتا ہے۔

اولاً اہل حدیث شریفہ اودان پر بحث
قولہ ۱۸۹-۱۹۰ ایہ پنج باتیں کہنے کے بعد صاحب
تقویٰ ایمان نے تین حدیثیں لکھی ہیں حدیث را
عقالت احدہن و قیتا ہی یعلمہ ما فی عند فقال دخی ہذا و حقنی بالذی کنت

تقولین شروع کیا کچھ لڑکیوں بادری نے کوفت پہنائے گئیں افسوس کہ کئے گئیں ان لوگوں
کا کہارے گئے تھے ہمارے ہاں میں سوا ایک پہلے لگی کہ ہم میں ایک بنی الیسا ہے کہ جانتا ہے کل کیا
بات ہے نیز خدا علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بات چھوڑ دے اور وہی کہ جو کبھی حق بتوئیہ ایمان
میں کسی شخص میں یہ بھی لکھا ہے بخیر خدا کی تعریف میں یہ بات نہ کہے کہ ان کو اللہ نے ایسا مرتبہ دیا
ہے کہ آئندہ کی باتیں جانتے ہیں۔ بتوئیہ ایمان کی اس عبارت سے چند باتیں معلوم ہوئیں ایک تو
یہ کہ وہ ایک سے زائد شادی میں جوڑ توں کا گانا نہ چاہتا ہے کیونکہ جب ان کا گانا نقل کر کے اس پر کچھ
کلام نہ کیا تو معلوم ہوا کہ یہ اس کو تسلیم ہے اور یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ باقیہ بچیاں نہیں کیونکہ حضور
کا وہی سنا ہے کہ جسے منع فرمایا اس کی دلیل ہے کہ وہ اس امر کی ہیں کہ نہیں شارح کی ان کی طرف
دست ہووے نہ انہیں صاحب کا مطلب فوت ہوتا ہے (۲) مردوں کے ذکر اور مردہ کا جنازہ نکالنا
(۳) یہ ثابت ہوا کہ کل کی بات کے معنی آئندہ کی خبریں ہیں (۴) یہ کہنا کہ کل کی بات جانتے ہیں۔
اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کو اللہ نے ایسا مرتبہ دیا ہے یعنی یہ عبادت عطا کی کائنات کرتی ہے
اب رہا اس حدیث کو پیش کرنا تو اس سے محال ہے کہ کلام کا اس طرح حاصل نہیں حضور نے یہ نہیں
فرمایا کہ یہ بات غلط ہے مجھ آئندہ کی کوئی خبر نہ دی گئی نہ یہ فرمایا کہ ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے
تو یہ گواہ سرور اسلام لاؤ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ معذور تو غلط نہ تھا بلکہ اس وہ عمل اس کے
ذکر کا نہ تھا چنانچہ مرثیہ کا شرح مشکوٰۃ میں اس کی ایک یہ وجہ بھی ذکر کی ہے یعنی یا ماعزت کی
وجہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ بھائے کہ یا معقولین کے مرقبہ کے درمیان آپ کو
پسند نہ آیا اور آپ کے علو منصب کے لحاظ سے بھی مناسب نہ تھا اور یہ معذور تو حضرت
حسان رضی اللہ عنہ نے شان اقدس میں عرض کیا ہے فرماتے ہیں

فان قال في يوم ومقالة غائب
وتلو كتاب الله في كل مشهد

اقول لا یعلم ما فی خد الا اللہ مولوی نعیم الدین محسینی نے ہاشمی نے ہاشمی آیات
آرٹن پاک کو جو غلطی غلط علم غیب میں سوائے حق تعالیٰ کے مفروضات میں تائیدات فاسدہ باطلہ
بے دکر کے اپنی حقیقت تباہ کی جس کا مکمل مسکت جواب مقرر چکا ہے اب حدیث نبوی صلی اللہ

یہی میں مطلب و مدعا ہے کہ حیدر علیؒ کا شریعت پر حرم کا قاضی ہونے کا شکر اہل تشیع میں نہیں بدلتا
بلکہ اس کے اوصاف و شجاعت و غیرہ ہم کا بغور مرثیہ و درجہ جاز بھی حدیث ہی سے ثابت ہوا جن میں کتب
جنت سعادت انصاریہ و منی الشریعہ کے باب جو ابوہریرہؓ کے نقل کئے گئے وہ اس کے برابر معروف
و عبد الرحمن بن عوف و غیرہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ کذا ذکوة فی فتح الباری و
اللمعات پھر کیونکر بھی صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیث کے ساتھ ان کا ذکر مرثیہ ناپسند ہوتا
اور خود مولوی انیم الدین نے دروغ گور حافظہ نباشد رسالہ السوال اعظم ماہ رمضان مشہور
پر حدیث ربیع ثبوت معجزہ الکتب الا ایمان صرف الفاظ سے گئے تھے ہمارے بدر میں
عجز من جواز مرثیہ حرم میں نقل کئے ہیں اور مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی رسالہ تحریر داری
حسن بریلوی میں لکھتے ہیں

«اور مولوی صاحب نے جس نے اس بات کو نہیں بوجہ جہان بلکہ وہ اپنی صفات میں اپنے حکم صلی
اللہ علیہ وسلم اور نبی و ائمہ کی طرف متوجہ ہوئی ہے۔ روایات صحیحہ سے ان کے انکسار
و مقامات و مدارج بیان کئے ہیں اور قدامت و تجدید و غیرہ امور میں شریعت کے ساتھ ہوتی
نفس حسن و محمود ہے خواہ اس میں شریعت میں یا ظہر یا باطن اگرچہ وہ ظہر ایک مفسد ہونے کے
جس میں ذکر حضرت سید الشہداءؑ ہے عرف حال میں بنام مرثیہ موسوم ہو کر اب یہ مرثیہ
نہیں جس کی نسبت ہے۔ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عن السہابی
والشعبانی و قضاة العلم»

نیز مولوی صاحب بریلوی احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۳۳ میں مشایخ چشتیہ سے گانے کے
متعلق لکھتے ہیں کہ صرف قوال کی آواز ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمال صفت انہی سے خبر دینے میں
چندی چیز جمعی بابت تاسع مساج شہور

پھر لوگوں کے کلام سے علم عطا کیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع ہی فرمایا
یہ بہت بڑی میں دلیل ہے کہ علم عطا کیا ہے بلکہ علم غیب اور علم مافیٰ غیب میں جو نہیں ہو سکتا
بلکہ یہ علم غیب صفت خاصہ الوصیت جناب باری تعالیٰ شانہ ہے جو کسی دوسرے پر اس کی طرف
نہیں ہو سکتا کہ اس کے سوا کسی کو علم غیب ہے جب ہی تو حدیث ابن عباس میں فرمایا
لا یعلم مافیٰ غدا الا
اللہ

سوائے اللہ تعالیٰ کے

مولوی انیم الدین کی اصل پر یہ ہے جو کہ حدیث شریعت میں فرق نہیں کرنا چاہیے کہ اس میں
شان حدیث میں کہ حدیث ہے یا نہیں فرمایا کہ بات لایا ہے جسے اس نے کہ کوئی حدیث کی کہی
میں جہانانہ حدیث سے ہے۔ ورنہ حدیث میں خود صاف مرثیہ حماقت کی تصریح ہے
اور اس کی دلیل میں آپ کا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے فرمایا کہ

لا یعلم مافیٰ غدا الا
اللہ

اور اگر آپ جانتے ہوئے تو اس صفت علم غیب لا یعلم مافیٰ غدا الا اللہ کو حق تعالیٰ کے
ساتھ خاص نہ فرماتے جس کا دوسرے پر اطلاق کرنا کذب و منوع ہو ہم شرک ہے خواجہ صاحب
بخاری پارہ ۲۰ صفحہ ۳۳ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا
ومن حدثك انما يعلم ما
فی غدا فقد كذب ثم خواتم
و ما تروى لنفسك ما قد اكذب
کوئی شخص کیا کہے گا کہ کوئی

پھر مولوی انیم الدین کی حدود و حدود باری یہ کہ صاحب مرقاۃ سے اس حدیث کی شرح نوکلۃ العلیا
صفحہ ۱۱ میں کہ نقل کی و انما منع القائله بقولها و فینا خیال لکھا ہوتا ہے نسبت علم

الغیب الیہ لا لا یعلم الغیب الا اللہ و اما فعلہ الرسول من الغیب ما اعلمہ
اور خود ہی ترجمہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس واسطے منع کر دیا کہ
انہوں نے غیب کی نسبت «مطلقاً» آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کر دی تھی
و اما لیکم آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام بتلیم انہی جانتے ہیں علامہ بریں اللہ اس میں مطلقاً کس لفظ
کا ترجمہ ہے اظہار ہے کہ ایجاد و بندہ گندہ ہے پھر لا لا یعلم الغیب الا اللہ کا ترجمہ
«اس لئے کہ میں جانتا غیب کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی» جو اصل مقصد نسبت کرنے
علم غیب کے منع کا باعث ہے مولوی انیم الدین نے اپنے ادعا کے باطل کے لئے حضرت جان کر
غریب کاری سے ارادہ کیا بلکہ یہاں اس پر ہی عبارت قرآن کو جو حرب مضمون حدیث کا علم
ما فی غدا الا اللہ کے مطابق ہے بالکل چھوڑ کر محض توجیہ و غنا غریبہ بارہ کی نقل
پر اتکا کیا جو بددیانتی ہی نہیں بلکہ غریب ہی جمل سازی ہے جو ہرگز تصریح حدیث کے

میں قابل تسلیم نہیں ہو سکتی چنانچہ آشتی العبادات شرح مشکوٰۃ ج ۳ صفحہ ۱۸۱

مرفوع ہے

و گفتہ اند کہ میں آنحضرت ایں قول بگیت
 آنست کہ دوسرا اسناد علم غیب است
 بآنحضرت پس آنحضرت را تا فرشت آمد
 و بچند گویند کہ بگیت آنست کہ ذکر
 شریف دے در آستانے بہو مناسب
 چاشمہ ایں حدیث و الت واد بر آنکہ
 ضرب وقت و آفتاب و اشعار از سرست
 و ظاہر آنست کہ لینا بود در اشال ایں
 مقام صحیح است و آنحضرت ایں زبان را
 ازان منہ نکرو و بکند ز سر و گوہار اگر کسی
 قند کہ او

۱۱ کہیں کہ میں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایں
 قول سے اس وجہ سے کہ اس وقت کہ تم غیب کا
 ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے ہیں آنحضرت کو
 پس ہوا کہ بچہ کہیں میں نے فرمایا اس وجہ سے چنانکہ
 کہ فرشتہ اشعار میں مناسب ہوں حدیث
 و الت کہ ہے اس لیے کہ ذکر کے ساتھ آنست
 و اشعار جاز میں اور ظاہر ہے کہ گائے کہ نہ
 تعجب ایسے سمجھ میں آج ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ان لاکھوں کی اس سے منہ نہ کیا
 بلکہ فرمایا اسی کو کہ مناسب ہو جو کہیں
 قند کہ او

اس عبارت کے آخر لفظ فقہ ہے میں شیخ کا اشارہ ہے کہ دوسرا قول اندوٹے و الت حدیث جو از وقت و مقام صحیح کے برخلاف ہے مگر اسی قول کو مولوی تقیم الدین نے بدل کر حدیث کے شکات اختیار کیا۔ علی ہذا امام ابن حجر مقلانی فیج الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۶ ص ۱۹ میں فرماتے ہیں۔

و فیہ جواز سماع الضرب بالحد
 صبیحة العروس و کراہۃ لیسب علم
 الغیب لاحد من المخلوقین ۱۱

۱۱ اس حدیث میں گائے کھانے کے ساتھ جاز
 بڑا شب عروسی کی گائے کہ اگر وہ بڑا نہایت علم
 غیب کا کسی جو مخلوق کی طرف نہایت ہوا

و پارہ ۲۱ صفحہ ۲۱۱ فیج الباری میں فرماتے ہیں۔

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی ہذا
 ای اثرکی ما یخلق بحدی الذی
 فیہ الاطوار المفی عنہ زاد فی ہذا
 سادون ۱۱

۱۱ محمد و دوسری کہیں کہ اتفاق میری تعریف
 سے چنانکہ میں تعریف ہوں ہے جو منہ ہے
 ایک حدیث میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث
 چنانکہ میں نے فرمایا کہ میں نے فرمایا کہ میں نے

الا للہ فاشارة الى علوة المسموع وقوله

وقوله بالذی کتب تقولین فیما

اشارة الى حمان سماع المسموع و

المرفوعة مسائل فیہ ما لقتی

الى المخلوق و اخرجه الطبرانی فی

الاوسط باسناد حسن من حدیث

عائشہ ران النبوی صلی اللہ علیہ

وسلم و یسار من الاضمار فی

عروس لہن و ہن یقین ۱۱

واحدی لہا البش آنحضرت فی المربد

و روحک فی ابادی و تعلو ما فی قد

فقال لا یعلم ما فی ذی الا لا لا لا

و انما انکر علی ما ذکر من الاطوار

حیث اطلق علو الغیب لہ و ہن

تخص بالہ تعالیٰ کما قل تعالیٰ قل

لا یعلم من فی السموات و الارض

الغیب الا اللہ و قوله لنبیہ قل

کا املاک لنفسی نغصا و لا خفرا

اکا ما اشار اللہ و لو کنت اعلم

الغیب کا سنک ثروت من

الخیر ۱۱

طیال میں کہ لیتا ۱۱

تیز فیج الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۳ ص ۸۸ میں لفظ اطوار کے معنی میں فرماتے ہیں

طال اطوار المدح بالباطل

۱۱ اور مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی الامین و الطوار بدیع البلا و مطہر بریلی مشکوٰۃ کے معنی میں

۱۱ حدیث صحیح بخاری کے تحت میں کہتے ہیں

الذی کتب تقولین فیما

اشارة الى حمان سماع المسموع و

المرفوعة مسائل فیہ ما لقتی

الى المخلوق و اخرجه الطبرانی فی

الاوسط باسناد حسن من حدیث

عائشہ ران النبوی صلی اللہ علیہ

وسلم و یسار من الاضمار فی

عروس لہن و ہن یقین ۱۱

واحدی لہا البش آنحضرت فی المربد

و روحک فی ابادی و تعلو ما فی قد

فقال لا یعلم ما فی ذی الا لا لا لا

و انما انکر علی ما ذکر من الاطوار

حیث اطلق علو الغیب لہ و ہن

تخص بالہ تعالیٰ کما قل تعالیٰ قل

لا یعلم من فی السموات و الارض

الغیب الا اللہ و قوله لنبیہ قل

کا املاک لنفسی نغصا و لا خفرا

اکا ما اشار اللہ و لو کنت اعلم

الغیب کا سنک ثروت من

الخیر ۱۱

طیال میں کہ لیتا ۱۱

تیز فیج الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۳ ص ۸۸ میں لفظ اطوار کے معنی میں فرماتے ہیں

طال اطوار المدح بالباطل

۱۱ اور مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی الامین و الطوار بدیع البلا و مطہر بریلی مشکوٰۃ کے معنی میں

۱۱ حدیث صحیح بخاری کے تحت میں کہتے ہیں

مذہب بالذات اللہ عزوجل کے ہے ماس جیسے کہ آج کے مہدیان باطنی افراد کے لئے لکھتے تھے۔ پس اس
ملوک کو عالم الغیب کہا کر دئے۔

حالانکہ گفتار و شکر کیں سوائے حق تعالیٰ کے اپنے معبودان باطن کو معصوف بالذات عالم
الغیب نہیں آتے تھے۔ بلکہ بالعلم ہی ان کو محض مفاد شری کہتے تھے چنانچہ

مَا تَعْبُدُونَ إِلَّا رِجَالًا كَذِبُوا عَلَاقِمْ
اللہ زلفی روایت سودہ زہرا

قرآن پاک میں لکھی ہے۔ اسی طرح علم غیب بھی مجملہ صفات الوہیت کے ہے جس پر ان کو شکر
قرارد کیا گیا اور نفی علم غیب قرآن حدیث میں وارد ہوئی۔ پس یہ محض جملہ باطلہ و دروغ ہے
فروغ و سورہ خیطا یہ ہے۔ علی بلاذریان اسلام میں سے علم غیب بالذات کسی کے نہیں جانا۔ بلکہ
علمانی ہوتا ہی آتے ہیں چنانچہ خود مولوی نعیم الدین نے بھی اثبات علم غیب کو اسی حدیث میں
تسلیم کیا ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اطلاق علم غیب کو چھو کر یوں سے سننا بھی روانہ
فرمایا اور مخالفت فرمادی۔ پھر کسی گور پرست کو کیونکر کہنا جائز ہو سکتا ہے۔ اگر فی الواقع علم غیب
کی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے باعث حسن اعتقاد و ودع ہوتی تو لفظ کرمہ کا استعمال
خصوصاً مولوی صاحب بریلوی کیونکر گوارا کرتے لفظ کرمہ ہی نہ تمام مسافر پر اختصار مستند میں
مضامین گور پرستوں پر یک نام پائی پھریا۔ علی ہذا خود مولوی نعیم الدین کے مدرسہ کفر گور کے مستند
مدرس مولوی محمد اہل سنبھل رو سیف ایمانی درجوت لکھنوی علامہ مطہر صاحب سلف
برقی پر ایسی مراد آباد کے مسافر میں لکھتے ہیں

اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کفر سے علوم غیبی ثابت ہیں جن کی نسبت کلام
علمائے معتدلیں فرماتے ہیں کہ حضور پر غیب کے دروازے کھول دیئے گئے لیکن پھر بھی لفظ عالم
الغیب کے اطلاق میں احتیاط کی جاتی ہے۔ ہمارا یہی مسلک ہے۔

پس اس خاصہ نے بنیاد تباہ شد

وہ حضرت حسان بن علی کے شعر تو ان میں کوئی لفظ مستند الشریعہ نہیں ہے جس سے مولوی
نعیم الدین کی ضرب کاریوں عقائد شرکیہ میں کچھ بھی گنجائش مل سکے۔ کیونکہ اس کا حاصل صرف اس
قدر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو دیکھے ہیں لوگ اپنے گرد کو بھی نہیں دیکھتے اللہ کی کتاب ہر واقعہ
پر شریعت ہے آپ کسی بات پر مشیدہ کا اظہار اگر دین میں فرمادیں تو اس کی تصدیق یقیناً ہی باطنی ہوتی ہے

شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر انوار تجلیات علوم و فیضان کی باتیں کا نزول و ظہور را
سلسلہ ہوتا رہتا تھا حالانکہ حاضر ہوئے رہتے تھے آپ کو عبادت و عبادت الہی سے تسلیم و القاء ہوتی
لوگ اس سے غافل رہتے تھے جب آپ فرماتے تو اس کا ظہور ہوتا۔ چنانچہ حدیث صحیح بخاری باب ۱۰
ص ۱۰۰ ص ۱۰۰ ص ۱۰۰ میں وارد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

إِلَّا تَأْتِيهِمْ دَرَانًا مِثْلَ مَنْ فِي
النَّسَاءِ يَا مَعْشَرَ خَبِلَ السَّامِ جَلِشًا
وَمَا

نیز صحیح بخاری باب ۱۴ ص ۱۴ میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال اشرف النبی صلی اللہ علیہ
وسلوا علی اکظم من اکظم فقال
فل تعبدون ما ازی فی اسراف
الفرق یقع خلل بیوتکم
مواقم القطر

نیز صحیح بخاری باب ۱۵ ص ۱۵ میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں جب تشریف
لائے تو عبداللہ بن سلام بن نے حاضر ہو کر تین سوال ایسے آپ سے کئے جن کو نبی کے سوا کوئی
نہیں جانتا تھا۔ ان کے متعلق آپ نے فرمایا

أخبرنی یہ خبر تیل انھا

پہلا سوال یہ کہ علامت قیامت کیا ہوگی۔ دوسرا یہ کہ سب سے پہلے خدا اہل جنت کی کیا ہوگی
تیسرا یہ کہ کبھی کبھی کہیں اپنے آپ ادما کے مشابہ کیوں ہوتا ہے۔ فرمایا آپ نے اول علامت قیامت
کی ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب تک کے چاروں طرف لگا دے گی۔ اور اول کھانا جو اہل جنت کھا کر
گئے پھیل کر کبھی کبھار ہوگا۔ اور کچھ جب مرد کا لطف عورت کے لطف پر غالب ہو تو باپ کے
مشابہ ہو اور عورت کا لطف مرد کے لطف پر غالب ہو تو ماں کے مشابہ ہو۔ پس عبداللہ
بن سلام مد مشرف باسلام ہوئے۔ فتح الباری باب ۱۳ ص ۱۳ میں روایت ہے

أخرج النحا کو من حدیث ابی ہریرۃ
قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لا ادری خدا القربین نبی امرا • غنی ہائیں •
 ترمیح بخاری پارہ ۱۲ ص ۱۵۱ میں روایت ہے کہ جب تمبیکہ ہوازن کے لوگ اسلام لاکر نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے قیدی اور مال کی واپسی کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا
 وہ اتنا پسند ہے جو سچ سے یا قیدی لے لو یا مال وہ لوگ قیدیوں کی واپسی پر راضی ہو گئے
 تو آپ نے صحابہ سے مشورہ کیا کہ یہ تمہارے بھائی تو بہ کر کے آئے ہیں میں بہتر سمجھتا ہوں کہ ان کے
 قیدی رہیں اور آپ کے قتل کے سبب نے قبول کیا تو انہیں ان لوگوں سے فرمایا
 انہیں لا سادی من اذن منکوفی • ہم نہیں دیتے کہ اس سر میں کسی نے قہر سے سچ
 ذلک من لہ یا ذن فارہ • حق • دی کہ کسی نے نہیں دی کہ لوٹ دے کہ کہہ
 برقم الیتا عرفا • گواہ کر کہ فرجہ انک • سوال ہے قیدی بات کہیں تو وہ لوگ چپے گئے
 فکلمہ عمر فاتحہ اور رجوع الی رسول • پس اپنے رسول سے بات کہنے میں گئے یہاں پر
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعلموا انہم • آپ کہ انہوں نے رضامندی سے باز نہ دی ہے
 یہ واقعہ غزوہ بدر میں بعد فتح مکہ کے ششہ میں ہوا ترمیح بخاری پارہ ۱۲ ص ۱۵۱ و صحیح مسلم ۲ ص ۱۵۱
 میں روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے ساتھیوں
 بندوں کے لئے ایسی چیز دی کہ کسی کو نہ دیکھیں نہ کسی کان نے سنی نہ کسی بشر
 کے قلب میں ان کا خطر و گداز • شیخ الباری شریح صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود
 رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے •
 ولا یعلم ملک مقرب ولا نبی مصل
 اخبرہ ابن ابی حاتم •
 اور صحیح مسلم ۲ ص ۱۵۱ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے •
 قال استاذہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ علیہ وسلم فقال من هنا فقلت
 انا فقال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سوا اننا •
 کہ جب کوئی قریب سے نہ دیکھ سکے نہ کسی کان نے سنی نہ کسی بشر
 کے قلب میں اس کی خبر نہ ہوگی • شیخ الباری شریح صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود

اننا قد انبى صلی اللہ علیہ وسلم
 ضلت فقال زید بن اللصیث
 وذن عظیم برعہ محمد انہ نبی و
 یحیی کہ عن خوالہا وھو لا یدری
 اننا قد انبى صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلوات رجلا یقول کذا وکذا وانی
 و اللہ لا اعلم الا ما علمنی اللہ وقد
 علمنی اللہ علیہ وسلم فی شعب کذا
 قد حبسنا شجرة فذہبنا فجاؤھا
 فاعلم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لا یعلم من الخیب الا ما علم اللہ •
 مولانا شاہ عبدالحمید محدث دہلوی در تاریخ النبوة ۱ ص ۱۵۱ میں فرماتے ہیں •
 و ہر چہ بر زبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم و بعضی از تابعان سے ظاہر شدہ
 است کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 است و اللہ فی لا اعلم الا ما
 علمنی صلی •
 اسی طرح صاحب ترمیح بخاری اور علامہ زکریا شریح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں •
 ۱۵۱ میں فرماتے ہیں • واللہ فی لا اعلم الا ما علمنی صلی • فاختاری باموالہا انا و شعیب
 اللہ والنبی لا یعلم من غیب قال ذلک رواہ عنہ المتفق انہ لو کان نبیا لعلہ حکمنا قتد
 و قد دعی اللہ علیہا وھی موضع کذا وکذا شعب عینہ لہ و اشارہ لہ لہ و حبسنا شجرة
 ریحیہ فخطا ہما بزرہ کتابی و روایت ہوا فوجدہا کما اخبر صلی اللہ علیہ وسلم
 خصمہ است لا یعلم ما وراہجد امہ ولا غیرہ الا ما علمہ و ہر تبارک و تعالیٰ
 فان ثبت الحدیث فلا شکال علیہ اور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تفسیر
 الخیر ۱ ص ۱۵۱ میں فرماتے ہیں •

نہ دیکھ اور نہ دیکھ

ابو الشیخ از مکرّم بن خالد روایت کردہ
کہ قتیبہ از حضرت پر سید کہ از مخلوقات
علا کلام یک نزد خدا عزیز تر است
فرمودند کہ من بنید انم ہوں حضرت
جبریل آمدند از ایشان پرسیدند ایشان
گفتند کہ من ہم بنید انم باز عرض کردند
چوں فرمود آمدند گفتند کہ عزیز ترین مخلوقات
نزد خدا چہاں فرشتہ اند جبریل و میکائیل
و اسرافیل و ملک الموت

علی بن موسیٰ بن عیسیٰ بن علی بن ابی طالب
کے سوا اس کتبے میں "و لا تخوف خیر لک من اذی" ایک آخری تیرے سے دنیا سے بہتر ہے
ہو یا جو تفسیر تیرے میں گناہوں نے دیکھیں نہ کافروں نے کسی شہر یا ملک کے ظلم میں
نہیں "ایضا صلا" پھر آخرت میں جو تیرے لئے ہے ان کا حال تو خدا ہی جانے "ایضا د کفار
نے حضور کو شاعری کا عیب لگا یا حق علی دہلے فرمایا

ما علمہ الشعر و ما یبغی لہ
ایضا د ائمہ معراج بیت المقدس "جبریل نے عرض کیا کہ حضور نے کہا کہ کسی نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی
نہی نہیں عرض کیا ہر نبی سے خدا نے جہاں حضور کے پیچھے نماز میں تھا وہاں اپنی حالت
دیکھ کر وہی غم الہاری شرم صحیح بخاری پارہ ۵ ص ۱۵۵ "ایضا حضور نے پوچھا جبریل یہ
گورنری عرض کیا کہ حضور کے باپ ابوہریرہ "ایضا حضور نے پوچھا جبریل یہ
حیات الموات مطہرہ گذار حسین بن علی کے مقام میں کتبے میں

حکیم بن ابی ہریرہ نے کہا کہ میں نے ان کا انشائیہ دیکھا کہ کسی نے حضور کی حضور کی
تہنیت کے واسطے فرمایا کہ جس نے لوگوں نے عرض کیا کہ میں نے فرمایا کہ جو سجدہ کیا وہ اس کی تہنیت
عرض کیا کہ حضور نے صاف باندھ کر نماز جنازہ پڑھائی کہ میں نے ان کی طرف خطاب کر کے فرمایا کہ کون سا
عمل فضیلت والا ہے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو نماز پڑھا ہے
جواب دیا کہ سجدہ میں جہاں وہ رہی

اس سے تو مولوی نعیم الدین کے مستند مسلمہ ابو النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تعجب کرتے ہیں
سماع موقیٰ نہانے احبار را با سماع خدا "مردوں کا سنا زبوں کی ندا کو خدا
در بر مذہب چگونہ در علم غیب داخل کے سنا سے عالم مذہب میں کہ نہ علم غیب
باشد میں داخل ہوگا

یعنی حق تعالیٰ کے سنا نے اطلاع فرما دینے سے اس پر غیب کے جاننے کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور
خود مولوی نعیم الدین نے فیضانِ حجت میں لکھا ادا بود اند میں قیس بن سعد سے دوسرے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تشریف لائے اور باہر شہر کہ تین دفعہ سلام فرمایا اور سعد
نے ان کے سلام کا ایسا جواب دیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس رجوع
فرمایا اور سعد نے ان کے پیچھے نکل کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ کا سلام مستحق تھا لیکن
بہت جواب دیتا تھا اس آرزو کے لئے کہ آپ زیادہ سلام ہم پر فرمادیں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ واپس رجوع فرمایا "ایضا سنن ابوداؤد ۲ ص ۱۲

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام راز حیات کے حالات سے جس کا اجماع
جبروت بطور اختصار مشرک کتاب کے رد میں ہوا کہ ہر امر میں دریافت فرمایا کرتے تھے لوگوں کے
نام دریافت فرماتے حالات معلوم فرماتے مگر یہ کھانے کو دریافت فرماتے در صورت معلوم نہ ہونے
کے فرماتے میں نہیں جانتا ہوں ہر واقعہ میں شکر و حمد الہی تعالیٰ شانہ علام الغیوب کے رہتے
ہر امر میں بذریعہ وحی اطلاع دی جاتی اور نہ در صورت علم غیب ہونے کے ہر امر ہر حادثہ میں دریافت
کرنے معلوم فرماتے کی کیا ضرورت تھی یہ تو قرآن و حدیث کی صریح مخالفت ہے جس طرح مولوی
نعیم الدین کا رقم باطل بھیلہ علم علیہ ہے کہ وہ وہ آپ کے علم میں حاضر ہے حضور سب کے عالم میں
بہرہ الفی مخلوقات کے پیدا کرنے کے وقت سے حیات و مدد میں داخل ہونے تک کے تمام
حوالہ کوئی جانتے بالتفصیل پہنچاتے ہیں یہ اقوال بے سرو پا مولوی نعیم الدین کے شروع بحث
علم غیب میں گڑبگ ہیں

بس صفت غیب سرگز کی کو عطا نہیں ہو سکتی البتہ اطلاع علی امور الغیب حسب
ضرورت ہوتی ہے اس میں کسی کو کلام نہیں تمام احکام قرآن و حدیث اسی پر منحصر ہیں علم غیب
کے مضمون میں استرااد عدم غیب داخل ہے اور یہ علم در منزل کو سنا کے حق تعالیٰ کے ذاتی کیا
علی بن ابی نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ صفت تمجید الہیہ حق تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اس کو

مخلوق میں منتقل کرنا مثال کا فرق نکالنا شرکت کے ساتھ مخلوق میں شرک سے متعلق ہے
 چنانچہ مولوی نعیم الدین کی سند ہارنی آبادیونی متناہیں ہے۔
 شرعاً معتبر درویش و شرک کہاں صفت
 الوہیت است و لیس کہ آن صفت وہ
 غیر ذات واحد حق نہیں یا قندہ نمی شود
 نہ بالذات و نہ بعلیہ او تعالیٰ نہ کامل و نہ
 ناقص وہیں سبب شرک نسبت الحماشہ
 کہ دیدہ کہ مستلزم تقیم صفت خاص
 قتالی کا لازم آتا ہے۔

اور خود مولوی نعیم الدین نے رسالہ فیضانِ رحمت ملائے میں جس طرح مٹا رہا اللہ و شہاد
 مخلوق کو موہ کر شرک قرار دیا ہے کہ اس میں خدا کے ساتھ مشیت میں بندہ کو راز کرنا ہے اور
 کوئی فرق ذاتی و عطا کی گاہ نہیں کیا۔ اس طرح علم غیب میں فرق ذاتی و عطا کی گاہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ
 عالم الغیب یعنی علم عطا کی مخلوقات کو اگر جانا جاوے گا تو کسی طرح مٹا رہا اللہ و شہاد ظہان کو
 جانا نہ لازم آوے گا۔ تو ہر اس جیلہ سے یوں کہنا چہرے اللہ عالم الغیب و رسولہ عالم الغیب
 جس طرح مولوی نعیم الدین کا زعم باطل ہے پھر منع دوم شرک اور بد درست و ایمان بالغیب ہے
 پس جس طرح مٹا رہا اللہ و شہاد ظہان میں غی علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اجعل لہ فی اللہ معنی الحدیث
 اسی طرح حدیث ربیعہ میں غی علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 لا یعلم ما فی عند الا
 اللہ

یعنی صفات مخصوصہ حق تعالیٰ کی مخلوق میں خواہ بالذات یا بالعلیہ ہرگز نہیں آسکتی۔ الحمد للہ واللہ
 کہ بتائید تقویۃ الایمان حدیث جابر بن عبد اللہ سے حسب تشریحات اکابر و رسالت مولوی نعیم الدین
 کے خود غی علی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ذات مبارکہ کے لئے علم غیب کی نسبت کی جماعت لا یعلم
 ما فی عند الا اللہ فرما کے کر دینا ملاحظہ واضح ہو گیا۔ اور خصوصاً گورہ ستوں مبتدعین کے مایہ
 تازہ مولوی محمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اس طرح کی نسبت کرنے کو مخلوق کی طرف کوہ غلو

کے کر سارے ادعا کوں کہ شرک کر دیا ہے۔ یہ جانتے ہوئے یہ سواط مستقیم
 قولہ ص ۱۹۸ ان اللہ یستہک

من اخبرک ان محمداً صلی اللہ علیہ
 وسلم علیہ الخصال قال یطعن
 ان اللہ عندہ علم الساتر فقد اعظم

شائنی وہ پانچ باتیں کہ سورہ لقمان کے آخر میں مذکور ہیں ادا ان کی تفسیر اس فصل کے ادل میں گذر گئی
 کہ غیبی غیب کی باتیں ہیں سوائے پانچ میں داخل ہیں سو جو کوئی یہ بات کہے کہ سبب غلو وہ پانچوں باتیں
 جاتے تھے یعنی سبب غیب کی باتیں جانتے تھے۔ سورہ براءہ ص ۱۰۵ ہے۔ لقولہ الا ایمان مٹا یہ معنون
 آیت سورہ لقمان میں تھا اس کا شافی جواب اپر ذکر ہو چکا۔ ارادہ کی حاجت نہیں بات صرف اتنی ہے
 کہ علم ذاتی کی نفی ہے اس لئے حضرت صدیق نے فرمایا کہ شخص ان پانچ چیزوں کے علم کا انکار
 کرے جس کی آیت میں نفی کی گئی ہے وہ بڑا جھوٹا ہے۔ بالکل حق ہے۔ پانچ چیزوں کے علم ذاتی
 کی نفی فرمائی گئی۔ رہا علم عطا نہ آیت میں اس کی نفی ہے نہ حضرت صدیق نے اس کا انکار فرمایا اس
 مسئلہ پر ہم اپنی کتاب الکون الدلیلیں ص ۱۰۵ پر دست و لائل قائم کر چکے ہیں جس کے جواب سے
 تمام مخالفین عاجز رہے۔ یہاں ایک بات قابل لحاظ ہے کہ صاحب تقویۃ الایمان نے غیب کو صرف
 ان پانچ چیزوں میں مختصر کر دیا اس کے سوا اور کوئی چیز اس کے نزدیک غیب نہیں نہ ذات و صفات
 ابھی نہ جنت و دوزخ نہ عالم ارواح و ملائکہ و جنات نہ لوح محفوظ نہ دلوں کے دواوس و خطرات
 نہ دور و دراز مقامات کے حالات نہ گذرے ہوئے واقعات ان میں سے اس کے نزدیک کوئی
 بھی غیب نہیں کیونکہ ان پانچ چیزوں میں داخل نہیں لہذا ہر چیز کی ضرورت برابر رکھنی دور ہو جائے گی
 جیسا کہ ہم پہلے اندھیرے میں ہوا اجالے میں آسمانوں میں ہوا زمینوں میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر یا
 سمندر کی تر میں جس کو اس نے تقویۃ الایمان کے منہ میں شرک بتایا ہے مٹا کی اس گھڑی نے
 غیب سے خارج کر دیا اسی طرح مٹا میں دل کے حال کا جانا غائب کے احوال سے باخبر ہونا
 جیسا اس نے شرک بتایا ہے۔ وہ جب ذرا آب شرک ہونے کی کیا وجہ ہے۔ اسمعیل پرست
 اس عقیدہ کو عمل کریں اور بتائیں کہ اسمعیل نے حضرت صدیق کے ایک کافر کیوں کیا جب وہ
 ان امور غیب میں نہیں غیب نہیں تو پھر انہیں کی کیا

اقول و معنی اللہ العزیز العزیز لا یستغنی عن حدیث شریف میں صحیح بخاری کی

ہے جو شکوہ باب ردیہ اشعر و جل میں ہے جس کی سند نام کتاب چہ کچیا یا گیا تاکہ لوگوں کے دلوں میں اس کی اہمیت و وقعت نہ رہے چنانچہ یہ کہتا کہ یہ مضمون خود آیت میں تھا اس کی جواب ہو چکا اس سے سرخ ہوتا ہے کہ ہر حدیث نقل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ معاذ اللہ۔ حالانکہ حدیث شریف سے بے پرواہ ہونا ایمان والے کی شان نہیں ہو سکتی چنانچہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی اپنے رسالہ جزاء اللہ عدد حسنہ بریلی کے صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہیں قرآن و حدیث دونوں ایمان مومن ہیں احادیث کا بار بار یہ تکرار ہوتا ہے کہ دونوں میں ایمان کی جڑ جھانکے گا، اسی اصول کے موافق تفسیر الایمان میں قرآن و احادیث ہی کے احکام مذکور ہیں۔ پھر فائدہ تفسیر الایمان کے آخری لحاظ قرآن چھوڑ دے تو یہ ہیں۔ "بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوائے کوئی جانتا ہی نہیں"۔

مولوی نعیم الدین کا علوم غمہ کو کچیلہ علم لسانی سوائے حق تعالیٰ کے دوسروں کے لئے بتایا مفسر دعویٰ ملا دلیل ہے جس کا تفصیل جواب مدلل برابر میں بینہ آیت مفاتیح الغیب احادیث صحیحہ صریحہ مفاتیح الغیب جس میں مد تشریحات فتح الباری شرح صحیح بخاری تفسیر احمدی۔ مدارج النبوة وغیرہ مگر چکاتے اور ناظرین نے ملاحظہ فرما کر حق و باطل کا امتیاز کر لیا ہے۔ پھر یہ فتویٰ کلامی کہ علم ذاتی کی نفی کی گئی ہے۔ محض باطل ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہما نے حضرت مسروق سے دربارہ مدعیان اسلام جو بطور مدس باطل کے آپ کے لئے علیہ الصلوٰۃ والسلام عطا فرمایا علم غیب کہتے تھے یا کہتے ہیں کہ کاذب و مغزی لڑا ہے اگر کوئی مسلمان البتہ تھا اور نہ اسے جو بعد ذاتی جانتے کہ معتقد ہو جس طرح خود ہی مولوی نعیم الدین نے صراحت اپنے ص ۱۲ میں اس کا اقرار کیا ہے کہ دنیا میں کوئی مسلمان کسی مخلوق کے لئے ایک فہم کا بھی علم ذاتی نہیں جانتا۔ جب خانی کوئی نہیں جانتا تو پھر عطا فرمایا اننا متعین ہوا تو اس علم عطا فرمایا ثبوت قرآن و احادیث صحیحہ صریحہ سے نہ ہو کیونکہ اسی پر انحصار محبت ہے نہ کہ قصص و حکایات اور خوابات پر تو پھر وہ صحیح ثابتان باندینے والا مغزی کہ اب یقیناً ہوا میں کے ہے ارشاد حضرت صدیق رضی اللہ عنہما عطا کا صدور ہوا ہے۔ پھر یہ قلعہ کہ ہم اپنی اکلکۃ العلیا میں زبردست دلائل قائم کر چکے ہیں جس کے جواب سے تمام مخالفین عاجز رہے۔ بہناہ بخدا سے لایزال چھوٹا منہ بڑی بات اس میں سوائے قصص و حکایات اور رد نفوس قرآن و احادیث صحیحہ اور تاویلات فاسدہ باطلہ کے اور کچھ نہیں چنانچہ اس کے مفصل دلائل مکتون جوابات دعوت الاسلام اور احسان الاسلام عرصہ ہوا کہ مکتون ہو کر شائع ہو چکے۔ اسی اور ٹیپ ہمارے کے نیچے سے نہیں لگاؤ جس سے یہ لہجہ ترانی ہے۔

اپنے زبردست دلائل دیکھو لیجئے اکلکۃ العلیا ص ۱۱ میں لکھا ہے کہ سلام نزل دی میں وقتاً فوقتاً بعض بعض غیبیات ہر مطلع فرمایا جاتا تھا اور جب تمام کلام اللہ نازل ہو چکا تو تمام اشتیاق پر اطلاع ہو گئی۔ "خبر مت" میں لکھا کہ حضور اور حضور کے تمام ان پانچوں کے عالم میں خلافت کے سرور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس عالم سے تشریف لے جانے کے قبل ان پانچوں چیزوں کا علم عطا ہو گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مدت قیامت بتلیم ابی معلوم تھا۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ان تمام چیزوں کا علم دے کر اس عالم سے اٹھایا تاہم مفسرین لکھا۔ کہ یہ کہنے والا کہ حضرت کی تعلیم ابی بھی امور غمہ کا علم نہ تھا یا کسی کو مخلوقات میں سے ان امور غمہ کا علم نہیں دیا جاتا یا جابل اور غیور الخواس اور دین سے بے بہرہ اور بد نصیب ہے پس یہ تو محض دعویٰ ہے بنیاد و بے فروغ تھا جس کی دلیل سے عاجز ہو کر تمام قرآن پاک کے ثبوت سے دست بردار ہو چکے کیونکہ قرآن سے اپنے دعویٰ باطلہ کو مدلل کرنا مرنے سے زیادہ اڑا تھا۔ اب یہی احادیث بعد ختم نزل قرآن پاک کے قبل روایات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین ماہ کے عرصہ میں صرف پانچوں چیزوں میں سے علم قیامت ہی کا بتلیم تاریخ و سند۔ سب سے پہلے بڑے بڑے شراک و کواجم کے کہ ثابت کر دوسرے اکلکۃ العلیا اور اس موجودہ اپنی کتاب میں تو ثابت نہ کر سکے اور ہرگز نہ کر سکیں گے۔ اگر کوئی دلیل ہوتی تو قرآن و حدیث صحیحہ سے ہی کیوں نہ ہو کر روایات فاسدہ باطلہ قصص و حکایات خوابات احوال الرجال کے پیچھے پڑنے ضرور اکلکۃ العلیا اور اسی اپنی کتاب میں اس کے پیش کرنے سے دریغ نہ کرے۔ بلکہ اکلکۃ العلیا ص ۱۱ میں جو تاریخ الفکار سے ادھر نقل کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حجابت خارجیہ کے پیش میں روکی ہے۔ ابو ہریرہؓ اس کے فریب کو ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ اس کے ساتھ یہ عبارت بھی منقول ہے قد النقی۔ یعنی مجھے اس کا اتنا بول ہے۔ الفا یا یعنی خواب یا الہام و فراست ہے میں سے علم غیبی نہیں ہوتا بلکہ مکتوب ہوتا ہے۔ کہیں واقعہ کے مطابق صحیح کہیں غلط ہو جاتا ہے جو تشریف علم غیب سے خارج ہے۔ پس ناظرین اس امر کو بغور ملاحظہ فرمائیں کہ لفظ قد النقی کا ترجمہ چھوڑ دیا کہ کہ فریب کا روی نہ کھل جاوے۔ حالانکہ اس عبارت کے تفسیر ہی آپ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ کوئی ایسی بات بعد تم پر میں خطاب کو غلط نہ سمجھ کر لیا ہے۔ اگر وہ عدل کریں گے تو میرے گمان اور اس کے موافق ہے ورنہ تم بھی اپنے لئے کا جواب ہو گا۔ میں نے تو تمہارے لئے لکھا ہی کا ارادہ کیا ہے۔

فی نمایندہ امیر دینی باشند و حقیقت
در اشتیاق واقع شده اند

تفسیر احمدی مطبوعہ کربئی بی بی مفتاح میں ہے
ان هذه الخمسة معظمه القديسات
لا يمامه لثوبها فانه اذا وقف امثلا
على ما في غلبه وقف على موت
المرء وتولى عمود وفتح بكون
مقهوره خالد ودفن ودفن وغير
ذلك مما في القديس وهكذا القياس

اور یہ خاص حق تعالیٰ ہی کے لئے ہے نہ کسی دوسرے کے لئے چنانچہ مولوی نعیم الدین کے کجابل
میں خود تفسیر احمدی ص ۶۰ سے مفصل گزر چکا ہے۔

پس تمام اشتیاق عالم ملوی و عقل و نبیاد و نعت کا مفتح النیب غم میں داخل ہونا
اور سوائے اللہ کے کسی کو اس کا علم و اختیار نہ ہونا جس طرح زمرہ مسلمین میں ہر ایک
اپنے پیروں کے حق میں اختیار علم غیب کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ تیاریہ نقوۃ الایمان حسب النصوص
قرآن و احادیث اور کلام علمائے اعلام خود مسلمہ مولوی نعیم الدین سے ایضاً من اشعش
کر تمام اعتراضات بالحد و ہر کی تردید مانع ہو چکی ہے

گر نہ بیندہ بعد چہر چشم
چشمہ انتخاب را چہ گناہ
قوله ۱۹۲۲ ۱۹۲۳ حدیث ۲۴

واللہ لا ادری و انار سؤلہ اللہ ما
یفعول فی ولا یکو الحدیث

فہ یقین ہو کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آسمان میں
اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ انبیاء کو نہ دوسرے کا تقوۃ الایمان
ص ۱۲ اس جہالت کی تو کیا شکایت کہ تقی وایت کو تقی علم سمعنا باوجود مکہ وایت کے معنی
انکل اہ تیاس سے مانتے ہیں و انما تار ملہ اول مث ۹ میں ہے۔ اللہ یتراد بالہ العقل
باعتیاس علی غیرہ اور اس فریب کاری کا کیا گور کہ معصوم نبی و خاتم النبیین

فانہ ہذا عالم اللہ و دنیا و آخرت میں کس قسم میں
فی ولا یکو الحدیث بقولہ تعالیٰ انما یفعل ما یشاء و لا یستشیر احداً من الخلق و لا یخبر احداً
بما فی قلبہ و لا یخبر احداً من الخلق بما فی قلبہ و لا یخبر احداً من الخلق بما فی قلبہ
نفس تو ہے کہ اس میں شکایت گستاخ نے حضرات انبیاء و اولیاء کی شان میں وہ گستاخی کی
جس سے ایمان کا تمام نظام ہی بدم برہم ہو جائے جب انبیاء و کون بھی اپنے خاتمہ و اپنی جاہلیت
کا حال معلوم نہ ہوا اور ماضی اللہ ثم ماضی اللہ وہ بھی تو دہی ہوں تو ہر کوئی ان کے دین کو کسی
امید پر قبول کرے گا یہ تو وہ ندی علی ہے جو دنیا کو اسلیم سے مانع ہو اور پرستہ کرے کوئی
سخت سے سخت معاملہ کا فر شرک ہی اس سے زیادہ کیا بد کوئی اور عداوت کرے گا یہ وہی
جہلیاں ہے جس کے کہا جو عرب کے شرکین کے چکے تھے۔ تفسیر خازن جلد ۱ ص ۱۳ میں ہے
اس آیت کے ذیل پر شرک غرض ہوتے اور کہنے لگے کہ لات و عزری کی قسم اللہ کے نزدیک
بہلا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حال ہے اور انہیں ہم پر کوئی عزیت و فضیلت حاصل
نہیں اگر انہوں نے دین اپنے دل سے نہ گھڑا ہوتا تو ضرور ان کا سمجھنے والا انہیں خبردار کرتا
کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کرے گا جو ان شرکوں نے ذہر اگلا تھا وہی صاحب تقوۃ الایمان
نے بیا تقلید تو کرتا ہے شرکین کی دین عدا کرتا ہے ان کا اور دینا ہے موجدہ جو امتیں ان
شرکین کا روکتی ہیں وہی اس کے دین کو سناؤ۔ آیتنا انما یفعل ما یشاء و لا یخبر احداً من الخلق
اللہ ما یفعل ما یشاء و لا یخبر احداً من الخلق و لا یخبر احداً من الخلق و لا یخبر احداً من الخلق
کو دنیا میں فتح ہمیں اور آخرت میں غفران کا ثر و دلا اور تبادیا کہ ان کے ساتھ ان کا رب کی
کے گا دوسری آیت و لا یخبر احداً من الخلق و لا یخبر احداً من الخلق و لا یخبر احداً من الخلق
فقرضی انہوں سے کہو انکھوں کا علاج کرو قرآن پاک تار ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرے گا۔ اتنا دیکھا کہ انہیں ماضی کر دے گا حضور فرماتے ہیں اذ لا ادری
و واحد من امتی فی النار و تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۵۶۔ جبکہ ہر ایک امتی میں دوزخ میں
رہے گا میں دامن نہ ہوں گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور اپنا حال بھی جانتے ہیں اور اپنی امت کا
بھی حضور کا تو مرتبہ بڑا ہے قرآن پاک پر ہر ایمان لانے والا جانتا ہے کہ حضور کے لئے یہ دنیا
عالم میں قلنا ان یبعثک ربک معانا غنونا اس بے دہی کو کہ آیات نظر نہ آئیں شرکین کے
اس ناپاک قول کو لے لیا جو انہوں نے لوگوں کو اسلام سے روکنے اور سخت کرنے کے لئے
قرآن کا مشرکین کی قیچی اور صریح قرآن کی مخالفت اس بے دہی کے عیاں کی گئی ہے

من عباد الله ما رجحان الكوف
انا هو ومن سألني الوسيط
حلت له بشفاعتي ۱۱
ہوئی اس کے لئے شفاعت میری

پس حسب آیات قرآن پاک اور احادیث جمیعہ کے واضح ہو گیا کہ احمد آخرت میں باوجود علم
قطع جہنمی و بارہ معجزات انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً جناب خاتم المرسلین نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے درجہ حضرت معابد و اہل سنت رضی اللہ عنہم کے لئے بشارات جنت و بارہ میں
حسب و مدح حق تعالیٰ کے مغفور حسن عاقبت درجات عالیہ جنت میں فائز الہام ہیں لیکن تفصیلی
حالات قدرہ : اقامت کا طرز برحق تعالیٰ علامہ الذیوب کے کسی کو علم نہیں ہے جس طرح
وہم باطل شرک مولوی نسیم الدینی کا ہے کہ یہی عبادت محبوبان بارگاہ سے بروہ اتفاق و شفاق
یہ ہے نہ کہ ہر کوئی محبت دیکھ کر خود مولوی احمد خاغان صاحب بریلوی بھی السید الانبیاء نے
فی فتاویٰ الشریعہ رضوی بریلی صحت میں لکھتے ہیں۔

وہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دار ایمان ہے جو ان کی تعلیم دے کر انہیں جگہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جنت میں ایمان ہے جسے حضور پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جان
سے زیادہ پناہ دے ہیں مسلمان نہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم ان کی تعلیم میں ہے
معاذ اللہ کہ یہ ہے بلکہ اگر ان کو تو یہی ہوگی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اتباع حق میں
ہے حالانکہ ایمان پر انفرادہ کا گواہ دشمنی ہے ۱۱

نیز مکتوبہ صفحہ ۱۱ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نہایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موعود
تھا کہ جب حضور پر شایب سے فارغ ہوتے تو تم فرمائیے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا تو
آپ سے قریب ہے تو آپ نے فرمایا:

ما بینی و بینکم لعلی لا ابلغ
میں کیا ہوا تو فرمایا یہ دیکھ کر میری سگڑ

مولانا شاہ عبدالغنی محدث دہلوی نے فقر العالیات شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۱۱ میں اس حدیث کی شرح فرمائی
چھوٹا ہاں اندر لکھی چوٹا نام شاید کہ ترجمہ
میں آپ راہی ہوئے نہ کہ فرصت تمام
کہ جس کلمہ کے لئے انصاف کے لئے ہمارے حضور
کہ جو چیز نے علوم کے لئے لکھی تھی کیا ہوا تو فرمایا
کہ جو چیز تھی یا نبی کہ جو کلمہ میں عود کا ہے
وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی کہ جو کلمہ میں انصاف کے لئے

ما بینکم و ما بیننا لعلی لا ابلغ
کہ ہمارے ما بین و ما بیننا لعلی لا ابلغ
انکہ جو ساند از راستہ محبت جو میل لکھ
تیم فرمائیے ہیں اس کے جزو کلمہ میں جو کلمہ
وہ ہمارے ما بینکم و ما بیننا لعلی لا ابلغ

ہمارے ما بین و ما بیننا لعلی لا ابلغ
سنت اللہ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دم کرنے والے اسوہ حسنہ کو بیان کرنے والے
نبی موت کو ہم و دشمن نظر رکھ کے طہارت سے منہ دے لے : ایسے ہی صحیح بخاری پارہ ۲ ص ۱۱۱ میں
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

قال النبي صلى الله عليه وسلم
انا نأبشروا نكم تحفه موت و لعل
بعضكم ان يكون المحن عجزه من
بعض قاضى له على نحو ما سمع
فن قفقت الهم من اخيه شيئا فلا
ياخذ فاما قطع له قطعة من النار
نہا لعلی لا ابلغ لعلی لا ابلغ
میں انہوں نے ہمارے لئے کلمہ لکھا ہے
تیم کا خوش بیان میں ہوا لعلی لا ابلغ
اس کے راویوں میں سے ایک نے لکھا ہے کہ میں نے
اس کے بیان کی چیز میں سے ہی لکھا ہے اس چیز کو
نہا لعلی لا ابلغ میں نے اس کو لکھا ہے کہ

اس حدیث کی شرح میں امام تاج الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی شان میں مولوی صاحب
بریلوی جمالی القین ص ۱۱۱ امام الحفاظ اور علامہ نجیل الحفاظ اور علامہ امین الحفاظ
سید الحفاظ شیخ الاسلام علامہ عسقلانی - امام خاتم الحفاظ علامہ حیات الموات مکتبہ میں امام
خاتم الحفاظ حافظ الشان اور علامہ امین الحفاظ علامہ حیات الموات مکتبہ میں امام
مولوی قسیم الدینی مکتبہ الشان قاضی القضاۃ اوحد الحفاظ و انوار
اور اپنے رسالہ فرائد القریب میں شیخ الاسلام قاضی القضاۃ حافظ ابو الفضل عیوب الدین
احمد لکھا ہے پس آپ فتح الباری ص ۲۸ میں فرماتے ہیں قولہ انما انما بعدہ اقری
لواحد من البشری حد مرسلہ الغیب یعنی علم غیب ہر ماننے میں ہی اور بشمول کلمہ
بریلوی فتح الباری پارہ ۲ ص ۲۹ میں بھی بشرح حدیث مذکور فرماتے ہیں

قوله انما انما بعدہ اقری من
وہاں من کان رسولاً شاملاً
کہ آپ نے اپنی نسبت انہیں سے فرمایا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 الطلوع مرآۃ
 دل انصاف کا منظر فرمائیں کہ مولوی نعیم الدین نے کس درجہ بے رحمی و زبان درازی پر اپنے
 دعاوی کا اظہار کیا ہے کہ کلمۃ العلیار مستحکم میں اسی حدیث صحیح بخاری کے متعلق لکھا کہ
 "اس میں ایک حرف بھی ایسا نہیں کہ جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم جمیع بشریہ کے انکسار
 دہائی ہو دے"
 معاذ اللہ منہ جس سے پورے طور پر لاف ہے کہ آیات و احادیث ارشادات ائمہ سلف محدثین و
 متقدمین جمہوری و مشائخ کرام بعض منافقانہ ایمان لانا اور قرین و توصیف کرنا فریبانہ ہے ورنہ ایسی
 تصریحات کے بعد پھر کیا آنا کافی و نیز دیکھو صحیح مسلم ۲/۲۷۷ میں ہدایت ہے کہ
 "مذہب علیہ السلام کثرت فرما ہوتا ہے نہ جیسے یہ واحد و یک علم کہ تھے مگر اس کے متعلق
 کتاب نے فرمایا کہ تم تم تو انہوں نے کہا ہم اپنے مولیٰ سے ایسا ہی کرتے ہیں اور ان کے اگر تم شاید
 ایسا کرو گے جو ہر لوگوں کو گمراہ کر دے گا چھوڑ دیا میرے قصاص ہوا اس میں جوڑ کر کیا گیا اس کا آپ کو
 میرا پسند فرما آپ نے سوائے اس کے نہیں کہ میں پھر ہوں جو حد تک علم کس میں تم کو کسی شے کا
 دین کے کس میں تو اس کا امتیاز کرو اور جب علم کس میں کسی شے کا ہی ملے ہے پس سوائے
 اس کے نہیں کہ میں بشر ہوں" (مشکوٰۃ ص ۲۷)
 اس حدیث کی دوسری سندیں ہے
 قتال افتخار علیہ یا مود دنیا کہ "فرمایا آپ نے تم زیادہ مانتے ہو اپنے دنیا کے
 و صحیح مسلم ص ۲۷۷
 مولانا فتح محمد الحق محدث دہلوی جملة اشرف العلماء شرح مشکوٰۃ ج اول ص ۱۱ میں فرماتے ہیں
 حاصل آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 اجتہاد خود ازاں منہ کچھ پوچھے انکساری
 کردہ خود دوسرے سے مددیں باب چیز
 در حدیث و دلائل مستبر آنکہ آنحضرت
 راسل اللہ علیہ وسلم نقلتے جو و ابشالین
 امیر دنیا بدست متعلق خود فرض دے بدن ان
 حاصل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 اس کے کتاب کی طرف اس امر کی کھجور کی
 احادیث و روایات کی کہ اسے اس حدیث میں
 واقع ہے اس بات کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 دیکھ کر دنیا کی اس حد کا اثر کرنا انکسار دعا و

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 بہار منہ طبع ساریت دنیا و آخرت جہاں
 نا تمام ہو کر نہ بیان ہو سکتی بلکہ حدیث
 بعضی تہجد بعض روایات ہمدردی اختیار کر
 فرمودہ ہو کر تہجد کا ذکر کر کے دیکھو خود
 یعنی مرگنا و انکسار ہواں نیست و غنا
 پس اگر ذہن عالم کی ہر شے کتاب کا جانا ضروری ہو تو آپ اپنے ارشاد اجتہادی سے رجوع
 فرماتے مگر مولوی نعیم الدین کی عقل پر اپنی سیواہ دلی کا لوجہ حدیث کے ایسا ہوا پھر گیس
 ہے کہ مرتب الفاظ حدیث سے مضطربانہ انکار کر دیا جاتا ہے چنانچہ کلمۃ العلیار مستحکم میں لکھا
 ہے کہ حدیث میں نہیں "پھر دروغ کو حافظہ نباشد خود حدیث میں نقل کیا فقال انتم اعلم
 یا مود دنیا کہ اور مقام میں یہ لکھا کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برزخ و مکان میں کچھ ذہن
 بھی پرستیدہ نہیں اگرچہ بشریت کے اعتبار سے یہ زیادہ کی کر دینا کا کام خوب جانتے ہو" پھر
 لکھا کہ کوئی بچے کہ کتاب کے علوم کی تخصیص خود واحد سے ہوتی ہے
 معاذ اللہ اتنی عبادت میں انکار بھی اور ہر اور سے اقرار پر عملیہ خود واحد ہی و دہا مری
 کوفہ ہر مری پرستیدہ نہیں لیکن
 گزشتہ جہد بعد از شہر و شہم
 حاشیہ کتاب راجحہ گنا
 حالانکہ مولوی نعیم الدین کے اقتدار مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی غلو فکات حصہ سوم حسنی
 بریلوی کے مشہور ملامت میں لکھے ہیں "موض، احسن الامام جہاد کا قول ہے اور وہ بھی غیر لغو
 و ارشاد تو اس سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ ان کا قول نہ مانا جائے قرآن عظیم ایک حرف نہیں چل
 لکھا تا و تہیکہ ہادیث اہل ائمہ کے اقوال کو نہ مانا جائے"
 سید عالم غیب میں لای قاری کی کتاب کا ذکر فرماتے ہیں
 ملا علی قاری کی ہی کی تو صیف میں مولوی نعیم الدین
 علی بن سلطان محمد القاری یہ لکھا ہے مگر اپنی اس کتاب کے جہد سے اس میں بعض فقرات علامہ
 بر آفتاب کیا ہے کیونکہ اپنی جملہ قریب کاروں کی حال کی نہ سکے کی اس لئے کہ آپ متعین حقیقہ میں
 سے میں موضوعات کہ جہد ۱۲۷ میں مولوی نعیم الدین علی بن سلطان کی تمام بدالیوں کا اہتمام کر کے
 طبع فرماتے ہیں ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں

قَالَ وَقَدْ جَاءَهُ بِالْكَذِبِ بَعْضُ
 مِنْ يَهُودِي فِي رِمَانَتَا الْعِلْمِ وَهُوَ
 مُتَضَيِّعٌ بِمَا لَوْ يَعْطِيَانِ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانِ لَوْ
 مَتَّى تَقُومُ السَّاعَةُ قَبْلَ لَمْ يَفْعَلْ
 قَالَ فِي حَدِيثٍ جَبْرَتِي بِمَا السُّلُوكِ
 عَنَّا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ فَرَفَعَهُ عَنْ
 مَوْضِعِهِ وَقَالَ مَثَلًا أَنَا وَأَنْتَ
 فَمَلَأُوا هَذِهِ أَمِنْ اعْظُوا الْجَهْلَ وَ
 اقْبَحُوا التَّخَرُّفَ وَالسُّنْبُكَ أَعْلَمُ
 بِأَنَّهُ مِنْ أَنْ يَقُولَ لِمَنْ كَانَ لِيْكَ
 أَعْرَابِيًّا أَنَا وَأَنْتَ فَعَلِمُوا السَّاعَةَ
 أَلَا أَنْ يَقُولَ هَذِهِ أَلَمْ أَهْلُ أَنْتَ
 كَانَتْ يَعْرِفُ أَنْتَ جَبْرَتِي وَرَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ
 الصَّادِقُ فِي قَوْلِهِ وَالَّذِي نَهَى
 بَيْدَهُ مَلْجَأٌ فِي فِي مَعْرُوفَةٍ أَلَا
 عَرَفْتَهُ غَيْرَ هَذِهِ الْعَصُورَةِ وَنَظَرِ
 اللفظ الآخر ما غيبنا على غير هذِهِ
 المَرَّةِ وَفِي النُّقْطَةِ الْآخِرَةِ وَاعْلَمْ
 الْأَعْرَابِي فَنَدَى هُوَ الْفَتَا وَالْمُتَوَلِّدُ
 عَيْدٌ وَاشْتِئَاؤًا نَاعِلًا لِنَبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ جَبْرَتِي بَعْدَ
 مَدَّةٍ كَمَا قَالَ عَمْرٍو ثَبُتْ لِيْكَ
 فَتَالِهُنَّ عَلَيْهِ الْعِتْلَةُ مَا لَسَلَامُ



۱۰ عمر اندر می من السائل والمحدث
 يقول فلو وقت السؤال أن جعل
 ولو غير الصواب ثم لله إلا بعد
 مدة ثم تقول في الحديث ما تقول
 عنها ما علم من السائل يعوكل
 سائل ومثول عقل سائل ومثول
 عن الساعة هذا شاعها ولكن
 هو لا الفلقة عند هوان علم
 رسول الله منطبق على علم الله
 سواء بسواء فكل ما يعلمه الله
 يعلمه رسول الله والله تعالى يقول و
 من حولكم من الأعراب منافقون
 ومن أهل المدينة مردوا
 على النفاق لا تعلمهم ومن لظن هذا
 في سورة دهي من ادخل ما نزل
 من القرآن هذا والمنافقون
 جبرام في المدينة انتق
 ومن اعتقه تسوية علم
 الله وسؤله بغير اعتبار اجابا
 كما لا يخفى قال ومن هذا
 حديث عند عائشة رضي الله عنها
 لما ارسل في طلبه فاما روا
 العجل العجيب وما يزيد ما
 فقد مرد يظن قول القائل
 حديث عائشة ففقد وعكر

الغضاة من كبرياءهم من
 احكامهم المحدثين قال البخاري
 حدثنا عبد الله بن يوسف
 اخبرنا مالك عن عبد الرحمن
 بن القاسم عن ابي عبد الله عاشر
 رضى الله عنه قال خرجنا مع
 رسول الله صلى الله عليه و
 سلم فوقف بموضع اسفاره حتى
 اذا كنا بالبيداء اوردنا البعير
 انقلع علمه فقام رسول الله
 صلى الله عليه وسلم على القاسر
 واقام الناس معه وليسوا على ما
 وليس معهم ماء فاق الناس اى
 اى يكون فقاموا الا ترى ما صنعت
 عائشة فقامت برسول الله وابنائها
 وليسوا على ماء وليس معهم ماء
 فجاء ابو بكر ورسول الله واخضع
 لها سرة على فخذي فقامت فقبضت
 حبس رسول الله والناس ليسوا
 على ماء وليس معهم ماء فقامت
 فغابني ابو بكر وقال ما شاء الله
 ان يقول وجعل يطعن بيده في
 خاصتي ولا يمنعني من الفم الا
 مكان رسول الله على فخذي فقام
 عليه السلام حتى اصبح على غير ماء

فانزل الله آية التيمم فقال اسعد بن
 السخري ما جئناك يا رسول الله
 بغير ما نرى في كتابك فقلت
 عليه فوجدت في العقد تحت قال ومن
 هذا ومن هذا القليل حديث
 تميم القرم وقال ما ارى لوتر كفرة
 لا يظهروه شئ فتركوه فجاءه عيسى
 فقال انتم اهل علم مدنيا كرموا
 منكم عن عدا شقة وقد قال لعل
 قل لا اقول بكوني عدي خواتم الله
 ولا اهل العيب وقال ولو كنت
 اهل العيب كما ستكفون من الظهور
 وما جرى كراما من منين عائشة
 ما جرى ورحاها اهل الافك له
 يكن يعلم حقيقة الا ما هو حق جاز
 الوحي من الله تعالى بغير ما وعدت
 هؤلاء الغلاة انه عليه الصلوة
 والسلام كان يعلم الحال على
 حقيقة بلا زينة استشار الناس
 في خرافات وادعائهم فسالها
 وهو يعلم احان وقال لها ان
 كنت المصيبة قد غلبت فاستغفر
 الله وهو يعلم حقا يقينا انها
 لو تلمذت مني ولا ريب ان الحال
 لكانت حق فقلت انما اعتقادهم

استم یکنر عنہم سیسات ہرور
 بد خلوا الجنة وخلصوا کافرا
 اقرب الیہا وخص بہ فہو اعمی
 اناس لامرہ واشد عور مخالفتہ
 لستہ وھو کاد فیہ ہر شبہ
 ظاہر من النصاری الذین غلوا فی
 المسیح اعظم الغلو وخالفا
 شرعہ ودينہ اعظم الخالفات
 والمقصود ان ھو کاد تصدقون
 بالاحادیث المعکونہ وبتہ
 الصور جتہ ویرثون الاحادیث
 الصحیحۃ والہ ولی دینہ
 فیقسمون یقو مرلہ بحق
 النصیحۃ اھ

الحمد للہ کہ ملامی قاری نے جو خصوصاً اکابر حنفیہ میں سے ہیں حنفیہ ابن القیم کی عبارت نقل کر کے مع اس پر تفسیر کیا تاکہ توفیق الایمان بہت دیر میں مدعیان علم غیب کی کمریں توڑ دیں۔ تمام تر دھاری باطلہ غیب کو خاک کر دی کہ کوئی جیلہ و تامل نہ سہہ باطلہ کی تمجید نہ ہو۔ یہ خصوص قرآن و احادیث صحیحہ کی نگاہ میں نصاریٰ فرقہ صانعوں کو کہنے والوں کو دین خودی کو الٹ بیٹھ کر دینے والے قرار دے کر ہزاروں سالوں سے ہمارے ہاں جو یہود و مسلمان کے علم بردار و قرآن و حدیث کی گنجائش اور سچی خدمت پر قائم رہنے والے بہت دیر میں کامر کھنے والے اہل ایمان کو شبہات غیب کی خوشخبری بکثرت و مستجابی شان عالم ربانی حقانی کی ہوتی ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مطلب علم غیب میں فقہائے حنفیہ کی تصریحات اور تادیب
 علی ہذا ملامی قاری موصوف الصدور

مسئلہ علم غیب میں

نحو اعلام ان الانبیاء لم یعلموا
 المغیبات من الاشیاء الا ما علیم
 اللہ تعالیٰ احیاناً و ذکو بحقیقہ تعالیٰ
 بالتکفیر بانقاد ان النبی یعلم
 القیام بعد اذنتہ قولہ تعالیٰ قل لا
 یعلمون فی السوات و لا در الخلیف
 الا اللہ کذا فی المسارۃ +

اسی طرح سب غیب کی خبر تباری کا منی خان جلد رابع باب مایکون کفر من المسلم و مالا یکن
 مسئلہ میں محدثین کے مرقوم ہے

رجل تزوج امرأة یفتری عود
 فقال الرجل والمرأة خذنا ما
 یتباعنا معبراً کما یرد لیس قالوا یکون
 کفراً لا اشتد ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب و
 هو ما کان یعلم الغیب حق کان
 فی الاحیاء فکیف بعد الموت
 انتفی فی حدیث الصحیحۃ ایضا امرأة قالت
 تزوجنا نوتر خدی دانی و فقال نعم قال
 الشیخ اکھام ابو یوسف محمد بن الفضل
 یکفر الرجل لان السر والغیب واحد

علی ہذا قاری عالمگیری جلد اول صفحہ ۱۱۱ مرقوم ہے

ومن تزوج امرأة بشهادة اللہ ورسولہ
 لا یجوز النکاح کذا فی التجنیس +

اسی طرح بحر الرائق وغیرہ اکثر کتب فقہ حنفیہ میں مرقوم ہے چنانچہ تالاباوند طراز صاحب قضا

ابن ابی حمزہ دار سعدیہ مولودہ گرسنا و دریں میں ہر ملاقا اندر زیادہ بجز حقیقت طاری نہ ہوتی تھی
 اور اس پر آپ کا غلط فہمی میر سید احمد صاحب ملاحظہ کیا گیا سوال میں منسلک ہوا صاحب ملاحظہ
 ہو یہ تصدیق حضرت سیدنا محمد علیہ السلام کے وقت میں ان کے دوستوں سے جو دعویٰ کیا تھا کہ سید
 استقامت سیدنا محمد علیہ السلام سے کیا گیا تو فرمایا کہ یہ خیالات بے اصل نہیں ہیں حق تعالیٰ کی جانب سے تربیت
 عطا کی طرفیت کے لئے جو تالیف کسی جنگ کے ہوتے ہیں ان کو حق تعالیٰ کی طرف سے دیا کرتے ہیں انہوں
 بچوں کے جو کتب میں ملتے ہیں استاد باں باپ ان کو اچھے اچھے دعوے دیتے ہیں کہ تبارے لئے
 ہم نے غفلت بنانا ہے اور شریعی دینے کے لئے آمادہ کرتے ہیں اور انہوں نے خود تیسرا ایک گروہ سے
 بہت خوش ہوئے گئے ہانسی کی تختی تھی جس کے علی بن القیس حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی اور دیگر
 بزرگان سے بکثرت و دور حضرت اور رحمت کے تابعین حضرت کو ان کے طریق سے بکثرت بکثرت تمام
 مخالفت پر متولی ہوتے ہیں اور وہ دعوے بھی ہوتے تھے چنانچہ حضرت شہرہ یوسفی وادیم آپ کے اس
 امت میں کوئی زمانہ کا ایسے ابدالوں سے غالی بنو دہا اہل زمین پر سیدنا محمد صاحب حضرت و درستی
 ان کی برکت سے حاصل ہوتا ہے پس کیا تعجب کرنے کی بات ہے کہ میر سید احمد کو بعض ان مراتب
 میں سے حاصل ہوا ہوا ان کے زمانہ کے لوگوں کو اس کا اثر پہنچا ہو مگر اس کا انکار نہ اچھا نہیں
 ہے بلکہ انکار کرنا ہی حق تعالیٰ کے ان وعدوں کے انکار کا ہر عقوبت علیہ مگر فرماوے ہیں یہ تمام
 صادق ہی نقطہ

الحمد للہ کہ اس دورہ اخیر میں حضرت مجدد سیدنا محمد صاحب کی قبر مومی صدی کی
 تجدید سے حق تعالیٰ نے عالم پر وہ جلوہ افروز فرمایا جس کا کوئی اہل انصاف و تدبیر انکار نہیں کر
 سکتا جس قدر مودعا لیں تو تجدید کے لئے اسے تمام آمیزش و رسومات و شریکات اور بدعات کے مٹانے
 قرآن و سنت صحیحہ پر عمل کرنے والے ہیں حضرت سیدنا محمد صاحب ہی کے حواریوں میں سے
 ہیں یا آپ سے جس عقائد و مزور دہنئے میں اور جو لوگ گور پرستی و رسومات شرکیہ و بدعیہ میں
 مبتلا ہیں وہی آپ سے بغیر و بدعات رکھتے ہیں یہ ایک ایسا امتیاز ہی اعزاز ہے جو کسی
 پر پوشیدہ نہیں قرآن و امداد میں انبیاء و اولیاء بزرگوں کے ظاہری ماننے والے کو سب منتقل
 رہی مگر جو حیدر و سنت شرک و بدعت میں فرق میں کرنے والے ہی گروہ مقدس میں منحصر ہیں
 ہر چند کہ حضرت مجدد الف ثانی کا وجود و رسومات شرکیہ و بدعیہ کے قلع قمع کے لئے غفلت
 کبریٰ و لغت ظنی تھا مگر اکثر لوگ آپ سے حق تعالیٰ کی رحمت رکھتے ہوئے ہی گور پرستی و بدعات

میں گرفتار ہیں یہ غفلت اس کے کہ حضرت سیدنا محمد صاحب مدد کی مدد کے لئے اسے واسطہ بنو
 و دیگر مالک میں لاکھوں سے تنہا و سہرا زمانہ میں تمام مودعا لیں متبع سنت ہوتے ہیں و حال
 فضل اللہ یوحنا من یشاد یہ حق تعالیٰ کی خلق پر اس دورہ آخر میں بڑی اتمام حجت ہے
 و اللہ العزیز الباقی

ایک ہاتھ سے مصافحہ کے لائل آفرینات فخر متغی کی رو سے مزید برآں مولوی نعیم الدین
 داران ہی ہے ہاتھ ہی ہاتھ لاکر باتیں ہو رہی ہیں اور ہاتھ ہی عایا تو انگریزوں یا غیر غفلت کی طرح
 ایک ہاتھ خدا سے بھی ایک ہاتھ سے مصافحہ اور دوسری نہ لیا گیا تھا کہ ہاتھ جو میں شرک تھا
 مصافحہ شدہ طریقہ سنت کے ساتھ گستاخانہ سمانڈ نہ تھا ہے جو کوئی اہل مذہب مہذب پسند
 نہیں کر سکتا یہ ہیں اٹھارہ بیودہ مولوی نعیم الدین کے جو ناظر ہی اہل انصاف ملاحظہ فرما رہے
 ہیں سلاک مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے رسالہ مصافحہ طبع اہلسنت و جماعت
 بریلی ص ۱۱۱ رقم ہے

حدیث مدنیہ میں ایمان و فی اللہ تعالیٰ منہا جیسے طہرائی کے معجم اوسط ادبی نے شعب
 ایمان میں لیسند صلح روایت کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان
 مسلمان کی کرسمم کرنا حاذق پیدا و خصا لہ اور باوجود کر مصافحہ کر کے مان کے گنا
 جہاد شہر میں جیسے جیسے کہ ہے حدیث سے مسلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ہم کہ لہرائی
 میں لیسند حسن مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان جب اپنے
 بھائی سے مل کر فاختہ پیدا اس کا ہاتھ پکڑتا ہے ان کے گنا و مٹ جاتے ہیں حدیث
 النبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ امام احمد نے ایسی سند سے جس کے سب رجال سامعون بن
 مروئی حری بصری صدیق دلس کے ثقات عدول میں اور نیز ابو حلیہ و زرار نے روایت کی
 جب دو مسلمان لاکھ کے قدرت فاختہ احد عیال صاحبہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑی
 اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان کی دعا قبول فرمائے انسان کے ہاتھ عیال ہونے پائیں کہ ان کے گنا
 بخش دے حدیث سے ایمان غائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ احمد نے سند اذنیان نے فرما
 میں لیسند صلح روایت کی حضور پرورد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان آپس میں مل
 کر فاختہ احد عیال صاحبہ و فاختہ احد دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اور مصافحہ کریں اور

اور بیان کرنا اور اس کی شفاعت فراموش

شفاعت کا بیان اور اس کی حقیقت

قرآن مجید ۱۹۱ ص ۱۹۱ میں ہے کہ شفاعت حق ہے اس پر اجماع ہے اور کثرت کلمات قرآن اس کی شہادیں احادیث اسباب میں درج و شہرت بلکہ تراویح منویٰ تکسمیم ہیں کتب ذخیرہ اس سے بالا مال ہیں۔ فقہ اکبر میں حضرت امام الاکرام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یعنی انبیاء علیہم السلام اور بالخصوص ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مسلمان گنہگاروں اور مستحق مذہب کیوں گاہ کہ ان کے لئے حق ہے اس کے بعد شرح فقہ اکبر و قیوت تائیدات متوالی ہیں

اقول فرماؤ کہ شفاعت بے شک موعودین گنہگار مسلمانوں کے لئے جو شرکات سے بچتے ہیں اور قیوت اور تکریر پر ہلکہ نہیں کرتے ان سے مراد ان طلب ہیں کہ ان کے لئے نذر و منت دانتے ان کو دروازے حاضر و ناظر مان کر خلیفہ فرما دیا نہیں کرتے علم غیب سوائے حق تعالیٰ عظام الغیوب کے کسی مخلوق میں ثابت نہیں کرتے حسب اہواز و دشت حق تعالیٰ کے بلا کلام سب کے نزدیک ثابت اور حق ہے اور جو شرک حیدر رکھتا ہو ہر گز ایسے کی شفاعت نہ ہوگی۔ یہ امر تمام قرآن و احادیث سے بجا خلاف ثابت و مسلم ہے۔ فرمایا حق تعالیٰ نے قرآن پاک کے پارہ ۵ سورہ ناس میں

وَلِلّٰهِ الْغَيْبُ لَا يَشْرُكَ بِهِ حَقِّقِ الْمُنِيبُ يَشْتَبِہُ اس کو ہر شرک
وَيُخْفِیْ مَا دُونَ ذٰلِكَ لَعَلَّکُمْ تَعْلَمُوْنَ کہتے اللہ کے ساتھ اور جیسا ہے اس کے سوا

قیلہ

گاہوں کو ہی کو چاہئے

اور فرمایا پارہ ۳ سورہ بقرہ

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَ رَبِّکَ اِلَّا بِاِذْنِہٖ

مگر ایسا ہے کہ دعا کی گاہ اس کے گواہی

مگر اس کے ذمہ ہے

میں کہ خود مولوی نعیم الدین نے صلا میں پیش کیا ہے اور خود ہی صلا میں حدیث ترمذی پیش کی ہے

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم
اتقوا من عند ربی و خیر فی
بین ان یدخل بضعف امی الہمنا
۱۰ حضرت نے فرمایا میرے پاس میرے سب کی
۱۱ جو سے ایک دعا آئی ہے مجھے مقید دیا
۱۲ اس کی گواہی شفاعت میں حق میں حاضر ہوا

وین الشفاعۃ فاحذرت الشفاعۃ

و علی لسن مات لا یشرک بالہا
شیئا
اس میں کہ ان کی شفاعت کرنا نہیں ہے
شفاعت کی جگہ پر اللہ شفاعت ہر شخص
کے ہے جس میں ہر کوئی کہہ سکتا ہو
فرما دیکر ہو

اور پارہ اذن شفاعت میں خود مولوی نعیم الدین نے صلا و غیرہ صفحات میں احادیث اذن میں
کی ہیں کہ جب لوگ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اس سے شفاعت کریں گے حضور
فرماتے ہیں

ناقلین فاستاذن علی ربی

میں اہل بیت اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گا

۱۰ لہذا کہ مسئلہ شفاعت کی حقیقت تو مجھ کو اسی قدر ہی جو واضح ہو چکی اب آیدہ
مولوی نعیم الدین کے بیانات کی تفصیلات ضروریات سے ہے۔

قوله

۱۹۸-۲۳ تقویت الایمان دلتے نے انکار شفاعت میں بڑا ہی غضب دھایا
آجوں اور مزید کے معانی میں تحریریں کیں کفار اور جہنم کے حق میں جو آیات نازل ہیں
ان کو مقربان بارگاہ حق پر چسپاں کیا۔ قرآن و حدیث پر اعتراض اٹھائے۔ مسئلہ شفاعت کے
حسب تقویت الایمان کے اقوال کے خلاصے۔ صفحہ انبیاء و اولیاء کے پکارنے سے کچھ نہیں ہوتا
صہ اصل کو ماننا محض خط ہے۔ صفحہ کسی کو عالم میں تعزیر کرنے کی قدرت نہیں دی صفحہ کوئی
کسی کی حمایت نہیں کر سکتا صفحہ اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا بھی کفار کا شرک تھا صفحہ ۱۱
کرنے والا اللہ کا بندہ و مخلوق سمجھے جب بھی ابو جہل کے برابر شرک صفحہ کوئی کسی کا وکیل و حمایتی
نہیں صلا کا فرض اپنے جوں کو اس کی جناب میں اپنا وکیل سمجھ کر اتنے قے اس پر شرک ثابت
ہو جائے گو اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلہ کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے۔
صفحہ ۲۴ تم مجھ پر ایمان لائے اللہ میری است بی و اہل ہوتے اس پر ضرور ہر کوئی کہہ دے نہ ہر حنا کہ
ہمارا پایا بڑا مضبوط ہے اور ہمارا دلیل زبردست ہے اور ہمارا فیض بڑا محبوب سوچو ہم میں
کریں وہ ہم کو اللہ کے حساب سے بچائے گا۔ کیونکہ یہ بات محض غلط ہے کیونکہ میں آپ ہی
ذرات ہوں اور اللہ سے دوسرے اپنا کوئی بچاؤ نہیں مانتا سو دوسرے کو کیا بچاؤ سکوں و شفاعت
کی تم نہیں یا تو وہ خود مالک ہو یا مالک کا صاحب ہو یا مالک پر اس کا مالک جیسے بڑے بڑے
دیندار کا بادشاہ و پادشاہ کی ان پٹیا ہے زور دے رہی تم ادا میں طرح کر مالک سے سفارش کرے

اور بہتان ملزمان لا نظر کر کے انصاف فرمادیں۔

شفاعت کا بیان اور اس کی حقیقت

قولہ ۱۹۹۹ھ ۱۹۹۹ھ میں جن کی شفاعت حق ہے اس پر اجماع ہے اور کثرت آیات قرآن

اس کی شاہد ہیں احادیث اسباب میں درج شہرت بلکہ نواز مثنوی کہ جس میں کتب جہیز اسے
الاف مال ہیں۔ تقدیر میں حضرت امام الاکرام امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایہا طیب السلام
اور باطنی ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سب سے بہتر ہے اور مستحق طلب
بہتر و گناہ کرنے والوں کے لئے حق ہے اس کے بعد شریعت کبر و قیوت تائیدات مشمولہ میں
اقول قولہ لا یستجیب شفاعت ہے شک ہو مگر یہ گناہگار مسلمانوں کے لئے جو
شرکات سے بچتے ہیں اور توبہوں اور توبہوں پر توبہ نہیں کرتے ان سے مراد تائب نہیں
کرتے ان کے لئے توبہ و منت دیتے ان کو دوزخ سے حاضر و ناظر مان کر خدا میں فراموش
نہیں کرتے ظلم و سب سے حق تعالیٰ عظیم الغیوب کے کسی مخلوق میں ثابت نہیں کرتے
حسب اہانت و ذلت حق تعالیٰ کے بلا کام سب کے نزدیک ثابت اور حق ہے اور
جو شر کہ حیدر و کتا ہو ہر گز ایسے کی شفاعت نہ ہوگی یہ امر تمام قرآن و احادیث سے بلا
خلاف ثابت و مسلم ہے۔ فرمایا حق تعالیٰ نے قرآن پاک کے پارہ ۵ سورہ نساء میں
وَلِلّٰهِ لَا یُغْنِیْ عَنْکَ شَیْءٌ مِنْ شَیْءٍ حَتّٰی تَقُولَ اِنِّیْ سَلَمْتُ لَہٗ
وَلَا یُغْنِیْ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ اَمَلْتُ
میں کہیں کوئی کوہا ہے

اور فرمایا پارہ ۳ سورہ بقرہ میں

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ
یاد دہندہ

میں کہ خود مولوی نعیم الدین نے ص ۲۱۱ میں پیش کیا ہے اور خود ہی ص ۲۱۱ میں حدیث ترمذی
دیکھیں کی ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انا فی امت من عناد فی ذلک
میں کہ خود مولوی نعیم الدین نے ص ۲۱۱ میں حدیث ترمذی
دیکھیں کی ہے

وین الشفاعۃ فاخترت الشفاعۃ
و علی لسان مات لا یشرب بالحق
شیخنا

اس میں کہیں ان کی شفاعت کی گئی ہے نہ
شفاعت کی اختیار فرمایا اور شفاعت ہر شخص
کے لئے ہے جو اس حال میں ہو کہ خدا کے ساتھ نہ ہو
فریک و گناہ ہو

اور پارہ ۱۱ میں شفاعت میں خود مولوی نعیم الدین نے ص ۱۱۱ و غیرہ صفحات میں احادیث اذین میں
کی ہیں کہ جب لوگ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے لئے شفاعت کریں گے حضور
فرماتے ہیں

ما تطلق فاستأذن علی ربی
میں کہتے ہیں چاہے شہید کے حضور میں ہو

اور اگر مستحق شفاعت کی حقیقت تو مجھے اس قدر حق ہو تا کہ میں اب آئندہ
مولوی نعیم الدین کے بہتان کی تفصیلات ضروریات سے ہے۔

قولہ ۱۹۹۹ھ ۱۹۹۹ھ میں جن کی شفاعت حق ہے اس پر اجماع ہے اور کثرت آیات قرآن
اس کی شاہد ہیں احادیث اسباب میں درج شہرت بلکہ نواز مثنوی کہ جس میں کتب جہیز اسے
الاف مال ہیں۔ تقدیر میں حضرت امام الاکرام امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایہا طیب السلام
اور باطنی ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سب سے بہتر ہے اور مستحق طلب
بہتر و گناہ کرنے والوں کے لئے حق ہے اس کے بعد شریعت کبر و قیوت تائیدات مشمولہ میں
اقول قولہ لا یستجیب شفاعت ہے شک ہو مگر یہ گناہگار مسلمانوں کے لئے جو
شرکات سے بچتے ہیں اور توبہوں اور توبہوں پر توبہ نہیں کرتے ان سے مراد تائب نہیں
کرتے ان کے لئے توبہ و منت دیتے ان کو دوزخ سے حاضر و ناظر مان کر خدا میں فراموش
نہیں کرتے ظلم و سب سے حق تعالیٰ عظیم الغیوب کے کسی مخلوق میں ثابت نہیں کرتے
حسب اہانت و ذلت حق تعالیٰ کے بلا کام سب کے نزدیک ثابت اور حق ہے اور
جو شر کہ حیدر و کتا ہو ہر گز ایسے کی شفاعت نہ ہوگی یہ امر تمام قرآن و احادیث سے بلا
خلاف ثابت و مسلم ہے۔ فرمایا حق تعالیٰ نے قرآن پاک کے پارہ ۵ سورہ نساء میں
وَلِلّٰهِ لَا یُغْنِیْ عَنْکَ شَیْءٌ مِنْ شَیْءٍ حَتّٰی تَقُولَ اِنِّیْ سَلَمْتُ لَہٗ
وَلَا یُغْنِیْ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ اَمَلْتُ
میں کہیں کوئی کوہا ہے

اور وہ اس کی سفارش خواہ کواہ قبول کرے پھر دل سے خوش ہو یا غمناک جیسے بادشاہ بڑی
 بیگمات کہ بادشاہ ان کی محبت سے ان کی سفارش رد نہیں کر سکتا پہلی قسم کا تمام شفاعت
 دعاہت اور دوسری قسم کا شفاعت محبت رکھا اور اس کا حکم یہ بتایا اس واسطے کہ کسی
 اللہ کی جناب میں ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی اور جو کوئی کسی نبی و ولی کو یا امام اہل شیعہ کو یا کسی
 فرشتے کو یا پیر کو اللہ کی جناب میں اس قسم کا شفعہ بھیجے سو وہ اصلی مشرک ہے اور بڑا
 جاہل۔ مسئلہ ۳۵۰۔ تیسری صورت یہ ہے کہ چند پروردہ کی ثابت ہو گئی مگر وہ ہمیشہ کا
 پتہ نہیں اور چہرہ کی اس نے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھہرایا مگر نفس کی شامت سے قصور ہو گیا
 سواس پر شرمندہ ہے۔ اور مات دن ڈرتا ہے اور بادشاہ کے آئین کو سرفراہیوں پر
 رک کر اپنے تئیں حقیر قرار دیکھتا ہے۔ اور لائق سزا کے جانتا ہے اور بادشاہ سے بھاگ
 کر کسی ایسے دربار کی پناہ نہیں ڈھونڈتا اور اس کے مقابلہ میں کسی کی حمایت نہیں جاتا۔
 اور مات دن اسی کا منہ دیکھ رہا ہے کہ دیکھنے میرے حق میں کیا حکم فرمائے سواس کا
 یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے دل میں اس پر ترس آتا ہے مگر آئین بادشاہت کا خیال
 کر کے بے سبب درگزر نہیں کرتا کہ کہیں لوگوں کے دلوں میں اس آئین کی قدر گھٹ
 نہ جائے سو کوئی ایسے درباری اس کی مرضی پا کر اس فقیر راہ کی سفارش کرتا ہے۔ اور
 بادشاہ اس امیر کی عزت بڑھانے کو ظاہر میں اس کی سفارش کا ہم کر کے اس پر جوہر کی
 فقیر معاف کر دیتا ہے۔ سواس امیر نے اس پر جوہر کی سفارش اس لئے نہیں کی کہ اس کا
 فرائض ہے یا آشنائیاں اس کی حمایت اس نے اٹھائی بلکہ محض بادشاہ کی مرضی سمجھ کر کیونکہ
 وہ تو بادشاہ کا امیر ہے نہ جوہر کا تھاگی جو جھوٹ کا حمایتی بن کر اس کی سفارش کرتا ہے
 تو آپ بھی چہرہ ہوتا ہے اس کو شفاعت بالاذن کہتے ہیں صفحہ ۳۵۱۔ ۲۔ بادشاہ و ان کسی کی
 وکالت کی حاجت نہیں مسئلہ ۳۵۱۔ اے غلط بیچارہ تو اپنی جان کو آگ سے ہانگے مجھ سے
 جتنا چاہے سزاؤں کا نام آؤں گا میں تیرے اللہ کے بارگاہ۔ مسئلہ اللہ کے ہاں کا معاملہ
 میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور نہ اس کی تکمیل نہیں
 ہو سکتی۔ مسئلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط قربت کسی بندہ کی اللہ کے ہاں ہم
 نہیں آتی مسئلہ شفاعت میں تقویت الایمان کے عائدہ اقوال یہی ہیں۔ ان میں سے اکثر
 روایت شرح و تفصیل مذکور ہو چکا۔ اس کے علاوہ ان تمام طوائف کا ایک ہی جواب کافی ہے

یہ تمام جملے اپنے ہی امیر میں اندک و شرک کے تمام احکام کا اہم مصلح خود ان کی اپنی
 ذات سے کہ وہ مصلحت مستقیم ہیں اپنے پیر کی نسبت خدا کے اٹھ میں ہاتھ ڈال تمام فریاد
 کی منفرت کا وعدہ و وعید ہے کا اعلان کر چکے ہیں۔

اقول و یا اللہ شفیعی۔ تا قرین کلام مولوی نعیم الدین کی چنانچہ بندہ کی بنو
 و انصاف کا حفظ فرمائیں۔ جبکہ یہ امر مسلمات سے ثابت ہو گیا کہ شفاعت اہل توحید گنہگار
 کی جبکہ کسی قسم کے شرک میں مبتلا نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ بیشک ہوگی۔ تو پھر جو لوگ باوجود
 اقرار توحید کے قسم قسم کے شرک میں رہتا ہیں قبول قبولوں کو جس سے تدریجاً منت ان کو
 معذرت نظر جان کر غائبانہ تدبیریں فرمادیں مرادیں طلب کرنے میں امداد ہے ان کے حق میں
 علم غیب کے دعویٰ کرتے ہیں اور پھر شفاعت پر مجبور ہیں تو کس کا وعدہ شرعی قرآن وحدیث
 سے ان کی شفاعت ہو سکتی ہے اگر اس پر کوئی دلیل ہو تو خود مولوی نعیم الدین کو سب سے
 پہلے پیش کرنا ہی جبکہ خود تسلیم کر لیا کہ شرک کر کے ملے امتی کی شفاعت نہ ہوگی تو فیصلہ شد
 یہی مولانا شہید مرحوم نے صراحتاً فرمایا ہے اسی تقویٰ الایمان کی آیتوں اور حدیثوں کے سامنے
 کی تصدیق اور تحریفوں کی بیجاں بندی کی تکذیب اور تہوں کے حق میں معصوم ہونے کی ذریعہ
 کاری کے جملہ بیانات جیل سازی کی قلعی کھل کر پردہ و غشاہ پاش پاش ہو گیا۔ مولانا شفیق
 اور مولوی نعیم الدین نے عناد و بغض میں تقویٰ الایمان کے ایک ہی صفحہ کی مسلسل
 عبارت کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے خیانت و بددیانتی سے ظاہر کئے اور گنہگار ہیں جن کے
 تفصیلی جوابات خواہے اپنے مل میں گزر چکے مگر مختصراً تاقری کے سامنے ان عبارت کو خود
 تقویٰ الایمان سے پھر واضح کیا جانا ضروری ہے

دیکھئے صفحہ ۱ کی عبارت (فائدہ آیت سورہ یوسف) اس آیت سے معلوم ہوا کہ
 تمام اسماء و زمین میں کوئی کسی کا ایسا سفارش نہیں کر اس کو مانے اور اس کو
 پکارے تو کچھ فائدہ یا نقصان پہنچے بلکہ انبیاء و اولیاء کی سفارش جو ہے سو
 اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے ان کے پکارنے یا نہ پکارنے سے کچھ نہیں ہوتا
 اور یہی معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کا سفارش ہی سمجھ کر کرے وہ بھی مشرک ہو جاتا ہے اور دیکھئے
 صفحہ ۱ کی عبارت دومہ موصوف

فَلَمْ يَأْتِ شَفَعُونَ
 بلکہ جو کہان سے ملے ہوتے ہو

پہرہوں کو انسانی غلط ہے۔ **ف**۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں
 شرف دینے کی قدرت نہیں دی اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ
 پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بھائیوں کو اللہ کے بار نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق
 اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے۔ مگر
 یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر دنیا ذکر فی اور ان کو اپنا دلیل اور سفارش کی جھانسی ان کا
 کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاوضہ کرے کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی کہے
 سو پہل اور وہ شرک بھی برابر ہے۔ پس یہ پانچوں عبارتیں خط کشیدہ و صفحہ کی ایک
 سلسلہ کی ہیں جن کو الفاظ بعد بدل مولوی نعیم الدین نے نقل کیا ہے جو معنی خریف ہے
 پھر دیکھئے صفحہ کی عبارت

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
 وَكَانُوا يُؤْتُونَ زَكَاةً
 فَهُمْ فِي رُحْمِ رَبِّهِمْ

فہم یعنی کوئی لاف اور آدمی غلامی سے زیادہ رتبہ نہیں رکھتا اور اس کے قبضہ میں عاجزی ہے کہ اللہ
 نہیں رکھتا اور وہ ایک ایک میں آپ ہی نصرت کرتا ہے کسی کو کسی کے قابو میں نہیں دیتا۔ اور
 ہر کوئی معاملے میں اس کے دہرو اکیلا حاضر ہونے والا ہے کوئی کسی کا دلیل و حمایتی نہیں ہے
 پھر دیکھئے صفحہ ۳۷ کی عبارت

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
 وَكَانُوا يُؤْتُونَ زَكَاةً
 فَهُمْ فِي رُحْمِ رَبِّهِمْ

اس میں بھی الفاظ کا بدو بدل کیا گیا ہے۔ پھر صفحہ ۳۲ کی عبارت
 قُلْ إِنَّمَا أَدْعِي إِلَىٰ رَحْمَةِ رَبِّي وَأَنِسْ
 يُدْعِي إِلَىٰ رَحْمَةِ رَبِّي وَأَنِسْ
 يُدْعِي إِلَىٰ رَحْمَةِ رَبِّي وَأَنِسْ

اللہ کے جانب سے پکارتے ہوئے کہ یہ بات محض غلط ہے اس واسطے کہ میں آپ ہی کو اللہ کا بندہ اور اللہ
 سے دے دے پکارا کرتا ہوں پکارا نہیں ہوتا سو دے دے کو پکارا نہیں ہوتا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو عالم ان
 اپنے پیروں شہیدوں کی حمایت پر مجبور ہوا کہ اللہ کو قبول دیتے ہیں اور اس کے احکام کی تعمیل
 نہیں کرتے محض گواہ ہیں کہ سب پروردگار ہی اللہ عزوجل ہیں اور وہی اللہ عزوجل ہے اور اس سے ڈرتے
 تھے اس کی رحمت کے سوا کسی طرح اپنا پکارا نہیں سمجھتے تھے۔ پھر اللہ کی کافر کیا کہ ہے۔
 اب شناخت کی تین قسموں کو جو بلوہ شال و تشبیہ بادشاہ دنیا سے واضح کیا گیا ہے
 ملاحظہ فرماتے۔

۱۔ درجہ اولیٰ: اللہ صاحب نے یعنی سورہ سہا میں کہ جب اللہ پکارا تو ان لوگوں کو کہ نہال کرتے ہیں
 اللہ کے سورہ میں اختیار رکھتے ایک ۱۰۰ ہزار سالوں میں اللہ عزوجل میں اللہ عزوجل ان کا بدلہ
 میں کہ سراجا اللہ نہیں اللہ کا ان میں سے کوئی اللہ نہیں کام آئی سفارش اس کے دہرو مگر جس کو
 بھلائی دے مگر میان ملک کہ سب گہر مٹ دے ہر جہان کے دونوں سے لے کر پتھر کی کیا فرمایا کہ پکار
 رہے ہیں کہ حق اللہ ہی ہے لہذا وہ اللہ ہی جو کوئی کسی سے ملو لگتے ہیں اور اللہ کے وقت
 پکارے ہیں اور وہ اس کی حمایت کا کرتا ہے۔ سورہ اہل اہل صراط اللہ ہے وہی قسم اگر اللہ خود ایک
 ہوا ایک کا سا بھی یا ایک پر اس کا دہرو جیسے ہے اس سے میں کا کہنا بادشاہ صراط اللہ ہے
 کیونکہ وہ اس کے اور میں اللہ اس کی مملکت کے کہ ان کے خوش ہونے سے مملکت بخیر ہے
 اور صراط اللہ یا اس طرح کہ ایک سے سفارش کرے اللہ اس کی سفارش خواہ خواہ قبول کرے پھر
 دل سے خوش ہو یا ناخوش جیسے بادشاہ دہرو یا بیگات کہ بادشاہ ان کی محبت سے ان کی سفارش
 دہرو میں کر سکتا سو سراجا ہمارا ان کی سفارش قبول کر لیتا ہے سو میں کہ اللہ کے سوا لوگ پکار رہے
 اللہ ان سے ہمیں لگتے ہیں سورہ قمرہ ۱۰۰ آیتوں اللہ نہیں میں ایک صفحہ ۱۰۰ آیتوں کے اللہ
 کہ ان کا ساجنا ہے اللہ اللہ کی مملکت کے کہ میں اور ان کے بازو کہ ان سے اللہ کر ان
 کی بات مان لے اور نیز ہر عالمی سفارش کر سکتے ہیں کہ خواہ خواہ اس سے ملو لگتے ہیں اس کے
 صراط میں ان کا تو حال ہے کہ سب وہ کہ ہم کرنا ہے وہ سب صراط میں آکر ہے اس پر مدعا ہے
 میں اللہ صراط اور اللہ کے اسے دہرو یا اس کی حقیت اس سے نہیں کر سکتے بلکہ ایک دہرو ہے
 پھر اللہ صراط اس بات کی کہ اس میں حقیت نہیں سوائے آنا و صراط کے کہ ہم نہیں کر سکتے یعنی
 فرشتے پھر اللہ کا کافر کہہ دے کہ اللہ کی کائنات اور کائنات کے کہ اللہ کی کائنات اس کا ایک ات ہے

اکنون است او باید بود و عقد ایمان
را بر سر درست کرد و شکلی که درست
ایست و دیگر هیچ نیست۔

نیز ساری انوار از این صاحب مراد است منقول ہے۔

اما آنچہ انتر می کنند جمال کائنات
برگزینی معنی شود که در آید صبح کی از
است و س آتش را از فریب دادن
شیطان است ایشان را و لعب
کردن و س با ایشان زیرا که و س صلوٰۃ
اللہ سلام علیہ را معنی است بہر چہ
را معنی بہت قدری عز و جل و و س
بہمانہ میزداد و عاصیا زاد آتش و
رسول خدا عرف است بخدا و بحق
و س بہر است از آنکہ گوید بخدا
را معنی شتم کہ کسی را از است من دعا
دعا و س یا الٰہ یا الٰہی دلائل بیکہ ہر گاہ
قنالی الٰہن میکنند و بشفاعت پس
شفاعت میکنند کہ کسی را کہ بخود او ذن
میکند و یا معنی میشود و شفاعت بر آنکس
را کہ ذن دہد و را معنی گردد و یا معنی کلامہ
فائدہ و معلوم است کہ شفاعت ہے انک
حق تعالیٰ بے ریا نشد و یا معنی باشد و
لیکن و س تعالیٰ ان میکنند و رضامند
بشفاعت بقتضائے وعدہ کہ کردہ
است بار مائے و س۔

نیز اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ علیہ

چون عاشق از حضرت رسید با یاد
آید شامال و مال خود را بگذشت
آن حضرت فرمود اندر سر موی خود
میں کس کس کس را یاد تو اندا آورد و بہر
کس بخود در اندہ باشند کی گویند کہ
ای جواب آن حضرت مرا نشد را بہریت
آن بود کہ و س حرم پاک و س بود
چونین فرمود بکلیہ و اتم و بر شفاعت
نگاہ باز عمل و مجد و اجتہاد باز نمایند
چنانکہ با الٰہ بہت و قربت خود سے
فرمود کہ من مالک شتم شما را چہیزے
را کار کنید و بکلیہ من کنید۔

اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۱۷۱۷ھ لکھنؤ میں منقول عن ائمان مشرکین کے جو بندگی خاص
فرشتوں و غیرہ کو مرتبہ الٰہیت تک پہنچا کر ان کے لئے عبادت ادا کرانے سے استعانت
چاہتے ہیں فرماتے ہیں

و می گفتند کہ شفاعت بندگان خود
قبول میکنند اگرچہ رضامندی نباشد
چنانکہ بادشاہان بر نسبت امر استکبار
گاہ بہ جنینی میکنند

نیز شاہ صاحب موصوف حسن التقیہ مکتب فرماتے ہیں

و الشفاعۃ حق لمن اذن لہ الرحمن
و شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
و س لا ھل الکبار من امتہ
حق و هو مشفع و حنیف و قہم

فی الشفاعة قالوا نعم الشفاعة انما
 بتقدير ان الله تعالى ورحمته
 علی بنی امویہ امیر العزیز محمد بن ولوی و تفسیر فتح العزیز فی الشفاعة میں فرماتے ہیں۔
 شفاعة ہے کہ امیر اور ان روز منبول
 خواہد شد بدلیل آنکہ در آیات بسیار
 نقل شفاعة را منید باین قید فرمود
 اندر مانند یومئذ لا تنفع الشفاعة
 الا لمن اذن له الرحمن ورحمته له
 فیکلام من تالذی شام عندہ الا باذنہ
 میں مجید کا شفیع بطالع ہوگا تنفع
 الشفاعة عندہ الا لمن اذن له و احوالہ
 بیان کردند کہ غیر از کافر و حق بہدال
 معاصی حکم بشفاعة نخواہد شد پس
 معلوم شد کہ محروم مطلق از شفاعة
 کافر است و پس و شام سب مقام ہم
 نقل نہیں شفاعة است ویرا اگر کسی
 کلام برائے روحیال فاسد این کتاب
 و نیز ہم مشربان ایشان است از اولاد
 انبیاء و اولاد و متوسلان جزو گان دین
 کہ خود را قبول کردگان نامون از مؤمنان
 و از بدست می دانند و می چہند کہ با وجود
 کفر و قبیاحت دیگر بزرگان امارات غضاب
 اخروی خلاص خواہند ساخت و طریق
 و دایم خیال آنست کہ شفاعة حقہ کہ شفا
 جوقع آن عزوی شود بندان روز واقعه
 اس سے وہ شفاعة ہے جو غیر از حق و شفا
 کہ حق کے ہونے کے ہونے

خواہد شد زیرا کہ شفاعة ہر شخص اور
 آن روز موقوف حکم الہی خواہد بود چوں
 شفاعة موقوف بر حکم الہی شد جائے
 اعتماد نہاند چہ ترسل بآن شفاعة و قبول
 آن کلا بیت خواہد کرد بلکہ حکم الہی در
 است و ان در خطاست شود یا
 نشود شام بعض ترسل بکلمے تارش کنند
 کہ این ترسل سبب مستقل نیست بل شفاعة
 متہم و مستحق شفاعة است و بد
 چہ موقوف است اعلیٰ آنکہ شفاعة
 بذات خود تافع بود نہ مستحق آن گھسان
 شفاعة پیش کئے کہ شفاعة می زند
 مقبول ہم پیش خود چہ ظاہر است کہ اگر
 شفاعة بذات خود تافع بود چوں
 دادن مال یا خلاص کردن از قید آن
 کس آن شفاعة ما قبول کنند چہ
 فداک شفاعة نہ باشد و لغو محض
 گردد و چہ نہیں اگر شفاعة مقبول افتد
 اما بذات خود مضربا شد مثل شفاعة
 و زمینش حاکم تا اورا بسنا زساند
 اس شفاعة نیز بفتح معنی است
 پس حاکم تفعی قبول فرزند و جائے
 تفعی را سلب کرد نہ تا بیان استفاد
 بر دو وجہ است استفاد باشد و تفعی
 آن است کہ انبیاء و صلحا را در آن
 حکم الہی بر موقوف ہوئی اند کہ حق و شفا
 کہ ترسل بآن شفاعة و قبول
 کہ تارش کرد بلکہ حکم الہی در
 کہ ترسل سبب مستقل نیست بل شفاعة
 کہ این ترسل سبب مستقل نیست بل شفاعة
 متہم و مستحق شفاعة است و بد
 چہ موقوف است اعلیٰ آنکہ شفاعة
 بذات خود تافع بود نہ مستحق آن گھسان
 شفاعة پیش کئے کہ شفاعة می زند
 مقبول ہم پیش خود چہ ظاہر است کہ اگر
 شفاعة بذات خود تافع بود چوں
 دادن مال یا خلاص کردن از قید آن
 کس آن شفاعة ما قبول کنند چہ
 فداک شفاعة نہ باشد و لغو محض
 گردد و چہ نہیں اگر شفاعة مقبول افتد
 اما بذات خود مضربا شد مثل شفاعة
 و زمینش حاکم تا اورا بسنا زساند
 اس شفاعة نیز بفتح معنی است
 پس حاکم تفعی قبول فرزند و جائے
 تفعی را سلب کرد نہ تا بیان استفاد
 بر دو وجہ است استفاد باشد و تفعی
 آن است کہ انبیاء و صلحا را در آن

روز شفاعت خواہد بود و در روز شفاعت
 انبیا و اهل بیت شفاعت حق تا لہان و
 مشربان خود قبول است اما موجود
 کفر شمار آید و خواہد شد کہ از تبعیت
 و نسب با ایشان خارج آید۔

تفسیر فتح العزیز ۳ پارہ ۳۰ صفحہ ۱۱۱ مرقوم ہے۔

ہر کس کو تعالیٰ بجمع وجہ پسندید
 نجات یافت و ہر کس بجمع وجہ نا
 پسند فرمود ہلاکت ابدی نصیب
 او شد و ہر کس از بعض وجہ پسند فر
 واز بعض دیگر نا پسند شفیعیان را کہ
 پیروزان وادیار و علماء و حفاظ و مجتہد
 و فرشتگان کا جمع بود و حکم خواہد شد کہ
 شفاعت فعل یکید تا شمار اعراف و مل
 حاصل شود و اس قسم شفاعت کہ موقوف
 بر حکم حاکم باشد مثل ہمناد و مائے دخل
 و صرف نسبت و از ہمیں تفریح معلوم شد
 کہ دریں کہ چنانچہ معتزلہ می بینند نقل
 شفاعت این باندہ کہ نسبت بکشفیات
 را بر حکم حاکم علی الاطلاق موقوف داشتند
 است و ہمیں است بذریعہ اہل سنت
 و جماعت است

الحمد للہ کہ اکابر علمائے کرام مسلمہ مولوی نعیم الدین سے جی حقیقت شفاعت
 کی وضاحت ہو گئی یعنی اہل توحید گنہگار ان جو شرکات و کفریات سے پاک و متبر
 ہیں ان کے لئے باذن اللہ تعالیٰ شفاعت ہوگی اور جو باوجود اتنی بننے کے گرفتار ان

کفر و شرک میں اندر پھر شفاعت پر معذور نہ ہو وہ محض الشفاعت پر تکیہ و تمسک و تشبیہ
 بابر شاہ دنیا و دوزخ کے اور بھی عین معنوں اور مقصد صاحب تفتوح الایمان مولانا
 شہید مرحوم کا ہے۔ بلکہ وہ کاست بمعنوں قاصد ہرگز فرق و تفاوت نہیں ہے مولوی
 نعیم الدین کا کسی گورہ پرست سے علم غیب ہدائے حاضر و ناظر جاننے والے کے لئے شفاعت
 کی کوئی تائید یا حثیت پیش نہ کر سکتا بد مذہبی یہ شیطانی پر کھل تین دیں ہے جبکہ گروہ مجتہدین
 کو قیامت میں دیکھ کر حکم حق تعالیٰ بنی علیہ السلام کا فراموش

حفاظت حقانیت غیر بعدی

الحدیث رواہ البخاری۔

مولوی محمد قلی علی خاں صاحب جو اہل ایمان صلا میں لکھتے ہیں

میں نے مدتی اس کی لکھا کہ اس سے عاقل و ذلیل برحق غیب اس کی ہزار برس کی طاقت و کثرت

چراغ کا جاتی ہے۔

جز صفحہ ۸۵ میں لکھتے ہیں

کہ ذکر و تدبیر کے لئے حدیث میں مابعد صاحب خطاب میں گزارش ہوگا اس کی نگاہ غور کیا

ملا اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر ہرے کی جہا متیار ہو کر کھائے گا رسول اللہ و رسول اللہ

عن جبرائیل کے جس کے قریب خلا کا حکم پہنچا دیا تھا۔ اسے غافل ہو کر کھائے کہ یہ جبرائیل تھا کہ یہ صاحب

تیسرے نزدیک پسلیں ہیں۔

جز صفحہ ۱۶۰ میں لکھتے ہیں

ساتھ ساتھ اپنی اہل حق کے لئے کھڑے ہوں گے گنہگاروں سے شفاعت طلب کریں گے

اس وقت دیکھا جائیے مجھے اپنے پیران پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دمرہ میں انسان کے

ثاق واثان کے نیچے مگر حق ہے اندر بری شفاعت حق لکھنے سے کہ تمہاری یا نہیں۔

ایضاً صفحہ ۱۸ میں لکھتے ہیں۔

میں نے افسوس کے کہ اس حق میں دوسرے کوئی تادم ملحق و ایک عالم معلوم دانی و مادم معلوم نہیں

اللہ اگر بزرگ عالم تمام اولین و آخرین میں مانتا مصلح و مگر چھوٹے اور بڑے تمام عالم ایک مذہب کو

اس کی جڑ سے وکت دینے پر لکھے ہوئے ہیں اور ایک دارا میں بر لکھا دانی کہیں اس کی کیفیت سے کہ

ہر گز نہ مانیں انسان کی طرف سے یہ انشاء اللہ ہر گز نہ ہو سکتا کہ وہ کسی سے بہت حق نہیں
 ایک اندازہ اس کے گمراہی اور اس کے گمراہی کے ساتھ ہے کہ وہ ہر گز نہ ہو سکتا کہ وہ کسی سے بہت حق نہیں
 ایضا بلا یہ البتہ حسن پرستی پرستی کے مسئلہ میں لکھتے ہیں
 مقام انبیاء و مرسلین و کلمہ قرآن اس کے تحت سے یہ کہ قرآن کا پختہ ہے۔
 نیز احسن الوعار لاداب الدعار مطبع اہل سنت و جماعت دہلی مطبع میں لکھتے ہیں
 مدحیہ اسناد سے مشتمل امید قطع کرے دلفس سے کلام نہ غفلت سے عرض رکھے ۲۵۱ یہ مقصد
 جامع گروہ اور ہر مقصد ہوا آئے۔

اور خود مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے ملفوظات حصہ سوم اشعار پر لکھتے ہیں
 صحت میں لکھا ہے۔

حدیث میں مذکور ہوا کوئی شخص بجز اللہ کی رحمت کے اپنے افعال سے بہت میں نہیں جاسکتا
 صحابہ نے عرض کی کہ انت یا رسول اللہ سب ہی نبی زاد رسول اللہ و شہداء و انما
 ۱۲۸۱ یتیم فی آخرتہ سادہ میں ہی جب تک کہ نیراب رحمت نہ فرمائے وہ نہ ہی محتاج
 کسی بات کا ہے۔

نیز مولوی صاحب بریلوی خالص الافکار حسن پرستی پر لکھتے ہیں
 لقد كفر الذين قالوا ان الله هو - جبکہ کفر میں وہ مسیح ابی مریم کو خدا کہتے
 المسيح ابن مريم قتل من قبل ملك من - ہی تم کہتے کہ کسی کو اللہ پر کبر اختیار ہے
 الله يشاء ان اراد ان يهلك المسيح بن - اگر مسیح ابی مریم انسان کی مین اللہ کا نام لے لیا
 مريم حاصه ومن في الارض جميعا - کو نہ کرنا چاہیے۔

نیز مولوی صاحب بریلوی السنۃ الافیقہ رضوی پر لکھتے ہیں
 یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہزاروں طرح حسن کا استعمال فرمایا ہے سب طرح اللہ تعالیٰ
 والہم کو بہت ان کے کلمات عالیہ کی طرح گورے گوری انسان کو خدا اور خدا کا شاکر کر
 کا کہہ رہے ہیں حضرت سید نجم اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلمات اعلیٰ کے برابر
 کسی کے کمال پر لکھتے ہیں جس کے کمال ہی سب حضور ہی کے کمال کے برابر ہوں اور ایضاً
 البتہ حضرت اقدس بالقرنین مدّت و جم و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت نے اپنی رحمت کے
 حکا ایمان کے لئے ہر گز اسے اپنی مدیت اللہ اپنے صوبہ کی سویت ہی ہر خزانہ کی شہادت

یہ رسول کے پیروں کے لئے ہے کہ وہ ہر گز نہ ہو سکتا کہ وہ کسی سے بہت حق نہیں
 نیز مولوی صاحب بریلوی احکام شریعت حصہ دوم ابوالفضل پر لکھتے ہیں
 حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لقب سراج مرفیع ہے ہر گز نہ ہو سکتا کہ وہ کسی سے بہت حق نہیں
 ہے یا نہیں البتہ یہ جس جوش اور موضوع ہے واللہ تعالیٰ اعلم واللہ کے فضل و کرم سے
 ذکر اللہ تعالیٰ کا ہر گز نہ ہو سکتا کہ وہ کسی سے بہت حق نہیں

نیز الزبدۃ الزکیہ حسن پرستی پر لکھتے ہیں
 دحضت ہی نہایت حکمت انبیاء علیہم السلام کے لئے ہے۔

نیز مولوی صاحب بریلوی کے ملفوظات حصہ چہارم حسن پرستی پر لکھتے ہیں
 تہاداری ہے اشہد ان محمداً عبداً و رسولہ و عبدہ و عبدہ ہے۔ رسول اللہ
 کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ خدا ہے۔

نیز صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھا ہے۔

انہوں نے قرآن کی حکمت میں جتنے گمراہ ہوئے سب اسی مدعا سے کہ انہوں نے نفوس میں
 دوشیں کو فروغ دیں۔

پس تاہم اہل انصاف و دیانت کے اقوال مولوی صاحب بریلوی در بارہ
 عظمت توحید جناب باری تعالیٰ عز شادہ بقابلہ مخلوقات کے ملاحظہ فرمائے جو کلام صاحب
 تقویٰ الایمان مولانا شہید مرحوم کے مین مطابق باہم خیر و فکر میں پس اگر زعم باطل مولوی
 نسیم الدین کے کلام تقویٰ الایمان ہی باعث توہین و خفیت حضرات انبیاء عظام و اولیاء کرام
 اور سب کفر ہے تو اقوال بریلویاں بدرجہ اولیٰ موجب توہین و خفیت باعث اللہ کفر و ورہ
 اقوال بریلویاں کا ایمان ہوتے ہوئے کلام تقویٰ الایمان تو حقیقتاً بلا ریب و شک
 ہے قصاص و جہنم فیہ جہنم

قولہ ص ۲۵۲ چند آیتیں اور حدیثیں پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ تقویٰ
 الایمان میں قرآن و حدیث کی مخالفت کی گئی ہے قرآن پاک میں محبوبا حق کی شفاعت کا اشارت
 ہے اور کفار کو شفاعت سے دلوں سے لگایا ہے۔ شفاعت معرین کی ہو سکتی ہے بلکہ معرین
 کی یہی کہ نہیں جو حوں اللہ کا فضل کے حق میں کاڑی میں دیا یہ انہیں سے مسلمانوں کو دہوکا
 دیتا اور ان آیات کے معانی میں تخریص کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے آیات لعلی شفاعت سے لگا

ماخذ القرآن کا ذکر گذر چکا ہے مگر سورہ بقرہ سورہ آل عمران سورہ سجادہ وغیرہ میں جس کی
جس جہوں کی شفاعت کی نفی اور مقررین ماذنین کا استنباط ہے۔ اور جو دوس کے اولیاء و انبیاء
کی شفاعت کا منکر ہو گا اور نہ کہہ دیا کہ کوئی کسی کا وکیل و سفارشی نہیں جو انبیاء و اولیاء کے
ساتھ ہے اعتقاد رکھے وہ مشرک و کفری ہے جس کی شفاعت دہی اور قرآن پاک کی مخالفت ہے
تقویٰ الایمان واسے نے قرآن پاک کی آیتیں لکھ لکھ کر قرآن پاک کی مخالفت کی ہے۔ اور
عوام کو متاثر دیا ہے تاکہ وہ یہ سمجھ لیں کہ یہ معنون قرآن پاک ہی کا ہے۔ وہ بالی اپنا سر
پھوڑیں منہ پر خاک ڈالیں کہ جس جیب کی شفاعت سے ہوتے ہیں قرآن پاک بکثرت آیات
میں ان کی شفاعت کا اثبات فرماتا ہے۔ اب کہو اسے بے وجہ تمہارے یہ قول کہ انبیاء کے
پکارنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا۔ یہی آپ ہی کو خدا پرست
دوسے اپنا بچاؤ بنیاد جانا سو دوسرے کو کیا بچا سکوں گا۔ پھر یہ افتراء کہ آپ نے حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ کام آؤں گا میں تیرے اللہ کے ہاں کچھ اللہ کے ہاں
کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے۔ اور ایسے ہی اور یہود اقوال جو تقویٰ الایمان میں لکھے
ہیں کہ میں پروردگار ایمان رکھتے ہیں قرآن پاک نے سب جہنم رسید کر دیئے۔ انبیاء و علیہم
السلام کی عداوت میں قرآن پاک کے خلاف ذہر اٹھ رہا ہے دیا بہو خدا کا خوف کرو
قرآن پاک پر ایمان لاؤ کب تک قرآن و حدیث سے منہ موڑ کر تقویٰ الایمان
پر مڑتے رہو گے۔ مسکند شفاعت کا خوب واضح ہو گیا۔ اور تقویٰ الایمان کی مکالی
کا پردہ چاک چاک ہو گیا۔

اقول و علی اللہ توکل۔ دہوا ولی الصیور۔ جو آیتیں دربارہ شفاعت میں لکھی ہیں
جس طرح بھولتے ہیں فیض العزیز گذر چکا ہے ان میں نفی و اثبات شفاعت دونوں ثابت
ہیں یعنی خواہ بدلیلہ جہوں کے شرک و کفر کر کے شفاعت کی توقع رکھیں کیونکہ جن کے
نام کے بت تراشے جاتے تھے وہ بھی صالحین ہی تھے خواہ انبیاء اولیاء و غیرہم تاکہ کی
جناب میں کفر و شرک کر کے یعنی ان کو حاضر و ناظر جان کر فاسقانہ اندامیں فراموش و غیرہم تاکہ کی
علم منیب ان کے لئے ان کی شفاعت کی تمنا پر بعد رسہ رکھیں یہ سب بوجہ شرک و کفر
کے عند اللہ مردوم الشفاعت ہیں اور ایمان واسے موعودین کہ گاہوں کی شفاعت باذن
اللہ تعالیٰ واقع ہوگی۔ جس کا خود مولوی نعیم الدین نے اقرار کیا ہے کہ مقررین ماذنین کا

استنباط ہے۔ یہ ایک مقررین اہل توحید کے لئے جو شرک نہ کرے نہ کسی شفاعت کریں گے
جس کے لئے ہدایت و توفیق عطا ہو گا۔ اور مقررین کو خود و داندہ میں وہ کس کی
شفاعت کر سکیں گے۔ اور خود شفیق کم است کر ایہ کی کندہ ہیں بیکہ تیوں میں خود نفی و اثبات
دونوں ہی ثابت ہیں اپنے اپنے مقام و محل کے لئے جو اس کو تغیر و تبدل کرے جس طرح
مولوی نعیم الدین نے بوجہ دنا عام لوگوں کو متاثر میں ڈال کر قبور پر جھکا کے شرک و کفر
کرایا۔ انبیاء اولیاء کو پکارنے کی تلقین کی۔ پھر ان کی شفاعت کا معزور بنا دیا یہی ہے تحریف
شریعت ربانی اور کید شیطانی یعنی اس بدقیب بد اطاری پر مبنی کورست جتنا نام
کریں مروتیں کچھ اولیہ میں کم ہے۔ مولوی نعیم الدین کا بغض و عداوت بوجہ حمایت گوہرستوں کے ہے
کہ مولانا شہید مرحوم کو شکر شفاعت ہے دین قرآن و حدیث کا مخالف معانی آیات میں جو تحریف کرنے والا
قریب وہ تاکہ اندر قرار دیا ہے۔ اور بہتان بزمی و تحریف کی نسبت تقویٰ الایمان کی طرف کی ہے۔
ناظرین کرام! تقویٰ الایمان کی مفصل عبارتیں دربارہ شفاعت اسی وجہ سے نقل ہو چکی
ہیں تاکہ مولوی نعیم الدین کی کذب بیانی و افتراء و عداوت روشن ہو کر مساند نقشہ پر دار
دنیا و آخرت میں دوسیا ہو۔ حالانکہ تقویٰ الایمان میں اس مقام پر صحت تصریح ہے کہ
کوئی کسی کا ایسا سارشی نہیں کر اس کو پکارے۔ جو کوئی کسی کو سارشی میں سمجھ کر ہے۔ وہ
بھی مشرک ہوتا ہے۔

جس کو مولوی نعیم الدین صاحب نے بوجہ متاثر و فریب دہی عوام ان اس کے چھپا لیا۔ اور
خود ہی دودھ گورہا حفظ نہا شدہ میں اقرار کیا کہ شرک کرنے واسے اتنی کی شفاعت
نہ ہوگی۔ پھر یہ افتراء بدتر از جہالت و سفامت کہ ترجمہ آیت سورہ جن کو اخفا کر کے مذکور
ہلوف تقویٰ الایمان کیا گیا ہے۔

شَدَّ اِنِّیْ لَوَ یُحِیْتُ بِیْهِ حَیْنَ اَللّٰہِ
اَحَدًا وَّ لَاقِیَ اَحَدًا مِّنْ حَؤْیَمَ
مَلٰئِکَتَہَا

یعنی کہ کہ بیک نہ کہہ کر نہ پھلے گا اللہ
سے کوئی اور نہ پاؤں گا دوسے اس کے
کوئی بچاؤ

اور دیکھو الفاظ ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی در مرقع القرآن میں
تاکہ کہ بچاؤ نہ پھلے گا اللہ کے ہاں سے کوئی اور نہ پاؤں گا اس کے سوا کہ بچے کو بچاؤ
اہل انصاف نے دیکھا ہو دوسرے بڑے مولوی نعیم الدین کا قرآن پاک سے بغض اچھوں نے تو

حاضر ہو کر اذنی جاہلوں کو اذنی حق کی اجازت کے لئے بہر شفاعت کو دل کا انداز سے لئے
عد معقول کی جانے کی۔ پھر یہی شفاعت کہل گا میرے لئے ایک مد معقول فرمائی جائیگی پھر یہی شفاعت
کہل گا۔ پھر میرے لئے مد معقول فرمائی جائے گی جسکو نے فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو اور
اس کے دل میں داند گندم کی بنا پر جلائی ہو پھر وہ بھی ہم سے نکال لیا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ
کہا ہو اور اس کے دل میں فتنہ کی راہ میں جلائی یعنی ایمان ہو اور غفلت

اقول۔ ان صفات میں ۳۰ درجہ ہیں صراح و غیر ہم طویل و قصیر منہ فرائد شروع احادیث و غیر ہم
و میں ہیں جن کا حاصل شفاعت کرنا حضرت انبیاء علیہ السلام خصوصاً جناب جن کریم صلی اللہ علیہ
وسلم اور صدیقین و شہداء و صلحاء اور عام اہل ایمان کا ہاذاں اللہ تعالیٰ موصوفین اہل کما تر
مکنہا مان است کے لئے جو شرک و کفر سے پاک و منزہ ہیں جسے ثابت و محقق ہے کسی اہل ایمان
مومن کو اس میں جاسے مقال نہیں ہو سکتی۔ سب احادیث یقیناً مسلم ہیں جن میں شفاعت ہاذاں
اللہ تعالیٰ کی قید و شرط ہے ہر دفعہ میں جس مقدار کو کہل کے لئے شفاعت منظور ہوگی معدودہ
سے کئے جائیں گے پھر چنانچہ حد کی مقدار کا معقول فرمایا اس پر دلیل واضح ہے یہی حیدر مولا شہید
مرحوم کا تقویٰ الایمان میں ہر امتا واضح ہے جس کی تفصیل گذر چکی اور ظہر منہ مطہر و پاک۔ حث
قولہ و علیٰ حبس جو کرنے والوں کا ذکر مومنوں کے الفاظ میں فرمایا گیا ہے۔ طلب گار شفاعت
نہ ہونا کفار کی شان ہے وہابی منکر شفاعت تمام کہ وہ اپنے آپ کو کس گروہ
میں داخل کریں گے تقویت الایمان واسے نے شفاعت کا مصاف انکار
کر دیا ہے اور غفلت

اقول۔ یہ معنی بہتان بندہ اور لہجہ و منا ہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین المغترین
چنانچہ تقویٰ الایمان کی عبارات حقیقت شفاعت میں مفصل منقول ہو چکی ہیں جس سے مولوی کا
تفہیم الدین کی افترا پر دلائی واضح ہو جاتی ہے مثلاً و کیف تقویٰ الایمان۔۔۔

و انہما واد لیلہ کی سفارش جو ہے سوائے کے اعتبار میں ہے ان کے کچھ دے نہ کھرنے سے
کچھ نہیں ہوتا اور یہی مسلم ہما کہ جو کوئی کسی کو سفارش ہی کہہ کر کہہ دے وہ بھی مشرک ہوتا ہے
ایضاً اس کو شفاعت ہاذاں کہتے ہیں یعنی سفارش خود ملک کی ہدا ہی سے ہوتی ہے سوائے
کی جانب میں الہی قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے اور جس میں وہل کی شفاعت کا قرآن و حدیث میں مذکور
ہے سو اس کے معنی یہ ہیں۔ اور جس کو کہہ جائے اپنے علم سے اس کا شیعہ بنانے کا فرض کر دیتے

دلبر رحمت اسی کو سنا جائے اسی طرح رحمت ہی اسی کے اختیار پر چھوڑ دیتے ہیں کو
جانبے ہا رشتہ کہہ نہ کہ کسی کی رحمت پر چھوڑا کیجئے اور اس کو اپنی رحمت کے واسطے
پکھڑے اور اس کو اپنا رحمتی کہہ کر صل ملک کو قبول جائے اور غفلت

نیز مولا شہید مرحوم متعلق تقویٰ الایمان کنوب بنام سید عبداللہ بغدادی میں فرماتے ہیں

اما قلوب الانبیاء عند اللہ تعالیٰ	حادثہ قلوب کے نزدیک بنیاداً قریب اور ان
و کما لا تھتد و تضا للہ العالی کا	کے کلمات اور ان کے فضیلتیں کی سہرہ کو ان
یصل دون سوا ذاتہا قیوم فلم	کے سوا اور کوئی نہیں پہنچ سکتے یہ تمام امور مسلم
و ہذا صراخاً داخل لد فی الربوبیۃ	میں اور ہر جہاں ہے جس کو ربوبیت اور
ولا لاوہیۃ۔ رد شہدۃ الاعوام	الرحمت میں کہہ کر دل نہیں ہے عوام
حیث یزعمون ان الانبیاء و	کا ذکر کہ حضور ہے لیکن ہے کہ انبیاء اور
الادبیاء یصرفون فی العالم	اور ان کے سارے عالم میں صرف کرتے ہیں۔
یفعلون ما یشاؤون و صلی اللہ	جو کرتے ہیں کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ
علی سیدنا و مطاعنا و شفیعنا	ہمارے سردار اور ہمارے خدیم اور ہمارے
محدثان المصطفی و علی اللہ	شیخ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آپ
مشموس الہدی و اصحابہ بدر	کی امداد پر جو کتاب چاہتے ہیں اور آپ کے
الدینی فقط	اصحاب پر جو اندھیری رات کے ہمارے ہیں۔

اپنی رحمت نازل فرمادے فقط۔

نیز مولا شہید مرحوم اپنی مشنوی سلک نور میں حقیقت تقویٰ الایمان کی مدح کو نظم فرمایا ہے
میں وہ بیان لغت سید المرسلین فرماتے ہیں

وہ انسان اکمل ہے سننے ہو کون	ہوئے مغفرت جس سے یہ دونوں کون
نبی الببرا یا رسول کریم	نبوت کے دریا کا وہ جیسے سم
عیب خدا سید المرسلین	فیض الہی باری راہ دین
محمد ہے نام ان کا احمد لقب	بیان ہوئے مقبوت ان کی کتب

ایضاً وہ بیان توحید و دوشرک میں فرماتے ہیں۔

نیز مولا شہید مرحوم حقیقت العلیٰ علیہ السلام پر حضرت مصفا (ع) فرماتے ہیں

جو چاہے کرتے حکم بے قیل قال کسی کو نہیں بولنے کی مجال
سفارش کی پروا ملے گزرتے تو پھر کون ہے جس کا منہ پڑ سکے
کہ عزت کے دوبار میں مرد مرد ذرا جا کے ہو دے وہاں دوبند
مکملوی بنیم الدین کی توجہ آگئیں میں مدول جو حق نکر پائے اودول انعام کر سکے ہم حکم
قولہ رشتہ سے لوگ شفاعت سے تو محروم ہوں گے اور غفلت
اقول۔ بیشک شفاعت سے وہی محروم ہوں گے جو حق تعالیٰ الٰہک الملک شہنشاہ
عالم مرشاد کی توجہ کو چھوڑ کر قبروں پر سرجھا دیں تدریں متیں پڑا دے عالم الغیب
جان کرنداشی فرما دیں کریں اود پھر اتنی لاجبی ہونے کے مدعی نہیں۔
قولہ رشتہ شفاعت بالوہامت حق ہے جس کا تقویت الایمان میں الکار کیا گیا ہے
شفاعت و لہیت اس کا بھی تقویت الایمان میں الکار کیا گیا ہے مگر ہر کسی شریعت اود صلاح کی
حد میں اس کو ثابت کرتی ہیں اور غفلت

اقول یہ بھی مکملوی بنیم الدین کی افترا و بازی وقتہ انگیزی ہے حالانکہ خود تقویت
الایمان میں حقیقت شفاعت اقسام عشر میں مرقوم ہے۔

۱۔ وہ ملک الملک اپنے چندوں کو بجز ایذا سے اود کسی کو حبس کا اود کسی کو غفلت کا اود کسی کو
لیم کا اود کسی کو مدح اود کا خطاب بخشنے اود کسی کو مدح کریم اود کسی کو مدح اود کسی کو مدح
مدح اود میں مدح سے مگر ہر ملک اود کے علاوہ تمام تمام۔ کوئی حد کے ترے اود تمام نہیں
وہ ملک اود تمام کے مدح یا اود میں ہر ملک اس کی رحمت سے ہر خوشی سے بھرتا ہے وہ ملک
اس کی رحمت سے رات دن نہ رہتا ہے۔

ناظرین کرام یہاں مکملوی بنیم الدین کے سلسلہ حضرات کے اقوال میں ملاحظہ فرمائیں مکملوی اود
خان صاحب بریلوی کے علاوہ مکملوی محمد علی خان صاحب جو ابراہیم الیمان میں لکھتے ہیں۔
مہینہ و مدح الٰہیہ نیازی سے خائف و ترساں ہوتا و غلبہ اس کی پڑاویں کی طاقت و دیانت
چاہے کہ شک بناتی ہے۔

ایضاً ملاحظہ میں لکھتے ہیں

ماسد ہر کسی غرض خیرت اود اولاہم ہر نیابت فرستی اود مایوسی سے سر جھکتے اود اولہا اود

لے ایضاً (۱۲۷ - ۱۲۸)

کے رب سے ملے ہر ملک اود

ایضاً ملاحظہ میں لکھتے ہیں

مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود
اود ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود
مذکورہ مکملوی بنیم الدین سے خائف و ترساں ہوتا و غلبہ اس کی پڑاویں کی طاقت و دیانت

ایضاً ملاحظہ میں لکھتے ہیں۔

مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود
مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود
کی مافوق میں مرقوم اود کسی بند کے گمان حکمت اس کی رحمت و کرم کی امید رکھتے اود غلبہ
و غلبہ سے نہ لے لکھتے اسی کی طرف دست و پا بند کر کے لکھتے ہیں۔

ایضاً ملاحظہ میں لکھتے ہیں (مرغبات میں وقوف)

مرغبات تمامہ رشتہ کر کہ اسی طرح تمام عالم ایک میدان میں مجتمع ہوگا۔ اود ہر ایک
اپنی اپنی جگہ میں ہوگا۔ مختلف زبانیں طرح طرح کی آوازیں رنگ رنگ صدیں ہر ہر فرقہ
اپنے امام کے ساتھ ہوگا۔ انبیاء اپنی اپنی اصحابوں کے گھر سے ہوں گے گاہیکوں کے
شفاعت طلب کریں گے اس وقت دیکھا جائیے۔ مجھے اپنے مہربان بزرگ علی اود علیہ وسلم
کے مہربان میں اود ان کے نشان و نشان کے نیچے جگہ ملتی ہے اود میری شفاعت حق تعالیٰ
سے کرتے ہیں یا نہیں۔

نیز ملاحظہ البربرہ ملاحظہ میں لکھتے ہیں۔

مدقام اخبار و رسائل و ملکہ مغربین اس کے خوف سے مدح کی طرح لکھتے ہیں۔

اور خود مکملوی صاحب بریلوی کے ملاحظہ ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود
مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود

مدح میں اود ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود
مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود مستحق ہر ملک اود
الآن تحقیق کی توجہ سے اود میں بھی جب تک کہ میرا رب رحمت و فرستے لکھتے ہیں
نہیں استعمال کیس حالت کا ہے۔

پس مقام توحید حق تعالیٰ عز شانہ میں باوجود دما بہت حضرت انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے ان کی جدیت کی فرتنی اور عاجزی بے اختیاری ایک ملک جل شانہ کے غضب و عتاب سے بید کی طرح لڑنا کا فہم اور فہم الفاظ کلام پر طرے میں کچھ تقویۃ الایمان سے کسی طرح کم نہیں بلکہ بدستہاڑھے ہوئے میں بس مولوی نعیم الدین کے زعم باطل میں مگر شفاعت غیر خودمان بد کفر عاید کرتا ہے۔ ہودو باللہ

علامہ بری تقویۃ الایمان میں توحید باری تعالیٰ عز اسمہ کے ہمراہ انبیاء علیہم السلام کی زندگی و کمالات عزت و دما بہت اور محبت ملاحظہ کیجئے مکاتیب مولانا شہید مرحوم فرماتے ہیں۔

عجب شکر ہے آدمی پختہ پاک ہو گا کہ کسی کو اللہ کے سوا ایک نہ سمجھے اور اس کے سوا
کبھی بھاننے کی جگہ نہ بنائے اور اس کے طلب ہی خوب ثابت ہو جائے کہ اس کے عقیدہ والوں کو
اس سے جاگ کر کہیں پناہ نہیں اور اس کے مقابل کسی کا زہن نہیں تھا اور اس کے بندہ رو کسی کی عزت
نہیں ملتی اور کوئی کسی کی مقدس اپنے اختیار سے نہیں کر سکتا۔

ایسا ملے میں فرماتے ہیں

۱۔ سبھی اہل واد کیلئے سب سے زیادہ عزائم اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا کہ اگر کسی شخص کو شہر سے باہر دیکھے، نہیں سے سب سے زیادہ کسی کی سب سے زیادہ کسی کو انہیں کی پروردگار سے جو کسی کو اس پروردگار

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱

ایسا مکہ میں فرماتے ہیں۔

ہر طرح انصاف کی گنتے ہیں کہ سارے کا سارا اس بیان کے اندر میں بیان کے حضرت علی علیہ السلام کے قصور میں ہی اندر جو کوئی ان کو ماننے اندر ان کی اجازت کے اس کو زندگانی کوئی واجب نہیں

اور کہ گنہ اس کو خلقِ تہا کہ وہ کہ جو عام دھار کا ایک شخص ہی رہا تھا نہ کہ فرزندِ نبی نہ خدا کا پسر نہ
یہ وہ نام ہے جو وہ ہے سو کہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آفرین ہی اس کو شفاعت سے کیا لیں گے
نہ اس ہی طرح کا حقیقہ وہاں سب سے کہ حضرت عیسیٰ کی جناب میں ہے کہ گناہ سے اگر کسی کو
اندر اور لہا کہ بلکہ ہر شایخ کی جناب میں ہی غنیمت دیکھنے میں اللہ باریت کو ہے ۵
ایضا مشہور میں فرماتے ہیں۔

یہاں سے کہیں سے جہان کے سردار ہی کہ اللہ کے نزدیک ان کا مزہر سب سے بڑا ہے اللہ
اللہ کے احکام پر سب سے روشن و کامیاب اور لوگ اللہ کی راہ میں سکھنے میں ان کے منہ
ہیں ان معنوں کا کہ ان کے سامنے جہان کا سردار کہنا کہ معائنہ نہیں بلکہ مزدوریوں ہی جانتا ہے
انسان اپنے منوں سے ایک سوڑی کا جی سردار ان کو نہ جانتے کیونکہ وہ اپنی طرف سے ایک
جوئی میں ہی حقوت نہیں کر سکتے ۔

ایضاً منہ میں فرماتے ہیں

مذہبِ خدائی امت کے لئے سرِ شفیق نے ابدان پر بہت مہربان امدادات دیں ان کو اپنی امت کے لئے ہر وقت کرتے تاکہ وہ خدا پر جب انہوں نے معلوم کیا کہ میری امت کے لوگ تمہارے لئے محبت رکھتے ہیں اور محبت احسان و سخاوت ہے کہ جب کسی کو کسی کو محبت یعنی ہے تو اپنے محبوب کے خوش کرنے کو اس کی تعریف میں اللہ سے زیادہ فرما دے اور اگر کوئی دوسروں کی تعریف میں اللہ سے بڑے گا۔ تو خدا ہی کی بے لوثی کرے گا۔ اور اس سے اس کا دل اکلے اور اللہ پر ہوا ہو جائے گا۔ اور میرے اصل دشمن ہیں اللہ سے گا۔ سوائے میرے کیا کرے گا کہ وہ کو سوائے خوش نہیں کرتا

پس ناظرین اہل انصاف و دیانت پر مولوی نعیم الدین "رئیس المفسرین" کی
 اظہارِ شمس واضح ہو گئی۔
 قولہ: **مُحَمَّدٌ لَقَوِیْتُ الْاِیْمَانَ** حالاً تو یہ افتراء کرتا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ اللہ
 کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے، بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شفاعت کے لئے
 جہ جاتے ہیں۔"

اقول۔ مولف مکار و دغا باز کا یہ محض فریب عام لوگوں کو منافط میں ڈال کر باہر
لوٹانا اعداء دہوکہ دینا ہے خود اس ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو صحیح بخاری
مسلم میں مروی ہے جس کا ترجمہ مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی سے جو مسلم

ہو معصیت داد شرح مرام کہہ اند
 و از ان مع شریعت مذکور و زبان پر قرار
 نماید کہ این معصیت معصیت است
 زیرا کہ معنی استباحہ استباحہ است
 است نہ مباح گفتن و چون حرف تعجب
 از معصیت زائل شد آن معصیت
 در اعتقاد جمیع مماند مباح گردید و معاملہ
 مباحات با آن معصیت بدو قریب آید
 چنان فقری چند کہ انکار معصیت است
 او در شرح نیز لازم استباحہ است
 دایر معنی تادد الوقوع است از
 مدعی اعادیت و آیات و در حقیقت
 استباحہ ہماں تعدد کافی است انکار
 بعد حرمت او در شرح بہ دل یا
 زبان مزور نیست ۔

پس یہ ذاتی صلائی اند فعل مولوی نعیم الدین کی از مدعی قراہہ شرح قرآن و
 حدیث کرام اکابر ائمہ و علمائے کرام سے خود باطل ہو کر تاجد نقویہ الایمان واضح
 ہو گئی ۔ **فَلَلهُ الْحَمْدُ**

قولہ ۱۲۱ تقویت الایمان دلے کے نزدیک تو نہ ہمیشہ کے جوہر کی شفاعت
 ہو سکتی ہے نہ اس کی جس نے جوہر کی ہمیشہ بنا لیا ہو نہ اس کی جس نے توبہ نہ کی ہو
 اقول ۔ اس کا جواب کافی دشمنی و دندان شکن ابلی گندہ چکا تو توبہ نہ کرنے کا ذکر
 کینہ کے سینہ سے تراشا گیا ہے جو تقویۃ الایمان میں نہیں ہے ۔ جو موصوفہ اہل ایمان گنہگار
 ہے توبہ ہو گیا اس کی مغفرت اور شفاعت باعتبار دافن اللہ تعالیٰ ہے نہ کسی دوسرے
 کے اعتبار میں چنانچہ فرمایا حق تعالیٰ نے پٹ سورہ نسا میں
وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ ۔

یَقُومُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ

پس مولوی صاحب کے مدعی علی اور مانیانی پر قیاس ہے ۔
 قولہ ۱۲۲ جب لوگ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر استدعا کرتے شفاعت کریں گے
 حضور فرمائے میں میں اجازت لینے اپنے رب کے حضور جاؤں گا ۔ اس کے بعد حضور سجدہ کا
 اذن چاہیں گے ۔

اقول ۔ اب تو اجازت لینا اور سجدہ کا اذن چاہنا بخوبی واضح ہو کر مولوی نعیم الدین
 کی تمام تر تفسیروں پر سر سے بھی اونچا پانی پھر گیا ۔ ۲۔ مدعی لاکھ بہ بھاری ہے گواہی تیری !
 قولہ ۱۲۳ حدیث ۲۴۴ ترمذی جلد ۲ ص ۱۲۸ حضور نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی
 طرف سے ایک آنے والا آیا پس مجھے اختیار دیا اس میں کہ میری نصف ہمت جنت میں
 داخل ہو اور اس میں کہ میں ان کی شفاعت کروں پس میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا ۔
 اور وہ شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اس حال میں میرے خدا کے ساتھ کسی کو شریک
 نہ کرتا ہو یعنی تمام ایمان دار لوگوں کے لئے ۔ حدیث ۲۴۴ مشکوٰۃ شریف ص ۴۹۹ حضور فرماتے
 ہیں میری شفاعت سے غریب بہرہ اندوز وہ ہے جس نے تجلوس لا الہ الا اللہ کہا ۔ فتح الباری
 پارہ ۷ ص ۱۹۱ حضور علیہ السلام نے فرمایا پہلے میں اپنی اہل بیت کی شفاعت کروں گا ۔
 پھر تمہارے قریب قریب ترک پھر عرب کی پھر عجم کی " یہاں اسمعیل امدان کے حیلوں کو دکھائے
 کہ یہاں شفاعت بظاہر قرابت ہو رہی ہے ۔ تقویت الایمان کا یہ قول کہ سفارش اس لئے
 نہیں کہ اس کا قرائی ہے یا آشنا ۔ اس حدیث سے باطل ہوا ۔

اقول ۔ یہ امر حسب مسئلہ خود مولوی نعیم الدین کے عین ثابت ہو گیا کہ کسی کفر و شرک
 کرنے والے امتی کی ہرگز شفاعت نہیں ہو سکتی جیسا کہ ان دونوں حدیثوں ص ۱۲۲ و ۱۲۳ سے بھی پتہ
 ثابت ہوا ۔ نیز حدیث صحیح بخاری پارہ ۲ ص ۲۶ مشائیں روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے

ان حبیبتی اتانی فقال من مات من امتک لا یشرک باللہ شیئاً و دخل الجنة
 من مات من امتک لا یشرک باللہ کے ساتھ کسی فتنی کو حاضر ہوا جنت
 میں ۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۶ مشائیں مرقوم ہے
 فَوَلَدَ وَلَا يَسْتَلِمْ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ مِنْهُ وَلِيًّا كَافًا
 مَعَهُ الْوَلَدُ الْجَلِيلُ وَالْجَنَى
 کو بیچ جوئے بڑے سب کو

نیز فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۶ مشائیں مرقوم ہے۔
 ان بعض الكفرة كانوا يدعون
 انهم يعبدون الله ولكنهم كانوا
 يعبدون الهة اخرى
 بعض کفر کرنے والے دعوے کرتے ہیں کہ ہم اللہ
 کی عبادت کرتے ہیں اور وہ کفر وہ عبادت کرتے
 ہیں مگر اللہ کے سوا کسی اور کی

نیز فتح الباری پارہ ۲۶ مشائیں مرقوم ہے
 وفي رواية ابن عباس رضي
 الله تعالى عنهما عند احمد
 وابي يعقوب فاقول انما لها حتى
 يا ابن الله لمن يشاء ويرضى
 وہ ایک حدیث میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
 ہے کہ کفر یا کفری علی اللہ علیہ وسلم ہے
 عربی کفر گاہیں ان کے لئے جہنم یا جہنم
 کو ان کے لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ میں کے لئے یا جہنم
 اور ان ہی کو گناہ

نیز فتح الباری پارہ ۲۶ مشائیں مرقوم ہے
 فقد ثبت تخصيص الموحدين
 بالاخراج
 ما پس تحقیق ثابت ہوئی تخصیص موحّدین کی
 مخرج سے نکال لینے کی

نیز صحیح بخاری پارہ ۲۶ مشائیں مرقوم ہے
 وتبقى هذه الامم فيها
 تناقضها
 رہا تو ہمارے گھر میں یہ امت میں یہ
 منافقین ہوں گے

فتح الباری میں مرقوم ہے
 واكثر المنافقين كانوا يعبدون وغير
 الله من الوثن وغيره
 زیادہ تر منافقین تھے جو اللہ کے سوا
 وثن وغیرہ کی عبادت کرتے تھے

جس طرح حدیث میں وارد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے لئے حق تعالیٰ سے
 دعا کی

ما جعل محمداً ونبينا
 لعلنا نملك في الوطأ
 فی حق دی وداختار جو خود مولوی بنیم الدین کے نزدیک نہایت قابل تعریف و توصیف ہے
 مکتبہ میں مرقوم ہے

اصل عبادة الاصابه اتخاذ
 قبول الصالحين مساجد
 اصل عبادت کے لئے جو کی جائیں گی ان کو

پس اگر مولوی بنیم الدین کو جو جب احادیث موصوفہ کے بخشش و شفاعت کی امید
 برحقان کے لئے لازم ہے کہ سب سے پہلے ورنہ پرستی یعنی قبول خیراتوں وغیرہ کو حاجت دعا
 جان کر ان کی تدریج و منت دعویٰ علم غیب نہ راغب اللہ سے باز آویں مگر یہ سنوں کو شکریات و
 کفریات سے بچاؤں۔ پھر بیشک لطفہ تعالیٰ پہلے شفاعت اہل بیت نبوت پھر اقرب
 کا اقرب اہل توحید کی باذن اللہ تعالیٰ ہوگی کیونکہ کوئی شفاعت بلا اذن و بغیر مرضی حق تعالیٰ
 نہیں ہو سکتی اگرچہ کسی کا کوئی قرابت نہ ہو یہی حاصل تقویٰ الایمان کا ہے حسب
 مثال بادشاہ مجازی ویندی کے

مکہ کو میرزا میرزا کی مرضی یا کسی نصیب دار کی سفارش کرتا ہے اور بادشاہ اس امیر کی عزت
 بڑھانے کو کہتا ہے اس کی سفارش کا نام کر کے اس چور کی نصیب سات کو دیتا ہے ماس میں نہ کیا
 چور کی سفارش اس نے نہیں کی کہ اس کا قتل ہے یا آشتی

یہی بات ہے جس کو مولوی بنیم الدین صاحب نے تقویٰ الایمان پر انفرادانہ ہی پہچان نہدی
 سے اہل بیت جو صلی اللہ علیہ وسلم پر منطبق کرنا چاہا حالانکہ اہلیت طاہرہ و معصوم حضرت
 ام المؤمنین حضرت اکبری حضرت عائشہ صدیقہ حضرت فاطمہ الزہراء حضرت حسنین
 رضی اللہ عنہم حسب بشارت رسالت جو علیہ الصلوٰۃ والسلام بتی و عامل مراتب ہیں
 ان کی شفاعت میں رفیع درجات عالیہ کے لئے باذن اللہ تعالیٰ متوقع ہے چنانچہ خود مولانا
 شہید مرحوم نے دوسرے باب تقویٰ الایمان میں مناقب و اوصاف اہل بیت احادیث سے
 صراحتاً بیان کئے ہیں۔ چنانچہ مثلاً میں مکرر دعویٰ بشارت فرمائی گئی فاطمہ سیدہ اہل
 الجنة و ان الحسن والحسين سيدتنا اهل الجنة و غیرہ سے نام خدا بختا اپنے خود لیا
 اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے خلیفہ حکیم رضی اللہ عنہما گویا ہذا الرجل فی الذی یأطاع کافراً

اگر کسی عاجز سے کسی بخت مند سے گفتگو کرے
 سخاوت جلیلہ خود سے بخت مند کو ملے تاں بخت
 کہ اگر رشتہ دہا عالمین میں بختش شوق
 ست لالہ خود اس عالم سے کہی آئند
 والا آفاق نہایت بخت از ارادہ و اگر در مقام
 متمدن کارزار جنگ و بیکار بر پا می کنند
 بنابر مقتضائے شجاعت خود و بر پا می کنند
 بلکہ اگر رشتہ دہا عالمین میں بختش شوق
 داو شجاعت در آں مقام سید مہند والا
 پہلوئی کہ براہ خود می بختند و پیش
 در سائر امور قیاس باید کرد پس گو یا کہ
 بظاہر کمالات مذکورہ بہانہ و انہائے
 قیاس متعدد و حکمت مستقام و حقیقت
 ہماں رشتہ جو دریت ہمدایک ملک
 گردانیدہ ایضا صلا باید دانست
 کہ انبیاء و علیہم السلام امور می شود
 تبلیغ احکام ربوبی کے تمام و عوام و
 بخت را یک صورت ظاہر است
 و یک حقیقت باطن ظاہر و شریعت
 کہ از جانب حق جل و علا بطریق حق و
 اہام از تبلیغ احکام بہ ایشان برسد
 و حقیقت بخت کہ رحمت خردان و
 شفقت ہے پایاں بہ نسبت مبعوث
 اہم و مطلوب ایشان الفاخر باید بشمار
 ان کے شدت محبت و وفور شفقت

در طلب آید و بہ نسبت انبیا و مرسلین
 گستاخی انبیا و اولیائے اہل بیت
 پیچ و تاب و تلقین و اضطراب و غلبہ
 آہا و سبکدوشی کہ غلبہ جان و مال بدیہ
 مکتوب و تعلیم ایشان بر خود و گواہی
 و چه قدر مجد و جہد تبلیغ بجا می آید
 ایشان را بعینہ رحمت خود می انگارند
 و درج ایشان را بعینہ رنج خود می شناسند
 و از جہد و تلاش ایشان می باورند
 و در انما جہاد کے سود ایشان می شود
 و جہاد و جہاد در جہد ایشان می شود
 گشتان گشتان در پس ایشان می داند
 خواہ از جانب بادشاہ و دان باین حد
 مامور شوند خواہ شوند بلکہ اگر مامور
 شوند می تبلیغ بجا آرند و باز بتجدد
 اپنی اثر تا ویب و تعلیم و ایشان ملوہ
 و کہ در ہر آئینہ شکست ظاہر و مضطرب
 انقلاب مانند اگرچہ از طرف خود مشتعل
 امر نمودند و حق خدمت نمودند و جہاد
 و اگر دند آید و بتجدد اپنی واقع شد
 باین سبب خوب دانند کہ تیج گو نہ
 کتاب بادشاہی بحال مامور نیست
 و تیج قصور ہے بہا عاید نہ بلکہ اگر خود
 بادشاہ بعینہ جان بزار تیج و انجمن
 بر حسن خدمت گزاری آئینہ زاید ہر

بخت و ادشای ہمارے مال پر خود
 نہیں ہے اور کوئی قصور ہماری طرف
 عائد نہیں بلکہ اگر خود بادشاہ
 بعینہ زبان ہزار حمیس اند آفرین
 و تیج سبب خدمت گزاری پر فرما دے
 تب ہی پریشانی حل اند ظاہر

آئینہ پریشانی مل و ملاں خاطر از ایشان
 زائل گردد و کمینین انبیاء علیہم السلام
 را به نسبت قوم خود بر چہ شفقت کند
 می باشد که از آمار دل آنها در طرقت
 و گرازی بنایت دل شک می شوند
 از ارجع و ملاں دایره گیر حال تبارت
 اشتغال آنها میگردد. ایضا در حدود
 با وجود انبیاء علیہم السلام بنابر آفتاب
 عالم تاب سمیت که چون نور او در تمام
 عالم منتشر شود و لا یلک من شئینہ بدو
 و آنچه در محاذات آفتاب ہے حجاب
 واقع سمت تابش او تا شک سمت
 و از همه مراتب عظمت پاک ۱۰
 ایضا در حد بر چند مراتب عالی از کائنات
 مذکورہ مخصوص سمت بذات انبیاء علیہم
 السلام تا اصل هر کمال و حتم ای نهال
 عدل هر مومن صبح الا شفا و مسلم قوی
 الا انفا و یافته می شود و شفا هر مومن صاف
 و ایک گوته و جایشے بخود حضرت تاب
 العالمین و در جمیع ملائکه مقرر می ثابت
 سمت ایضا و ملائکه و روحنا الله و سالو
 المسد حب اهل البیت و اتیاهم
 یا حب جمیع ائمه و اولاد حق و اتیاهم
 آمین. یا رب العالمین

یا رب العالمین

پس مولوی قیوم الدین کا ترجمہ خوش و نصیب کرنا
 مرحوم کو بخوبی فریب کاری چل ساری سے خود اپنے ہی اوپر لوٹ کر تمام الاذیب باطلہ
 سینہ کا بار شدات صادر مولا نا شید مرحوم کے ترشح و خاک ہو گیا۔
 قوله ۲۲۵-۲۲۶ صاحب تقویہ الایمان کے شفاعت کی تین نہیں جاتی ہیں شفاعت
 بالوہابیت۔ شفاعت بالحبیہ شفاعت بالافان یہ بات اس کے مل کی گھڑی ہوئی
 ہے۔ کہیں منقول نہیں ملاوہ برس ان کے جو معنی اس کے جوہر گئے ہیں ان پر شفاعت صادق
 ہی نہیں آتی کیونکہ شفاعت کے معنی ہیں کسی شخص کا اپنے بڑے کے حضور میں اپنے چھوٹے
 کے لئے سفارش کرنا۔ سفارات و منصب میں ہے۔ نفع الباری پارہ ۲۷ متعلق میں ہے
 اگرچہ معترتب میں شفاعت کے معنی تھے ہیں اور بعض جانتا ہے کہ شفاعت و سفارش
 اس ہے کہ کسی صاحب حریت علیا کی جناب میں کوئی قرب و اختصاص رکھنے والا
 لحاظ اپنی نیاز مندی کے اپنے زیر دستوں کے حق میں لب کشائی کرے۔
 مگر امام الوہاب یہ کہ اب تک شفاعت کے معنی معلوم نہیں ہیں وہ اسی چل مرکب
 میں گرفتار ہے کہ شفاعت وکیل اور دباڑ سے کسی بات کے منوائے کو کہتے ہیں اور شافع
 کی بات کسی خوف و اندیش کی وجہ سے آتی جاتی ہے۔ یہ امام الوہاب کا فریب اور دھوکا
 ہے وہ شفاعت کا انکار کرنے کے لئے ایسے معنی مقرر فرماتے ہیں جو عبادت و محبت دونوں
 قدر قرب و شفاعت کا ہیں آیات و احادیث سے شفاعت بالوہابیت بھی ثابت ہوئی
 اور بالحبیہ بھی۔ مولوی اشرف علی اپنے ترجمہ قرآن میں اس آیت وَ یُحِبُّ مَا لَی الذَّٰلِیْنَ کَانَ حَقِ
 وَ یُحِبُّ مَا لَی الذَّٰلِیْنَ کے فوائد میں لکھتے ہیں۔ دنیا میں ان کی یہ دعا بہت حق کہ وہ پیغمبر پر آئے۔
 خیریت لائے۔ عیار کو اچھا کرتے مردے کو ملائے آخرت میں یہ دعا بہت ہوگی کہ میں کے لئے
 اذن ہوگا اس کی شفاعت کریں گے۔ وہ قبول ہوگی جس طرح کہ شفاعت اور ادا اعز م
 پیغمبروں کو بھی ایمان کے جہانی ہیں منظور فیہرے گی۔ اب تقویہ الایمان کے حکم سے مولوی
 اشرف علی شکر ہوئے۔ اور جتنے دہائی مولوی اشرف علی کے متقدروں اور اس ترجمہ کو پڑھتے
 ہو گئے وہ بھی سب اعلیٰ مشرک ہوئے۔ اس (تجسری) میں بھی قبول شفاعت کا باعث خوف
 آئین و اندیشہ قانون ہی جایا کہ شفاعت صرف اس اندیشہ نے کرائی کہ کہیں لوگوں کے
 دلوں سے قانون کی قدر نہ گھٹ جائے اس گراہ کے خیال میں اللہ تعالیٰ کو قانون کی

یا رب العالمین

قدر مٹنے کا اندیشہ لگا ہوا ہے۔ اور وہ اس سے عاقبت ہے۔ مہلک اندر ہے اس مگر اہ
فرقہ کا ایمان اور پھر شفاعت مانی تو اس طرح کہ خدا بخشنا تو خود چاہتا ہے۔ گنہگار کی حالت
دیکھ کر اس کے دل میں ترس آگیا۔ مگر تمہیں کے قدر مٹنے کے اندیشہ سے کھل کر عاقبت نہیں
کر سکتا ظاہر میں دوسرے کی ستارش کا نام کر کے بخش دیتا ہے۔ یعنی مجبور ہے پالیسی اختیار
کرتا ہے۔ وہ باہجوں کی طرح ان کے خدا کا بھی ظاہر و باطن یکساں نہیں شائع پر مغفرت کم
داشت ہے نادمہ احسان کہتا ہے۔ وہ باہجہ سے پوچھتے یہ شفاعت ہوتی یا تقیہ اور پالیسی
تقویٰ الایمان والے نے شان الہی میں کسی ناقص تشبیہ دی جس سے حضرت خدوس قدیر عزرا اسمہ
پر عجز و خوف کا دہر گنا ہے۔ سوا اللہ وجہ الماطعین اہ ملحضا

اقول ویا اللہ المقدیر الحق پر شفا رحمت کی دوائ صدقوں میں تشبیہ و تمثیل باعتبار حال بادشاہ مجاہدی و نبوی جس کی تفسیل خود آقوتیہ الایمان میں مرقوم اور ناظرین کے ہاتھوں میں ہے۔ سادہ و سلیکے مشاہدہ دنیا میں واقع ہے۔ رخصت و رسانی، حاجت کی سحر با سادہ داری حق لفظی ہے۔ انسانی بددلیہ اہل دیار است حکام رس لوگوں کے مجبور کرنے سے اکثر حکام مجبور و محض ہو جاتے ہیں۔ الاماشہ الشہ چنانچہ یہ تمام امور عالم میں جاری و ساری ہیں۔ پس ہرگز اس قسم کی سفارش مجبور الک حقیقی، ممتاز کل۔ تدبیر و عزت و عزت کے دربار کے شایان شان نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ مولانا شبیر رحیم کے جد امجد حضرت مولانا شاہ ولی محمد دہلوی ہم تفسیر الغفر الکبیر میں منجملہ عنایت شریک فرماتے ہیں۔

وہی گفتند کہ شناسمت جہدِ گنجِ نبویؐ
میکند اگرچہ رضا مندی نباشد چنانکہ
بادشاہان یہ نسبت امرائے کبار گاہی
چھیں میکنند اور

علی بادشاہ صاحب برصوفہ کے خلیفہ الصدق مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی مدظلہ کے شاہید
مروم کے تانا بانا استاد شریعہ تفسیر فقہ العزیز رحمۃ اللہ علیہ میں فرماتے ہیں۔
شع شفاعت چور کی حاکم کے سامنے
فرماندگان شفاعت نیز یہ قطع محض۔
تاکہ اس کو سزا نہ دیوے وہ شفاعت
محض بلانفع محض ہے ۱۱

پس یہ شخص مولوی نعیم الدین کا اپنے جملہ وفاداروں کے مولانا فہیمید حرم برائے خدا ہے۔
بلکہ قمری صورت میں شفاعت حضرات انبیاء و اولیاء کی جو عند اللہ پسندیدہ صاحبِ جاہات
ہیں افسانہ لکھنے اہل توحید کے جس میں خود تقویۃ الایمان سے مراد ثبات ہے اس میں
ملاحظہ فرمائیں اسی طرح کلام مولانا اشرف علی صاحب سہیل سے بھی جو خود مولوی نعیم الدین کے
نفل کیا ثابت ہے اور جس شفاعت کی قرآن و حدیث میں نقل و ماکار وارد ہے اس پر بھی لفظ
الافان کا وارد فرمایا گیا ہے۔ معیند مولوی نعیم الدین نے جو معنی شفاعت کے بتائے کہ بلا اپنی
منازعتی کے بڑے کے حقد میں چھوٹے کے لئے سفارش کرنا یا یہی تقویۃ الایمان کا حاصل ہے چنانچہ
فراتسبی کہ شفاعت کچھ نہیں سفارش کو اور دنیا میں سفارش کسی طرح کی ہوتی ہے بلکہ نیز تفسیری
صورت شفاعت الافان فراتسبی میں یعنی یہ سفارش خود مالک کد برائے حق سے ہوتی ہے سو اس
کی جناب میں ایسی قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے اور جس میں وہی فعل کی شفاعت کا قرآن و حدیث
میں مذکور ہے سو اس کے معنی ہی ہیں یا ان میں خود قسم شفاعت کی تفصیل تقویۃ الایمان
سے جو اب مولوی نعیم الدین کے اوپر گزر رہی ان میں جو امور بطور مثال دلشیدہ نعیم
عوام ان کے بادشاہ دنیا سے کہے گئے ہیں مستلزم ہونا جمیع لوازمات امور شفاعت و توبہ
کا حق لکھنے کی جناب میں لازم نہیں آتا۔ چنانچہ اس قسم کی تشبیہات و تشبیلات قرآن و حدیث
میں کثرت تمام عالم میں چنانچہ سورہ قمر میں ارشاد ہے: مَنكَ قَوْلُهُ يَمْشِي عَلَى صَبَاحٍ عَلَى الْأَعْيُنِ
رَفِيعًا خَالِدًا لَا يَجِدُ لَكَ لَحْمًا وَلَا يَجِدُ لَكَ قُلُوبًا قَدْ قَدَّمَ قَوْلُهُ يَمْشِي عَلَى صَبَاحٍ عَلَى الْأَعْيُنِ
يُحْيِي وَكُلُّكُمْ رُوحٌ تَارِكٌ وَمَنْ يَمْشِي عَلَى صَبَاحٍ عَلَى الْأَعْيُنِ يَمْشِي عَلَى الْأَعْيُنِ يَمْشِي عَلَى الْأَعْيُنِ
اللَّهُ يَحْيِي مَن يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ۔ اور حدیث میں ارشاد ہے: اللہ باری و دھاتی و المعطیۃ ازاری الحدیث
دواء مسلمہ و انکو سترت و ربو کو جو العقیقہ کا تھون القہر لیفۃ ابدا و الحدیث
یہیں حق تعالیٰ نے اپنے در کی مثال دلشیدہ عوام سے جو حق میں ہر اندیشہ کے اور شہید
میں طرح وادہ پیکر ہر جگہ ہے۔ و وقت برکت و اسے زمین سے نہ شرقی میں ہر طرف میں
حق ہے کہ ملک طے کر سکیں ایسی دلی ہر اس میں آگہ پر زرا اندیشہ ایت کرنا چاہی
درستی کی جن کو کہ ہے۔ اور بیان کر کہ ہے اللہ شاہیں اور ہر شئی جانتا ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ
نے پھر قمری پند ہے اور حدیث و درگ میں ہر پند۔ اور دم و یکو گئے اپنے رب کو قیامت

سب سے پہلے طرح دیکھتے ہو پانچ روزہ ہر رات کا

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر فتح العزیز میں ارشاد ہے کہ ان کے ہاتھوں
 نے کائنات کو ایجاد کیا اور حلقہ ہلال عالم و دھن عالم شامی سے جو ہیں لوگوں
 کو اسی قسم کا آس و بہار جو ہمارا شمار کرتے ہیں۔
 پس یہ تمام امور مخلوقات و حوادث میں ہیں جو کہ ہر لحاظ سے ان کے اپنے
 اوصاف ذاتی کے لئے تمثیل و تشبیہ اور شمول فرماتے۔ اگر اس قسم کی تشبیہات جسکی مدح و ثناء
 ظاہری پر معمول کی جاوے گی جس طرح لازم باطل اثبات مولوی نعیم الدین کا ہے تو حق تعالیٰ برازنامہ صفت
 عالم ہوگا و ہر صفت و صفت اللہ تعالیٰ ہے واجب الوجود کو اس تشبیہ و تشبیہ ان کے مجازی سے جس
 اوصاف بشری میں مساوات ان کا کمال مساوات ہے چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

از تشبیہ و استعارہ مساوات تشبیہ	و تشبیہ و استعارہ مساوات تشبیہ
بمشابہہ نہیں کمال مساوات است	بمشابہہ نہیں کمال مساوات است
اشعار و نثر و مشہور است کہ خاک	اشعار و نثر و مشہور است کہ خاک
صحن بادشاہان را مانند سنگ و سنگ	صحن بادشاہان را مانند سنگ و سنگ
روزہ ہا انکار البر و بارید و یا قوت تشبیہ	روزہ ہا انکار البر و بارید و یا قوت تشبیہ
مید بند و یکس مساوات نہیں نہیں	مید بند و یکس مساوات نہیں نہیں

علی بن ابی طالب السلام ماکدا حدیث ماقم احمد بنی ام ایہی جہر مقالی در فتح الباری شرح صحیح بخاری
 بارہ اہل صلوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ بجز حق تعالیٰ بالمشابہہ فی الصفات کلہما
 نیز فتح الباری شرح صحیح بخاری بارہ ۲۱ ص ۱۱ میں فرماتے ہیں۔

اننا تشبیہ کا بیش از مساوات تشبیہ
 بالمشابہہ بہ من کل جہت۔

جب کہ مشابہہ و تشبیہ بہ ہر دو جنس واحد حادث و مخلوقات میں لازم مساوات کا حتمی ہونا
 لازم نہیں آتا تو ذات حق قدیم اور ممکن و حادث میں کس طرح لازم آسکتا ہے چنانچہ مولوی
 ارشد حسین صاحب رحمہ اللہ پروردگار محمد علیہ مولوی نعیم الدین یا مستقار الحق ص ۲۵ میں فرماتے ہیں۔

لے بعد علی تعلیٰ منکلی، لا خلاصۃ و اساتید یاد (۳۰۶)

بہت سے صاحب جہر کا ظاہر اور مسلم ہے کہ تشبیہ و تشبیہ میں مساوات مساوات میں لازم نہیں اور
 مشابہہ میں مساوات میں صحت ضروری نہیں۔

پس مولوی نعیم الدین کی یہ دہرہ بکوس ہے جو اپنے سینہ پر غل و کینہ کے باعث حق تعالیٰ کی
 شان اقدس میں یہ الفاظ کا اندیشہ سے غافل ہونا مجبوری بالیسی ظاہر و باطن یکساں
 نہ ہونا تفسیر کرنا لازم گذرتے ہیں جو ہرگز نہ تقویٰ الایمان میں ہے نہ لازم آتا ہے
 کیونکہ عراستہ وہ بادشاہ دنیا کی نسبت ہے نہ معاذ اللہ حق تعالیٰ کی نسبت۔ خود
 ان الفاظ جیشہ ملعونہ کو اپنے ناپاک دہس سے نکال کر خود ہی کو مورد عتاب و غضب کا
 بنایا حتیٰ کہ خود رساں بریلو میں تمام انبیاء و مرسلین کو سید کی طرح تشبیہ و تشبیہ و تمام
 امت حضرات صحابہ و ائمہ اربعہ کی ایکس کو بیکریوں کی طرح شہید کر تشبیہ کی بنیاد پر
 ہلاچ البریہ حسنی پر لیں بریلی کے منہ میں ہے۔

و تمام انبیاء و مرسلین و کتب نبوی اس کے خوف سے بیک کی طرح کانپتے ہیں۔

اور جہاں اللہ صفا حسنی پر لیں بریلی کے منہ میں ہے۔

حادثہ کا موجب کمالی کسب و کار کی نظر سے اپنی بال ہوتی بکریوں کو دیکھنا۔

پس اس پر مولوی نعیم الدین کے ساتھ نہ تر جہا عا دعار ظلم نہ چلا یا۔ کیونکہ یہ اپنے
 مقتدار کا کلام تھا۔ نعوذ باللہ من وجہ الخلیفین

قولہ ۲۲۴-۲۲۵ قنویت الایمان کا یہ قول بھی باطل و خلاف شرع ہے کہ شفاعت
 کسی قرابت یا آشتی کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ قرابت تو قرابت و ہاں تو ادنیٰ ادا
 تعلق میں ظاہر کئے جائیں گے اور کام آئیں گے۔ ابن امیر کی حدیث میں ہے مشکوٰۃ شریف
 ص ۱۹ یعنی دوزخی صفت بستر کھڑے کئے جائیں گے۔ پھر ان پر ایک جلیقی گندے گا۔
 اس سے ایک دوزخی کہے گا کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے؟ میں وہ ہوں جس نے آپ کو ایک
 مرتبہ پانی پلایا تھا۔ اور کوئی دوزخی کہے گا میں وہ ہوں جس نے آپ کو وضو کئے پانی دیا
 تھا۔ پس وہ بیشتی اس کی شفاعت کرے اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ قنویہ الایمان
 والے نے یہ حدیث کی نفی لغت کی ہے تو اس کا شہرہ ہی ہے ایک ستم ہے کیا کہ اس نے
 شفاعت کرنے والوں کو جو راہ خود دل کا خالق کہا اس سے تمیزی کی کچھ انتہا ہے۔ قرابت
 یا رشتہ داری کی وجہ سے چھوٹی۔ کرے۔ اور کہو۔ اور جو کا خالق نہ خدا ہے

یاد مکان نشست و برخواست او را برگزید
 او بچند و تدلی نام نمایم روح او بسبب
 وسعت و اطلاقی بر آن مطلق خود و در
 دنیا و آخرت و جن او شفاعت نماید
 نیز تفسیر فتح العزیز ج ۱ ص ۲۶۷ سے گزر چکا ہے۔

از ادلا دانیسا و اولیاز متوسلان زندگان
 وین کہ خود را جو سل زندگان نامون از
 مٹا خذ و باز پرس می دانند و می بینند
 کہ با وجود کفر و قبا و غیر زندگان مارا
 از عذاب اخروی خلاص خواہند ساخت
 و طریق روائین خیالی آنست کہ شفاعت
 کہ شفاعت آن غرض می شود و دماں
 روز واقع نخواہد شد بچنین توسل نکالے
 نازش کنید۔

اور بھی تفسیر فتح العزیز پارہ ۳ ص ۳۱۱ سے گزر چکا ہے۔

شفیعوں کو کہ پیڑوں ادا دلیار اور عذر اور وفا
 شفیعان را کہ پیڑان و اولیاء علماء و
 حفاظ و شہداء و فرشتگان خواہند بود
 حکم خواہد شد کہ شفاعت نکال کنیند
 تا شمار آخرت و جہا حاصل شود و این
 قسم شفاعت کہ معروف بر حکم حاکم باشد
 عمل آنکند و جہا سے عمل و تصرف نیست
 پس یہی معنی تقدیر و دعا و صریح عبارت تقویۃ الایمان کا لفظاً و معنیاً ہے۔ ناظرین ملاحظہ
 فرمائیں۔ اور خود مولوی صاحب بریلوی کے جواب الایمان سے واضح ہو چکا کہ
 بہر حال یہی ہے کہ ہر آدمی سے شفاعت و توفیق الیہ و سلم میری شفاعت
 حق نہ ہے کہ میں اپنی اور خود میں سے کسی کو کہ توفیق الیہ و سلم میری شفاعت

نیز ان کی بدلتی البریہ سے بدلتی ہو چکا کہ
 مقام انہار و سرسبی و شہد مرقی اس کے خوف سے بدلتی طرح کا پختہ ہیں۔
 نیز ان کے لغو حصہ سوم سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں متغیر ہو چکا
 مددگار نہ ہو سکی استغاث کی بات کا ہے۔
 نیز ان کے لغو حصہ چہارم سے واضح ہو چکا کہ

یہ تبار ہیں ہے اشہد ان محمد عبیدہ و رسولہ جہہ پہلے ہے سورہ بقرہ کہ میں کہتے
 سے بڑھ کر عذر نہ دیکھتے کہ ہوتا ہے۔

نیز ان کی السنۃ الانیقہ سے بیان ہو چکا کہ

حضرت اقدس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ
 کے ہے نیز ان پر اس سے اپنی حدیث ادا چاہئے بسکی الوہیت کا ہر خدای کی شہادت میں سورہ
 سے پہلے عہد و کما کہ اس کے ہند ہے اور اس کے سولہ

پس مولوی نعیم الدین کا مولانا شہید مرحوم کو مخالف حدیث بہ نصیب گستاخ و بیلاب
 خاک چہرہ پا کش آجے ہاک خد اللہ تعالیٰ آئینے اور کفر کے کلمات کہنے کی سبب قتل و سیدہ
 گوئی باقوال مسئلہ خود کے خاک میں نہ لگنی چاہئے بریلویوں کا ایمان سبب لانا مشکل ہو گیا۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درو۔ حیلش اندر طعنہ پاکان برد
 قولہ ۲۲۸-۲۲۹ اسی سلسلہ میں تقویۃ الایمان والے نے مشکوٰۃ شریف کی ایک

حدیث لکھی کہ حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا (اور اس کا یہ ترجمہ لکھا)

یا خاتمة ائمة فی نفسک من التار۔ حیلش اندر طعنہ پاکان برد
 سلیمی ما شقت من مالی فاتی کا۔ سے جناب بریلوی مال دیکھ آدھ گام قریب عاشر

الحق من شدة شیشا

کھاں کہہ

تقویۃ الایمان ص ۱۰۔ اور اس کا یہ ترجمہ لکھا کہ وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں ہو
 سکتا اور قربت کسی بزرگ کی اللہ کے ہاں کام نہیں آتی۔ انکار شفاعت میں اس حدیث کو پیش کرنا
 اور یہ نتیجہ لگانا قریب کاڑی ہے۔ حدیث میں کوئی غلطی نہیں جس سے شفاعت کی نفی ہوئی ہو۔ بہر
 آیات اور حدیث سے اندھا بین جانا اور اس حدیث کو پیش کر کے عوام کو مٹا لٹھ دینا یہ بدعتی ہے اور

شرح صحیح بخاری پارہ ۱۹ صفحہ ۲۵۸ میں یہی مرقوم ہے کہ
 اور کان المقام مقام التوفیق والتحدیر فافانہ اللہ المیا لغتہ فی الحظن علی
 العمل ویكون فی قلبہ لا اغنی شیئا اختار ان یدن الله فی باشفاعتہ
 اور اشرع الامتاع ہم صفحہ ۲۵۹ میں ہے

وہ اولاد و فریت ہا ترسا بند و قاطعہ زہر و جگر گروشہ دست سیدہ شاد عالم است
 وانش دشتہ بوسہ حرام شدہ و اولاد اہل ایسہ اندر اس وقت و فرمودہ زرا کہ اس مالک غیر تم شرا
 از عتاب خدا میسر سے دالینی بجا ذوق و دایرہ و در اندر تہ حضرت مدخل مدان نباشد و اس وقت
 حریف و تا زار و مالہ خدا است - اور و اس خوف ۱۹ دانی اتی مست با لیلہ اسر شدہ و تا
 ہمدیگہ و تہائے انتار پس اشتال کردہ اس سر را دسی خاطر مگر گروشہ و طلب ہر جسے خواہی از
 مال من اصاب خدا و گرت دے تا نہ بیکسہم چیز سے را نہ غفلت

چنانچہ مظاہر حق ہم صفحہ میں جس کا مولوی انیم الدین نے حوالہ دیا ہے اس کا ترجمہ مرقوم ہے کہ
 وہ اولاد خیریت کو چھوڑا یا وہ اولاد زہر و جگر گروشہ حضرت کا مد سیدہ شاد عالم کہیں اللہ آگ
 مدد نہ کی ان پر حرام ہوئی ان کو بھی داخل اس ڈرے نہ کیا کہ اس میں مالک ہوں یعنی یہی نہیں جس پر
 اس پر نہ ہو کہ میں تم سے اللہ کے مقابل میں سے کہ میں اگر نادہ کہے عتاب بتا تھا را وہ یہ فرمایا
 آنحضرت نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت سے

قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكَ دِينَ اللَّهِ لِمَا تُكَفِّرُ عَنْهُ
 لَنْ أَصْلَحَ خَلْقًا أَفَأَسْأَلُكُمْ
 کہ کہیں کوئی مالک ہے یا سب سے بہتر ہے
 مطلب سے کہ جو لوگ اللہ کے ساتھ جہاد سے
 مرنے کا ارادہ ساتھ کرے لیجے گا

بلکہ مرنے والا اللہ تعالیٰ نے

قُلْ لَا أَتْلُو لَكُمْ فَتَعْلَمُونَ لَكُمْ خَيْرًا
 لَّأَمَّا مَا تَسْأَلُونَ
 کہ کہیں ایک جہاد میں اپنے جان کے لئے اور
 مرنے کا جو کچھ چاہے اللہ

اور اس حدیث میں نہایت اطمینان اور مالہ ہے اس میں اور باوجود اس کے خوف اس کی بے پرواہی
 کا باقی ہے مگر کہ ہم یہ حضرت کو ڈرے کا پس بجالانے اس کو
 و ما دے خاطر میں مگر کہ مالک مجھ سے جو چاہے میرے الی میں سے نہیں و در کہ سن میں تجھ
 سے اللہ کا عتاب کچھ

پس کہ طرح الی انصاف و دیانت ان سے غفلت فرمیں - تقویٰ الایمان - اور اشرع الامتاع
 مظاہر حق - سر میں صاف کہ لاکر کہیں سوا کے فرق لفظ کے معنی واحد ہیں - اور یہ ایمان الی
 تقویٰ الایمان سے نیز یہاں خود مولا شہید مرقوم دوسرے باب تقویٰ الایمان ملاحظہ میں لیں مگر
 وحی بشارت کی حدیث نقل فرماتے ہیں -

فاطمہ سیدۃ نساء اهل الجنة
 ان المحسن والحسن سید اشباب
 اهل الجنة
 مدینہ طہرہ رضی اللہ عنہما و اس میں اہل جنت کی
 مہر کن کی اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما سوا میں
 الی جنت کے فرما دیں گے

مگر یہ اس شرف و عزت اور جاہ کے لئے العزم حق جہاد میں دیتی ہے ۲۰ - نزدیکی ان را میں یہ میلانی
 حضرت سعدی کا ارشاد ہے -

گر بجز خطابت قبر گنبد انبیا را چہ جائے سفادت

اب مولوی فیہ الدین ان کا یہ طار کہ میں عرب کا یا نہ عاب دین اقلط ترجمہ اہادیث کے
 خلافت و شہزادہ کبراس باطل کا مدد نہائے تب کہیں مولا شہید مرقوم پر اپنی عبادت و شہادت
 کیجے اور سیکاری کی کہ وہ خوب واضح ہو کر فاش ہو و نہ ان میں خالست و مالست و جہول - ۲
 گر خدا غماہد کہ پردہ کس وند پیش اندر طعنہ ہا کاں پر و را
 الحمد للہ کہ بحث شفاعت تمام و کمال اہل حق متبعین ترجید و سنت کے حق میں بشارت

و فرحت عظیمہ اور مجددین گرد پرستوں کے لئے باعث صد ہزار مسرت و ندامت و محرومیت
 عزم ہوئی - باقی تفصیل شفاعت مولوی فیہ الدین کے جواب میں اور اپنے مقام پر گنبد کی حدیث
 قولہ ص ۲۵۵ - ۲۵۶ - تقویٰ الایمان کی بدھید گوں کیوں

الزامات و تنہات کی حقیقت

خیرۃ - اذعان اتہا مات جیشہ گنبد و مینوں کے دندان قسین جوابات - تقویٰ الایمان و مسلم
 و نیک کا دیانت کہ اپنے اختیار میں ہے جب چاہے کہ لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے
 اس کے صاف یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا علم لازم و ضروری تو ہے نہیں بلکہ ممکن و اختیار کی ہے

لہذا حق ہے کہ ہاں تک مرقوم غبار عالمی حدیث - ۱ - و اس میں یہ کہ بلیجے کہ ہے از نبی ص ۲۵۵ - ۲۵۶ - خود
 ۲۵۵ - ۲۵۶ - و ما دے خاطر میں مگر کہ مالک مجھ سے جو چاہے میرے الی میں سے نہیں و در کہ سن میں تجھ
 سے اللہ کا عتاب کچھ

چاہے وہ بات کہے جائے یا نہیں ہے عقیقہ کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ کو مبارک تھا اسلئے اللہ تعالیٰ نے
 وہ عہد و عہد سے کر کے لگا دیا ہے۔ کیا کیا کرتے گستاخی کی ہے۔ اس سے پہلے بھی ایسی ہی آدمی کی
 جرات نہ کرتے تھے۔ یہ ہے دین کا ایمان اور یہ گستاخانہ دیکھئے پورے جی مل کے اندھے اس کا
 اتنا حق کہتے ہیں اعداس کی طرف داری میں اپنا دین برباد کہتے ہیں۔ شان الہی میں ایسا ناقص کو
 کو دیکھ کر اس کا دل بڑا نہیں ہوتا۔

اقول ان الله يخلق ما يشاء ويختار ما كان لشيء ان يفسد ما خلق من قبل ان يخلق ما يشاء
 بقرآن وحدیث وکلام کا برا کہہ دینا علمائے متقدمین سلمہ مولوی نعیم الدین کے منشا کے جواب میں
 مگر دیکھا ہے۔ یہ معنی عام اس کو مٹا لطم میں بیٹلا کے بار بار لٹا تا مقصود ہے۔ اور بس جبکہ خود مولوی
 نعیم الدین نے بھڑاتے چاہے گندن راہا وہ پیش منشا کے عاشق پر گھبراہٹ آیت و حدیث متناہی عن القیظ
 کا مطلب ہے کہ اللہ کے پاس ہی فیض کی نمایاں یعنی وہ ہر چیز میں سبب تکسبتی اعداس کو
 حاصل کرنے کا ذریعہ جو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ غیب تک نہیں پہنچا۔ اعداس کو غیب کی اطلاع حاصل
 نہیں ہو رہی تھی کہ غیب سے پہنچ کر غیب کو حاصل کرے نہ اهو جو ابکو فھو جو ابلیس نامہ یا نہ
 کفر منہاج اللہ اپنے ہی ہاتھ سے خود اپنے ہی منہ پر مار کے قاتل الذین استودعت وجوہہم
 انکم بعد ان یاتوا بآیتنا کا خود اپنے آپ کو خود بنایا

علی بندا مولوی نعیم الدین کے بیان کر کے حقیقت ناظرین غور فرما لیں۔
 حق تعالیٰ نے انسان کو اپنی ملکیت ہالذ سے صاحب عقل بنایا کہ عالم کے عجائبات
 مصنوعات دیکھ کر انکھیں کھولے اور دل عاجز کر کے پہچانے کہ سب کا بنانے والا ایک ہی اللہ
 مالک الملک مختار ہے۔ اسی کی عبادت لائق ہو سکتی ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور
 نہ کسی کی ہرگز عبادت ہو سکتی ہے۔ پھر بارہود اس علمائے لغت عقل کے انسان اگر اندھا ہو کر عقل
 میں جاتے تو وہ اپنی منزلتے ابد کو بیٹھے۔ پس یہ ایک امتحان منہاج اللہ تعالیٰ انسان صاحب عقل
 کے لئے ہے جس کے ہزاروں پہلو انسان کے سامنے رنگ بدل بدل گاتے ہیں چنانچہ وہ حال کا بڑا
 تر دوست نقد و امتحان مومن و کافر میں فرق ظاہر فرمانے کے لئے اک اعلیٰ نمونہ ہے۔ مومن
 کے لئے کمالی منہ پرستی یعنی مودوں مودوں کو پوجنا شیطان کے کر کے لئے انا سہل نہیں ہے
 جس قدر دشمن پرستی یعنی گود پرستی تعزیر نشان جھٹلے شہیدوں کے طاق وغیرہم پوجنا سہل ہے
 اسی لئے اہل بدعت پرستی کی گود پرستی ہی سے شروع ہوئی ہے کیونکہ صالحین کی نجات کے

مولوی ابوالکریم مسعودی نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے اساتذہ کرام سے سنا ہے کہ
 سلم نے اپنی امت کو فساد اور فساد کی

شہر کا بچل دہری وقتا میں
 الحدیف دافا ملک فی الموطا میں

اور خود مولوی نعیم الدین کی مسئلہ شریک مسعودی نے فرمایا ہے
 اصل عبادۃ الاصلانہ تخلی

قبول الصالحین مساجد
 کو کبھی گھانا لینا ہے

اور مولوی احمد رضا صاحب بریلوی مطابق القدر مسیح پر یس بریلی کے مشابہ لکھتے ہیں
 صاحب عزت یس کے کہے پناہ دے دنیا میں جہنم کی انتہا پر نہیں ہوتی کہ صالحین کی محبت
 میں ان کی تصویریں بنائے کہیں اعدان سے لذت عبادت کی تائید بھی شدہ شدہ وہی
 منہود ہو گئیں

چنانچہ منافقین امت پر جو ظاہری اسقام کے مودوں کو نہیں پوجتے تھے بلکہ کفر الہی کے باعث وہی
 پرستی کرتے مہج بناری باب ۱۰ ص ۱۰۰ میں مذکور ہے۔

و یبقی هذا الا مة فیها
 میں منافقین ہوں گے

خج الہدی شریع صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔
 و اکثر المنافقین کا کرا بیدل و

غیر اللہ من الوثن وغیرہ
 کرتے تھے

احمد بن محمد دعا لغویہ الامان میں حدیث صحیح مسلم جو شکوہ ص ۱۰۰ سے مرقوم ہے
 ایسی رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ گداؤں کو بھیجے گا اللہ صلی علیہ وسلم کو سواہ

و صوٹے گا اس کو ہر تہہ کر دے گا اس کو ہر بھیجے گا اللہ ایک داد بخشہ شام کی طرف سے
 سونہ آتی ہے گا زمین پر کوئی کہ اس کے دل میں نہ ہو جہان مرگ کر دے گی اس کو

فیضی شوانا انسان فی خفة الطیر
 میں بھیجے گا اللہ دے گا اس کو سب سے بھیجے گی اس کو

و احلاہ السیاح کا بعد موت
 معروفا والا شکر و منکر و بقیہ

فَيَقُولُونَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ هَذَا قَدْ بَدَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ كَافِرِينَ
فَيَقُولُونَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ هَذَا قَدْ بَدَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ كَافِرِينَ
فَيَقُولُونَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ هَذَا قَدْ بَدَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ كَافِرِينَ
فَيَقُولُونَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ هَذَا قَدْ بَدَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ كَافِرِينَ

فَی مبینی آنروزانہ میں ایماندار لوگ برادرانے اور محض بے وقوف لوگ وہ جہاں گے کرات دلی راتے
ال کھانے کی گھر میں ہیں نہ جہاں بھیجیں نہ پراپر شیطان تھامے گا کہ محض بے دین ہر مانا بڑے شرم کی بات
ہے سو دین کا شیوق ہوگا مگر اللہ و رسول کے کلام پر نہیں گھٹیں گے بلکہ اپنی عقل سے مینی کی راہیں نکالیں گے
سورک میں پڑے ہوں گے اللہ اس حال میں بھی ان کو مدد کی کہ کائناتش ہاں نہ لگا کا آرم مل جادے گا وہ اس
سبب سے اللہ زیادہ شرک میں پڑیں گے کہ جوں جوں ہم ان کو مانتے ہیں توں توں مریضی جی میں سوائے
کے کرتے ڈرا جائے کہ بھینے دقت بند شرک میں روا ہوتا ہے اللہ اس کے غیر سے مرادیں لکھتا ہے اللہ اللہ
اس کی بھلائی کو اس کی مرادیں پوری کرتا ہے اور وہ یوں بھٹتا ہے کہ میں بھی
لاہ پر ہوں سو مراد نہ ملنے کا اعتبار کیجئے اور سچا دین تو سید کا اس
لے نہ چھوڑ دیجئے

پس شرک کرنے سے اگر پیش و عشرت ہو اور تو میر پر قائم رہنے سے تنگ دستی و مسرت
ہو تو ایسے پیش پر لات مار کر تنگ دستی کے ساتھ توحید کو مضبوط پکڑے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے
اہل عقل کے لئے امتحان ہے لہذا امتحان باطل کو مزین کر کے حق کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے کہ نہ کو کرے
کے ساتھ کہہ کر کہنے کہ جاتا ہے تو میں نے حق و باطل میں تمیز نہ کی توحید و شرک کے فرق کو اچھے برے
کو نہ پہچانا امتحان میں ناکامی سبب ہوا اور جس نے سمجھا کہ باطل کے ساتھ کائناتش لی ہی شرک جہاں سے
شیطان کے کرے کرے کرے کیا اللہ میں اس کے خیال کے مطابق اس کو زمین دے کر یکے گفت پکڑتا ہے
میں کو مبینی مکر تفسیر فرمایا گیا چنانچہ یہود و مشرکین جن تعالیٰ نے مکر و فریب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے قتل کے منصوبے لگائے اور مکان کا محاصرہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر دستہ و دشمنان
نکال کر آسمان پر اٹھایا اللہ ایک دوسرے کو ان کا ہم نکل کر دیا جب وہ لوگ مکان میں گئے تو ہر دم
خود پیشی علیہ السلام کو رسول دی اسی کو فرمایا حق تعالیٰ نے قرآن پاک پارہ ۲ سورہ آل عمران میں
وَسَيُكْفِيهِمْ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ

وَسَيُكْفِيهِمْ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ
وَسَيُكْفِيهِمْ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ
وَسَيُكْفِيهِمْ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ
وَسَيُكْفِيهِمْ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ

وَسَيُكْفِيهِمْ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ
وَسَيُكْفِيهِمْ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ
وَسَيُكْفِيهِمْ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ
وَسَيُكْفِيهِمْ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ

چنانچہ توحید ایمان میں گمراہی فرمایا گیا کہ اللہ کے کسے ڈرا جائے یعنی بے خوف و شہد نہ ہوا جائے
کہ کر شیطان کے باعث قیامی شرک کرنے سے اگر آرائش پیچھے تو اللہ و رسول کا سخت منہب قریب
کر کا جملہ کرے متاثر ہوتا ہے مگر حق نے علامہ فرمایا کہ یہ نصیب مولوی نیم الدین نے اپنی بدگامی
اور جمل سے آیات قبول پر کیا حمد کیا اور تفسیر قرآن و حدیث کو اپنے فیض و مغنیت سے مستخرج ہوا
ہے وہ بے جاں جاسکاتے کہ ان کو اندھا طرف نہاد بنا کر بیزاری کا حق دے یا مگر متبعین خاص
شیطان لیس کے کر کا شکار ہو کر اتباع قرآن و حدیث سے ہرگز تیز راہ نہیں گئے ذکرہ الطرموت المانعون
قولہ ۲۳-۲۴ خدا کو تائید کی ہے قدی کا خوف معاف اللہ تقویت ایمان مش ۲۰
بادشاہ کے محل میں اس پر ترس آتا ہے مگر میں بادشاہت کا خیال کر کے بے سبب دگر نہیں
کرتا کہ کہیں لوگوں کے دلوں میں اس آتش کی قدر گھٹ نہ ہاوسے تو کوئی میر و وزیر اس کی مرضی ہا کر
اس تفسیر واد کی سفارش کرتا ہے اور بادشاہ اس امیر کی عزت بڑھانے کو غلام نہیں
اس کی سفارش کا ہم کر کے اس جہد کی تفسیر مانتا کہ جتا ہے سو اللہ کی جناب میں ایسی قسم کی
شہادت ہر سکتی ہے

دیکھتے ہیں کہ یہ ایمانی ہے اللہ تعالیٰ پر ترس، تا قانوں کی بے قدسی سے خدا کا نام نہ لے سکے
 کے لئے سفارش کا نام نہ کرنا کیسے محسوس ہو گا۔ خدا کے لئے جو چاہے اور کون سے کیا وہاں سے
 اپنے خدا کے لئے کوئی قربانی کرے جس کو رو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے لئے خاص کیا ہے
 یا وہ خدا کی عبادت میں۔ اور یہ شاہ بندگی کا یہ ہے کہ جس کو خدا کا ارادہ ہے۔ خدا کا شریک نہیں بنے
 سے صرف چاہیں کہ عبادت کا نقصان نہ ہو۔ تا قانوں میں مشکوۃ شریف کی ایک حدیث نقل کی
 من اتی عرفا فسا لم عن شقی لا یقبل له حلاۃ اربعین یوما اس لئے قطع فکر حدیث کے
 لفظ لہ خائے لم یقبل کا لا یقبل کرنا اور یوں کہ یہ بنا دیا جو کہ لہ کے لفظ میں تھا کہ مراد نماز
 تہجد پر ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے شرح میں فرمایا: اشتراک الاعداد جلد ۲
 ص ۵۵۵-۵۵۶ اس سے بھی قطع نظر کیجئے کہ حدیث وارد ہوئی کہ ابن اللہ غم کے حق میں جو علم غیب
 کا دعویٰ کرتا ہو۔ تقویت الایمان دالے نے اصحاب کثف و استقامہ کو بھی اس میں داخل کر دیا
 چنانچہ مشہور کھانا اور کثف و استقامہ کا دعویٰ کرنے والے اس میں داخل ہیں۔ یہ معنی تو تحریف ہوئی
 استقامہ مسنون ہے اور کثف اہل اللہ کے لئے احادیث سے ثابت ہے۔ یہ تفسیر ہے اہل اللہ
 کو مشرک بنانا۔ اہل اللہ کو مشرک بنانا تو اس شخص کی عاوت ہی ہے۔ شرک خدا دیتے ہوئے
 اس کی سزا صرف چالیس روز کی عبادت کا نام قبول ہوتا ہے۔ تا کہ فرض ادا بھی ہو جائے۔ جیسا
 بھیجے اللہ میں ہے۔ تو اس شخص کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا صرف یہ مرتبہ ہے کہ اس کے ساتھ شرک
 کرنے سے قطع چالیس روز کی غارتی ہو جائے۔ تو ہاں تک لازم نہیں آتی یہ ہے وہاں سے
 دلوں میں خداوند عالم کی عظمت۔

اقول - یہ محض تقویۃ الایمان پر ایمان ہے۔ بلکہ اس میں مثال و تشبیہ وغیرہ ہاں شد و
 امیر سے صرف امیر کا بادشاہ کی مرضی پاکر اس فقیر عاوی کی سفارش کرنے اور بادشاہ کے منافع
 کر دینے سے شفاعت ماننا اللہ تعالیٰ کے معنی و توحید سے غلام کی غلطی کا ناز کرنا مقصود ہے
 نہ کہ محض امور مندرجہ جنہوں میں سفارش کو بعد حق تعالیٰ کے لئے صافا ثابت کرنا۔ جو
 انترامض ہے جس کی مفصل و مدلل تشریح مشکوۃ ص ۵۵۵ کے جواب میں گذر چکی ہے۔ اور بار بار کوشا تا
 محض پروردگار تعالیٰ کی غلامی و عبادت میں ہاں شد و امیر ہے جس کو مولوی نعیم الدین نے اپنے زعم و اطمینان میں
 چھپائیں دیگرے نیست مکمل ہے ایمانی قرار دے کر خود اپنے ہی اور پر اس کا ٹھکانا کرنا یا ہے
 علی بدلتا برگر تقویۃ الایمان میں خدا کے لئے جو چاہے اور کون سے کیا وہاں سے

بعض ہزار بار و کثرت اللہ علی الصلوات علیہ وسلم۔ چنانچہ اس کی بھی تفسیر و تشریح ۱۲۲ کے
 جواب میں کر دی۔ چنانچہ اس پر لازم اور عرب کیا وہ بھی سب کہ خود مولوی نعیم الدین ہی کے معنی
 کا لائق تاکہ نہ کہ شیخ الفکر المکی علیہ السلام

اب حدیث مرثیہ مشکوۃ تقویۃ الایمان میں مولوی نعیم الدین کا اپنی جہالت و جاہل
 قدیمانہ سے اعتراض کہ لفظ لہ یقبل کا لا یقبل - لیلۃ کا یوما بنادیا۔ اگر یہاں قراض بجا
 ہوتا تو قطع نظر کیجئے کہ کیا حق یہ توڑا عبادی الزام تھا معلوم ہوا ہے کہ یہ بھی نہیں ہوا سبب اور
 جہل و غارتی ہے کیونکہ اولاً صاحب مشکوۃ نے ص ۵۵۵ کے لفظ کیا اور خود ص ۵۵۵
 میں لہ یقبل ہے۔ ثانیاً مشکوۃ ص ۵۵۵ میں لا یقبل ہے۔ پھر ص ۵۵۵ میں - عن حنفیۃ عن جعفر
 الداعی التوحۃ علی اقصیٰ ص ۵۵۵ میں لا یقبل ہے۔ چنانچہ منقول ہے۔ پھر قاضی شریع ص ۵۵۵
 پارہ اول مشا میں بھی مطابق مشکوۃ منقول ہے چنانچہ منقول ہے۔ تا قانوں میں مشکوۃ
 صلی اللہ علیہ وسلم من اتی عرفا فسا لم عن شقی لا یقبل له حلاۃ اربعین یوما اس لئے قطع فکر حدیث کے
 انفقہ مولوی نعیم الدین کا بھیگی بل کی طرح مرثیہ ہو کر لفظ تبدیل ہونا اور مولانا شہید مرحوم پریشانی
 انکسیر نکال کر گیدھ کی کھانسی کی کہا ہے کہ کمال دلیل ملے ہے پھر ان سب کی مفصل تشریح و تفسیر
 اللہ میں مرقوم ہے جس میں دن کا صراحت ثبوت ہے جو مولوی نعیم الدین کی مسلک کا ہے
 اگر صلی بن ہرودہ اللہ کی عبادت کو دیکھا ہوتا تو سرگرا اعتراض نہ ہوتا۔ چنانچہ بارہم مشکوۃ میں فرماتے ہیں۔
 و آخر جہد مسلمان حدیث امرأة من العواجر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و من الرواۃ من یملأ
 حقیقتہ بلفظ من اتی عرفا فسا و آخر جہد ابو یعلیٰ من حدیث ابن مسعود بنید لکون یوم یوم برقعہ
 و مشکوۃ لا یقال بالروای و لفظ من اتی عرفا و اسرار و کا ہنا و انفقہ الفاعل علی الوعد
 بالقطع حدیث ابی ہریرۃ لا حدیث مسلمان فیہ لہ یقبل لہا صلاۃ اربعین یوما و ہم عند
 لہ یقبل لہا صلاۃ الایمان کا جو مقررہ لہ اس میں مشکوۃ کے مطابق ہی، انفقہ ص ۵۵۵ میں لہ یقبل لہا صلاۃ
 قاضی کے لہوت ہے کیا گی ہے۔ علاوہ ازیں تقویۃ الایمان کے اصل میں لہا صلاۃ الایمان میں ہے
 حضرت مولانا صاحب سید محمد مرتضیٰ حسن خان علیہ الرحمۃ نے مشکوۃ لکھ دیا تھا۔ حدیث کے الفاظ
 یہ ہیں - من اتی عرفا فسا لم عن شقی لم یقبل لہ صلاۃ اربعین یوما و لا یقبل لہ صلاۃ یک
 و مجبور و غف الشریعہ متقیۃ ص ۵۵۵ تا ۵۶۰ اگر مولانا صاحب الایمان نقل ہی ہے جس میں تو یہ باتیں و تفسیر کی
 ہے احتیاج کا تجویز ہے مولانا شہید پر اس کی ذمہ داری فائزہ کی جائیگی و اللہ اعلم (ج- ح)

فلان اولاد کذا حق یا یا محمد جبریل علیہ السلام
 جاہو جبریل ترم عن تلو کھو قال
 یقولون یا جبریل ماذا قال دیکو قال یقول
 الحق قال فیندعون الحق الحق ووقعوا
 فاس وسمان عند ابی حاتم اذا کھو لله
 بالحق اخذوا من حجة اوقان وکذا
 برتوان پر ایمان لگا واجب ہے (۱۸ ص)

پس ناظرین نے ملاحظہ فرمایا کہ توحید الایمان میں نہایت کے ترجمہ اور اس کے فائدہ میں شمس
 بحر حقائق نہیں قدس باجم شریک میں پھر ان پر تائید احادیث سوسہ سو گاہ ہے۔ میر جو کچھ
 مولوی نعم الدین نے اپنی فریب کاری سے اس پر لازم کیا کہ کلام الہی نہ ہوا مفسد ہوا وہ بعد
 و باقت نہ کیا۔ یہ سہ سہ سو وہ گوئی اپنی تراشیدہ اپنی ہی گردن کا طوق بنی کیونکہ مانگہ بعد افاقہ
 خصوصاً حضرت جبریل علیہ السلام سے تصدیق کر کے الحق الحق پکارے گئے۔ آریہ اور مسمائی و فہریم
 کتب خاص توحید الہی میں میں عظمت والو بیت ماری توالی عزا سہ اور خصوصاً حضرات انبیاء و
 اولیاء و مانگہ کی عبدیت باوجود ان العزیز کے روشن و تابان ہے کسی کو مل اسلام جانتے ہیں نہایت
 اس کے کہ جو شے مدعیان توحید و اسلام گرد پرستوں توحید پرستوں وغیرہم حکومت کے لئے
 علم غیب تپائے والوں کو اسلام سے خارج جانتے ہیں اگر وہ معترض ہوتے ہیں تو انہیں جھوٹے
 مدعیان پر چلے کرتے ہیں نہ کہ اہل توحید متبعین سنت پر شاخ بعد الحق الا الضلال

مسئلہ ایمان کی بحث
 قولہ ۲۲۹-۲۳۰ ایمان کے حلق و دایرہ کے مفہوم (دایرہ کے
 نزدیک ایمان مرکب ہے اس کے بعد وہ ہیں توحید اور اتباع سنت
 میں مل داخل ایمان ہے توحید الایمان صلیہ ایمان کے درجہ ہیں۔ خدا کو جاننا اور رسول کو سمجھنا اور خدا کو خدا
 سمجھنا اس طرح ہوتا ہے کہ اس کا شریک کسی کو نہ سمجھے اور رسول کو رسول سمجھنا اس طرح ہوتا ہے
 کہ اس کے سوائے کسی کی راہ نہ پکڑے اس پہل بات کو توحید کہتے ہیں اور
 اس کے خلاف کو شرک اور دوسری بات کو اتباع سنت اور اس کے
 خلاف کو بدعت سو ہر کسی کو چاہیے کہ توحید اور اتباع سنت کو خوب پکڑے
 اور شرک و بدعت سے بہت بچے کہ بدعتی اس ایمان میں غلطی پڑا کرتی ہے۔
 اس مہارت میں ایمان کے درجہ نہایت توحید و اتباع سنت اور خدا کو جاننے رحیم رکھا

اتباع سنت عمل کے عمل سے ہے اس کو بھی توحید کی طرح داخل ایمان کیا اور شرک و بدعت کو ایک
 درجہ میں رکھا کہ کسی طرح شرک سے اس ایمان میں مل آتا ہے اس طرح بدعت سے بھی ایمان
 ہمارا ہٹتا ہے۔ یہ اہل سنت کا مذہب نہیں بلکہ فرارح و مستزکا مذہب ہے اور بکثرت کلمات
 قرآنیہ کے خلاف ہے شرح حاکمہ میں ہے۔ الکبیرۃ لا تخرج العبد المؤمن من الايمان الا
 شیعہ فقہ اکبر میں ہے۔ تزلزل الطاعات بالکلیات وارتحاب السیئات باسرها لا یخرج المؤمن
 عن الايمان الا بمان الہی میں قابل لحاظ ہے کہ ایمان کے دو جزو کہیں قرآن و حدیث میں کوئے نہیں
 خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے نہیں تو قبول صاحب توحید الایمان کے بدعت صلی ایمان
 میں غلط ڈالنے والی ہوئی وہاں جو سمجھا تو اپنے مشوا کا ایمان۔ یہی ان کے نزدیک ایمان کی حقیقت
 ہے نہ عقائد کی ضرورت نہ انفرادی حاجت ایسا ایمان تو یہود و نصاریٰ ہی رکھتے تھے مگر اللہ تعالیٰ
 نے اس کو ایمان قرار نہ دیا۔ یہ حق کسا یعرفہ انبتا وھو اب قرآن شریف مانگہ بیت مارشر
 باقی انبیاء و مرسلین کتب سابقہ و فیرو کی کو کچھ سمجھے یا نہ سمجھے وہاں یہ کے نزدیک مومن ہو چکا ظالم کو
 آمنت باللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اس کو بھی نہ آتا ہو۔

اقول ناظرین نے مولوی نعم الدین کے ایمان کی حقیقت توحید و سنت سے نفرت اور
 شرک و بدعت و گور پرستی سے نہایت واقف دیکھ لی کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں قسم
 عقائد اسلام اور ایمان احکام داخل نہیں دیکھ ہیں اگر سب کو مانا ہو نہ پھر صرف کلمہ چھوڑنا توحید
 و سنت پر عمل کرنا۔ شرک و بدعت و گور پرستی سے پہنچنا ہے۔ چنانچہ مولوی احمد رضا صاحب
 بریلوی نے خدائے ربوبیہ جلد اول میں لکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تو جو میری
 سنت سے بے رغبتی کرے وہ مجھ سے نہیں لا الہ الا اللہ میں لکھتے ہیں بدعتی طعن لافس کہ کفار
 و مجذومین کے عالمی و منادی ہیں لعنہم اللہ وخذ نہیہم ابدا وفضہم فصرہم فصرہم امین
 نیز مولوی صاحب بریلوی انہی الا کید صلی میں لکھتے ہیں۔ بدعتی کی حدیث میں ہے حضور رسید
 عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی بدعتی کی نافرمانی کرے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج
 نہ عمرہ نہ عید نہ فرض نہ کفن بدعتی اسلام سے لیں کل ماہا ہے جیسے آٹے سے بال۔ نیز حجاز اللہ
 عدادہ بابائہ رستم انبوة حسنی پر لیں بریلی کے صلی میں لکھتے ہیں در قرآن و حدیث و دینوں ایمان
 مومن میں احادیث کا بار بار جکر اظہار دلوں میں ایمان کی بڑھانے گا۔
 معلوم ہوا عدم تکرار احادیث سے ایمان کی جڑیں نقصان پیدا ہوتا ہے اور اس کی بکریا بار بار

سے ایمان کی پختہ ہوئی ہے میں نے اس کا ایمان بڑھا دیا وہ یقین کے بحر اور جہاں کے اس کو اہل سنت کا مذہب نہ تھا اور اس کے خلاف کثرت آیات قرآن کے خلاف ہونے کی ایک کثرت بھی تھانے کی توفیق نہ ہو سکی اور یہ ان شارائید العزیز قیامت تک جو کتنی ہے جبکہ تمام قرآن پاک میں نجات حق لفظ اور نہی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری میں مضمر تھا کی گئی ہے اسی کو ایمان اقرار تصدیق و اقرار قرار دیا گیا۔ چنانچہ اس قدر ایمان کی صرف وہی شہادت ہو جس پر بارہ سو بار میں فرمایا

فَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَكَفَىٰ ذُنُوبَكُمْ ۚ وَكَفَىٰ عَذَابُكَ عَذَابًا ۖ
 جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ کے رسول! میں نے تم کو اس نے حکم دیا اللہ کا

یہ آیت تمہد کتنی میں ہے چنانچہ کوئی مل اللہ علیہ وسلم کے پانچنے کے بعد تیس دو بار دوسری آیت پانچ سو بار

مَنْ لِيْلِيْمُ الرَّسُوْلُ فَقَدْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

مگر تصدیق مولوی غلام الدین کا یہ ہے کہ اگر پرستی تمام شریکات و بدعات داخل مل میں مذہب ایمان بنی ہوئی اس کے لئے شرح لفظ تادہ شرح لفظ اگر کو حال معنی کتب و افتراء علی اللہ و علی الرسول ہے۔ مگر کو گنہ جان کر نفس شیطانی سے نہ کتب ہو یا تادہ ہو گنہ کلمہ جو خارج از ایمان بنی ہوئی ایسا شخص ناقص ایمان ہے اور اگر کو سبیل و گنہ جان کر ہی اقرار کفر ہے ہم مانگے اس کو ایمان و مل صالح جاننا کسی طرح اگر پرستی و بدعات کو مل نیک سمجھا لکھ کر اذہ خارج از ایمان ہے چنانچہ شرح عقائد میں مرقوم ہے

والا ایمان هو التصديق بما جاء به

من عند الله تعالى

اور شرح لفظ اگر مقلد میں مرقوم ہے

والدین اسم واتعم على الايمان و

الاسلام والشواك كلواى الاحكام

جميعها بالمعقوفان الدين اذا اطلق

قالوا به التصديق والاقرار وقبول

نیز مرقوم ہے۔

لان التا العبادة قلب وسان

توہم ہا کر تروئے قلب وسان اور تمام حقائق

مولوی غلام الدین نے اپنی تفسیر کاوری سے عبارت شرح لفظ اگر کو متعلق افراد علی الکثیر کے کفر میں نقل فرمادی ہے۔ فان المعاصی یزید الکفر والافتراء المظاہرات المذمومة والافتراءات المذمومة سے نقل کیا گیا۔ اب عبارت میں بھی صرف وہی شہادتیں اہل ایمان کے لئے کافی ہیں حدیث متفق علیہ مصححین میں وارد ہے۔

ایمان بضم وبعون شعبۃ
 فاعلموا بقولہ لا اله الا الله وادنا حسا
 اما لہ الا فاعلموا عن لفظ حق والعباد شعبۃ

نیز مرقوم حدیث میں وارد ہے

لا یؤمن احدکم حقاً یؤمن بحدیثی

تبعاً لما حجت به منکون مٹا

اس کے بعد اہل ایمان کے لئے مزید کسی حوالہ دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی ہزاروں سے لاکھوں اہل قرآن و احادیث میں ہمارے دین اسلام کا اصل اصول ہی توحید و ملت قرآن و حدیث پر ہے۔ اگرچہ اسلام میں خود ساختہ تائید کے اس پر جوئے اہل ایمان کے ہے کہ اگر کو اطلاق فرمایا گیا ہے کہ اگر کو ہم میں جو معرفت وہی شاہد را کھنڈا کیا جاتا ہے۔ اہم تصدیق کی دانت مقلدہ میں ہوئی۔ بڑے بڑے محدثین مثل ابن کثیر کے استناد سے امام سہلی نے آپ کو امام المسلمین و شیخ الاسلام کہا ہے۔ ہمشیر و مزہ بمقابلہ مہندھوں کے تھے ہم الحوین استودام خوال آپ کی وفات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے آپ کے ارشاد فرمایا

عبدک یا عتقاد الشالی

میتان الحشری مولانا شاہ محمد اعظمی دہلوی نے لکھا ہے کہ مولانا صاحب مدنی نے بھی الامن والاعلام میں

آپ کا نام شیخ الاسلام رکھا ہے۔ چنانچہ مولانا فی ترجمہ و تفسیر خود اپنی سند سے مرقوم ہے کہ امام ابی سلمیٰ نے فرمایا میں نے اس کو ایمان کی معرفت کہا سب نے فرمایا ایمان قبول ہے اور مولانا نے فرمایا میں نے اس کو ایمان قبول کیا ہے۔ انیسویں عیاض ۱۰۰۰ فیہ بن مرقوم ہے۔

لہذا مولانا نے اس کو ایمان قرار دیا ہے۔ لفظ تصدیق کے معنی تصدیق و اقرار و قبول کے معنی میں ہے۔

لہذا مولانا نے اس کو ایمان قرار دیا ہے۔ لفظ تصدیق کے معنی تصدیق و اقرار و قبول کے معنی میں ہے۔

لہذا مولانا نے اس کو ایمان قرار دیا ہے۔ لفظ تصدیق کے معنی تصدیق و اقرار و قبول کے معنی میں ہے۔

لہذا مولانا نے اس کو ایمان قرار دیا ہے۔ لفظ تصدیق کے معنی تصدیق و اقرار و قبول کے معنی میں ہے۔

اور عید ی نے فرمایا ایمان قول اللہ علی ہے حضرت شیخ الشیوخ مراد شاہ عبد القادر علیہ السلام نے فرمایا
 یہ صاحبہ نفیۃ العالیین مشکلمیں فرماتے ہیں

وینتقد ان الايمان قول باللسان
 ومعرفة بالجنان وعمل بالاكوان
 يزيد بالطاعة وينقص بالعصيان
 ہر تقدیر کے لئے حق ایمان کہنے والا ہے
 ہر کلمہ کے لئے عمل کے اور کلمہ کے لئے

اور مزید تفصیل و بیضی معجم بخاری و تفسیر الباری شرح معجم بخاری سے واضح ہے چنانچہ فتح الباری شرح معجم
 بخاری پارہ اول کتاب الايمان مشتمل ہے مرقوم ہے الايمان قول وفعل وزيد وينقص قول
 وعمل وهما لفظان وارد عن السلف اطلقا ذلك فالسلف قالوا هو اعتقاد بالقلب و
 نطق باللسان وعمل بالاكوان فذهب السلف الى ان الايمان يزيد وينقص وانكر
 ذلك اكثر المتكلمين وما نقل عن السلف حرم به عبد الرزاق في معتقد عن سفیان
 الثوري ومالك بن انس ولا روى ابي وا بن جریر ومعه وغيرهم وحولاه فقها الامصار
 في معصوم وكن انقله ابو القاسم اللانكافي في كتاب السنة عن الشافعي واحمد بن
 حنبل واسحق بن راھربہ والی قبیلہ وغيرهم من الاثمة وروی في كتابه الصحيح عن
 البخاری قال نفیۃ اكثر من الف رجل من العلل بالامصار وما روايت الحداد منه
 يختلف في ان الايمان قول وعمل وزيد وينقص والحنبل ابن ابی حاتم ولا يكتفي
 في نقل ذلك بالاسانيد عن جمع كثير من الصحابة والتابعين وكل من يداور
 عليه الاجماع من الصحابة والتابعين وحكاة تفصيل بن عياض وكيح من اهل
 السنة والجماعة وقال الحاکم في مناقب الشافعي حدثنا ابو العباس الاحم ان ابن ابي
 قال سمعت الشافعي يقول الايمان قول وعمل وزيد وينقص واخرجه ابو نعیم
 في ترجمة الشافعي من الخلية من وجها اخر عن ابراهيم وزاد يزيد بالطاعة وينقص
 بالمعصية ثم تلا ورواه ابی بن اسود ان قال لا يدرى وقد استدلل الشافعي واحمد
 وغيرهما على ان الاعمال تدخل في الايمان جمله لا يدرى وما امرؤ الا بعدد ما عمل الى قوله في الحقيقة
 تخرج الباری شرح معجم بخاری پارہ ۲۷ مشتمل ہے مرقوم ہے قال ابن حبان عيادة الله
 اقدار باللسان وتصدق بالقلب وعمل بالجوارح

علی ہذا معجم بخاری پارہ اول صفحہ باب النصوة من الايمان وقول الله تعالى وما كان

لجسيم يانكويق حلو تكد عن قلبك ونازك وجوارح اعمال كسے ہے اصل ایمان قرار دیا گیا
 جس کی قسم تفصیل سب قیل ہے

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے والد مولوی محمد علی خاں صاحب جوہر البیان مطبع حسنی
 پریس بریلی کے مکاتیب کتبیں

مشتہد ہے در غنائہ غیر غزلہ علی انکشاف حق اللہ بن یقظون انهم شعوا بهم وکلموا لیسر جعوت
 اس بیت سے ظاہر ہے نازک تہمت نے کا اعتقاد نہیں رکھا اور جس کا اعتقاد نہیں رکھا کہ خدا کی بات جملہ
 والا ہے اس سے شاد ہوا۔ در کاتیل لغز از کدو اکا رنگوتی وری کو تہمت از لیسر بیت اور یہ
 کہا جاتا ہے کہ کوئی کہ نہیں کرتے غلامی ہے اس دن جملہ خدا والوں کے لئے دوسری جگہ اس سے تیار
 تفریح ہے۔ اونیورسٹی لکھنؤ کا لکھنؤ تفریح کے تحت نازک تہمت اور یہ شریکین سے مت
 ہو جاتی اور حدیث میں بھی وارد ہے ترک الصلوة متعلکہ تقدیر میں نے نازک تہمت کو کہ کہیں تحقیق کا فر
 ہوا اسی طرح بہت آیات و احادیث ہیں ان سے ہم نے سرور القلوب فی ذکر محبوب اور
 اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے نازکی کے نظر و لانت کہ تفسیر الامام ابو یوسف محمد بن عبد اللہ
 بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور حاذق بن ذیل اور عمار بن عبد اللہ اور ابو رواد اور احمد بن حنبل
 اور اسحاق بن راہویہ اور عبد اللہ بن مبارک اور ابو یوسف محمد بن عیسیٰ اور ابو یوسف سفیانی
 اور ابو داؤد طحاوی اور عبد بن حمزہ و غیر جمعیہ تابعین و ائمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
 اسے کافر کہتے اور امام مالک اور امام شافعی حنبل کا حکم دیتے ہیں اکثر ائمہ و متنبیہ و شافعیہ و حنبل
 و شافعیہ بعض شافعیہ و ائمہ تہمتیہ سے بدن میں زخم لگاتے ہیں یہاں تک کہ مر جاتے
 یا تو یہ کہے امام عظیم اور ابو یوسف امام مزی اور عاقل ابو الحسن علی مقدسی اگر تو یہ نہ کہے
 امام الجیس کہتے ہیں اور بعض شافعیہ و ائمہ کا فتویٰ یہ ہے کہ نازک کو قتل نہ دیا جائے اور نازک جانا
 اس کی نہ فرمایا جازے قتل کی جگہ نہ کریں بلکہ تہمت کے لئے زمین کی دیوار رکھیں کہ اس نے ایسے
 جملہ قتل کو ذیل کہا اور اس کا لوازہ کیا۔ بالکل حقد و منزلت اس عبارت کی ہے کسی عمل کی نہیں۔
 ائمہ قند احمد شافعیہ کو اس کا منظور ہے دوسری عبارت کا نہیں

پس الحمد للہ کہ شرف کتاب روشن و تاب ہوگا کہ تمام احکام و قیل و قال و تہمت کے جوار
 ایمان میں جن کی کوئی زیادتی طاقت و عصیان سے سب اعتقاد وار شاد حضرت شاہ عبد القادر
 جیلانی رحمہ اللہ بیان میں زیادت و نقصان واقع ہوتا ہے اسی طرح فتح الباری شرح معجم بخاری

مسلم مولوی نعیم الدین سے کہا کہ اگر سلف کلمہ الحمد للہ نہیں تھا تو تحقیق دلائل سے روایوں کا اتفاق ایمان کے
 قائل دلائل پر ہے کہ سید امام بخاری رحمہ اللہ بخاری بی شوائب محدثی کا ایک ہر موالی علم اربعین سے بنا
 اودمان کماں قیدہ پر ہوتا تھا جماعت کثیر صحابہ و تابعین کا یہ ہجرت ہوتا تھا ہمت و حق سے محرومانہ
 جیسے علی دکن شریعت جو کا قرآن پاک میں ایمان نام و کلمہ مولوی صاحب بریلوی کے کلام میں
 تاکہ نماز کو قیامت کا بھٹانے والا کفر و شرک کرنے والا قرار دیا گیا۔ بکثرت صحابہ و تابعین ائمہ محدثین
 فقہاء مجتہدین سے اس کا کفر و داعیہ انھیں ہوتا تھا یا گیا تھا کہ اس کے قائل اودمان از جنازہ سے بھی
 منع کیا گیا۔ یہ عمل فرض کے تارک کے اہتمام میں۔ مگر مولوی نعیم الدین کے نزدیک ایمان کے دو جزو قیام
 و سنت یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قرآن و حدیث خدا و رسول کے فرض میں ثابت نہیں نہ انان
 کے نزدیک اہل سنت کا یہ مذہب ہے بلکہ اس عقیدہ و عقیدہ کے اتنے مانے کہ اہل ایمان کلمہ
 جسے ہی صحیح کہ اللہ تعالیٰ ایسے کہاں لکھا ہو سکتا ہے اودھوئی کا کہ نہ گھر کا نہ گھر کا۔ خیر
 الدنیا و الآخرة ذلک حق الاختلاف المبین

قولہ ص ۱۲۷ دہلی کے نزدیک دنیا میں کوئی ایمان دار باقی نہ ہو۔ ۱۔ تقویت الایمان ص ۱۲۷۔
 حدیث مشکوٰۃ کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ ایک باوجود اچھے سوجان نکال سے جس کے دل میں ہو گا۔
 ایک رات کے حادثہ ہر ایمان سوادہ جادیں گے وہی لوگ کہ جن میں کچھ بیٹائی نہیں سوچے جادوی کے اپنے
 باپ دادوں کے دین پر۔ پھر اس کے فائدہ میں لکھا۔ چراند آپ ایسی ایک پڑوسی تھی کہ کربا چھے
 بندے جن کے دل میں تھوڑا سا بھی ایمان ہو گا جادوی کے اس کے بعد اسی عمر میں لکھا سوچے جادوی
 کے کرنے کے موافق ہوا یعنی وہ جادوی تھی اور دس گھنٹہ میں یہ کوئی ایمان و ایمان تھا جی جادہ جس کے دل
 میں رات کے گھنٹہ کے برابر بھی ایمان پر سب ہے ایمان ہی وہ گئے اس میں وہ خود ہی داخل ہے
 اور اس کے تمام اتنے داسے میں سارے دینی تقویت الایمان کے اس حکم سے کافریت ہارت
 ہونے اس قتل پر دعوہ کے کفر لازم ہے ایک نواس نے کہا اپنے گھر کا اقرار کفر ہے۔ خدا دی
 عالم گیری طبع منہر سلف علیہ السلام میں ہے مسلمان اپنے گھر ہونے کا اقرار کرے تو کافر ہو جاتا
 اور اگر کہے کہ میں دہانتا تھا کہ یہ اقرار کفر ہے تو خدا پرست ہوتا ہے گا۔ دوسری وجہ یہ کہ تمام
 امت کو کافریتا کفر ہے شفا شریف ص ۱۲۷ میں ہے۔ جو ایسی بات کہ جس سے قیام امت کو
 گمراہ نہیں کرنے کی راہ کلی اس کے کفر میں مشہد نہیں۔ غریب کلامی ہے کہ حدیث شریف میں وارد
 ہوا تھا کہ ہر اوجہ مال کے کھٹے اور حضرت علی علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد اس کے قیام

ایمان نہ ہو جس میں ہر ایک سے منکر کے منکروں میں ہر ایک سے منکر کا حال ہو جسے کہ اللہ پاک
 باوجود شہد شام کی طرف سے تو یہ بات ہے کہ کوئی کس کے دل میں ذوق ہر ایمان ہو کر کہ ہر ایمان
 گمراہ و داس کے کھٹے۔ مگر ہر ایک کے کرنے کے موافق ہوا یعنی ہر ایمان ہی شد حال نکلا۔ یہ حضرت
 عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہونے اور ظالم نے اس پر اس کے ہل جانے کا اپنی ہی طرف
 سے حکم لگا کر تمام دنیا کو میدان قرار دے دیا۔

اقول۔ یہ بھی تقویت الایمان پر مولوی نعیم الدین مفتی کا بہتان ہے کہ دنیا میں کوئی ایمان
 باقی نہ رہا۔ بلکہ اس میں ترجمہ حدیث صحیح مسلم مشکوٰۃ نقل کردہ مولانا نعیم الدین کو پھر بھی لکھا اللہ
 جس سے توبہ بھی روشن ہے کہ لکھا ہے کہ تعلق اور سے ہے تو نہ تائید لغوی غریب دہلی چھاپا
 گیا۔ پھر فائدہ کے ٹوٹے کر کے اصل مطلب کو تحریف کر کے فٹ لہو کر دیا گیا۔ پھر الفاظ دستگیر
 خدا کے کرنے کے موافق ہوا یعنی وہ جادہ تھی۔ یہ یعنی اپنی طرف سے تراشیدہ اضافہ کر کے
 سینہ کا کینہ لگا لکھا گیا حالانکہ جادہ تھی۔ یہ اس میں ہر گز نہیں بلکہ یہ ہے یعنی جیسا مسلمان لوگ اپنے نبی
 دلی امام و شہیدوں کے ساتھ معاملہ شرک کا کرتے ہیں اسی طرح قدیم شرک میں جیل رہا ہے لہذا پھر
 جہاں کے کھٹے اور طبعی علیہ السلام کے نازل ہونے کا واقعہ دوسری حدیث میں واقع ہے اس میں
 ہی اذان پرستی کا ذکر ہے جو چھوڑ دیا گیا۔ اگر دلوں حدیثوں کے الفاظ قدیم شرک اذان پرستی کو
 نقل کیا جاتا تو پھر غریب کلامی کا یہ فاش ہو جاتا جیسا کہ اس حدیث کی تفصیل ص ۱۲۷ کے جواب
 میں گذر چکی۔ اب ناظرین پورا ترجمہ ص ۱۲۷ ملاحظہ فرمائیے۔ فائدہ تقویت الایمان کے لغوی و اوصاف
 کہ اگر مولوی نعیم الدین کا سفید جھوٹا پرورداری اور مولانا شہید مرحوم کی صدق بیانی مطابق
 حدیث کے لاکھ فرقہ واریں جس سے تمام حسن و قبح واضح ہوتا ہے۔

حدیث مشکوٰۃ کے باب کا تقویر الساعدۃ اعلیٰ شیوا ملت اس میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ
 علی کا حضرت عائشہ کے ساتھ میں نے بیٹھنا سے کفر ہے کہ نہیں تمام ہونے کی بات اور دین یعنی قیامت
 خاتمہ کی بات کہ وہ میں نے توحق کو کہ میں نے بیٹھنا سے کفر ہے کہ نہیں تمام ہونے کی بات اور دین یعنی قیامت
 یہ بیت خود بخود آئی اور میں نے بیٹھنا سے کفر ہے کہ نہیں تمام ہونے کی بات اور دین یعنی قیامت
 ہر گاہ اس طرح جب تک ہا ہے اللہ صریح لکھا ایک باوجود اچھے سوجان نکال سے جس کے دل میں ہو گا۔
 یکساں کے حادثہ ہر ایمان سوادہ جادیں گے وہی لوگ کہ جن میں کچھ بیٹائی نہیں سوچے جادوی کے اپنے
 باپ دادوں کے دین پر۔ پھر اس کے فائدہ میں لکھا۔ چراند آپ ایسی ایک پڑوسی تھی کہ کربا چھے
 بندے جن کے دل میں تھوڑا سا بھی ایمان ہو گا جادوی کے اس کے بعد اسی عمر میں لکھا سوچے جادوی
 کے کرنے کے موافق ہوا یعنی وہ جادوی تھی اور دس گھنٹہ میں یہ کوئی ایمان و ایمان تھا جی جادہ جس کے دل

ہے بدیت اللہ مہادی سے کہ اس کو کاف کہنے سے سب سے پہلے اگرچہ شرک و کفر بڑی ہی بڑا بنی
 معرفت حال ہے اس سے بدیت سے کہا کہ کسی بچے کی کاندھ تو اتنی کم ہے کہ اگر حضرت نے فرمایا
 کہ اس کا قدم تو مرد بڑا صاحب تک اندھا ہے تو چاروں طرف سے ایک بڑا چھوٹا کمرہ ہے ہند سے
 کہیں کے ملے ہوئے تھا اس میں ایمان پر گھر چاروں طرف سے ایک بڑا چھوٹا کمرہ ہے ہند سے
 نہیں یعنی اللہ کا عظیم تر رسول کہ رہے ہوئے کا شوق کہ باپ ملاحوں کی رسول کی سہیلے گئے ہیں
 سہا سہا طرح سے شرک و کفر چاروں طرف سے ہو کر آکر رہے ہیں۔ بعد سے ہاں شرک گھر سے ہو کر
 ان کہہ دہم کی سہیلے گئے ہیں۔ یہی شرک ہو جاوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر وہ
 یہی تہم شرک ہی رہے ہوگا۔ سو یہ تہم کے گزرنے کے ساتھ ہی یہی مسلمان لوگ اپنے ہی د
 دل امام و شہیدین کے ساتھ ساتھ شرک کا کہتے ہیں۔ اسی طرح تہم شرک کا کہتے ہیں۔ یہی مسلمان
 کے جن کو بھی ماننے ہیں ایمان کہ رسول پر چھوٹی ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔
 مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔
 لہذا یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔
 گئی ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔
 کہ اس حدیث کی رسول کے پیچھے نہیں گئے۔

پس اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ رسول مہادی سے کہ اس کو کاف کہنے سے سب سے پہلے اگرچہ شرک و کفر بڑی ہی بڑا بنی

یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔

یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔

یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔

یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔ یہی مسلمان کہتے ہیں۔

مستعار و قد صحت الکفر ہا و تھا کفر
 ستانی
 بڑی بڑی ہے وہاں سے

اس پر مولانا شہید مرحوم کو بے ایمان و کافر و بدست ظالم قرار دے کر کمالی گری و شفا سے
 دوتے کو کھٹے کا سہارا پکڑنے کی مثال ہے جو خود بلا ٹوٹے اور ہٹا کر جوئے ہرگز نہ چکے گا۔

خیاں تیں اور ان پر فاسد بنیا! انبیاء کی نسبت وہاں سے کے اعتقاد اور تقدیرت ایمان

کی گستاخانہ۔ تقدیرت ایمان مٹے میں ہے اس بات میں اولیاء و انبیاء میں اور میں و شیطان

میں اور بدعت و بدی میں کچھ فرق نہیں۔ مٹے ان باتوں میں سب ہندے بڑے اور چھوٹے برابر

ہیں۔ مٹے اور بے اختیار و مٹے ان باتوں میں سب ہندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں

ہے۔ خبر میں اور نادان و مٹے مٹے کسی بھی دلی کو جس دفر شہید کو یہ و شہید کو امام و امام زادے کو

بدعت و بدی کو اس حدیث صاحب نے یہ طاق نہیں بخش۔ تقدیرت ایمان میں اسی طرح کی بدیت

عمادات میں جس میں مقبولان بارگاہ اور مقبولان درگاہ کے ساتھ میں شیطان بدعت پر ہی کو ملا

کر دیا گیا ہے اور سب کو مجبور ہے اختیار میں برابر اور بے خبری و نادانی میں یکساں بنایا ہے

اور فرق کا انکار کیا ہے۔ اول تو سب کو آپس میں برابر کہنا لفظ و باطل اور کذب خالص اور مٹے لاف

آیات قرآن ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یستویون فی العلم و لا فی النسل و لا فی الحسب
 انبیاء و اولیاء و عظیم السلام کی شان میں کھٹا یقین گستاخانہ و بدعت ہے اور انبیاء کی نافرمانی
 کفر ہے۔ تقدیرت ایمان کہ مٹے کو کوئی بندگی کے رقبہ سے قدم باہر نہیں رکھ سکتا اور غلامی کی
 حد سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ سب نیک و بد برابر کر دینے و جاہلیت غلت مجبوریت اصطفا
 اختیار بلکہ بدعت و رسالت تک تمام فضیلتیں کا عدم قرار دے دیں کیا ہے ساری کفر نہیں ہوتا
 مٹے میں تقدیرت ایمان مٹے یعنی جو غریباں اور کمالات اللہ نے مجھ کو بخشے ہیں وہ سب
 رسول کہہ دیے ہیں آجائے ہیں۔ کیونکہ اللہ کے حق میں رسالت سے بڑا کوئی مرتبہ نہیں۔ رسول کہنے
 میں جو کمالات آجاتے ہیں۔ وہ یقیناً رسول کے لئے حاصل ہیں تو تمام انبیاء و عظیم السلام برابر
 ہو گئے ان میں فرق مراتب و درجات نہ رہا۔ فہم لکنا انفقہم عن حق تعالیٰ کی کھلی مخالفت ہے۔
 تقدیرت ایمان کہ مٹے انبیاء و اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا ہے سوا میں بڑا ہی
 ہو گئی ہے کہ اللہ کی راہ جلتے ہیں اور بڑے بڑے لوگوں کو سکھاتے

اٹلی ہوگی کہ لات رسالت بھی اٹلی ہی ہوں گے چنانچہ خود مولانا شہید مرحوم نے تقویۃ الایمان میں اسی معنیوں کے قریب ہی فرمایا ہے۔

مذہب توحید پرانی بات کا سر ملہ ہے۔ ہمارے ہر مذہب کے جہان کے سر ملے ہیں کہ اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں اور لوگ اللہ کو ملے سیکھیں ان کے متعلق ہیں ان معنیوں کا کہ کو سادہ جہان کا سر ملہ کہنا کہ معنی اللہ نہیں بلکہ خود رب تعالیٰ ہیں جہاں پر اللہ اور اللہ تعالیٰ ان میں فرمایا نہ فانی یعنی سب انشاء و ادایا کے سر ملے ہیں نیز خدا تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ کو ان کے ذمے بڑے بڑے دیکھے انہیں سے سب اس لئے کہ انہیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو انہیں کی پیروی سے زندگی حاصل ہوتی

پس کس طرح مولوی نعیم الدین کی کرب کا رسی بہتان طرز ذی فایع ہوئی!

رسالت میں عبارت ایسا انبیاء و اولاد کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا ہے اللہ اس کے ساتھ ملائیے اور اس کے چلنے میں تاثیر دیتا ہے بہت لوگ اس سے سیدھی راہ پر چل جاتے ہیں، الا واقعہ میں عبارت اس کے بعد درگاہ سے امتیاز کہہ کر ہی ہے کہ اللہ کے احکام سے ہی ہدایت ہوتی ہے یہ ایک حدیث مشکوٰۃ شریف باب العاقرة کے کھانڈہ کا محقق و مفسر قریباً نقل کیا ہے کہ تو جو مولانا فائدہ ادا کرتے ہیں۔

مذہب توحید پرانی بات کا سر ملہ ہے۔ ہمارے ہر مذہب کے جہان کے سر ملے ہیں کہ اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں اور لوگ اللہ کو ملے سیکھیں ان کے متعلق ہیں ان معنیوں کا کہ کو سادہ جہان کا سر ملہ کہنا کہ معنی اللہ نہیں بلکہ خود رب تعالیٰ ہیں جہاں پر اللہ اور اللہ تعالیٰ ان میں فرمایا نہ فانی یعنی سب انشاء و ادایا کے سر ملے ہیں نیز خدا تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ کو ان کے ذمے بڑے بڑے دیکھے انہیں سے سب اس لئے کہ انہیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو انہیں کی پیروی سے زندگی حاصل ہوتی

یہاں ہم نے فرمایا ہے کہ سب لوگوں سے امتیاز کہہ کر ہی ہے کہ اللہ کے احکام سے ہی ہدایت ہوتی ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں اور لوگ اللہ کو ملے سیکھیں ان کے متعلق ہیں ان معنیوں کا کہ کو سادہ جہان کا سر ملہ کہنا کہ معنی اللہ نہیں بلکہ خود رب تعالیٰ ہیں جہاں پر اللہ اور اللہ تعالیٰ ان میں فرمایا نہ فانی یعنی سب انشاء و ادایا کے سر ملے ہیں نیز خدا تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ کو ان کے ذمے بڑے بڑے دیکھے انہیں سے سب اس لئے کہ انہیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو انہیں کی پیروی سے زندگی حاصل ہوتی

اس پر مولوی نعیم الدین کہ لفظ اللہ علی الظالمین پڑنا سب اپنے ہی گئے کا طوق بنا رہا ہے کہ نہ را جاہ و پیش کی مثال صادق ہوتی ہے

دو چیزیں عبارت اللہ علی الظالمین پڑنا سب اپنے ہی گئے کا طوق بنا رہا ہے کہ نہ را جاہ و پیش کی مثال صادق ہوتی ہے

شرک ہے شرک ہونے میں مدلول سادہ و برابر ہیں چنانچہ حضرت شیخ اولیائے شریعت شیخ فرید الدین گنگوہی جن کی وفات ۱۰۸۸ھ میں ہوئی۔ اپنے کتبوبات متعدد جلیل و سونم مشتمل فرماتے ہیں۔
 تَقَدْ خَفَقَتْ الْأَنْفُسَاتُ فِي كَيْدِهَا
 سَابَيْتُ كَيْدَ مَنْ كَيْدُهَا بِنَايَةِ مَنْتِ
 اتجا اولیا را بنیاد نفس و خواص ہم بریزند
 ہر بریں دنیا مستعد کا گھر اندھا دیکھ کر ہر دنیا
 الدنیا خاخر غنہ و عار بلا بیان ایسی مقام
 اس تمام کہ ہے

اور حضرت سیدنا شیخ المشائخ سرور اولیائے ربانی مولانا الشاہ عبدالقادر جیلانی کے ملفوظات الفتح ربانی مترجم مجلس اہل علم و صفات اولیاء میں ہے۔
 یا کلون من بقول الضحاری
 و یسویون من قد ساء الفہار
 یا کلون من بقول الضحاری
 و یسویون من قد ساء الفہار
 یا کلون من بقول الضحاری
 و یسویون من قد ساء الفہار

ایضاً ص ۶۷ میں فرماتے ہیں
 الخلق عند اهل المعرفه كالنہ بابا
 والدن تابیر وكد ودا القدر
 اور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تفسیر فتح العزیز ص ۱۸۷ میں فرماتے ہیں۔
 نسبت ساری تفسیر میں کہ ان میں مافی حد حقیر
 شریف و صبیح و مرین و عالم و جابل و دوزن
 و کافر و صالح و فاسق و سائن یکساں
 و برابرند

ایضاً ص ۱۷۷ میں فرماتے ہیں
 قدرت و قوت محض برائے خدا است
 و جمیع امور بتبع چیز ازال و خزانہ و
 یار و دوست و بادشاہ و امیر و مجبور
 پر و فرشتہ و پری بدن حکم او و دینی
 تواضع و رادہ

قدرت و قوت محض برائے خدا است
 و جمیع امور بتبع چیز ازال و خزانہ و
 یار و دوست و بادشاہ و امیر و مجبور
 پر و فرشتہ و پری بدن حکم او و دینی
 تواضع و رادہ

خیر شاہ صاحب موقوفات خیر انشا حضرت صاحبزادے میں
 لفظ غنیہ اند کو بند محمد علی ہر دعا لا
 اند ایضاً ص ۱۸۷ فرزند مغویہ از شبید
 قائل اند شرکت محمد علی و ولقت دنیا
 ایضاً ص ۱۸۷ کہ عالم بند محمد مصطفیٰ
 علی اللہ علیہ وسلم علی خیر فرائض بند بود

اب مولوی نعیم الدین کو بنائید و تصدیق تقویۃ ایمان خود اپنی غیث باطنی کذب بیانی کی نفوذ
 لعن کی زبان دھاری کا اپنے سلسلہ اکابر کے کلام سے کچھ چھپلا علی ہذا اپنے مخصوص بریلوی اقبال پر
 بھی اک نظر ڈالیں بریلویوں کے اس الطائفہ جالیوں بعضی لسانی صاحب ہیں
 افعال عباد پر موقوف خداوندی حکم عباد
 دامت آدم و کلک و غیر ہم کیاں
 اور مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی حیات الموات مشائخ لکھتے ہیں

د ایک گفتہ پیش یاد رکھنا چاہیے کہ شرک ہے اس کے حکم میں عباد و عبادات و انس و
 دنگ و غیر ہم تمام مخلوق انہی یکساں ہیں کہ فرشتہ کوئی بر خدا کہ شرک نہیں ہو سکتا
 اور مولوی صاحب بریلوی کے والد مولوی محمد تقی علی خاں صاحب بریلوی حلیۃ البریہ ص ۱۸۷
 میں لکھتے ہیں

مقام انبیاء و مرسلین و کرام و شرفیہ اس کے خوف سے بیدار ہوا کرتے ہیں
 خیر جوابر البیان ص ۱۸۷ میں لکھتے ہیں

میں نے تصدیق اس کی ہے تیزی سے عائف و تر سال برق نقیب اس کی ہزار برس کی طاقت و
 یا است عباد کا خاک بنائی ہے ایضاً ص ۱۸۷ حضرت رسالت علیہ الصلوۃ و السلام فرماتے ہیں
 اکون عباداً شکوذاً ایضاً ص ۱۸۷ جب بندہ حضرت احدیت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکمت تصور کرتا ہے
 اندک ہے عباد میں عرب فرشتہ ہوا و العزیز نہیں نہایت عزتی اور عجزی سے سرچکا ہے اعداد الیہ
 و عقیدہ کہ دلب و تقلم سے بندگی بجا نہیں ایضاً ص ۱۸۷ و شہد موسیٰ علیہ و آلہ و سلم الصلوات و السلام
 پر دنگ ہوئی سے برائی تب ترجیح یاد کرے اس حال پر یاد کر کہ تو اپنے افعال تو نہ ہو اند میں یا نہ کدقت
 عاشق و مکن ہو وادب مجھ یاد کرے اپنی زبان کو دل کے پیچھے کہ اور عیب میرے بیدار کھڑا ہو بند

ذہن کی طرح کھڑا ہوا اور غرت ہاک علی اور دامت گوزان کے ساتھ مساحت کر کے ایضاً صحت
مذکورہ باتوں و کمالات سے کہ غرتہ خارج اور اپنی صفات ایک ہے دست بند ہو کر کھٹکنا ست
و طلق اور منکرات کی طرقت خود ہوتا ہوں جو باقی روحان ہے اور سب اس کے تابع ہیں وہ اپنا
دستہ بندہ ہے کہ مراد مقصد اس صفات و طلق کے ساتھ دوسری چیز نہ ہو اور اس کی عظمت
کے ساتھ نام عالم کو پست سمجھے سب خیریاں اور کمالات اور تمام عوالم سے بڑی اس کے
کے سمجھے "ایضاً مشاہدہ پس بافتاد اس کے کہ سوا حق میں نہ کے کوئی تارہ مشابہت و یک عالم
مطلق مانع و مضاف فی حق نہیں اور اگر تفریق محال تمام اولین و آخرین میں خاص اطلاق و تنگی چھوٹے
اور بڑے تمام عالم ایک دفعہ کو اس کی جگہ سے حرکت دینے پر اکٹھے ہو جائیں اور ایک بار اس پر
اور آؤ کی آئیں اور اسی کیفیت سے عالم برس گز جائیں اور ان کی توفیر کو فنا تو یہ ہو جی -
یہاں تک کہ ایک ان میں سے طبع طبع نہیں ایک باقیہ پراٹھ کے گوارا اور ایسا اس دفعہ کا مرکز
نہا ہے ہرگز ہرگز ممکن نہیں کہ اس کے پیش سے سکین مخلوق کے علم و قدرت وسیع دایرہ
کو اس کے صفات کامل سے کوئی نسبت نہیں ہے حادثہ قدیم و عانی وہ باقی یہ ناقص و کمال
یہ اس کی لطافت اس کی خلوق اس کے قدر و اقتدار میں اور وہ ایک حیرت انگیز ایک حقیقتیں
تمام شایب نقص و شبہ و شبہ سے منزہ جگہ ان کے حضور صفات خلوق کا نام زبان پر نہ آتا
و خود و عدم میں نسبت و قیاس اشتراک چاہے تو اس میں اور سب مقایس صرف دیکھ کر بات
دیکھ کر متحیر ہیں اور وہ اس کمالات ہاک سے خاص ذاتی جو کچھ ہے اگر اس کے اعتبار سے
قلع نظر کی جادو سے حق ہاک و لا حق ہے انکوں پر کچھ بڑے بڑے ہیں کہ وہ آپار نظر آتا
ہے اگر مرئیہ تو حید لگا کر دیکھئے تو بالکل سنسنائی و رقص جیسا ہوا کہ عالم میں ہرچے عہد ہو کہ
معا سب یکا نہیں ہیں

اور خود مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی السنۃ لا ینقض علیہا کلمۃ میں۔

۱۰ اپنی امت کے حفظ ایمان کے لئے جہاں پر ادا سے اپنی عہدیت اور اپنے وہب کی اہمیت قرار دی گھر شہادت میں رسول سے پہلے عہدہ رکھا اس کے جندہ پر اس کا اس کے رسول ۱۱

نیز ملفوظ حصہ چہارم صفحہ ۲۷۷ میں لکھتے ہیں

آشہدان محمد اعیانہ در سولہ عیدہ پچھے ہے در سولہ عیدہ پچھے ہے

نہ بڑھا دیتا۔ وہ نہ کیا جانے کی ہوتا۔

فیر احکام شریعت حصہ سوم صفحہ ۲۲ میں لکھتے ہیں
 "سب اس کے مخالف ہیں وہ کسی کے مخالف نہیں"

یہ ملفوظ حصہ سوم میں لکھے ہیں
۔ میں کلام الہی سمجھنے میں میان الہی کا مشافہہ کرتا ہے۔

نیز مقدّمہ حصہ دوم صفحہ ۶۷ میں لکھتے ہیں۔

اشہد انی محمد بنی علیا بنو رسولہ۔ کچھ شریعتی مسلمانوں نے ان کو غفلت پر تہیاء ہے ۱۱

شیر: حکام شریعت منا میں نکلتے ہیں

وہ شب عراق عرشہ کی تھی۔ یہی وہ شہید مبارک تھے کہ ان کے چاہنے والے ان کے جواب پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

موضوع ہے۔ اس کے حصہ خاطر جو ناکہا جائیے ذکرِ شریف ہے جو ۱۱

اور خود مولوی شمس الدین نے بھی فتوح گوشتی کا فائدہ کیا ہے۔ انکشاف الہیاء میں لکھا

وہی ہے جس نے انہیں علم کی روشنی سے روشناس کیا۔

سنہ ۱۹۷۱ء میں جو نسبت ہے وہ بھی یہاں منقول ہے۔

۱۰۔ اکلانہ العلماء کا کہنا ہے مولانا رازم سے حقیقت ایمان میں نقل کیا ہے

حشمت اجرت مفت روزیہ پیش من است پیدا مجھو بت پیش من

مذاہب و عقائد ساتھ ساتھ روزِ خوار و مہرے سے ساتھ ساتھ کھٹک رہا ہے۔

یہی اہل حق و باطل کے درمیان ہے۔ اہل حق کے لیے یہی ہے کہ ان کے ایمان کے احوال

ماظہرین اہل دیانت کے لئے ہر گز مایہ و سرسبز دنیا کی طرف توجہ نہ دینا چاہئے۔

بقول مردود مولوی یحیٰی الدین کے اصل سنا حدیث ہے کہ اگر کسی کو کفر سے زیادہ عبادت کا کفر ہو تو اس سے زیادہ عبادت کا کفر ہوگا۔

اکابر مسلک مولوی صاحب منتخب نے یہ اقوال بھی اس کے زیادہ بڑے باب

۲۲۵-۲۲۸) میں نے انبیاء کو عوام کے برابر

حدیث اکیسوا آخاکم برکت

کتاب: **تاریخ اسلام** جلد ۱

معاذ اللہ! جس جبر و کجی کا یہ سلسلہ ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ ہی کی رحمت سے یہ سچا دل برکت برکت

۳۰ اخبار وادوار میں چنانچہ اس کے بعد لکھا ہے جسے اللہ کے حکم پر لکھا گیا ہے۔

انسان جیسی اور بندے عاجز اور ہمارے جہانی بقدر سنی البدن کا لیے دوسرے تمام انسانوں کے

یہ نظم خود مشاعرہ سی جوڑی اور بھائی مندی کا رشتہ طرہ فالہ غلام کے کرب سے سکون کی

یاں گئی ہیں نکال دے یہ حضور کی توہین ہے کوئی آپ یا آقا اور بادشاہ کو بڑا بجائی نہیں کہہ سکتا۔
مگر کہے تو گستاخ ہے ادب سمجھا جائے مگر یہ ہے ادب شان رسالت میں ہے ہاں نہ گستاخی کرتا ہے۔
بڑا بھائی کیا چیز ہے آپ دادا، استاد پر آقا بادشاہ سب اس حد کے غلام ہیں اور غلامی ان کا حق
معاہدہ کلام کا ادب تھا کہ جب حضور کی خدمت میں کچھ عرض کرتے تو پہلے ہالی انت داسی کہتے یعنی میرے
ملا باپ آپ یا قربان بڑا بھائی تمام انتہایت ہے اولیٰ ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: **الَّذِیْ**
اٰوٰی یٰۤاَسُوْۤنِیْۤا مِنْ الْاَکْثَرِ فَذٰکَ جَآءَکُمْ فَاعْلَمُوْۤا قیہن مسعود و جواب لہو
یعنی گستاخ کہا کرتے ہیں کہ قرآن پاک میں ہے **رَفَعْنَا لَعْنَتَنَا عَنْکُمْ** انھوں نے کہ میں میں بھائی میں
تو حضور میں بھائی ہوں سنا اللہ اس جاہل سے یہ جو چور کو آپ کس کو بتائے گا قرآن کو کہنے سے حضور
کو باپ حضور کی ازواج مطہرات کو مومنین کی ان فرمایا اس رشتہ سے مومن بھائی ہوئے۔ چنانچہ
تفسیر مدارک میں ہے یعنی مجاہد نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام اپنی امت کے حاملہ ہوتے ہیں اسکی
مومن آپس میں بھائی ہوتے۔ کیونکہ حضور ان کے دینی باپ ہیں۔ تو حضور کو بھائی کہنا کس قدر بے
ادبی ہے۔ وہی بات کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو انھیں اپنے آپ کو بھائی قرار دیا۔ تو
اس کو دلیل بنانا انتہا درجہ کی جہالت ہے یہی وجہ ہے کہ حضور نے می اصحاب سے فرمایا تھا کہ
فرمایا: چوں نے حضور کو بھائی نہ کہا۔ پھر ستم ہے کہ تقویت الایمان داسے نے حضور کو صرف مومنین ہی
کا بھائی نہ کہا۔ بلکہ وہ ظالم یہ کہتا۔ کہ ہر انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ انسان میں تو بھیگی بھی
ہیں چھار بھی کچھ بھی کافر بھی مردود نے سب کا بھائی بنا دیا اور عقل کے اندر حیر و مدخل اس کی
طرف ماری گئے تھے اس میں مدد ہو کچھ تو شر اور بد یہ تو بناؤ کہ اعلیٰ نے یہ کہا قرآن و حدیث
میں کہاں آیا ہے کہ جو بڑا بزرگ ہو اس کی بڑے بھائی کی کسی تعلیم کہنے یہ ہے کہ میں میں اصحاب اللہ
بدلت خلافت میں پروردگار کی مرمت میں اصحاب سے تو معلوم ہوا۔ کہ حضور کا مرتبہ سارے عالم اللہ
تمام خلق سے اعلیٰ ہے۔ مگر تقویت الایمان والے اپنے بڑے بھائیوں کا بھی بدھجہ سمجھتے ہیں۔
اور حضور کی تعلیم محض بڑے بھائی کی برابر رکھنے میں یہ گستاخی کرنے پر انہیں تمام دینہندی میں
کا کفر کھینچیں۔ چنانچہ ان سب کا مصدق فتویٰ ائمہ متکلمین ہے جیسا کہ قائل ہو کر نئی کفر علیہ
السلام کو ہم پر پس اتنی فضیلت ہے معنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے
مستحق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔

اقول۔ مولوی نعیم الدین کی جعل سازی پر آفرین ہے کہ حدیث کو چھوڑ کر اس کا فائدہ لیں

لاٹ چھانٹ کر عالم کو دھوکہ دیں ٹالا تاکہ امر حق سے منحرف کر دیا جاوے۔ اوسے ہی وقتہ ابلیس لعین ہے وہ نہ عدیث نقل کر کے پورا مائدہ ظاہر کیا جاتا جس سے لوگوں کو معلوم ہو تاکہ حدیث کی عظمت ہے یہ حاکمت مگر اب کیا کیوں کیا جا تا فرمن تو یہ وہی تلبیس ابلیس لعین ہے اب ناظرین اہل انصاف و دیانت پہنے الفاظ حدیث منہ رحیمہ پھر قائدہ ملاحظہ فرمائیں مشکوٰۃ کے اب بشرۃ الفسار میں لکھا ہے ۔

۰ ہم اللہ کے رسول کی بیعت کرنے والے ہیں۔
 قرآن مجید اور احادیث کے مطابق
 جو اس نے کہہ دیا ہے اسے ماننا ہے
 اور جو اس نے منع کیا ہے اس سے
 باز رہنا ہے۔
 اگر کوئی اس سے کفر یا کفر
 کے کوئی اور چیز کہے تو اس سے
 نفرت ہے۔
 اگر کوئی اس سے کفر یا کفر
 کے کوئی اور چیز کہے تو اس سے
 نفرت ہے۔

حرف میخیزد انسان ہیوں میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سواس کی بڑے بھائی کی کسی تسلیم کیجئے وہ ایک سب کا اللہ ہے۔ ہندو اس کی چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اور یہاں تاہم رام رام زادہ پھر شہید یعنی ختمی اللہ کے قریب ہندو سے ہیں وہ انسان ہی ہیں اللہ ہندو سے عاجز اور ہمارے بھائی گرواں کے اللہ سے بڑی وہی بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی قربانکاری کا حکم ہے ہمارے کے چھوٹے ہیں سنان کی تسلیم ان کی کسی گنتی چاہیے نہ ان کی کسی اور بھی معلوم ہوا کہ جیسے رنگوں کو جیسے رنگت وہ جیسے مادہ اشتریں جتنا نامہ یعنی رنگ ہوں پر شیر حاضر ہوتے ہیں وہ بھی بڑا حق اللہ تعالیٰ کو جیسے رنگے گرا دی کسی کی کھ سند نہ پڑائی چاہیے کہ آلودگی کی تسلیم کرے کہ اللہ نے جو ان ہوا نہ شراب میں تازہ ہو شہادت ہوئی کہ مواد رنگا شراب میں نہیں بنایا سو ہرگز نہ بنے اور کسی کی تہر کہ کوئی شیر نہ تازہ دن میں تیار ہوا ہو تو اس کی سند نہ پڑے کہ آلودگی کو اللہ کی دیکھ نہ گئی چاہیے

پس ناظرین نے ملاحظہ کیا کہ موافق حدیث شریف فائدہ کا کوئی مقصد بخیر اس کے نہیں کہ
شی نوع منہج بھائی جس جوڑا ہند گ وہ بڑا بھائی اس کی تعلیم اس کی مدد بڑے بھائی کی کسی جتناب
بڑا ہو نہ کہ شہنائی کی کسی انبیاء اور اولیاء و فقیر ہم صلیحی کا انسان اندھ قریب یا گھوڑا اندھ ان کی بڑائی

داخت مطہر میں بھی کلام وانکار کیا جا رہا ہے پھر اس کو گستاخی ہے بول ہے دفرہ الفاظ سیر سے
یا رکھا جاتا ہے۔ حالانکہ خود مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی الزبدۃ الزکیہ مستطابہ میں بریلی کے
مسلمان اس حدیث کا ترجمہ بارود الفاظ کا کہ کا ترجمہ دیا جائے کہ یہ کرتے ہیں حدیث مسند احمد
احمد داریکو واکرموا احاکم اللہ کی ہدایت کرو اور ہماری تعلیم پس جاتی ہوئے میں فرما ہوتا
جی ہاغت تعلیم ہے

اب کتاب اللہ کے ساتھ مثل سونے پر سونا گر کے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی
قرۃ العینی بنالیجیے۔ بیچ ہماری پارہ ۲۱ صفحہ میں روایت ہے

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطیب
عائشۃ رضی اللہ عنہا الی ابی بکر رضی
اللہ عنہ فقال لہا یو بکر انا اخوک فقال
انت اخی فی دین اللہ و کتابہ و وحی
فی حلال و

فتح الباری شرح معجم بکری میں ترجمہ ہے
اشارۃ الی قولہ تعالیٰ انما
المؤمنون اخوة و فخر خ لک و

پس مولوی انیم الدین کا یہ مردود قول کہ اس آیت سے جہاں کہنے والا گستاخ و جاہل ہے ادب ہے بخود کلام
صاحب فتح الباری اپنی مسلم کتاب سے باطل ہو گیا۔ نیز فتح الباری ج ۵ صفحہ ۵۵ میں روایت ہے

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ارسل خولہ بنت حکیم الی ابی
بکر یخطب عائشۃ فقال لہا یو بکر و
ہل تعلم لہا انما امی بنت اخیب
فخرجت و ذکر کون ذلک للنبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال لہا ارجعی
فقلی لہ انت اخی فی الاسلام لانتی

فصلہم فی قانت انما بکر صلی اللہ
عہ مذکور ذلک لہ مقال
ادعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فجاء فانکحہ +

فرمایا صاحب فتح الباری نے

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجواب
انت اخی فی دین اللہ و کتابہ و اشارۃ
الی قولہ تعالیٰ انما المؤمنون اخوة
و فخر ذلک لان الاخوة المؤمنون لک
اخوة بالمسبب و الرضا عتہ لا اخوة الدماء
المتاکرہ فی الحدیث لا اخوة و وحی
اخوة الدین +

نیز مشکوٰۃ میں حدیث صحیح مسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے و دعوت انما قد لا یبنا اخوان قالوا و لیسنا اخوانک یا رسول اللہ فقال انتم اھل
بنا و اخواننا یبنا و اما بعد مرونا شاہ عبدالرحمن محدث دہلوی در اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج اول
صفحات ۱۸۱ اس حدیث کا ترجمہ پورا متن تمام فرماتے ہیں

و دست میدارم و از زویرم کہ کاش من
و کسا بیکہ با من اندمیدیم براودان خود
و البقی آجہا کہ بعد از من بیایند گفتند صحابہ
کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پودنا یا برد
بیخوانی آجہا ما و انیمتم برادان تو فرمود
خیمہ صحابہ من و یاران من و دینی گام
و خواص و مگاہ زید داخوت اسام امری عام
ست کہ جان مسلمان را شامل سرشت برادان

... دست دگستاخوں میں ادا و رند دگستاخوں میں
کہا کاش میں اور جو و گم میرے ساتھیوں دیکھنے ہم
اپنے جانیوں کو کہ میں ان کو گم ہوں و میں گم ہوں کیا
صدا ہے تو صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہتے آجہا جانی نرنا ہے میں آپ ان کو ان ہم نہیں
ہی جانی آپ کے راہبوں اللہ فرمایا ہم میرے
صداہن اور میرے بارادار ہیں ہر وقت کے دشمن
مگاہ کہ ہوا اخوت اسامہ کہ ہم علم یک کلام

المراد الا کبر فی السن اذا وقع التساوی
 فی الفضل ولا یفقد مرافقا حصل
 فی الفقه والعلو اذا عارضه السن
 اور پھر لا اعتبار میں مرقوم ہے۔

ان مودعا کا سلام احفظون
 مودة القربا بترہ

تاخرین کرام اب مولوی نعیم الدین کے مخصوص دستخط اس الفاظ کے بعد لکھے ہیں کہ وہ گھر کو ہمارے
 قریب کدلی سے ملے گا کیا ہے۔ حق کوفہ چند احادیث میں لکھ کر کہیں چنانچہ تصحیح المسائل معلوم میں
 منقول ہے۔

وقد جاء فی الحدیث ان الشہداء لا
 اذا ما عند الله لهم من النعمة و
 الراحة قالوا له سبحانه من یخیر اخرنا
 وقد جاء ان المظاہر الذین قتلوا فی سبیل
 اخرنا وايضا ملكا ما من وجہ یروى
 قبل اخیه ما من احد من قبیلہ اخیه
 المؤمن داعیا مسلما ازاحة العاث مدنی
 انکال امری اس وقت کہ است گزشت رسول خدا
 علی السلام میں مروی ہے کہ از ہارون بن ہارون
 مسلما احد من اخرنا انکرا انہما مسلما
 اور مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے مولوی نعیم الدین کے اہل حضرت نے عیادت الموت میں
 نقل کیا کہ خود مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا فرمائی
 میں کہ کو نظر مانتے تھے ارشاد فرمایا

لا تنسنا یا اخی من دعائک
 یا الجود اود
 اشیر کنایا اخی فی صالح
 میں نے اپنی دعا میں یہ بھی فرمایا تھا کہ

دعائک ولا تنسنا

رکنیہ ۱۹۵

بحولہ ومانا فرمایا اسے میرے چھوٹے بھائی
 کو اپنی دعائیں فریک کرنا اور کوئی ناسمت
 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت کریمہ سے محروم نہ ہو۔
 استغفر ولا خیر کو دستلو لا
 التثبیت فائدا ان فیال
 کی دعا اگر کتاب سے سلا ہوگا

رواہ ابو داؤد و ترمذی وحا کرم الیہم فی حدیث عن عثمان بن عفان و شاذلی الی الدین کتاب
 البیہار میں حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے فرمایا۔

ما من میت یوضع علی سریرہ یغسل
 بہ ثلاث خطا لا یظہر لہا ربیعہ ما
 شاء الله الا الثقلین الحین ولا انس
 یقول یا اختنا یا حملا نفاک لا تنفک
 الدنیا کا غم تفق ولا تلحق بہم کالعبت فی کل
 جہان سے کہیں

ایضا ص ۱۰۱ ابن ابی الدیاء کتاب التیور میں روای ام عبد الحق کتاب العاتقہ میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا سے روای حضرت زور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

ما من وجہ یروى قبل اخیه و یجس
 علیہ الا امتا فوس و رد علیہ حتی
 قعودہ
 ناٹھے ہوا کہ اگر اس کا ہے

ایضا ہی شامی کتاب ذکر المیت اور دیگر علماء محدثین نے بھی تعینت حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اذا مات احد من اخوانک
 نیز مولانا صاحب بریلوی شادی و حقہ صدمہ مطیع حسن پریس بریلی کے دستاویں لکھتے ہیں
 حاکم کوئی چار مسلمان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھ سکیں ان کی رحمت ہوا ہے
 وہ ہر دوش بھائی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسا المؤمنون اخوة و فرماتا ہے فاخونکم فی الدین
 (مومن جو بھائی ہیں میں میں پس بھائی ہیں تمہارے دین میں)

اور زیادہ گستاخی کرتا ہے کہ تو یہ ایمان ملا ہے بھی ایک دن مرکز میں سے ملا ہوں۔ یہ بے باکانہ
گستاخی اور حضور پر انفرادی شاہد کو کلام حق سے علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برگزیدہ نہیں فرمایا یہ حضور پر
ایمان ہے حضور فرماتے ہیں جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے۔ اسے ابھر نے
حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ حرم علی الارض ان
تاعل اجساد الانبیاء فنبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاضی شکوہ قریب مطلقاً بشک اللہ تعالیٰ نے زمین
پر حرم فرمایا، انبیاء علیہم السلام کے جسام کو کھانا تو خدا کے ہی زندہ میں دینی دینے جاتے ہیں قطع
ظن سے کہ حضرت انبیاء علیہم السلام کی نسبت نبی میں سے کاغذ قطعاً جھوٹ اور اسے گر
ساتھ ہی تو ہیں زمین پر بھی ہے حضور کا مرتبہ تو بہت بلند و بالا ہے۔ جہنم لوگ اپنے بار بار لوگ
نے جو کہنا گوارا نہیں کرتے جو خاک میں سے ہی دلتے ہیں ان کی نسبت میں کہہ دیتے تو ان کا گردن
اگر کوئی کہہ دے کہ مولوی اسماعیل در شید احمد محمود حسن سب کرکشی میں سے گئے تو اس کے متعین
لو اس سے بچ ہوگا۔ مگر صیب خدا کی شان میں ان کا گردن کھو گیا تو انہیں کچھ بڑا نہیں دینی ایک کھڑ
کیا ساری تقویت ایمان کی کسی گستاخیوں سے کم ہوتی ہے۔

اقول اللہ لا اله الا هو الحق القیوم۔ اس اعتراض کو مولوی خیر الدین نے پہلے ہی
ڈک کر دیا ہے جس کے جواب کا وہ دعویٰ ہیں کیا گیا تھا جو توفیق تعالیٰ اب پورا ہوتا ہے
اللہ عز و جل کی عظمت کے مقابلہ میں کوئی قابل عظمت نہیں وہی ذات پاک ہمیشہ زندہ دائم و
قائم رہنے والی ہے اس کے سامنے سب قافی و پاک مٹ جاتے دلتے ہیں۔ چرکوتات میں سب سے
زیادہ ذی مرتبہ موت و عظمت و عزت والے حضرات انبیاء علیہم السلام خصوصاً صلی اللہ علیہ وسلم و اول
جناب ذی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ جو ہے جسکی جب خدا قلال سے لوگ رو کر عرض
جھک کر شکر میں مبتلا ہوتے گئے ہیں تو ان کی طبیعت و لذات میں بغرض از الہ عز و جل کے طیب منوع قرار
پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے بدن کو شستر سے چر کر انہیں علیظ نماست حد کرتا ہے اس طرح طیب نہ مانی
طالع ہے سب سے بزرگ طیب روحانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی صحت کے برعکس صلی اللہ
کے حق میں ثواب کا ارشاد فرمایا

اللہ لا یجعل قبری و شتایعی
اشد غضب اللہ علی قوم یخلفوا
قبور انبیاء بعد مساجد

مولوی خیر الدین نے اپنی جہالت و حماقت میں گور پرستوں کی خوشامد سے توحید جناب باری
تعالیٰ عز و جل کی عظمت گھٹانے کے لئے توحید ایمان کی تردید پر کمر باندھنا حالانکہ وہ اہم باسی کتب
بہر کی عزت و شرف کے تاب کے تاباں ہے جو خاص الامام توحید شریک میں خالق و مخلوق میں الوہیت و
عبودیت میں نفس قرآن و حدیث سے حق و باطل کا فرق کرنے والی ہے میں کوئی ایمان مت نے ہوا شریک نہیں
کیا یہی وہ لوگ ہیں جو مخالفی کتاب کے قدم قدم ہمارے ہیں جیسا کہ انھوں نے صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی
ہے کہ جو صحیح بخاری یا روایہ ۱۲۵۵

لقد بین سن من قبلہ شیواشیر
و ذرا قاید و حق لوسلکوا
حجرو جنب لسلکوا
الہم و اعنادی قال النبی صلی
صلی اللہ علیہ وسلم قیوم

پس تم صراحت ہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی توحید کو کلمہ گوارا کیا ہے نہ توحید حضرت علیہم السلام
کے لئے الوہیت کا دعویٰ کیا اس طرح اس صحت کے گور پرستوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جہالت
میں اور ہم الوہیت علم جب دیکھ کر دعویٰ کر کے فاشا و ماحول ان کے انکار و نفی میں و غیرہ امور شریک
کرنے لگے ہیں کہ کتاب و طیب میں جن تعالیٰ نے نہ سونہ لکھ میں فرمایا اس کا ترجمہ مولوی محمد
علی صاحب بریلوی ہی سے سن کر مخالف اس میں سے میں کرتے ہیں

لقد کذب الیہ قالوا انہ یقولون
و انہ یقولون انہ یقولون
انہ یقولون انہ یقولون

اس طرح وہ ۲۹۰ روایات میں فرمایا کہ انہ یقولون انہ یقولون انہ یقولون انہ یقولون
انہ یقولون انہ یقولون انہ یقولون انہ یقولون انہ یقولون انہ یقولون
انہ یقولون انہ یقولون انہ یقولون انہ یقولون انہ یقولون انہ یقولون

اس کا ترجمہ شریک میں مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی تفسیر فیہ العزیز پارہ ۲۶ صفحہ ۱۷۱
میں ہے اصل الفاظ تو کتب کے جواب میں ایک کلمہ گور کے ہیں۔ اور کہ سجد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
عبادت کے ہیں مت پکارتاں سجد میں ہوا خدا کے کسی کو کہہ کر ہوا خدا کے سجد میں دوسرے کو

وفات ہو کر اسلام میں از رو دست عارض ہے اور توحید را حق کا بڑا گہرا سبق۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 باوجودیکہ غیر توحید میں آپ کی شان آنندہ علی الکفار ہے۔ لیکن نظر اوروے اختیار فرما کر فراموش
 اللہ علی الشریکین رسول میں مدد فرما کر عالم طاری ہو گیا اور کہنے لگے
 واللہ معلما رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

بعض روایات میں ہے کہ آپ نے تھوڑا کمال لایا اور سب سے پہلے جہاد کے لیے نکلے اور فرمایا جو ایسا کہے گا اس کا
 سہارا دوں گا اور چند کچھ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سمجھا یا مگر انکار ہی کرتے تھے جو کچھ اس واقعہ سے
 اسلام میں بڑا اثر پڑا اور وہ واقعہ ہر نے کا انداز تھا۔ پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی استقامت و سخاوت اور
 اولیٰ العزمی جو شہر میں آئی انسان کو چھوڑ کر گھر پر تشریف لاسے اور غلبہ لایا تو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
 طرف سے جہاد کی جانب متوجہ ہوئے جس میں اس غلبہ میں کیا بیان تھا کہ جو صحیح بخاری جلد ۱۰ ص ۶۳۳

اور پارہ ۱ ص ۳۳۳

فصلی اللہ ابو یوسف واثقی علیہما السلام	پس اللہ تعالیٰ کے دو مہمانوں کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
الامن کان یحبی محمد اذ کان	اللہ تعالیٰ خاصا ہی کے شہریت اور اس کے گھر میں
محمد ارضی اللہ علیہ وسلم	محمدؐ کی ولادت تک پہنچ گیا پس محمدؐ کی ولادت کے بعد
مات ومن کان یحب اللہ فاقی اللہ	تو کہتا ہے کہ جو اللہ سے محبت کرے اللہ بھی اس سے محبت کرے
حق لا یفوت وقال (صلی اللہ علیہ وسلم) یتیم	اللہ تعالیٰ کی رحمت زندہ ہے اور اس کا اللہ کا
ولا یفوت یتیم ذی وقال وصیامعنی	اللہ تعالیٰ کی رحمت کبھی نہیں رہے گا جب تک کہ
الان رسولی کف حاکم من قبلہ	رسول میرا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بعد کوئی
الرسول ان مات مات او فترج	رسول میرا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بعد کوئی
انفکلتکم عن اعقابکم وحرقتکم	اللہ تعالیٰ تمہارے پیچھے سے اٹھ جائے اور تمہارے پیچھے سے
قل عوفیہ قلتم یتیم الذی یتیمنا و	اللہ تعالیٰ ہم کو یتیم قرار دے گا اور اللہ تعالیٰ کو اس کا
سے جزاء اللہ الماکرمین	اللہ تعالیٰ ہم کو جزا دے گا اور اللہ تعالیٰ کو اس کا

اللہ تعالیٰ ہم کو جزا دے گا اور اللہ تعالیٰ کو اس کا

یہ ترجمہ صحیح بخاری جلد ۱ ص ۳۳۳

۱۔ جب کہ اس نے اپنے مہمانوں کو ایسی محبت پیش کی کہ اس کا کفر یا نبی کی قوت میں کیا
 کہ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی تعظیم فرماتا ہے اور حضرت کہ نسبت فرماتے ہیں کہ تمہارے گھر میں
 یہ گھر ہے جس میں نے حضرت کو دیکھا۔ اس پر جو کچھ حضرت پر شہادت دے دیتے ہیں

لوگ عادی ہیں کہ ان کو کچھ کر کے بڑائی تا تم کی تباہی کر کے رکھیں گے۔ سو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے رسولؐ کو
 یہ سب کچھ سمجھنے کی توفیق دی اس پر تمام بڑا دانا شاہ کے حضرت کی وفات پر اپنے پیروار کے
 اور حواریوں میں گھٹا ہوا دل سے سب سے پہلے یہاں بیت اللہ حضرت کے بعد مرتد ہوئے اور حضرت مرتضیٰ
 علیہ السلام کو جہاد میں کیا بعض کرانہ اور اللہ تعالیٰ (القرآن)

اسی طرح جناب کا مٹی شاہ اللہ صاحب مافی جہاں نے دیکھا کہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ السلام
 مستند دہلوی احمد خان صاحب دہلوی کی سرور و توفیق حیات الموت و حیات میں نقل کرتے ہیں
 کہ میرا صاحب عظیمہ خان جانا ان کے پیروں پر رشید ممدوح عظیم شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی
 عدالت کا سب سے بڑا فیصلہ دیا کہ وہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی وفات
 کے بعد اپنے صاحب کے گھر میں رہے اور ان کے صاحب نے ان کے گھر میں رہنے کی اجازت دی
 اور ان کے صاحب نے ان کے گھر میں رہنے کی اجازت دی اور ان کے صاحب نے ان کے گھر میں رہنے کی اجازت دی

یعنی ایسے ہو یا یہ تحصیل علیہ
 اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کو ایسی محبت ہو جائے کہ وہ ان کے
 اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کو ایسی محبت ہو جائے کہ وہ ان کے
 اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کو ایسی محبت ہو جائے کہ وہ ان کے

اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کو ایسی محبت ہو جائے کہ وہ ان کے

اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کو ایسی محبت ہو جائے کہ وہ ان کے
 اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کو ایسی محبت ہو جائے کہ وہ ان کے
 اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کو ایسی محبت ہو جائے کہ وہ ان کے

یہ ترجمہ صحیح بخاری جلد ۱ ص ۳۳۳
 اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کو ایسی محبت ہو جائے کہ وہ ان کے
 اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کو ایسی محبت ہو جائے کہ وہ ان کے
 اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کو ایسی محبت ہو جائے کہ وہ ان کے

اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کو ایسی محبت ہو جائے کہ وہ ان کے

نام امیر الکمل صاحب طبع شریف میں دوبارہ فوائد حاصل فرماتے ہیں

اذا احتق المولى بغيره جسد مولى عجب نہ کیے گا کہ مروت تبارک و تعالیٰ نے ہر پاس
فی القرباب تنجدا العبد الى عذرا کی طبع میں کہ جو عجب نہ کیے گا کہ مروت تبارک و تعالیٰ نے ہر پاس
قطر من ماء هو باى وهو النفس ہر گاہ کسی کی طبع میں کہ جو عجب نہ کیے گا کہ مروت تبارک و تعالیٰ نے ہر پاس
فانه لا يلقى عنه اهل البيت وہ ہے یعنی روح کہ ہر گاہ کسی کی طبع میں کہ جو عجب نہ کیے گا کہ مروت تبارک و تعالیٰ نے ہر پاس
والله اعلم اللہ اعلم

ابن ابي عمير بن مازن روح معارف من الیوم پر بھی اس کا اطلاق آتا ہے حدیث میں ہے کہ
رب الاوامر والامر انما لله

وہی روح معارف من الیوم پر بھی اس کا اطلاق آتا ہے حدیث میں ہے کہ
رب الاوامر والامر انما لله

وہی روح معارف من الیوم پر بھی اس کا اطلاق آتا ہے حدیث میں ہے کہ
رب الاوامر والامر انما لله

ابن ابي عمير بن مازن روح معارف من الیوم پر بھی اس کا اطلاق آتا ہے حدیث میں ہے کہ
رب الاوامر والامر انما لله

وہی روح معارف من الیوم پر بھی اس کا اطلاق آتا ہے حدیث میں ہے کہ
رب الاوامر والامر انما لله

ابن ابي عمير بن مازن روح معارف من الیوم پر بھی اس کا اطلاق آتا ہے حدیث میں ہے کہ
رب الاوامر والامر انما لله

حدیث و تفسیر کے کلام شریف طبع السلام میں اس کا اطلاق آتا ہے حدیث میں ہے کہ
رب الاوامر والامر انما لله

ابن ابي عمير بن مازن روح معارف من الیوم پر بھی اس کا اطلاق آتا ہے حدیث میں ہے کہ
رب الاوامر والامر انما لله

وہی روح معارف من الیوم پر بھی اس کا اطلاق آتا ہے حدیث میں ہے کہ
رب الاوامر والامر انما لله

ابن ابي عمير بن مازن روح معارف من الیوم پر بھی اس کا اطلاق آتا ہے حدیث میں ہے کہ
رب الاوامر والامر انما لله

وہی روح معارف من الیوم پر بھی اس کا اطلاق آتا ہے حدیث میں ہے کہ
رب الاوامر والامر انما لله

ابن ابي عمير بن مازن روح معارف من الیوم پر بھی اس کا اطلاق آتا ہے حدیث میں ہے کہ
رب الاوامر والامر انما لله

نیز شاہ صاحب موصوف اخبار الاحیاء و مرآت میں فرماتے ہیں

مصدقہ حق تعالیٰ کے سامنے ہم اللہ کا رسول کو اللہ عالم اللہ
عالمین کو مصدق شہد کہے اللہ مالک و سجی ۱۱

ایضاً ۶۵ میں فرماتے ہیں

یہ کتاب میری خوشنویسی ہے جس کا ایک نسخہ قلمیہ کے نام سے ایک اور نسخہ
میں ہے اس کی نقل میں ہے کہ جو نسخہ قلمیہ کے نام سے ایک اور نسخہ
میں ہے اس کی نقل میں ہے کہ جو نسخہ قلمیہ کے نام سے ایک اور نسخہ

نیز قائد الفکر و خزانہ الدلیل و یار و مددگار مجلس دوم ۹ محرم الحرام یکشنبہ یکشنبہ مشائخ امین مرقوم ہے۔ آپ نے
 ہمیں زبان مبارک سے شاد و فریادہ خاک مگر وی ترانش بدہندہ اور سکوات حضرت قلب عالم فتح
 عبد القدوس مکتوب مدد مرقوم ۱۲۱۱ میں مرقوم ہے

میں نے انبیاء و اولیاء و ائمہ راہ الدلیلہ کہ جس جہان سے رحمت
 اندازہ و طہر و انیال و زریں و دناک ملت
 خفیدہ اند و ادعای قدس انیال و غریب
 در طبع انیال و مدبر دنیا بعد از رحمت
 و کاشا سنگی آلاء و انیال و غیر کثیف
 آنست نہ پختن مست کہ خلق را گمان مست
 اہل آنست میداند کہ رطلال و عظمت حق
 سبحانہ و تعالیٰ انیال را چہ پیش آمد
 ان کہ کیا پیش آئی ہے

ایضا مکتوب مدد و یار و مددگار ۱۲۱۱ میں مرقوم ہے
 و مانت و وی خلق غدا انکسبت غدا
 زما اولیاء انبیاء و مدبر دنیا کہ گفت غزل
 سبحان خالقے کہ صفا تش ز کبریا
 رخساک عجز می گفت فضل انبیاء
 میری جیہ نیست کہ سرگشتہ بود طلب دوست و او غنوی مولانا دم دفتر اول مکتوب میں مرقوم ہے
 حل شی ما خلا اللہ با حل
 ان خداوندے کہ از خاک ذلیل
 ایضا دفتر چہارم ۱۲۱۱ میں مرقوم ہے
 جی نامہ و دجیان یک نامہ
 کل شی حالک الا وجهہ
 ایضا ۱۲۱۰ میں مرقوم ہے
 غیر مہشت چو رنگ مست و کور
 گر می در جوان و گر شیوخ

ایضا ۱۲۱۰ میں مرقوم ہے
 ایضا ۱۲۱۰ میں مرقوم ہے

اندر محمدان سے کان مار ب است
 و آن عظیم الجتن اذ کو صدف است
 قابل تیرا و صاف حق است
 ادست تیرے فکر کہ لا شوقیہ
 ایضا دفتر ششم مکتوب میں مرقوم ہے
 تھی کہ دانا نگر و دافنا
 بہت معراج فلک ساری عیسی
 ایضا مکتوب میں مرقوم ہے

دینا دفتر ششم مکتوب میں مرقوم ہے
 تھی کہ دانا نگر و دافنا
 بہت معراج فلک ساری عیسی
 ایضا مکتوب میں مرقوم ہے

دینا دفتر ششم مکتوب میں مرقوم ہے
 تھی کہ دانا نگر و دافنا
 بہت معراج فلک ساری عیسی
 ایضا مکتوب میں مرقوم ہے

دینا دفتر ششم مکتوب میں مرقوم ہے
 تھی کہ دانا نگر و دافنا
 بہت معراج فلک ساری عیسی
 ایضا مکتوب میں مرقوم ہے

دینا دفتر ششم مکتوب میں مرقوم ہے
 تھی کہ دانا نگر و دافنا
 بہت معراج فلک ساری عیسی
 ایضا مکتوب میں مرقوم ہے

اما العالو الذی يعرف التصور و هو ...
 الاخبار و هو من اهل الدار و ...
 ثبت عند صاحب الجود ...
 او من متبعه الموقوفه ...
 المتداوله ...
 وان كان مخالفا ...
 الا كقولنا الى حجازة ...
 حاج الحاجب و ابن ...
 و اتبعه ...
 من المتأخرين ...
 ذكروا ...
 انتم ...
 الا ربع ...
 من ...

اسی طرح ...
 العالو الذی ...
 لکن ...
 میں ...
 ہوا ...
 الفی ...

حسب ...
 نہایت ...
 مدد ...
 شہ ...
 نہیں ...

نیز احکام ...
 و ...
 ایک ...
 محتاج ...

سال ...
 کیا ...
 نظام ...
 سر ...
 ہے ...

جنگ ...
 مال ...
 ہونا ...
 سکند ...
 شرح ...
 اور ...
 کے ...
 غیر ...
 ہے ...

بہت ...
 ان ...
 ممکن ...
 آسان ...
 ظاہر ...

اسمعوا مني واعلموا اني قول
فا في غلام من فقد مراقب بين
ايد بهو واشر امتعه هو وانا دى
عليه بنا ولا اخو نسر في بنا ولا ادينا
ملاكا ايد ايك لام هو واثق
من عندي والبركة من الله
عز وجل ببركات متابعتي
ارسل صلى الله عليه واله
رسلا

کی بیروت

اور دیکھو اس کی تفسیر فقہیہ الشافعیہ میں حد تفصیل فرقہ فرائض مستحکم کے۔ مگر بڑا اہم نویدی اور حقوق عوامیہ
میں کو مولوی نعیم الدین صاحب نے فرائض اندر مصلحت میں یہ اہم حق الدین نویدی ترجمہ اللہ تعالیٰ کا کھد ہے۔ آپ
شرح میں مسلمان مصلحت میں خواتین ہیں۔

وَمَنْ هَبَ أَهْلَ السَّيِّئَاتِ
اللَّهُ تَعَالَى لَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ تَعَالَى
اللَّهُ بِلِ الْعَالَمِ مَدَكُهُ وَالْدُنْيَا وَالْآخِرَةُ
فِي سُلْطَانِهِ يَفْعَلُ غَيْرَ مَا يَشَاءُ فَلَوْ
عَبَدَ ابْنُ الْمُطْهَرِينَ وَالصَّالِحِينَ
أَجْمَعِينَ وَإِذَا خَلَعُوا الثَّوْبَ كَانَ عَدَلًا
مِنْهُ وَإِذَا أَلْبَسُوهُ وَقَعَهُ وَاضْطَجَعُوا
الْجَنَّةَ فَمَوْضِعٌ مِنْهُ وَلَوْ نَعِمَ الْخَافِرِينَ
وَإِذَا خَلَعُوا الْجَنَّةَ كَانَ لِرُذَلِكُمْ وَلَكِنَّهُ
أَخْبَرَكُمْ وَخَبَرَهُ صَدَقَ أَنَّهُ لَا يَدْعُو هَذَا
بَلْ يَفْتَحُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ
بِرَحْمَتِهِ وَمَعْنَى ابْنِ السَّيِّئَاتِ

یہ خلیفہ فی انوارِ عدل کا منہ داما
المعتز لہ فیہیتون اکا حکام بالعدل
وہو جیون خراب الا عمل وہو جیون
الا صم وینعون خلاف ہذا فی
خطا طویل لہو تعالی اللہ تعالی عن
اختراعاتہو الباطلۃ +

میں تھا انا انڈیا میں جبر مغربی اور التوفی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہولت و شان کا تو ثلث نے متعدد جگہ اعتراف کیا ہے
 حضرت اٹھنے علیہ السلام اور سالفہ الزور علیہ السلام کی یہ تحریر سے رسالہ اسرار الغلبہ میں آپ کی
 فتح الہامی کی شہود و معرفت کہ آپ کو ملا ساجی جبر کی کہ ایک دفعہ فتح الہامی شمس صبح بخار کی بار ۲۶
 علیہ السلام میں جبر و معرفت

فن یحییٰ احد است کہ علمہ قالوا کلا انت
 یا رسول اللہ قال ولا کلا الا انت محمدی
 اللہ برحمتہ الخ حدیث *

مترجم ہے کہ کوئی جو نبوت نہ پاوے گا اپنے فعل کے
 قابلیت عرض نہ کرے گا کیونکہ اللہ ہی علم رسول اللہ فرما دے گا
 اس کو کہ کونسا اللہ کے رسول ہے اور نبی کی رحمت فرمادے گا

فما رتبتم من مولد سحابة وقمالي ان يعدد اب الطاتم رديعهم العاصي ولكنه اخبرنا انه
لا يفعل ذلك وخبره صديق لا خلف فيه وهذا الحديث يقوى مقالهم رديعي اهل
الشيعة) ويذكر على المعتزلة حيث اثبتوا بعقولهم اعراضا عن الاعمال والاعرفى ذلك خطبا كثير تقصير
طويل (والينا بارة فينا) وعارض بعض المعتزلة بانه كيف يعصم ان يامر بما لا يريد والمجاب
ان ذلك ليس بمستقيم ولا مستحيل وقال المازني من عيب اهل السنة ان الله تعالى اذ اوجبان
الزمن وكفر الكافر ولما اوجز الايمان كامن يعني فوجد رده عليه. لوقم وقان اعز الاكفر
بل اذ من التميم الايمان فاجاب المؤمن واعتدع شواهد فخلوا ان عاصب على المشاهد لا ينمروا
ان مريد بشرش والكفر شر فلا يعصم ان يري الباري ايجاب اهل السنة من تحت بان الشر شر في حق
المخلوقين وساقى من الحقائق فانه يقع من ما يشاء وانما كانت اداة الشر شر في حق الله عز وجل في سبيل
فرقة احد يامر فلا يعصم ان تقاس ادايته على اداة المخلوقين ايضا فالمرى يفعل ما افادته يعمل اذ اداة
ان ذلك عجز وضعف الباري تعالى لا يوصف بالهجر والضعف فلو اراد الايمان من ان يخرج ولو يوم لا يذ
ذلك عجز وضعف تعالى من وضعف الباري تعالى لا يوصف بالهجر والضعف فلو اراد الايمان من ان يخرج ولو يوم لا يذ
ذلك عجز وضعف تعالى من وضعف الباري تعالى لا يوصف بالهجر والضعف فلو اراد الايمان من ان يخرج ولو يوم لا يذ

لا تقوم الساعة حتى تلحق
قبائل من امتي بالمشركين وحتى
تعبد قبائل من امتي الاوثان
۱۱ بعد اذ قد ج ۲ مش ۲۲۵۰

فایضی شرک در طریق کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ کسی کے نام کی صورت بنا کر ہے اس کو عربی زبان
میں منہ کہتے ہیں اور دوسرے یہ کہ کسی قبائل کو مانے یعنی کسی مکان کو یا قدرت کو یا کسی چیز کو یا کسی
کو یا کا قد کو کسی کے نام کا شکر کر کے اس کو کائنات میں دشن کہتے ہیں اس میں داخل ہے قہر
کسی کا جلا اور کسی کے نام کی چھڑی اور تعزیر اور شدہ اور امام قائم کی اور پس
دوسرے کی ہند کی اور امام کا چہرہ اور مسند اور پیوں کے بیٹھنے کی جگہ کہ لوگ اس کی تعظیم
کرتے ہیں اور ان کا تہذیب پر ہوتا ہے اور متنبی ہستے ہیں اباسی طرح بیٹھنے مکان میں ان کے نام
سے مشہور کرتے ہیں جیسے بیتا کا قاتل یا سنی کا یا جوائی کا یا کالی کا یا کاکا کا یا باری کا فرزند کہ
سب اور شیعی سنی سنی علیہ وسلم نے عربی ہے کہ مسلمان جو قیامت کے نزدیک مشرک
ہو جائیں گے ان کا شرک اسی نام کا ہو گا کہ ایسی چیزوں کو ان میں سے بھلائی اور مشرکوں کے کہ جیسے
ہندو یا مشرک عرب کہ اکثر منہ پرست ہیں یعنی مورتوں کو ہستے ہیں سو بعض مشرک ہیں اللہ
سے پھرے ہوئے رسول کے دشمن ۱۱

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک پارہ ۷ سورہ حج میں فرمایا
فَاِذَا جِئْتُمُ الْوُحُوشَ مِنْ اَلْاَوْدَاجِ
اسی وجہ سے قبر کے دشمن ہونے کی حدیث شریف میں تصریح ملے ہے چنانچہ مولیٰ امام الہدای علیہ السلام
کی کتاب حدیث جلد اول میں مرقوم ہے۔

ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ
قال لا تجعلوا تعبدوا الا الله وحده
اشی غضب اللہ علی قوم اتخذوا
تصویرا نبیا ثم مسا جد

عجیب یہ ہے کہ وہ روح کو ملاحظہ نہایت مولوی نعم الدین نے لکھا ہے کہ یہ صلاہ اسوۃ لغضب
اسی حدیث مولیٰ کو نقل کی اور لکھا کہ وہ اس سے اپنی امت کو مار رہے ہیں بے ہوشان

کایمان ہے اور وہاں مولانا شہید مرحوم کی خدا اور خدا میں قبر کے دشمن ہیں پر گستاخ و بے ادب
قلم وید لکھ تاکہ ہمیں بدعت دینی سے حدیث پر حملہ کیا فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۸ ص ۴۴
میں درج مؤلف کے نزدیک بھی مجرب ہے مرقوم ہے

الوفن مالہ جثۃ والعظم ماکان
مصورا لیسر ما عصور وخصوصا
وحی فان کان معصوما فهو
وقت وحشم

نیز فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۹ ص ۵۵ میں روایت ہے۔
عن ابی ہریرۃ: لا تقوم الساعة
حتى یحجم ناس من امتی الی
الاوثان یعبدونها من دون اللہ
ولا ین ماجدة من حدیث حدیثہ
وینقی طوائف من الناس
الشیخ الکبیر والجمود یقولون
ادھر کاتنا ہوتا علی ہذا
الحکمتہ لا الہ الا اللہ فتصنع
لغوزا ولساہ واسد من حدیث
ثوبان رضی اللہ عنہ ولا تقوم
الساعة حتى تلحق قبائل من
امتی بالمشرکین وحتى
تعبد قبائل من امتی الاوثان
و غیر ذاکہ

اور در مختار ج ۱ ص ۱۱۱ میں مرقوم ہے
وکن اما یفعلونہ من تعبیل
الادعی بن بیدای اللیلۃ والعقل

فحرام والفاعل والراغب بہ اثبات
لاخر شبہ عبادۃ الرحمن
اعدوا الحق شرح در مختار ص ۲۵۴ میں مرقوم ہے۔
اصل عبادۃ الاحقار اتحاد قبور
الصالحین مساجد
اس سے واضح ہوئے کہ لادروں گنہگار ہیں کہ کلمہ
اس میں مشابہت ہوئی نہ ہوتی کی ہے۔
مقبور کے پوجنے کے اصول پر مذہبی کی قبروں کو
کلمہ گواہ ثابت ہے ۱۱

۱۔ انا حضرت مولانا شاہ عبدالغنی محدث دہلوی اشرف العلماء شرح مشکوٰۃ ج ۳ صفحہ ۳۱۸ میں فرماتے ہیں
 ۲۔ تلبایچی احداکان یبعد عن اللہ
 ۳۔ من الاصل صراحا انصاب
 ۴۔ اصنام مع صنم بمعنی بت اور انصاب جمع
 ۵۔ انصب لکھ کر پڑا کر وہ شروع عبادت کر دے
 ۶۔ خود اور ذریعہ کر دے شروع نذرانہ بقصد
 ۷۔ تقرب و طاعت
 ۸۔ نہیں ہونی دینے کا کوئی شخص پر نہ عبادت کرے گا
 ۹۔ غیر اللہ کے اصنام اور انصاب میں سے کسی کی منشا
 ۱۰۔ ہے صنم کی بمعنی بت ہے اور انصاب جمع
 ۱۱۔ انصب کی وہ پتھر جو رکھا جائے اور اس کی عبادت
 ۱۲۔ کی جائے اور اس کے نزدیک ذریعہ کیا جائے
 ۱۳۔ بقصد اللہ تقرب و طاعت

نیز مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اس کی تفسیر فتح العزیز بتداول میں ۱۳۵۸ھ کے حوالہ سے ص ۳۳ میں لکھ چکا ہے کہ مقبول پیر پرستوں کے بزرگوں کی عودت کا تصور یا ان کے ممکن نشست و برخواست یا قبر پر تبادلہ کرے تو ان کی روح مطہع ہو اور اسوۂ پنجیلہ سے ملے مگر موقوف کے بڑے حضرت بریلوی بھی احکام شریعت بتداول بالوعدا کی پر لیس آگرہ کے مسلمانین لکھتے ہیں۔

یہ مسئلہ کیا فرمائے جس علم نے ان سنت اس صورت میں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کائنات و رفت
پر شہید مرد میں اور کائنات طاق میں شہید مرد ہے یہ اور اس وقت پر اور اس طاق کے پاس ہمارے
پر عزت کرنا تو میری اور جلال و فیہ و کبریا ہے ہمارے لگے ہیں لیکن اس کے ہر آدمی
دیکھتے ہیں اہل ایسا دستور میں نہیں بہت مگر واقع ہے کہ شہید مردانہ شہداء و طاقوں میں
رہے ہیں اور یہ اشخاص جن پر ہمارے باطل پر چڑھا ہوا فہم سے مستحق ہے کہ ہم پر رائے الجواب
یہ سب راہیت و خرافات اور باطلان و حماقات و لطائف ہیں ان کا ان کا لازم و معانزل
: اللہ براء من ۔ سلطان و لا حول و لا قوۃ الا باللہ ۔ اعلمی العظیمہ ۔ و
اللہ سعادہ و تعالیٰ اعلمہ ۔

لیجئے جناب اس کا نام ہے مامور سرحد برادر لڑے بنی سیدوں کے نام کے وقت اور طاق

جنگہد لوگ منتیں مراءیں، مگتے چڑھائے ہی جس کی تقویت الایمان کے زیر بحث مقام میں وضاحت کی گئی ہے جس کو خیانت سے چھپایا گیا، پھر خلعت کی کس درجہ جماعت اور دشمن دشمن کے جاتے سے بے علمی ہے کہ قبر میں ملوں کو کوئی پوج نہیں، مالا لاکہ دشمن دشمن کے معنی کی تصریح اور قدیم کے دشمن ویت ہوئے کی تصریح پڑھتے والوں کے حق میں خود مرث شریف میں وارد ہو چکی جس کو ظاہر ہے اہل بدگمانی بد نصیبی گستاخی جا کر سناؤ اللہ کس قدر دانا و دلفریب لینا و تقویت الایمان حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لکھا لایا ہے، سورحقیقت مؤلف کا یہ غیبت باطنی محض قرآن و احادیث کی من لاف کے باعث ہے ورنہ قبل ازیں النبی العلیا وعلیہ السلام میں خود لکھ چکے ہیں کہ ہر شخص مایل ہو یا عالم قرآن و حدیث، جو چیز ثابت ہے اس پر اپنی عقل ناقص سے اعتراض کر کے کس کس کی مخالفت نہ کرے بلکہ اس پر چشم تسلیم کرے، نیز کہتے حضرت مولانا شاہ عبدالقادر جیلانیؒ فتوح النبیلے ۳۲ و ۳۳ مقالہ کے ۲۹ میں فرماتے ہیں

[illegible]

نیز خفیۃ الطالبین ص ۶۶ میں فرماتے ہیں

ولا يتغير الى احوال الصالحين
 ما دعا ابو حنبل الى ما روي عن النبي
 صلى الله عليه وسلم ان
 لا تعاد عليه

موسویشیت کی راہ سے ہوں گے یا جوں تک کہ انسان گنہگار ہو گا اور اس کے دل پر مگر
 ہمارا گناہ ان سے ایسا بڑا ہو گا اور شرمندہ ہو گا اپنی جان سے بھی گنہگار ہو گا اور بے شک اپنے
 آدمی پر اللہ کی رحمت آتی ہے۔ سو جوں تک اس سے گناہ ہوں گے اس کے معافی اس کی رحمت
 بڑھے گی اور جس قدر کہ حالت بڑھے گی۔ اسی قدر اللہ کی رحمت بڑھے گی۔ سو یہ جان لینا چاہیے
 کہ جس کی توجہ کامل ہے اس کا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اللہ کی عبادت وہ کام نہیں کر سکتا یا سنی
 موصوفہ اور وہم بیز ہے حتیٰ کہ شرک سے بھی رنجی ہے اور ہرگز ہرگز بہتر ہے یا غی خوشامدی سے
 کہ اپنی تفسیر پر شرمندہ ہے اور وہ اپنے قریب پر مقرر ہے۔

اسی طرح تقویۃ الایمان و سلام کی عبارت کہ

ماں حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کتنا ہی گنہگار ہو کر اللہ سے ادا نہیں ہے یا ہی ہمارے
 اور پر ایمان کا سامنے میں کچھ تصور نہ کرے اور کہہ دے کہ ایمان نہ کرے۔ مگر تو بھی شرک کرنے
 سے اور اللہ کے سامنے اور کسی کو اتنے سے بہتر ہے کیونکہ شیطان وہ قریب چہرہ کرے ات کھاتا ہے۔
 نظر میں نے ملاحظہ فرمایا کہ تقویۃ الایمان میں کیا بقول مولوی نعیم الدین کی کتاب میں بیانی اختیار کیا ہے
 کہ کسی حرام کو حلال بتایا گیا ہے۔ گنہگاروں میں ڈوب جانے کی اجازت دی گئی ہے اور
 اللہ یا حسب حدیث قدسی حق تعالیٰ کے ارشاد میں توحید کی برکت سے تمام گناہ بدل کر
 نیکیاں ہو جانے اور شرک کی بدولت تمام حسنات و خیرات کا جھٹاور بالکل داکارت ہو
 جانا مذکور ہے جس طرح کہ تقویۃ الایمان کی عبارت میں صاف تصریح ہے کہ
 توحید کے ساتھ ہر گنہگار ہوں گے بشریت یا جوں تک کہ ہوں گے گناہوں کا بدل
 پر مگر ہمارا گناہ ہوں گے۔ یہ لڑکھنڈہ ہو گا اپنی جان سے بھی گنہگار ہو گا اور بے شک ایسے
 آدمی پر اللہ کی رحمت آتی ہے۔

نیز مشکوٰۃ کے باب الاستغفار مسئلہ ۱۱ میں صحیح مسلم کی روایت ہے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال	روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ	کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم
وسلموا لذی نفسی پیدا ہو	بجس ذات پاک کا جس کے اقداس بچان
انہ نہ شروا الذہب بکود	میری اگر تم لوگ کہ نہ کرو تمہیں اللہ تعالیٰ
لجاء بلو عربین نیون فیستغفرون	کے ہمارے یعنی مٹا دیے اور اللہ پیدا کرے

فیغفر لہم

ایسے لوگ جو کہ ان کی ہر بخشش گنہگار ہو
 بخشش کرے ان کی

نیز مشکوٰۃ میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ	مفرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے التیائش
علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ لیغفر	تھانے بخشش فرماتا ہے اپنے بندہ کی جب تک
لعبدة ما لم یقیم الحجاب قالوا	کہ نازل نہ ہو سے ہمہ مدد ماں بندہ اور اللہ کے
یا رسول اللہ وما الحجاب قال	فرمایا ایسی حالت میں مرے کہ وہ شرک کرتا ہو
ان تموت النفس وھی مشرکۃ	مجرمانہ کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں
وایضا من لقی اللہ تعالیٰ لا یغفر	کہ نہ بار بار کہ ہو کسی چیز کہ اللہ کے ساتھ نہیں
بہ شیئا فی الدنیا شرکاء	دنیائے اہم دنیا میں کسی کو اللہ کے ساتھ نہیں
عنیہ مثل جبالہ ذنوبہ	اس کے بارے کہ نہ اندہ بار کے بخش کرے گا اللہ
غفر اللہ لہ	تعالیٰ اس کو

نیز صحیح مسلم جلد اول مسئلہ ۱۱ میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انابی جبریل علیہ السلام فیغفر فی انہ	تھمیرے پاس جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ جو بندہ
من مات من امسک لا یشرفہ ما لہ	میں سے مرگے نہ کرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو بھی
شیئا دخل الجنة قلت وان زنی	وہم لگا جنت میں لے کہ اگرچہ وہ ذنبا اور چوری کرے
ان سرق قال ذن زنی وان سرق	بجایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے

نیز صحیح مسلم جلد اول مسئلہ ۱۱ میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انی لا عاروا خراہل الجنة د خولا	میں حاضر ہوں اس آدمی کو جس کے بعد دفع
الجنة و خراہل النار و خراہل الجنة	سے مل کر جس کے بعد جنت میں جائے گا تو کہا
رجل یونی ہر یوم النقیامۃ یقال لہم	ہمارے گا پیش کرنا اس پر اس کے صفیہ و گناہ
علیہ صفارہ فی زمرہ وارفعوا عنہ	اور پیش کر کے کہ پس کہا ہوا سنگ اس سے
کہا رہا فترض علیہ صفارہ ذنوبہ	قرنے خاں خاں خاں خاں و ذنوبہ گناہی تقدن

فیقال عملت یوم کذا وکذا کذا وکذا
و عملت یوم کذا وکذا کذا وکذا
فیقول لعمری لا یستطیع ان یشکر و هو
مشفق من کبار ذنوبہ ان تعرق علیہ
فیقال لہ فان للک مکان کل سینۃ حسنة
فیقول رب قد عملت اشیاء لا اراها
لہ ما قلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یحکم حق بدت لم اجدہ

ان ہادیث میں اہل توحید کے لئے بشارت مطلقہ ہے اگرچہ اہمال ذنبہ بغیر نہ ہونے ہوں تو حید خالص
ہے تو سب کچھ ہے ورنہ شرک کے ساتھ تمام کچھ نہ رہتا۔
علی ہذا حضرت عارف ربانی مودعہ یزدانی مولانا شاہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ غلیتہ
الطالیبین رحمہم میں فرماتے ہیں۔

قوله تعالى فاذا كُنْتَ مِنَ الَّذِينَ يُبَيِّنُ
اللَّهُ مَنَ يَتَّبِعُ حَسَنَاتٍ وَهَذَا هُوَ
فِي حَقِّ التَّائِبِ الَّذِي خَفِيَ اللَّهُ لَهُ
بِالتَّوْبَةِ وَكَانَ تَابًا وَقَالَ بَعُوثُ السَّيِّئِ
لَنْ الْعَبْدَ إِذَا تَابَ مِنَ الذَّنْبِ تَوَّابٌ
صَارَ اللَّهُ تَوَّابًا لِمَا خَفِيَ عَلَيْهِ
وَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَلِبَقِيَّةِ
أَنَاسٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ يَكْفُرْ
سَيِّئًا تَعْمَدُوا نِمَا قَالَ ذَلِكَ لِمَا
ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ تَبَيُّنِ يَلِ السَّيِّئَاتِ
بِالْحَسَنَاتِ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ
وَرَوَى الْحَسَنُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَخْطَأَ أَحَدُكُمْ

فَانْطَلَقَ فِي ذَنْبِهِ لَمْ يَكُنْ قَاتِلًا لِقَاتِلِهِ
وَأَكْثَرُكُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ
وَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ كَفَرَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ
وَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ كَفَرَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ

حَقًّا بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ
خَوَاتِمُ تَابِ اللَّهِ عَلَيْهِ
نیز مولانا شاہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ لغات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۹ میں حدیث منقولہ
تقریباً ایمان کا ترجمہ فرماتے ہیں۔

اسے فرزند آدم بدستیکہ تو اگر پیش
آئی امر از دیک بہ پری زمین از دوشے
گناہان پستہ پیش می آئی مراد حالیکہ
یک گروہانی بنی چیزے را د کفر نے
دردی یمن ہرگز نہ می آیم من ترا از دیک
بہ پری زمین از دوشے امر زید بن ابی
ہرقلہ کہ گناہ کنی تو میاں موم من بشرط
ایمان یمن و قراب بعلم و کسر حجابے
کہ قریب مقدار چیزے باشد پس قراب
امری قریب پری زمین دور مشرق
گفتہ کہ قراب بکسر ظریف است مثل
انسان دواز کہ دورے شمشیر با نیام
و کار و تازیانہ و مانند آن لگا بد کند
و توشہ سوار کہ سبک باشد نیز
بردارند و بعلم بمعنی قریب و در حدیث
بعلم است و بکسر نیز آمده است

پس حدیث فرمایا منقولہ تقریباً ایمان از درجہ اعلیٰ حدیث اذ قال سلف صاحبین انہ
دوہی سے تباہ شد تقریباً ایمان واضح ہو گیا کہ مودعہ محض بہر گت توحید تمام جہان کے ایسے گناہ
ہیں سے ڈرنا ہوا نیز از و شر مندہ دل تنگ ہو گا حق تعالیٰ کے فضل و بخشش کے ساتھ نجات
پاؤں گے گا میں شرح شرک بہرگز نہ کفر کے ساتھ تمام تر نیکیاں طاعتات

کے دو بار چہرہ اس کے کفریات کی ثابت و ترویج کرتے ہیں وہ تو بے شک مکر ہیں چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی سے کسی نے سوال کیا کہ ایک بات یہ شبہ در ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب شہید نے اپنے انتقال کے وقت بہت سے آدمیوں کے بعد بعض مسائل تقویۃ الایمان سے توبہ کی ہے آپ نے بھی کہیں یہ بات سنی ہے یا محض افتراء ہے اس کے جواب میں لکھتے ہیں توبہ کرنا ان کا بعض مسائل سے محض افتراء اہل بدعت کا ہے رشیدی رشیدی حصہ اول ص ۱۶۱ ایکسی جن علماء نے سنا کہ اس کی نسبت توبہ کی شہرت ہے انہوں نے احتیاط کی اور مثنیٰ کو ایسا ہی چاہیے جیسا کہ ائمہ دین نے یزید کی تکفیر و لعن سے احتیاط کی علامہ قادی نور المعالی شرح بدو الامالی ص ۱۵۵ میں فرماتے ہیں لا یحق الا سخطاۃ امورہ لیس غائب من ظاہرہا احوال و لو قدر فی وجودہ اولا یحق ان مات تابعیا عنہ اخذت فلا یجوز لعنہ کا عا ہر اولا اظنا احتمال توبہ کی وجہ سے علماء کرام پر یزید جیسے بدعتی شقی پلید کے حق میں لعن سے احتیاط فرماتے ہیں یہی حال اسماعیل کا ہے جس کی توبہ کی شہرت تھی لیکن اس کے بعد رہا یہ کہ اور دوسرے شیعوں نے شان انبیاء علیہم السلام میں شدید گستاخیاں کیں اور توبہ کی نہایت نا پاک کلمات لکھے اور باوجود بار بار کے رد کے ان پر مصر رہے توبہ کی طرف مائل نہ ہوتے ان کی تکفیر میں علمائے عرب و عجم نے کوئی تامل نہ فرمایا اور ایسی حالت میں شریعت ظاہرہ تامل کی اجازت دیتی ہے اللہ تعالیٰ ان حضرات کو ان کی نیت و حسن عمل کی جزا عطا فرماوے اور اپنے بندوں کو کفر و ضلالت سے بچائے آمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و سید انبیائہ محمد و آلہ اصحابہ اجمعین رحمۃ

اقول - الحمد لله الوحيد الغریب الذی جعل الحق علی لسان العبد الغنیب جب کہ مؤلف نے جرم باطل اپنی خباثت باطنی سے تمام تقویۃ الایمان میں کفریات بر انبیاء و اولیاء خصوصاً سید الانبیاء علیہم السلام کی شان میں توہین و تنقیص بے ادبانہ بد گوئیوں گستاخوں کے کلمات سے بہرہ اہرنا بتایا تو پھر توبہ لھذا قطعاً کافر و مردود و لعین ہی کا کام ہے جس کی توبہ بھی قبول باطل مولوی احمد رضا صاحب بریلوی قبول نہیں ہو سکتی چنانچہ رشید الایمان ص ۱۶۱ میں لکھتے ہیں جو کہ نئی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر مراس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جس کے عتقا

یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے

اور سالنامہ نجوم بریلویہ ص ۱۵۳ میں صاف لفظوں میں لکھا گیا کہ اسماعیل بدعتی کی تبریر جارحوت (لعنت کے) بھیجے

اور خود مولوی نعیم الدین نے مولانا شہید مرحوم کو عبارت شفا نے حضرت قاضی عیاض کا مرقہ بحکم سب و شتم کے معاذ اللہ مرد واجب القتل ٹھیرایا پھر مولانا شہید مرحوم کی توبہ کا احتمال ٹھکر پائے چونکہ کمال درجہ عاجز ہونے کی دلیل ہے جو قبول مولوی احمد رضا خاں کے خور مولوی نعیم الدین کا کفر میں شک کر کے کافر و معذب ہونا ہے معلوم ہوا کہ یہ تکفیرات محض رہنے کی دیوار اور کاغذ کی ناؤ بنائی گئی تھی جو خود اس کی وجہ سے ہلاکت میں پڑ گئے مزید تفصیل اور مؤلف الطیب البیان کے تمام یہود و عیسٰیہ اقبال کی فہرست مولانا شہید مرحوم کے حق میں مازا دل تا آخر ناظرین اہل انصاف ایک حاد و بارہ ملاحظہ فرما کر پھر اس کے نتیجہ پر خود مولوی نعیم الدین ہی نے عاجز ہو کر لکھا ہے غور فرمائیں - الطیب البیان کے صفحات ذیل ص ۱۵۴ ظالم - ایضاً ص ۱۵۴ صاحب تقویۃ الایمان کی شہادت و سبب باطنی - ایضاً ص ۱۵۴ بد گامی - ایضاً ص ۱۵۴ سید احمد دھیمٹ خاں کا غضب کرے بے دین - ایضاً ص ۱۵۴ فریب کار - ایضاً ص ۱۵۴ مولوی اسماعیل بدعتی مائل - ایضاً ص ۱۵۴ اتھوک دو اس بے حیا کے منہ پر ایضاً ص ۱۵۴ دشمن دین - ایضاً ص ۱۵۴ معاند بدعتی - ایضاً ص ۱۵۴ اعلیٰ بد گام - خاکش بدعتی - ایضاً ص ۱۵۴ بے ایمان - ایضاً ص ۱۵۴ تاف اس بے دینی پر ایضاً ص ۱۵۴ ناہینا - ایضاً ص ۱۵۴ اہل دشمن دین - ایضاً ص ۱۵۴ قاکر اللہ - ایضاً ص ۱۵۴ بد نصیب - بدعتی بے دین - ایضاً ص ۱۵۴ ظالم چھوٹا دغا بار - ایضاً ص ۱۵۴ سیاہ دلی بد باطنی - بے دین کافر جام - ایضاً ص ۱۵۴ تاف سزا تاف اس بے دینی پر ایضاً ص ۱۵۴ فریب کاری میاں ک گستاخ - بے دین - ایضاً ص ۱۵۴ دشمن دین - ایضاً ص ۱۵۴ بد نصیب - گستاخ - ایضاً ص ۱۵۴ سودا الترو جودہ - ایضاً ص ۱۵۴ بد نصیب - گستاخ ہے ادب - ایضاً ص ۱۵۴ خاک بدعتی نا پاکش مذہب اللہ تعالیٰ - ایضاً ص ۱۵۴ نا بکار بے دین - ایضاً ص ۱۵۴ بد نصیب - ایضاً ص ۱۵۴ ظالم - ایضاً ص ۱۵۴ مردود - ایضاً ص ۱۵۴ بد نصیب بداندیش - ایضاً ص ۱۵۴ بد نصیب - ایضاً ص ۱۵۴ بد نصیب وغیرہ خن

۱۵۵ فہرست کا کچھ حصہ بد گامی کے بعد ص ۱۶۲ - صفحات ۱۵۵ سے اول کے ہیں (۷۷)

اقتدار میں ہے اور جن لوگوں نے اپنے کانوں سے سنا ہے اور گھٹو کی ہے کیونکر یاد کر سکیں پھر کہیں
 بلکہ انہوں نے نواحِ شہاد میں بعدِ نبوتِ حق کے رفیعین چھوڑ دیا تھا اور کہ قولِ اہل سے
 کوئی مناسبت نہیں رکھتا کیونکہ اس سے ظاہر کہ قبلِ نبوت سے وہ ایسے تھے وہ نہ مباشرتِ علم و
 حقیقہ سے کیونکر ہوتا اور اگر نہ یہ ہیں نہیں کرتے تھے ترک کرتے کی منی رکھتا ہے ثانیاً
 یہ لوگ نے نہیں کہا کہ بعدِ نبوت کے معرقلید اور مقلد کسی امام کے ہو گئے تھے اور نہ سب
 سابق سے رجوع کر لیا اور اس سے بیزاری ظاہر کی اور نائب ہوئے بلکہ کہا تو صرف یہ کہ
 رفیعین ترک کر دیا اور ظاہر ہے کہ ترک کرنا کسی فعل کا دوسری چیز اور وجہ کرنا دوسرے
 دوسری چیز ترک کرنے کے سوائے رجوع کے اس مذہب سے دوسرے متفقہ سبب
 بھی ہو گئے ہیں

بہرہ منہ سے کہی کہ ات کو ان سہرہ ہرہ ناشیکہ مسک ہا و اکر سراج احمی ص ۱۳۱ میں مذکور ہے اہل کے
 کوئی پیش آمد ایک اند سے اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حضرت سید احمد کے ایک مثنوی میں مذکور ہے وہ صاحبِ اند و صاحبِ
 انوار ہے نہ کہ فرمایا ہے جو اس وقت کے بگڑے ہوئے زمانہ میں تھے وہ صاحبِ انوار و صاحبِ انوار کے ہوتے تو وہی نہیں شہید ہو جاتے
 آئی خبر ان زمانہ میں تھی کہ وہ وقت کے خزانہ کا سب سے بڑا علمبردار تھے جس کا اندازہ غایت سے اعلیٰ تھا مگر انداز
 آواز نہ تھا وہاں عالمِ ربانی راغب تھا بے جا دے مادہ کی ناکہ خیر ہر دوسرے صاحبِ فہم کو گرفت مری لے لے لے لے لے لے لے لے
 و از پیشانی پر سید پر سید شد صاحبِ گفت کرامت محمد و بقرات منتی ہر فنا تو را حیرت کہ نہ پائے خود و ہم و حیرت
 و سبب شامی غرض است میرہ حیات و غایت سے خود غریب جو تیری غرض حاصل دشمنیت مری گفت اس میں شرف و افتخار
 و سبب غرض است سن است و ان کتاب بدست کے کہ وہ برابر گید و غفلت کے بلکہ وہی غفلت میں نیز تکیہ ملانے والی غور سے
 غور کر کے اس کی نفس حق کو تیری غفلت کا تو وقت بے غفلت انداز میں غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے
 اندھاری و از اظہر در مدخلہ مشعل میں سوسودق ۱۰۰ و غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے
 سرور و غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے
 کے لئے لگے لگے اپنے سر پہ ناز کی جہت میں ہر ایک شاگرد کو اپنے ساتھی کو کہ تھا غیبی مدد کی وجہ سے غفلت امام
 سوز و غم و غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے
 کوئی ناکہ نہ دے کہ حرکت میں نہیں خود مولوی صاحب کی بات کو مانتا ہے غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے غور کر کے
 کے لئے نہ تو کہتا ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے
 اس کے لئے نہ تو کہتا ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے

کہ نہ تو کہتا ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے جو کہی ہے

”اب منور انور العینین کو قبل سفرِ شہاد سے ایک دروازہ دت پہلے (مولانا نے) خود ہی
 شہور کر دیا تھا گھٹو میں اس میں خوب ہوئی تھی شک کو اس بات میں دراصل نہیں ہے
 چہ بات بھی ہے کہ غور میں ترک دفع یدین سے تالیف تنویر العینین کی کتاب کیسے دل گئی
 جب تک کہ تو یہ اس کے مضامین اور اشاعتِ توبہ کی ان لوگوں پر واضح نہ ہو جو اس کی وجہ
 سے باوہ ضلالت میں پڑے اگر خاتمہ مولوی اسماعیل کا توبہ پر مہا ہوا اور انکارِ تقلید اور توہین
 و تکفیر مجتہدین اور مقلدین اور تمام عقائدِ فاسدہ سے تبری ہو جاوے الحمد للہ چشمِ بارش میں
 دلِ با شاد کلام اس بات میں ہے کہ حق ہے یا باطل اظہر

پس جب کہ مسائلِ تقلید اور رفیعین میں جو جملہ فروعات ہیں اور سنت، صحیحہ، صحیحہ
 سے ثابت ہیں ایسے شخص عالمِ حقانی عارفِ ربانی سے توبہ ثابت ہو یا بعد از بعد ہے۔ پھر
 مسائلِ توحید و عقائد جو قرآن کی تصریحات پر مبنی ہیں اور تقلید کا دھوکہ کا اس میں کوئی دخل نہیں
 توبہ چہ معنی دار و چہ ناچہ روا لکھنا جلد اول و جلد ۲ مطبوعہ دہلی میں مرقوم ہے
 فی غیاب المسائل الفرعیۃ مسابیح دوسرے مسائل فرعیہ کے جن مسائل پر اعتقاد
 اعتقاد علی کلی مکلف لا تقلید ہر ایک مکلف پر تقلید کسی کے واجب ہے
 لاحد و هو ما علیہ اهل السنۃ و الجماعۃ وہ مسائل ہیں جس پر اہل سنت و الجماعت ہیں
 و هو لا شاعرۃ و لا اقرید یترو اور وہ اشاعرہ اور اقرید ہیں

اور مولوی احمد رضا خاں صاحبِ بریلوی حیاتِ الموات ص ۲۷ میں لکھتے ہیں۔
 عقائد میں تقلید قبول میں ہے یا نہیں! اللہ کو ایک رسول کو کما حقہ و نہار کو موجود سوال و
 خطاب نیم ترک حق جاننے میں اس کا عمل نہیں کرنا ان کا مشاغ، یہاں فراتے تھے محض ان کے اعتبار
 پر ان لیا ہے

لیکن اس کے باوجود مولف یہی رائے جارہے ہیں کہ مولانا نے تمام اقوال سے توبہ کر لی
 حتیٰ ا ماوا اللہ منہ۔ پھر اس کا کوئی ثبوت بھی نہ تھا کہ مولانا شہید احمد گنگوہی رحمہ سے سوال
 ہوا کہ کیا مولانا شہید نے بعض مسائلِ تقویہ امانان سے توبہ کر لی تھی انہوں نے جواب لکھا
 تیرے لئے میں دہلی فرماؤں کہ سب علماء کی تقریرات و اقوال امام غزالی سے ہیں اور حضرت مولانا صاحبِ ہمارے گویا۔ ۱۰
 تقریرات سے ثابت ہو جائے کہ جہاں تک تعلیمات کا تعلق ہے سب امام شافعیہ و مالک حاکم دین و سب میں
 وہ محض الحق و الحمد للہ (ج)

مدینہ کے نزدیک مسلمانوں اور تقویٰ الایمان کے صحابیوں کو تو یہ زمانہ دوسرا شہید کا بعض مسائل
 سے صحت نظر میں ہوتی ہے اور دوسرے رشیدہ میں ۱۵۴۴

الحمد للہ کہ تمام تقویٰ الایمان کی حیثیت میں اولہ الی آخرہ بتائیدات آیات و احادیث نما
 خواند کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کابرانہ معتمدین و مفسرین فقہاء
 و اولیاء کا معین حضرت مولانا صفی الدین مستندین علمائے تحقیقین خود سلمات مولوی نعیم الدین
 سے خصوصاً مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے کتب و تصنیفات کفریہ فتح الغرہ
 و غیرہ اسے پوری پوری مطابقت تقویٰ الایمان کی کما حقہ بدلتی مدشن ثابت ہو کر
 جملہ جرائم و ننان مشکن ہو چکے ہاں کنگن کو کسی کیا اہل انصاف با خدا نشان کیسے لگا کر
 کہہ کر دیکھیں

بحث تقلید شخصی اور عمل بالحدیث اس مقام پر بدلتی مدشن کے بہتان کا ازالہ دربارہ
 تقویٰ العینین بابت مسئلہ تقلید تو ابی و تکفیر
 مجتہدین و مقلدین و تمام عقائد حقہ تقویٰ الایمان کے کیا جانا لازم و ضروری ہوا جس کا
 ایک شہرہ بھی ثابت نہیں لعنة اللہ علی اھل الذین المغتر بہ چنانچہ خود مولانا شہید مرحوم
 کی سوانح و حیات طیبہ اسے وہ سوالات جو بطور مناظرہ شاگردان مولوی فضل حق صاحب
 منطق نے اکر کئے اور بے ساختہ ان کے جوابات حضرت مولانا شہید مرحوم نے ارشاد فرمائے
 اہل حدیث اور متعصب حضرات اصناف کو اٹھار اللہ العزیز از مدینہ ثابت ہو کر افرات و
 تغریب کا السداد ہو گا جو حسب ذیل ہیں

سوال: آپ امام ابوحنیفہ کو کیا سمجھتے ہیں؟

جواب: بڑا درست فقہ فخر مسلمین خیال کرتا ہوں۔

سوال: جو فقہی مسائل ان کے ہیں آپ انہیں تسلیم کرتے ہیں اور اتنے ہیں؟

جواب: اکثر کو تسلیم کرتا ہوں مگر بعض وہ مسائل جو حدیث میں موجود ہیں۔

سوال: آپ میں اتنی کچھ ہو گئی کہ آپ ان کے بعض فقہی مسائل کو تسلیم اور اکثر کو پسند کرنے کے ہوا ہیں
 جواب: نہیں۔ شاہد لایہ جیسے دعویٰ نہیں کیا بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ امام ابوحنیفہ حدیث نہیں پڑھی اور علماء
 انہوں نے اپنی رائے سے بیان کیا اور اس کے خلاف حدیث موجود ہے تو بالافرض ہے۔ کہ

لے دوسری طرف سے بحث صلا۔ ۲۴ میں بھی گزرا ہے ۲۴-۲۳

حدیث نبوی کے آگے امام اعظم کے قول یا رائے کو تو تسلیم نہ کریں۔

سوال: اور جو اس کے خلاف ہوا ہے آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: میں سمجھنے سے اس کی بابت خود نہیں کیا پھر میں اتنا نہیں کہتا ہوں کہ میرا خیال درست
 ہو جا ہے تاہم تھوڑا سا اچھا نہیں کرنا کیونکہ امام صاحب خود فرماتے ہیں اگر میرے قول کے
 خلاف کوئی حدیث ملے تو اس پر میرے قول کو نہ لانا حدیث کا اتباع رکھو۔

سوال: کیا امام اعظم صاحب حدیث نہیں جانتے تھے؟

جواب: جانتے کیوں نہیں تھے مگر وہ زمانہ امامیہ کی اختراعات کا ایسا غلبہ تھا کہ تھا لیکر ایک
 ہر حدیث کو تسلیم کرتے ہوئے نہ تھے یہی وجہ تھی کہ آپ نے اکثر مسائل میں اپنی
 رائے سے کام لیا۔

سوال: کیا اس سے وہ لازم ٹھہرتے ہیں؟

جواب: نہیں ہرگز نہیں ان کا دامن تقدس ہر بے جا الزام سے بالکل پاک ہے ہاں یہ کہتے کہ صحیح
 حدیث پہنچنے پر بھی تم میرے ہی قول پر عمل کئے جاؤ تب کرواؤ اعتراض ہو سکتی ہے اور جب
 وہ یہ ہیں فرماتے ہیں ان پر کسی طور کا الزام قائم کرنے والا ہوتا ہے۔

سوال: سالیہ میں مسلمان ہیں جن سے امام صاحب کو امداد حق الامول پر نفیست حاصل ہو سکتی ہے؟

جواب: اس کا جواب دینے کے لئے میں ابھی تیار نہیں ہوں۔

سوال: پھر آپ کو اتنا ہی کیا ہے آپ تو انہیں ہی نہیں جانتے؟

جواب: میں نے ابھی تک اپنی طبیعت کا دعوئے نہیں کیا جو کہ مجھے یہ کہتے ہیں کہ ہماری ساری باتوں کا
 سوال نہایت ہی نہیں ہوتا ہے۔ چہ کہ امام اعظمینوں اماموں سے افضل ہیں اور اسے ہم ثابت کر سکتے ہیں۔

جواب: لیکن یہ ایسا جواہر ہے کہ جوت بھی کہیں لیکن جب میرے پاس اس کا مسئلہ تھا کہ ان کی بابت

جائز کرنے کا کوئی کتاب نہیں ہے پھر میں کیوں کر اپنی رائے سے کہتا ہوں میں اماموں کو واجب الاحترام

خیال کرتا ہوں اور میرا مذہب ہے کہ جو کہ انہوں نے اسامیہ در سالوں کی خدمت کی ہے اس کا

عظیم اثر ان کے لئے تو خداوند تعالیٰ نے انہیں دیا ہی ہو گا لیکن اس کے خلاف ہماری گردن پران کے

اتے اس میں اور تیاہ تک سالوں پر نہیں گئے کہ وہ ان سے سبکدوش نہیں ہو سکتے

یہ کہ طلبہ غور فرمیں اہل ادب انہیں نہ دیا ہو سکتی ہو مگر وہ نہیں دے جیسا کہ امامیہ نے کہا ہے

کی طرف سے بعض علماء اور میرے جو سوال کرتے تھے اور وہ ان میں سے جو ابوں پر نہیں اس

ہام ابوحنیفہ سے جانی ملازمت تھی وہ جانتا تھا کہ انہی میں کوڑا سے عداوت کی وجہ موت ہے تھی کہ
آپ نے براہِ کرم کو بھارت میں سنا تھا کہ امام ابوحنیفہ کی منسوختگی میں کوئی عزم سے نہایت
میں جب انہوں نے یہ دیکھا کہ منسوخ لیا دیا گیا تو کہنے کو نہ شریف سے آئے مگر منسوخ
موت نہ تھی نہ کو بھارت میں بدل دیا تھا پھر میں کو کہیں اس کی حکومت تھی اس نے فوراً ابوحنیفہ
کو بھارت میں طلب کیا اور داخلہ کے دوسرے دن صبح میں حاضر ہوئے کا حکم دیا کہ میں میں نے
امام ابوحنیفہ کو پیش کیا وہ بیٹھ گئے جو مجھ سے کہہ دو کہتے تھے اس نے بے ایم صاحب کی کفایت
پیش کرتے وقت کہے تھے یہ دنیا میں آج بڑا عالم ہے منسوخ کو آپ کے حق کرنے کا کیا ذکر
تھا پھر میں اس کی علم درست طبیعت سے اسے مجبور کیا کہ آپ کی قدر کرے چنانچہ اسی خیال سے
اس نے آپ کے لئے قضا کا جہد جو بڑی کمال امام صاحب نے صاف انکار کیا اور کہا کہ میں اس کی
قابلیت نہیں رکھتا منسوخ نے مضامین میں لکھا کہ تم مجھ سے ہو امام صاحب نے کہا اگر میں مجھ سے ہوں
تو میرا قابلیت نہ دیکھو کہ لاؤ مجھے سچا ہے کیونکہ مجھ سے شخص کو حق نہیں مقرر ہو سکتا چنانچہ امام صاحب
بہت سی وجوہ بیان کیں کہ اس وجہ سے میں جہد قضا نہیں قبول کر سکتا منسوخ نے قسم کھا کر
کہا کہ تم کو منسوخ قبول کرنا پڑے گا اس کے بعد میں امام صاحب سے دلیری سے قسم کھا کر میں بڑے
قبول کر دوں گا۔ بیٹھ اُسے منسوخ کے تعزیر اور اس نے گرم لہجہ میں کہا کہ ابوحنیفہ تم پر ایسا نہیں
کے بعد میں قسم کھاتے ہو امام صاحب نے جواب دیا ہاں کیونکہ امیر المؤمنین کو قسم کا کفارہ ادا
کرنا میری نسبت نہ زیادہ سہل ہے جب یہ رد بدل ہوئی تو منسوخ نے آپ کو قید خانہ میں بھیج
دیا پھر برس آپ قید خانہ میں رہے اور دیا وہ جب ۱۶۱۹ء میں شہداء جبری میں آپ کی وفات
ہو گئی تو امام صاحب کے کوڑیوں شاگرد تھے مگر سب میں مشہور و معروف امام محمد اور امام
ابو یوسف تھے۔

میرا ناخبریدار ہونا کہ اپنے تھے کو حیدر علی علیہ السلام پر گڑبڑ اور جو کچھ انہوں نے سخت رباہی کی
تھی وہی دل سے معاف نہ کی اور آپ کے ایک مضبوط معتقد بن گئے اور جتنے انکے ساتھ
آئے سب نے آپ کی اطاعت قبول کی جب مولوی فضل حق صاحب کو یہ کیفیت
معلوم ہوئی تو وہ اور بھی رنجیدہ ہوئے ادواب انہوں نے مولانا خبیب کو روایت کی
کی غلطی تہذیب پر لکھی شروع کریں (مہیات علیہ منقولہ ۵۵ از تاریخ سیر علی ۳۵۵)
علماء و بانی کی یہی مشائخ ہوتی ہے کہ ان کے اخلاقی اور علمی میں سے

خلق اللہ شہر ہوتی ہے اگرچہ مخالفت سے مخالفت ہو یہ شاہد اخلاق مولیٰ اللہ شہید
سلم کا ایک اور دعوہ ہے چنانچہ حدیث میں یہودی کے قرض کا قصہ شکوہ میں وارد ہے
علی ہذا مولانا خبیب مرحوم خود تئیں العین میں فرماتے ہیں۔

و عظماء العلماء والفقہاء المجتہدین
لا مہیۃ المجتہدین۔ الا ربعة الذین ہم
مدیرے بڑے علماء اور فقہائے مجتہدین منسوخ
ہمادیں مجتہدین کہ یہ لوگ دین کے رکن
اور کائنات کے داعی و داعی کا سلام
دستور اسلام ہیں۔

علی ہذا مولانا خبیب مرحوم تقویٰ الایمان علیہ وسلم میں فرماتے ہیں۔
مدافیدہ و دلیر کو حرا علیہ نے سب لوگوں سے بڑا نام ہے۔ سوان میں لکھا ہے کہ یہی ہوتی ہے کہ
اللہ کا راہ تانتے ہیں اور بڑے بچے کاموں سے واقف ہیں مولوگوں کو سکھاتے ہیں ادا شد
ان کے بتانے میں تاخیر دینا ہے بہت لوگ اس سے سیسی راہ پر جاتے ہیں مگر یہی غلطی
امت کا سرکار ہے اور ہر امام اپنے وقت کے لوگوں کا اندر بخیرتہ ہتھ پالنے کا اور ہر لوگ
اپنے سرکاروں کا اور ہر عالم اپنے شاگردوں کا کہ بڑے لوگ دنیا کے حکم پر آپ قائم
ہوتے ہیں اور بھیچے اپنے چھوٹوں کو سکھاتے ہیں۔

علی ہذا مولانا خبیب مرحوم منصب امامت میں فرماتے ہیں۔
پس مشاہیر باقیہ اور علم احکام یا مجتہدین
مقبولین ہوں گے یا جمہور مقبولین یا مدعو
کشف والہام کی طرف احکام کی کفایت میں
امت میں معروف و مشہور نہ تھی پس مشاہیر
مشاہیر باقیہ اور میں میں مجتہدین مقبولین
اندلس ایشیاں را از اندر فن باید شمرند
و مثل اعتبار لہر ہر چند مجتہدین پس
از بسبار گذشتہ اندکانا مقبول و مدعی
جمہور امامت آئی چند اشخاص اندلس
گویند کہ شہادت تمامہ دریں فن نصیب
ایشان گردیدہ چنانکہ علیہ و سمان کا ہر

اہل اسلام از خواص و عوام بلقب امام
معروف گردیدند و بقوت اجتماع
موصوف۔
تمام اہل اسلام خواص و عوام میں مقب
امام معروف و مشہور ہوئے اور بقوت
اجتماع موصوف۔

ایک بڑا مولانا شہید مرحوم ایضاً الحق صلا میں فرماتے ہیں

باجلوسان مستطیع مجتہدین سابقین
کہ مسلم ان جنہاد اند لقیاسات صحیحہ
بیشک از قبیل سنت حکیمہ است
یعنی ہر مصلحت مستقیم مشائخ میں مرقوم ہے
تہجد و در افعال اتباع مذاہب اربعہ
کہ راجع در تمام اہل اسلام است
بہتر و خوب است لیکن تم نہیں مصلی
اللہ علیہ وسلم ہر مصلحت و علم یک شخص
از مجتہدین نہ اند بلکہ علم ہر ایک منقسم
در افاق گردیدہ بموجب تقاضیات
وقت بہر کس رسیدہ و بعد ازاں کہ
کتب مصنف شدہ جمعیت آن علوم
ظاہر گشتہ پس در ہر مسئلہ کہ حدیث
صحیح صورت غیر منسوخ یا بدلتاریخ یا متفق
مجتہد و مال مجتہد و اہل حدیث را مقتدا
خود شمس و مدول بحیث ایشاں طار و
و تعظیم ایشاں لازم مشرور کہ عالمان علم
و غیر اند و بنوع فائدہ مصاحبہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کردہ مقبول
مجاہد رسالت تاب گشتہ اند و
مقلدان تعلیم و توفیر مجتہدان بخوبی شہید

ماہل میں اتباع مذاہب اربعہ کا کہ تمام
اہل اسلام میں مذاہب پنجہ اند خوب ہے
لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو کسی
خاص ایک ہر مجتہد کے علم میں منقسم نہ جائیگا
وہی علم ہر ایک میں تمام دنیا میں پھیلا ہوا تھا
ہر شخص کو مقتدا تہ وقت پہنچا اور بعد ازاں
کے کہ کتابیں تصنیف و تالیف ہو کر جمعیت
ان علوم کی ظاہر ہوئی پس ہر مسئلہ میں کہ حدیث
صحیح صورت غیر منسوخ یا بدلتاریخ یا متفق
کا اتباع اس کے خلاف میں نہ کرنا چاہیے
الصال حدیث کو اپنا مقتدا سمجھنے اور دل سے
ان کا محبت رکھنے اور ان کی تعلیم لازم کیجئے
کہ وہ خدمت کرنے والے علم پیغمبر کے ہیں اور
انکو تا کا نام و محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کا اہل نے حاصل کیا ہے جس سے متوال یا ہو
رسالت کیلئے اللہ علیہ وسلم کی ہر کس میں اور
مقلدان تعلیم و توفیر مجتہدین کی بخوبی شہید

محتاج گویا زبان نیست
مجلد احصیفت تعلیم کلام مولانا شہید مرحوم مفصل
تکلفات کی بحث میں مشغول ہو کر انشاء اللہ العزیز۔

حقیقت یہ ہے کہ مجتہدین و گور پرستوں کا ہمیشہ سے یہی طریقہ رہا ہے کہ
علمائے ربانی اہل حق و معین مقبیل سنت سے بغض و عناد رکھتے طرح طرح ان
کی محض بے بنیاد و کفر میں کر کے بہتانات لگاتے رہے ہیں چنانچہ امام ابن تیمیہ
اپنے تفسیرہ لونیہ میں جو اہل بدعت کی تردید میں تقریباً سات ہزار شعر و روایات پر مشتمل ہے فرماتے ہیں
ما عندہم من علم سوی التکفیر والتبدیع والتضلیل والبهتان

میں ہے ان کے پاس کوئی علم سوائے تکفیر و تبدیع و تضحیل و البہتان کے
چنانچہ امام ابن تیمیہ نے تقویت الایمان اور ماسب تقویۃ الایمان مولانا شہید مرحوم
کے معلقہ انوار و زلال دیکھی ہیں پھر ان کا بے اصل ہونا بھی تقویۃ الایمان اور دیگر تصنیفات
و تالیفات مولانا شہید مرحوم سے محدثین و قرآن و حدیث اور ائمہ دین کے ملاحظہ فرمایا۔

مدح و توصیف مولانا شہید و مشائیر فضلاء کے زبان و قلم سے

نہایت ہو کہ ہزار اہل علمائے اکابر و بزرگان عالمین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث
دہلوی کے زمانہ اعدا سب کے خلفاء و تلامذہ اور مریدین و پیروں سے اس تک بڑا مولانا شہید
مرحوم کے مدح و فضیل و کمال کے شاہد تقویۃ الایمان کے شاہد خوان توحید و سنت کے نمایاں رہے
میں بھی کا شمار دشوار و ناممکن ہے منجملہ ان کے حضرات مشاہیر فضلاء کے فتاویٰ بارہا قابل ملاحظہ
میں آگیا ہے اور مشہور ہو چکا ہے جس کے نقل کرنے کی نظر موافقین چنداں ضرورت نہیں تاہم
مولوی بغیر الدین صاحب کے کلمات و مستندات میں سے بعض بعض کا ذکر ضروری ہے۔

مرحوم صاحب مفتی صدر الدین صاحب
اور استاد مولانا نواب سید صدیق حسین قزوینی مولانا شہید احمد صاحب گلوٹی مہتمم الشیخ
جین کو مولوی فیض الدین کی مستند کتاب انوار ساطعہ مطبوعہ عینی پریس آوارہ و مدرسہ اہل
دستار و مولانا مولانا عین مفتی محمد صدر الدین صاحب مدرسہ اعلیٰ و الفضلہ لکھا

سید احمد صاحب رحمتی کو مولوی شمس الدین کی نہایت مستند کتاب التواریخ ملاحظہ میں
آئی۔ لفظ ترمذیہ، عمدۃ العباد و الامم، مولا نا شیخ محمد صاحب تھانوی، لکھا
گیا ہے۔ آپ اپنی کتاب قطاس مشکوٰۃ، و قطاس مہندو و کیم کی بحث میں فرماتے ہیں
ہمارے عقیدہ کی تفسیق و بدنامی، انتاج الفجر مطابق عقیدہ حضرت مولا نا محمد امین شہید
علی ہذا حضرت مولا نا شاہ عبدالغنی صاحب مجددی و بلوی درمہاجر مدینہ طیبہ استاد خفین مولا
رشید احمد صاحب گنگوہی رح کے جن کو کتاب التواریخ ملاحظہ کیا اس نہایت درج کے ساتھ لکھا
کہ جناب مولانا شاہ عبدالغنی صاحب و بلوی وجہ مشورہ علی روزگار عمدہ محدثین گوارا
مولا نا شاہ محمد اسماعیل محدث و بلوی کے ارشد تلامذہ حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب رحم کے
منجملہ خلفاء کے ہیں تاہم اپنے شیخ غلام علی شاہ صاحب کے تذکرہ جیسے مقامات مظہری مثلاً
میں اپنے دادا شاہ معنی القدر کے مناقب و حال میں تصریح فرماتے ہیں۔

وفات خان برزورد شہید بہت درجیم
شعبان ۱۰۸۷ء میں بدلتا لکھنؤ واقع
شد۔ سید احمد صاحب دہلوی کی سبیل
شہید دو گیارہ روزہ جہیز و تکفین بخود
کے نقد

۱۰۸۷ء میں سید احمد صاحب کی وفات ہو گئی
پھر سید احمد صاحب کی بیوی نے جہیز و تکفین
کے نقد

صاحب الیائع الجنبی

[illegible]

لے یعنی غوراً عینیں فرماتے ہیں کہ رابع البیوت و ج - ح میں وہاں کے کسی شخص کو باندھ کر اس کی ہوشیاری سے

يَحْتَلُّ مَنْ قَاتَلَ إِمْرَأَتَكَ فِيهِ وَقَاتَلَ إِمْرَأَتَكَ تَعْدُ هَاتَا الشَّهَدَانِ فِي الزَّوْجَةِ الشَّهَدَانِ
مَنْ مَجِبُ عِدْمِ الْعِدَّةِ كَقَرَّةِ الشَّيْءِ وَخَذْلَاهُ مِنْ كَانُوا فِي دَارِهِمْ
وَكُنُوا بَيْعَةً أَمَامَهُ حَتَّى صَارُوا مَعَ الْعِدَّةِ وَبِذَلِكَ وَاحِدَةً وَأَعَانَتْهُ عَلَى
دَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَرَبَّهَا فَكَّرَ هُوَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

مولوی ارشاد حسین مرحوم

اعلیٰ نذامولوی ارشاد حسین صاحب رامپوری مرحوم
 شاہ عبدالغنی صاحب موصوف کے برادر شاہ احمد سید
 صاحب تہجدی دہلوی مگر یہ جن کا ذکر کتاب النور ساطعہ مکالمیں ٹہرے القاب دیو
 کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ البحوۃ المقام والحبیر العہد تاج المحدثین سراج المتقین
 کلاسیہ المصنف، مستکبر النبیہ بالعارف المحدث الموفق الفقیہ جامع
 الشیخۃ والطریقۃ مجتہد البحرین مولانا محمد ارشاد حسین صابر اللہ عن محل شین
 سی طرح مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کفل الفقیر
 لغا منہ فی احکام قرطاس الدعاہم سلامہ مطبع اہل سنت و جماعت بریلی در فتویٰ جواز زیارت
 ہی تامل کر لوٹ مکالمیں لکھتے ہیں

فتویٰ عالمی سنت اہلی بدعت جناب مولانا مولوی شاہ محمد ارشد حسین صاحب
دام برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

علی بن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت ابراہیمؑ کو اس وقت بھی دیکھا تھا کہ جب وہ اپنے والد کو بلایا کرتے تھے۔

ایضاً مکہ میں کھیتوں میں

حضرت مولانا ارشد حسین علیہ الرحمۃ کا اقتضار الحق ۱۶۱۱

ایضاً ۷۵ میں لکھتے ہیں

حضرت مولانا رشاد حسین علیہ الرحمہ کی انصاف والہی دیکھتے استعمال امامادیت سے بھری پڑی ہے آپ کے نزدیک وہ کوئی شتر گئے غیر ملحد ہوئے۔

ہاں تو یہی مولانا ارشد حسین صاحب اپنی مشہور و معروف کتاب اقتصاد الحق مطبوعہ صدر
دہلی شش ماہ میں مشہور و مناسبات مولانا شہید مرحوم کی نوعیت کے ہیں جنہی فلسفہ مرحوم ہے

عالم دین اور سیاست مجتہدین کا شریک طیارہ اور ان پر ساتھ و جہ و باطلہ کے الزام کو کرنا کام ہے
 مایہ نسیہ کا اس واسطے مؤلف تحریر نے کافی اس کلام کو جاہلی کہا ہے اور شان مولوی اٹھیں
 سے ہے امر بہت مستعجب ہے کہ ایسی بہت سے منی اور جہالت یارین مجتہدین کے کریں
 اور صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں اور یہ کلام مذہب طرف مولوی اٹھیں رحمتہ اللہ علیہ کے الج ، اور
 ۱۲ میں لکھتے ہیں۔

یہ کلام مولوی اٹھیں کا رحمتہ اللہ علیہ ہے۔ "قول شیخ ولی اللہ رحمہ اللہ مولوی
 اٹھیں رحمہم اللہ تعالیٰ"
 ۱۳ میں لکھتے ہیں۔

مذہب تور نے مولوی اٹھیں صاحب کو کب معتزل کہا اور مان نکاح و بدعتوں کے کلمہ
 اور صفحہ ۱۴ میں لکھتے ہیں۔
 مالدوہ جو کلام مذہب طرف مولوی اٹھیں مرحوم کے
 اور صفحہ ۱۵ میں لکھتے ہیں۔

اوردہ کلام معتزل نور الدین و مسند مولانا اٹھیں رحمتہ اللہ علیہ سے جس کا ترجمہ ہے کہ کفرین
 فلوکی لہن آدمیوں نے اور تعصب کیا یہ الزام تقلید نفس میں کے بے جا تک کر منع کیا اجہاد سے
 اور منع کیا تقلید غیر امام اپنے سے بیچ بعض مسائل کے اور ہے مرنے کو انتہی تاکہ جمادات
 اسی کے تنفیص پہلے گزر چکے ہیں کہا جاتا ہے کہ معاد اس کلام کا منع اور انکار وجہ مجتہد
 میں نہیں ہے بلکہ اس کلام میں عزت ہے۔ غلو اور تعصب کے اس تعلد جو مجتہدین میں
 فی الشریعہ کو اجہاد سے منع کرے اور کسی حال میں بغیر دلت یا بدعت بعض مسائل میں تعلد
 آفرین جو کرے اور یہ دونوں باتیں ہم میں نہیں پسند کرتے ہم نے کسی مجتہد کو اجہاد سے کب
 منع کیا ہے۔"

مولوی فرید الدین صاحب
 مولانا فرید الدین صاحب شہید دہلوی جو مستند
 مجتہدین کے ہیں مدۃ میں القوت الایمان مفسر مولانا شہید مرحوم ہونے کے معقر ہیں اس سے کہ
 لے نور الدین کا لفظ لایق نہیں صاحب قوم میں کہ جو اب تحقیقی و علمی روحانی ملک میں سید مرتضیٰ علی دہلوی
 خلیفہ امیر و مقررہ لایق، مولانا کے تفسیر اسلام و تاریخ اسلام و سنی و شیعہ و اہل علم و ادب و اہل حق و باطل

مہر دار کوک مولانا شہید امداد کے حقائق میں شہید اللہ رحمہ اللہ کے دیکھنے والے مولوی صاحب
 نیز رسالہ استفسار و التوسل و مؤلف شاہ محمد عمری مولوی فرید الدین شہید دہلوی شہید مولانا
 صاحب تادی صلا میں لکھا ہے

مولوی محمد اٹھیں صاحب فرید صاحب تادی صلا میں لکھتے ہیں کہ
 ایضاً صلا میں اپنے جدی مرشدی کے حال میں لکھتے ہیں کہ

مذہب تھے اس زمانہ میں یہ تقریبی گاہ مولوی محمد اٹھیں صاحب کی مجلس دینیہ میں ہوا تھا
 از کتب خانہ و بیات کالج علی گڑھ (مولانا فرید الدین کے مرئی اہل ہر شے نہ لکھے
 نام ملا شرف شاہی مراد آبادی کے پیر مولوی حافظ محمد شمس علی خاں صاحب مفتون
 کی مدنی فاسی شاہی مراد آبادی ثم المراد آبادی مرحوم رش گز مولانا شہید احمد حسن صاحب
 امر دہلوی اپنے رسالہ مصفاۃ الذکرین مطبوعہ گزرا احمدی مراد آبادی ۱۹ صفر ۱۳۲۰ء میں لکھتے ہیں
 لکھتے ہیں۔ مولوی اٹھیں دہلوی مرحوم صراط مستقیم میں لکھتے ہیں "مولانا فرید الدین
 کے قصص جاری حافظ اقبال حسین صاحب مولود خواں ٹانڈوی امام مسجد منیا خان محلہ
 ظہر مراد آباد اپنے مجاہد علی مولود مجاہد صلا میں لکھتے ہیں "چنانچہ مولانا مولوی
 محمد اٹھیں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کہ جن کو عاشق رسول کہوں تو بجا ہے انحضرت صلعم کی شان
 مبارک میں فرماتے ہیں

دہی انسان اکمل ہے سنتے ہو کون	ہوئے منتظر جس سے یہ دونوں کون
نبی البسرایا رسول کریم	نبوت کے دو یا کا درہ سیم
حبیب خدا سید المرسلین	خضع الوردے ہادیے راہ دین
محمد ہے نام ان کا احمد لقب	بیان ہوئے منقبت ان کی کب
دل ان کا جو ہے محرم سر غیب	میرا خطا ہے بے شک ریب
زبان ان کی ہے ترجمان قدم	ہوا کاغذ دین جس سے شک لرم
بظاہر ہے گو مطلق انبیا	حقیقت میں ہے مطلق اصفیا
سوا دل ہی ہے ہر طرح اس کا نور	بقا ہر کیا گو کہ آنخسہ ظہور

لے نسخہ مطبوعہ میں۔ مخزن سے سے اصل میں ہے۔ اولی پیدا ہوا ان کا لہرہ عہد یہ بات
 کی مامیت شہادت بر سنی میں درج ہے۔

کرتے اور بخیر مولانا شہید مرحوم کلام میں دخل نہیں دیتے تھے حتیٰ کہ مولانا شہید مرحوم کے فضائل و مناقب
جیل میں اپنی زبان تو تازہ رکھتے تھے کیونکہ مخالفی احترام میں مقتدی ادب پر تھے چنانچہ مولوی
سید عبداللہ بن خاں صاحب غلف الرشید مولوی رشید الدین خاں صاحب امین مدرسہ عالیہ کلکتہ
جس کا بہت ہی نامور کتب خانہ ایام غور و فکر اور دلی میں لٹ گیا، ہمیشہ نہایت ہی اخوس کے
ساتھ فرماتے کہ ہم کو اپنے کتب خانہ کے لٹ جانے کا اس قدر اس نہیں ہے جس تعداد تو اس
کے ضائع ہو جانے کا ہے جو مولانا شہید نے علمی کتابوں پر لکھے تھے کیونکہ وہ کتابیں تو ہر جہاں مل
سکتی ہیں مگر ان حاشیوں کا لٹنا اب محال ہے صواعق البیہ والحمیۃ بعد الماتہ وغیرہ

مولانا شہید کا خط سید عبداللہ کی طرف سے نام
علی ہذا سید عبداللہ صاحب بغدادی کے
یعنی شبہات کے جو مخالفین کی طرف سے
تقویٰ الایمان پر پورے ان کے رد و رد ہاتھ کے ڈالے گئے تھے مولانا شہید مرحوم نے خبر مانے
پر ان کے نام علی مکتوب نہایت مدلل و مدلل لکھ دیا و قطب عام فہم شکر ہے جس میں ارسال فرمایا
جس سے پورے طور پر ان کے شبہات کا ازالہ ہو گیا چنانچہ ناظرین کی خدمت میں کئی مرتبہ
معرضت اس کا بعض حصہ اس کتاب میں نقل ہو چکا ہے اس مقام پر تمام و کمال اس کا نقل
کیا جا کر ضروری ہے تاکہ توحید جناب باری تعالیٰ عز اسمہ کے دلائل حق اور مکرم و مراتب
و ادب حضرت انبیاء علیہم السلام کی حقیقت و اقدار تقویٰ الایمان کے ساتھ ساتھ واضح ہو سکے
مولانا شہید مرحوم کمال استقلال کے ساتھ عقیدہ راسخ توحید و سنت پر قائم و مستقر ہیں اور ہذا
نقل خط جناب مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب درخواب بغدادی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد من
تو رہا قدم مکن یق ماسواہی
باعد عن شریک لہ فی الخلق والتعبیر
والا خشیۃ لاحد فی ملک من التقدیر
والقطعی حق لا یثقم الا نبیاء
الا بعد از من ولا نجاة لاحد الا
بلطفہ و مشورۃ فعلی علی افضل
الہ یا شفیع الامم الہی لو لا ہذا

رب تعالیٰ میں ہذا نے کلمات کے معنی
جو قدامت میں لکھا ہے اور اس کے ساتھ شے
عارضہ الہی ہے پیدا کرنے اور کام نہادینے
میں اس کا کوئی شرک نہیں اور اس کی سلطنت
میں جھگڑے یا برائی کسی کو اتنا نہیں
کی اہانت بغیر انبیاء کسی کی شہادت نہ کر سکتے
اور اس کی برائی و جہنم نہ کر کسی کو کثرت
کی کئی اور ہم ان افضل الخلق فی شیعہ الامم پر

اخرجت الہامی اللہ والذی
علینا ہذا من التوحید والاسلام
واخرجنا من ظلمات الاشرار
عبادۃ الاکثر و علی الہ والصلی
و علی تاحودینہ و حبیبہ اما بعد
فتننہن بالحق والاسلام و ان من
ترقی علی مدارج الا سلام
سلۃ السید المحبوب المجلد فی
السید عبد اللہ المجلد فی العالم
الروانی لا یحیی مدیکو افی لما رایت
عوام مسلحی الہند قد اجمکوا
بجملہ فی الاشرار والبدعات
و شکوا بالشیعات الواہیات و
جعلوا عبیدون القیوم و اہلہا و
سالکہم حاجاتہم قلیا و جلا
الفتن و سالک فی رد الاشرار با اللہ
و استدللت فیہا بستہ و عشرین
آیت من کلام اللہ و ترجمتہا بالہندی
قسمیلا لا استفادۃ ہر و کشف
الغطار عن قیوم مقہر کا تہم و
استدلال کا تہم و محمد اللہ قد امدی
الوفاء من النساء والرجال فما تردد
فیہا الا بعض المعانی من الجبال و
بلقی ان رسالتی ہذا قد قرأت
بین یدیکو فقلتم حق الا انہی

دندہ ہے جس اور اگر نہ ہوتے تو دنیا ہی نہ
ہوتی۔ انہوں نے ہمیں توحید و اسلام کی دلیلیں
دیں اور شرک و بت پرستی کی لاشیں لیں
لگا۔ اور ان کی تمام آل و اصحاب و اندین
کے مددگاروں اور پیروں پر رحمت بھیجے ہیں
اور اللہ اب ہم تجیز و رسم کے ساتھ اس
فصل کو مخصوص کرتے ہیں جو اسلام کے
دعوت میں ترقی کر گئے ہیں اور جو حضرت محبوب
میلانی کے نبی و مرزا خان ہیں وہ عالم ربانی ہیں
عبداللہ بغدادی ہیں ہذا شہید نہ رہے کہ میرے
عجب ہندوستان کے کام سالکوں کی حالت
دیکھ کر کہنے میں کے سبب شرک و بت پرستی میں
غور ہو گئے ہیں اور ہمیں بتائی ہیں شہر کی رحمت
پائے شے ہیں اور قریب اصالی قبول کی ہو جا
کرنے اور ان سے ہر جہاں بڑی حاجت مانگنے
گئی ہیں اور شرک میں ایک سال لکھا اس میں
قرآن پاک کلام اللہ کی جہتیں و تہنیں و جہدیں
پیش کیں اور لوگوں کے فائدہ کی غرض سے
اور ان کی بری جہتوں اور بدنامیوں کے
چہرہ سے پردہ اٹھانے کے لئے اس کا ارد
میں ترجمہ کیا الحمد للہ کہ ہزار بار و رحمت
ماہ راستہ ہوا گئے اور بعض سرکش و ملامت
ساکس کو تر و دہائی نہیں رہا۔ مجھے خبر ملی ہے
کہ جب میرا رسالہ آپ کے سامنے پہنچا گیا تو
آپ نے فرمایا اے اکبر حق ہے لیکن خدا کی

الا حنا وجیم الناس والجن فی باب الخلق وخلقهم واختیارهم ان کان حقاً خلا فی العقیدة مکتباً اخرج من سور الادب لا بد له من سداد دلیل کان العزم بحس کیف ینکر مع سید المظاہرین اقول وبالله التوفیق هذه التیارة قد وقعت فی رسالتي رد السوال اللطام حیث یقولون الاستعانة والعبادة والسجدة اناهی مستوعدة للاعتناء لا للانها بالاعمال وادبار الاعظام قلت الاستعانة الحقيقية لا یجوز عند العقل الا من الذی له اختیار فی تدبیر العالم وقد شبهت من التصویف القطعية الغرانیة ان لا اختیار فی الله فلیس للاشیاء والادویا فی هذا الامر الخاص اعنی استحقاق السجدة واستزاد المطر اعطاء الاولاد علی الاعتناء وجیم الناس ترجیح مائة بکلیات حتماً انه تدانی کمالاً بمووضعا اثم التی لا یصل دون سداد قاتعها فی هو فسلّم وهو امر اخر لا دخل له فی المرویة والا لوهیة انتهی والحب علی العیوب من جنابک ویکرم

کے ہے اعتبار ہونے میں جنوں اور عام آدمیوں اور انبیاء کو برابر کر دینا اگر حق حق اور مقیدہ میں داخل ہے مگر ایک طرح کی ہے اولیٰ ہے اس کے لئے کوئی سند دلیل دینا ہے کیونکہ کتب ہائے سید المظاہرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا تکرار کیوں ہو۔ یہی قریش الہی سے اس کا جواب دیتا ہوں کہ میرے رسالوں میں یہ مہلت ان عام لوگوں کے سوال کی تھی میں واقع ہوئی ہے جو کہتے ہیں کہ تم تو سب سے زیادہ گنتی ان کی کہو اور انہیں سمجھ کر نہ شروع ہے انبیاء وادویا کے ساتھ کی جاتے تو نماز شریعہ معلوم ہوتا۔ یہ کہتے ہوں کہ ان کی عقیدت عقل کے نزدیک بھی مدالک جائز نہیں ہے بلکہ اس سے جس کو دینا کے تمام کاسوں کا اختیار حاصل ہے اور قرآن پاک کی ظاہر صریح آیتوں سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو کس چیز کا اختیار نہیں ہے پس اس تمام بات میں بعینہ استحقاق سمجھ اور سید پرسانے اور اللہ دینے میں انبیاء اور ادویا کو جنوں اور دیگر لوگوں پر ترجیح نہیں ہو سکتی مگر انہ تھے کے نزدیک انبیاء کا قرب اومان کے گناہات اومان کی کینہیں گویا ہر شے کو ان کے سوا اور کوئی نہیں پہنچ سکتا ان سب امور کو ہم استحقاق سے دوسری بات ہے جس کو کہتے ہیں اور خداوند کے ہر شے میں ہے انہی اوصاف کی حالت پر حقیت مدح و تحسب

اقرءوا ان هذا الحق داخل فی العقیدة شرعاً لم یکن سور الادب لیث شعری اذا کان ثابتاً من البراہین داخل فی العقیدة کیف یصور انہ سور الادب مکتباً من یشر الی اجتماع الضدین السد یطلب لما ثبت باللیل وھنا الامر ثابت استمالا فی القرآن فما الجرم من تفصیل الاجمال وبعی ذلك قد قال الله تعالیٰ لیس فی القرآن قل انما انا بشر مثلكم یوحی الی انما المرءة اذ واحد ولا یخفی ان انما جلیس بقولہ انما بشر مثلكم هو امر کون کیف مثل الله تعالیٰ فی البشویۃ نبیہ بالشکرین الذین ثبت نجاستہم فی القرآن حیث قال الله تعالیٰ انما المشرکون نجس فلا یقر بوا المسجون المحارم والا حنا من حیث انها اجمار وجمادات کا نجاستہ فیما والا یلزم ان یکون علی جمہ نجسا انما النجاستہ فیہا بسبب المشرکین الذین صورھا وجعلوھا مصبودین فالشرکون احداً نجاستہ من الاعتناء والنجس

کتاب ہے کیا اس میں حق اور مقیدہ ہونے کے اثر کر کے اور ہر اسے ہے اولیٰ جاتے ہو کر اس سوچنے کی بات ہے کہ جب یہ عقل سے ثابت اور مقیدہ میں داخل ہے تو اس سے ہے اولیٰ کیونکہ خیال میں اس کی ہے پس قرآن کا کلام اجتماع منہ کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اور اس کی دلیل ان کی ہوتی ہے جو خود دلیل سے ثابت ہے ہے امر قرآن پاک سے مجمل ثابت ہے میں نے اجمال کی تفصیل کر دی تو کیا جرم کیا یا نہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے نبی کو مخاطب کر کے فرمایا ہے تو انما انا بشر مثلكم اسے نبی ان سے کہہ کر میں بھی تم میں ایک آدمی ہوں تم پر اس بات کی دلیل آتی ہے کہ تم بلاشبہ اللہ واحد کیسے ہے۔ اور یہ بات پرشیدہ نہیں ہے کہ حکم کا خطاب شکرین کی طرف ہے لہذا انہ تھے نہ اپنے نبی کو شریعت میں ان شکرین کی برابر کیوں کر دیا جس کی نجاست قرآن پاک سے ثابت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مشرک پاک نجس ہیں اس نے سمجھ کر ہم کے پاس میں نے حکمیں اور بت چمک چمک اور باتیں برائے ان میں نجاست نہیں پائی مانی دین کی تحریف کا جس پر ناگزیر آئے گا۔ بلکہ بتوں میں ان شکرین کے فعل سے نجاست انہی جنہوں نے ان کو مکر اور مسجد مالا اس کا تبصرہ نکلا کہ مشرک جنوں سے زیادہ پاک

مدبر و تصنیف رسالہ تقویۃ الایمان مولوی فضل حق خیر آبادی نے فقط اس مسئلہ میں خلافت کیا
وہ نہ مطلق تھے اور چند صدق الجور رسالے لکھ کر اس جناب بجز غلط فہم عقاید و تقلید منہجاً
ملک و دانیہ حسین حسانت بیدار المسلمین خیر نہیں مولا نا محمد اسماعیل صاحب شہید کے بھی جناب
مولوی صاحب نے ان کی تحریر کا جواب بھی ایک دعویٰ ایک دم میں لکھ کر بھیج دیا اور خوب
ان کے شبہات کا استیصال کر دیا بعد ازاں مولوی فضل حق صاحب نے تحقیق الفتویٰ تصنیف
کیا جناب آنکلات اب مولانا حمید علی صاحب لوگ رحیم پور ضلع شہید شاہ عبدالعزیز صاحب
نے خوب مدح و حماس سے اس کا جواب لکھا اور در رسالہ کبیر و مضفر اس مسئلہ میں بھی
ان کے رد میں تصنیف کے بعد ازاں مجمع معقول و مشغول فروع و اصول مولوی سراج الدین صاحب
سے کہ مولوی فضل امام والد مولوی فضل حق صاحب کے شاگرد تھے اور مولوی فضل حق سے
اس مسئلہ خاص میں تحریر ہوئی مولوی سراج الدین نے مولوی فضل حق صاحب کو نکتہ کیا
اور امکان کا اقرار کر لیا اور ان کے رد میں ایک رسالہ تصنیف کیا جو کہ احقر العباد
کے پاس موجود ہے جو ملاحظہ فرمائے

نیز تکراراً اکر یہ مطبوعہ شدہ طور کا پور و شہید جس میں مسئلہ امکان نظیر مانعین سے مفصل تحریر
کجست ہو چکی ہے اس کے صفحات متعددہ پر تقویۃ الایمان اور ایک رد ذمی مصنفہ مولانا شہید
مرحوم کے حوالے مرقوم ہیں

اکابر دیوبند اور مولانا شہید مرحوم علی ہذا مولانا محمد یعقوب صاحب / خلف الادق
مولانا غلام گوک علی صاحب تعلیم و رشید مولانا شہید محمد
محمد انحق صاحب محدث دیوبند ۱۲۱۳ کے مکتوبات کے مستند میں فرماتے ہیں

صاحرا مولوی اسماعیل صاحب شہید کو اور اس کے خاندان کے علماء کو اپنا پیشوا سمجھتا ہے۔ اور
بے تعصب ان کی باتیں موافق قرآن و حدیث کے پاتا ہے۔ اور ان کے مخالفین کو حتیٰ کہ برکات
اور ہمشہر میں کرتے دیکھتا ہے۔

علی ہذا شیخ الہند مولانا محمد حسن صاحب دیوبند مرحوم الحیدر المتعلیٰ جمعہ اول ص ۱۲۰
مسئلہ میں فرماتے ہیں۔

مد عالم نہیں ماضی جلیل نمونہ ملایا رہی اسراٹل مولانا امامتہ الحاج مولوی اسماعیل شہید
اشترطہ دینی تیار کر کے جس نے زانہی اور شرک و بدعت کا رواج زیادہ دیکھا تو اس کا مکتوب

نے تصنیف کیا کہ میں جہاں تک ہو سکا زبان سے نصیحت فرمائی تحریروں کی بھی نوبت
آئی جہاں پر رسالہ تقویۃ الایمان بھی جب ہی لکھا میں ہی مخصوص مرکب سے نہایت سلاست
کے ساتھ معائن کر دیکھ کر اچھی طرح بیان فرمایا اور قدرت حق تعالیٰ نے اس کے ذمہ نبی آدم
و مخلوقات پر ثابت کر کے اہل شرک و بدعت کو ان کے خیالات باطلہ کی غلط فہمی و
اس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو ہدایت و نصرت عطا فرمائی۔ اسی کے ساتھ ان حضرات
نے کرم کے خوب سے مرض بدعت مستحکم تھا۔ اعلیٰ حضرت مولانا موصوت کی تعلیم و
تعمیر کو نہ بھولیں ایک ذمہ دار جو تقویۃ الایمان کے پاس لکھے کو بھی سامن ہو کر کہتے ہیں دوسرے وہ صاحب کہ
جو کچھ میں بہت دینی اور فاضل و احقر کی لکھی جاتی ہیں مولوی فضل حق صاحب کے اعلیٰ امکان نظیر میں
ایک تحریر کی اس کا جواب مولانا شہید نے تحریر فرمایا جب ان دونوں فرقوں کی بانٹاندازی
دوبارہ بکثرت صاحب تقویۃ الایمان زیادہ اور تصنیف رسائل کی نوبت آئی تو اس وقت مولانا
حیدر علی صاحب دیوبند نے حضرت مولانا محمد اسماعیل کی طرحت سے مخالفین کو جواب دینے
اور احقاق حق اور دفع بہتان مخالفین پر کر باندھی جہاں وہ رسائل مطبوعہ بھی ہو چکے ہیں

مولانا فضل حق اور مولانا شہید
تاہم مولوی فضل حق صاحب مرحوم خیر آبادی
اور مولانا شہید مرحوم میں باوجودیکہ معاشرت کی وجہ
سے اختلاف تھا مگر جس وقت مولانا شہید کی غیر شہادت سنی اس وقت وہ غلام علی کا سبق
پڑھا رہے تھے۔ سنتے ہی کتاب بند کر دی اور سناٹے کے عالم میں کئی کھٹے خاموش بیٹھے
رہے اس کے بعد فرمایا کہ

ما اسمیں کو کم و مرث مولوی نہیں جانتے تھے۔ بلکہ امت محمدیہ کا حکم تھا کوئی شے نہ تھی
جی کی اہمیت اور لیت اس کے نہیں میں نہ ہو۔ امام رازی نے اگر حاصل کیا تو وہ و چراغ
کیا کہ اور اسمیں نے بعض باتیں ثابت اور استدلال خدا داد سے دار الحکماہ (ملاحظہ)

نیز رسالہ الخیر الیہ بات مطبوعہ محبوب المطابع دہلی میں بروایت مولانا امیر شاہ خاں صاحب
حضرت مولانا حمید علی صاحب دیوبند کی تحریر ہونی ثم لوگ شاد شاہ ربیع الدین مرشد عبدالعزیز
حق شہید مرحوم دھرم پور ضلع شہید شاہ (ج ۱ - ص ۱۲۰)

سہ اس رسالہ کو مولانا شہید علی قاضی نے اپنے حواشی مقیدہ و موبدہ کے ساتھ شائع کرایا تھا۔ بعد ازاں
کوداد غلہ میں شائع کر دیا گیا۔ (ج ۱ - ص ۱۲۰) کتاب کا نام شہید رسالہ تعلیم (ج ۱ - ص ۱۲۰)

مرحوم خود جو تخلص میاں جی محمدی مرید خاص حضرت سید احمد صاحب مرحوم ہے صاحب
مدفون کیا کہ مولانا نورانی فرماتے تھے کہ ایک شخص نے مولوی اسماعیل صاحب کی توفیق الایمان
کا ذکر کیا مولوی فضل حق صاحب نے دیکھ کر اس کو بھینک دیا اور بہت ناخوش ہوئے اور
فرمایا کہ تمہاری کیا حقیقت ہے کہ تم توفیق الایمان کا ذکر کرو اور مولوی اسماعیل صاحب کا مقابلہ
کرو میں ان کو چھڑ کر مصیبت میں پڑ گیا تھا پھر تم کیا چیز ہو

دوست! جن صاحب نے فرمایا کہ مولوی عبدالرشید صاحب غازی پوری رامپور میں مولوی
فضل حق صاحب پڑتے تھے یہ ایک مرثیہ کہیں ہمارے ہے اتفاق سے ان کے ایک دوست
لی گئے ان دوست نے ان سے کہا کہ مولوی فضل حق صاحب کے یہاں مجلس تم ان کے
مولوی اسماعیل صاحب کے معتقد ہو آج نہیں تمہارے استاد سے ان پر برے سنو ایسا
انہوں نے کہا چلو جب یہ دونوں دہاں جا کر بیٹھے تو مولوی عبدالرشید صاحب نے کہا کہ حضرت
یہ بیٹھے یہ کہہ کر ان سے کہیں کہ مولوی اسماعیل پر برے سنو ان کا مولوی فضل
صاحب نے کہا اچھا اس طرف سے لاتے ہیں اور یہ کہ ان پر بہت ناخوش ہوئے اور فرمایا
مولوی اسماعیل یہ تیرا گدے یہ نہیں ہو سکتا جو مجھ سے ہو چکا ہے وہ بھی بیکہ نے سکھائے ہے ہوا تھا
اور اب تو وہ بھی نہیں ہو سکتا اور یہ کہ ان کو اپنی مجلس سے اٹھا دیا اور فرمایا کہ میرے یہاں
کبھی نہ آنا

صاحب! جن صاحب نے فرمایا کہ مفتی ضابطہ احمد صاحب مولوی فضل حق صاحب لڑا
عبداللطیف خان خانپوری شیخ ہمدانی بخش بہار پوری و خواجہ احمد حسن بہار پوری
کے والدہ سب دھرم ایک جگہ مقید تھے آخر میں سب کی راہی کا حکم ہو گیا تھا کہ آؤ گے
ترہ حضرات راہی کا حکم آئے ملک انتقال کر چکے تھے اور مفتی ضابطہ احمد صاحب جیوٹ کر گئے
تھے مفتی صاحب نے ہندوستان اگر بیان فرمایا کہ مولوی فضل حق صاحب بہت آدم تھے اور
دو تھے اور فرماتے تھے کہ جو سے سنت ظلمی ہوئی کہ میں نے مولوی اسماعیل صاحب کی مخالفت
کی وہ بیشک حق پر تھے اور میں ظلمی پر تھا مجھ پر جو مصیبت پڑی ہے میرے انہی اعمال کی سزا ہے
میری مولوی اسماعیل سے دوستی تھی اور میں ان کے ساتھ شہید ہو گیا مگر کیا مجھے جالوں جانوں نے
اصدا کر ان سے بھڑا دیا اور علم کے فرو میں حق کو باطل کرنے پر ترقی کیا تم لوگ گواہ رہنا میرے اپنے

لے مفتی ضابطہ حالات کے لئے دیکھئے نوبہ الخواطر ص ۳۴۳-۳۴۴ ج ۱ اور نوادہ ص ۱۰

خیالات باطلہ سے توبہ کرتا ہوں اور اگر میں دہا ہو گیا تو اپنی توبہ شائع کروں گا

حق صاحب نے فرمایا کہ مفتی صاحب سے واقف کو رعایت کرنے والے مولوی سراج احمد صاحب سہیل
ہیں یہی مولوی سراج احمد صاحب سے اس قدر کہ میں کہ مفتی لاف لاشد صاحب ٹیکٹری سے
اس کی تصدیق چاہی تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی اور فرمایا کہ تصدیق شک ہے مولوی
سراج احمد صاحب اس قدر ہیں یہ میں بیان فرماتے تھے کہ مولوی فضل حق صاحب نے اپنے
بیٹے کو غلط کہا تھا جس نے خیالات سے رجوع کیا تھا اور لکھا تھا کہ تم اس کو شائع کر دینا
میں نے مفتی لطف اللہ صاحب سے اس کی تصدیق چاہی مگر انہوں نے فرمایا مجھے اس کا علم نہیں ہے

دیگر علمائے نامدار و فضلاء اعمصار علی بنار سالہ تنبیہ الفضائلین عن طریق

مولانا سید عبدالقادر قریشی جس کے علاوہ افتخار صاحب سہیل ہیں

۱۵ ذی القعدہ ۱۳۱۵ھ میں تالیف ہوئی

حضرت مولانا سید محمد علی دہلوی مولانا شمس الدین مولانا رامپور توفیق
فی بدوہ الزبادہ

مولانا سید محمد علی صاحب ازاجلہ فلفہ حضرت سید احمد صاحب دہلی صاحب تھے آپ نے
توفیق الایمان پر جو لوگوں نے اعتراضات کئے ان کے مفصل جواب موعود تائیدات خاندان
شاہ ولی اللہ شاہ عبدالعزیز دہلی سے دیئے اور مفصل اکابرین محققین علمائے ساف
سے بعینہ اقوال حسب تائید توفیق الایمان معنفہ مولانا شہید بہو ناما بیان فرمایا مولانا مددوح
نے دوشالہ لکھنؤ میں مفصل فتویٰ بد اعتراضات توفیق الایمان تحریر فرمایا اور توفیق الایمان
کی عبارت معنفہ کے حوالے لکھنؤ میں چھاپائی ہوئی کتاب سے لکھے گئے آپ نے فرمایا

مولوی شمس الدین صاحب اور مولوی ارتقا علی صاحب اور مولوی جمال صاحب سے توفیق الایمان
کے باب میں فقیر کو شک لگا رہی بخولہ و توقیر ہر بات میں ان کو خالی کر کے اٹھوں گا فرض
سید ذوالفقار کے برحق حق سے سبوں کا دم بند ہو گیا اور مدد مدد لوگ پکڑے گئے کہ غیب آیا

مولوی محمد سید محمد علی صاحب مولانا شمس الدین مولانا رامپور توفیق
مدداسی متوفی ۱۳۱۵ھ - ۱۳۱۶ھ جمال الدین احمد بن علاء الدین خجندیہ علمائے شمس الدین
عبداللطیف مولانا شمس الدین مولانا رامپور توفیق ۱۳۱۵ھ - ۱۳۱۶ھ

لاہور اور شمال سے تا دو کون اکثر علماء و علماء آپ سے واقف ہیں مولانا شہید مرحوم کے ہم
جلس صاحب مجلس رفیق صاحب تھے۔ مجاہدین کے ہمراہین شریک رہے حکم و اجازت
حضرت سید احمد صاحب لیزن اصلاح و تبلیغ سنت و طہی واپس ہوئے اپنے دست
خاص سے رسالہ رد الاشراک اور تقویۃ الایمان تبرکاً لقل فرمایا مولانا فضل رحمت صاحب
گنج مراد آبادی مددگار باقنوج میں آپ کے مقام پر آئے اور ان کی قبر کی زیارت کرتے۔
حضرت سید احمد صاحب نے مقام پختیار پور سفیدی سے ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۵۷ کو آپ کے
نام مکتوب تحریر فرمایا۔

”کہ سیادت تاب مناقب اکف بفتاب شہد سلیم اللہ تعالیٰ انھما زمریت
خود و تبلیغ احکام رب العالمین ترقیم بنودہ لیورند موجب فرست میگردید جزا کمال اللہ
خیرو الجزا امیناً احکامات النبیلہ العزیز الہی“

سیرت احمدیہ مکتوب میں مرحوم ہے کہ

”مددگار مولوی اور عالم تامل اور قند عمار اور سر قندار اور دادار النہر و غیرہ کے ہم
مقام بہت بزرگ و صاحب تعلیم ہیں مولانا شہید مرحوم سے بحث کرنے کو آئے تھے چنانچہ
ایک بوقت تک یہ بحث رہی آخر کو وہ صاحب مولوی لا جواب ہو کر عدم وجوب تقلید کفوی
کے قائل ہو گئے اور کہنے لگے کہ غرض قرآن و حدیث کا اعتقاد معتقد اور اس میں غلطی
ہوئے ہے اس سے کون جیت سکتا ہے“

کیونکہ مولانا شہید مرحوم کے فضل و کمال و تبحر علم مقبول و مقبول و فروع کا اختراعات بڑے
بڑے جمیع مشاہیر فقہاء و کلمے ہیں چنانچہ مولانا سید امیر حسن صاحب نقوی سہواری
مرحوم مجموعہ فتاویٰ علمی تجلیں تقویۃ الایمان میں فرماتے ہیں علوم تعلیمی شیخ عبداللہ بن
سراج سیح الکلمی تامل بلکہ اجتہاد مولانا شہید مرحوم کے تھے رحمن کی نسبت کتاب التمار و التمار
۱۳۵۷ میں لکھا ہے کہ

”مددگار میں عبد اللہ مرزا بڑے کل رجال ہیں تھے اس عاجز نے مخالفت ادہ موافق مذہب والوں
سب ان کی توفیق سنی ہے“

نیز طالع الاقار و مطبوعہ صفاق سیتا پور رسوا نچ مولوی فضل رسول صاحب بدایونی صاحب مرحوم

سہ سوانح احمدیہ (طبع مولیٰ کتب دینی پانالہ ہزار - ۱۳۵۷)

مجلد اس سہ کلام مولوی صاحب بدایونی کے مولانا صاحب رسالہ سوانح کی مدد
تھے اور علامہ شہید بن مولانا شاہ سلاست الدین شاہ مولانا شاہ مولانا
صاحب کے بعض مسائل میں مستند بلکہ اجتہاد مولانا شہید مرحوم کے تھے
اور علوم تعلیمی میں مولوی رشید الدین خاں صاحب شاہ گرو مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مولانا
شہید مرحوم سے دکان فی معقول میں مستند حاصل کرتے اور مولانا شہید مرحوم کو شیخ الرحمن
کے برابر بعض امور میں ہونے کی تصریح کرتے چنانچہ خلف الصدق مولوی سدید الدین خاں
صاحب سے میں نے سنا ہے جو اس بات کو ان سے نقل کرتے تھے۔

”میز صاحب الشہد عاری جو اپنے زمانہ میں اعلم العلماء و افضل الفضلاء تھے آپ کے
کلمات کا شہرہ عالم میں ہے باری تعالیٰ علم اصول فقہ میں مقتدہ الخصول بہت قابلہ مسلم الثبوت از
لا محب اللہ عاری ہیں آپ کی یادگار ہے۔ آپ معتقد کمال مولانا شہید مرحوم کے
فن معقول میں تھے اور اپنی زبان کو مولانا شہید مرحوم کی مانند ثناء سے تو تازہ رکھتے تھے
چنانچہ آپ کے تلمیذ فاضل مولانا عبداللہ شرنودی فرمایا تھا کہ کوئی فن حرا سے میں اور ارقم الخروف
بندہ عزیز مفتی عزیز غفر عنہ کہہ کر ذیل اجل و صاحب الشہد عاری موصوف رحیم الدین خاں
صاحب مقتدہ الخصول نے جو معتقد کلمات علوم و عرفان مولانا شہید مرحوم کے تھے۔
اشکالات تباہیہ تقویۃ الایمان تالیف نفیس فرمائی ہے جو کتب خانہ راست ٹونک
فرست عقائد و کتب میں محفوظ ہے جس میں نے چشم خود دیکھا ہے۔“

”میز مولانا محمد اشرف صاحب لکھنوی رحمن کے مشہور علماء و کلمہ و خوشہ میں سے
ہیں فن معقول میں اصول و اسخو بے نظیر تفسیر آپ کی یادگار ہے مولانا شہید مرحوم
کے معقول وافی میں کمال و مدبر معتقد تھے اسی طرح مولانا سید جید علی صاحب مشاہیر علماء
ہند میں جامع علوم تعلیمی و تقلید تھے مولانا شہید مرحوم کو فن معقول میں بے نظیر فرماتے
تھے۔ یہ تینوں حضرات مذکورہ نقل نظر فی معقول کے معتقد حسن سیرت اور صدق طہنت
مولانا حقیقت مطالب تقویۃ الایمان کے بھی تھے اور لیکن عرفان پس پواسطہ اکثر سید
اہل و اہل کس اس فقیر کے کاتول نے سنا ہے مجمل ان کے عارف باللہ مستند ابو قنصت

نہ بن برکات اللہ کا پوری سنی شہدہ ۱۳۵۷ (ج - ۱۳۵۷) سے من لعل اللہ مدتی ستونی

مکتوبہ و ترجمہ ۱۳۵۷ (ج - ۱۳۵۷) سے من لعل اللہ مدتی ستونی (ج - ۱۳۵۷)

اس کو اس سے جوق و جوق مدد پہنچے اور حضرت کی خدمت میں ہندوستانیوں میں سے لاکھ آدمی سے زیادہ مجتمع ہو گئے بشاورادو یعنی اورنگ آباد کی ملداری سے ملکر غازی آباد کی طرف سے آگئے مکملوں کے باوجود اس شان و شوکت ظاہری کے آپ کا یہاں دعب حال میں بیٹھ گیا کچھ لکھ دینے پر ماضی ہوئے کئی سال تک یہاں سلسلہ جاری رہا بعد اس کے چونکہ قوم افراط و تفریط طامع ہیں مکملوں کے اعوان سے آپ سے خوف ہو گئے اور ملین سرکرنگ میں آپ سے دغا کی اور حضرت قلعہ بانیکوٹ کے قریب میں ہزار میر طریقت اور اکثر مسلمین طرقات کے بہت اعلیٰ کی طرف راہی ہوئے انانیشد و تالیر و اجون و حلقہ

حضرت کی شہادت کو چودہ ہندو برس کا عمر گزر چکا تھا اور مختصر سلاحتی ہندو مولانا شہید مرحوم کے ہم سبق ایک محمدی بزرگ ملا عبد کریم بخاری میں تھے جو کتب پر اپنے وطن میں پڑھ کر مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے حضور میں اضر حق و مشکلات حاضر ہوئے تھے شاہ صاحب نے فرمایا کہ مجھے اس قدر فرصت نہیں کہ میں مستقل سبق پڑھاؤں لاکھ ہزار اصدرا پڑھتا ہے سناؤ اس کے شریک ہو جاؤ وہ اس انداز سے دل میں متبعض رہتے مولانا شہید مرحوم جو سبق کے لئے آئے تو کتاب کی ورق گردانی کرنے لگے یہ یاد نہ رہا کہ کہاں تک پڑھتا تھا اس پر ملا صاحب بخاری نے ہنس کر کہا میں صاحب فراز سے کمی اور کثرت کا ذکر نہ کرنا کتاب کھولتے ہی معلوم ہو جاوے کہ کہاں سے چھوڑا ہے مولانا شہید مرحوم ہی ہنس کر چپ رہ گئے ایک روز صدائیں نہایت مشکل مقام آیا ملا بخاری نے بھلا کہ آج اس مقام پر ضرور دو قلم ہو گیا لیکن مولانا شہید مرحوم حسب معمول اس مقام سے گزرتے تو ملا بخاری غصہ میں جھلا کر بولے کہ صاحب زادہ تم کہہ جیتے میں ہوں یا وہی گھاس کاٹتے چلے جاتے ہو مولانا شہید مرحوم نے نہایت متانت اور علم سے کہا کہ اگر آپ کو کچھ شہر ہو تو پوچھنے ملا بخاری نے کہا کہ اس مقام کو تو بھلا دو مولانا شہید مرحوم نے اس مددگی اور صفائی سے بھلا دیا اور وہ وہ معنی بیان کئے کہ ظہر تو کیا خود باحضرت رخصت چلا شاہ عبدالعزیز صاحب کو مولانا شہید مرحوم باحضرت کہتے تھے ابھی حیرت ہو جیئے ہر صدرا کے راہ پر حیرت اصرار کر کے اس کی تقلید کر دی اور ملا بخاری کی طرف خواہش ہو کر کہنے لگے کہ ملا صاحب آپ کو کچھ شہر ہو مجھ سے سبق کے قیل یا بعد پوچھ لیا کیجئے سبق میں کیوں رد کئے ہیں وقت ضائع ہوتا ہے اور میں قصد اس لئے نہیں کیا کہ پوچھتا کہ باحضرت کو تکلیف ہوگی بچا اگر شرجح

بولی زندہ ہوتا تو کچھ ہنگامہ نہ ہو جیتم دو دو جملہ کھائیں (ملاحظہ ہو ہر ص ۱۱۱) سے شمس کے بانی ہوں گے لایا ملا حضرت

نیز رسالہ امیر اہل دیات ص ۱۱۱ میں مرقوم ہے محافل صاحب نے فرمایا کہ مولوی تبارک اللہ صاحب الہم ص ۱۱۱ کے رہنے والے ایک شخص تھے جو بہت بڑے اور شاہ عبدالعزیز کے شاگرد تھے انہوں نے ایک مرتبہ ادراک آباد میں دھڑا کہا دھڑا کے بعد ان سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ تقویۃ الایمان کی نسبت کیا فرماتے ہیں میں اس مجلس میں موجود تھا میرے سامنے مولوی تبارک اللہ صاحب نے فرمایا کہ جب تقویۃ الایمان شائع ہو کر اللہ بن میں آئی تو لوگوں میں اس کا چرچا ہوا کچھ لوگ مخالفت ہوتے اور کچھ موافق اور آپس میں بحث سناؤ اور گفتگو میں ہوتے تھے اس وقت میرے چچا سمیات تھے جو بہت شریف و عجم تھے انھوں نے مجھے کم دکھائی دیتا تھا اور کانوں سے بھی اونچا سنتے تھے انہوں نے جو رنگ دیکھا تو ایک مرتبہ فرمایا کہ دکھاؤ میں چند روز سے دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ کچھ ورق باقی میں سے ہوتے بحث سناؤ کرتے ہو ہیں تو بتلاؤ کیا بات ہے ہم لوگوں نے کہا کہ جناب ایک کتاب شائع ہوئی ہے اس پر بحث مباحثے ہوتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ وہ کتاب مجھے سناؤ ہم نے تقویۃ الایمان اول سے آخر تک سنالی اس کو سن کر آپ نے فرمایا کہ سب بستی کے لوگوں کو صحیح کرو اس وقت میں دہلی رائے ظاہر کروں گا ہم لوگوں نے لوگوں کو بتایا کہ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ میں اب تک دنیا کی حالت دیکھتا رہا اور کچھ لوگ کہہ رہے تھے اور کر رہے ہیں ان کی باتیں بالکل میرے جی کو نہ ملتی تھیں اور میں بھٹا تھا کہ دنیا اس وقت گمراہی میں مبتلا ہے اور میرا جی ان باتوں کو ڈھونڈتا تھا مگر کوئی نہیں پہنچا پڑی ہوئی اعلیٰ نہ کسی کو دیکھ کر میری ذکوئی بھلائے والا تھا مولوی اسماعیل کا احسان ہے کہ انہوں نے پائے کو اور پہانگ کو ایک ایک کر دیا اور سیدھا راستہ چھوڑا اب تمہیں اختیار ہے چاہے یا چاہے نہ چاہو اور پہانگ سے اپنی بات چاہو

حضرت امیر خان صاحب نے فرمایا کہ مولانا قوی فرماتے تھے کہ طرقت کھٹو میں ایک عالم رہتے تھے جو بڑے عالم تھے مولانا نے ان کا نام بھی لیا تھا مگر مجھے یاد نہیں رہا یہ عالم ایک مسجد میں رہتے تھے اور مسجد کی چوٹی پر ایک سہ درہی تھی اس میں پڑھایا کرتے تھے مولوی فضل رسول بدایونی ظہر کی نماز سے پہلے یا عصر کی نماز سے پہلے ان کی خدمت میں پہنچے اور ان کو اپنی وہ تحریرات سناتے سناتے انہوں نے مولانا شہید کے رو میں کئی قصیدیں اور ان سے

اس کی تصدیق اور دلائل شہید کی تکفیر چاہی اتنے میں جماعت تیار چوٹی مولوی صاحب نے فرمایا کہ پہلے نماز پڑھ لیں پھر غور کریں گے مولوی فضل رسول کے ساتھ ایک شخص بھی تھا مولوی صاحب اور مولوی فضل رسول تو نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور وہ ان کا ساتھی نہیں اٹھا اور بیٹھا ہوا تھا یہاں تک کہ جب مولوی صاحب نماز پڑھ کر تشریف لائے تو اسے حق پر پہنچے ہوئے دیکھا اس پر مولوی صاحب نے مولوی فضل رسول سے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب ہیں انہوں نے کہا کہ یہ میرے عزیز ہیں مولوی صاحب نے پوچھا کہ یہ تمہارے ساتھ کتنے دنوں سے ہیں انہوں نے مدت بتائی اس پر مولوی صاحب نے فرمایا کہ تکفیر کا میرا ارادہ پہلے ہی نہ تھا مگر تنا ارادہ تھا کہ کچھ آپ کے موافق نکھ دوں گا مگر الحمد للہ کہ اس وقت نماز کی برکت سے مجھ پر ایک حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ شخص تمہارا عزیز بھی ہے اور اتنی مدت سے تمہارے ساتھ بھی ہے مگر انہوں نے کہ تم اسے مسلمان نہ مانتے ابھی دینا سکے اور مولوی اسماعیل جس طرف کو چل گیا ہے ہزاروں کو دیندار بنالیا ہے پس قابل تکفیر تو یہ ہے کہ مولوی اسماعیل لہذا تم میرے پاس سے جاؤ میں کچھ دیکھوں گا اس پر وہ بے نیل مراسم واپس ہو گئے یہ قصہ بیان کر کے عمام صاحب نے فرمایا کہ اس شخص سے ملا ہوں جو مولوی فضل رسول کے ساتھ تھا حالانکہ وہ بڑھا ہوا گیا تھا مگر بڑھا ہوا ہے تک بے نماز تھا اور دنیا کی تمام باتوں میں ملوث کیونکہ بانی غیر باری سرخ بازی و غیرہ میں ماہر تھا

صلوات علیہ عمام صاحب نے فرمایا کہ مجھ سے شاہ عبدالرحیم نے روایت مولانا گیسو بیان فرمایا کہ سید صاحب کے قافلہ کاریاست رام پور جانے کا ارادہ ہوا یہ زمانہ قواب احمد علی خاں کا تھا جب علماء رامپور کو اس ارادہ کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ جس طرح میں ممکن ہو سید صاحب کے لوگوں کو یا انھیں مولوی اسماعیل کو نیچا دکھایا جائے اور مشورہ سے ایک عالم صاحب کو گفتگو کے لئے منتخب بھی کر لیا گیا اس زمانہ میں رامپور کے ایک صاحب شاہ عبدالعزیز صاحب کے شاگرد تھے جو رام پور ہی کے رہنے والے تھے جب ان کو اس مشورہ کی اطلاع ہوئی تو وہ رامپور سے پیدل روانہ ہوئے اور دو تین منزل چل کر سید صاحب کے قافلہ سے ملاقات کی اور ان لوگوں سے کہا کہ آپ صاحبوں کا رامپور تشریف لے جانا مصلحت نہیں ہے کیونکہ وہاں کے علمائے آپ لوگوں سے مناظرہ کا مشورہ کیا ہے اور وہ مناظرہ ہوتے ہیں اور اگر جانا ہی ہے تو اور لوگ جائیں مگر مولوی اسماعیل صاحب کا جانا کسی طرح مصلحت نہیں ہے کیونکہ علمائے ان کے خاص طور پر روپے ہیں اس کے بعد وہ خاص طور پر مولوی اسماعیل صاحب کے

پاس گئے اور ان سے صحبت کے ساتھ اس واقعہ کو بیان کیا اور درخواست کی کہ آپ میرے راہ پر کثرت سے جائیں مولانا نے فرمایا کہ آپ کا احسان ہے کہ آپ نے ہم لوگوں کو علم سے اس قدر تحفہ گوارا کیا اور ہم آپ کے ممنون ہیں لیکن یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کی وجہ سے اس شخص پر مشائخ ہو کر عہدہ ہوگا یا عقول میں گفتگو کریں گے یا عقول میں اگر گفتگو کریں گے تو جو بات ہمیں معلوم ہوگی ہم اس کا جواب دیں گے اور جو نہ معلوم ہوگی ہم صاف کہہ دیں گے کہ ہم نہیں جانتے اور اگر وہ عقول میں گفتگو کریں گے تو عقل خدا نے ہمیں بھی دی ہے وہ افسر اور مشائخ کا جمع کیا ہوا گروہ آپہائیں گے اس کے جواب میں ہم بھی اپنی عقل سے گواہی دہائیں گے دیکھیں وہ کہاں ملتے ہیں غرض مولانا نے اپنا ارادہ ملح نہیں کیا اور قافلہ کے ہمراہ مولانا رامپور پہنچے جب وہ رامپور پہنچے تو حسب قرار وادب اسی علماء رامپور نے اپنے منتخب عالم کو مناظرہ کے لئے بھیجا اس نے پہنچ کر مولانا سے سوالات شروع کئے اور مولانا نے تمام سوالات کا جواب دیا گفتگو تین روز تک رہی جب سائل کے سوالات کا سلسلہ ختم ہوا تو مولانا نے فرمایا کہ آپ کے سوالات تو ختم ہوئے اب مجھے اجازت ہو تو چند سوالات میں بھی کروں انہوں نے اجازت دی مولانا نے صرف چار سوال کئے دو عقول کے اور دو عقول کے مگر ان کا جواب نہ دینا آیا اس لئے انہوں نے اہلک چاہی کہ میں کل جواب دوں گا آپ نے اجازت دیدی اگلے دن صبح کی نماز کے وقت ان کا حیرانہ نہیں تھا لوگوں نے نماز کے لئے اٹھنا چاہا مگر وہاں سے کوئی جواب نہ آیا تب لوگوں کو شبہ ہوا تو لوگ کو اڑا کر اندر داخل ہوئے دیکھا تو وہ عالم صاحب مرے پڑے ہیں اور انہوں نے سر پر خمر مار کر خودکشی کر لی ہے دعا شہداء مولانا اثر علی صاحب تھا تو ی

قولی ہذا القدر پھر اذکر الحقول ایسا رسوائی کا ثبوت کیا مگر اس رسوائی سے بچے جب کہ اس قصہ کی شہرت ہوگئی یہ تو دنیا کا خسار ہوا کہ سب ان اور عہدہ دو قوں برباد ہوئے اور آخرت کا خسارہ کہ خودکشی پر استقامت کی عجز ہے یہ مہلک ہوا اسحق کے وجہ ان میں یہ خسارہ واریں سزا ہے اہل شد کے ساتھ عداوت اور آدینش کی بقول عارف فیہ رازی سے بس تجربہ کرو ہم درس و تریکا فانت باذر و کشاں بہر کہ در افتاد و افتاد علی ہذا واقع القادق ان العباد اطع الا خیر تک والیدعات و الخوف مولانا شاہ عبدالعزیز خاں صاحب رامپور یہ ارشد خلفا صاحب سید احمد صاحب غازی بریلوی پیر طریقت قواب محمد علی عمام صاحب مرحوم رئیس دانی فونک مطبوعہ محمدی بدلا لا اسلام محمد آباد

عرفت و تک واقع علی گنج سید (۱) مدظلہ میں فرماتے ہیں۔

میں نے شخص مولوی محمد اسماعیل صاحب کار سادہ تقویۃ الایمان لائے ہیں اور ان کو لوگوں کے آگے بڑھتے ہیں اور میں نے اس کے غلط کھاتے ہیں اور لوگوں کو راہ حق سے پھیرتے ہیں مولوی محمد اسماعیل صاحب ہمارے پیر بھائی ہیں اور ان سے اکثر لوگ بسبب منع کرنے فرک و بدعت کے عداوت رکھتے ہیں ہم واسطے دفع فساد کے عبارت کئی مقامات پر لکھا ہے کہ گئے ہیں اس سے صاف معلوم ہو جائے گا کہ تقویۃ الایمان میں لفظ ہے تعظیم کا نہیں اگر کوئی دشمن اورین کا بسبب کچھ بھی اپنی کے اس کتاب میں الفاظ ہے تعظیم کے بجائے تو اس کے قول کا کیا اعتبار ہے

ایضاً شہید کرنا ت سید احمد صاحب رام پور میں صادر ہوئی مولوی عبدالملک مولوی محمد علی صاحب کی ہمدردی میں بڑا مذہب احمد علی خاں صاحب جامع مسجد میں فساد جمعہ اور اگر نا مولوی عبدالملک صاحب کا وعظ ہونا اس پر لوگوں کا اعتراض کرنا اور جوابات ان طرف مولوی عبدالملک صاحب و مولوی محمد اسماعیل دسید احمد صاحب دینا بڑے بڑے غلطی اور اولعزم لوگوں کا مرید ہونا بعض

ایضاً احسن الوصایا مؤلف حضرت مجدد مرقدہ نے ان صاحب مدظلہ میں مرقوم ہے مگر وہ اس فرقہ کا کہ نام اس کا افضل رسول ہے اور ہنسنے والا بدایوں کا ہے اور اس نے مسلمانوں میں فساد ڈالنے کے لئے ایک رسالہ تالیف کیا ہے کہ نام اس کے رسالہ کا بواہق ہے اور اس نے اس رسالہ میں پہلے ذکر وہابیوں کیا ہے پھر وہابیوں کو بد دین ٹھہرایا ہے پھر ابن حزم کا ذکر کیا ہے پھر ابن تیمیہ کا ذکر کیا ہے پھر ان سب کو بد دین ٹھہرایا ہے پھر سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کا اور مولوی اسماعیل صاحب کا اور مولوی عبدالملک صاحب کا ذکر کیا ہے اور سید احمد صاحب پر اور مولوی عبدالملک صاحب پر جس طرح اس کے دین میں آیا اس طرح ان دونوں صاحبوں پر طعن و بہتان کیا ہے اور مولوی اسماعیل صاحب پر ان دونوں صاحبوں سے زیادہ طعن و بہتان ہے۔

(توضیح) وہ شخص اہل حق سے بڑے جھگڑنے والے ہیں ایک افضل رسول رہنے والا بدایوں کا اور دوسرا مولوی فضل حق رہنے والے حیر آباد کے اور مولوی فضل حق عداوت رکھتے تھے اہل حق سے اور ان کے باپ یعنی مولوی فضل امام صاحب ان کو منع کرتے تھے کہ اہل حق سے

جھگڑات کر آخر ان کا کہا سنا تا آخر کو قید ہوئے اور جس علت سے وہ قید ہوئے تھے وہ علت ان پر ثابت ہی نہ ہوئی اور پھر کالے پانی کو میسر دینے گئے بعض اہل حق سے عداوت رکھنے کا باعث ہے اور دوسرا افضل رسول کہ اہل حق سے جھگڑا کرتا تھا آخر اس کو دنیا میں یہ سزا ملی کہ حیدر آباد وکن سے نکالا گیا اور اندھا ہو گیا اور طرح طرح کی ذلت اور خرابی اٹھائی یہ دو شخص کہ اکابر ہیں اہل حق سے جھگڑا کرنے والوں میں کہ ان کا حال یہ ہے جو کھا گیا ہے اور باقی جوان سے دوسرے درجہ کے ہیں عداوت میں تو ان کا کیا حال لگوں کہ کس کس طرح خراب ہوئے اور ایسے ہی سما کے پٹھانوں اور پشاوور کے درانیوں نے اہل حق سے جھگڑا کیا پہلے ان کا تکم کموں نے لیا بعد ان کے انگریزوں نے لے لیا اب خراب ہستے ہوئے پھرتے ہیں اور ملک کے پٹھانوں نے اور کابل کے درانیوں نے کچھ جھگڑا سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ سے نہیں کیا۔ اب تک وہ آباد ہیں اور اگر کوئی اس وقت میں سید احمد صاحب پر یا ان کی کتاب صراط مستقیم (تائیدہ الغافلین) پر یا ان کے مریدوں کے اور قبیح سنت اور لوگوں پر طعن اور بہتان کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ دنیا میں سزا دے گا یا آخرت میں۔

واضح ہو کہ بے شک مبتدعین کو اور اہل دین پر طعن اہل بدعت کی علامت ہے پرستوں کا ہمیشہ سے ہی دیکھنا رہا ہے کہ مخالفت کو حیدر و سنت کے درپے ہو کر ائمہ دین مومنین اہل سنت سے دشمنی رکھتے اور ان پر طعن و بہتان کرتے ہیں چنانچہ حضرت پیر ابن پیر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی نے غیہ الطاہرین مسئلہ میں فرمایا۔

واحدون لاهل البدع علامات	۱۔ نہ تو کہ حقیقی اہل بدعت کی علامتیں ہوتی
یعمدون ببدع لاهل	۲۔ جو سے وہ پہچانے جاتے ہیں چنانچہ
البدعة الواقعة فی اهل	۳۔ ایک علامت اہل بدعت کی ہے برائی کرنا
الاشتر ملخصاً	۴۔ اہل بدعت کی ہوسنت و جماعت کی برائی کرنا

امام ابن تیمیہ اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر سے اہل بدعت کی علامتیں

جس طرح مولوی فضل رسول بدایوں مطلق نے بوراق عدۃ ۲۲ میں امام ابن تیمیہ وغیرہ رحمہم اللہ کو اشتیاقا ناپاک و سفاک مجہر شیطانیہ وغیرہ الفاظ کے ساتھ بہتان بتائے

پس جن کی شان میں مولوی نعيم الدين کی بڑی مستند تہذیب کی مستزکتاب رد المحتار ج ۳
 ۱۰۹۰ء میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ الحنبلی رحمہ اللہ سلام علیہ نے امام احمد بن حنبلہ رحمہ اللہ کی کھا
 لیا ہے اسی طرح خصوصاً ہندوستان میں خاندان حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
 کی دشمنی پر کمر باندھی آپ کے قتل کے درپے پڑے بڑے بڑے جھگڑے برپا کئے گئے
 صرف اسی وجہ سے کہ قرآن پاک کا ترجمہ فارسی وار دو میں بغرض تہذیب عوام اناس کے گئے
 جس سے بدعات و گور پرستی سب خاک میں مل گئیں چنانچہ بڑے کھن و خنصر کے ساتھ
 یواری بدلی فی صلا میں لکھا گیا۔ الحاصل شاہ ولی اللہ صاحب اسکی پوشتہ اندھا کف
 اہل سنت و جماعت است۔ واولاد اکابر شاہ ولی اللہ کہ ابن کو در تعیضات کالج و شائع
 مناسبت و در پردہ کتمان داشتند گویا پردہ برے جا پڑ گیا ہے والد ماجد حضرت
 مولوی محمد اسماعیل زیادہ را فارغ از حکومت اسلام و خالی از علمائے اعلام یافتند
 جسکی را حیلہ بندہ از دہ ساختہ اس امر اسرودہ زیر خاکستر آگیا۔ یعنی مشتمل خود و حکم
 پر شیدہ ز خاک را آب وادہ حسن نبات الہی ص ۱۰۰

پس اس کے کذب و بطلان کے لئے مولوی نعيم الدين ہی کے گھر کا ثبوت
 گھر کا بھیدی کہ گھر کا بھیدی لکھا ہوا ہے اسی قدر بس ہے کہ مولوی فضل رسول بدایونی
 سکھ مرقوم مولوی صاحب بریلوی مولوی نعيم الدين کے اچھے میاں شاہ ولی اللہ صاحب المتوفی
 ۱۰۹۰ء ہمارے وی کے مرید تھے چنانچہ بطلان الاقرار مطبوعہ مسیح صادق سیتا پور ان کی سوانح
 صفحہ ۱۱ میں مرقوم ہے۔ نیز مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے پیرانہ ہمدردی اسی
 خاندان شاہ صاحب کے غلام سند یافتہ تھے چنانچہ انوار العارفین مطبوعہ صدیقی بریلی
 مستند و فی القعدہ ص ۱۰۰ صاحب کے مرقوم ہے۔ سند حدیث شریف از مولانا شاہ
 عبدالعزیز گرجر تہذیبی شاہ اچھے میاں سید اکبر احمد صاحب المتوفی ۱۰۹۰ء ہمارے ہرادر
 زادہ سید آل رسول صاحب پیر مولوی صاحب بریلوی اور ان کے والد مولوی فی علی خاں
 صاحب کے سند حدیث شریف میں مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب غفلت الصدق
 دار رشید حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے شاگرد تھے چنانچہ ہمارے حضور پور
 جلد ثانی ص ۱۱ میں مرقوم ہے کہ۔

۱۰۹۰ء میں مولوی نعيم الدين کی بڑی مستند تہذیب کی مستزکتاب رد المحتار ج ۳

مہرب نے اپنے صاحب زادہ مولانا شاہ صاحب نورزی کو رجب الاول ۱۰۹۰ء
 میں اہانت سلسلہ و قرآن کریم و صحاح شریف و تصانیف شاہ ولی اللہ صاحب محدث
 دہلوی کی حرمت فرمائی۔

نیز مولوی صاحب بریلوی خاتمو ہر البیان مستند میں لکھے ہیں۔ غم جمادی الاول
 ۱۰۹۰ء کو مارہرہ میں سید آل رسول احمدی پر والد صاحب فی علی خاں نے بیعت
 حاصل فرمایا پیر مرشد نے بھیج سلسلہ و سند حدیث عطا فرمائی۔

اور خود مولوی نعيم الدين نے اپنی کتاب زیر بحث کے مسئلہ میں لکھا ہے کہ
 شاہ ولی اللہ صاحب کے خاندان کا ہندوستان کے طول و عرض میں کافی اثر تھا مسلمان
 اس خاندان کے ادا و قند و معتقد تھے۔

اور بے شک شاہ ولی اللہ صاحب کے نامور پوتے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب
 کے دل بند تھے اور شاگرد رشید حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید مرحوم تمام اصول و فروع
 عقائد و اعمال اعلیٰ میں قدم قدم اپنے جد امجد اور اپنے تایا محترم کے چلے چنانچہ مولانا
 شہید مرحوم کی تمام تصانیف و تالیفات علم و تقویٰ نے زہد و جہاد فی سبیل اللہ سب
 اس پر شاہد مدلل ہیں۔

مگر رضائے اس
 فتویٰ شیخ بدایونی یا بہت جواز اجرت بنائے بہت خاشہ کے قوت سے

مولوی فضل رسول بدایونی مطبوعہ منید الفرائض ۱۰۹۰ء شاہ جہان آباد مسئلہ میں مرقوم ہے۔
 بریذید کہ سائنس بت کفر بہت دور۔ بہت کا بنا کفر نہیں ہے اور اس کی بہت کے
 جواز بیچ ان تفصیل علی الاختلاف و جائز ہونے میں تفصیل اور اختلاف ہے۔ اور
 مزدوری سائنس بجھاہ و برافروختن مزدوری بت نماز بنانے اور آگ جلانے سمود
 باز موجود مجوس جائز۔ مجوس کی جائز ہے۔ معاذ اللہ

ناظرین نے ملاحظہ فرمایا مولانا شہید مرحوم کی حمایت و تحید اور اتباع سنت و ہد
 یو تقویٰ کو اور مولوی فضل رسول کے متوکل کو میں ہمت بنا تا کفر نہیں اور بت نماز بنانے اور
 مجوس کی موجود آگ جلانے کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ میں فتاوت لاہ کا مست تاکجا۔ سچ ہے۔
 چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درو میلش اندر طغیہ پاکان برد :

مولانا گنگوہی اور تقویۃ الایمان | علیٰ نذا حضرت مولانا رشید احمد صاحب
گنگوہی تلمیذ رشید مولانا مفتی صدر الدین
صاحب مرقوم اور شاہ احمد سعید صاحب و مولانا شاہ عبدالغنی صاحب دہلوی
اور مولانا ملوک علی صاحب جن کی مدح و توصیف التوا ساطعہ میں موجود ہے۔
”مولوی رشید احمد صاحب کے استاد شاہ عبدالغنی صاحب دہلوی“
کافوتے حسب ذیل ہے جو تواتر نے رشید یحییٰ صاحب اول ص ۱۶۶ و ص ۱۶۷

میں مرقوم ہے۔
 "از بسند و رشید احمد غنی عنہ گنگوہی بعد سلام منوں مطالعہ فرمائی آپ کا
 خط آیا تم نے حال بزرگان دین پوچھا ہے لہذا جواب لکھتا ہوں کہ کتاب تقویۃ الایمان
 نہایت عمدہ اور بیگی کتاب اور موجب قوت و اصلاح ایمان کی ہے اور قرآن و
 حدیث کا مطلب پورا اس میں ہے اس کا مؤلف ایک مقبول بندہ تھا اور مولانا
 محمد باقر دہلوی ولی کامل محدث فقیہ عمدہ مقبولین حق تعالیٰ کے سے تھے جو کوئی ان
 دونوں کو کافر یا بد جانتا ہے وہ خود شیطان ملعون حق تعالیٰ کا ہے فقط۔"
 (الجواب الثانی) مولوی محمد نعیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم متقی بدعت کے اٹھارہ
 والے اور سنت کے ہماری کرنے والے اور قرآن حدیث پر پورا عمل کرنے والے اور
 خلق اللہ کو ہدایت کرنے والے تھے اور تمام عمر اسی حال میں رہے آخر کار فی سبیل اللہ
 جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے پس جس کا ظاہر حال ایسا ہو دے وہ ولی اللہ
 اور شہید ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے ان اولیاءہ الامم المتقون اور کتاب تقویۃ الایمان
 نہایت عمدہ کتاب ہے اور دوسرے بدعت میں لاجواب ہے استدلال اس
 کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا مبین
 اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے اس کے رکھنے کو جو رکھتا ہے وہ فاسق اور بدعتی ہے
 مگر اپنے جس سے کوئی اس کتاب کی غوی کو نہ بچے تو اس کا قصور فہم ہے کتاب اور
 مؤلف کی کیا تفسیر بڑے بڑے عالم اہل حق اس کو پسند کرتے ہیں اگر کسی گمراہ نے
 اس کو رکھا تو وہ خود ضال و مضل ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الرجبی رحمۃ ربہ
 رشید احمد غنی عنہ"

ملا جواب (ثانی) مولوی محمد جمیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم متقی بدعت کے اکوٹھارے
والے اور سنت کے چارویں کرنے والے اور قرآن حدیث پر پورا عمل کرنے والے اور
خلق اللہ کو بدایت کرنے والے تھے اور تمام عمر اسی حال میں رہے آخر کار فی سبیل اللہ
جہاد میں شہید ہوئے اہل حق سے شہید ہوئے پس جس کا ظاہر حال ایسا ہووے وہ ولی اللہ
اور شہید ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے ان اولیاءہ الاما لتتقون اور کتاب تقویۃ الایمان
نہایت عمدہ کتاب ہے اور دو شرک و بدعت میں لا جواب ہے استدلال اس
کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا میں
اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے اس کے رکھنے کو حرام کہتا ہے وہ فاسق اور بدعتی ہے
حرام پڑھنے میں سے کوئی اس کتاب کی غوی کو نہ بھیجے تو اس کا قصور نفیم ہے کتاب اور
مؤلف کی کیا تفسیر بڑے بڑے عالم اہل حق اس کو پسند کرتے ہیں اگر کسی گمراہ نے
اس کو برا کہا تو وہ خود ضال و مضل ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الرجبی رحمتہ رب
رحمہ سید احمد گنگوہی مبنی عنہ

المستور
للعقود
١٣٠١

نیز رسالہ امیر ازیات ص ۱۱ میں مرقوم ہے
 حضانہ صاحب نے فرمایا کہ مولانا گنگوہی تقویۃ الایمان کی نسبت فرماتے تھے کہ
 اس سے بہت ہی نفع ہوا چنانچہ مولوی اسماعیل صاحب کی حیات ہی میرے دو ڈھائی
 لاکھ آدمی درست ہو گئے تھے اور ان کے بعد جو کچھ نفع ہوا اس کا تو اندازہ ہی نہیں ہو سکتا
 ناظرین کی خدمت میں منقادی حیثیت سے ضلع مراد آباد کے دو مقتدر عالم
 صاحب فضل و کمال مولانا سید محمد قاسم علی صاحب مولانا سید احمد حسن صاحب
 کے فتاویٰ بھیج حسب ذیل ہیں

الحبيب المصيب واقفی حضرت مولانا مرحوم مغفور کو جو شخص کانٹا اور برادر دیکھنے
 وہ فاسق ہے کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیاب المؤمن فسوق وقتل الکفر
 اور کتاب آریہ ایمان واسطے درستی ایمان کے اکسیر عظم ہے مگر جیلا کو جائیے کہ اس کے
 مضامین اہل حق سے معلوم کر دیں تاکہ بوجہ جہالت اپنی کے حق رسی سے
 محرم ہو کر بانی وطن وطن کی نسبت کتاب سطور کے نہ کوئیں فقط محمد تقی عفی عنہ۔
 امام شہر مبارک آباد

مولانا عالم علی
 محمد تقی عفی عنہ

الحبيب المصیب واقعی حضرت مولانا مرحوم مغفور کو جو شخص کانٹا اور برادر دیکھنے
 وہ فاسق ہے کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیاب المؤمن فسوق وقتل الکفر
 اور کتاب آئینہ ایمان واسطے درستی ایمان کے اکسیر عظم ہے مگر جیلا کو جانیے کہ اس کے
 مضامین اہل حق سے معلوم کر دیں تاکہ بوجہ جہالت اپنی کے حق رسی سے
 محرم ہو کر بانی وطن وطن کی نسبت کتاب سطور کے نہ کوہیں فقط محمد تقی عفی عنہ۔
 امام شہر مبارک آباد

مولانا عالم علی
 محمد تقی عفی عنہ

انحصار من فضائل القاضی الجلیل والحمد للنبیل المولوی محمد اسمعیل علیہ السلام تعالیٰ
فی جوار رحمتہ سادہ عاش سعید و مات شہید و کل ما فی کتاب الہی تقویدہ الایمان بل فی سائر تصانیفہ ہر
تفصیل لہ اجمال بیان نہا خضر فی آیات و احادیث نمبہ الکرم و ذلک بغفل اللہ عنہ شیخ من
یعلم ولہ و ذوالفضل العظیم مرقدہ بقاہ الخادم الطلیل لقرآن احمد حسن الحق مولانا محمد
ارشاد تلامذہ مولانا الحرم محمد قاسم خان فوئی آپ نے تقویدہ الایمان اور بقیہ تصانیف
مولانا شہید مرحوم یعنی ایضاح الحق فی رد تفصیل البدعات والتعلیدہ اور توبیر العینین
فی اثبات سنۃ رفع الیدین ورد التعلید ونصب امامت در تقسیم درجات امامت
کبریٰ وصغریٰ و صراط مستقیم و فرق تعوف رسمی و اصلی و رسالہ اصول فقہ جس میں
عدم وجوب تقلید خصوصاً تقلید شخصی کی وضاحت ہے۔ و مثنوی سکک نور و ر
بیان فضائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور غائص توحید حق تعالیٰ نظم میں تقویدہ الایمان
کا فوٹو ہے وغیرہ کتب کو آیات و احادیث کے اجمال کی تفصیل بتائی جو عملاً دیونہ
کے خصوصاً لائق التواضع سے گردیدہ یاد!

ارشاد تلامیذ مولانا الحرم محمد قاسم خان قوی آپ نے تقویۃ الایمان اور جملہ تصانیف
مولانا شہید مرحوم یعنی ایضاح الحق فی رد تفصیل البدعات والتعلید اور توفیر العینین
فی اثبات سنیۃ رفع الیدین و رد التعلید و منصب امامت و تقسیم درجات امامت
کبریٰ و صغریٰ و وسطہ مستقیم و در فرق تعقوت رسمی و اصلی و رسالہ اصول فقہ جس میں
عدم و محوب تقلید خصوصاً تقلید غرضی کی وضاحت ہے۔ و ملتوی سکک نور و
بیان فضائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عاقل توحید حق تعالیٰ نظم میں تقویۃ الایمان
کا فوٹو ہے وغیرہ کتب کو آیات و احادیث کے اجمال کی تفصیل بتائی جو علماء دیوبند
کے خصوصاً لائق اعتماد ہے مگر دیدہ باید!

۱۵ متوجہ مطالعہ مزاحمت کے لئے لکھیے جبرہ علی غنیمتاً اردو میں ۷۷۸-۷۷۹ م (۱۳۵۷-۵۸ ع)

علیٰ نذا مولانا محمد قاسم مرحوم ناگوی مولانا اسد علی مرحوم کے تلمیذ رشید
جانشین مسند و مدرس احادیث مولانا عبدالرحمن مراد آبادی شیخ الحدیث
کافوئی ہے بیشک تقویۃ الایمان باعث تقویت ایمان ہے عبدالرحمن کا اللہ لہ و
لوالہ مدد و احسان الیہما والیہ الجواب صحیح محمد صدیق مراد آبادی
نیز مولانا محمد صدیق مراد آبادی مرحوم گلستان مناقب میں لکھے ہیں

نہ کار بوالغض و لانت لہ شہادتین چو مولانا نے اسماعیل بایہ عثمانیہ
امام اہل سنت پیشوائے مذہب ملت بجا باشد کہ خواہم با فضیلت شہادہ برادرش
ولی اللہ تبارک و عبد الغنیش والد شہ عبدالعزیز دہلوی تم کو کار کش
دراستقامت کہ شد مد نظر تفریح و یاد دہی جناب سید محمد شہد درین راہ حامی یارشان
میرزا حسن ازو حید و سنت ترکہ بڑت و خداوند و عالم ساختہ را عالم معارفش
محمد سید محمد شہیدی حشر ثالث دا کہ حق در کشور تحقیق حق و تحفید سلطان ش
مزاراں سبب مرده اند شہزادہ و عالم بہر امان کے سنت گو اب صد شہید افش
نامہ بر بخش گویم شہید گبرش عوا تم در تباہ و زوال افش و در تباہ و زوال افش
چو مولانا نے عبدالمی و تعلیم خدا ش گدے در گد و لا ہنر الہی محمد سلطان ش
چو مولانا محمد قاسم و شاہ رشید احمد بے سرچشمہ علم و عمل جاری زلف افش
انیس و دو شاہ اول مرشدیت و تحفیر سن زبافہ قاصرت از شرح و معنی محمد افش
نیز تقویت از بہر ایمان ست تعینش نعل و بہر ایمان کہ بر فیض و بار بار ش
زا بیضا ج الفتح بیضا حق بر لحن گشتہ شد از تو بر حینش منور چشم نقار ش
صراط مستقیم ہادی راہ طریقت شد براہ راست رفت ہمکس کہ از دل کفر ش

مولانا شہید مراد پرموس ملک گیری کا بہتان اور اس کا مدلل جواب
مگر حضرت مولوی فیض الدین کی اس سینہ زوری بہتان بندی پر کہ صحت میں محض
عناد اکابر ہندوستان میں بھی مولوی اسماعیل دہلوی کے سر میں ملک گیری کا سودا بخند
جس سے ہندوستان کے تاج و تخت پر ان کو قبضہ مل سکے گا جس تحلیل پر وہ چل پڑے
مولوی اسماعیل کے مقدمے نے یادری نہ کی اور انہیں ہندوستان کی فرمان روائی

نصیب نہ ہوئی ہمارے مصلحتاً
اس بہت و بہبود کی تردید کے لئے خود مولانا شہید مرحوم کا کتب اپنے شیخ
سید احمد صاحب کی جانب سے کافی روانی ہے جو ملین تیسرے موقع جنگ پر تحریر
میں آیا ہے ناظرین اہل انصاف کے ملاحظہ کے لئے حسب ذیل ہے۔

از امیر المومنین سید احمد صاحب جواب جب کو اب
نامہ سرور بدست سیکہ جنرل افونج ہمارا جہ قابو ہادی طوت سے جو اس ہنگامہ کھائی سے
رخصت ہو سکے ہم اللہ الرحمن الرحیم اند مقصود ہے اس کو آپ نے بھی طرح بہر کجا
امیر المومنین سید احمد بر فیض بہت تحفیر اب جو بہر جو کر سنا چاہے کہ ناز عیال و کثرت
سہ سالانہ خود و ہمارا لاکھ خزانہ و قاتر و ریاست سے متعدد اغراض ہوتے ہیں
جامع ریاست و سیاست حاوی بعضوں کو حصول مال و ریاست مقصود ہوتا ہے
امارت و ایالت صاحب شمشیر و جنگ بعضوں کو اظہار شجاعت اور بعضوں کو
حکمت نشان سرور بدست سیکہ ہداہ فقط حصول مرتبہ شہادت اور ہمیں فقط
اللہ تعالیٰ سواد المطہر و صطر علم اپنے مولے کا کہ ملک ملی اطلاق
علیہ صاحب التوفیق پوشیدہ نمائند ہے دوبارہ نصرت دین محمدی بولا نا
کہ نامہ نصاحت شہانہ مشتمل پر اظہار داد و ہوا ہے خداے تعالیٰ عزوجل
مراتب و دعویٰ شجاعت و شہامت گواہ ہے ہمارے طرقت سے کلمہ آمان کی
رسید مضامین مندرجہ واضح گردید ظاہر سوائے اس غرض کے کوئی اور غرض
انچہ انجانب لا از بین ہنگامہ رانی و معرکہ انسان نہیں ہے بلکہ اس کی آوردہ بھی ہیں
پہلی مقصود است آن را خوب نہ فہیدو ہے نہ کبھی زبان پر آن نہ کبھی دل میں
اند کہ نامہ مذکورہ نگارش خودہ اند اعمال گندی پس نصرت دین محمدی میں ہر
گوش ہوش باید شہید و ضامہ آن بغور قسم کی کوشش جس طرح بھی ممکن ہوگی
تمام باید فہید کہ من از عت اہل حکومت بجا لادیں گے اور ہر وہ تدبیر جس کو
دریاست بنا پر اغراض متعددہ ی باشد یعنی مفید جائیں گے کام میں لادیں گے اور
را زمانہ از عت مذکورہ حصول مال و ریاست انشاء اللہ تعالیٰ مرتے دم تک ایسی سی
مقصود سے باشد و بعضے را اظہار شجاعت میں مشغول رہیں گے اور تمام عمر انہیں

دشہادت و بعضی لفظ تحصیل میں شہادت
 و اس جانب راہ سے دیگر مصلحت است و
 آن نقطہ بجا آوردن حکم مولیٰ خود کہ مالک علی
 الاطلاق و ملک بالا استحقاق است کہ در مقدم
 نصرت دین محمدی وارد شدہ است خدا
 عزوجل گواہ است بریں مبنی اینجاب را
 از مصلحت آوردن ظہیر از سر مذکور حضرت دیگر از
 اعراض نفسانہ در میان نیست بلکہ اندیشے
 آن حکم در گنجہ بر زبان میگردود و گنجہ در دل
 میگردد پس در نصرت دین محمدی ہر سی
 بہر وجہ کہ ممکن باشد بجای آوردیم ہر توجہ
 کہ در ان مفید نماید بر سہ کار می آید
 و انشاء خدا تعالی تا دم مرگ در ہمیں سی
 مشغول خواہم ماند و تمام عمر در ہمیں ہمیر است
 میندول خواہم کرد تا اندہ ام ہمیں راہ می
 پریم و تا موجود ام ہمیں مقصد سے ہونہ تا شہاد
 است ہمیں راہ است و ہمیں سودا خواہ
 مفلس شوم خواہ غنی خواہ منصب سلطنت
 یا ہم خواہ منصب رحمت گری خواہ تہجد
 شوم خواہ تہجد شوم خواہ بر تہجد فائز
 شوم خواہ بمنزلہ شہادت لکے اگر منعم کہ
 رخصتے مولائے من در ہمیں متضرر است
 کہ در مضر کہ جنگ تنہا جان خود بیایم پس
 باشد و تالشہ کہ بعد جان سیدہ سپر نمایم
 و در جامع عساکر سیدہ فخر و سواس

دو کیم با جملہ مرابطان و عادی شجاعت
 و تحصیل ریاست طریقت علامت
 ہمیں است کہ اگر کسی امر را کہ بدو رسد
 عاید کرد و دین محمدی قبول نماید فی الحال
 معافی او بعد از ان انعام را عظیم داد و یاد
 سلطنت او بہر از جان می خواہم بلکہ بہر باب
 ترقی ریاست او سماعی بشمارے آرم
 اس امر فی الحال امتحان کنند اگر خلافت بد
 آید و در ان التزام دیگر مصلحت اندان خود
 نمایند تنہا ببدین مقدمہ اصلاً مطعون
 و طام نیست زیرا کہ وقتیکہ آن عظمت
 نشان در مقدمہ بجا آوردن احکام حاکم
 خود بیچ عذر سے و حیلہ بی تو انداد و در
 حال کار آن حکومت نشان از افراد ایشان
 بلکہ از جملہ برادران ایشان است پس
 اینجانب در مقدمہ بجا آوردن حکم اعلم
 الحاکمین بگوئید عذر تو انداد و حال آنکہ
 آن جلیل الشان عالی حق جمیع افراد انسان
 بلکہ کن سائر انان است و طام اعلیٰ حق تعالی
 تحریر تاریخ پانچویں
 شہر جمادی الثانی سنہ ۱۱۸۵
 علی ہذا مولانا شہید مرحوم نواب وزیر الدولہ مرحوم رئیس ٹونک کے نام تحریر
 فرماتے ہیں
 تمام عمر خود را بلکہ ہر ساحتی از ساعات
 اپنی تمام عمر بلکہ شب و روز کی ہر گزری کو جہاد

لاؤ و شب درسی واقعات جہاد صرف
 مائیت سے بچ اوقات عزیزہ راہ ہمیں
 مساعی بیکہ معبود دارند و صرف ہر نماز
 لا در میں شغل میں سعادت شے شمارند
 خواہ سی مذکور با تمام رسد یا رسد چ
 مقصود صرف عمر خود در اطاعت
 رب العالمین و اتباع سید المرسلین
 انجمنہ خلاصہ

نیز ایک مکتوب مطول میں بنام میر شاہ علی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔
 ہر کس اگرچہ تہا بیعت و تلبیل الاستقامت
 باشد بخیر و استقامت آوازہ دعوت امام
 از نماز خود بردارد و جان خود را معہ ہر قدر
 از مسلمان جنگ کہ میر باشد و بیج مسلمین
 رساند تا قیام جہاد صورت بندد۔ نہ ایک
 جان خود را از سنگ عباد اللہ بر کشیدہ
 در زمرہ عباد الاہو فین داخل گرداند
 و ایں رکن دین میں متین را گذارند
 در کامیابی افیاد مقرر دین و فرج سائی
 شوال ناقصات العقل والدین مشغول
 شود۔ سبحان اللہ حق اسلام میں است کہ
 بیخ رکن اعظم و را بر کشند کہ یک با وجود
 ضعف و ناتوانی غیرت ایمانی و حمیت
 اسلامی در سیمہ ادب و شرف و تد اور اسلام
 و مطعون سازند و شک آن قوم از جملہ
 صلح سوختہ ہدی میں ۱۱۱۱ (۱۱۱۱) عہدہ مکتوب سراج ہمدی میں ۱۱۱۰-۱۱۱۱ حیات طیبہ میں ۱۱۱۰-۱۱۱۱ عہدہ مکتوب سراج ہمدی میں ۱۱۱۰-۱۱۱۱

مکتوب یا سکہ یا مکتوب یا سکہ یا سکہ
 محمدیہ عداوت سے سدا رند
 و ماذا بعد الحق الا تضلال
 (الحیاء بعد المصاة من ۱۱۴)

علی ہذا جناب حضرت سید احمد صاحب علی با نجبے ایک مکتوب میں مرقوم ہے
 حقیقت الحال میں بندہ ذوالجلال بریں
 منوال است ز خود شاہ ام و نہ شہزادہ
 دایم مرور امیر زادہ نہ طالب سلطنت
 نہ جوئے حکومت بلکہ فقیر ام و فقیر زادہ
 معاش فقیر زادہ ہے سعادت خود سے
 شمارم و از انکسین سلاطین و قوانین عار
 سید ارم نہ قنائے لاریت دارم و نہ
 آئندہ سی و در حصول آن کنم محض بنابر
 اولیٰ فراتس و غیر خواہی میں عباد اللہ
 مکملہ دین و عہد منٹ شرح سید المرسلین
 کہ بہرہ ام کیسکہ رفاقت میں خبر و غیرت
 ایمانی اختیار کنند ہے سعادت دست
 و کسیکہ از رفاقت من دست بردار
 شود عجیب شقاوت اوست
 (قوانین غیبیہ ص ۱۱۱)

الغرض جتنے خطوط لکھے گئے وہ سب مولانا شہید مرحوم کے قلم سے تحریر میں گئے ہیں
 ان مکتوبات مولانا شہید مرحوم سے خود تہاد کا فی سبیل اللہ محض نصرت و حمیت دین
 کے لئے ہونا اور ملک گیری منائے مال و عراض نفسانی سے بے تعلقی پورے طور سے
 واضح ہوئی چنانچہ مولوی نعیم الدین کے بڑا لونی صاحب نے بھی پورا قیام ۱۱۱۱ میں
 استقامت رکھ کر لکھا ہے۔

ہر کسے را کہ خداے عزوجل توفیق فرماید
 رفیق فرمودہ از جان و مال حاضر
 گردیدہ بجیتے، کہ دست واد
 افغانستان رسیدند و سید احمد
 بامیر لومنین طلب ساختند قوم
 افغان کہ جان واد و در راہ خدا
 بر طابع ایشان عزیز تر از جان است
 از دل و جان طبع فرمان گردیدہ ہو گئے۔

مختصر کیفیت جہاد فی سبیل اللہ تعالیٰ

مولوی صاحب کی بہتان بندی کذب بیانی روشن ہو کر حق ظاہر ہو جاوے گا۔
 انشاء اللہ العزیز و آج ہو کہ حق تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مولانا شہید مرحوم کو کمالات
 کا مجموعہ عطا فرمایا تھا علم و عمل، اخلاص و اخلاق، ذہانت و کمالات، دیانت و مردت
 ہمدردی، شجاعت اور بہادری و دلیری میں درمیان اپنے اقران کے ممتاز تھے
 آپ فنون جنگ و حرب و بیوث و غیرہ کے ماہر کامل تھے۔ بڑے بڑے استادان
 ماہرین فنون سے سیکھے ہوئے تھے۔

کوئی آج ان کی برابر نہیں وہ سب کچھ تھے اللہ میر نہیں

چنانچہ خود مولانا شہید مرحوم کے ہم عصر بڑے بڑے اکابر و اساتذہ مسئلہ
 مولوی نعیم الدین کی شہادت امور مذکورہ پر شاہد عدل ہیں جو خود گندہ چکیں
 مگر عداوت اس کے ایک چھوٹے سے طبقہ و مخالفین کو مولانا شہید مرحوم سے
 بوجہ حسد و عناد و بغض اپاہت یہ ہے کہ جس زمانے میں مولانا شہید مرحوم نے وہی
 میں تبلیغ توحید و سلست اور بدو شرک کا بیڑا اٹھایا تھا شباب علی کا زمانہ تھا ہندو
 لوگ و عظم سننے آتے اور فیض یاب ہو کر جاتے پنجاب میں قوم کچھ اسلام اور
 مسلمانوں کے دشمن خون کے پیاسے تھے ان کے گرو کی طرف سے اصول مذہبی
 قرار دیا گیا تھا کہ اصل کھ وہ ہے جو مسلمانوں سے ہمیشہ جنگ اور انہیں قتل کرنے

میں اپنی زندگی بسر کرے چنانچہ بعض بہابی جو مولانا شہید مرحوم کے بہت متعجب تھے
 مسند سے ہزار ہا کلمہ و اقوال و اقبات پنجاب کے ان کے توجہ سے بے دریغ معلوم
 ہوتے رہتے تھے بالآخر کثرت و سی ہمدردی اہل اسلام جوش میں آئی اور مولانا شہید
 مرحوم نے تنہا بطور افتخار بغرض نفیض حالات بزمانہ اپنے تاپا ابا مولانا شاہ عبدالعزیز
 نے سفر پنجاب اختیار فرمایا پیدل سواری سے جس طرح ممکن ہو اعلیٰ تمام مقامات گھاؤں
 درگاہوں دورہ فرمایا۔ چشم و دید واقعات ملاحظہ فرما کر عفا ظلت تمام نوٹ فرمائے اگرچہ
 طرح طرح کے مصائب و تکلیفات کا سامنا ہوا مولانا شہید مرحوم نے فرمایا ایسا بھی
 اتفاق ہوا کہ شیر اور شیرانی بیٹھے ہیں اور بیٹروں کا غول جمع ہے اور اپنے خیال میں محو
 ان کے بے عقل سے ملاحظہ و خطر نکلا گیا ایک بوڑھے شخص افغانی نے حد الملاقات
 بیان کیا کہ اگر آپ میرے ساتھ پشاور ہیں تو ساری کیفیت دکھا دوں چنانچہ مولانا شہید
 مرحوم بکثرت مقامات پر اس کے ہمراہ گئے جمیع احکام اسلام اور صبر و سکون کی تلقین
 فرماتے رہے اور سکون کے ظلم و تعدی پر ان سے انتقام کا وعدہ بھی فرماتے رہے
 بکثرت لوگ ہر مقام کے مولانا شہید مرحوم سے بیعت ہو کر عہد و پیمان جانی و مالی
 کرتے رہے چنانچہ جو امور ملاحظہ فرمائے ان کا خرمناظرین کے پیش خدمت ہے۔
 دس فیصدی مسجدیں سکون کے قبضہ میں تھیں جن میں گھوڑے سو گتے بندھے ہوتے
 تھے سکون کے دفتر میں عوام مساجد میں سکھ شب باشی کرتے کسی کی مجال نہ تھی جو
 شکستہ مسجد کی مرمت کر سکے یا کوئی مسجد بنا سکے نمازیوں پر مسجدوں میں پا عدا
 نجاسات پھینکے جاتے تھے بلند آواز سے اذان کہنے کی قطعاً ممانعت تھی قربانی وغیرہ
 ختمائے بند کر دیے گئے تھے ذبح پر بھلے اللہ اکبر کے مسلمانوں سے گروناک کا
 نام جبراً نواجا جاتا تھا بے تامل سکھ گروں میں کس آتے اور مسلمانوں کی عورتیں اور
 مال چھین کر لے جاتے تھے کوئی مسلمان قرآن پاک گئے میں نکلا کر باہر نہیں نکلتا تھا
 بکہ مارا جاتا اور قید میں گرفتار کیا جاتا تھا قرآن پاک زبردستی آگ میں ڈالا جاتا خصوصاً
 لاہور میں ثابت ہوا کہ جس لاکھ سے زیادہ قرآن پاک جل چکے ہیں کوئی دن ایسا نہیں
 گذرنا تھا جو آٹھ دس قرآن پاک نہ جلائے جاتے ہوں۔

خود مولانا شہید مرحوم کچھ علوانی کی دوکان پر دو دھ کے لئے قریب سے پیے

کے پاس اگر روپیہ پہنچ جائے گا تو وہ یہاں تک پہنچا دیں گے جتنا پڑے جب سید احمد صاحب
یا خشتان میں تھے مولانا محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی نے کچھ اور سات ہزار روپیہ سید
احمد صاحب کو بذریعہ ہندو معاذ کیا تھا جس کی رسید وصول ہوئی نیز مسلمان شہداء و غریبوں پر ہزار روپیہ
انکڑے بنام سید احمد صاحب و مولانا محمد اسماعیل شہید رہا شہر مقام خجندہ تک انھوں نے ارسال کئے جو اب محل
ہندو کی استغناء سے محروم ہو کر ازل ہندو مسلمان مراد آباد کی پہلی رائے قرار العار قدس ص ۲۵۷
پس پہلی جنگ میں نمایاں فتح مسلمانوں کو ۱۱ دسمبر ۱۸۵۸ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۲۷۵ھ
میں حاصل ہوئی کہ سکھوں سے نوشہرہ موضع اکوڑہ میں برافقی بدرستہ دس ہزار فوج سے حملہ ہوا۔
مولانا شہید مرحوم دو ہزار چوبیس مرد میدان کے ساتھ آدھی رات کو روانہ ہوئے لڑوہ عبور کر کے
سکھوں پر بند فوجوں سے گذر کر سینہ سپرد ہوئے لگے جنگ زبردست خوش فوجی ہوئی تھی کہ
سکھوں نے میدان سوئپ کر جان بچاؤ اسی طرح و دشمنی تیسری جنگ میں فوجوں سے مقابلہ
ہوا جس پر جہل بیکہ نے بڑی کا دھیر لگا کر ایک خط جناب سید احمد صاحب کی خدمت میں
ردا دیا جس کا جواب سید احمد صاحب کی طرف سے ناظرین کا ملاحظہ کر چکے ہیں جو تھی جنگ میں
پشاور کے سوار جن میں شید بھی تھے گو بظاہر ہجرت کر چکے تھے مگر سکھوں سے ساز باز کئے ہوئے
تھے سید احمد صاحب کو گمان نہ ہوا یہ سواروں کے لئے فکاہی میاں اور جنگ میں مل چکا کہ بھاگ
نکلتے۔ پانچویں بڑی خون ریز جنگ ہوئی بالآخر مسلمانوں کے سات شہید اور گیارہ مجروح اور
سکھوں کے تین سو تھیں اور پانچ سو مجروح ہوئے۔ چھٹی جنگ بھی بڑے زور کی ہوئی جس میں
میدان مولانا شہید مرحوم کے ہاتھ دیا اور سکھوں کے پیر لکھ گئے بے تحاشا بھاگے اگر یہ سیکھ کی
گوئی سے مولانا شہید مرحوم کی آٹھ لاکھ مولانا شہید مرحوم آٹھ لاکھ کے زخم سے نہایت خوش فوج
تھے فرماتے اگر اللہ تعالیٰ قبول فرمائے تو یہ انکشت شہادت میرے لئے کافی تھے
ناظرین کو ان فتوحات پر شہر نہ ہونا چاہیے بلکہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے حالات
و واقعات پر نظر رکھنا چاہیے کہ کس طرح جان باز خدمت گذار اسلام تھے الحق یہ سولو
ولا یعطی یہ جو کچھ تحریر میں آیا ہے ایماندار معاند نہ کرنے والوں کی زبان سے سنا ہوا ہے جو معروکوں
میں شامل تھے ان سب کی صداقت ان فاران انفس کے کائنات سے ہوتی ہے جس کی نقل
ڈاکٹر ہنزہ صاحب نے اپنی کتاب مسلماناں ہند میں کی تھی مگر انفس سے کہنا پڑتا ہے کہ
مولانا عبدالحی صاحب مرحوم کی ذقات موضع خیرہ میں ۸ شعبان ۱۲۷۵ھ وقوع میں آئی

لے انھیں کے شہادت سید احمد مولانا غلام رسول جبر ۸۵۸ ۱۲۷۵ھ وقوع میں آئی (تاریخ) لے انھیں کے شہادت سید احمد

جن کا علم و فضل میں مولانا شہید مرحوم سے دو سرور بہت کم آپ مولانا شاہ عبدالعزیز کے داماد
و عزیز و سید احمد صاحب کے دو بہترے بازو تھے۔
ساتویں جنگ میں عظیم الشان فتح سے مسلمان مالامال ہوئے ملک پنجاب پر بہت اثر
ہوا کہ دو ہزار سرداروں کے قتل و تاراج سے ایک دن میں لگے جس میں گزشتہ گور برستی وغیرہ
سے توہ کی جتنی بدعات نامرضیات سے تائب ہوئے لے قرآن احکام پر عملدرآمد رکھنے کا مہر
تھا اور درخواست جتنی کر محال و قاضی مقرر کئے جا دیں (مختصا)

اٹھویں جنگ سب سے زیادہ مشہور ہے فراموشی سے مقابلہ عقابارہ تیرہ مسلمانوں
نے دو عین دن میں دیوار بنائی چار توپیں لگائیں کئی گولہ انداز مقرر کئے فوج کی گزریاں دور
دور قاصد سے کھڑی کی گئیں دیکھنے والوں کو یہ قیصر ہو سکتی تھی کہ یہ تیرہ سو ہیں سرخ زرد جھنڈوں
پر نظر پڑی تو ہوش کم ہو گئے غارتگوں رئیس ہند جو باقی ہو گیا معا جہل سے کہنے لگا تم نے دھوکہ
دیا کہنا تھا کہ اسماعیل کے ساتھ فازی قلوڈ سے ہیں یہ اتنے کہاں سے آئے باہم اتنے غازیوں
سے کیونکر میدان جنگ لے گا۔ مولانا شہید مرحوم نے جھنڈی ہلائی اللہ اکبر کا نعرو لگا کر تیرہ نوے
لگے قریب ہوتے ہوتے سینہ سپرد جنگ لہر گئی خوب تلوار بند و فکری کٹاری پہلی مولانا شہید مرحوم
سکھوں کی کئی کمپنیوں کو صاف کر کے ہیبت تائب اثر سے اس نے باگین انھادیں اور اپنے کپ
میں جا کر آرام لیا نتیجہ یہ ہوا کہ کل کپ مع سامان مسلمانوں کے لئے چھوڑ کے سید حالہ پور
کی طرف بھاگا۔

اٹھویں جنگ میں غارتگوں رئیس ہند کے قلعہ میں داخل ہوئے سوائے سامان حرب کے مولانا شہید
مرحوم نے قلعہ میں کسی چیز کو باقی نہیں لگایا استرات کو حکم دیا تم جہاں پایا ہو علی ماوہ اپنا سامان لے کے
جلی گئیں حکم قلعہ کے بھائی امیر خاں نے تنگ اگر سید احمد صاحب کو باگ لکھا کہ قلعہ واپس دلوادیں
بندہ سے فریفت عہدی کے موافق عملدرآمد کروں گا آپ نے مولانا شہید مرحوم کو کھانا مولانا
نے کہہ بھیجا کہ قلعہ بآسانی نہ دیا جاسکتا گا بالآخر مالک پشاد دھننے پانچ ہزار فوج سے قلعہ بند پر حملہ کیا
مولانا شہید مرحوم محصور ہوئے آٹھ دن تک قلعہ پر قبضہ نہ ہونے دیا لشکر کی کمان کیول صاحب انگریز
کے ہاتھ میں جلی قلعہ کا پیم آیتا مہارے میرٹے ہوا کہ اسماعیل مع ہمراہ قلعہ سے باہر جا دیں کیول صاحب
کے دستخط ہوئے مگر حکم پشاد و سلطان محمد خاں نے خلاف عہد مولانا شہید مرحوم کو قلعہ سے نکلتے
ہی قید کر لیا کیول صاحب اس بد عہدی سے سخت ناراض ہو گیا اور نوکری چھوڑ دی پھر مولانا

شہید مرحوم بھی مکت علی سے قید سے مل گئے کسی کو روکنے کی یاد دی نہ ہوئی کہ کتاب کا تعاقب کرتا۔
 دہلی میں جنگ حلاوت کشمیر ریاست اتب پر حملہ پادی خاں ملکہ اتب کو جب معلوم ہوا تو اس نے
 قدویت نامہ مولانا شہید مرحوم کی خدمت میں روانہ کیا کہ میں نے اطاعت قبول کی احکام اسلام
 کی پابندی کو فرض جان کر احکام شریعت جاری کروں گا ہر شخص قرآن و حدیث پر عمل کرے گا
 مولانا شہید مرحوم نے قبول فرمایا کہ اسے حاکم کر دو ہزار مرد منتخب کر کے حملہ کی تیاری کی اور شب
 کے عین بچے حملہ کر دیا مکت خونی سے جنگ ہوئی اور غازی بہادر ان جان توڑ کر ایسے لڑے
 کہ بڑے نقصان کے ساتھ پادیمان کو کھینچا لٹا پڑا اور انب کے صحن میں بھی طہر تاد شہر ہو گیا خوف
 کے طاری ہوئے سے وہ دریائے ابا سین عبور کر کے نہ معلوم کہاں جا بھلا۔ فی الحال مولانا شہید مرحوم
 نے یہیں قیام فرمایا ابا سینان دقا ترقاہیوں مکتیوں کے کھولے سید احمد صاحب نے مہر علی سردار
 کندہ کر دیا مولانا شہید مرحوم ابھر پر گواہی دینی کتاب انیس کتبہ ہوا ہر شے کا حساب منشیوں کے پاس
 رہتا ہر شے کے افسر مقرر ہوئے مالکداری کا بندوبست بھی ہو گیا تمام امور تدبیر علی انجام پذیر
 ہوئے الحمد للہ والفتہ (مختصا)

مگر عویش جنگ مسلمانوں کے ایک پنجاب میں ایسی ہوئی کہ ہر لشکر کے دل کانپتے افسر بکت
 ہم نے اسلحہ سناہل فرج لڑنے والا نہیں دیکھا دانیوں اور سکوں کی جورتوں اور بچوں کو لفظ
 اسلحہ کے نام سے ڈراتیں اس بے لکھ شجاع لکھی کی بدولت پنجاب کا بہت سا حصہ سید احمد
 کے زیر حکومت ہو گیا پھر پشاور فتح ہوا اس نے تمام اضلاع زبوت بنو بت فتح جوتے چلے گئے دریائے
 ابا سین کا سارا ملک مسلمانوں میں کے زیر حکومت تھا زمرہ۔ ترسیلا۔ پھولہ وغیرہ سرسبز صوبے سب
 فتح ہو چکے تھے تمام سرداروں کے قدویت نامے چلے آتے تھے مسلمانوں کے پاس سامان
 حرب مکمل ہو گیا تھا

رجحیت سنگھ کئی شکستوں کے بعد اب بیدار ہوا مسلمان رہنموں کو دشواری دے کر
 سید احمد صاحب کے مقابلہ پر کھڑا کر دیا چار ہزار فوج پیدل ایک ہزار سوار چار توپ خانہ معہ
 سامان حرب ہتہر باقی پر حملہ آور ہونے کے لئے روانہ کیا مولانا شہید مرحوم ایک ہزار کے ساتھ
 معہ دو توپیں سکوں کے مقابلہ پر پڑے آٹھ سو پیدل دو سو سوار تھے ہتہر باقی سے جانب مشرق
 وسیع میدان میں مقابلہ ہوا تو یوں کے لیر ہوتے رہے مولانا شہید مرحوم نے حملہ کا حکم دیا پانچ سو
 آدمی مورچوں پر رہے اور پانچ سو نے حملہ کر کے دو مورچے قبضہ میں کر لئے بھی دست بدست

لڑتے تھے کہ سکوں کی صفوں کو خود فوج بھاگی ایک ایک مسلمان اور نہیں ٹوک کر ہار معلوم
 ہوتا ہتہر باقی کی فتح کیا ہوئی بیسوں قدویت نامے امیرانہ کے لئے گئے سب نے شجاعت محمدی
 کے مطابق عہدہ افق کیا مسلمانوں پر کسی مولانا شہید مرحوم نے خود حملہ نہیں کیا نہ آپ کو ان سے رفاش
 ملی بلکہ وہ خود ہی اپنی شجاعت لکھی سے دنیا کے فانی معمولی لالچ میں اگر مسلمانوں کے مقابلہ میں شہید
 بدست ہوتے مولانا شہید مرحوم نے کسی طرح ریاست کو اپنے قبضہ میں کر کے کچھ جزیہ نہ چاہا بلکہ کا
 کوئی حصہ مانگا بلکہ یہ التجا ہوئی کہ شریک و بدست سے نائب ہو جاؤ دین محمدی کے بچے مہر بن جاؤ
 جو لڑا قرآن و حدیث پتا ہے اس پر چلو اس کے عملات کو گمراہ تصور کرو۔ اگر ہمارا سکھوں سے
 مقابلہ ہو تو ہماری جان و مال سے مدد کرنا (مختصا)

ان پے در پے کامیابیوں نے زبردست اغراض اس سید اور پشاور کے سرداروں پر ڈالا
 کہ اکثر ریاستیں مطیع ہوتی تھیں چنانچہ قافلہ مہاجرین پشاور پہنچا سلطان محمد خاں حاکم پشاور نے
 بیعت قبول کی اور فرمانبرداری کا عہد کیا احکام شریع اور تعزیرات قائم ہوئیں مہاجرین کو انتظامی
 امور پر مقرر فرمائے ان پر سلطان محمد خاں کو امیر تسلیم کر کے حضرت سید احمد صاحب معہ قافلہ بقیہ
 مہاجرین کے بہت روپس چلے گئے جب سکوں نے دیکھا کہ مغربی مسلمان تمام پنجاب پر قابض
 ہو جائیں گے تو پشاور کی کچھ کچھ تھوڑی اور جو سید احمد صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر چکے تھے
 کا خطا اس لوگوں نے بد محمدی اور بے وفائی کی۔ چنانچہ اچھلے احکام شریع میں بد نظریاں پیدا
 ہوئیں جس سے قوم میں بغاوت اور عہد شکنی ہوئی مکتی کو سلطان محمد خاں نے مولوی سید ظہیر علی
 صاحب عظیم آبادی جو قاضی پشاور مقرر فرمودہ سید احمد صاحب تھے معہ ان کے ہمراہیاں
 کے سرگرم کر دیئے اور عام حکم دے دیا کہ ایک ایک مہاجر سے یہی کیا جاوے ساری رات
 میں کل مہاجرین جن کی تعداد قریب ایک ہزار کے تھی گردنیں اڑادی گئیں اور ہتایت مکتی کی
 حالت میں سرکوں پر لڑکے ذبح کئے گئے۔ چنانچہ اس جنگ کا بغاوت کی پوری کیفیت مولانا شہید
 مرحوم کے مفصل مکتوب سے جو پانچ جمادی الاول ۱۲۵۷ء کو نام قاضی صاحب موصوف مرحوم
 پر پہنچا ہے واضح ہے۔ اور سکوں کے ہاتھ میں پشاور کا قبضہ دے کر ان کی مدد کے لئے تیار ہو گئے
 پیر محمد خاں فوج محمد خاں بہادران دوست محمد خاں جن کو حضرت سید احمد صاحب نے
 پشاور کی حکمرانی سپرد فرمائی تھی سکوں سے مل گئے اور شہوت لے کر سید احمد صاحب کے
 حالات کی خبر گیری کر دی چنانچہ سید احمد صاحب باہر کو راستہ میں اپنے رفقاء کے

ہمراہ قریب تین سو مجاہدین کے بغیر اسے مظفر آباد تھوڑے بعد پہنچے۔ مقام بالا کوٹ جو مابین مظفر آباد اور خٹوار کے واقع ہے قلعہ بالا کوٹ میں ٹھہر گئے تھے کہیں سے بڑا فوج سے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ فوج کو خٹواروں نے باہر نکل کر مقابلہ کیا۔ ہزاروں کو قتل کیا۔ قلعہ بالا کوٹ سے تین کوں تک تمام فوج کو بھاگنے کے لئے سکھوں کی چار توپیں بھی مولانا شہید مرحوم کے ہاتھ میں بالا خرمجاہدین تک گئے اور مولانا شہید مرحوم نے معاہدے ہمراہیوں کے ساتھ چار سال جنگ قائم رکھ کر متواتر فتوحات کے بعد بدھ مسلمانوں کی سرکشی سے بروز جمعہ مبارک مقبول ساعت بوقت ظہر ۱۲ ویں القعد ۱۳۸۷ھ مطابق مئی ۱۹۱۸ء بمصر ترقی پان برس جام شہادت فی سبیل اللہ پیمانہ لکھ وانا الیہ راجعون (ماتوا از حیات طیبہ۔ و میرت احمدیہ والحمیات بعد المات۔ و اکثرا العناوید)

اس واقعہ کو پیش نظر رکھ کر شہادت حضرت حسین سید شباب اہل البیت سے سبق حاصل کرو کہ کوئیوں نے کس بے وفائی سے آپ کو جام شہادت پلایا۔ چہرہ تمام برباد و تباہ ہو کر طرح طرح عذاب و دہال میں گرفتار ہوئے!

ناظرین اہل انصاف نے تمام واقعات جنگ اور اس کی صداقت و شہادت کے مدلل اسباب خود مولانا شہید مرحوم کے خطوط سے ملاحظہ فرمائے جس سے مولوی نسیم الدین کا کذب و افتراء واضح ہو جائیگا۔ اس واقعہ سے تھوڑے روز بعد شیر سنگھ پسرانیت سنگھ لاہور میں بڑی غمرازی کے ساتھ مر گیا اور بسبب مظاہر حق کے بڑی انوس تک حالت کے ساتھ سارا خدا ندان مہم سلطنت تہا و برباد ہو گیا جس کی نظیر کسی خدا ندان شاہی میں نہیں پائی جاتی اور اس پر انگریزی حکومت مالک و مکران ہو گئی

مضمون تقویۃ الایمان پر مشتمل سید صاحب کا ایک مکتوب

مرحوم کے جہاد کافی سبیل اللہ ہوتا و واضح ہو گیا اسی طرح خود مولانا شہید مرحوم کے اخیر زمانہ شہادت میں مکتوب قریل سے پورے طور پر تقویۃ الایمان کی عملی تصویر یا عکس عین ملاحظہ فرمائیں

مکتوب متفہن تقیہ در فائدہ بیعت
بالتعمیم از جانب سید احمد صاحب
کتابان روایتی اور سنی طریق ہادی مکتوب مرثیہ
عبر و کتب معروف جسے مشرقی ائمہ عارف

بسم اللہ الرحمن الرحیم از امیر المومنین
سیلا محمد بن سید صفایہ طالبان اہل حق و مسلمین طریق اہل ہادی مطلق عمومہ
و کسانیکہ بایں جانب شدنی الشواہد
و قانیاد محبت میدادند خصوصاً شہید
فائدہ مکتوب از بیعت بردست
مشائخ طریقت ہمیں است کہ را
رضامندی حضرت حق بدرست آید و
راہ رضامندی حضرت حق منحصر است
در اتیان شریعت عزائم کہ تواتر شریعت
معظومہ را طریق تحصیل رضامندی حق
انگار و پس بیشک ان شخص کاذب و گمراہ
است و دعویٰ او باطل و ناسمجح و
اساس شریعت معظومہ دو امر است
اول ترک شرک و ثانی ترک بدعات
آثارک شرک پس یہ انفل انکار میکنی
لا الذلک و جن و پیروم بدو استاد شاگرد
دینی و دنی مل کنندہ مشکلات و واقع
بنیات و قادیہ تحصیل منافع نماند و ہمہ
راضی خود عاجز و ناتوان در جنب قدرت
و عظمت حق شمار و در مرکز بنا بر طلب
حوائج خود تند و نیاز کے از انبیاء اولیاء
و صلحاء عالمگیر بجا نیاورد آری استقدرد
و اندکہ ایشان مقبولان بارگاہ محمدیت
اندو غمہ مقبولیت ایشان ہمیں است

اور قانیاد محبت رکھنے میں ہر ایک کو چاہیے کہ
مضمونیت سے متاثر نہ ہو کہ ہر ایک ہے
کہ دست رضامندی حضرت حق ماس برکت اور
راست رضامندی حضرت حق کا منحصر شہادہ
طریق جو شخص کہ سوتے شریعت معظومہ کی شہادت
و کلمہ کے طریق حاصل ہوئے رضامندی حق آئے ہو
و چونکہ اس کا پس بدو شخص جو گمراہ و گمراہ
ہے اور جوئے اس کا باطل ہے قابل ساعت
نہیں اور بنا شریعت معظومہ و دعویٰ پر ہے
اول چھوڑنا ترک کا اور دوسرے کتابدعات
سے شرک کے چھوڑنے کی تعمیل ہے کہ کسی
فصل کو فرشتوں اور جن اور پیروم بدو استاد
شاگرد و دینی و دنی سے مل کر نہ مشکلات
اور واقعہ کہنے والی بات کا اور قدرت رکھنے
و اصول واقع میں نہ جانے اور تاہم کوشش اپنے
عاجز اور ناتوان مقابلہ قدرت اور ظم ضریح
تعالیٰ کے شمار کرے اللہ ہرگز پوچھ کرے
اپنی عاجزیوں کے نقد و نیاز کسی کی انبیاء اور
اولیاء اور صالحین اور علمائے دین کا دوسے
ابتدائی قدم جانے کہ یہ لوگ مقبول لای
بارگاہ محمدیت ہیں سے ہیں اور فرمان کی
مقبولیت کا ہیں ہے کہ حکم صوں رضامندی
پردہ و گار کا ان لوگوں کے اتباع میں کرنا چاہیے
اور ان لوگوں کی پیروی یا اپنے طریق شمار کا چاہیے
کہ ان کو قدرت رکھنے والا وادعات زمانہ

کے لئے ظہر شعلیٰ ہے۔ دست و مشعل کی ناطق
 از سر و قفل تحت این کعبه است نظیر غلاست
 رانده است بجز بالوں بناید شدن را از مجیب
 المقتات طلب باید که در باب است عاقل خود شوم باید
 داشت دود تضرع غلبه رانده بهر تان دست باید
 گشت که شاید گشت که کرد و تان زان غلبه
 فر باید و غلاست رانده دم میں وقت ہونے لایا
 سلطان کامل بر سر سلطنت قائم باشد
 و امام حق کی لیاقت خلافت داشت باشد
 ہمدان زمان موجود باشد جس حسب
 ہمیں است کہ امام حق بر منصب امامت
 قناعت نماید و کسی خود را در نشیمن است
 مینول فرماید و با او در امور سیاست
 دست گریبان نشو و در سلسلہ سلطنت
 مثالہ مستطاب ہر چند ایشال اس ساطین
 فی الحقیقت از قبیل کفار اشرار اند و از
 جنس اہل نافرمانی اس کے زبان خود دعوئی
 اسلام میکنند پس کفر ایشال مستور است
 و ایمان ایشال ظاہر و شاید تصدیق ہیں
 دعوئی ظاہری از رسوم اسلام مثل عقید
 حکام و ختان و اقلہا بقل برود عید الفطر
 و عید اضحیٰ و جہیز و تکفین و نماز جنازہ
 و دفن و در مقابر مسلمین و در میان خود مبادی
 میدانند و از شرع ربانی با کمال دست
 بردارنی شوند۔ مثلاً باید و انست کہ

جب کہ تانہ ہے اور اپنی قبولیت و عار پر امید کننا
 چاہئے اور نیزہ را شدی تان میں ہی ہوت گشت
 و تانہ چاہئے کہ شاید گشت کہ کرد و تان
 میں خود فرماتے اور غلاست رانده و اسی زمانہ
 میں جوہر دکھاتے۔ سلطان کامل و تضرع
 سلطنت پر قائم ہوئے اور امام بر حق کی غلاست
 کی لیاقت و گشت ہو اسی زمانہ میں موجود ہوت
 ہیں حسب ہی ہے کہ امام بر حق منصب امامت
 پر قناعت کرے اور اپنی سعی اور انجام کفر
 بدایت میں ہندول فرماتے اور اسی کے ساتھ
 اور سیاست میں دست گریبان نہ ہوئے۔
 اس سلسلہ سلطنت خانہ بہر چند ہے بادشاہ از
 قبیل کفار اشرار ہیں اور انہیں اہل نافرمانی چونکہ
 اہل نافرمانی سے دینی اسلام میں پس کفر و مشرک
 ہے اور ایمان ان کا جہیز و عید ہے حق قبول
 کفر نہیں اور ان کے ایمان کی تصدیق ہی نہیں
 ظاہر ہے کہ تان میں مثل عقیدہ کفر و تضرع اور
 اقلہا و عید است۔ برو عید الفطر و عید اضحیٰ اور
 جہیز و تکفین و نماز جنازہ اور دفن کے تقابیر
 مستطاب ہیں و در میان اپنے ہماری رکھتے ہیں
 اور شرع ربانی سے باطل و مست بردار نہیں
 ہوت۔ یہاں تانہ ہے کہ مراد غلط نام سے اس
 کتاب میں مطلق مفہوم امام نہیں بلکہ دینی امام
 ہے جو حق سیاست سے رکھ بلکہ و انظام
 سے اس مقام میں صاحب دعوت ہے جسے

مراد از لفظ امام دریں کتاب مطلق مفہوم
 امام نیست بلکہ ہماں امام است کہ تعلق
 بیامت دارد و مراد از لفظ امام دریں مقام
 صاحب دعوت است یعنی کسی کہ علم جہاد
 اعدائے دین بر افر اختیار باشد و ان کا فہم
 مسلمین دریں مقدمہ درخواست و بر لمانت
 شرع میں گم ہوتے باشند و بر مسند سیاست
 دین نشست و نہر ہے غیر مذہب ملت
 گرفتہ باشند و مشرب غیر مشرب سنت
 نیز ہست و در عدالت و سیاست آئینے
 قیاس میں نبوی ساختہ باشند و قانون غیر
 قوانین معطوفی نہر و اختور و باب
 معاملات و منازعت و جہیز و عید و انظام
 و مخالفت دین اقلہا نہر و باشند و
 در سیاست و عدالت طریقے غیر احکام
 ملت و آثار سنت اختیار نمودہ ہیں کہوں
 ست صاحب دعوت۔ مثلاً میں آئیں
 بیان واضح گردید کہ کچھ احادیث مختلفہ
 دریں باب وارد گردیدہ اند و بظاہر
 میان ان ہا تعارض معلوم می شود فی الحقیقت
 در ان بیچ تعارض نیست بلکہ ہر حدیث
 را بر عمل کن باید کرد۔ ۱۰

کہ مراد از لفظ امام دریں کتاب مطلق مفہوم
 امام نیست بلکہ ہماں امام است کہ تعلق
 بیامت دارد و مراد از لفظ امام دریں مقام
 صاحب دعوت است یعنی کسی کہ علم جہاد
 اعدائے دین بر افر اختیار باشد و ان کا فہم
 مسلمین دریں مقدمہ درخواست و بر لمانت
 شرع میں گم ہوتے باشند و بر مسند سیاست
 دین نشست و نہر ہے غیر مذہب ملت
 گرفتہ باشند و مشرب غیر مشرب سنت
 نیز ہست و در عدالت و سیاست آئینے
 قیاس میں نبوی ساختہ باشند و قانون غیر
 قوانین معطوفی نہر و اختور و باب
 معاملات و منازعت و جہیز و عید و انظام
 و مخالفت دین اقلہا نہر و باشند و
 در سیاست و عدالت طریقے غیر احکام
 ملت و آثار سنت اختیار نمودہ ہیں کہوں
 ست صاحب دعوت۔ مثلاً میں آئیں
 بیان واضح گردید کہ کچھ احادیث مختلفہ
 دریں باب وارد گردیدہ اند و بظاہر
 میان ان ہا تعارض معلوم می شود فی الحقیقت
 در ان بیچ تعارض نیست بلکہ ہر حدیث
 را بر عمل کن باید کرد۔ ۱۰

نیز مولانا شہید مرحوم مکتوب بنام میر شاہ علی صاحب میں فرماتے ہیں "حسب امام بر
 ذمہ کافر مسلمین فرض است و دعا جنت در ان موجب مصیبت میجنہیں تحصیل معنی شوکت ہم
 برائے امام وقت بروز میر ایشان فرض است کہ کل جماعات مسلمین از سر سودان نزد او جمع

دائماً از کار و بار اہل تدریق و تحقیق مست
عاجز نہیں ہو سکتے ہیں بلکہ ان کو قہراً ہاں ہاں
پایں سبب ایشان خارج از مذہب
ان مذہب کو شمار کرنا چاہئے جو غلطی میں بارہ
نے تو اندر شد بلکہ ایشان را تب لباب
میں مشہور تھا ہوسے وہ ہے کہ فقیر کے
اہل ان مذہب باید شکر و حمد و دریں مقدمہ
پاس ہو کر باشد ہونہ ہو نہ مشکلات
خیر داشت باشد لازم کہ نزد اہل فقیر
کچھ مل کرے یا خود کچھ اور
آمدہ باشد محل اشکال نماید یا خود
یا فقیر کو سمجھا دیوے

بغیر مدد یا فقیر را بغیر مدد انتہی (سیرۃ)
اسمیر صلی علیہ وسلم اور احمدی صلی علیہ وسلم

۲۲۲ طبع صفوی کینی

المہدات کہ حضرت امیر المومنین محمد و غازی و عابد میر سید احمد بن صاحب کے کتابیں
ہو اور توحید و سنت حقائق و معارف حسب تحقیق مسلک اہل تحقیق و اہل سنت اور قرآن و روایات
شرک و بدعات گورہی و تقلید پرستی شادی و باق منوعات سے بہرہ میں چنانچہ آپ کے
شیخ اکمل مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے آپ کے مناقب و اوصاف مولوی
نعیم الدین کے جواب میں مفصل مذکور ہو چکے ہیں ہذا نقویہ الامان کی تصدیق و تائید کا عقد
خصوصاً خود کلام بالا کلام حضرت حضرت علامہ صاحب نقویہ الامان مولانا شہید مرحوم
کے ہوا قرآن علی الخصوص بڑا مذہب شہادت فی سبیل اللہ مثل آداب روشن و متقی ہو کر
تمام غار و نماشا کہ بہت ثنائت و مقتریات مولوی نعیم الدین کے نسبت تو یہ تو حید و سنت
وغیر ہم امور مولانا شہید مرحوم کی طرف نسبتاً ہو کر نہ خاک مذلت ہو گئے بلکہ رشید
علی دکنک احمد کثیراً

مولوی نعیم الدین کے مقتدا ہے اعلیٰ مولوی
مفتیان بریلویہ کا متناقص و منظر اب
اسلام میں وہاں ہوں الحمد للہ متبعین مولانا شہید مرحوم پر الزامات ہیں کہ کفر و شرک
کا کچھ بھی مسئلہ میں نہ تھے ہیں غاش اور ہم پھر بھی دامن اعتیاد با حق سے دور گئے اور یہ
بہتر ہیں جو جہاں کہیں ہم نہ ہوں ان کو کفار کہیں گے نیز قبیح ایمان (۲۲۲) ص ۲۲۲
میں لکھتے ہیں علامہ صاحب نے ان کے کفر میں کثرت کلمات کفر ثابت کیے

اور شائع فرمائے ہیں ہذا دلائل سبوح عن عیوب کذب متعوج (۲۲۲) ص ۲۲۲
۲۲۲ ص ۲۲۲ لکھتے ہیں طبع الفوار احمدی میں چھاپا جس میں بدلائل قاطعہ و دہوی مذکور اور اس کے
استراح پر بھی شتر و جہ سے لزوم کفر ثابت کر کے منصف پر حکم اخیر ہی لکھا کہ علامہ نے عساکر میں نہیں
کا کفر نہیں ہی مواب ہے۔ وہو الحجاب وہو یفق وعلیہما نقوی ودراندن ہب وعلیہما کفہما
وہیہما نقوی ودراندن ہب وعلیہما کفہما
مذہب اور اس پر اعتماد اور اسی میں سلامتی ہے اور اسی میں استقامت ہے تا ثانی انکو کہتے
انتہا بیت فی کفریات ابی الوہاب یہ دیکھتے ہو خاص متعلیل دہلوی اور اس کے متبعین ہی کے
رد میں تعینت ہو اور بار اول شعبان ۱۳۱۳ھ میں عظیم آباد مطبع تحفہ بنیہ میں چھاپا جس میں
نصیب جلیل قرآن مجید و احادیث صحیحہ و تصریحات ائمہ سے بحوالہ صفحات کتب معتدوس پر
مشترکہ و جہد زہد سے لزوم کفر ثابت کیا اور بالآخر یہی حکم صادر ہمارے نزدیک مقام اختیار
میں انکار سے یعنی کافر کہتے کہ کف لسان یعنی زبان روکتا ہا خود مختار و مناسب و اندہ
سجود و قتالی ادھو ثلاث سل السیوف الہندی علی کفریات بابا العبدیہ دیکھتے ہو ہذا کلام
عظیم آباد میں چھاپا اس میں بھی متبعین دہلوی اور اس کے متبعین پر جو ہر قاطعہ لزوم کفر کو
ثبوت دے کر ص ۲۲۲ پر لکھا یہ عمر نقوی متعلق بہ کلمات سبھی ہذا رشید دہلوی کی ہے رشید رحمتیں سید
برکتیں ہمارے علمائے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس طائفہ کے سر سے بات بات پر کچھ مسلمانوں
کی نسبت کفر و شرک کہتے ہیں یا نہ مذہب شدت غضب و امن امتیادان کے ہاتھ سے بھڑاتی ہے
نہ قوت انتقام حرکت میں آئی وہ اب ہمیں ہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم و انتہا میں فرق ہے
اقوال کا کفر جو نا اور بات اور قائل کو کافر مان لیتا اور بات ہم امتیاد برتیں گے سکوت کریں گے
جب تک ضعیف و ساقط احتمال ہے کہ کفر جاری کرتے ہیں گے تو مختصر و باریک الذرا العار
نہر انکرم عن کلاب النار دیکھتے بار اول ۱۳۱۳ھ میں عظیم آباد چھاپا اس میں منصف پر حکم ہم اس
باب میں قول متعلین اختیار کرتے ہیں ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے
کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اسے کافر نہیں کہتے خاصاً متعلیل دہلوی کو بھی جانے دیجئے یہی لاشانی
لوگ جن کے کفر پر اب فتویٰ دیا ہے جب تک ان کی صریح دشناموں پر اطلاع نہ ہوئی مسئلہ امکان
مذہب کے باعث ان پر بھی شتر و جہ سے لزوم کفر ثابت کر کے سبحان السبوح میں بالآخر منصف
طبع اول پر ہی لکھا تھا ص ۲۲۲ ہذا رشید رحمتیں سید برکتیں ہمارے علمائے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس طائفہ کے سر سے بات بات پر کچھ مسلمانوں
کی نسبت کفر و شرک کہتے ہیں یا نہ مذہب شدت غضب و امن امتیادان کے ہاتھ سے بھڑاتی ہے
نہ قوت انتقام حرکت میں آئی وہ اب ہمیں ہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم و انتہا میں فرق ہے
اقوال کا کفر جو نا اور بات اور قائل کو کافر مان لیتا اور بات ہم امتیاد برتیں گے سکوت کریں گے
جب تک ضعیف و ساقط احتمال ہے کہ کفر جاری کرتے ہیں گے تو مختصر و باریک الذرا العار
نہر انکرم عن کلاب النار دیکھتے بار اول ۱۳۱۳ھ میں عظیم آباد چھاپا اس میں منصف پر حکم ہم اس
باب میں قول متعلین اختیار کرتے ہیں ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے
کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اسے کافر نہیں کہتے خاصاً متعلیل دہلوی کو بھی جانے دیجئے یہی لاشانی
لوگ جن کے کفر پر اب فتویٰ دیا ہے جب تک ان کی صریح دشناموں پر اطلاع نہ ہوئی مسئلہ امکان
مذہب کے باعث ان پر بھی شتر و جہ سے لزوم کفر ثابت کر کے سبحان السبوح میں بالآخر منصف
طبع اول پر ہی لکھا تھا ص ۲۲۲ ہذا رشید رحمتیں سید برکتیں ہمارے علمائے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس طائفہ کے سر سے بات بات پر کچھ مسلمانوں

یعنی مدعیان جدید انگلی و ایمانی اور ان کے اذنا ب دیوبندی کو تو بھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں۔ اور امام الطائفہ اسماعیل دہلوی کے کفر سے منع فرمایا ہے جب تک وہ کفر کتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے املا کوئی ضعیف ماضیت عمل میں باقی نہ رہے فان الاسلام یلک و لا یدلک۔

ناظرین کرام۔ بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں کہ مولوی صاحب بریلوی نے اپنی جگہ کتابوں میں جب اپنے زعم باطل عقل کے باوجود کثرت تصریحات نفوس قرآن و احادیث اور اثرات سے کفریات مولانا شہید مرحوم اور ان کے معتقدین صاحب براہین قاطعہ اور حفظ الایمان پر ختم دہی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھوٹے الزامات کفریہ لگا کر بھی کفر کینے کی ہمت لے یاد دی کہ اگرچہ ہوتے تو پھر کیا اندیشہ ہوتا جو مردود۔ انبیاء علیہم السلام کی توہین کر کے ان کو سرخ گالیاں دلوں سے خبرس کے کافر و ملعون ہونے میں تامل کرنا کیا خود کافر و ملعون ہو کر قابل قتل ہوتا نہیں ہے چہ جائیکہ بڑے زور و شور سے اس کے حامی و مددگار بن کر عدم تکفیر پر فتنے و اعتقاد کسی پر سلامتی جان کر اپنا مذہب قرار دینا۔

حق کہ مولانا شہید مرحوم اور ان کے معتقدین اہل دیوبند اور اہل حدیث کے کفر و بدعت دین تک بھی بتانے کی طاقت نہ ہو سکی مافضل ماشاء اللہ بلہ الاحاد و مگر کچھ برکات اس کے ہتھ بعض وحسد تعصب و عناد و عبادہ ملعونہ و شرک الہی کہ بے بنیاد و تکفیر کا پہاڑ اپنی گردن پر رکھا گیا اور براہین قاطعہ و حفظ الایمان کے سامنے ہوتے ہوئے پھر انھوں پر کفر کی پہی بات نہ کر تھیں یا ان مسئلہ میں تکفیر کے لئے اپنی کھائی بکرہ صریح دشناموں پر اطلاع نہ تھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ من شک فی عذابہ و کفرہ فقد جہا یسے کے معذب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب مسئلہ حل سے ہوئی ہے۔

حالانکہ یہ محض مفید جھوٹ و افتراء ہے۔ کیونکہ اولاً اپنی لاکھ روایتیں و احادیث اہل حدیثوں کا صریح کافر ہونا تھا۔ پھر سہان السبوح مشہور حدیث کی تو بنیاد ہی براہین قاطعہ و علمائے معتقدین مولانا شہید مرحوم اہل دیوبند اہل حدیث کی تکفیر پر رکھی تھی بڑا ابتداء معطلہ ۱۳۱۸ھ میں صاحب براہین قاطعہ پر دشنامی ذریت شیطان کفری الزامات ۱۳۲۰ھ سے پہلے ہی دشنامی اللہ رسول کو گالیاں دینے والے بنا کر بھی ان کی تکفیر کی مسلمان بتانے کا

آخر کر کے خود اپنا مذہب بھی اپنی کو قرار دیا۔ لہذا یہ قول تکفیر محض خیل و فریب ہی طرح حوالت طیب الایمان کی بھی کمال مجرکہ بنیاتی ہے کہ مولانا شہید مرحوم کی نسبت تقویۃ الایمان سے توہین کرنے کا بہتان لگایا اور ان کے کفر میں تو تامل کیا لیکن ان کے متبعین کے کفر میں اتنا توجہ نہ کیا کی اعتقاد و عمل تصدیق و تائید کرتے رہے اس لئے کہ بڑے بڑے ائمہ سلف صالحین و محدثین و مفسرین جتہدین اولیاء کاملین کے ارشادات بھی اس کی تائید میں ہیں اور بھی تامل و کمال حالانکہ ان الزامات سے وہ اعلان برأت کر رہے ہیں میرا کہ مفصل طور پر اور پرچوالہ براہین قاطعہ اور حفظ الایمان گذر چکا ہے۔ نیز مولانا اشرف علی صاحب بسلالبنان میں دوبارہ الزام اپنی شایع و تحقیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حفظ الایمان کے فرماتے ہیں میں نے یہ بیعت مضمون کسی کتاب میں نہیں لکھا اور لکھنا تو دور نہ کہ میرے قلب میں بھی اس مضمون کا کبھی خطرہ نہیں گذرا۔ میری کسی عبارت سے یہ مضمون لازم بھی نہیں آیا۔ جب میں اس مضمون کو بصیحت لکھتا ہوں اور میرے دل میں بھی اس کا خطرہ نہیں گذرا جیسا کہ اوپر معروض ہوا تو میری مراد کیسے ہو سکتا ہے ایسے ہی مولانا فیصل احمد صاحب دوبارہ الزام کفر و براہین قاطعہ اپنی برأت الہیہ و عقیدہ صفا میں فرماتے ہیں ناظرین اہل انصاف کو اس گوشت و ہندہ بک فریب سازی، مکاری، ہتھ، افشائی پر غور کرنا چاہئے کہ جب مولانا شہید مرحوم تقویۃ الایمان لکھ کر اس پر یقین کرتے ہوئے اس کی تائید میں مناظرے مخالفین سے کر کے کسکدہ شک پر اپنی قرب شہادت فی سبیل اللہ تک قائم رہے اور جوابات دیتے رہے اس کے باوجود بقول مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی اور مولوی نعیم الدین کے کفران پر ثابت نہ ہوا لیکن ان کے معتقدین و متبعین براہین قاطعہ کا فر ہو گئے حتیٰ کہ جو انہیں کافر نہ جانے وہ بھی کافر یہ اثبات نہیں پر لوئے گا۔

حق ماضی کسی مشوق سے کچھ دور تھا۔ پرتے عہد سے پہلے تو یہ دستور تھا اہل دیانت خصوصاً اہل مراد آباد پر امر متکشف ہے کہ مولوی نعیم الدین صاحب کی ذات گرامی کے باعث ازاد و عناد جو کچھ خود شرقت و نسا و انتشار رہتا ہے علماء و مسلمان پر امن و طمن تبریزی ہوتی رہتی ہے بر ملا اپنی مجلسوں میں سامعین سے لعنت کہلوانا کافر و مرتد بنانا بیویوں پر طلاق عام نہ کرنا بد زبانی سے ذاک و بصیحت وغیرہم الفاظ نکال کر عام مسلمانوں میں نفاق و شقاق پیدا کر کے ان کو رسومات شرک و بدعات پر براہین و خیر کرنا اور اس میں اپنی روزی و معاش کا مدار جانتا جس کو مسلمان اہل انصاف تو کیا بظاہر مخالفین اسلام کی بھی تہذیب

گوار نہیں کر سکتی جیسا کہ اس کتاب کی ابتدا میں مولوی نعیم الدین کے ایسے ہی ارشادات و اقوال کی فہرست مفرد اور مولانا شہید مرحوم کے متعلق پیش کی جا چکی ہے۔ علیٰ ہذا جس زمانہ میں مولوی نعیم الدین صاحب کی آمد رفت مدرسہ امدادیہ مراد آباد میں مولوی محمد گل خان صاحب کے پاس رہی تھی طلبہ و فقیہ مولویوں سے اسی قسم مذکورہ بالا کے کلام ہوتے رہتے تھے جس کو مرحوم تقریباً تیس تیس سال کا جو تلبہ لہذا لوگوں نے تنگ آکر مولوی محمد گل خان صاحب سے ان الفاظ شنیعہ قبیحہ کے متعلق فتویٰ لیا جو بکھر اصلی و نسخی چار سے پاس محفوظ ہے۔ جو جو مولوی نعیم الدین نے اپنے رسالہ فیضانِ رحمت (صفحہ ۱۱۳) میں مولوی صاحب کی نسبت مدح سرائی میں یہ لکھا ہے۔ "جناب فیضانِ رحمت استادی جامع بدعت علیٰ سنت حضرت محمد و آلہ و اصحابہ علیہم السلام" مولوی محمد گل خان صاحب مانتی حرمین شریفین و ام المومنین اس لئے ناظرین کی خدمت میں وہ فتویٰ بغرض احتیاطی حق و اختیار باطن پیش کیا جاتا ہے جو سب قابل ہے۔

مقبول آتے علماء دین اس بارہ میں کہ ایک شخص جو علم دینی و غیرہ سے بھی طرح و اقل ہے وہ نہ معلوم کون سی حد سے سلیمہ دیوبند، سہارنپور، میرٹھ، دہلی، مدرسہ شاہی سید پور آباد مولانا اشرف علی صاحب خاوازی و حضرت مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہ و گنیمت علی ایسے ہی اسلامیہ مدارس کے علماء و اوقات فکس لفظوں میں کہا کرتا ہے اور بعض اوقات فکس لفظ گلیاں دیتا ہے۔ وہ دریا لٹ کرتے پر جواب دیتا ہے کہ یہ سب وقت خارج از ایمان ہیں اور بہت سے جوئے تھے فرخی گھر کر بیان کرتا ہے کہ ان لوگوں نے ایسا کیا یہ کیا وہ کیا اور جو کوئی شخص ایسے شخص کے سامنے مولانا اشرف علی صاحب یا حضرت گنیمت علی کا نام لے دیتا ہے تو جیل کرنا کستر ہو جاتا ہے اور پھر یہ شخص اپنے آپ کو اس حالت پر پڑھتی عالم فاضل مولوی حافظ خیال کرتا ہے پس شخص مذکور آپ کے نزدیک کیسا ہے اور یہ شخص شرفا سی مٹرا کا مستحق ہے یا نہیں اور اس سے اور اس کے ہم خیالوں سے رسم بڑا نا جان ہے یا نا جانہ ہو جواب با صواب بحوالہ کتاب بہت جلد معہ ہر دو مستند و غیرہ مرحمت فرمادیں۔ راقم چہند اہل اسلام مراد آبادی۔

(الجواب) جو شخص علماء دین کو متب و دشمن اور سوء دینی سے یاد کرتا ہو تو شرعاً واجب تحریر ہے ہر طرح ایسے شخص سے احتراز لازم اور واجب ہے اور حرکات اس کے عبرت و نا جانہ ہیں خصوصاً

فمن یکن لہ طریق ادنیٰ ناجائز ہے اور ممنوع خدا ایسے آدمی کو جہنم اور توفیق ادب و احترام بزرگان نصیب نہ کرے کہ آئین محمد گل خان خود

فتویٰ مذکورہ کہیں مرتبہ چھپ کر مراد آباد میں شائع ہو چکا ہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ مولوی محمد گل خان صاحب نے نزدیک مولانا رشید احمد صاحب گنیمت علی اور مولانا اشرف علی صاحب خاوازی (مرحوم) و غیرہ اکابرین صالحین میں سے ہیں۔ لیکن مولوی محمد گل خان صاحب موسوف اپنی مشہور تصنیف ذخیرۃ العقبین مطبوعہ مکتبہ دارالانوار مراد آباد کے متعدد صفحات پر اکابر علیہ السلام کی شان میں تحکات و تعریف و مدح کے کتبے ہیں چنانچہ صفحہ ۱۱۳ میں مرقوم ہے۔ براہین قاطعہ جو مشہور باہمی علمائے دیوبند اور جناب مولوی رشید احمد صاحب کے تصنیف ہوئی ہے اس کتاب مقدس کے صفحہ مطبوعہ باہمی میں ان علماء بزرگوار نے الخ و جملہ میں ملکہ باطل دیوبند کا اور جناب مولانا رشید احمد صاحب مقتدا کے عالم کا حال بکری آپ کو واضح ہوا "ایضاً صفحہ ۱۱۳ میں مرقوم ہے" ہمارے اس مہارت سے توفیق معلوم ہوا کہ ان علماء بزرگوار ان اکابر مولود و مرید و غیرہ کا کلمہ اور بدعت ہونا نصیب نہ دے دی اور نہ کہ کلمہ عوام الناس کے شایع کیا۔

پس مولوی نعیم الدین کا ایسے علمائے اکابرین صالحین معتقدین مولانا شہید مرحوم اور تصدیق کنندگان توفیق ایمان کو علمائے اہل ایمان خرافات کہ کافر و مرتد ہونا معاذ اللہ نہ کہ جو ان کو یہاں نہ ملنے اکابرین صالحین میں سے ہے جس طرح مولوی محمد گل خان صاحب نے مقتدا کے نام پر گنت بار عمل کیا تا اس کو یہی کافر خارج از ایمان جانتا بقول مولوی احمد رضا اہل ماسک بڑی کے جو اسے کہ معذیب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے تو خود مولوی نعیم الدین کا اپنے قول سے اپنے اوصاف پر کفر مان کر ہوا۔

اسے چشم اشبار و را دیکھ تو سہمی ہوتا ہے جو خراب و تیرا ہی گھرنہ ہو علی ہذا مولوی شمس علی خان صاحب مرحوم شاذلی مولوی نعیم الدین کے مقتدا و اشرف شاذلی کے پیرو تیبہ و مدرسہ متار بندی مدرسہ شاہی سید مراد آباد شریف علیہ السلام اپنے تصدیق میں اکابر علماء و علماء اہل دیوبند معتقدین مولانا شہید مرحوم کی شان و مدح

میں لکھتے ہیں
 عالم اکمل رئیس الاذکیا حافظ تعمیر و سرکار کن مجید
 مولوی قاسم نانوتوی آنکر بود اند زمان خود و حمید
 در عداقت از قلاطون بیشتر در سخن رانی ز سمیان و لبید
 چون شرف بخش مراد آباد شد دید علم و فضل را قحط شد دید
 مدد سے از چند جاری باشته تا شہد از دوسے ہمہ کس مستفید
 داشت ہر کس جتنے از خاص عام چندہ اورا بجان و دل گزید
 اولاً غریب و گنجل او شد ند پترشش امر اور دسائے مدید
 بار نقش تیغ کس برداشتند ہر کیے در غیر اندیشی فرید
 اول اقدم رئیس دین پناہ حق منش مقبول در گاہ مجید
 آنکہ کارش کاریزوان ست بس ہمتش مقصود اوصاف حمید
 تا بچو لانگا بحث آورد و دشمن دیں در گریبان سر کشید
 از تلافی محمد با طے اسم و الایش ہی گردید پدید
 ثانیاً سر علیل ارباب سخن در طریق نکتہ پداری فرید
 حامی دین غیر خواہ مسلمان آنکہ شد خلق ز علمش مستفید
 ثالثاً شان استادی مرشدی گنج معنی راز بان او کلید
 سینہ اش بحر محیط علم دین دیدہ عالم ندید اور اندید
 مولوی احمد حسن کندر کمال آنکہ در اقربان خود باشد و حمید
 رابع ایشاں کرم فرمائے من کرد خود را وقت این کار سعید
 حاجی اکبر کہ از سبیل سخا عالمے راز بردام خود کشید
 میرزا صاحب کہ حسن سیرش نام نامیش شود بد تو پدید
 گر محمد با نئی متعظم کنی کافرین خوان شد برایشاں کرید
 آن چنان دادند داد اہتمام

ربہ حرمہ فاعین اطفالک من شر و رطل شیطان موبدا
 پائے ہار ج شکست و شکست و گفت کہ خوشا طبع طرب انگیز
 اور خود مولوی نیم الدین رسالہ فرزند انور شاد و صاحب مولانا محکم محمد دین اعلیٰ
 صاحب مرحوم تلمیذ رشید حضرت میان صاحب مولانا سید تندر حسین محدث
 دیوبندی و کلمۃ اللہ علیہ کوکری جناب مولوی میکم ہدایت علی صاحب اسلام علیکم نگاہت
 کیا عجیب بات ہے کہ ہیں مولوی نیم الدین کے مقتدی مولوی حسرت علی صاحب مرحوم نو اکابر
 حضرات دیوبند اور علماء و علماء ہیں مراد آباد مدرسہ شاہی مسجد مقتدی مولانا شہید مرحوم
 کوپنچیشو مقتدا استاد و مرشد بحر العلوم دین رئیس الاذکیا یکستے زاد و غیرہ مہماد و
 اوصاف سے عقب فرمادیں اور ان کے تاخلف اپنی جہاد و عبادت طبعی سے بزرگان دین
 صاحب فضل و کمال کو کافر و مردود و ظہر اویں اور ہوان کو کافر نہ جانے وہ ہیں کافر ہو گیا
 معاذ اللہ عن سوا کلامہ اذ الخبیث چنانچہ مولوی نیم الدین صاحب کے خالص صاحب بریلوی
 احکام شریعت حمد اول صف میں لکھتے ہیں
 "وہابیہ دیوبندی کہ اپنے آپ کو خاص اہلسنت و جماعت کہتے تھے بنے چٹنی نقشبندی
 بنے نماز روزہ ہمارا سا کرتے ہماری کتابیں پڑھتے پڑھاتے اور انہوں نے سوال کو گالیاں
 دیتے ہیں یہ سب سے بدتر و ہر قاتل ہیں۔
 ایضاً صف میں لکھتے ہیں۔
 "وہابی کا کوئی حق نہیں کہ وہ مرتد ہیں۔
 ایضاً صف میں لکھتے ہیں
 "وہابی دیوبندی وہابی غیر مقلدان سب کے ذمے بعض نجس و مردود و حرام قلعی ہیں
 اگر یہ لاکھ بار نام لکھی میں اور کیسے ہی متقی پرہیز گار بنے ہوں کہ یہ سب مرتد ہیں۔
 ایضاً صف میں لکھتے ہیں
 "وہابی دیوبندی و غیرہ کہ حق کی نماز نماز ہے نہ ان کے پیچھے نماز نماز بالفرض وہی جمعہ
 یا عیدین کا امام ہوا اور کوئی مسلمان امامت کے لئے نزل سکے تو جمعہ و عیدین کا ترک فرما دے"

جسم کے بدلے ظہر پڑھے اور عرفان شریعت پر یوں بھی مراد آباد میں ہے
"نازوتی و دیوبندی کی نسبت صاف صریح تصریح ہے کہ من شک فی کفرہ فقد کفر
جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے و اگر مسلمان سمجھتا ہے کہ صاحب ارشاد جانتا ہے
کہ پیر بنانا"

ایضا فتاویٰ رضویہ جلد اول مسئلہ میں لکھا

"معاذکرنا تو خود ہی حرام قطعی و گناہ کبیرہ ہے اگر بلا قصد بھی ان کے بدن سے چٹو
جاتے تو وضو کا اعادہ مستحب ہے"

ایضا ص ۳۰۰ میں لکھا

"دیوبندی غیر مستند خدائے تعالیٰ اجمعین"

ایضا مفتوحہ حصہ اول برطویہ ص ۱۱۰ میں لکھا

"دہائی وغیرہ گذر سرمدین کے جنازہ کی نماز انہیں ایسا جانتے ہوئے پڑھنا کفر ہے"

ایضا ص ۱۰۰ میں لکھا

"وہابیوں کی نوافل ہوئی مسجد مسجد ہے یا نہیں ارشاد کفار کی مسجد میں گھر کے ہے"

تحلیل احمد رشید احمد شرف علی کے کفر میں ہوشک کرے وہ خود کافر من شکی فی کفرہ

وہ داریہ ذلت کفر

پس جبکہ مولوی نعیم الدین ابن مکی نے زعم باطل میں حملہ سے دیوبند و احمدیہ مرید

ظہر سے ان کا ذکر عرض نہیں مراد و حرام قطعی ہوا ان کی نماز و کعبہ کے تہذیب و تہذیبی

جو ان کو مسلمان ہانے وہ بھی کافر ہے چنانچہ ان سے معاذکرنا حرام قطعی و تصدیق سے

بدن چٹو جاتے ہے اعادہ وضو ہوتا ان کے جنازہ کی نماز پڑھنے سے کافر ہو جاتا ان کی مسجد

بنوائی کا حکم مثل گھر کے ہوتا کہ کہیں وہاں یا خانہ مشابہ کہ نکاسات و احوال مستقر اشرا

لہذا مراد آباد کے فرقہ نعیمیہ کے نزدیک ذبحہ قصاباں اور مختصرین مٹانے دیوبند

مدرسہ شاہی مسجد سب مراد و حرام قطعی کے ہو کر کافر و مرید ہوئے یہ کس قدر کثرت

لوگ ایسے ہیں جو علمائے مدرسہ شاہی مسجد مولانا سید محمد قاسم علی صاحب دام شہر

جامع مسجد و عید گاہ کی امامت کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں ان کو مسلمان و مبتلا مقتدا
جان کرنا پڑھتے ہیں اور نماز جنازہ ان سے پڑھواتے ہیں کیونکہ ظہر کی بڑی اہمیت و شہرہ ساجد

میں جامع مسجد و شاہی مسجد ہی ہے تو یہ سب امام و مقتدی مولوی نعیم الدین کے زعم باطل

میں کافر و مرتد ہے ایمان خارج از اسلام ہو گئے پھر ان میں ایسے بھی ہیں جو دونوں کی اقتداء

نہیں نماز پڑھتے ہیں آپس میں سلام و کلام مصالحہ کھانا پینا شادی غرض میں شرکت میں و ملاپ

دیکھتے ہیں حتیٰ کہ مولوی نعیم الدین کافر و کفر میں مولانا سید "ایت الحق صاحب اہل حدیث

مروم کو اسلام ملے لیکن زمانہ اجراء تکمیل ۱۳۲۰ھ کے بعد ۱۳۲۰ھ میں مرقوم ہو چکا ہے تو کیا

خود مولوی نعیم الدین صاحب مع اپنے سب فرقہ کے کافر و مرتد ظہر میں گئے اپنا بولنے لایزال

مکمل یہ ہے کہ مولوی نعیم الدین کا یہ اختراعی طریقہ فقہانہ کبیرہ جس سے تقاضا پیدا کرتا

منصوب ہے عوام (خود رسومات و بدعات گورہستی میں شہک اور اس کے شوگر کثرت ہے)

و تہذیب میں ان کا ہم پیالہ ہم نوا ہوتا بعض دنیا طلبی زراہ و زری کے لئے ہے ان کو اپنی طرف

بائیں کھینچنے لگتی ہیں و جاہت قائم کرنے کے لئے ہے مقتدا و تابعین رسومات و مملووات

کو کافر و مرتد بنانا سب سے کہ عوام اس کید و شریب میں جلیپنس جادیں گے اگر وہ عوام

کو اتفاق و اتحاد کی ترغیب دلاتے شرک و بدعت رسومات سے روکتے مخالفین تو سید

دوست کی ان کو تاکید کرتے (عوام اصول و عین اسلام ہے جس کی تحمل و شریح قرآن و

حدیث اقوال و سلف مسلمات سے جو بتائید تقویۃ الایمان واضح ہو سکیں ناظرین اس کے

ہر مسئلہ کو تفریق و تحقیق کے ساتھ طرد کیجیں) تو پھر یہ اتفاق و شقاق کون پیدا ہوتا

حق اہل حدیث کے اختلاف کی حقیقت

اسی کے باعث تو مولانا مدہ پلا ہوا

ہے ہلا کہ امر و نہی ہے کہ تمام عوام

و اس اصول عقیدۂ عمومات و سنت پر متوہ ہیں گو بعض جزئیات و شروعات فقہیہ قیاسیہ

ظہر یا کبیرہ شافعیہ جلیب میں مختلف ہوں بلکہ باوجود ہوتے اصول و امر کے فروغ فقہیہ کو

ترک کرنا غلط عقیدہ میں داخل و داخل میں جادہ ہے چنانچہ فقہ حنفیہ کا مستند فتاویٰ

شافعی یعنی مدائنہ ہے جس کی توصیف اور مولوی صاحب سے ہم متدد و قوت نقل کر کے

ہیں کہ شامی جو اہل سنت و جماعت کی بہت معتبر کتاب ہے اور حلیہ ہندو غیر کا اس کی
لدا بتوں پر عمل ہے
مرد المختار رائے لکھنؤ کا سب سے نفیس قرعہ اخیر فقہ کی کمال معتبر کتاب علامہ ابن عابدین
شامی کی مصنفہ ہے

اسی رد المختار شامی جلد اول مطبوعہ مصری مشاہیر و مشائخ میں مرقوم ہے
فقد صرح ابنہ قالہ انما علم الصدوق بے شک تحقیق کہ چنانچہ اور دین سے لکھوں
نہوہو نہ ہی وقد حکى ذلك نے فرمایا جب سنت کو پہنچ جاوے حدیث
ابن عبد البر عن ابی حنیفہ و طبرہ بی منیٰ اشہد و سلم کی تو وہی جہاد مذہب ہے
من الاثمتہ و نقل ایضا اکامامہ بیساکہ اہی جہاد میرے نام کیونکہ وہ غیر سے
الطبرانی عن الاثمتہ الاربعہ و نقل کیا ہے نیز امام شعرائے بھی بارہا انھوں
امامہ وصلی علیہ و آلہ و سلم سے لکھ کر گزرتا ہے ایک دن ایک مذہب کے
واراد ان یصلی لہ ما اخر علی غیرہ موافق اور ادا کرے کہ نہ رہے دوسرے
فلا یستعین منہ لما قد مناہ فی دن دوسرے مذہب کے طبع پر تو اس سے بھی
الخطیۃ عن المحافظین عبد البر ہر حال میں ہے کیونکہ ہم نے شروع میں ہی یقین
والسائر المتفرق عن کل ما قد ای جہاد میرے اور ادا کرے کہ نہ رہے دوسرے
من الاثمتہ الاربعہ انہ قالہ اماموں سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا جب
ادامہ الحدیث اخبرہ وہی صحیح ثابت ہو جاوے حدیث میرے اشہد و سلم
کی تو وہی جہاد مذہب ہے

نیز اسی رد المختار ص ۲۵ میں مرقوم ہے۔

قاخوہ نفسک من ظلمۃ التعلیلہ بخار تو اپنے نفس کو تہذیب کے اندھیروں اور اسکی
دھوئے آلودہا و استظنی یصباح میرت امام میں جگہ ہونے سے اور دھوئے
التحقیق فی ہذا المقامہ حاصل تحقیق کے چرخ سے

اور ایسی ہی صراحت دلو بند ی اور حریم ی اکامہ و لایں سے ثابت ہے۔ چنانچہ

مولانا محمد صاحب گلوہی از: اکابر علماء دیوبند کا فتویٰ قادیان رشیدیہ جمعہ دوم ص ۱۱
میں مرقوم ہے

سوال مولانا سید محمد ندیم حسین صاحب کو جو دہلی میں محدث ہیں جو لوگ ان کو مردود اور
خارج اہل سنت سے جانتے ہیں اور لاندہ مذہب کہتے ہیں آیا یہ کہنا ان کا صحیح ہے یا نہیں یا جو
صحیح ہوئے کے ایسے لوگ قاسم بدکار ہیں یا نہیں اور مولانا صاحب کے عقائد اور اعمال موافق
اہل سنت و الجماعت ہیں یا نہیں اور حضرت سلمہ کے عقائد اور مولانا صاحب کے عقائد میں کچھ
فرق ہے یا یقین ہیں جو بعض جزئیات میں یا اکثر میں اختلاف ہو تو یہ کہہ دیا امر نہیں ہے جس کی
دوسرے ان کو ایسا گمان کیا جائے جو اب بطور بسط کے ارقام فرما دیں کیونکہ ایک عالم ان کو
لعن و لعن کرتا ہے اور بدتر فاسقین سے جانتا ہے فقط

الجواب جندہ کون کا حال معلوم نہیں اور دوسرے ساتھ ان کو طاقات ہے لیکن لوگ
ان کے حال کے بیان میں مختلف ہیں اگرچہ ان کو مردود اور خارج اہل سنت سے کہنا بھی
سنت ہیما ہے عقائد میں سب متحد مقلد غیر مقلد ہیں البتہ اہل میں مختلف ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ
اعلم رشیدیہ گلوہی حنفی عنہ

امامہ
مستند

حق ہذا مولانا گلوہی کو موقع سبیل ارشاد مشافہہ فرماتے ہیں جب خود شامی
کام کم موجود ہے تو کسی کے قیاس کی کیا ضرورت ہے کیونکہ ظان حکم نص کے قیاس سے ثابت
کرے گا تو وہ فعل نہیں گا اور موافق نص کے ثابت ہو گا تو لا حاصل ہو گا

پس اگر خطا تحقیق معلوم ہو جائے تو اس کو رد کرنا ضرور ہے

انفرض بعد ثبوت اس امر کے کہ یہ مسئلہ اپنے امام کا فرائض کتاب و سنت کے ہے ترک کرنا
ہر مومن کو لازم ہے اور کوئی قادیانی بعد و مروج اس امر کے اس کا مستکر نہیں ایسے ہی خود کو ی
محمد رضا خاں صاحب بریلوی حاشیہ حیات الموات ص ۱۱ میں لکھتے ہیں

مولانا علی قادیان مرآۃ شرح مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب الخطیۃ میں فرماتے ہیں
قولہ الصلوات حجتہ جب تقلید ہمارے عزیز یک قول صحابی مجتہد ہے جب تک کسی سنت

عنہ تاملانہ یقینہ حنفی من السنۃ کے معنی ہیں

انتہی اقوال و ہذا کا مخلص بقول
 انصافی حاکم کل دلیل برک لہا
 اقصی منہ (یعنی وہاں لکھا اور دیکھی
 زیادہ قوی دلیل کے سامنے

ایضاً ص ۳۴۳ حیات الموات میں لکھتے ہیں۔

بلکہ علماء کرام کو اس میں اختلاف ہے کہ عقائد میں تقلید مقول ہی ہے یا نہیں ان کو ایک
 رسول کو سچا جنت و نارا کو موجود سوال و جواب و نیم تقرق جاننے میں اس کا کوئی عمل نہیں
 کہ فلاں فلاں مشائخ ایسا فرماتے تھے بعض ان کے اعتبار پر ان لیا ہے۔

ایضاً ص ۳۴۴ مثلاً قیاس دلیل شرعی ہے مگر اس کے آگے نامقبول نیز فتاویٰ رضویہ
 جلد اول ص ۳۴۸ میں لکھتے ہیں

ان اخذنا بقول امامنا العیس
 تقلیداً شرعیاً لکنہ عن دلیل شرعی
 انما هو تقلید عن فی عدم معرفتنا
 بالدلیل التفصیلی لہذا تقلید الحنفی
 ولا مبالغہ من الشرع و ہذا المراد
 فی کل ما ورد من تقلید قتال
 المدق البجاری فی مسئلہ الثبوت
 التعلیل العمل بقول الغیر من غیر
 حجتہ کا خذل العالی و اللہ محمد من مشہد
 فالرجوع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 الی الاصحاح لیرمہ و کہ العالی الی
 المقتی والقاضی الی اللہ والی کا حیل اللہ
 و ثبوت ہر نفس کے ان دونوں میں۔

نیز مولوی صاحب بریلوی کی مستند فقہ حنبلی کی کتاب جس کے متعدد حوالے فتاویٰ رضویہ

جلد اول ص ۳۴۷ و ص ۳۴۸ میں تو ہم نے بعض حاشیہ شریح وقایہ ص ۹۸ میں ہے
 ان کان الضلال اسکا تقلید اسکا
 فلا حرج من الجاہل یؤملہ میں نے یہاں بلا تقلید جلی ہی کرتا ہے۔

نیز مولوی صاحب بریلوی کے والد مولوی فی علی صاحب رسالہ فیہل العلم والعلماء بعضی پر اس
 بریلی ص ۳۴۸ میں لکھتے ہیں "جو لوگ تقلید دین پر ثابت رہیں گے نام کے مسلمان رہ جاویں گے"

تقلید شخصی کی حیثیت شرعی اگر تقلید حقیقی ہو تو اس کا شائع ہونا ہی ہے بعض ہے اصل
 بلا ثبوت قابل مذمت و مکر ہی ہے جس کی توضیح مدلل مفصل انہ سلف محققین اور خود مولوی صاحب
 سے بکثرت نقول کے ساتھ شروع کتاب میں لکھ چکے ہیں کہ تقلید نامہ بدخواہ عقائدیات میں ہو
 خواہ فرعیات میں نمودات میں سے ہے کیونکہ تقلید تو بغیر دلیل و وجہ کسی کے قول پر عمل کرنے کا نام ہے
 اور جو دلیل کے ساتھ ہو جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح فرمان یا اپنے ہر لمحہ کا مطلق عالم کے فتویٰ
 پر عمل یا فاسی کے گواہوں پر اعتقاد کو اس کا نام تقلید نہیں ہے بلکہ ثبوت صریح کتاب الہی اور سنت
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پارہ ۳ سورۃ بقرہ میں فرمایا۔

وَمَا تَشَاءُونَ أَتَّبِعُ
 اور گواہی دو گواہی ۱۰۱ پڑھو میں سے

اور پارہ ۴ سورۃ مائدہ میں فرمایا۔

وَمَا تَشَاءُونَ أَتَّبِعُ
 مگر اسے جو مایا کر اللہ کے گواہی دیتے کہ

انصاف کی

اور پارہ ۲۸ سورۃ طلاق میں فرمایا۔

وَمَا تَشَاءُونَ أَتَّبِعُ
 اور گواہی دو گواہی میں سے اور شہادہ دو گواہی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الاخیر کہ بھیر الشہادۃ الی باقی
 کیا دعوت ہے کہ بھیر گواہی دینے والوں کی ہوتی

شہادہ قبل ان یسألہا ابن رسول
 میں جو گواہی دیتے کہ میں جو سوال کرتا ہوں

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا ساتھ قسم اور

بہین و شہادہ (وہاں مسئلہ)

پس جس طرح تقلید ہے دلیل کسی کے قول کے ماننے کا نام ہے اور اس کا شرعی اصل
وہ ہے ثبوت و منوع ہونا کلام اللہ دین و فقہاء محدثین جلیلہ دست علماء سے واضح ہو چکا بلکہ مخصوص
قرآن و سنت کے خلاف ہونا بھی۔

تقلید شخصی اور مولانا شہید اسی طرح مولانا شہید مرحوم اور آپ کے مجدد و مجدد حضرت مولانا
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ارشادات سے بھی ایسا ثابت

ہے چنانچہ ایضاً الحق صوفی میں فرماتے ہیں۔
ہر کس را حقیق احکام قیامیہ و اشغال
میر کون کو حقیق احکام قیامیہ و اشغال مولانا شہید
صوفیہ و قوانین عربیہ ضرور نیست و
ادارہ و تقلید شخص معین از مجتہدین مشایخ
و ذرا کان دین و بیکہ ہمیں قدر کا نیست کہ
دین کے احکام جتنے پیش آئند ان کے از ایشان
استفسار کر دہ شود و انکے ادارہ و تخریج
مثل ایمان بالا نبیہ انرا کان دین فخر وہ
شود و لقب حنفی و قادری مثلاً ب لقب
مسلمان و سنی اظہار کردہ شود و اختیار
از شافعیان و چشتیان مثل اختیار از کفار
و دوافع از لوازم دین فخر وہ شود و
انتقال را از مذہب بے مذہب با طریقہ بطریقہ
مثل ارتداد و ابتداع و بی موجب قتل
و ہنگام معذور کردہ شود۔ بالجملة غرض
از اس حکم انکے اشتغال بہ تحقیق ظاہر ہے کہ
و سنت و تقیم و تنظیم آن خواہ بعنوان باشند
خواہ با سماع مضامین آن و سنی و
اشاعت آن از جنس اہل و ضرب و
لباس است کہ مدار زندگی ہر اکسنت
ہر کس را حقیق احکام قیامیہ و اشغال
میر کون کو حقیق احکام قیامیہ و اشغال مولانا شہید
صوفیہ و قوانین عربیہ ضرور نیست و
ادارہ و تقلید شخص معین از مجتہدین مشایخ
و ذرا کان دین و بیکہ ہمیں قدر کا نیست کہ
دین کے احکام جتنے پیش آئند ان کے از ایشان
استفسار کر دہ شود و انکے ادارہ و تخریج
مثل ایمان بالا نبیہ انرا کان دین فخر وہ
شود و لقب حنفی و قادری مثلاً ب لقب
مسلمان و سنی اظہار کردہ شود و اختیار
از شافعیان و چشتیان مثل اختیار از کفار
و دوافع از لوازم دین فخر وہ شود و
انتقال را از مذہب بے مذہب با طریقہ بطریقہ
مثل ارتداد و ابتداع و بی موجب قتل
و ہنگام معذور کردہ شود۔ بالجملة غرض
از اس حکم انکے اشتغال بہ تحقیق ظاہر ہے کہ
و سنت و تقیم و تنظیم آن خواہ بعنوان باشند
خواہ با سماع مضامین آن و سنی و
اشاعت آن از جنس اہل و ضرب و
لباس است کہ مدار زندگی ہر اکسنت

لہذا یہ کہ مجتہدین اکبر (ع) (ع) (ع)

و اشتغال با حکام فقہیہ معتبر و اشتغال
مولانا شہید از قبیل ملاقاة و سنیہ سنت
کہ خدا ضرورت بقدر حاجت بعمل
آئند و بعد ازاں بکارا صلی خود مشغول
باشند و عنوان و خدا را خود محمدیہ عاملہ
و تسبیح قدیم باید اوشت نہ مذہب
خاص و اسلاک در طریقہ مخصوصہ بلکہ
مذہب و طرق را مثل و کائنات حلال دین
باید مشرود و خود را از مسکنان جنت محمدی
پس چنانکہ سبب ہاں را عنوان سپہ گری
شعار است و اعلا بکر سلطانی کار و بار و
حقے کہ بروائے محتاج میشوند اندام و
کہ بدست باید گیرند و بقدر حاجت
بہنوی آئند و باقی باہر لے وقت ضرورت
نگاہ میدارند و بکار خود مشغول میباشند
ہمچنین محمدیہ عاملہ و اشعار خود باید کرد و
اقتضا ظاہر سنت را کار و بار خود باید داشت
و حکم فقہیہ مجتہد را و اشتغال ب صوفیہ معتبر
را کہ خالی از شوب فساد و بدعت باشد
بقدر حاجت استعمال باید کرد و نماید
از بدعت آن قوش نباید کرد و حاصل حکم
انکہ احکام فقہیہ کہ مجتہدین سابقین مسلم
از مجتہدان را بقیاسات مجتہد مستہلال
نمودہ اند بے شک از قبیل سنت است
اما جنس سنت تحکیم کہ در جنب سنت حقیقیہ

و اشتغال با حکام فقہیہ معتبر و اشتغال
مولانا شہید از قبیل ملاقاة و سنیہ سنت
کہ خدا ضرورت بقدر حاجت بعمل
آئند و بعد ازاں بکارا صلی خود مشغول
باشند و عنوان و خدا را خود محمدیہ عاملہ
و تسبیح قدیم باید اوشت نہ مذہب
خاص و اسلاک در طریقہ مخصوصہ بلکہ
مذہب و طرق را مثل و کائنات حلال دین
باید مشرود و خود را از مسکنان جنت محمدی
پس چنانکہ سبب ہاں را عنوان سپہ گری
شعار است و اعلا بکر سلطانی کار و بار و
حقے کہ بروائے محتاج میشوند اندام و
کہ بدست باید گیرند و بقدر حاجت
بہنوی آئند و باقی باہر لے وقت ضرورت
نگاہ میدارند و بکار خود مشغول میباشند
ہمچنین محمدیہ عاملہ و اشعار خود باید کرد و
اقتضا ظاہر سنت را کار و بار خود باید داشت
و حکم فقہیہ مجتہد را و اشتغال ب صوفیہ معتبر
را کہ خالی از شوب فساد و بدعت باشد
بقدر حاجت استعمال باید کرد و نماید
از بدعت آن قوش نباید کرد و حاصل حکم
انکہ احکام فقہیہ کہ مجتہدین سابقین مسلم
از مجتہدان را بقیاسات مجتہد مستہلال
نمودہ اند بے شک از قبیل سنت است
اما جنس سنت تحکیم کہ در جنب سنت حقیقیہ
میں تمام و اولیٰ سے ہے کہ وقت ضرورت بدو
حاجت میں ہی ہوتے اور بعد اس کے بہت سی
کام ہیں مشغول ہوں اور نہ نامراد لباس اپنا محبت
خاص اور طریقہ سنت پیش ہے دین کو ہر ضعیف کرنا
مذہب کسی مذہب خاص کا اور دین کو ہر طریقہ خاص
میں مذہب خاص میں اور دین کو ہر طریقہ خاص میں
کہ بہت پہلے اپنے آپ کو دین میں مشرک کرنا
چاہتے ہیں یہ کہ یہ دین کا عنوان سپہ گری لباس
ہے اور ہر نامراد لباس کا اور ہر طریقہ وقت
دین کے محتاج ہوتے ہیں جس دوکان سے کہ ہاتھ
نکوتے لے لیتے ہیں اور بدعت حاجت استعمال کرتے
ہیں اور ہاتھ کو دین سے ضرورت کے لئے نکالتے ہیں
اور اپنے کا اور ہاتھ مشغول ہوتے ہیں اس طرح
خاص محمدیوں کو طریقہ اپنے کرنا چاہتے اور قلم
دیکھتے ظاہر سنت کو کار و بار اپنا کرنا چاہتے اور
احکام فقہیہ کو کہ بیج ہوں اور اشتغال ہونے سے
یوعلیٰ گزشتہ سدا وادہ بدعت استہ ہوں بقدر
حاجت استعمال کرتے چاہتے اور نہ یادہ حاجت
میں میں ہوں نہ وہ ہے حاصل حکم یہ ہے
کہ احکام فقہیہ مجتہدوں میں ہوں کہ کہ میں
کا جہاد مسلم ہے کہ ان میں و قیاسات
مجتہد سے نکالنا ہو بے شک مسلم
سنت سے ہیں مگر قسم سنت حکم سے
کہ سنت ہی سنت حقیقی کے جو برادر ہیں
میں پس زیادتی اور سبب اس

جوئے اور دوسری افراط و تفریطوں کے میں ہم ہرمت سے ہے

قبیل ہرمت است اح

علی بن ابی طالبؑ یا شہید مروج اصول فقہ میں فرماتے ہیں

الترجیع بکثرة المقلدین بالطل لیس

للمسئول بقلة احد المقلدین لیس کسی کی تقلید دگرئی چاہئے

لواجب المقلد بالبعید لیس لواجب کسی نام مشورہ کی تقلید واجب ہے

نیز مولانا شہید مروج منصب امامت مسئلہ میں فرماتے ہیں۔

چنانکہ اجتہاد مجتہدین و قیاسات قاضیوں

و تکیف مقابل نفس قضی شوریہ بلا ریب

از پائے اعتبار ساقطی گرد ہرگز عمل پر

امورہ کورہ بر تقدیر غفلت نفس جائز

نیست غفلت ہے ہمت اہل اہل زمان

ہیں یاد رفتن چند سے از مسائل فقہ

می شود تا بایں جیلہ جان خود را اگر ز ندر

سلطان وقت محفوظ دارند بدخواہ

را بآن ملزم و ملغم گردانند پس گزند سے

عظیم بروز شرع اندویرد اگر چه

قالب شرع قائم می نماید

نیز مولانا شہید مروج تنویر العینین مسئلہ میں فرماتے ہیں۔

وقد ورد الناس فی التقليد والتعصب

لی التزم التقليد شخص معین حتی

منعوا الاجتهاد فی مسئلہ ومنعوا

افتقار غیر امامہ فی بعض المسائل

وهذا من الامار العیة الی الباقی اهلک

الشیعة منہ ولا یجوز ان یشرعوا

علی ہلاک الا ان الشیعة قد

بلغوا اتصافا حوزوا (مرد)

التعصوب بقول من یزعمون

تقلید دھڑکا د اخذوا فیہا

عازلوا الروایات المشہورة الی

قول امامہ و الحق تاویل

قول الامام الی روایات

ان قبل واکا فالترک

ایضا ص ۳۸ ولیت شعری کیف یجوز التزام

تقلید شخص معین مع تسکین

المروج الی الروایات النقولہ عن

النسب علیہ وسلم العویۃ

الدالۃ خللات قول الامام

المقلد فلی لمرکز قول امامہ

فقہی شاشۃ من الشرائع کما

یدل علیہ حدیث الترمذی عن

عدی بن حاتم

نعلم من هذا ان اتباع شخص

معین بجمہت بیک بقولہ ذات

ثبت علی لا قدر دلائل من السنۃ

والکتاب و دایر الی قولہ شریف

من النصرة و حفظ من الشرائع

والعجب من القوم لا یخافون

من مثل هذا الاتباع بل یحییون

کرسر کوئی شخص سے ہے یا ایک شخص سے

فرق ہے کہ شیعہ نہایت تعدد ہے جو ایک کے کچھ

کچھ سوچو بڑ کرنے کے خصوص کے ذکر کرنے کو کہنے

پراس شخص کے کا قائل ہیں اسکی تقلید کے اور ان

کو کوئی یہ حال ہے کہ کبھی نے کچھ میں عبود مشہور

روایتوں کو اپنے امام کی بات کی طرف ادوات ہے

یہ کہ یہی امام کی بات کو کچھ ایسا کہ کچھ کی بات

کے قائل ہیں تو ان کی بات اور نہیں تو امام کی بات

کو چھوڑ دینا چاہئے

۱۱۔ انوس ہے کہ کیونکر جائز ہو گا کہ امام کی ایک شخص

میں کی تقلید کو اور جو قدس کے رجوع کرنے

پر ان روایتوں کی طرف جو مقول ہیں ہی کی اشارت

و سلم صان صان ادوات کرتی ہیں علامت

پراس امام کے قول کے جس کی تقلید امام کی گئی ہے

پھر گرد چھوڑی کسی نے اپنے امام کی بات اس کے

دل میں شائبہ شریک گھسا ہوا ہے جس طرح دولت

لقد ہے اس پر حدیث ترمذی کی حدیث بنی حاتم

رضی اللہ عنہ سے ۱۱

۱۲۔ موسوم ہیں حدیث ترمذی کے تقلید کرنا شخص میں

کی اس طرح کرنا کہ اس کے قول کے ساتھ اور کچھ

ثابت ہیں علامت اس کے وہ کی تاب دست سئلہ

تاویل کرتے کہ بد دست کو امام کے قول کی طرف

اس میں شہ ہے نہایت کا ادھر ہے شرک کا

ادھمب ہے ان لوگوں سے جو خود نہیں کرتے

اس طرح کی تقلید سے بلکہ علم کرتے ہیں اس

تقلید اور شاہ ولی اللہ علی ہدایہ شہید رحمہ اللہ کے ہمدرد مولانا شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ

اگر مومن ہو تو خواہی کہ مبنی علیہ السلام کو طالب
دینا باشد و غور بر تقلید سلف و معروض
از خصوص کتاب و سنت و تحقیق و تشدد
یا استسکان علیے راستہ را سفر از کلام
شامع معصوم بی پروا باشد و باشد و احکام
موضوع و تاویلات فاسدہ و مقتدا
تو دساختم باشد و تا شاکن کاظم ہم ہیں

نیز شاہ صاحب موصوف القائلہ الوصیۃ کی اول وصیت میں فرماتے ہیں
و در ان تقریرات فقہیہ را بر کتاب و سنت
عرض نمودن اگر مولف باشد و معین
قبول آوردن و الا کلامی بد پریش نمازد
داون امت لا یجوز وقت از حق تمہدات
بر کتاب و سنت استفادہ حاصل نیست و
مکن متقی فقیہ کہ تقدیر عالمی را دست
آویز ساختہ تتبع سنت لا ترک کردہ باشد
و بدیشاں التفات نکردن قربت
خدا بچشم بد و روی دیناں اھ
نیز شاہ صاحب موصوف مقدمہ لیلۃ منک میں فرماتے ہیں

فان بلغنا حدیث من اھ رسول
المعصوم الذی فرض اللہ علیہا
طاعتہ و بد صالحہ بد علی خلاف
من ھبہ و ترک احادیث و اجتہاد لک
مگر پیچھے ہم کو بھی سند سے حدیث رسول
معصوم علیہ السلام ہے جس کی کہ فرما ہوا ہے اللہ تعالیٰ
نے ہم پر فرض فرمائی حدیث معصوم کے
غلام پر ولادت کرے اور ہم حدیث کو چھوڑ

التقنین من اھل السنۃ و ما عدہ و تابعہ
ظہور الناس لرب العالمین و ہکذا
فی حجة اللہ البالغۃ ص ۱۱
نیز محمد شاہ صاحب موصوف القائلہ الوصیۃ میں فرماتے ہیں

و فی من یکون عامیاد یقلد رجلا من
الفقہاء یجوز انہ یقتضی من
مشملہ الخطا و ان ما قالہ ہوا الصواب
لیتقہ و اخصر فی قلبہ ان کا یترک
تقلید و ان ظہر الدلیل علی خلافہ
و غلط سار و اھل القریۃ من حدیث
حاضرہ و ان قال معتمد علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقلد اھل الاجالہم
و رہبانہ و اھل اہل من دون اللہ
نیز شاہ صاحب موصوف از احوال الحقاہر جلد ۲ مقصد دوم مطبوعہ مدرستہ ملی بریلی ص ۱۱۱

میں فرماتے ہیں۔

جستہ کہ سرایہ علم یشاہ شرح و قایہ و
ہدایہ باشد کجا ادراک اہل سیر و قیق
توانند کرد
میں لوگوں کو بھی سواہ موت شرح و قایہ اور
ہدایہ ہیں جو وہ معانی میں شرح کی یاد کیوں کو کیا
کھیں گے

نیز مقصد دوم مشہد میں فرماتے ہیں۔

تا انراض دولت شام میج کس خود و جانی
و شانی ملی گفت بلکہ آدہ را برد فن
مذاہب اصحاب خود تا دل میگردند
و دولت عراق ہر گے برائے خود
نامے معین خود تا انص اصحاب نیابد
برو کہ کتاب و سنت حکم کند و فتوے
مذہب شام راوی موت کے ہم جو جانے تک کوئی
شخص اپنے آپ کو شخصی و شانی نہیں کہتا تھا
بلکہ دلیلوں کی تامل اپنے اصحاب کے مذاہب
کے موافق کر دیتے تھے و دولت عراق و ہمد
میں ہر شخص نے اپنے اپنے ایک ایک نام میں کر دیا
تک اپنے ہوا ہے تصریح کیا ہے کہ فی سنت کے

کہ از متفقائے تاویل کتاب و سنت
لازم می آید احوال حکم اساس گشت
ایشان نقل معلوم می فرمایند :-

وجود را مقلد نفس بودن هرگز راست
یعنی آید و کار سے منی کشاید اکثر مقاصد
در عالم از ہمیں بہت ناشی شدہ -
ایشان مسئلہ ۲۶۸ کہ داعیہ اکبرہ مانفس
اد قبول کند از سر جہت حق ذات سر تقدیر چل
دریں داعیہ متفق باشند بر کات مجیدہ رکاب
او ظاہر شود -
نیز و دیگر شاہ صاحب موصوف کی کتاب قرۃ العینین فی تفسیل الشیخین مجتہدین دینی مسئلہ ۱۳۵ میں فرماتے ہیں :-

اما من سخن بکنے کہ سرایہ علم الذکر قدوسی
دو قای نہ باشد حقان گفت - اما من نکتہ
کے کہ سرایہ نقد او شرح وقایہ و نہاج
باشد منی تواند دانست آنرا عالمی شجر
باید لیکن دین مقلدان بنور کن زیر و بند
نیز شاہ صاحب موصوف التہیات الاکبریہ میں فرماتے ہیں

من کان مقلدا لواحده من الائمہ
و ملقبہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلمہ صا یخالف قولہ فی مسئلہ
و غلب علی ظنہ ان ذلک نقل صحیح
فلیس لہ رد فی ان یتزل حدیثہ
علیہ السلام فی قولہ غیرہ و ما ذلک
شان المسلمین و یخشی علیہ اتفاق

ان فعل ذلک
علاوہ بریں شاہ صاحب موصوف کے مکتبہ الصدوق مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

کے اقوال معتقد مذمت انواع تقلید میں ص ۱۲ تا ص ۱۸ میں تفصیل گند چکے ہیں واضح ہو کہ کسی خاندان
مقدس دہلوی کی معتقدات کتب سے سر دیا فقہ بریلوی بریلوی کے پیران پیر تک بھی مستفیض تھے
جس سے ان کی کذب بیانی و بارہ توہین و تکلیف اللہ دین کے الزام میں واضح ہو چکی -

نسبت محمدی اور دیگر نئی نئی نسبتوں کی بحث
اپنا محمدی طریقہ خاص اعلانیہ لکھتے اور توحید و ملت اپنا کام رکھنا چاہیے اگرچہ ان سے بعض رکھنے

والے اور اس پر طعن و طعن کرنے والے کہتے ہی ہوں - کہ نہ کہ چک چک یا لکھتے خود بخود افسوس یہ
فرقہ بانند ایمان بہ انبیاء کے ارکان دین سے فرقہ بندی کو اپنے لئے لازم رکھنے لگا مقلد و مرید
ہونے نہ ہونے کے فرق کو اپنے اپنے حلقہ میں مثل مرتد باعلی کے شمار کرنے لگے -

ایک حدیث بھی سن لیجئے جو سنن ابوداؤد میں وارد ہے -

عن عبد السلام بن ابی حازم فی مسندہ
قال شهدت ابامیرزا دخل علی
عبد اللہ بن ابی زیاد فسلموا
عبد اللہ قال ان محمدا یکر
ھذا اللحد اسم فقہہما الشیخین
فقال ما کنتم احب ابی ابی فی
قوم یعبرونی بصیۃ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ثم خرج مغضبا رواہ
ابوداؤد مسندہ ۲ باب الخوض

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن زیاد کوئی جس کے دو گورنری میں حضرت حسین
شہید کئے گئے اس نے صحابی کو محمدی ہونے کی وجہ سے حار و لاثی اور صحابی بھی بوجہ محبت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ محمدی کے مار دلائے سے زنجیرہ پکڑ چکے تھے پس فرقہ بندی کے لازم
کی توجہ انبیاء کے جواب میں کہ جسے من مصل باطن کے ہر طرف سے گندہ کی ہوگی - نیز حضرت سیدنا

یمنع جازنا ما علیہما من العلم
 کا بیان کا بر معانہ یکی فی
 موجب تکفیر العکیدانی امانت
 السحدثین الذین حررہما
 انشاء الذین المفہوم من قولہ
 کا اہل الحدیث المعقبات الی
 قلۃ الاکادب المعضی بسو الخافۃ
 لان من المعلوم ان اہل القرآن
 اہل اللہ و اہل الحدیث اہل
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و انشد فی ہذا المباحثی
 اہل الحدیث ہو اہل الشی وان
 لیس یعبیوا نفسہ الغاسر صحبہا
 کہ جس کی نقل قرآن ہے کہ تترجمہ جو ہے کہ وہ من کے
 اس نسل سے جس پر ہم خدا ہوں سے بڑوں کا اتفاق
 چلا آتا ہے ساتھ ان کے کہ ہے وہ کہنے کیلئے
 کہ اس کے علم کی جو حد انما بدین سے ہیں
 امانت کی ہے چنانچہ وہ امانت اسکی من اللہ سے کہیں
 امانت کے اشارہ نہ کرنا چاہئے کہ جاتی ہے جس
 سے اسکا حق اللہ پر ہی نہ ختم ہو کر نہ جاتا
 ہے لکھتا ہے۔ اسنے کہ قیامی بات ہے کہ ابی قرآن
 ہیں شہادۃ حدیث اہل رسول شہادۃ شریعت
 کے ہیں چنانچہ اس بات میں کسی نے اعتراض ہے کہ
 حدیث انصرت مسلم کے صاحب ہیں کہ اگر یہ
 انہوں نے انصرت کی ذات لیتے کی مست نہیں ہوتی
 لیس ہنگامہ نفس قدر میں کلمات طبعات کے تو ہم
 محبت ہیں اور کلام اللہ ہی بقدری۔

شعر مذکور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی رسالہ عمالہ نانہا اصول حدیث
 میں نقل فرمایا ہے۔

تنبیہ کہ یہ ماحول قاری وہ بزرگ ہیں جن کو خود مولوی نعیم الدین نے فرزند التور مستوی میں ملا مفاضل
 کیا تھا مگر اہل علی بن سلطان محمد نقادی رحمہ اللہ اباری گھمسا ہے بے شک ایسے الفاظ
 ہمیشہ مردودہ طریقہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بکنا شرعاً تعالیٰ کے غضب کا
 سبب بن سکتا ہے اگر آسمان سے اس پر آگ اور پتھر برسے تو کہیں اور عقاب یوم الحساب
 کہیں اس سے فراموشی کی مار ہے۔

فتویٰ مردودہ باطلانائشہ مولوی نعیم الدین کی تردید کمال بسط مستحقہ ۸۷۸ء میں مفصل
 دلائل و دلائل شکن اور مسکت معشیت سنیت رفیعہ دین کے گندہ کن ہے ناظرین بڑی امانت
 و انصاف اس کی طرف رجوع فرمائیں۔

پہلی دفعہ پڑھا کہ علامہ اکبر دہلوی بندہ اہل حدیث معتقدین مولانا شہید مرحوم کو کافر و مردود

خارج اسلام کہنے کی کوئی وجہ نہ ہو سوائے ظلم و عناد حسد و بغض نفسانیت و فتنہ و فساد
 حب جاہ و شہرت اور دنیا طلبی کے نہیں ہو سکتی لہذا خود اپنے انہیں پرانے کے الفاظ و اقوال
 مردودہ غیب و غش کے دعا علیہ الا ابلاغ ان ارباب الا اسلام ما استطعت و ما
 توفیقی الا باللہ علیہ الرحمۃ والیہ انیب +

مکتوب شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ مولانا شہید مولانا عبدالحمید رحمہ اللہ تعالیٰ

آخر میں حب و عدا (مختلف) غارت کتاب میں مولانا شہید مرحوم کے فضائل علم و کمالات
 و مناقب میں آپ کے تایا اتنا بزرگوار شیخ و استاد حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث
 دہلوی کا مکتوب گرامی ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے جو بفضل تعالیٰ ہماری فیصلہ ثالثی ہے
 و تعلیم پر ہر شاہ صاحب کے زمانہ میں ایک مولوی یا علمی صاحب مانگیوری شاکر و مولانا ناصر
 نے فتویٰ دیا کہ اگر بند پر حج فرض نہیں ہے اس کے جواب میں مولانا شہید مرحوم اور مولانا
 عبدالحمید دہلوی مرحوم نے جس زمانہ میں آپ بہر اہی قافلہ حضرت سید احمد صاحب کے لکھنؤ
 تشریف فرما تھے فریضت حج کا فتویٰ تحریر فرمایا وہ دونوں فتویٰ جناب شاہ صاحب موصوف
 کی خدمت میں بھیجے تھے اس کے جواب میں شاہ صاحب نے غشی نعیم الدین خاں صاحب
 مرحوم کو جو خط تحریر فرمایا حسب ذیل ہے۔ جس طرح غشی صاحب مرحوم نے حضرت سید
 احمد صاحب کے کمالات و مکاشفات کے متعلق بھی مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے اسی
 وقت قیام لکھنؤ کے اثناء میں تصدیق چاہی تھی اور اس کا جواب بھی شاہ صاحب موصوف
 نے بے بسط تحریر فرمایا تھا جو اب مولوی نعیم الدین آدپر ۱۲۹۷ھ-۱۲۹۸ھ میں منقول
 ہو چکا ہے ناظرین اس کو بھی مکرر ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم غشی صاحب (ماصل ترجمہ) فقیر و مدعو کی طرف سے بھیجے
 عالی مراتب مع محاسن و مناقب سلا شہ سلام سنی کے خط آپ کا مردود قطعاً مستند
 از فقیر عبدالعزیز بعد ابلغ سلام سنون دربارہ فریضت حج ہندوستان والوں پر
 و دعوات خیر تقرون مشکون خاطر دوستی اور اس میں بعض بعض لوگوں کا اختلاف
 و غائر یاد و تکریر ایشان محمد مدظلہ کرنا جو عدم فریضت حج کے ہندوستان پر
 استفتاء در وقت فریضت حج پر ایشان مولوی کے لئے تھیں ہیں۔ بیحدیث سوال کا ایک

ہندوستان و اختلافات میں بعض
کسانیک اوشان برعدہ میں کثرت
ہندوستانیوں کا تعلق ان کے اصول
و اصول جو بات کی دستخطی و اعلیٰ ان
سائنسائی نوآوری و جو اردو و قہری
الاسلام مولوی عبدالحی صاحب
چندالاسلام مولوی محمد اسماعیل صاحب
نادعہ اللہ علماء و فضلاء کا حصول
فرحت قبول نمودہ برضامین مشہر جہا
اطلاع گرویدہ مشتق من از فہادی مضامین
جو اب اول چنان مستند پیشو و کہ
بزرگان مذکور بخیر و وہ چہا رتادی معروفہ
کہ سزا آہن پیش واقفان ایں فن لہار و
باہر است ندیدہ اندر مشکرا دراک
کتب و غیرہ مستبرہ کہ مدار وین متین بر
اشتبہ بہرہ و اقی نبدار اندو از تحصیل
علم و اصول و غیرہ نبد و نبت اندر علم
اوقات و تحصیل شوق نمودہ اندو و رستی
انہم بواجبہا ہر ان فن مذکور بحال و اشکال
است و ریں صورت سند اقل تہیہ شان
ساقط از پایہ اعتبار تصور توان کرد و بر حکام
انہا عمل نمودن سراسر راہ ضلالت و
بطالت پیہ و ان است ایں عقاید
شنیعہ حق سبحانہ و تعالیٰ جمیع مومنین
را مامون و محفوظ و ارد و توفیق طاعت

خود و رزی کند جواب ثانی فوشہ تاج
المفسرین و فخر المحدثین لہر اندر علمائے
عقلمند مولوین مومنین مطابق و موافق
امادیت قویہ و کتب اصول معتبرہ فقہیہ
است چنانچہ مقلد ہندو و مقلد شیان
قصیحاً انہم خود ثبت کردہ شدہ ملاحظہ باید
فرمود تاکہ اطمینان کلی خوابد گرویدہ و فرستادہ
استقامت مذکور و صورت بودن ہندو
و مقلد بر خود و اہل مملکتین اعتیاج
نداشت چرا کہ ایشان در علم تفسیر و
حدیث و فقہ و اصول و منطق و غیرہ
از فقہ مکتبہ مستند ہندو و مقلد شیان گویا
ہندو و مقلد فقہ امت و حمایت جناب
ماری مرامہ کہ شامل حال مولوین
مومنین مست شکر این نعمت عظمیٰ ادا
کردن فیتق اقم حق مل و مقلد یاد و تجاویز
لمراتب علیا قائم گردانند و برائے
اشخاص مین اصل شریعت جمیع مومنین
را ہمیں عنایت الہی خواستنی موجب
نیات اقرو بہت مخلص من مولوین
ممدو مین لایکے علمائے ربانی تصویر
ہرچہ امتیاج ان بحال باشد و بر فتنہ
ایشان پیش نو برد کردہ انشاء اللہ عز و جل
بہر شوق و تمہیل و حق خواہند گردید
و بہت فرحت من اگر کہ جسے بر آید

نہا ہوا تاج المفسرین اندر فخر المحدثین مسودہ
علمائے عقلمند مولوین مومنین کا مطابق
الادب و فنی امادیت قویہ اور کتب اصول معتبرہ
فقہیہ کے ہے چنانچہ ان کی ہندو و مقلد کے ساتھ
تصمیماتی ہر گاہی فتنہ کا مقلد فرمایا ہے
تاکہ پورا اطمینان جو حاصل ہے اور بیونا استقامت
مذکورہ کار و مروت ہونے ہندو و مقلد خود ادا
ممدو مین کے کسی قسم کی حمایت نہیں دیکھنا کیونکہ
وہ علم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور اصول
اور منطق و غیرہ میں فقہ سے کمتر نہیں ہیں اور
و مقلد ان کے گویا ہندو و مقلد فقہ کے ہیں اور
حمایت جناب ماری مرامہ کہ شامل حال
مولوین مومنین کے ہے شکر اس نعمت
عظمیٰ پر ہمیں و اگر مقلد حق مل و مقلد اس سے
بہم زیادہ مراتب علیا کے ساتھ مقلد و مقلد
الادب و فنی اشخاص مین ان کے واسطے اصل
شریعت کے جمیع مومنین کو اسی عنایت الہی
کا جہاں سبب نجات شکر کا ہے علمائے
مولوین ممدو مین کو علمائے ربانین
سے تصور کرنا چاہئے جو حاجت کرنا و شواہد
مشکل سے مشکل ہر ان کے و ہر مقلد شکر
حاجت ہے انشاء اللہ تعالیٰ تمام مقلد و مقلد
دفع ہر عادیں گے عنایت فرشتہ میں اگر کہ
ایک شہ کے شکر کو مقلد ہر تعریف نہ
توسعت پر تصور کر دے مین اعلاء کرنا

و ابظاہر تعریف و توصیف خود تصور تو ان
 کردین انہما برحق بروا تقان واجب و
 لازم است لہذا چشم پوشی در حق مناسب
 نہا شوم و در استفادہ لغت تہذیبیہ مستند
 نہ سیدوش مطلع خواہن رفت و این
 وقت بسبب صنعت طبیعت ہمیں قدر
 اتفاق و کمال جمال خدا کو معجزہ تعجب
 و اللہ تعالیٰ بقول الحق و عیدی السبیل
 لا ملہ منک و لا یدک و اللہ فی معاشک و معلوک
 کما انک انتظار باید کشید کہ اشخاص معلوم و در
 عصر قریباً اتوائے معانی موصوم و صلوة
 بر چند دستاویز خواہند نوشت ہدلیل
 اینکه بغیر علی شہد علیہ و سلم در ہند تشریف
 فرما شد و اندر لرے معانی زکوۃ اونی
 باشد فقط انتہی (عبارت لغافہ) لغافہ ہذا
 در بلدہ کھنڈ در سر لرے معانی علی سیدہ
 بسامی مطالعہ غشی صاحب نسیم الدین
 برادر مولوی خیر الدین صاحب

اس خط کی نقل دیوان شمس الدین صاحب دیوان ریاست جیور کی بیاض
 سند میں موجود ہے اور وہاں سے بواسطہ مولوی کریم بخش صاحب ساکن جوہری
 بازار واقع جیور جناب مولوی امیر احمد صاحب مرحوم ہسوانی کے پاس پہنچا اور یہی خط
 ہے کہ در کاست لکھی امجد صاحب ہتم حکم مناسب واقع ریاست جیور کے پاس کدی موجود
 ملا اور بعض دوسرے بریلی کی بیاض میں بھی اس خط کی نقل ملی اور مولانا امیر حسن مرحوم
 نقل کرتے تھے کہ اصل خط مولوی تراب علی صاحب کھنڈی کے پاس موجود تھا ہم نے
 ہچتم خود دیکھا تھا و اللہ تعالیٰ اعلم فقط رسالہ ریاست ۹۳ مسند فقہی الشیخہ قاصع البرکتہ

حضرت استاد مولانا عزیز حفیظ اشرفیگ صاحب مرحوم مراد آبادی مطبوعہ مطبعہ اشرفیہ
 مراد آباد محمد علی شاہ صاحب مطابقت ۱۸۹۲ء

تصدیق و تائید خط ہذا
 مولانا سید میاں محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی
 محدث دہلوی فو اسد جان نشین مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی خط بالا مذکورہ موسومہ
 الحیاء بعد النما (مقلد) میں چشم دید سند جزیل الفاظ میں اس خط کا تذکرہ کیا گیا ہے
 سید احمد صاحب کا مشن ہدایت خلق کے لئے دودہ کرتے کرتے جب کھنڈ پہنچا اور وہاں کے
 علماء کے کاموں میں ایسی صلاحیت پڑنے لگی جس کے سننے کے وہ لوگ شوگر نہ تھے تو ایک
 بزرگ مولوی خیر الدین صاحب نے جناب شاہ عبدالعزیز صاحب کے حضور میں ایک
 استفادہ کیا جس کے اخیر میں ان کی جو عرض اعلیٰ تھی اس کو بھی لکھ دیا کہ مولوی اسماعیل صاحب
 دہلی نے جو سفر کیا ہے اور دعوہ مذکورہ کر رہے ہیں آپ کی اجازت سے یا اپنے ارادہ
 سے اس کے جواب میں شاہ صاحب نے بغیر اس کے کہ ان کے فتویٰ کا جواب لکھیں
 صرف اس قدر اپنے دست خاص سے لکھا (جس کو جامع اوراق نے ہچتم خود دیکھا ہے اور
 جس کا حاصل یہ ہے کہ بر خود ازان عبدالمی واسمعیل و ہاں موجود ہیں تو اس فقیر
 کو جواب استفادہ کی تکلیف دینی فضول ہے جو کچھ دیا فت کرنا ہوا ان لوگوں سے دریافت
 کر لیجئے ان کا کہنا عین فقیر کا کہنا ہے فقط

نیز تذکرہ رشید حصہ دوم مسئلہ ۲ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی میں بالفاظ ذیل مذکور ہے
 "ایک باریہ دولوں حضرات کھنڈ تشریف لے گئے تھے وہاں پہنچ کر اہل ہند پر حج کی فرضیت
 کا مسئلہ بیان فرمایا۔ کھنڈ کے علماء ان کے مخالفت ہوئے اور دلیل پکڑی ان ضعیف فقہیہ دینوں
 کی جن میں دو یا تین شہور کہ مابین ہند و حجاز عامل ہے عمل من طریق لکھا ہے عرض یہ بات
 بخیر کی کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کا قول دولوں فریق فیصلہ بھیجنا پڑا اہل کھنڈ نے شاہ صاحب
 کو کھد ہاں سے جواب آیا کہ ان دولوں صاحبوں کو میرا قائم مقام کھد اور فقیر کی رائے بھی یہی
 ہے کہ اہل ہند پر حج فرض ہے فقط"

ناظرین کرام پرمانند آفتاب و ماہتاب کے روشن ہو کر جناب شاہ صاحب نے مولانا شہید

سید خیر الدین صاحب برکت سید احمد شہید لاہور مولانا الدین علی صاحب ندوی ص ۲۱۵ ۲۲۰ ۱۵ (ع ۲)

مولانا عبدالحی مرحوم کے علم و فضل کمالات و ذہانت فہم و ذکاوت کا حضرت فرما کر شیخ اسلام و حجت الاسلام تاج المفسرین و فخر المحدثین، سرآمد علمائے عقلمین، علمائے دینیین ہے لقب فرمایا۔ ان کے جواب و جہر و مخطوط کو اپنا ہی جواب دہم و مخطوط قرار دیا۔ جناب باری تعالیٰ عز و جل کی عنایت جو شامل حال دونوں کے ہے اس کے حکم سے اپنے آپ کو قاصر فرمایا۔ علم تفسیر و حدیث نقد و اصول منطوق و غیرہ میں اپنے آپ کو دونوں سے کمتر نہ بتایا۔ ہر مسئلہ مشکوٰۃ لا یحل و مشکوک و غمبان میں مولانا شہید و مولانا عبدالحی ممدوحین و موصوفین مرحومین کی طرف رجوع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ ان تمام امور حقہ کا اظہار اپنے ذمہ واجب و لازم قرار دیا جس سے چشم پوشی کسی طرح مناسب نہ لگتی۔ یہ سب عملاً منہ ارشادات جناب شاہ صاحب و مراد العزیز ہے جو ہر کسی متعنت متدین کو جو ہر تصدیقات و سند شہادت و تائیدات کے کسی طرح کا انحراف و انکار نہیں ہو سکتا الا یہ کہ کوئی معاند و متعصب ہو۔

الحمد لله وحده لا شریک له فی ذاتہ و جمیع صفات
خاصہ کتاب

بہر شریک نہیں وہ شہنشاہ عالم ہر شے میں خود مختار و قادر ہے اس نے اپنے فضل و کرم سے جی نوع انسان کے لئے اپنا حکم قانون بھیجا۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ
و فی کل شیء دلہ آیت تدل علی انہ واحد

اسلام حق تعالیٰ عز و جل کی توحید اور اس کے تمام احکام امر و نہی و ممانعتی و ممانعتی سب کتاب اللہ اور طریقہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں منحصر و موقوف ہے اس سے انحراف و گردانی خصوصاً مسلمانوں کے لئے موجب ضلالت و گمراہی ہے اس کی تفصیل تقویۃ الایمان اور اس کی مکمل توضیح اکل البیان فی تائید تقویۃ الایمان میں اس انداز سے توفیق تعالیٰ کر دی گئی کہ باید و شاید سلسلہ نہایت ذی الحجۃ ۱۲۵۵ھ چار سال سے زائد میں محمد اشرف پوری ہوئی۔ جس میں ہر قسم کی رسومات و شکریات و بدعات و تقلیدات و منور سے مسلمانوں کو باز رکھ کر خالص توحید و اتباع طریقہ سنت بدل قرآن و احادیث کی تاکید و ترغیب جتا کر مخالفین پر تمام حج کیا گیا۔ مزید برآں اگر سلف صالحین اولیاء کاملین اور علمائے دین میں ہر فرقہ کے مقتدران کے مسلمات سے جو انحطاط اس قدر

تفصیل سے مرقوم ہیں کہ ہر کسی دوسری تالیف و تصنیف میں اسناد غیر و فراہم نہیں ہے بلکہ ممکن کو آدمی کیا ناظرین غم انصاف و تدبیر ملاحظہ فرمائیں!

جس بحر و غمار کے قطرات کا ادنی نمونہ یہ ہے کہ رسومات و بدعات کے زہرے اثرات کی بڑا اور اصل بنا قبر پرستی کے جملہ غلط فہم و گمراہی کو بخت مزین معنی کرکے قبر بھی ایک بالشت سے نازک ادھی بنا حادیث و فقہ میں منع ہے جو قبر شکنہ ٹوٹی پھوٹی ہوتی ہے اس پر حق تعالیٰ کی رحمت برستی ہے پھر چر جائے کہ ان پر نذر دنیا چڑھانا مفتین مراد میں مانتا ان کو عالم الغیب جان کر نہایت فریادیں کرنا باوجود ان تمام غرافات میں مبتلا ہوتے ہوئے پھر شفاعت پر اعتماد و بہر و سر کرنا حالانکہ سوائے مالک ملک عز و جل کے کہہ کہ کو عالم میں ذرہ بھر کی چیز کا اختیار نہیں ہے ہر امر میں سب اسی کے محتاج ہیں۔ وہ خداوند عالم ہر شے پر قدرت تامہ رکھتا ہے بایں ہمہ اس کے صالحین فرمانبردار بندے حضرات انبیاء و صدیقین، شہداء و اولیاء کاملین، محدثین و مجتہدین تمام لوگوں سے افضل و برتر اور اعلیٰ و اشرف ہیں ان کی فرمانبرداری تعظیم و تکریم صد اعتبار الافرط و تفریط سے بچ کر مطابق قرآن و حدیث لازم جز ایمان ہے جو مرد و داس میں کوئی تباہی کرے بے ایمان و اصل جہنم ہے۔

علیٰ ہذا بکثرت بدعات و گمراہیوں میں عرس برسی وغیرہم طریقہ سنت کی مخالفت کر کے بے بنیاد و گمراہی و دین اسلام کھانا سارہ اسلام میں نہ اندازی اور بغاوت کرتے ہیں تمام گمراہیوں کا نتیجہ ہے کہ ان کی نماز قبول نہ روزہ نہ حج نہ زکوٰۃ نہ قرآن نہ نوافل اور نہ صدقات اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جس طرح بالائے سر سے صاف نکل آتا ہے اسی کی تفصیل سارے ائمہ دین مسلمات سے قطعاً ثابت و متفق ہو چکی اگرچہ مسیحیوں و اموریات و احوال امر و نہی سے کوئی بڑے علم باطل و بخت خود کا فروغ نہ ہو رہا ہے تو تمام امت موجودہ کے مقتدران از سلف تعلق کا اور خود فرقہ برملویہ کے برملوی شیعہ الدین کا بقول عروص شک فی کفرہ فقد کفر کا یقیناً آثار تکلیف ہونا پڑے گا۔

دین کا تو احدثان نہیہ و اخطا بنا احقر بنا و کفرنا و کفرنا الدین سیقونا بالایمان لا یعمل فی قلوبنا غلا للذین استوا و بنا انک عرفت رحیم و آخر عطا ان الحمد لله رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین شفیع الذینہ الموحدين سیدنا و مولانا و اولادنا الطاہرین و صحبہ المکرمین و اتباعہ العظمین اجمعین۔

پروفیسر غلام ابو زہرہ کی شہرہ آفاق کتابوں کے تراجم،

حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ

ترجمہ: سید رئیس احمد ندوی

سید فتح علی و اسناد، مولانا محمد عطاء اللہ حنفی

ماقویں صدی ہجری کے مجدد اسلام امام اچقریہ سہجی کی شخصیت اور مآثر قلمی میں بہت کم تاثر ہے۔ یہ کتاب انجلی
 کا موضوع صحت کی سرانجام دہی ہے جس میں ان کی زندگی کے ہر گوشے کو خوب خوب جان کر لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ
 حضرت مرزا غلام احمد صاحب حیات کی محنت و کاوش نے اس میں سیلوں کی تاریکی مٹائی اور نئی مہم شایع
 ہو رہی ہے جو صحت اور دینی مآثر کی ہر جگہ اور ہر ذریعہ میں پھیل چکی ہے۔

سازش صفحات ۸۰۹ کا فزائ کتابت / طباعت اعلیٰ قیمت مجلد - ۲۱۱

حیات امام احمد بن حنبلؒ

ترجمہ: سید رئیس احمد دہلوی تعلیمات و جراثیمی، مرہمہ محمد علی خان و شریف۔

امام کاہی کے حالات پر اردو میں مفصل ترین کتاب ہے جس میں ان کے زندہ بابو کا زہریلوں پر مشتمل سوانح حیات، ماضی و دور، امتداد کے اہل پرستار اور ان کی استقامت اور فہم و تہذیب کی پرورشیت و سعادت و خیر و اہم مباحث کی تفصیل ہے۔ پھر غلام گیار گیا تھا اسے حضرت مرزا غلام احمد دہلوی کے معتقد و حامی بن کر لڑا۔

کتابت طباعت مجموعہ کاغذ اعلیٰ صفحہ ۵۰ سائز بڑا قیمت مجلد ۱۰/-

حیات حضرت امام حنیفہؑ

ترجمہ: پرویز حفیظ احمد دہلوی

[illegible]

۱۵۷ - کتب و کتابت در معرکه کاغذی مسلمانان - میراث مجید - ۱۵۷

محرم پاک کا ہے

بجواب

احمدیہ پابکٹ مہک

(مؤلفہ برمودا) محمد عبدالرشید ممتاز امرتسری (۱۹۸۱ء)

اس کتاب شہرت و تعاقب مستحق ہے۔ مرنائی کو گویا ایسا دم منہ لگا دیشہ نہیں ہیں جس کا کل اور جواب اس کتاب میں موجود نہ ہو اس کی مقبولیت کو یہ عالم ہے کہ اس کی ہر اشاعت بہت مختصر عرصہ میں مانتوں ہاتھ بھل گئی۔ میں یہ کتاب دیکھی بہت سی اور بڑی بڑی کتابوں کے مستحق ترقی ہے۔ اب ہر ایک کتب سے یہ باب ہر کتاب میں تھا اور شائع نہیں اس کا شت نقصان کہ ہے تھے مولانا کرب و معلہت و محنت میں ملوث اور بعض مفید و نافع اور عمدہ طبعیت کے مابعد شائع ہو چکا ہے اب کے بعد "تدوین مرنائی" مترجمہ و تفسیر و شرح و ترجمہ اور تفسیر بھی ساتھ لگا دیا گیا ہے جس سے انادیت بہت جڑو گئی ہے۔

اصل حنفی کا نذر۔ خواجہ نصرت علی قادری صاحب صفات۔ قیمت - ۱۰۰

اصول تفسیر اردو

شیخ الاسلام امام ابو تیمیہ رحمہ

اس رسالہ میں جامعیت کے ساتھ قرآن مجسمی کے ان بنیادی اصول و قواعد کو بیان کر دیا گیا ہے جنہیں قرآن حکیم کے مفسرین کرتے وقت فہم و فہم ضروری ہے۔

اس مختصر ترجمہ عربی و فارسی کے مابین فرق و تمیز کے قلم سے ہے۔ اور مولانا محمد عطاء اللہ صنیعی نے اس پر تفسیر حاشیہ لکھ کر فرمایا ہے۔

کاترطاعت ملوہ قیمت جلد ۱/۵

۱۳۱. شدت محاربه

المكتبة التليفونية شش محل رسول الله ﷺ